رجسٹر نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ | بابت ماہ آذر سنہ ۱۳۵۱ف — اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع | شمارہ ۱

فہرست

صفحہ

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

'For VICTORY'

شایع کردہ — سررشتہ معلومات عامہ — حیدرآباد دکن

ڈیفنس سیونگس اسٹامپ خریدیے

اور

روپیہ پیدا کیجئے

چار چار آنے کر کے

پس انداز کیجئے

ہر دس روپیہ کی رقم پر دس سال میں تین روپے نو اے منافع ہو جاتا ہے۔ پوسٹ آفس سے چار آنے۔ آٹھ آنے اور ایک روپیہ والے سیونگس اسٹامپ مل سکتے ہیں۔ جونہی آپ انہیں خریدیں ایک

سیونگس کارڈ پر جو ہر پوسٹ آفس سے مفت ملتا ہے چپکاتے جائیں۔ جب کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ ہو جائیں تو پوسٹ آفس سے اس کے تبادلے میں ایک ڈیفنس سیونگس سرٹیفکٹ لے لیں۔

اپنا سیونگس کارڈ ابھی لے لیجئے

دی پروڈنشیل کوآپریٹیو سنٹرل اینڈ اربن بینک لمیٹڈ سکندرآباد

صدر دفتر

کنگس وے۔ سکندرآباد ٹیلیفون نمبر (۱۹۵۷)

۱ ایک دو اور تین سال کی میعادی امانتوں پر علی الترتیب ۳½ فیصد ۴ فیصد اور ۴½ فیصد سالانہ سود کے حساب سے ادا کیا جاتا ہے۔

۲۔ چالو کھاتہ ایک فیصد سالانہ شرح سود سے کھولا جاتا ہے۔

۳۔ سیونگ بنک کا کھاتہ ۳ فیصد سالانہ شرح سود سے کھولا جاتا ہے اور رقم کی واپسی بذریعہ چک عمل میں آتی ہے۔

۴۔ سونا اور دوسری قابل قبول تمسکات کی ضمانت پر ادنی شرح سود سے قرضہ دیا جاتا ہے

شاخ

رانٹ روڈ۔ بلارم ٹیلیفون نمبر (۵۳۵۷)

۵۔ وظائف و منصب وغیرہ وصول کئے جاتے ہیں۔

۶۔ ماہانہ مبادلہ زر کا کاروبار ہوتا ہے۔

۷۔ پرامیسری نوٹوں اور دوسرے بے جوکھم تمسکات کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔

۸۔ ہندوستان کے کسی مقام کو ڈرافٹ کے ذریعہ رقم روانہ کی جاتی ہے۔

۹۔ ہر قسم کا کاروبار بینک کاری انجام دیا جاتا ہے۔

۱۰۔ اشیاء محفوظ رکھنے کے لئے مقفل صندوق کرایہ پر مل سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات معتمد صاحب اعزازی سے دریافت فرمائیے۔

حیدرآباد کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی محدود بشیر باغ روڈ حیدرآباد دکن

شاندار کاروبار

جملہ کاروبار وصول شدہ	(۶۷) لاکھ
جملہ ادا شدہ	(۵۲) لاکھ
لائف فنڈ	(۳½) لاکھ
تناسب اخراجات	(۲۷) فیصد سے کم

میر مجلس

مولوی محمد لیاقت اللہ خان صاحب ہچ۔ سی۔ یس

معتمد فینانس سرکار عالی

معتمد اعزازی

لکشمی نارائن گپتا صاحب ہچ۔ سی۔ یس

مددگار معتمد فینانس سرکار عالی

مینیجر

مسٹر مادھو راؤ صاحب انواری

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ | آذر سنہ ۱۳۵۱ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع | شمارہ ۱

احوال و اخبار

سال نو مبارک - سنہ ۱۳۵۰ف گزرچکا اور اس طرح زمانے نے اپنا ایک اور یک سالہ دور ختم کیا - ایسے موقعوں پر عام رواج ہے کہ پچھلے بارہ مہینوں کے واقعات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ کےلئے اچھے عزائم کئے جاتے ہیں یہ ایک اچھی رسم ہے کیونکہ وہ ہمارے اعمال پر ایک طرح کا نفسیاتی اثر ڈال کر ہمیں آئندہ کےلئے اور زیادہ جد و جہد پر آمادہ کردیتی ہے -

جب ہم گزشتہ سال پر جو ابھی ختم ہوا ہے نظرڈالتے ہیں تو ہمیں اس کی ایک خصوصیت یہ دکھائی دیتی ہے کہ ہم نے اس مدت میں کئی شعبوں کے اندر متواتر ترقی کی ہے - سب سے پہلے جو بات قابل ذکر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف طبقوں کے مابین بالعموم خوشگوار تعلقات قائم رہے جو مستقبل کیلئے ایک امیدافزا علامت ہے - اس سے یہ قیاس کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اب عوام میں اس امر کا احساس ترقی پارہا ہے کہ ان کا مستقبل اسی وقت کامیاب بن سکتا ہے جب ان کے آپس کے جھگڑوں اور باہمی تصادم کا خاتمہ ہوجائے - اور سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں ہماری مملکت میں دراصل باہر سے لائی ہوئی ہیں - گو کبھی کبھی ایک ادھ ایسی آواز بھی ہمارے کانوں تک پہونچی ہے کہ ہمیں باہر کی امداد پر بھروسہ کرنا چاہئے - لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت اور باشندوں کی اکثر و بیشتر تعداد اس مسئلے میں بالکل متحد اور ہم خیال ہے اور اہل حیدرآباد اپنے روز افزوں ملکتی شعور کی بنا پر ایسی باتوں کو اپنے ملک سے غداری تصور کرتے ہیں -

چند سال قبل جب حضرت اقدس و اعلی نے یکم آذر کو فصلی سال نو منانے کےلئے تعطیل کا اعلان فرمایا تھا تو حیدرآباد کے تمام پبلک لیڈروں نے خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ یا دبستان خیال سے ہو اس موقع پر ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ایک دوسرے کو مبارکباد دی اور تمام شہر میں عید کی سی خوشی کی ایک لہر دوڑگئی - حضرت اقدس و اعلی کے اس مسرت بخش تخیل نے اپنی رعایا کے تمام طبقوں اور فرقوں کےلئے ایک مشترکہ تقریب مہیا کردی ہے اور اب اس کی حیثیت در اصل ایک قومی تعطیل کی سی ہوگئی ہے جس کی بدولت ہمیں اپنی مشترکہ خوش حالی کی تلقین اور ترقی کے لئے ایک زرین موقع حاصل ہوگیا ہے -

ایک اور شعبہ جس میں ہم نے سال گزشتہ ترقی کی ہے وہ صنعت و حرفت کا شعبہ ہے اکثر برائیوں اور آفتوں کی طرح جنگ بھی اپنے ساتھہ چند رحمتیں لاتی ہے اور یہی حال موجودہ جنگ کا ہے آج یورپ اور ایشیا کے کارزاروں میں خون اور آنسوؤں کی بھینٹ چڑھا کر رفتہ رفتہ مگر مستحکم طور پر ایک نئی اور خوش حال دنیا کی داغ بیل ڈالی جارہی ہے - جنگ کی شدید ضرورتوں نے حیدرآباد میں ایک تو اس خطرے کا احساس پیدا کردیا ہے جو ہم سب ہندوستانیوں کو آج کل درپیش ہے اور دوسرے ان کی بدولت حیدرآباد کےلئے اپنی صنعتوں کو توسیع دینے کا بھی ایک موقع پیدا ہوگیا ہے - حکومت سرکار عالی نے ان دونوں امور کا صحیح اندازہ کرنے میں کوئی تعویق نہیں کی -

فرمانروائے حیدرآباد اور ان کی حکومت و رعایا بڑے عزم کے ساتھہ مشترکہ مقصد یعنی نازیت کی شکست کے لئے پیہم کوشش کر رہے ہیں جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آغاز جنگ سے لے کر سال زیر تبصرہ کے ختم تک مساعی جنگ میں حیدرآباد کی جانب سے ۳½ کروڑ سے زیادہ رقم صرف نقد کی شکل میں دی جاچکی ہے -

فنی کاریگروں کی تربیت جس کا ممالک محروسہ میں فقدان تھا لیکن جو صنعتی اسکیم کی توسیع کے لئے ازحد ضروری ہے شروع کردی گئی ہے - موجودہ صنعتوں کو جنگی ضرورتوں کی وجہ سے بڑی مدد مل رہی ہے اور نئی نئی صنعتیں یا تو قائم ہوچکی ہیں یا قائم کی جارہی ہیں جن میں سے اکثر مستقل نوعیت کی ہیں -

سال گزشتہ کی خشک سالی کے سبب بعض علاقوں میں زراعت کو نقصان پہنچا - لیکن حکومت نے آنے والے

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ — آذر سنہ ۱۳۵۱ف - اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع — شمارہ ۱

احوال و اخبار

سال نو مبارک - سنہ ۱۳۵۰ف گزرچکا اور اس طرح زمانے نے اپنا ایک اور یک سالہ دور ختم کیا - ایسے موقعوں پر عام رواج ہے کہ پچھلے بارہ مہینوں کے واقعات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ کےلئے اچھے عزائم کئے جاتے ہیں یہ ایک اچھی رسم ہے کیونکہ وہ ہمارے اعمال پر ایک طرح کا نفسیاتی اثر ڈال کر ہمیں آئندہ کےلئے اور زیادہ جد و جہد پر آمادہ کردیتی ہے -

جب ہم گزشتہ سال پر جو ابھی ختم ہوا ہے نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس کی ایک خصوصیت یہ دکھائی دیتی ہے کہ ہم نے اس مدت میں کئی شعبوں کے اندر متواتر ترقی کی ہے - سب سے پہلے جو بات قابل ذکر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے مختلف طبقوں کے مابین بالعموم خوشگوار تعلقات قائم رہے جو مستقبل کیلئے ایک امیدافزا علامت ہے - اس سے یہ قیاس کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اب عوام میں اس امر کا احساس ترقی پارہا ہے کہ ان کا مستقبل اسی وقت کامیاب بن سکتا ہے جب ان کے آپس کے جھگڑوں اور باہمی تصادم کا خاتمہ ہوجائے - اور سچ تو یہ ہے کہ یہ باتیں ہماری مملکت میں دراصل باہر سے لائی ہوئی ہیں - گو کبھی کبھی ایک ادھ ایسی آواز بھی ہمارے کانوں تک پہونچی ہے کہ ہمیں باہر کی امداد پر بھروسہ کرنا چاہئے - لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت اور باشندوں کی اکثر و بیشتر تعداد اس مسئلے میں بالکل متحد اور ہم خیال ہے اور اہل حیدرآباد اپنے روز افزوں مملکتی شعور کی بنا پر ایسی باتوں کو اپنے ملک سے غداری تصور کرتے ہیں -

چند سال قبل جب حضرت اقدس و اعلی نے یکم آذر کو فصلی سال نو منانے کےلئے تعطیل کا اعلان فرمایا تھا تو حیدرآباد کے تمام پبلک لیڈروں نے خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ یا دبستان خیال سے ہو اس موقع پر ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوکر ایک دوسرے کو مبارکباد دی اور تمام شہر میں عید کی سی خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی - حضرت اقدس و اعلی کے اس مسرت بخش تخیل نے اپنی رعایا کے تمام طبقوں اور فرقوں کےلئے ایک مشترکہ تقریب مہیا کردی ہے اور اب اس کی حیثیت در اصل ایک قومی تعطیل کی سی ہوگئی ہے جس کی بدولت ہمیں اپنی مشترکہ خوش حالی کی تلقین اور ترقی کے لئے ایک زرین موقع حاصل ہوگیا ہے -

ایک اور شعبہ جس میں ہم نے سال گزشتہ ترقی کی ہے وہ صنعت و حرفت کا شعبہ ہے اکثر برائیوں اور آفتوں کی طرح جنگ بھی اپنے ساتھ چند رحمتیں لاتی ہے اور یہی حال موجودہ جنگ کا ہے آج یورپ اور ایشیا کے کارزاروں میں خون اور آنسوؤں کی بھینٹ چڑھا کر رفتہ رفتہ مگر مستحکم طور پر ایک نئی اور خوش حال دنیا کی داغ بیل ڈالی جارہی ہے - جنگ کی شدید ضرورتوں نے حیدرآباد میں ایک تو اس خطرے کا احساس پیدا کردیا ہے جو ہم سب ہندوستانیوں کو آج کل درپیش ہے اور دوسرے ان کی بدولت حیدرآباد کےلئے اپنی صنعتوں کو توسیع دینے کا بھی ایک موقع پیدا ہوگیا ہے - حکومت سرکارعالی نے ان دونوں امور کا صحیح اندازہ کرنے میں کوئی تعویق نہیں کی -

فرمانروائے حیدرآباد اور ان کی حکومت و رعایا بڑے عزم کے ساتھ مشترکہ مقصد یعنی نازیت کی شکست کے لئے پیہم کوشش کر رہے ہیں جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آغاز جنگ سے لے کر سال زیر تبصرہ کے ختم تک مساعی جنگ میں حیدرآباد کی جانب سے ۳½ کروڑ سے زیادہ رقم صرف نقد کی شکل میں دی جاچکی ہے -

فنی کاریگروں کی تربیت جس کا ممالک محروسہ میں فقدان تھا لیکن جو صنعتی اسکیم کی توسیع کے لئے ازحد ضروری ہے شروع کردی گئی ہے - موجودہ صنعتوں کو جنگی ضرورتوں کی وجہ سے بڑی مدد مل رہی ہے اور نئی نئی صنعتیں یا تو قائم ہوچکی ہیں یا قائم کی جارہی ہیں جن میں سے اکثر مستقل نوعیت کی ہیں -

سال گزشتہ کی خشک سالی کے سبب بعض علاقوں میں زراعت کو نقصان پہنچا - لیکن حکومت نے آنے والی

مصیبتوں کو گھٹانے کے لئے جو بروقت عملی اقدام کیا اس سے حالت بہت کچھہ سنبھل گئی - زمانہ جنگ اور رسد کی کمی کے سبب سرمایہ طلب کاموں کے نظام نامہ کی کئی مدات کو حذف کردینا پڑا - پھر بھی بعض قومی تعمیر کے کاموں میں قابل لحاظ ترقی ہوئی - اس کے مقابل گزشتہ ماہ جولائی میں مملکتی مالیہ کی استقامت کی نسبت عوام کے اعتماد کا اس وقت اظہار ہوا جبکہ حکومت نے تین فی صد کے قرض کی مہم جاری کی - اس کا عوام نے فوری اور نہایت اطمینان بخش جواب دیا - اگرچہ قرض کی انتہائی تعداد ایک کروڑ روپے قرار دی گئی تھی لیکن (۳ء۴۳) کروڑ روپے فوراً وصول ہوگئے - مالیہ کی استقامت کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ حکومت نے پھر ایک زاید بچت کا موازنہ مرتب کیا ہے -

اگرچہ نئے سال کا مستقبل خوشگوار توقعات سے معمور نہ ہوتا ہم یہ ظاہر ہے کہ آج ہم حیدرآباد میں متعدد صنعتوں کے قیام اور اجراء کے ابتدائی دور میں داخل ہورہے ہیں - یہ صنعتیں محض زمانہ جنگ سے متعلق نہ ہونگی بلکہ یہ زمانہ امن میں بھی کام آسکیں گی - علاوہ ازیں اس سال ان دستوری اصلاحات کے نفاذ سے متعلق پہلا قدم اٹھایا جائیگا جس کا کچھہ عرصہ پہلے حکومت نظام نے اعلان کیا تھا - نئی دولت اور اس دولت کو مملکتی ترقیات میں صرف کرنے کی نئی طاقت انہیت خوشگوار تصور ہے اور ہم اس موقع پر ابنائے وطن کو ایک پر مسرت اور ترقی کے امکانات سے معمور سال نو کی خوشخبری سناتے ہیں -

امداد باہمی بیمہ

گزشتہ مہینہ متعدد سررشتوں کی سنہ ۵۰ف کی نظم و نسق کی رپورٹیں شائع ہوئیں - جن میں حیدرآباد کواپریٹو انشورنس سوسائٹی اور تعمیرات عامہ کی رپورٹیں بھی شامل ہیں اس سوسائٹی کی گزشتہ سال کی کاروباری توسیع سے ظاہر ہے کہ قیمتوں میں غیر معمولی اضافے اور جنگی صورت حال کے باعث تجارتی انتشار کے باوجود انشورنس کی یہ تحریک مملکت حیدرآباد میں بہت ہردلعزیزی حاصل کررہی ہے - ۱۲۴۳ و ۱ نئی پالسیاں مالیتی ۰۸۱ و ۵۲ و ۱۳۲ روپے سال حال جاری کی گئیں - اس کے مقابل مصارف اور آمدنی کے مجموعی نفع کا تناسب تقریباً (۲۷) فی صد تھا یہ تناسب اس سوسائٹی کی کم عمری کے پیش نظر نہ صرف اطمینان بخش ہے بلکہ یہ ایسا ریکارڈ ہے جس کی نظیر ہندوستانی انشورنس کمپنیوں میں کہیں نہیں ملتی -

مزارعین کو بیمہ کی جانب متوجہ کرنے کی خاطر اس سال حکومت کی امداد سے دیہی بیمہ کی اسکیم کو آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی - اور اس بارے میں بہت کچھہ تبلیغ و اشاعت کا کام انجام دیاگیا - اب سررشتہ امداد باہمی اس خصوص میں زیادہ سرگرمی دکھارہا ہے - اس کی بھی سعی کی جارہی ہے کہ بعض جاگیروں میں جبری بیمے کی اسکیم نافذ کی جائے - نیز مملکت کے بعض بڑے بڑے کارخانوں کے آجروں کو بھی اس اسکیم سے استفادہ کا موقع دیا جائے جس طرح کہ حال ہی میں بلدیہ حیدرآباد کے ادنی ملازمین کے بارے میں عمل کیاگیا ہے -

تعمیرات عامہ

تعمیرات عامہ کے شعبہ میں سنہ ۵۰ف کئی حیثیتوں سے ممتاز رہا - ضلع نلگنڈہ اور رائچور میں علی الترتیب پنڈری پاکلا اور بائیڈ مرچیڈ آبپاشی کے دو پروجکٹ تقریباً دس لاکھہ روپے سے زیادہ کی لاگت سے تکمیل کو پہنچے - اور نظام ساگر کے نکاسی آب کے دروازوں کی حفاظت سے متعلق تعمیری کام جاری رہا - فنی نقط نگاہ سے آخرالذکر کام نہایت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ہندوستان بھر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا تعمیری کام ہے جس میں طغیانی کے زور کو توڑ کر ندی کی تہ کو سیلاب سے محفوظ کردیاگیا ہے اسی دوران میں ڈنڈی پروجکٹ بھی زیرغور تھا (اب یہ کام پائہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے) اور تنگبھدرا کے پانی کی قوت سے جزوی طور پر کام لینے کے متعلق بھی تجویزیں اور موازنے مرتب ہوچکے ہیں - اس سررشتہ کی دیگر کارگزاریاں (۳۱۶) میل کی نئی سڑکوں اور پلوں وغیرہ کی تعمیر اور اضلاع کریم نگر اور آصف آباد کے بعض علاقوں میں قحط کے امدادی کاموں کے انصرام سے متعلق رہیں - ان مقامات پر تقریباً (۸۰) ہزار مزدور سڑکوں کی تعمیر اور تالابوں کی ترمیم کے کام میں لگے رہے اور حکومت نے اس پر (۱۷۰۰) لاکھہ روپے صرف کئے -

مزدوروں سے متعلق قوانین کی ترتیب

حکومت نے طے کیا ہے کہ مزدوروں سے متعلقہ قوانین کے نفاذ اور ترتیب کی غرض سے ایک خاص تنظیمی ادارہ قائم کیا جائے - امید ہے کہ اس تحریک کا ہر جگہ خیر مقدم کیاجائیگا - کیونکہ اس قسم کے ادارے کی عدم موجودگی کے سبب یہ دشواری پیش آتی تھی کہ اس بارے میں دوسرے ملکوں میں کیا قانونی ترقیات عمل میں آرہی ہیں اور ان قوانین کو روبہ عمل لانے کے بعد ان میں کن کن ترمیمات کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اس کا مطلق علم نہ ہوتا تھا - مجوزہ ادارے کی بدولت ہندوستان کے آجروں کی جملہ تحریکات سے باقاعدہ ربط قائم ہوجائیگا اور یہ ادارہ حکومت کو مقامی قوانین میں ضروری ترمیمات

ملاحظہ ہو صفحہ(۶)

موازنہ بابت سنہ ۱۳۵۱ف

(۱۶۹۶) لاکھہ روپیہ متوقعہ بچت کا اندازہ

مالیاتی تنظیم جنگ اور موسمی خرابی کا بخوبی مقابلہ کرسکتی ہے

حکومت حیدرآباد نے پھر ایک بچت والا موازنہ مرتب کیا ہے۔ سال نو سنہ ۱۳۵۱ ف میں جو موجودہ سہ سالہ مالیاتی سبیل بندی کا دوسرا سال ہے اس گوشوارہ کے بموجب جو شائع ہوچکا ہے (۹۱۵،۷۳) لاکھہ روپیہ آمدنی (۹۱۳،۷۷) لاکھہ روپیہ خرچ اور (۱،۹۶) لاکھہ روپیہ بچت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ جدید محصول عاید کرنے کی کوئی تجویز اس میں نہیں ہے اور گزیٹیڈ عہدہ داروں کی تنخواہوں کے اسکیل میں تخفیف کا مسئلہ جس کا سنہ ۱۳۵۰ ف کے موازنہ میں تذکرہ کیا گیا تھا تشکیل پارہا ہے۔ اس مسئلہ پر رپورٹ مرتب کرنے کی غرض سے جس اسپیشل افسر کا تقرر عمل میں آیا تھا اس نے اپنی رپورٹ مرتب کردی ہے جو عنقریب سررشتہ فینانس کے تبصرہ کے ساتھہ حکومت کی خدمت میں پیش کردی جائیگی۔

جنگ کا سلسلہ اب تک جاری ہے اور مزید برآں گزشتہ سال جنوبی مغربی باد برشکال کی ناکامی کے باعث نہ صرف مالگزاری کی آمدنی میں معتدبہ تخفیف رونما ہوئی بلکہ قلت بارش سے متضرر اضلاع میں امدادی کام انجام دینے پڑے اور چارے اور کندیدگی باؤلیات کے لئے تقاوی تقسیم کرنے کی ضرورت داعی ہوئی لیکن باوجود ان تمام باتوں کے ایک اور بچت والا موازنہ مرتب کیا گیا ہے چنانچہ مواز نے کے ساتھہ اپنی تمہیدی یاد داشت میں نواب مہدی یار جنگ بہادر منصرم صدرالمہام فینانس نے یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ ایسے نامساعد حالات اگرچہ مالیاتی تنظیم کا شیرازہ بکھیر دیتے ہیں لیکن پھر ایک مرتبہ واقعات نے یہ بات اچھی طرح ثابت کردی ہے کہ رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری نے صدرالمہام فینانس کی حیثیت سے سررشتہ واری مالیاتی سبیل بندی کی جو داغ بیل ڈالی تھی وہ سخت نامساعد حالات کا بھی اچھی طرح مقابلہ کرسکتی ہے۔

منصرم صدرالمہام بہادر فینانس نے آگے چل کر فرمایا ہے کہ جنوب مغربی بادبرشکال مایوس کن رہی جسکے باعث مرہٹواڑہ اور تلنگانہ دونوں حصوں کے متعدد اضلاع میں خریف کی فصل معمول سے پچاس فیصدی کم رہی اور آبی کی کاشت نہیں کی جاسکی کیونکہ تالاب بھرے نہیں تھے۔ آبی کی تخمریزی کا زمانہ اب گزرچکا ہے اور باستثناء عادل آباد و نظام آباد اور ان مقامات کے جہاں کاشت کے محفوظ ذریعے میسر ہیں، تلنگانہ کے تمام حصے میں آبی کی فصل سرسبز ہونے کی کوئی امید نہیں رہی۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کی غرض سے حکومت نے متعدد کار ہائے امدادیٔ کا تہیہ کر رکھا ہے جن کا گزشتہ ماہ مہر میں ایک اعلامیہ کے ذریعے اعلان کیاجاچکا ہے۔ توقع ہے کہ ان تجویزوں سے موجودہ صورت حال زیادہ سقیم نہ ہونے پائے گی اور اگر شمال مشرقی موسمی ہوائیں حسب معمول زور دار ہوں تو تابی میں تخمریزی کے توقعات متاثر نہ ہونگے۔

موازنہ سنہ ۱۳۵۱ ف کے تخمینہ جات

ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوے سنہ ۱۰ ف کیلئے حکومت نے ابواب آمدنی کا گھٹا کر اندازہ لگایا ہے جو (۲۷۳،۰۰) لاکھہ مالگزاری اراضی (۱۲۰،۰۰) لاکھہ محصول کروڑگیری اور (۱۷،۱۰۰) لاکھہ آبکاری پر مشتمل ہے حالانکہ سنہ ۰ ف میں ان ابواب کا اندازہ علی الترتیب (۳۱۰،۰۰) (۱۲۰،۰۰) اور (۱۷۰،۰۰)

لاکھہ لگایا گیا تھا۔ ان ابواب کے تحت (۴۰۰۰۰) لاکھہ کی کمی کی کچھہ پابجائی شکر اور دیاسلائی کے محصول کروڑگیری میں اضافہ سے کی گئی ہے جس کو حکومت ہند نے بھی دگنا کردیا ہے۔ سنہ ۱۳۵۱ف کی مجموعی آمدنی کا اندازہ (۹۱۰۰۰۳) لاکھہ بمقابلہ (۹۲۶۰۰۱) لاکھہ بابت سنہ ۱۳۵۰ف کیا گیا ہے۔

سنہ ۱۳۵۱ف میں معتادی خرچ کا اندازہ سنہ ۱۳۵۰ف کے (۹۱۰۰۰۴) لاکھہ کے مقابل (۹۰۷۰۷۵) لاکھہ لگایا گیا ہے جو (۲۰۷۹) لاکھہ کی کمی پر مشتمل ہے۔ یہ کمی (۹۰۳۲) لاکھہ کے سودی مطالبات کی بچت اور کمتر شرح سود پر جدید قرضے کی اجرائی کے مدنظر محفوظ ادائی قرضے میں کمتر رقم کی پابجائی اور بعض مدات خرچ میں (۶۰۳۵) لاکھہ کے اضافے سے برآمد ہوئی ہے اہم اضافے حسب ذیل ہیں۔

	روپیہ
ابتدائی تعلیم کےلئے	۱۰۰۰ لاکھہ
صدر شفاخانہ عثمانیہ اور وکٹوریہ زنانہ ھاسپٹل کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل نیز شفاخانہ یونانی میں ایک زنانہ وارڈ کے قیام کےلئے	۱۰۹۰ لاکھہ
دفتر مشیر اصلاحات کےلئے	۱۰۱۷ لاکھہ
اور مدرسہ دستکاری نیز زنانہ صنعتی مدرسہ کےلئے	۰۶۴ لاکھہ

ان زاید گنجایشوں کے علاوہ حالیہ ابواب آمدنی سے ۶۰۰۲ لاکھہ کی مزید گنجایش بھی رکھی گئی ہے جس کے منجملہ ۹۰۸ ۳ لاکھہ کی رقم ان تالابوں کی مرمت کےلئے ہے جو گزشتہ سال کے موسم باراں میں کثیر تعداد میں شکستہ ہوگئے تھے۔

سابقہ فاضلات کی گنجایش سے رقوں کی فراھمی

حالیہ آمدنی سے ابواب خرچ کی تکمیل کے علاوہ سابقہ فاضلات سے بھی ۱۰۶۹۷ لاکھہ کے مصارف کی گنجایش فراہم کی گئی ہے جس میں سررشتہ طبابت کےلئے خریدی ادویہ وغیرہ کی غرض سے ۲۰۴۰ لاکھہ کارھائے آبرسانی بلدہ کےلئے ۱۰۸۰ لاکھہ، بلدہ میں ڈرینج کےلئے ۳۰۳۵ لاکھہ آبرسانی اضلاع کےلئے معتادی ۵۰۰ لاکھہ کے علاوہ مزید ۵۰۰ لاکھہ، سررشتہ فوج کےلئے جنگ کی فوری ضروریات کی غرض سے ۲۰۰ لاکھہ، عمارتوں کے کےلئے ۸۰۵۶ لاکھہ، جنگی ماھانہ امداد کےلئے ۲۱۰۰ لاکھہ، جنگ کےکرانی الولس کے لئے ۱۳۰۰ لاکھہ، تحفظ داخلی کی اسکیموں وغیرہ کے لئے ۵۰۶ لاکھہ اور گیریزن بٹالین کےلئے ۱۰۴۴ لاکھہ کی رقمیں شامل ہیں۔

مصارف سرمایہ

مصارف سرمایہ کےلئے بھی موازنے میں ۹۱۱۰۰۳ لاکھہ کی بمقابلہ ۱۱۲۰۲۴ لاکھہ بابت سنہ ۱۳۵۰ف گنجایش رکھی گئی ہے جس کے اہم ابواب یہ ہیں۔

	روپے
تلاش معادن طلاء	۲۸۰۹۴ لاکھہ
فوجی عمارتوں کی تعمیر	۱۰۰۰۰ لاکھہ
عمارات دفاتر معتمدین	۱۰۰۰۰ لاکھہ
اور عمارات جامعہ عثمانیہ	۱۷۰۵۰ لاکھہ

ساتھہ ساتھہ اس مسئلے پر پوری طرح غور وخوض کیاجارہا ہے کہ ایسی جدید عمارتوں کی تعمیر جو چنداں اھمیت نہ رکھتی ہوں یا سامان کی موجودہ حمل و نقل کی مشکلات کے باعث بنظر کفایت ان کی تعمیر ملتوی کی جاسکتی ہو، انہیں روک دیا جائے توقع ہے کہ اسی اسکیموں کے التوا سے ان ابواب کے تکمیل میں معتدبہ وتفہ عاید ہوگا کیونکہ موجودہ سہ سالہ تعہد میں تعمیر عمارات کےلئے ۱۸۱۰۸۷ لاکھہ کی گنجایش رکھی گئی ہے۔

کارھائے ابواب قرضہ

سنہ ۱۳۵۱ف میں کارھائے ابولب قرضہ کی خالص آمدنی کا اندازہ ۱۸۰۱۸ لاکھہ کیاگیا ہے۔ سنہ ۵۰ف میں اس آمدنی کا تخمینہ ۱۰۰۵۸ لاکھہ کیاگیا تھا۔ واضح رہے کہ سنہ ۶۱-۱۳۵۱ف کے ۶ فیصدی قرضہ کی ادائی کےلئے ۳۰۰۳۵ لاکھہ کی گنجایش رکھی گئی ہے اور محفوظ قحط سے ۳۰۰۵۴ لاکھہ کی رقم سنہ ۱۳۵۱ف میں نامساعد حالات کی روک تھام کےلئے منتقل کی گئی ہے۔

اختتامی سلك

سنہ ۱۳۵۱ف کی اختتامی سلک کا اندازہ ۱۰۱۰۷۵ لاکھہ کیاگیا ہے۔ سنہ ۱۳۵۰ف میں اختتامی سلک کا تخمینہ ۸۹۰۵۷ لاکھہ تھا۔

مرمہ تخمینہ ۱۳۵۰ف

سنہ ۱۳۵۰ف کے مرمہ تخمینہ کے بموجب مجموعی آمدنی ۹۲۶۰۰۱ لاکھہ کے ابتدائی اندازہ سے بڑھکر ۹۶۲۰۰۰ لاکھہ تک پہنچی ہے جس کا اہم سبب آمدنی مالگزاری اراضی میں ۱۸۰۰۰ لاکھہ، کروڑگیری میں ۴۰۰۰ لاکھہ، آبکاری میں ۵۰۰۰ لاکھہ، سکہ قرطاس میں ۲۰۶۸ لاکھہ، محصول شکر میں ۱۰۰۰ لاکھہ اور برق میں ۱۰۰۰ لاکھہ کی بیشی پر مبنی ہے۔ اس کے برخلاف مجموعی خرچ ۹۲۳۰۱۹ لاکھہ کے اندازے سے گھٹ کر ۹۰۱۰۴۴ لاکھہ تک محدود رہا۔ آمدنی میں اس بیشی اور خرچ میں اس کمی کے مدنظر یہ توقع ہے کہ

بجٹ جس کا اندازہ ۳۰٫۳۲ لاکھ کیاگیا تھا وہ ۶۰٫۵۷ لاکھ تک بڑھ جائے گی۔

گزشتہ فاضلات سے ۸۵٫۲۲ لاکھ کے خرچ کی گنجایش رکھی گئی تھی جس میں دوران سال ۶۲٫۰۰ لاکھ کے اضافے سے مجموعی مقدار ۱۴۷٫۲۲ لاکھ کردی گئی تھی۔ مرمہ تخمینے کے بموجب خرچ کی متوقعہ مقدار ۹۸٫۷۸ لاکھ ہوتی ہے اس طرح ۴۸٫۴۴ لاکھ کی کفایت ہوئی جسکے منجملہ ۴۵٫۴۹ لاکھ کی رقم سررشتہ واری بجٹ میں اور ۲٫۹۵ لاکھ روپیہ عام آمدنی میں محسوب کئے گئے ' مذکورہ بالا ۶۲ لاکھ کے منجملہ ۴۲٫۲۷ لاکھ کی رقم جنگی اغراض کے لئے منظور کی گئی جو ۲۳٫۸۹ لاکھ کی اس گنجایش کے علاوہ ہے جو بیشتر ہی موازنہ میں مہیا کی گئی تھی - اس طرح سنہ ۱۳۵۰ف کے دوران میں اغراض جنگ کے لئے سابقہ فاضلات سے ۶۷٫۱۶ لاکھ اور حالیہ آمدنی سے ۴٫۶۳ جملہ ۷۱٫۷۹ لاکھ کی رقم عطا کی گئی -

مرمہ تخمینہ کے بموجب مصارف سرمایہ کی مجموعی مقدار ۴۲٫۱۶ لاکھ ہوئی ہے - حالانکہ موازنے میں اس کے لئے ۱۱۲٫۲۴ لاکھ کی گنجایش رکھی گئی تھی - ۷۰٫۰۸ کا تفاوت ان وقفوں کے باعث رونما ہوا جو زیادہ تر ریلوے لاین کی تیاری ' عمارات جامعہ عثمانیہ کی تعمیر اور تلاش معادن طلاء میں عاید ہوئے -

کارہائے ابواب قرضہ سے ۱۶۴٫۱۲ لاکھ خالص آمدنی کی توقع ہے - اس کا ابتدائی اندازہ ۱۱۵٫۰۸ لاکھ کیاگیا تھا - بیشی کی وجہ زیادہ تر ۳ فیصدی کے جدید قرضے کی اجرائی ہے جس میں ۲۴۳٫۷۶ لاکھ روپیہ جمع ہوے - اس بیشی کا کچھہ حصہ ۵۹٫۰۶ لاکھ زاید خرچ میں نکل گیا جو محفوظ ادائی قرضہ اور محفوظ استقامت سکہ عثمانیہ کی سلک نقدی کو نفع آور کاموں میں لگانے میں خرچ کیاگیا -

سنہ ۱۳۵۰ف کی اختتامی سلک کا اندازہ ۸۹۰٫۰۷ لاکھ کیاگیا تھا لیکن مرمہ تخمینے کے بموجب یہ سلک ۹۰۸۹٫۰۰ لاکھ تک پہونچ چکی ہے جسکا اہم سبب ۳ فیصدی شرح والا ۲۴۳٫۷۶ لاکھ کا جدید قرضہ ہے -

اعداد حقیقی سنہ ۱۳۴۹ف

سنہ ۱۳۴۹ف کے حقیقی اعداد مختصر طور پر یہ ہیں کہ ۸۸۷٫۴۴ لاکھ کی آمدنی کے اندزے کے مقابل حقیقی مداخل کی مقدار ۹۲۷٫۲۶ لاکھ رہی اور ۸۸۶٫۱۹ لاکھ اندازہ خرچ کے مقابل حقیقی مصارف ۸۸۰٫۸۴ لاکھ عاید ہوے اور اس طرح ۱٫۲۵ لاکھ کی تخمینہ بچت کے مقابل ۴۶٫۴۲ لاکھ کی بچت ہوئی -

مجوزہ ۱۶۴٫۳۷ مصارف سرمایہ کے مقابل صرف ۶۵٫۱۰ لاکھ کی رقم خرچ ہوئی لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ جنگ کے باعث تعمیری سامان کی دستیابی میں دشواریوں کے سبب ریلوے لاین اور عمارات جامعہ عثمانیہ کی تیاری میں وقفہ پیدا ہوگیا - ابواب قرضہ کی خالص آمدنی جس کا اندازہ ۱۲۰٫۱۹ لاکھ کیاگیا تھا حقیقی طور پر ۱۱۱٫۳۷ لاکھ رہی جس کی اہم وجہ ریلوے کی امانت رقمی ۱۰۰٫۴۴ لاکھ ہے - ان وجوہ کی بنا پر اختتامی سلک جس کا اندازہ ۳۰۱٫۵ لاکھ تھا ۳۶۴٫۵۸ لاکھ تک پہنچ گئی -

مستحکم مالیہ

کیفیت موازنہ کے ساتھ ایک تبصرہ بھی ہے جس میں رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری کی خدمت سے سبکدوشی کے موقع پر حیدرآبادی مالیات کا خاکہ پیش کیاگیا ہے - اس میں چھہ محفوظات کا ذکر ہے جو سنہ ۳۷ - ۱۳۳۱ف کے مابین سر اکبر نے اپنی صدرالمہامی فینانس کے زمانے میں قائم کئے تھے ان کی مجموعی سلک اس وقت ۳۱۴۸٫۳۱ لاکھ ہے جو حسب ذیل مدات پر مشتمل ہے :-

	روپیہ
محفوظ قحط رقمی	۲۹۲٫۸۹ لاکھہ
محفوظ ادائی قرضہ رقمی	۳۳۹٫۷۴ لاکھہ
محفوظ استقامت سکہ عثمانیہ رقمی	۳۶۱٫۶۱ لاکھہ
محفوظ صنعتی ٹرسٹ فنڈ	۲۲۰٫۵۶ لاکھہ
محفوظ عام و رقوم امانتی جس سے سرکاری قرضوں کی ذمہ داریاں پوری کی جاسکیں رقمی	۱۲۷٫۴۷ لاکھہ

اور محفوظ سکہ قرطاس رقمی ۱۸۰۶٫۰۴ جو جملہ چالو کرنسی نوٹوں کی مالیت کے مساوی ہے ، یہ بتایا گیا ہے کہ ان محفوظات کے منجملہ ۱۳۲۰٫۱۶ لاکھ روپے سلک نقدی کی شکل میں ہے اور بقیہ سلک رقمی ۱۸۲۸٫۱۵ لاکھ سرکاری تمسکات میونسپل و پورٹ ٹرسٹ ڈبنچر لیمٹیڈ کمپنیوں کے حصص اور اسٹرلنگ قرضوں میں لگی ہوئی ہے -

نیز یہ واضح کیاگیا ہے کہ حکومت سرکارعالی کے ذمگی قرضہ جات کی مقدار اس وقت ۹۶۰٫۹۷ لاکھ روپے ہے جس میں شہریور سنہ ۱۳۵۰ف کے ۳ فیصدی کا جدید اجراء شدہ قرضہ بھی شامل ہے - اس قرضے کے مقابل کارہائے نفع آور میں لگی ہوئی سرکاری رقموں کی مقدار ۲۶۶۰٫۰۴ روپے ہے - بالفاظ دیگر نفع آور کاموں میں لگے ہوئے سرمایہ کی مقدار قرضہ کی ذمہ داریوں کے مقابل ۱۶۹۴٫۰۷ روپے بڑھی ہوئی ہے یا یہ کہ سرمایہ نفع آور کی مقدار سرکاری قرضے کی ذمہ داریوں کے مقابل تین گنی زاید ہے -

کارہائے سرمایہ نفع آور یہ ہیں :-

کارہائے آبپاشی	۵۶۵٫۳۷ لاکھ	روپیہ
ریلوے	۱۸۵۸٫۱۰ لاکھ	"
کارہائے برق	۵۶۵٫۳۷ لاکھ	"
ٹیلیفون	۰۲۳٫۲۳ لاکھ	"
طباعت	۱۰٫۲۵ لاکھ	"
عمارات	۹۳٫۱۴ لاکھ	"

کیفیت موازنہ میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ تنہا سرکاری ریلوے کی شکل میں حکومت ایک ایسے نفع آور اثاثے کی مالک ہے جسکی لاگت ۱۸۰½ کروڑ سے زاید ہے اور جس سے ۱۳۵ لاکھ روپے کی سالانہ خالص معتادی آمدنی ہوتی ہے ۔

حضرت اقدس و اعلی نے موازنہ کو منظور فرماتے براحم خسروانہ حسب ذیل الفاظ میں اظہار خوشنودی فرمایا ہے ۔

" پیش کردہ موازنہ جو قابل اطمینان ہے کونسل کی راے کے مطابق منظور کیا جاتا ہے ۔ سر اکبر حیدری کے رائج کردہ اصول سبیل بندی کو ملحوظ رکھکر جنگ کے زمانے میں مفاد عامہ کے اسکیموں کو ملتوی رکھے بغیر مہدی یار جنگ صدر المہام فینانس اور لیاقت اللہ معتمد فینانس نے اپنے وسیع معلومات سے جو موازنہ مرتب کیا ہے اُن سے میری خوشنودی کا اظہار کیا جائے "۔

بسلسلہ صفحہ (۲)

اور اضافوں سے متعلق وقتاً فوقتاً مفید مشورے دے سکے گا ۔ اس ادارے کا صدر قانون مزدوران کی رو سے اس کا مسلمہ حاکم مقتدر تصور کیا جائیگا ۔ اور اسی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیگا ۔ اور جب تک کہ کسی دوسرے لیبر کمشنر کا تقرر عمل میں نہ آئے اس خدمت کے فرائض کی انجام دھی بھی اسی کے سپرد ہوگی ۔ اس جگہ اس امر کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ مملکت حیدرآباد میں مزدوروں سے متعلق قانون سازی کے سلسلہ میں قانون کارخانہ جات قانون کان کنی قانون معاوضہ مزدوران قانون امویت بھی رجسٹر قوانین میں درج ہوچکے ہیں نیز ادائی اجرت اور انجمن ہاے تجارت سے متعلق مسودات قانون بھی مقننہ میں پیش ہیں ۔

اسی اشاعت میں ہم نے ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی کی اجازت سے ایک نقشہ شایع کیا ہے جس سے ہندوستان کے خلاف ہٹلر کی دو طرفہ پنسر نما نقل و حرکت کا اظہار ہوتا ہے ان میں سے ایک مہم لیبا اور بلقان سے شروع کی گئی تھی تا کہ ایک طرف مصر کو اور دوسری طرف ترکی شام اور فلسطین کو عبور کیا جاسکے ۔ جب ترکی کے علاقوں کی تقسیم کے مسئلہ پر نپولین کی زار روس سے ان بن ہوئی تھی ۔ نپولین نے یہ اعلان کردیا تھا کہ مشرقی سلطنت پرچڑھائی کرنے کے لئے قسطنطنیہ کا حاصل کرنا ضروری ہے اس وقت سے نپولیانی طرز جنگ کی رو سے ہندوستان پر قبضہ کرنے سے پہلے ترکی پرقبضہ کرنا ضروری ہوگیا ہے ۔ لیکن ہندوستان کی فتح کے خواب کو ایکری کی مٹی کی دیواروں نے شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا ۔ ڈیڑھ سو سال بعد تاریخ نے ایک بار اپنے آپ کو پھر دھرایا اور نپولین سے زیادہ حریص اور ظالم ایک اور فاتح کو پھر ملک شام ھی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ ناتسیوں کی اس کاروائی کے خلاف ترکی اپنی جغرافی وحدت کی حفاظت کے عزم صمیم کے ساتھ خم ٹھوک کر کھڑا ہوگیا ۔ یونان کی تباھی کریٹ کی فتح اور لیبیا میں جرمنوں کی کامیابی اس نقل و حرکت میں کوئی مدد نہ دے سکیں کیونکہ جنرل ویول کا عزم صمیم اور شہنشاھی فوجوں کی بہادری نے لیبیامیں جرمنوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا اور شام کو ناتسیوں کا مرکز بننے سے بچالیا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور سازش شروع کی گئی یعنی دوسری پنسر نما نقل و حرکت کی تجویز ہوئی ۔ اگر ترکی جرمن فوجوں کوگزرنے کا موقعہ نہ دے تو جرمنی ترکی کے اطراف گھومتا ہوا آگے بڑھےگا ۔ روسی حملہ سے یوکرین کے زرخیز اور خام پیدا وار سے مالامال علاقہ پر قبضہ کرکے ہٹلر نے اپنے اس خواب کے ایک حصے کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جس کو اس نے " میری جد و جہد " میں بیان کیا ہے ۔ ساتھہ ھی ساتھہ اس حملہ کا مقصد بحر اسود کے اطراف حلقہ ڈالکر قاف کے علاقہ کو روندتے ہوئے ایران کے تیل کے میدانوں سے ہوتے ہوئے، اور بلوچستان میں سے گزرتے ہوے ہندوستان کے زرخیز علاقوں میں داخل ہونا ہے ۔ اس نقشہ جنگ کی تکمیل کے لئے جاپان نے حکومت ویشی کے ارباب اقتدار پر دباو ڈال کر ہند چینی میں اپنی ہوائی اور بحری فوج کےلئے مرکز حاصل کرلئے ۔ تاکہ جرمنوں کا ہندوستان کی طرف اقدام اور جاپانیوں کی مہم ایک ھی ساتھہ شروع کی جاسکے ۔ چکی کے دو پاٹوں کے درمیان اس طرح دب جانے اور ایران اور برما کے تیل پردشمنوں کا قبضہ ہوجانے کے بعد رسل ورسائل کی مشکلات کے باوجود ہندوستان کو فتح کرلینا ایک آسان کام تھا ۔ چنانچہ روس پر حملہ اسی فوجی چال کا گویا اعلان تھا ۔ لیکن ایک طرف ایران میں ضروری کاروائی عمل میں لاکر اور دوسری طرف ملایا اور برما میں اپنے دفاع کو مستحکم کرکے اس چال کا سدباب کردیاگیا ۔ اور اس طرح ہندوستان کی بظاہر غیر محفوظ سرحدوں سے پرے اس کی جغرافی وحدت کی حفاظت اور مدافعت کا انتظام کیاگیا ۔

دستوری اصلاحات کی اسکیم کا نفاذ

اہم ابتدائی امور کی تکمیل میں قابل لحاظ ترقی

اصلاحات بتدریج نافذ کی جائیں گی

اعلحضرت بندگان عالی نے جولائی سنہ ۱۹۳۹ع میں ایک جریدۂ غیر معمولی کے ذریعہ دستوری اصلاحات کی جس اسکیم کا اعلان فرمایا تھا اُس سے متعلق ابتدائی امور کی تکمیل کے سلسلہ میں بہت کافی کام انجام دیا جاچکا ہے اور بقیہ امور کی تکمیل میں بھی ممکنہ عجلت کی جارہی ہے ۔ چنانچہ اس ضمن میں عوام کی اطلاع کی غرض سے مندرجہ ذیل سرکاری اعلامیہ جاری کیا گیا ہے ۔ جس میں تکمیل شدہ اور زیر تکمیل امور اور اصلاحات کی تیاریوں اور نفاذ سے متعلق تفصیلی کام کی صراحت کی گئی ہے ۔

کل حاوی اسکیم -- یہ تجاویز صرف ملک کے آیندہ دستور اور مجلس مقننہ کے اختیارات و فرائض تک محدود نہ تھیں ۔ بلکہ ان میں متعدد مقامی اور دیگر اداروں مثلاً مجالس اضلاع ۔اضلاع کے بلدیوں ۔ قصباتی کمیٹیوں ۔ چھاؤنی بورڈس ۔ علاقوں یا جاگیروں کی مجالس اضلاع ۔ علاقوں یا جاگیروں کے بلدیات اور قصباتی کمیٹیوں ۔ بلدیہ حیدرآباد پنچایتوں ۔آئینی مشاورتی کمیٹیوں ۔اضلاع کانفرنسوں اور بشمول مجالس تقررات سیول سرویس کمیٹی کی ہئیت ترکیبی اوران کے فرائض و اختیارات کے متعلق تجاویز بھی شامل تھیں ۔ اعلان اصلاحات کی یہ وسعت اس بات کی مقتضی ہوتی کہ سیول سرویس کمیٹی مجالس تقررات ۔ مجالس اضلاع اور آئینی مشاورتی کمیٹیوں سے متعلق نیز مقامی اداروں سے متعلق بشمول دستور العمل اختیارات حفظان صحت و دستور العمل قرضہ جات اقتدار مقامی نو مختلف قوانین مرتب کئے جائیں ۔

قواعد کی ترتیب

مذکورۂ بالا قوانین میں سے ہر ایک کے تحت ذیلی قواعد کی ترتیب بھی ضروری تھی مثلاً مقننہ کے قواعد اور اسی طرح مقامی اداروں سے متعلق جتنے قوانین ہیں اُن سب میں ذیلی قواعد و ضوابط کے مرتب کئے جانے کے متعلق احکام موجود ہیں چنانچہ قواعد مقننہ کے ساتھہ احکام قائمہ اور بعض دیگر قواعد اور ضمنی ضوابط کا ہونا بھی ضروری ہے ۔ اسی طرح انتخابات اور نمائندگی کے سلسلہ میں بعض ضمنی قوانین لازم ہیں ۔ مثلاً قانون جرائم و تحقیقات انتخابات اور اسی طرح ترکیب مفادات سے متعلق قواعد وغیرہ ۔

نئے قواعد کی ضرورت

اگر یہ ایک طرف ان مختلف قوانین اور ان کے تحت متعدد ذیلی قواعد و ضوابط کی ترکیب و تکمیل کے لئے کسی قدر وقت درکار ہے تو دوسری طرف ان کی نوعیت ایسی ہے کہ ان کی ترتیب میں حد درجہ احتیاط ضروری ہے ۔ پھر جہاں معمولاً حیدرآباد کی قانون سازی میں بجز ان ترمیمات کے جو مقامی حالات کے پیش نظر ضروری ہوتی ہیں ۔برطانوی ہند کی قانون سازی کے تجربے سے استفادہ کیا جاتا ہے وہاں معلنہ اصلاحات کے تحت نمایندہ مجالس واجساد کی مخصوص ہیئت ترکیبی اور وہ مفاداتی بنیاد جس پر یہ مجالس قائم ہوں گی برطانوی ہند کے مماثل قوانین سے استفادہ کرنے میں بالکلیہ مانع ہے ۔ خصوصاً جہاں تک بنیادی امور و خصوصیات کا تعلق ہے ۔ یہی وہ خصوصیات ہیں جن کے ساتھہ انتخاب کے قواعد و ضوابط کو مطابقت دینی پڑتی ہے اور اس طرح ترتیب کے وقت نہ صرف احتیاط بلکہ جدت سے بھی کام لینا پڑتا ہے ۔اس کے علاوہ اصلاحات کے اس عام خاکہ کے اندر جس کا اعلان ہوچکا ہے حق انتخاب اور انتخابی حلقوں کے مسائل کی بابت بھی احتیاط اور اضلاع کی عہدہ داروں سے مشورہ ضروری ہے ۔ جن متعدد سررشتہ جات سے ان مسائل کا تعلق ہے یا جو ان سے متاثر ہوں گے ان میں باہمی

مشاورت بھی لازم ہے اور مشیر قانونی کی جانچ پڑتال اور تفصیلی غور کی منزل سے تو کسی حال گذرنا پڑتا ہے مزید براں اگر چہ یہ جملہ قوانین ریاست کی سرکاری زبان میں ہونگے لیکن ان کی اہمیت اور دور رس اثرات کے مدنظر ان میں سے بعض اہم قوانین کا انگریزی اور ملکی زبانوں میں بھی ترجمہ کیا جانا مناسب ہے تاکہ زراعت پیشہ طبقہ کی ضروریات کے مدنظر جس کو حق انتخاب عطا کیا گیا ہے ان کا افادہ زیادہ عام اور وسیع تر ہو۔

ترجمہ کا یہ کام بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔

تکمیل شدہ امور

حسب ذیل قوانین و قواعد کی ترتیب مکمل ہو چکی ہے جن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی تکمیل میں جناب مشیر صاحب اصلاحات نے بھی حصہ لیا ہے۔

آئینی مشاورتی کمیٹیوں کے قواعد۔
ضلع کانفرنسوں کے قواعد۔
ناجائز اعمال اور انتخاب کی عرضیوں سے متعلق قواعد۔
قانون جرائم و تحقیقات انتخابات۔
دستورالعمل قرضہ جات اقتدار مقامی۔
قواعد اختیارات حفظان صحت۔
دستورالعمل پنچایت۔
دستورالعمل مجالس اضلاع (بشمول علاقوں اور جاگیرات کی مجالس اضلاع کے)۔
اضلاع کے بلدیات اور قصباتی کمیٹیوں کا دستورالعمل (بشمول قواعد مجالس علاقہ یا جاگیر)۔
چھاؤنیوں کے قواعد۔
دستورالعمل مجلس مقننہ۔
قواعد مقننہ۔
اراکین اسمبلی کے الاؤنس کے قواعد۔
مجلس مقننہ کے احکام قائمہ۔

مذکورۂ بالا قوانین و قواعد میں سے بعض کو مشیر قانونی دیکھ چکے ہیں۔ جو باقی رہ گئے ہیں ان کی جانچ پڑتال کو جلد ختم کرنے کی غرض سے مشیر قانونی کو ان کے دفتری کام کے بڑے حصہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے اور ان کی خدمات کو محکمہ امور دستوری میں بطور خاص مستعار لیا گیا ہے تاکہ وہ اپنا پورا وقت اور توجہ ان قوانین کی جانچ پڑتال پر صرف کر سکیں۔ قانون بلدیہ حیدرآباد کی تکمیل کی غرض سے مشیر قانونی کی طرح ناظم بلدیہ حیدرآباد کو محکمہ سیاسیات میں خاص اس کام کے لئے مقرر کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں محکمہ فینانس کے ایک عہدہ دار کا تقرر بھی اس غرض سے عمل میں آیا ہے کہ وہ تجاویز اصلاحات کے مالیاتی پہلو پر غور کر کے رپورٹ پیش کریں تاکہ ان تجاویز کے مصارف کا پیش اندازہ کیا جاسکے اور موازنہ میں اس کی گنجائش نکالی جائے۔ اصلاحات کے دفتر کی جدید تنظیم و توسیع کی تجاویز بھی حکومت کے سامنے پیش کر دی گئی ہیں تاکہ اصلاحات کا کام جواب تفصیلات کی منزل پر پہنچ چکا ہے مثلاً انتخاب کرنے والوں کی فہرست کی تیاری وغیرہ بعجلت ممکنہ مکمل ہو سکے۔

زیر تکمیل امور

حسب ذیل قوانین و قواعد کی تکمیل ابھی باقی ہے اور متعلقہ محکمہ جات کو توقع ہے کہ ان کی تکمیل بہت جلد ہو جائے گی۔

قانون بلدیہ حیدرآباد۔
قواعد سیول سرویس کمیٹی۔
قواعد مجالس تقررات۔
قواعد انتخابات۔
مقامی حکومت کے تحت ذیلی قواعد۔
قواعد متعلق ترکیب مفادات۔

حق انتخاب اور حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق ابھی حکومت کو بعض تفصیلی امور طے کرنا باقی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں تجاویز حکومت کے سامنے پیش کی جا چکی ہیں۔

حیدرآباد میں قانون بلدیہ کے نفاذ سے ابتک جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس سے نیز دوسرے مقامات کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ کسی قانون کا نفاذ متعدد دشواریوں اور پیچیدگیوں کا موجب ہو جاتا ہے اگر اسکے ساتھ وہ ذیلی قواعد بھی قبل از قبل نہ مرتب کر لئے جائیں جن کے متعلق اس میں احکام موجود ہوں۔ اس تجربہ کی روشنی میں یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ہر قانون کے ساتھ ساتھ اس کے ذیلی قواعد و ضوابط بھی مرتب کر لئے جائیں تاکہ بعد میں دشواریاں نہ پیش آئیں۔ چنانچہ قواعد و ضوابط کی تیاری کا جتنا کام ابھی باقی ہے اس کی تکمیل بعجلت تمام کی جارہی ہے۔ مجلس مقننہ کے ان اراکین کی رہائش اور قیام کے انتظامات بھی زیر بحث ہیں جو مقننہ کے اجلاسوں میں شرکت کی غرض سے اضلاع سے آئیں گے۔ اس سلسلہ میں مجوزہ مجلس مقننہ کے دفتر۔ کتب خانہ۔ اجلاسوں کے کمرہ اور دیگر متعلقہ عمارات کے لئے دفاتر معتمدی کے روبرو ایک زمین مخصوص کر دی جارہی ہے۔ ان عمارات کا نقشہ چیف آرکٹکٹ کے حوالہ کر دیا گیا ہے اور ضروریات کی نسبت انہیں مناسبہ ہدایات بھی دی جارہی ہیں۔

بتدریج نفاذ

کام کی مشکلات اس کی وسعت نیز اس واقعہ کے مدنظر کہ مجلس مقننہ اسی وقت وجود میں آسکتی ہے جبکہ

مجالس اضلاع اپنا کام شروع کردیں (کیونکہ ان مجالس کو مقننہ میں اپنے اراکین بھیجنا ہوگا) یہ ناممکن ہے کہ اصلاحات کی جملہ تجاویز ساتھہ ساتھہ اور بہ یک وقت نافذ کی جائیں کیونکہ ایک ہی وقت میں اتنے متعدد مجالس و اجساد کو قائم کرنے سے اندیشہ ہے کہ انتخابات کا پورا نظام درہم برہم ہوجائےگا - ان امور کے پیش نظر یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ اصلاحات کا نفاذ جزوء عمل میں لایا جائے -

آئینی مجالس

چونکہ آئینی مشاورتی کمیٹیوں کے متعلق احکام اس دستور العمل میں ہونے والے تھے جو مجلس مقننہ سے متعلق ہوگا اور نفاذ اصلاحات کی ابتداء انہیں کمیٹیوں کے قیام سے ہوگی - اس لئے ان کمیٹیوں کے قواعد جو فینانس مذہبی اوقاف - امور مذہبی - صنعتی ترقی - زرعی ترقی اور تعلیم کے مختلف شعبوں سے متعلق ہوں گے علحدہ مرتب کردئے جاچکے ہیں اور ان کمیٹیوں کو وجود میں لانے کی غرض سے بہت جلد ان قواعد کا اعلان کیا جائیگا۔ مجالس اضلاع اور چھاونی بورڈس کا قیام نیز سیول سرویس کمیٹی کی نئی تشکیل اور مجالس تقررات کا قیام اس کے بعد عمل میں آئےگا پھر اضلاع کے اصلاح یافتہ بلدیوں - قصباتی کمیٹیوں اور نو منظم شدہ بلدیہ حیدرآباد کی باری آئےگی جس کے بعد اصلاح یافتہ مجالس اضلاع قائم ہونگی اور بعد ازیں مجلس مقننہ کا قیام عمل میں آئےگا - پنچایتیں سب سے آخر میں آئیں گی -

وسعت کار

کام کی وسعت کا اندازہ کچھہ ان اجساد اور مجالس کی تعداد سے بھی کیا جاسکتا ہے جو یا تو پہلی مرتبہ وجود میں آئیں گی یا جن کی از سرنو تشکیل کی جائیگی - مثلاً سات مختلف محکمہ جات کی مشاورتی کمیٹیوں اور ہر محکمہ میں مجلس تقررات کے علاوہ سرکارعالی کے جملہ اضلاع میں ضلع کانفرنسوں کے انعقاد کو چھوڑ کر نفاذ اصلاحات سے سولہ (۱۶) مجالس اضلاع جاگیروں یا علاقوں کی بارہ (۱۲) مجالس اضلاع - اکیس (۲۱) اضلاع کے بلدئے (نئے بلدہ حیدرآباد سے قطع نظر کرتے ہوئے) بیانوے (۹۲) قصباتی کمیٹیاں - ایک ہزار (۱,۰۰۰) پنچائتیں اور مجالس مقننہ جیسے مختلف اجساد بالآخر یا تو پہلی مرتبہ وجود میں آئیں گے یا ان کی از سرنو تشکیل ہوگی اور ان مجالس اضلاع بلدیوں نیز مجلس مقننہ میں ارکان کی اکثریت منتخب شدہ ہوگی جو ان دلائل کو زیادہ قوی بنا دیتا ہے جن کی بناء پر ان اجساد و مجالس کا یکے بعد دیگر اور جزءً جزءً انعقاد مناسب سمجھا گیا ہے کیونکہ یہ غیرممکن ہوگا کہ ان تمام اداروں کے لئے خواہ وہ ایک ہی نوعیت کے کیوں نہ ہوں انتخابات بیک وقت ہوں - خصوصاً جبکہ بیشتر انتخابات اضلاع میں ہوں گے - جہاں سرکاری عہدہ داروں اور عوام دونوں کو مساوی طور سے طریق انتخاب کا عملی تجربہ اور عوام کو نمایندگی کے سارے مراحل سے واقفیت حاصل کرنا ہوگا -

---

"آپکی فلاح میری فلاح ہے"

ملک و مالک کی خدمت کے لئے صدر اعظم بہادر کا عزم

تعلیمی اداروں اور مراکز پیداوار اشیاء جنگ کا معائنہ

نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے یکم ستمبر سنہ ۱۹۴۱ ع کو اپنے عہدے کا جائزہ حاصل فرمایا اور فوراً اپنے جدید فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ ان فرائض کی ابتدا باشندگان ممالک محروسہ کے نام ایک نشری پیغام سے ہوئی جس میں نواب صاحب معز نے ملک و مالک کی خدمت کے عزم کا اظہار ان پرجوش الفاظ میں فرمایا۔" اب آپکی عزت میری عزت، آپ کا مفاد میرا مفاد آپ کی ترقی میری ترقی اور آپ کی فلاح میری فلاح بن گئی ہیں۔ میں رنج اور مسرت کے ہر نشیب اور فراز میں آپ کا شریک رہوں گا اور آئندہ سے آپ کی اقتصادی ذہنی جسمانی اور سماجی فلاح اور ترقی میرا مقصد حیات قرار پائیگی۔ میں اپنے خون کے آخری قطرے کو آپ کی خدمت کے لئے وقف کر کے حق نمک ادا کرنے کی کوشش کروں گا"۔

تعاون کے لئے اپیل - اس کے ساتھ ہی نواب صاحب معزّ نے یہ توقع ظاہر فرمائی کہ ان کے فرائض کی ادائی میں مذہب و ملت کی کسی تفریق کے بغیر انہیں بندگان اقدس کی تمام وفادار رعایا کا تعاون حاصل ہوگا اور فرمایا کہ "اعلحضرت سلطان العلوم شہریار حیدرآباد و برار خلد اللہ ملکہ و شوکتہ نے اپنے کرم خاص سے مجھے اپنی اور اپنی محبوب رعایا کی خدمت کے لئے مامور فرمایا ہے۔ " ظلوماً جہولا " بن جانے کی افتاد روز ازل سے انسانی فطرت کا ایک حصہ رہی ہے۔ چنانچہ اپنی ہیچمدانی بے بضاعتی اور کم طاقتی کے باوجود منشاء عالی پر لبیک کہتے ہوے میں نے اس اہم فرض کے بار کو اپنے کمزور کندھوں پر اٹھانے کی جرأت کی ہے اور ظل سبحانی کے ارشاد عالی کی تعمیل میں اس خدمت کی بجا آوری کے لئے آپکے درمیان یہاں حاضر ہوگیا ہوں......

جس کامل اعتماد کے ساتھ ہمارے آقائے ولی نعمت نے میری سرفرازی فرمائی ہے اس کے پیش نظر میں مملکت آصفیہ کی رعایا کے ہر فرد اور ہر طبقے کے ساتھ اعلی حضرت کے حکم اور منشاء مبارک کے مطابق حق انصاف ادا کرنے کی ہر امکانی کوشش عمل میں لاؤنگا"۔

پہلی تقریب میں شرکت

نواب صدر اعظم بہادر نے سب سے پہلے جس پبلک تقریب میں شرکت فرمائی وہ افواج باقاعدہ سرکار عالی کے یونٹوں کا معائنہ ہے۔ یہ تقریب ان کیڈٹوں کو رخصت کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی جنہوں نے کچھ ہی عرصہ قبل عارضی کمیشن حاصل کئے تھے۔ نواب صاحب نے کیڈٹوں کی صحت اور خوش لباسی کی تعریف کرتے ہوے فرمایا کہ "خود میرا تعلق بھی ایک ایسے خاندان سے ہے جس نے گزشتہ دور میں بہت سے سپاہی پیدا کئے ہیں اور میری رگوں میں جو فوجی خون دوڑ رہا ہے غالباً یہ اسی کا اثر ہے کہ ہمیشہ مجھے ان جری اور بہادر نوجوانوں سے دلچسپی رہی اور میں ان کی بہت قدر کرتا رہا ہوں جو اپنے ملک کو دشمن سے محفوظ رکھنے کے لئے سینہ سپر رہے۔

"اس عظیم جنگ میں جو کہ صداقت و طاقت آزادی و غلامی، اور حریت و تسلط کے درمیان ایک معرکہ ہے اور جس کے باعث بغیر کسی اشتعال کے بہت سے مظلوم ملک تباہ ہوگئے ہیں یہ فرض آپکے حصے میں آیا ہے کہ آپ اپنے ملک کی حفاظت کا مقدس فرض انجام دیں۔ ہمارے آقا اعلی حضرت آصفجاہ سابع نے حکومت برطانیہ کے دوست اور یار وفادار کی حیثیت سے اس کی امداد میں نہایت ہی شریفانہ اور شاندار حصہ لیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ حیدرآباد کی نیک نامی کے آپ محافظ ہیں اور

مجھے یقین ہے کہ وہ دن زیادہ دور نہیں جب آپ حیدرآباد کے لئے بڑے بڑے اعزاز لے کر واپس آئیں گے''۔

جنگی اشیاء کی تیاری کے مرکزوں کا معائنہ

جنگ کے سلسلہ میں حیدرآباد میں جو کام ہورہا ہے اس سے ذاتی طور پر واقفیت حاصل کرنے کے خیال سے صدراعظم بہادر نے معزز ریزیڈنٹ مسٹر سی - ایچ گڈنی کی معیت میں بدوران ماہ دو مرتبہ سات مختلف مرکزوں کا معائنہ فرمایا - نواب صاحب نے تمام امور سے گہری دلچسپی لی اور جنگ سے متعلق مختلف قسم کا کام کرنے والوں سے بارہا تحقیقی سوالات فرمائے - اس ضمن میں صدراعظم بہادر نے مرکز تربیت فنی واقع کاچی گوڑہ' کارخانہ چاقو سازی' (جو فوجی اغراض کے لئے چاقو تیار کرنے کے واسطے قائم کیا گیا ہے) عثمانیہ کلیہ فنی نمبر (۵۰) حیدرآباد جی - پی - ٹی - کمپنی (آر - آئی - اے - ایس - سی) جہاں امداد جنگ کے طور پر حکومت سرکارعالی کی پیش کردہ موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کے لئے رنگروٹوں کو تربیت دی جاتی ہے' کارخانہ محکمہ شارعی نقل و حمل' جہاں مشین داں ڈرائیوروں کو تربیت دی جارہی ہے' کارخانہ ریلوے واقع لالہ گوڑہ اور جامعہ عثمانیہ کی مشین شاپ کا باری باری سے معائنہ فرمایا - نواب صاحب کا ہرجگہ پر جوش خیر مقدم ہوا بالخصوص کارخانہ ریلوے میں جہاں مزدوروں نے ہار پہنائے اور ''شاہ عثمان زندہ باد'' اور ''نواب صاحب چھتاری زندہ باد'' کے نعرے لگائے -

کارکنوں کو مشورہ

کاچی گوڑہ کے مرکز تربیت فنی میں نواب صاحب نے تربیت یابندوں کی دو جماعتوں کو مختصر الفاظ میں کچھ نصیحت فرمائی - یہ امید وار اپنی تربیت مکمل کر چکنے کے بعد اب عنقریب میکانی یونیٹوں میں شریک ہونے والے ہیں - نواب صاحب نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ عام ادبی تعلیم پانے والوں کے مقابلے میں صناعوں اور دستکاروں کے لئے بہت بہتر مواقع ہیں - بالخصوص حیدرآباد میں جہاں عنقریب ایک زبردست صنعتی دور کا آغاز ہونے والا ہے تربیت یابندوں کو خدا حافظ کہتے ہوئے نواب صاحب نے یہ توقع ظاہر فرمائی کہ وہ انفرادی اور اجتماعی جد و جہد سے حیدرآباد کی نیک نامی کو نہ صرف برقرار رکھیں گے بلکہ اس کی شہرت میں اضافہ ہی کریں گے - آخر میں نواب صاحب نے یہ یقین دلایا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد جب وہ لوگ حیدرآباد واپس آئینگے تو حکومت ان کے حقوق کا پورا پورا لحاظ رکھے گی -

تعلیمی اداروں کا معائنہ

اس عرصہ میں صدر اعظم بہادر بلدہ حیدرآباد کی تعلیمی زندگی سے واقفیت حاصل کرنے کے خیال سے جامعہ عثمانیہ اور عثمانیہ کلیہ طبی کا بھی معائنہ فرمایا -

طلباء کو نصیحت

جامعہ عثمانیہ میں صدراعظم بہادر نے طلباء کا پیش کردہ سپاسنامہ قبول فرمایا اور جوابی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ طلباء تہذیب نفس کا سبق سیکھیں کیونکہ اس کے بغیر تعلیم بیکار ہے - سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا ''اب آپکی زندگی کا جامعی دور گزر رہا ہے - آپ ایک نئے خاندان کے رکن ہیں جس میں آپ کے والدین کی جگہ آپ کے اساتذہ نے لی ہے - جو ہمدردانہ تعلق آپ کے والدین کو آپ سے ہوتا ہے اگر اساتذہ میں موجود نہیں ہے تو یقین جانئے کہ آپکی جامعہ کامیاب نہیں ہوسکتی اور نہ کبھی اس کا مقصد پورا ہوسکتا ہے - تعلیم کا مقصد آپکو چند قابل علماء کے مقولے یاد دلانا نہیں بلکہ اس کا مقصد چند الفاظ میں تہذیب نفس پیدا کرنا ہے - اگر یہ نہ ہو تو تعلیم بیکار ہے - اس تہذیب کا مقصد یہ ہے کہ آپ آزادی کے صحیح استعمال کے قابل ہوں اور وہی سب سے زیادہ آزاد ہوتا ہے جو اپنے آپ پر سب سے زیادہ قیود عائد کرے - جو کوئی اپنے آپ پر رضاکارانہ طور پر جتنے قیود عائد کرلیتا ہے اتنا ہی وہ زیادہ آزاد ہوتا ہے اور اتنی ہی اس کی تہذیب نفس بڑھی ہوئی ہوتی ہے''۔

جامعہ کے سرسری معائنہ کے بعد اپنے تاثرات ظاہر کرتے ہوئے نواب صدراعظم بہادر نے فرمایا کہ وہ جامعہ کی عمارتوں کے طرز تعمیر سے بہت زیادہ متاثر ہوئے کیونکہ یہ طرز اسلامی اور ہندوانی تمدن کے امتزاج کا نمونہ ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ دونوں تمدن مل کر کیسا حسین نظارہ پیش کرتے ہیں - اس جامعہ کی ایک ایک اینٹ اور ایک ایک پتھر ہر دیکھنے والے کو یہ سبق دے رہا ہے کہ ہندوستان کے مستقبل کا وجود صرف اتحاد و یگانگت میں ہے نہ کہ افتراق میں -

بارگاہ خسروی میں ہدیہ تشکر

صدراعظم بہادر نے اس امر پر خاص طور سے زور دیا کہ سب سے پہلے حضرت اقدس و اعلی کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ حضرت نے ملک وقوم کو وہ بہترین تحفہ عطا فرمایا جو ایک بادشاہ ایک آقا ایک فرمانروا اپنے ملک اور اپنی قوم کو دے سکتا ہے یعنی ایک عظیم الشان تعلیمی ادارہ -

'' خود آپ کا ''

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ ''اب میں جامعہ کے طلباء سے پھر ملنے کی عزت حاصل کرونگا - میں ایک اجنبی ہوں اور یہ آپ کا کام ہے کہ اجنبیت اور علحدگی کے احساسات کو آپ اخوت اور محبت کے احساسات سے بدل کر مجھے اپنا بنالیں''۔

ہمارے نئے صدر اعظم

ان تھک محنت وکاوش ور سادگی و خوش اخلاقی کا نمونہ

مختصر سوانح حیات

لفٹننٹ کرنل محمد احمد سعید خان کے۔ سی۔ ایس۔ آئی، کے۔ سی۔ آئی۔ ای، ایم۔ بی۔ ای، ال۔ ال۔ ڈی نواب صاحب چھتاری صدر المعظم باب حکومت سرکار عالی برطانوی ہند میں بحیثیت سیاست دان، ماہر تعلیم اور ماہر نظم ونسق قومی زندگی میں تیس سال سے زیادہ مدت تک عملی حصہ لینے کے بعد حیدرآباد تشریف لائے ہیں۔ اس طویل مدت میں ان کے کارنامے اور بالخصوص تعلیمی، صنعتی اور دستوری میدان میں ان کی سرگرمیاں خود ان کے صوبے یعنی صوبجات متحدہ کی حالیہ تاریخ میں ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بلا تصنع اپنے سادہ طریقے پر تمام ہندوستان، حال اور مستقبل کے ہندوستان، کو دستوری ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں بھی حقیقی حصہ لیا ہے۔

نواب صاحب موصوف فریقی رجحانات سے الگ ایک ترقی پسند سیاست دان ہیں اور ہیجانی تبدیلیوں کے قائل نہیں۔ بلکہ وہ عملی اور قابل عمل اصول کے قائل ہیں اور ان کی غیر معمولی سادگی پسندی اور فیاضانہ طبعی میلان کے ساتھ ہی یہ بھی ان کی تمام زندگی کی اساسی خصوصیت رہی ہے۔

ابتدائی دور -- نواب صاحب چھتاری کا تعلق بلند شہر کے مشہور راجپوت خاندان لال خانی سے ہے اور آپ صوبجات متحدہ آگرہ اودھ کے سربراوردہ طبقۂ اعیان کے رکن ہیں۔ ۱۲۔ ڈسمبر سنہ ۱۸۸۸ء کو صوبۂ پنجاب کے ضلع رہتک میں بمقام کلانور پیدا ہوئے اور علیگڈھ کے سابق ایم۔ اے۔ او کالج میں تعلیم پائی۔ اس کے علاوہ آپ حافظ قران بھی ہیں۔

قومی زندگی کا آغاز

سنہ ۱۹۱۰ء میں نواب صاحب قومی زندگی میں داخل ہوئے اور معاشری، تعلیمی اور سیاسی سرگرمیوں میں دلچسپی لینے لگے۔ اپنے مقام پیدائش کلانور سے انہیں قدرتاً گہرا تعلق تھا اور ان کے اس تعلق کا مظاہرہ کلانور میں مسلم راجپوت ہائی اسکول کے قیام کی شکل میں ہوا۔ نواب صاحب نہ صرف اس مدرسہ کے بانیوں میں سے ہیں بلکہ انہوں نے اسکے لئے سرمایہ فراہم کرنے میں نمایاں حصہ لیا اور خود بھی فیاضانہ امداد فرماتے رہے۔ اس کے علاوہ اپنے وطن بلند شہر کے مسلم ہائی اسکول کی بھی سرپرستی فرمائی اور انہیں کی فراخدلی کی بدولت یہ ادارہ آج تک قائم ہے۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں آپ مسلم راجپوت کانفرنس منعقدہ کلانور کے صدر بھی منتخب ہوئے تھے۔

مجلس مقننہ کی رکنیت

نواب صاحب چھتاری کو اصلاحات مونٹفرڈ اور قانون حکومت ہند سنہ ۱۹۳۰ء کی عطا کردہ اصلاحات دونوں کا عملی تجربہ ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں آپ بلندشہر کے مسلم حلقۂ رائے دہی سے بلا مقابلہ منتخب ہوکر غیر سرکاری رکن کی حیثیت سے صوبہ جات متحدہ کی مجلس مقننہ میں داخل ہوئے۔ تین سال کے بعد وزیر صنعت وزراعت مقرر ہوئے اور تین سال تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔ اس عرصہ میں صوبہ جات متحدہ کی گھریلو

صنعتوں کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا - سنہ ۱۹۲۶ع میں ملک معظم نے نواب صاحب چھتاری کو صوبہ جات متحدہ کا وزیر امور داخلہ مقرر فرمایا - وزیر زراعت اور وزیر امور داخلہ دونوں حیثیتوں سے نواب صاحب ممدوح کونسل کو اپنا ہم خیال بنانے میں ہمیشہ کامیاب رہے - آپ کی وزارت داخلہ کے زمانے میں جو اہم امور انجام پائے ان میں وہ تحقیقات بھی شامل ہے جو آپ نے صوبہ جات متحدہ کے محابس کے بارے میں شروع فرمائی تھی یہ اپنی نوعیت کی پہلی تحقیقات تھی اور آئندہ ایک مجلس کی سفارشات کو موثر بنانے کا ذریعہ ثابت ہوئی -

دو مرتبہ منصرم گورنر رہے

نواب صاحب چھتاری دو مرتبہ صوبہ جات متحدہ کے منصرم گورنر ہوئے - پہلی دفعہ تو سنہ ۱۹۲۸ع میں گورنر صوبہ سر الگزینڈر موڈیمن کی ناگہانی موت کے باعث دو ماہ تک منصرمی فرمائی اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۹۳۳ع میں سر مالکم ہیلی کی غیر موجودگی کے زمانے میں آٹھ ماہ منصرم گورنر رہے - گورنری سے قبل ہز اکسلنسی وائسرائے ہند کی اکزیکیٹو کونسل میں دو ماہ تک وزیر تعلیم کے فرائض بھی انجام دئے تھے اور سنہ ۱۹۳۰-۳۱ع اور سنہ ۳۲-۱۹۳۱ع میں لندن میں منعقد شدہ گول میز کانفرنسوں میں بھی شرکت فرمائی -

سرکاری زندگی سے سبکدوشی

اس کے کچھ ہی عرصہ بعد نواب صاحب سرکاری زندگی سے سبکدوش ہوگئے اور کل ہند مسلم کانفرنس کی صدارت قبول فرمائی جو کہ اس زمانہ میں ملت اسلامیہ ہند کا اہم ترین ادارہ تھا - سنہ ۱۹۳۰ع میں آپ ہندوستانی تنظیم کشافہ کے چیف کمشنر مقرر ہوئے اور اس تحریک کو مقبول عام بنانے اور اس کی مالی حالت مستحکم کرنے میں سرگرم عمل رہے - خانگی عطیات کے ذریعہ اس تحریک کے لئے ایک کثیر رقم بھی فراہم کرلی -

وزارت عظمی

سنہ ۱۹۳۷ع میں نواب صاحب چھتاری کچھ عرصہ کے لئے سرکاری زندگی میں دوبارہ داخل ہوئے - کانگریسی جماعت کو صوبہ جاتی مقننہ میں اکثریت حاصل ہوئی تھی لیکن اس نے عہدے قبول کرنے کا فیصلہ نہ کیا تھا اور اس کے اس فیصلہ سے قبل درمیانی مدت کے لئے نواب صاحب نے صوبہ جات متحدہ کی وزارت عظمی قبول فرمائی -

امن پسندی

امن پسندی نواب صاحب چھتاری کی ایک نمایاں صفت ہے اور آپ ہمیشہ مختلف قوموں اور فرقوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنے میں کوشاں رہے ہیں - فطرتاً فیاض طبع ہیں اور بہتر مقاصد کو کامیاب بنانے میں ہمیشہ مالی امداد فرمائی - در حقیقت ان کی آمدنی کا ایک معتدبہ حصہ خیراتی اور تعلیمی امور پر صرف ہوتا ہے- نواب صاحب کو مادر علمیہ جامعہ اسلامیہ علی گڑھ سے انتہائی انس ہے اور متعدد مواقع پر ادارۂ مذکور کی فیاضانہ امداد فرماتے رہے ہیں - نواب صاحب علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ اور ویزیٹنگ بورڈ کے بھی رکن ہیں اور ان دونوں حیثیتوں سے جامعہ مذکور کی بہترین روایات کو برقرار رکھنے کے لئے پوری کوششیں صرف فرمائیں - نواب صاحب نے جامعہ علی گڑھ کی عموماً اور تعلیم کی خصوصاً جو خدمات انجام دی ہیں ان کا اعتراف کرتے ہوے یونیورسٹی کورٹ نے سنہ ۱۹۳۳ع میں ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری پیش کی -

جنگ میں امداد

نواب صاحب چھتاری کے حالات زندگی کا یہ مختصر خاکہ بھی امداد جنگ سے متعلق ان کی سرگرمیوں کے تذکرے کے بغیر نامکمل رہےگا - جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے کی تمام کوششوں میں نواب صاحب نے نمایاں حصہ لیا ہے اور ہندوستانی فضائیہ کے لئے امیدواروں کا انتخاب کرنے والی مجلس کا صدر بنا کر حکومت ہند نے بھی ان خدمات کا اعتراف کیا ہے - نواب صاحب چھتاری نے نقد روپے کی شکل میں بھی معقول امداد فرمائی ہے - چنانچہ اب تک ہندوستان اور برطانیہ کے مختلف امدادی جنگی سرمایوں میں تیس ہزار روپے عطا کرنے کے علاوہ اپنے بچوں کی طرف سے جنگی قرضوں کی خریداری پر بھی دس ہزار روپے صرف فرمائے ہیں -

جنگی کاریگروں کی تربیت

حیدرآباد میں تین اسکیموں کے تحت کام کی ترقی

سات سو بتالیس امیدواروں کی تعلیم کے لئے گنجائش

آغاز جنگ کے بعد ہی ماہ فروری و مارچ سنہ ۴۰ع میں مقامی توسیع شدہ جنگی صنعتوں کےلئے حیدرآباد میں موجودہ مشین چلانے والوں کی تعداد مہیا کرنے کی کوشش کی گئی - لیکن ان کی جو تعداد مہیا ہوسکی وہ بہت تھوڑی تھی - تین ماہ بعد یعنی جون سنہ ۱۹۴۰ع میں جب حکومت حیدرآباد سے دریافت کیاگیا کہ آیاوہ ہندوستانی ہوائیہ کے لئے میکانک تیار کرنے کےلئے آمادہ ہے تو حکومت نے اس تجویز کو قبول کرلیا -

طلب کو کیسے پورا کیا گیا

اس دوہری ضرورت کو پورہ کرنے کےلئے ماہرین کی ایک انتظامی کمیٹی کے تحت جس کے صدر جنرل منیجر نظام اسٹیٹ ریلوے ہیں ایک خاص فنی تعلیمی مرکز قائم کیاگیا - اور ہوائی فوج کی تعلیم پانے والوں میں فوری اضافہ کر کے ان کی تعداد ۱۲۰ تک پہنچا دی گئی - نومبر سنہ ۱۹۴۰ع میں جامعہ عثمانیہ کی مشین شاپ کو بہ اغراض ٹریننگ حاصل کیاگیا اور ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر کی مشین شاپ میں باری باری سے دن رات کام لیا جانے لگا اور نتیجتاً مقامی جنگی صنعتوں کے لئے ۸۰ مشین چلانے والوں کو تعلیم دی جانے لگی -

جائزہ

جنوری سنہ ۱۹۴۱ع میں اس ٹریننگ میں مزیدوسعت اور سرعت پیدا کرنے کی خاطر حیدرآباد میں جو جو سہولتیں ٹریننگ میں بہم پہنچائی جاسکتی تھیں ان کا مکمل جائزہ لیاگیااور یہ تصفیہ کیا گیا کہ ہوائی فوج کے میکانک اور مشین چلانے والوں کے علاوہ دوسری صنعتوں کےلئے فٹرلوہار ولڈر مل رائٹ برق کے کاریگر ڈرافٹ مین اور موٹر کے میکانک بھی تیار کئے جائیں - چنانچہ تربیت پانے والوں کی تعداد جو ۲۰۰ تھی بڑھا کر ۷۸۰ کر دی گئی اور ریلوے ورک شاپ کے دو حصے اور حکومت کے چار ورکشاپ اس اسکیم کے تحت حاصل کئے گئے

ٹریننگ کی موجودہ وسعت

اپریل سال رواں میں مزید توسیع عمل میں لائی گئی تا کہ ایسے کاریگروں کو تیار کیا جاسکے جن کی حکومت ہند کے محکمہ سپرکو ضرورت ہوتی ہے تاکہ انڈین آرمی آرڈیننس کوریا مدافعتی سروس کی دیگرفنی شاخوں آرڈیننس فیاکٹری اور بیرون ریاست سیول صنعتوں میں کھپت کی جاسکے اس توسیع کی وجہ سے فی الوقت ہندوستانی ہوائی فوج کےلئے ۱۲۰ میکانک ہندوستانی فوج آرڈیننس فیکٹری اور بیرون ریاست سیول صنعتوں کےلئے ۳۰۱ اور خود حیدرآباد میں ملکی صنعتوں کےلئے ۳۲۲ کاریگر اسی طرح جملہ ۷۴۳ کاریگروں کی تربیت کےلئے سہولتیں موجود ہیں -

نتائج

یہ کوششیں نہایت باآور ثابت ہوئیں اورگزشتہ مہینہ کے ختم پر ۲۰ نوجوانوں کی ایک اور پارٹی لاہورکو انجینیرنگ کی مزید تعلیم حاصل کرنے کےلئے روانہ کی گئی - اس لحاظ سے حیدرآباد کے تربیت یافتہ کاریگروں کی جملہ تعداد جنہیں ہندوستانی ہوائیہ میں شرکت کےلئے بھیجاگیا ۸۷ ہوتی ہے - ان تمام نوجوانوں کی تعلیم کاچی گوڑہ کے تربیتی مرکزھی میں ہوئی - ایسے تمام امیدواروں کی تعداد جنھوں نے اسی مرکز میں تعلیم پائی اور جو اب جنگی کاموں میں مصروف ہیں ۲۰۷ ہے اور ۲۵ نوجوانوں کی ایک مزید پارٹی چار ماہ کی ٹریننگ ختم کرنے کے بعد آئندہ دو ماہ کے اندر اپنے کاموں پرلگ جائےگی - اس وقت تربیت پانے والوں کی جملہ تعداد ۵۱۰ ہے اور یہ تعداد برابر بڑھتی ہی جارہی ہے - ہر مہینے یہاں سے کاریگر نکلتے ہیں اور انہیں اچھی ملازمتیں مل جاتی ہیں چنانچہ ان میں سے بعض ۵۰ روپیہ کلدار تک ماہانہ اجرت پارہے ہیں -

دلچسپی رکھنے والے حضرات کی خاطر ان تینوں اسکیموں کے نمایاں خدو خال ذیل میں درج کئے جاتے ہیں -

ایرفورس میکانکس اسکیم

تربیت پانے والوں کی عمر ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان اور معیار قابلیت تقریباً میٹرک کے مساوی ہونا چاہیئے انہیں بشرط ضرورت ہندوستانی ہوائی فوج کے ساتھ بیرون ہند بھی جانا ہوگا ۔ چھ سے بارہ ماہ تک جب کہ وہ کاچی گوڑہ میں زیر تربیت رہیں گے انہیں ۲۰ روپے سکہ عثمانیہ معاوضہ دیا جائے گا ۔ بعد ازاں انہیں ۶ ماہ کی مزید ٹریننگ حاصل کرنی ہوگی جس کے دوران میں انہیں قیام و طعام کے اخراجات کے علاوہ ۳۰ روپے کلدار معاوضہ دیا جائے گا ۔ اس ٹریننگ کے اختتام پر بہ حیثیت ہوائی جہاز کے کاریگروں کے انہیں بہ لحاظ قابلیت ۴۰ ، ۵۵ یا ۷۰ روپے کلدار ماہانہ اجرت ملے گی ۔ غرض کار کرد کاریگروں کے لئے ترقی کے زرین مواقع موجود ہیں جو رفتہ رفتہ ترقی کر کے وارنٹ آفیسر کے عہدہ تک پہنچ سکتے ہیں جس کی ماہانہ تنخواہ ۱۵۰ روپے کلدار یا اس سے زاید ہوتی ہے ۔

آرڈیننس ٹریننگ اسکیم

تربیت پانے والوں کے لئے ۱۸ سے ۳۰ سال کی درمیانی عمر کی قید ہے ۔ ان کے لئے مڈل تک کی تعلیم کافی سمجھی جاتی ہے لیکن انگریزی داں امید واروں کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ انہیں بشرط ضرورت ہندوستانی فوج کے ساتھ بیرون ہند سفر کرنا ہوگا ۔ ۴ سے ۶ ماہ تک ان کی تربیت حیدرآباد ہی میں ہوگی اور بعدازاں مزید ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے آرمی ٹریننگ اسکول روانہ کیا جائے گا ۔ حیدرآباد میں دوران تعلیم میں انہیں ۱۲½ روپے ماہانہ معاوضے کے علاوہ ڈھائی روپے ماہانہ الونس دیا جائیگا مگر یہ الونس اختتام ٹریننگ پر ایصال کیا جائے گا ۔ آرمی ٹریننگ کے بعد بطور کاریگراں کا تقرر عمل میں آئے گا اور وہ ماہانہ ۴۰ روپے کلدار تنخواہ پائیں گے ۔ ان لوگوں کے لئے بھی ترقی کے نہایت زرین مواقع موجود ہیں اور وہ بہ حیثیت ایک متوسط کاریگر کے ۸۰ روپے کلدار سے لیکر نان کمیشن عہدوں تک ترقی کر کے اس سے بہت بڑی تنخواہیں پاسکتے ہیں ۔

مقامی جنگی صنعتوں کے لئے کاریگر

اس اسکیم کے تحت تربیت پانے والوں کو حیدرآباد میں دوران ٹریننگ وہی اجرت دی جائے گی جو آرڈیننس ٹریننگ اسکیم والوں کو دی جاتی ہے اور ٹریننگ کی تکمیل کے بعد ان کی کھپت مقامی صنعتوں میں ہوجاتی ہے ان کی اجرتیں خاص خاص صنعتوں اور مقامی بازار کے اثرات کے تحت معین ہوتی ہیں ۔ لیکن وہ عام طور پر ان اجرتوں سے کم ہوتی ہیں جو فوج میں خدمات انجام دینے والے کاریگروں کو ملتی ہیں ۔

زرین مواقع فراہم کئے لئے ہیں

غرض یہ اسکیمیں متعدد نوجوانوں کے لئے اعلی صنعتی تعلیم مفت حاصل کرنے کے زرین مواقع فراہم کرتی ہیں ۔ ایک طرف تو انہیں بدوران تعلیم معاوضہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف تکمیل ٹریننگ کے بعد ہی ان کی فوری کھپت ہو جاتی ہے ۔ جو حضرات مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہاں ہوں وہ جلد از جلد سکرٹری سنٹرل ٹریننگ ورک شاپ کاچی گوڑہ سے دریافت کریں ۔

ہندوستان کے خلاف ہٹلر کی زبردست چال ناکام ہوگئی

یہ نقشہ ہم "ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی" کی اجازت سے شائع کررہے ہیں۔

جدید اور قدیم حیدر آباد

حیدرآباد میں مندر [illegible] جاتے ھیں جن میں سے اکثر صدیوں پرانے اور خاص تعمیری خوبصورتی کے حامل ھیں - مندرجہ بالا تصویر دیول جہام سنگہ کی اندرونی چار دیواری کا منظر پیش کرتی ھے جو محلہ کلثوم پورہ میں واقع ھے - عام روایت یہہ ھے کہ اس مندر کی تعمیر (۱۴۰) سال قبل جہام سنگہ نے کی تھی جو شاہ وقت حضور نظام کا کندان یعنی شاھی اصطبل کا محافظ تھا - کہاجاتا ھے کہ شاہ وقت کی جانب سے جہام سنگہ کو نئے گھوڑے خریدنے کی منظوری صادر ھوئی تو انہوں نے اس رقم سے ایک مندر کی تعمیر کی اور اس کی دیواروں پر گھوڑوں کی تصویریں بنادیں - بادشاہ وقت کو جب یہہ خبر معلوم ھوئی تو [illegible] گئے اور جہام سنگہ کے اس مذھبی جذبے سے اس قدر متاثر ھوئے کہ انہیں ایک جاگیر عطا کی جو اس وقت تک مندر کی ملکیت ھے اور جس سے مندر کے اخراجات نگہداشت کی کفالت ھوتی ھے - اس جاگیر کی سالانہ آمدنی (۸,۵۰۰) روپیے ھے -

تعلیم میں صنعتی رجحان کو ترقی دینے کی کوشش

دو زرعی مدارس قائم کئے جائیں گے

آٹھ مابعد تحتانی صنعتی مدارس کا اضافہ

محکمۂ تعلیم فنی و پیشہ واری کی سرگرمیوں کو وسیع ترکرنے کی غرض سے ایک جامع نظام العمل حکومت کی منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے جس کے غیر متوالی مصارف کا تخمینہ سترہ لاکھ روپے اور متوالی مصارف کی مقدار چار لاکھ پچھتر ہزار روپے ہے۔ اس اسکیم کی تکمیل میں کئی سال لگیں گے۔ ان مصارف کے علاوہ مصارف توسیع کی پابجائی کے لئے بھی حکومت نے نو لاکھ روپے غیر متوالی مصارف کی منظوری دی ہے اور محکمہ مذکور کے سالانہ موازنہ میں پانچ لاکھ روپے کا اضافہ کیا ہے

پیش کردہ تجاویز

اس رقمی امداد کی وجہ سے محکمۂ مذکور اس قابل ہوگیا ہے کہ اس نے دو زرعی فوقانی مدارس، لڑکوں کے لئے پانچ مابعد ابتدائی صنعتی مدارس، لڑکیوں کے لئے تین مابعد صنعتی مدارس اور مناسب روزگار کے انتخاب میں نوجوانوں کی رہنمائی کی غرض سے محکمۂ ہذا کے زیر نگرانی اور محکمۂ تحصیل معیشت سے متعلق ایک ادارۂ نفسیات کے قیام کی تجاویز حکومت کی منظوری کے لئے پیش کی ہیں۔

زرعی مدارس

زرعی مدارس کے بارے میں یہ تجویز ہے کہ ایک علاقۂ تلنگانہ میں قائم کیا جائے اور دوسرا علاقۂ مرہٹواڑی میں۔ ورنگل اور اورنگ آباد میں ان مدارس کے قائم کئے جانے کا زیادہ امکان ہے۔

نصابات

ان مدارس کے لئے مفصل نصابات تعلیم تو بعد کو مرتب ہوں گے تاہم یہ ظاہر ہے کہ ان کی ترتیب کا مقصد یہ ہوگا کہ دیہی مدارس کی تعلیم میں زرعی رجحان پیدا کرنے کے لئے محکمۂ مذکور کو جن اساتذہ کی ضرورت ہوگی وہ ان مدارس سے حاصل کئے جائیں اور چھوٹی بڑی زرعی املاک اور اس سے متعلق کاروبار مثلاً مرغبانی اور دودھ خانوں کا انتظام کرنے کے لئے لوگوں کو تربیت دی جائے۔ ابتداءً مندرجہ بالا مدارس میں سے ہر ایک میں تین نصابات تعلیم جاری کئے جائیں گے یعنی مابعد وسطانی مدرسہ کا دو سالہ نصاب، مابعد فوقانی مدرسہ کا دو سالہ نصاب اور اساتذہ کے لئے یک سالہ نصاب۔

ہر مدرسہ میں پچاس پچاس طلباء کو ہر ایک نصاب کی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

لڑکوں کے واسطے صنعتی مدارس

اس قسم کے سات مدارس موجود ہیں اور ان کے نتائج سے ان کی ضرورت و اہمیت کا ثبوت ملتا ہے۔ جو نئے پانچ مدارس قائم ہونے والے ہیں وہ رائچور، بیڑ کریم نگر، جالنہ، اور نرمل میں قائم کئے جائیں گے اور ان مدارس میں نجاری، بید بافی، آہن گری اور بافندگی جیسے اہم پیشوں کی تعلیم دی جائے گی۔ نرمل کے مدرسہ میں ان پیشوں کے علاوہ کھلونے بنانا بھی سکھلایا جائے گا۔

لڑکیوں کے واسطے صنعتی مدارس

یہ مدارس گلبرگہ، بیدر اور اورنگ آباد میں قائم کئے جائیں گے اور ان میں تعلیمی نصابات وہی ہونگے جو کہ حیدرآباد کے موجودہ مدرسہ میں ہیں یعنی رنگریزی چھپائی، طباخی، بنائی، رفیہ بانی، ٹوکری سازی، کھلونہ سازی، خیاطی، باغبانی اور امور خانہ داری۔ اس نصاب کا اہم ترین جزو خانہ داری کی تعلیم ہے۔

اس موقع پر یہ ظاہر کردینا مناسب ہوگا کہ یہ مدرسہ تسلیم شدہ ہے اور داخلے کی خواہشمندوں کی کثرت کی وجہ سے اس کو مزید وسعت دیدی گئی ہے۔ چنانچہ اب اس مدرسہ میں تین سو طالبات کے لئے گنجائش ہوگئی ہے ورنہ اب تک زیادہ سے زیادہ صرف (۱۱۳) طالبات کیلئے گنجائش تھی۔ شادی شدہ عورتوں کے لئے بھی جو پوری مدت کے نصابات کی تکمیل نہیں کرسکتی ہیں مختصر نصابات کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔

نفسیاتی ادارہ

یہ ادارہ بھی موجودہ اسکیم کے تحت قائم کیا جائے گا اور محکمۂ تحصیل معیشت کے زیر انتظام رہے گا۔ اس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ یہ ادارہ فطری رجحانات کا لحاظ رکھتے ہوئے پیشہ کے انتخاب میں نوجوانوں کی رہبری کرکے انہیں غلط پیشوں کے انتخاب سے مرتب شدہ افسوس ناک نتائج سے محفوظ رکھے۔

ممالک محروسہ میں علمی سرگرمیاں

سنہ ۱۳۴۹ف میں طبع زاد اور ترجمہ کی ہوئی کتابوں کی انتہائی تعداد

ممالک محروسہ سرکار عالی میں سرکاری اور خانگی طور سے شائع شدہ کتابوں کی تعداد میں سنہ ۱۳۴۹ف کے دوران میں بہت ھی حوصلہ افزا اضافہ ہوا ہے ۔ چنانچہ اس سال اشاعتوں کی تعداد (۴۰۰) تھی حالانکہ سنہ ۱۳۴۸ف میں ان کی تعداد (۲۴۲) تھی اور اس سے ایک سال قبل تو یہ تعداد صرف (۱۲۷) تھی ۔ جدید اشاعتوں کا بیشتر حصہ مختلف موضوعات پر مستند کتابوں کے ترجموں پر مشتمل ہے اور طبع زاد تحریروں کی تعداد بھی کافی ہے ۔

موضوعات

ان کتابوں میں سب سے زیادہ تو مختلف قسم کی نصابی کتابیں ھیں جن کی تعداد (۸۷) ہے ان کے علاوہ دیگر موضوعات سے متعلق کتابوں کی تعداد حسب ذیل ہے ۔

اسلامی فقہ اور الہیات (۶۳) نظم (۳۰) اخلاقیات (۴۲) سوانح (۲۱) طب (۲۰) ڈرامہ (۱۸) تاریخ (۱۶) افسانے وغیرہ (۱۴) سیاسیات (۱۰) علم ھندسہ (۵) زراعت (۴) فلسفہ (۳) فلکیات (۲) ان کے علاوہ نفسیات ، معاشیات ، حفظان صحت ، ورزش جسمانی ، موسیقی اور فرہنگ نویسی ھر ایک موضوع پر ایک ایک کتاب شائع ہوئی اور متفرق موضوعات پر جو کتابیں شائع ہوئیں ان کی تعداد تین سو سے زیادہ ہے ۔

لسانی تقسیم

زبانوں کے اعتبار سے ان کتابوں کی عددی تقسیم حسب ذیل ہے ۔

اردو (۲۸۴) تلنگی (۳۶) مرھٹی (۲۹) انگریزی (۲۱) ھندی (۲۱) کنڑی (۱۷) عربی (۱۰) فارسی (۷) ان کے علاوہ تقریباً ایک سو کتابیں ان میں سے دو یا اس سے زیادہ زبانوں میں مشترکہ شائع ہوئی ھیں ۔

دوسری کتابیں

مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ دارالطبع سرکار عالی نے اس سال اردو میں (۴۰) اور انگریزی میں (۸۶) کتابیں شائع کیں جن میں سے سات کتابیں علم حفظان صحت سے متعلق ھیں ۔ تین تین زراعت اور سیاسیات سے اور ایک ایک معدنیات اور انجینیری سے ۔

اس عرصہ میں دارالترجمہ سرکار عالی اور دائرۃ المعارف نے بھی دس دس کتابیں شائع کیں ۔ دارالترجمہ کی شائع کردہ کتابوں کا تعلق تاریخ ، تفریحی ادب ، نفسیات ، معاشیات طب ، فلکیات اور علم ھندسہ سے ہے ۔

حیدرآباد میں فن پرواز سے دلچسپی

محکمہ طیارہ رانی کی متواتر ترقی

ہندوستانی فضائیہ کے لئے ہوابازوں کو تربیت دی جارہی ہے

سنہ ۱۹۳۸ع میں سرکارعالی کی ریلوے کے نظم ونسق کے تحت محکمہ طیارہ رانی قائم کیا گیا تھا اور اپنے قیام سے اب تک محکمۂ مذکور نے ترقی کی جانب متعدد قدم بڑھائے ہیں جن میں سے تازہ ترین ہندوستانی فضائیہ کے واسطے ہوا بازوں کو تربیت دینے کی اسکیم ہے ۔ یہ اسکیم گزشتہ مارچ میں جاری کی گئی تھی جبکہ ہندوستانی فضائیہ کے واسطے درسگاہ تربیت پرواز ابتدائی کا قیام عمل میں آیا تھا ۔

ابتدائی سرگرمیاں

حکومت سرکارعالی نے وسائل آمد و رفت کی حیثیت سے طیارہ رانی کی اہمیت کو بہت عرصہ قبل یعنی سنہ ۱۹۳۳ع میں محسوس کر لیا تھا جبکہ ہندوستان میں طیارہ رانی ابتدائی مدارج میں تھی ۔ چنانچہ حیدرآباد میں ایک مجلس پرواز قائم ہوئی اور حیدرآبادیوں میں فن پرواز سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ایک کلب ہوا بازی کے قیام کی تدبیریں بھی اختیار کی گئیں ۔ اس کے بعد درمیانی عرصہ میں بھی مجلس مذکور نے ابتدائی امور کی تکمیل کے لئے چند مفید کام انجام دئے جن میں بلدہ حیدرآباد کی طیران گاہ کے لئے جگہ کا انتخاب بھی شامل ہے ۔

محکمۂ فضائی

یہ تمام کوششیں محکمۂ فضائی کے قیام کی شکل میں منتج ہوئیں جس کے دو شعبے ہیں فضائی نقل و حمل کا شعبہ اور فضائی راستوں کا شعبہ ۔ ممالک محروسہ میں طیارے اتارنے کے میدانوں کی تعمیر اور ان کی دیکھ بھال وغیرہ موخرالذکر شعبہ کے تفویض ہے اور سرویسوں کی اجرائی کرایہ پر دئے ہوئے طیاروں کے ذریعہ پرواز اور کلب ہوا بازی کے واسطے کرایہ کے طیاروں اور فن داں عملے کی فراہمی شعبہ فضائی نقل و حمل سے متعلق ہے ۔

حکومت کی پالیسی

محکمۂ فضائی کے قیام کے فوراً بعد ہی حکومت سرکارعالی نے ، ماہرین کے مشورہ سے اس جدید محکمہ کے بارے میں اپنی پالیسی کا تعین کیا تاکہ بلدہ حیدرآباد یا اس کے قریب ایک اول درجہ کی طیران گاہ بنائی جائے ، ممالک محروسہ میں فضائی نقل و حمل کا انتظام اور عملہ میں مقامی اشخاص کا تقرر کیا جائے اور بیرون ممالک محروسہ مقررہ سرویسوں کی تنظیم کی جائے ۔

مرکزی طیران گاہ

چنانچہ آج مرکزی طیران گاہ ضروری سہولتوں کی موجودگی اور بالخصوص پرواز شبینہ کا لحاظ کرتے ہوئے جنوبی ہند کی بہترین طیران گاہ ہے ۔ جہاں ایک ہزار اور بارہ سوگز کے درمیان طول والے چار میدان اور دوسری ضروری سہولتیں موجود ہیں جن کی فراہمی پر تقریباً سات لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں اور زیرتکمیل امور پر مزید (۲۰.۹) لاکھ روپے صرف ہوں گے ۔

اضلاع کی طیران گاہیں

اس کے ساتھ ہی ممالک محروسہ کے موزوں مقامات پر طیارے اتارنے کے میدان بنانے اور فضائی سرگرمیوں کو وسعت دینے کے لئے مناسب عملہ کو تربیت دینے کی تدبیریں بھی اختیار کی گئی ہیں ۔ طیارے اتارنے کے یہ میدان جو کہ فی الحال صرف ایندھن فراہم کرنے کی سہولت کے لئے ہیں اورنگ آباد اور عادل آباد میں بنائے جاچکے ہیں اور بیدر میں بھی کام جاری ہے ۔ اس سال ماہ مارچ کے اختتام تک اس ضمن میں جو مصارف عائد ہوئے ہیں ان کی مقدار (۳۰ء۷) لاکھ روپے ہے اور زیر تکمیل امور پر مزید (۱۰۵۶) لاکھ روپے صرف ہوں گے ۔ غیر معمولی صورتوں میں طیارے اتارنے کے لئے موزوں چوراہوں کی کشادگی کا مسئلہ بھی زیر غور ہے ۔

عملہ کی تربیت

جہاں تک کہ عملہ کا تعلق ہے سنہ ۱۹۳۹ع کے شروع میں چھ ملکیوں کو ہوا بازی کی تربیت دینے کے لئے منتخب کیا گیا تھا اور سوائے ایک شخص کے جس نے

ملاحظہ ہو صفحہ ۲۳

موجودہ جنگ اور حیدرآباد کی صنعتی ترقی

کیمیاوی اشیاء شیشے کے برتن گلوکوز اسٹارچ کیسین اوردوسری شکل پذیر اشیاء کی تیاری کے لئے

ایک کروڑ روپے کے سرمایہ سے کارپوریشن قائم کیا جائے گا

حضرت اقدس و اعلی نے ممالک محروسہ سرکارعالی میں ایک صنعتی کارپوریشن کے قیام کی تجاویز منظور فرمائی ہے - اسکا کارپوریشن کوحکومت سرکارعالی کی مالی امداد حاصل ہوگی تاکہ اس کے ذریعہ ممالک محروسہ میں کیمیاوی اشیاء مثلاً گندھک کا تیزاب اور اس سے حاصل کردہ ضمنی اشیاء ' شیشے کی چادریں - اور برتن - گلوکوز اور اسٹارچ ' کیسین اور دوسری شکل پذیر اشیاء بڑے پیمانہ پر تیار کی جائیں - سکندرآباد کے ایک مشہور کارخانہ دارکی آمادگی سے اس کام کا آغاز ہوا ہے - اگرچہ کہ یہ اسکیم موجودہ جنگ کے پیدہ کردہ حالات کے تحت مرتب ہوئی ہے تاہم اس کا کارپوریشن کے قیام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ یہ ممالک محروسہ کی آئندہ صنعتی ترقی میں بنیادی حیثیت سے کام دے - مذکورہ بالا کارپوریشن کا قیام اس کا مزید ثبوت ہے کہ کیونکر اس امر کی متواتر کوشش کی جارہی ہے کہ جنگی ضروریات اور مطالبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ممالک محروسہ سرکارعالی کے صنعتی امکانات کو اس طرح منظم کیا جائے کہ اس مملکت کو ان مطالبات کی تکمیل میں واجبی حصہ ملے اور اسی مناسبت سے ملک کی پیدہ آور سرگرمیوں کو ترقی حاصل ہو-

سرکاری امداد

اس ضمن میں جو سرکاری پریس نوٹ جاری ہوا ہے اس میں یہ بیان کیاگیا ہے کہ منظورہ اسکیم کے مطابق حکومت سرکارعالی نے اس امر پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ حسب ضرورت مجوزہ کارپوریشن کے مجموعی سرمایہ کی نصف مقدار حکومت کی جانب سے فراہم کی جائے گی اس شرط کے ساتھ کہ پندرہ لاکھ سالانہ کی شرح سے سرکاری حصے کی انتہائی مقدار پچاس لاکھ روپے ہوگی نیز یہ کہ پچاس فیصد سرکاری حصے کی ادائی صرف اسی وقت کی جائے گی جب کہ مجوزہ ادارہ بقیہ پچاس فیصد سرمایہ اکٹھا کرلے - یاد ہوگا کہ کارخانۂ شکر سازی کے لئے حکومت کی جانب سے (۷۵) فیصدی تک رقم دی گئی تھی - موجودہ اسکیم میں ایک شرط یہ بھی رکھی گئی ہے کہ اگر معین کردہ صنعتوں کے علاوہ یہ کارپوریشن دوسری صنعتیں قائم کرنا چاہے تو اس کے لئے پہلے حکومت کی اجازت حاصل کرنا لازمی ہے -

دیگر سہولتیں

ظاہر ہے کہ کسی ایسے ادارہ کےلئے جس کا تعلق مختلف قسم کی صنعتوں سے ہو اور ان میں سے بعض صنعتیں ممالک محروسہ میں پہلی بار جاری کی جارہی ہوں اس وقت تک کامیابی کے مواقع پیدا نہیں ہوسکتے جب تک کہ اسے نا موافق مقابلہ سے محفوظ رکھنے کا واجبی یقین نہ دلایا جائے - چنانچہ منظم صنعتی توسیع اور سرکاری سرمائے کی حفاظت ان دونوں امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیدا وار کی رسد کوقابو میں رکھنے اور ناموافق مقابلے کو روکھنے کی غرض سے یہ ضمانت دی گئی ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد دس سال تک کسی اور کوگندھک کا تیزاب اور اس سے حاصل کردہ ضمنی اشیاء ' شیشے کی چادریں ' گلوکوز ' اسٹارچ اور کیسین تیار کرنے کے لئے کوئی کار خانہ قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائےگی -

کارپوریشن کا انتظام

مذکورہ بالا کارپوریشن کا انتظام ایک مجلس نظماء کے سپرد ہوگا جس کے نصف اراکین حکومت کے نمائندے ہوں گے - خان بہادر احمد علاالدین مینجنگ ایجنٹ ہوں گے اور وہی شرائط عائد ہوں گی جو کہ شکر سازی اور کاغذ سازی کے کارخانوں کےلئے مقرر ہیں -

اس موقع پر اس کا اظہار ضروری ہے کہ اس ضمن میں " ایسٹرن گروپ کانفرنس " کے اختتام کے بعد ہی

ملاحظہ ہو صفحہ ۲۴

کمل بافی کو ترقی دینے کی کوشش

سرکاری امداد

بجنا پلی میں چرخہ کاتنے کا مرکز قائم کیا گیا ہے

حیدرآباد کی صنعتوں پر جنگی ضروریات کے مفید اثرات کا تازہ ثبوت حکومت کی منظور کردہ ایک نئی اسکیم سے ملتا ہے جس کے مطابق بجنا پلی ضلع محبوب نگر میں چرخہ کاتنے کا ایک مرکز قائم کیا گیا ہے تاکہ فوجی کملوں کے واسطے حسب ضرورت کتا ہوا تاگہ فراہم ہوسکے ۔ اس کے علاوہ مذکورۂ بالا اسکیم کے تحت بلدۂ حیدرآباد کے مرکز تربیت مصنوعات دیہی میں کپڑا دبیز کرنے کے آلات بھی نصب کئے جائیں گے تاکہ مقابلتاً بہتر قسم کے کمل تیار کئے جاسکیں ۔ ان تجاویز کو روبہ عمل لانے کے لئے (۲۹،۰۰۰) روپے منظور کئے گئے ہیں ۔

چرخہ کتائی

چرخہ کاتنے کے تربیتی مرکز واقع بجنا پلی میں جہاں اعلی قسم کا اون کافی مقدار میں حاصل کیا جاسکتا ہے ، عورتوں کو پہلے بلا معاوضہ چرخے کے ذریعہ تاگہ کاتنے کی تربیت دی جاتی ہے اور پھر طریق اجرت کے مطابق انہیں کام دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے گھروں میں کمل بافی کے لئے تاگہ تیار کریں ۔ مذکورۂ بالا مرکز کے لئے پچیس چرخے خریدے جاچکے ہیں اور اتنی ہی تعداد ابھی اور خریدے جائیں گے ۔

دھنگر بافندے

اس طریق کار کے مطابق جو تاگہ تیار کیا جاتا ہے وہ ہاتھ سے کاتے ہوئے تاگہ سے بہتر ہوتا ہے اور مذکورۂ بالا مرکز میں جمع کر کے کمل بننے کے واسطے دھنگروں کو دیا جاتا ہے ۔ بافندے اپنے گھروں میں بھی کام کرتے ہیں اور انہیں اجرت دی جاتی ہے ۔ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو خیال ہے کہ ممالک محروسہ کے دوسرے منتخب حصوں میں بھی اس قسم کے مراکز قائم کردئے جائیں گے ۔

تکمیلی عمل

ایک " ملنگ پلانٹ " بھی اس غرض سے نصب کیا جارہا ہے کہ کملوں کو بہترین طریقے پر مکمل کیا جاسکے جو کہ مروجہ دستی طریقے سے ممکن نہیں ہے ۔ اس پلانٹ کی قیمت چار ہزار روپے ہوگی اور اس کو نصب کرنے کے لئے سائبان بنانے کی غرض سے بھی چھ ہزار روپے مخصوص کردئے گئے ہیں ۔

بہ سلسلہ صفحہ ۲۱

پنی خدمات شاہی فضائیہ کو پیش کی ہیں ان تمام اشخاص نے تربیت کی تکمیل کرلی ہے ۔

فضائی سرویسیں

سنہ ۱۹۴۰ع کے موسم گرما میں مدراس اور بنگلور کے درمیان موسمی سرویس قائم کرنے کی ایک کوشش کی گئی تھی لیکن اس کے نتائج حسب توقع نہ تھے تاہم اس کے قطعی امکانات موجود ہیں کہ اگر اس راستہ پر باقاعدہ سرویس جاری کی جائے تو بہت کافی کامیابی ہوگی ۔ اس سال موسم گرما میں تو انجینیری داں عملہ کی کمی کے باعث اس سرویس کا جاری رکھنا ممکن نہ ہوسکا (کیونکہ موجودہ عملہ حکومت سرکارعالی کی قائم کردہ درسگاہ تربیت پرواز ابتدائی سے متعلق طیاروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھا) لیکن توقع ہے کہ آئندہ سال یہ سرویس جاری رکھی جائے گی ۔ تربیت یافتہ عملہ کی کمی کو پورا کرنے کی ہر کوشش کی جارہی ہے اور توقع ہے کہ درسگاہ تربیت پرواز کے لئے طیارے اور عملہ کی فراہمی کے علاوہ محکمۂ فضائی بہت جلد اپنی سرگرمیوں یعنی فضائی کلب سے متعلق پرواز ، کرایہ پر لئے ہوئے طیاروں کے ذریعہ سفر اور فضائی سرویسوں وغیرہ کو بہ آسانی جاری رکھنے کے قابل ہوجائے گا ۔

اشیاء دوا سازی کی تیاری

حیدرآباد کے ایک ادارہ کی آمادگی

سرکاری امداد

جنگ کی شدت اور غیر ممالک سے اشیاء کی درآمد پر پابندیوں کے باعث حیدرآباد میں ایک اور صنعت کا اضافہ ہونے والا ہے اور یہ صنعت اشیاء دوا سازی کی تیاری ہے ۔ چنانچہ اس غرض سے عنقریب ایک کمپنی قائم کی جانے والی ہے ۔ اس کمپنی کے قیام کے لئے ایک مقامی دوا ساز و دوا فروش ادارہ نے پیش قدمی کی ہے جو کچھہ عرصہ سے چھوٹے پیمانے پر ادویات کی تیاری کا کام کرتا رہا ہے ۔ لیکن مجوزہ ادارہ بہت ہی وسیع پیمانے پر دوائیں تیار کرے گا ۔

کارخانہ اور آلات

چونکہ نئی کمپنی کا آغاز بہت جلد ہونے والا ہے اس لئے اس سے متعلق ابتدائی کام شروع کیا جاچکا ہے ان ابتدائی کاموں میں کارخانہ کے لئے عمارت کی تعمیر اور ضروری آلات کی خریداری بھی شامل ہے ۔

سرکاری امداد

ممالک محروسہ میں اس قسم کی جد و جہد کو کامیاب بنانے کےلئے حکومت سرکارعالی ہمیشہ امداد دیتی رہی ہے چنانچہ خیال ہے کہ حکومت نے مجوزہ کمپنی کے سرمایہ حصص کی خریداری میں ایک لاکھہ روپے صرف کرنے اور دوسری سہولتیں بہم پہونچانے پر آمادگی ظاہر کی ہے

موجودہ کیفیت

اس موقع پر یہ تذکرہ مناسب ہوگا کہ کئی مہینوں سے حیدرآباد میں ادویات تیار کی جارہی ہیں جن میں زیادہ اہم ایٹیبرین کورامین سلفونا مائڈز اور بنزیلڈرین ہیں ۔ ایٹیبرین ملیریا کی نہایت ہی مجرب دوا ہے ۔ کورامین دل کےلئے مقوی دوا کے طور پر بکثرت استعمال کی جاتی ہے سلفو نامئیڈ تمام جراثیمی بیماریوں کےلئے بہت مفید ہے اور سردی اور زکام وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہے ۔ ان جدید سرگرمیوں کے لئے سرکاری صنعتی تجربہ خانہ مستحق ستائش ہے جو آغاز جنگ سے اب تک اسٹارچ رقیق اور سفوف گلوکوز اور کیسین پلاسٹکس اور دوسری دواوں کی تیاری میں امداد کے لئے متواتر تحقیقات و تجربات کرتا رہا ہے تاکہ یہ اشیاء جن کی درآمد جنگ کی وجہ سے محدود یا بند ہوگئی ہے مقامی طور پر تیار کی جاسکیں ۔

بہ سلسلہ صفحہ ۲۲

گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا ۔ یہ کانفرنس گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں دہلی میں منعقد ہوئی تھی اور صدارلمہام صنعت و حرفت کے مشیر کرنل ای ۔ ڈبلو سلاٹر نے اس میں حیدرآباد کی نمائندگی کی تھی ۔ اس کانفرنس سے واپس آنے کے بعد کرنل سلاٹر نے مقامی سربرآوردہ صنعتی کارخانوں کے مالکوں اور کاروباری اشخاص سے روابط قائم کئے تاکہ وقت ضائع کئے بغیر جنگ کے پیدا کردہ حالات سے پورہ فائدہ اٹھاکر موجودہ صنعتوں کو ترقی دینے اور نئی صنعتیں قائم کرنے کی تدبیریں اختیار کی جائیں ۔

ممالک محروسہ میں سمکیات کی ترقی

نئے محکمہ کا قیام

سہ سالہ لائحہ عمل

نئی صنعتیں قائم کرنے کی غرض سے حکومت سرکار عالی کی جد و جہد اس مرتبہ ممالک محروسہ میں سمکیات کو ترقی دینے کے لئے ایک جداگانہ محکمے کے قیام کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔ یہ محکمہ، محکمۂ علاج حیوانات کے ایک عہدہ دار کے تحت ہوگا جو مہتمم سمکیات کے نام سے موسوم ہوگا۔ عہدہ دار مذکور نے مدراس کے محکمۂ سمکیات میں خصوصی تربیت حاصل کی ہے۔ مہتمم سمکیات کی امداد کے لئے تحقیقات کرنے والے تین مددگاروں اور ایک ماہر حیاتیات کیمیاداں پر مشتمل عملہ موجود ہے۔ محکمۂ مذکور ابتداً تین سال کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اس کے مصارف کی پابجائی انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے کی جائیگی چنانچہ اس سرمایہ سے (۱۷،۰۰۰) روپے متوالی اور (۶۰،۱۴) روپے غیر متوالی عطئے کی منظوری دی گئی ہے۔

خاص مقصد

نئے محکمے نے ایک پنج سالہ نظام العمل مرتب کرلیا ہے اور اس کے قیام کا خاص مقصد یہ ہے کہ مچھلیوں اور جھینگوں وغیرہ سے متعلق مختلف امور کی تحقیق کی جائے اور ان کی پرورش کے نفع بخش طریقے دریافت کئے جائیں تاکہ عام استعمال اور آئندہ صنعتی ضروریات کے لئے کافی مقدار فراہم ہوسکے۔

تفصیلی جائزہ

اس ضمن میں پہلا کام یہ کیا گیا ہے کہ محکمۂ مذکور نے ممالک محروسہ کے دریاوں جھیلوں اور تالابوں کی پیمائش بہت احتیاط سے شروع کردی ہے تاکہ کھانے کے قابل مچھلیوں کی تعداد اور اقسام کا اندازہ کیا جاسکے اور محکمۂ مذکور کے معین کردہ طریقوں کے مطابق صرف بہترین اقسام کی پرورش کی جائے۔ اس پیمائش کے دوران میں اس قسم کی مچھلیوں کے متعلق بھی دریافت جاری رہے گی جو نہ صرف دریاوں میں خوب انڈے دیتی ہیں بلکہ تالابوں میں بھی بخوبی پھولتی پھلتی ہیں۔ تاکہ بہتر طریقہ پر پرورش کرنے اور کاروباری نقطہ نظر سے زیادہ نفع بخش بنانے کے لئے اس قسم کی مچھلیوں کی کثیر تعداد تالابوں میں منتقل کردی جائے۔ مزید برآں مچھلیوں کی ایسی اقسام جو ممالک محروسہ میں موجود نہیں ہیں پنجاب، صوبہ جات متحدہ، مدراس، بنگال اور دوسرے علاقوں سے لاکر یہاں کے دریاوں اور جھیلوں میں چھوڑی جائیں گی۔ کھانے کے قابل جھینگوں کی پرورش کے لئے بھی اسی قسم کی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔

انتظام فروخت

اس کے علاوہ محکمۂ مذکور ایسے مقامات کے لئے جہاں مچھلیوں کا خرچ زیادہ ہے، کم مصارف سے ممکنہ سرعت کے ساتھ مچھلیاں فراہم کرنے کی تدبیروں پر بھی غور کررہا ہے۔ اور ممکن ہے ان مقامات میں ادارہ ہائے فروخت بھی قائم کئے جائیں کیونکہ مچھلیوں کے صرف میں اضافے کا انحصار اس چیز پر ہے کہ تازی مچھلی حاصل ہوسکے۔ اس کے ساتھ ہی محکمۂ سمکیات پبلک کے استفادہ کی غرض سے مختلف قسم کی مچھلیوں کی غذائی اہمیت کے بارے میں بھی باقاعدہ کام شروع کریگا۔

محکمۂ مذکور ماہی گیروں کے حالات کی بھی تحقیق کریگا تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ ان کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی کے قیام کے کیا امکانات ہیں اور مدراس میں محکمۂ سمکیات کی نگرانی میں جو مدرسہ ماہی گیری قائم ہے اس قسم کا مدرسہ قائم کرنا کس حد تک ممکن ہے۔ فی الحال تو ممالک محروسہ کے ماہی گیر گہرے پانی میں مچھلیاں پکڑنے کے طریقوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور ان کے پاس ضروری آلات تک نہیں ہیں۔ ان خامیوں کو رفع کرنا ضروری ہے چنانچہ اس مدرسہ میں ماہی گیروں کے بچوں کو ان کے پیشے سے متعلق تمام امور کی باقاعدہ تعلیم دی جائے گی۔

کلب ماہی گیران

ماہی گیری سے شوقیہ دلچسپی رکھنے والے اشخاص کی دلچسپی بڑھانے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک کلب قائم کیا جانے والا ہے اور پبلک کی جانب سے ضروری تائید حاصل ہوتے ہی یہ کلب قائم کردیا جائے گا۔

زراعت کی ہر جہتی اصلاح و ترقی

نو لاکھ ایکڑ اراضی پر ترقی یافتہ فصول کی کاشت

حکومت کی جانب سے وظیفہ یاب ناظم زراعت کی ستائش

سررشتہ زراعت کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۳۴۹ف جو حال میں ہی شائع ہوئی ہے ہر جہتی اصلاح و ترقی کے ایک اور سال کی روداد ہے ۔ جس میں نمایاں ترین کامیابی ترقی یافتہ فصول کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ ہے ۔گزشتہ سال یہہ رقبہ (۴۱۷۰۰۰) ایکڑ تھا لیکن اس سال (۹۰۴۴۱۵) ایکڑ ہوگیا یعنی ایک سال کے دوران میں دوچند سے بھی زیادہ اضافہ ہوا ۔

اس سال کی مصروفیات ۔ اس سال کی دو نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ ایک تو بارش دیر سے شروع ہوئی اور دوسرے خشک سالی کے شدید اثرات ظاہر ہوئے جس کے باعث خریف اور آبی فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں یہاں تک کہ اضلاع کریم نگر عادل آباد اور نلگنڈہ کے کچھہ حصوں کو قحط زدہ قرار دیکر امدادی کام شروع کیا گیا ۔

تحقیقی کام

معاشی نباتیات داں نے چاول رینڈی گیہوں اور جوار سے متعلق تحقیقی کام جاری رکھا ۔ متعدد تجرباتی مزرعوں میں چاول کے متعلق اب تک جو تجربات کئے گئے ہیں ان سے متعدد مفید چیزوں کا علم ہوا ہے اور چند سے بہتر نتائج مرتب ہونے کی توقع ہے ۔ بہتر اقسام کے چاول کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کی جانب سررشتۂ مذکور نے خصوصی توجہہ کی تاکہ ممالک محروسہ اپنی ایک خاص پیداوار کی حد تک خود مکتفی بن جائے ۔ رینڈی اور گیہوں کے بارے میں جو تحقیقی کام ہورہا ہے اس کے نتائج ابھی اتنے بہتر نہیں نکلے ہیں کہ کاشتکاروں سے ان کی کاشت کے لئے کہا جائے لیکن جوار کی حد تک کچھہ کامیابی ہوئی ہے اور سررشتہ مذکور نے ترقی یافتہ اقسام کے تخم تقسیم کئے جن کی کاشت سے مقامی قسم کے مقابلہ میں پانچ تا گیارہ فیصد زیادہ قیمت ملی ۔

کپاس سے متعلق تحقیقات

کپاس سے متعلق تحقیقی کام میں جو ہندوستانی مرکزی مجلس کپاس اور حکومت سرکار عالی کی مشترکہ نگرانی میں جاری ہے مسلسل اطمینان بخش ترقی ہوتی رہی اور گورانی نمبر (۶) کے زیر کاشت رقبہ (۲۲۰۰۰) ایکڑ سے اضافہ ہو کر (۲۴۰۰۰۰) ایکڑ ہوگیا ۔ کپاس کی تحقیق کرنے والے نباتیات داں نے پربھنی ۔ امریکی قسم کی ایک نئی قسم دریافت کی جس کی کاشت اورنگ آباد میں کامیاب ثابت ہوئی اور زیر کاشت رقبے میں بتدریج اضافہ ہورہا ہے ۔

خشک زراعت

رائچور میں خشک زراعت کے بارے میں تحقیقی کام جاری ہے ۔ شہنشاہی مجلس تحقیقات زرعی کی جانب سے اس کی مالی امداد کی جاتی ہے اور اسے آئندہ سال ماہ مارچ کے اختتام تک وسعت دیدی گئی ہے ۔ اس تحقیقی مرکز میں ایک ایک قسم کی ستاریہ اور کپاس اور چار اقسام کی فصل ربیع میں کاشت کی جانے والی جوار کے بارے میں جو تجربات ہوئے وہ کامیاب ثابت ہوئے اور یہ پتہ چلا کہ بند باندھ دینے کی وجہ سے پیداوار میں کافی اضافہ ہوسکتا ہے ۔ چنانچہ (۹۴۴) ایکڑ اراضی کے لئے بندباندھنے کی (۲۶) اسکیموں کے تحت کام شروع کیا گیا ہے ۔ سرکاری تبصرہ میں محکمۂ متعلقہ کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ علاقۂ کرناٹک کے کاشتکار اپنے کھیتوں کے لئے بند باندھنے سے جس دلچسپی کا اظہار کررہے ہیں اور اس کے لئے محکمۂ مالگزاری نے بطور تقاوی تقسیم کرنے کے واسطے جو رقم منظور کی ہے اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے ۔

زرخیزی بڑھانے کے لئے تجربے

بدوران سال اس ضمن میں جو تجربے کئے گئے ان میں سے چند کے نتائج امید افزا نکلے ۔ چنانچہ باری باری سے چاول اور مرچ اور مونگ پھلی اور تور کی کاشت اور تین یا چار سال کے وقفے سے باری باری مونگ پھلی اور

تور کی کاشت اور چلکہ زمین پر تور اور ریندی کی کاشت اور دیگر زمین پر چاول اور نیشکر کی کاشت اور اعلی قسم کی تمباکو کی کاشت سے متعلق امید افزا تجربات کئے گئے ۔

دیگر مصروفیات

شعبہ جات کیمیا و حشریات نے چکوترے کی کاشت کے بارے میں دلچسپ معلومات حاصل کیں ضلع اورنگ آباد میں چکوتروں کے باغات کو کیڑا لگ جانے کی وجہ سے بہت نقصان پہونچتا ہے چنانچہ کیمیاوی شعبے نے یہ دریافت کیا کہ اسکی وجہ زمین میں چند سالٹس کی موجودگی ہے اور اب اس خرابی کو دور کرنے کےلئے تحقیقی کام جاری ہے ۔ اس کے ساتھ ہی شعبۂ حشریات نے یہ دریافت کیا کہ چکوترے میں پڑنے والے کیڑے ٹماٹے کی جانب زیادہ مائل ہوتے ہیں چنانچہ اب یہ تجربات کئے جارہے ہیں کہ کیا ٹماٹے کی کاشت کرکے چکوترے کو ان کیڑوں سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے ۔

تشہیر اور مظاہرے

بدوران سال سررشتۂ مذکور نے ترقی یافتہ اقسام فصول کی ترویج کےلئے وسیع تشہیری کام جاری رکھا اوراس میں نمایاں کامیابی ہوئی ۔ گزشتہ سال (۲۰۰۰ء۱۲) ایکڑ آراضی پر بہتر قسم کے تخم کی کاشت ہوئی تھی لیکن اس سال یہ رقبہ اضافہ ہوکر (۹۰۳۳۱۵) ایکڑ ہوگیا ۔ امدادی مزرعے اور مظاہراتی قطعے جن کی تعداد علی الترتیب (۲۸) اور (۳۳۹۹) تھی اس مہم کی کامیابی کا اہم ذریعہ ثابت ہوئے ۔ بدوران سال کاشتکاروں کو بطور امداد جملہ ایک لاکھ روپے تقسیم کئے گئے ۔ جن ترقی یافتہ اقسام کی کاشت ہوئی وہ حسب ذیل ہیں ۔

نیشکر ، کوئمبتور نمبر (۲۹۰) اور (۴۱۹)اور بی ۔ او ۔ جے (۲۸۷۸) ۔ مونگ پھلی ، ھسپانوی پھلی اور کٹنی نمبر (۱۷) ۔ باجرہ ، کانپوری بالودار قسم ۔ حمایت ساگری دال ، نمبر (۲۶۳) کپاس، گورانی نمبر (۶) اور پربھنی ۔ امریکی کپاس ۔ اور گیہوں، پوسہ نمبر(۴)۔

کاشتکاروں کے لئے تربیتی جماعتیں

بدوران سال سررشتۂ مذکور نے سترہ نو جوانوں کو پمپنگ پلانٹس کے انجن چلانے کی تربیت دی کیونکہ انہیں کاشتکاروں میں مقبولیت حاصل ہورہی ہے ۔ اسکے علاوہ باغبانی اور کاشتکاری کی جماعتوں میں بھی طلباء تعلیم حاصل کرتے رہے۔باغبانی کی جماعت میں دس طلباء تھے جس میں سے پانچ نے بدوران سال کامیابی حاصل کی اور اس طرح ان تربیت یافتہ باغبانوں کی مجموعی تعداد (۳۳) ہوگئی ۔ حمایت ساگر پربھنی اور ردرور کی جماعت ہائے کاشتکاری میں زیر تعلیم طلباء کی مجموعی تعداد (۵۱) تھی جس میں سے بدوران سال (۲۶) نے کامیابی حاصل کی ۔ ان جماعتوں سے اب تک جتنے طلباء کامیاب ہوئے ہیں ان کی مجموعی تعداد (۸۶) ہے جو زیادہ تر خود اپنی یا دوسرے مالکوں کی آراضی پر کاشتکاری کررہے ہیں ۔

وظائف

بیرون ممالک محروسہ کے مختلف زرعی کالجوں میں کل گیارہ طلباء بدوران سال تعلیم حاصل کرتے رہے ۔ کوئمبتور اور الہ آباد میں اعلی تر زرعی تعلیم حاصل کرنے کےلئے دو جدید وظائف عطا کئے گئے اور دھلی کے شہنشاہی ادارۂ تحقیق زرعی میں کیمیا کے مابعد طیلسان نصاب کی تعلیم حاصل کرنے کےلئے بھی ایک وظیفہ دیا گیا ۔

ان وظائف کے باوجود جیسا کہ سرکاری تبصرہ میں مذکور ہے ممالک محروسہ میں ایک زرعی کالج قائم کرنے کی شدید ضرورت ہے چنانچہ حکومت کا یہ خیال ہے کہ موجودہ جنگ ختم ہوجانے کے بعد جامعہ عثمانیہ کے تحت ایک زرعی کالج قائم کیا جائے ۔

خدمات کا اعتراف

ان امور کی انجام دھی کےلئے حکومت نے بجاطور سے سررشتہ زراعت کے ناظم نظام الدین حیدر صاحب کی ستائش کی ہے ۔ جو کہ چودہ سال تک سررشتہ مذکور کی خدمات انجام دینے کے بعد اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوئے ہیں اور سالانہ رپورٹ پر تبصرے کے دوران میں حکومت نے ان کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے ۔

”چونکہ یہ آخری رپورٹ ہے جو نظام الدین حیدر صاحب پیش کریں گے اس لئے حکومت اس موقع پر ان ٹھوس خدمات کا اعتراف کرتی ہے جو انہوں نے چودہ سال تک انجام دی ہیں ۔ سنہ ۱۳۳۷ف میں نظام الدین حیدر صاحب بہ حیثیت نائب ناظم صوبہ جات متحدہ سے آئے تھے اور ڈاکٹر مین کی سفارش پر سنہ ۱۳۴۰ف میں ناظم زراعت بنائے گئے ۔ اور درحقیقت موصوف کی عملی معلومات اور کاشتکار کی مشکلات اور ضروریات سے انکی گہری واقفیت کاھی نتیجہ ہے کہ اس سررشتہ کو بڑے پیمانے پر وہ وسعت حاصل ہوسکی جو جدید مزرعہ جات اور دارالتجربہ کے نئے شعبہ جات کے قیام سے تحقیقی میدان میں رونما ہوئی ہے اور اس کے علاوہ کارہائے نشر و اشاعت کو وہ وسعت حاصل ہوئی ہے جس سے امدادی مزرعہ جات اور نمائشی و تجرباتی قطعات کے ذریعہ ملک روشناس ہورہا ہے اس کا مزید ثبوت اس سے ملتا ہے کہ کسانوں کے لڑکوں کے لئے کار آموزی کی جماعتیں تین سرکاری مزرعہ جات اور نمائشی و تجرباتی

ملاحظہ ہو صفحہ ۲۸

ممالک محروسہ کا زر قرطاس

مروجہ مقدار میں اوسطاً ۴۷ لاکھ روپے سالانہ کا متواتر اضافہ

حکومت پر عوام کا غیر متزلزل اعتماد

حکومت سرکارعالی کے سکۂ قرطاس کی ترویج میں سال به سال اضافه هورها هے - اور برطانوی هند کی طرح نقرئی سکوں کے ایک جداگانہ مد محفوظ اور حکومت هند کے تمسکات سے سرکارعالی کے سکۂ قرطاس کی بھی مستحکم ضمانت موجود هے - جنگ شروع هونے کے بعد چند ماہ تک نوٹوں کی تبدیلی کے ضمن میں پبلک کے اعتماد کا نمایاں ثبوت ملا حالانکہ کئی ایک ممالک کے سکے بری طرح متاثر هوگئے تھے - حیدرآباد میں جنگ کا فوری اثر تو یه هوا که پبلک میں چاندی جمع کرنے کا رجحان پیدا هوا اور کچھه عرصه تک کاغذی سکے کے عوض بڑی تعداد میں چاندی کے سکے طلب کئے جانے کے واقعات پیش آتے رهے لیکن تمام خزانوں نے ان مطالبات کی پوری طرح تکمیل کی اور اس کا نتیجه یه نکلا که تھوڑے عرصه میں هی حکومت پر پبلک کا اعتماد بدستور قائم هوگیا -

سنه ۴۰-۱۹۳۹ع میں زر قرطاس کی ترویج

سنه ۴۰ - ۱۹۳۹ع کے اختتام پر مجموعی مروجه مقدار (۱۶،۳۱) کروڑ روپے سے کچھه زیادہ تھی اور خاص مروجه مقدار (۱۵،۰۲) کروڑ روپے تھی - آبادی کا لحاظ کرتے هوئے برطانوی هند میں نوٹوں کی جو تعداد رائج هے اس کے مقابله میں ممالک محروسه کے یه اعداد مفید مطلب هیں اور آئندہ سال اس میں مزید اضافے کی توقع کی جاتی هے -

دس روپے والے نوٹ مقبول ترین هیں

عام استعمال میں دس روپے والے نوٹ سب سے زیادہ مقبول هیں اور کل جاری شدہ نوٹوں کا (۸۷) فیصد حصه ان پر مشتمل هے - اس کے بعد سو روپے والے نوٹوں کا درجه هے جو کل تعداد کے آٹھه فیصد هیں - سب سے کم مقبول پانچ روپے والے نوٹ هیں تاهم ان کی ترویج (۷۶۳) لاکھه سے اضافه هوکر (۸۹۳) لاکھه هوگئی ایک هزار روپے والے نوٹ تو بینکوں اور سرکاری خزانوں کے درمیان بڑی رقموں کی منتقلی میں سهولت کی غرض سے زیادہ تر استعمال کئے جاتے هیں -

محفوظات زر

بدوران سال زیر تبصره جاری کردہ نوٹوں کے ضمن میں جو محفوظات قائم کئے گئے هیں ان کے تجزیه سے یه ظاهر هوتا هے که نقرئی سکوں کی شکل میں جو محفوظات هیں - ان کی مقدار (۱۰،۸۴) کروڑ روپے سے کچھه زیادہ هے اور مزید (۵،۳۱) کروڑ روپے حکومت هند کے جاری کردہ تمسکات کی خریداری پر صرف کئے گئے هیں (۱۶) لاکھه روپے کی ایک رقم سرکارعالی کے ½ ۳ فیصد اور ½ ۵ فیصد والے پرونوٹوں کی شکل میں بھی هے - حکومت هند کے تمسکات پر جو رقم صرف کی گئی هے اس سے بدوران سال (۲۳۹) لاکھه روپے کی آمدنی هوئی -"

به سلسله صفحه ۲۷

قطعات کے سرکاری مزرعه‌جات پر کھول گئی هیں اور حیدرآباد فارمنگ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا هے -

" سنه ۱۳۳۷ف کے مقابله میں ترقی یافته اقسام فصول کا رقبه کچھه نه تھا آج یه نو لاکھه ایکڑ سے زیادہ هوگیا هے - شاهی مجلس تحقیقات زرعی سے موصوف نے اس زمانه میں قریبی تعلقات قائم رکھے اور اس کی امداد سے متعدد تحقیقاتی اسکیموں کو روبه عمل لائے اب جب که مولوی نظام الدین حیدر صاحب اپنی قابل قدر خدمات کے صله میں وظیفه پر سبکدوش هورهے هیں سرکارعالی کی بهترین تمنائیں وہ اپنے ساتھه لئے جارهے هیں -"

کل ہند نظام ٹیلیفون سے حیدرآباد کو منسلک کرنے کی کوشش

حکومت ہند سے معاہدہ کی تکمیل

داخلی ٹرنک ٹیلیفون کی اسکیم بھی منظور ہوگئی

ممالک محروسہ کو کل ہند ٹرنک ٹیلیفون کے نظام سے منسلک کرنے اور داخلی نظام کے ذریعہ بلدہ حیدرآباد کو اضلاع کے صدر مقاموں سے قریب تر کردینے کے ضمن میں ایک ایک مرحلہ اور طے ہوگیا ہے ممالک محروسہ کو برطانوی ہند سے مربوط کرنے کے سلسلہ میں حکومت سرکارعالی اور حکومت ہند کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے مطابق حیدرآباد کے اکسچینج کو بلارم کے ٹرنک ٹیلیفون اکسچینج سے مربوط کرنے کےلئے ایک لائن بنائی جائے گی۔ یہ لائن حکومت ہند کے محکمۂ ڈاک و تار کی ملکیت ہوگی اور اس کے لئے حکومت سرکارعالی کوئی رقم ادا نہیں کرے گی۔ اس کے ساتھ ھی بلدہ حیدرآباد کو اضلاع کے صدر مقاموں سے مربوط کرنے کےلئے داخلی ٹرنک ٹیلیفون کو وسعت دینے کی ایک اسکیم کو بھی بارگاہ خسروی سے شرف منظوری عطا فرمایا گیا ہے۔

برطانوی ھند سے مربوطی

ممالک محروسہ کو برطانوی ھند کے نظام ٹرنک ٹیلیفون سے منسلک کردینے کی تجویز سب سے پہلے سکندرآباد کی انجمن تجارت نے سنہ ۱۹۳۷ع میں پیش کی تھی۔ چنانچہ یہ تحریک کی گئی کہ براہ شولا پور ' حیدرآباد اور بمبئی کے درمیان ٹیلیفون لائن قائم کی جائے کیونکہ شولا پور اور بمبئی کے درمیان لائن پہلے سے ھی موجود تھی۔ تفصیلی تحقیقات کے بعد حیدرآباد کے محکمۂ ٹیلیفون نے ایک اسکیم مرتب کی جس کے مصارف کا تخمینہ تقریباً پانچ لاکھ روپے تھا لیکن یہ اسکیم روبہ عمل نہ لائی گئی اس لئے کہ اس تجویز سے معقول آمدنی کی توقع نہ تھی۔

بلارم تک ٹرنک ٹیلیفون کی توسیع

اس عرصہ میں براہ شولا پور بلارم کو ٹرنک ٹیلیفون سسٹم سے مربوط کرنے کےلئے ایک لائن تعمیر کی گئی اور یہ ظاھر ہونے لگا کہ اس سے خود ممالک محروسہ کے تجارتی امکانات پر برا اثر پڑے گا۔ نظر برآن حکومت سرکارعالی نے حکومت ھند سے اس ضمن میں گفت و شنید شروع کی اور بالآخر یہ طے پایا کہ شولا پور۔ بلارم لائن سے حیدرآباد کو منسلک کردینے کی سہولتیں مہیا کی جانی چاھئیں۔تاکہ اس طرح کل ھند نظام ٹیلیفون سے حیدرآباد بھی مربوط رہے۔

معاھدہ

اس معاھدہ کے مطابق حیدرآباد کے اکسچینج کو بلارم کے اکسچینج سے منسلک کرنے والی لائن حکومت ھند کے محکمۂ ڈاک و تار کی ملکیت ہوگی اور یہی محکمہ اس کی تعمیر اور نگہداشت کا ذمہ دار ہوگا۔ خود ممالک محروسہ پر اس ضمن میں رقمی مطالبات عائد نہ ہوں گے۔ ممالک محروسہ اور حکومت ھند دونوں کی ٹیلیفونی لائنوں کے ذریعہ جو '' ٹرنک کالس '' ہوں گی ان کی فیس اگر بلارم سے گفتگو کی گئی تو حکومت ھند کو ملے گی اور اگر حیدرآباد سے گفتگو ہوئی تو یہ رقم حکومت سرکارعالی کو ملے گی۔ اول الذکر صورت میں شرح معاوضہ وھی ہوگی جو حکومت ھند وقتاً فوقتاً معین کرلے اور ''حیدرآباد سنٹرل آٹو میٹک اکسچینج '' سے گفتگو کا معاوضہ فی کال تین آنے کلدار لیا جائے گا۔

داخلی ٹرنک لائنیں

حربی ' انتظامی اور تجارتی اغراض کے تحت موجودہ اضلاعی نظام ٹیلیفون کو وسعت دے کر اضلاع کو بلدہ حیدرآباد اور ممالک محروسہ کے اہم تجارتی مرکزوں سے مربوط کرنے کی اہمیت عرصہ سے محسوس کی جارھی ہے اور اس ضمن میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں انہیں بارگاہ خسروی سے شرف منظوری بخشا جاچکا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت ھند کے محکمۂ ڈاک و تار سے بھی گفت و شنید ہوئی اور محکمۂ مذکور نے اس پر آمادگی ظاھر کی ہے کہ ریل کی پٹریوں کے ساتھ ساتھ اور دوسرے مقامات میں اس کی جو ٹیلیفونی لائنیں موجود ھیں وہ معاوضہ دیکر استعمال کی جاسکتی ھیں۔ لیکن جنگ کے پیدا کردہ موجودہ حالات کے تحت جنگی اغراض کے سوا عام ضروریات کےلئے محکمۂ مذکور اپنی لائنیں استعمال کرنے کی اجازت دینے سے قاصر ہے اس لئے فی الحال یہ اسکیم کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کردی گئی ہے۔

اضلاع کی خبریں

اورنگ آباد۔ اورنگ آباد ممالک محروسہ سرکارعالی کا ایک اهم ضلع هے جهاں ایجنٹه اور ایلوره کے عالمی شهرت رکھنے والے غار واقع هیں ۔ اس ضلع کے شهری اور دیهی علاقے دو نوں متواتر جدید رنگ حاصل کرتے جارهے هیں رسل و رسائل کے ذرائع کی ترقی کےلئے نئی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کی جارهی هے اور اضافه آبادی کے مسئله کو حل کرنے کےلئے شهری توسیع اور آرائش کی اسکیموں پر عمل کیا جارها هے۔ عوام کی معاشی بهتری کی مناسب تجویزوں پر عمل کرتے هوئے صنعتی اور زرعی طبقوں کے لئے مساوی طور پرروزافزوں سهولتیں مهیا کی جارهی هیں ۔

• • • • • • •

بلدی توسیع اور آرائش کے سلسلے میں خود اورنگ آباد میں اتوله باغ کی اسکیم کے تحت کام جاری هے ۔ اور شهر کے مشرقی حدود کی جانب بڑے پیمانه پر توسیع عمل میں لائی جارهی هے تاکه شهر کی گنجائی میں کچھه کمی هوسکے حکومت اپنی خریدکرده زمینوں کو چھوٹے چھوٹے قطعات میں تقسیم کر کے رهایشی مکانوں کی تعمیر کےلئے عوام میں هراج کررهی هے ۔ اس اسکیم میں جن مزید سهولتوں کا خیال رکھاگیا هے وه یه هیں که متوسط طبقه کےلئے ایک عمده هوٹل قائم کیا جائے ۔ قدیم سینیما بجائے جو غیر صحت بخش مقام پر واقع هے ایک جدید سینیما تعمیر کیا جائےگا اور کھیل کے میدان و تفریح گاهیں بھی بنائی جائیں گی ۔ ساتھه هی ساتھه محله عثمان پوره کی تعمیر جدید طرز پر کی جارهی هےتاکه ملازمین سرکار اور متوسط طبقه کے افراد کےلئے صحت بخش مکانات مهیا کئے جاسکیں ۔

اس کے علاوه بڑھتی هوئی آمد و رفت میں سهولت پیدا کرنے کےلئے پٹن دروازے کے پاس ایک نئی سڑک تعمیر کی جارهی هے جس کے دو رویه جدید طرز کی عمارتیں هوں گی ۔ پچیس هزار کے صرفه سے گلمنڈی حوض کی تنگ سڑک کو وسیع کر کے اس پر سمنٹ بچھائی جارهی هے ۔ گلمنڈی حوض کی اسکیم کی تکمیل کے بعد هی چوک کی سڑکوں کی تعمیر کا آغاز کیا جائےگا ۔

• • • • • • •

اس کے ساتھ اس ضلع کے وسائل آمدورفت کی اصلاح بھی کی جارهی هے چنانچه پورناندی اور مکھتاندی پر ایک لاکھ روپے کے صرفه سے پل بنائے گئے هیں ۔ کیونکه ان ندیوں پر پل نه هونے کی وجه سے بھوکردن سے جالنه جانے والی سڑک سے خاطر خواه فائده نهیں اٹھایا جارهاتھا بھوکردن ضلع اورنگ آباد کا ایک خوش حال اور اهم تجارتی مرکز هے اور اب اس سهولت کے باعث وه جالنه سے جو ضلع کا سب سے اهم تجارتی مرکز هے کامیابی کے ساتھه مسابقت کرسکے گا ۔

غارهائے ایجنٹه و ایلوره کے قریب واگور ندی پر سوله هزار کے صرفه سے ایک پل تعمیر کیاگیا هے جس کا نام لیڈی حیدری مرحومه کے نام پر آمنه پل رکھاگیا ۔ اس نئے پل کی بدولت سیاحوں کو ایجنٹه کی پر کیف اور خوش منظر وادی تک جانے میں بڑی سهولت هوگی ۔

• • • • • •

تعلقه ویجاپور اورگنگا پور میں خاطر خواه ذرائع آب پاشی نهیں هیں جو بارش کی کمی کو پورا کرسکیں اس لئے پچیس هزار کے صرفه سے کندیدگی باولیات کی اسکم پرعمل کیا جارها هے ۔ اسی اسکیم کے تحت بارسر اور پاری میں عنقریب کنٹوں کی تعمیر کی جائےگی ۔ یه باور کیا جاتا هے که اس اسکیم کی تکمیل مقامی کاشتکاروں کےلئے بڑی منفعت بخش ثابت هوگی جو موجوده ناموافق حالات کے باوجود ان علاقوں کے کاشتکاروں سے جهاں عمده ذرائع آب پاشی موجود هیں نسبتاً بهتر اور زیاده مقدار میں گنا پیدا کرتے هیں ۔

• • • • • •

صنعتی میدان میں اورنگ آباد کا کاٹیج انڈسٹریز ایمپوریم جو حال هی میں قائم هوا هے مقامی صنعتوں خصوصاً همرو "مشروع اور کمخواب بننے والوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبه ثابت هورها هے ۔ اس امپوریم کی تحریک پر پرانے نمونوں کے بجائے ایجنٹه کے نقش و نگار اور بیل بوٹوں کو رائج کیا جارها هے جس کی وجه سے ان کپڑوں کے مختلف نمونوں کی طلب میں اضافه هورها هے اندازه کیاگیا هے که موجوده رفتار سے آئنده دو سال میں اس صنعت کی پیداوار سه گنی هوجائےگی ۔

• • • • • •

دستی کاغذ کا کارخانه جس کو حکومت نے کاغذی پوره

میں اورنگ آباد کی ماس قدیم صنعت کی تجدید کےلئے قائم کیاہے ترقی پذیر ہے ۔ کاغذی پورہ کے قدیم کاغذ سازوں کے جالشینوں کی مدد کی غرض سے حکومت نے کارخانہ کو ایسے ساز و سامان سے لیس کردیا ہے جس کی مدد سے عمدہ سے عمدہ کاغذ تیار کیا جاسکتا ہے تیار شدہ کاغذ کی قیمت معین کرنے مین حکومت نے کوئی امتناعی احکام صادر نہیں کئے ہیں دستی کاغذ سازی کے متعلق تحقیقات کرنے کےلئے کچھہ عرصہ سے ایک تجربہ خانہ میں بھی کام کیاجارہا ہے ۔

رائچور

ممالک محروسہ سرکارعالی میں ابتدائی تعلیم کی توسیعی اسکیم کے تحت حکومت سرکارعالی نے ایک لاکھہ چودہ ہزار کی رقم منظور فرماکر رائچور کی تعلیمی سرگرمیوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے اس رقم سے ابتدائی مدارس کے لئے اکیس عمارتیں تعمیر کی جائیں گی جن میں سے پانچ زنانہ مدارس کے لئے مختص ہوں گی ۔ ان عمارتوں کیلئے اراضی کا انتخاب عمل میں آچکا ہے اور تعمیر بھی شروع ہوچکی ہے ۔ گزشتہ سال میں جو کہ ابھی ابھی ختم ہوا ہے سات نئے مدارس تحتانی قائم کئے گئے ہیں جنکی موجودہ تعداد اس وقت تین سو بیانوے ہے ۔ ان مدارس میں زیر تعلیم طلبہ کی جملہ تعداد اکیس ہزار ہے ۔ علاوہ ازیں یہاں سات وسطانیہ مدارس ہیں جن میں دو ہزار ایکسو پنیتالیس (۲۱۴۵) طلبہ زیر تعلیم ہیں ۔ اس ضلع میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم پر سالانہ دو لاکھہ چالیس ہزار آٹھہ سو اکیاسی (۲٫۴۰٫۸۸۱) روپے خرچ کئے جاتے ہیں ۔

• • • • • • • •

فرقہ لنگایت نے اپنے طلبہ کو بہتر سہولتیں بہم پہنچانے کی خاطر آپس میں چندہ فراہم کرکے پندرہ ہزار کی رقم سے رائچور میں ایک آقامت خانہ تعمیر کیا ہےجس میں پینتیس (۳۵) طلبہ کی مفت رہایش کا انتظام کیاگیا ہے اس کے اخراجات نگہداشت کی کفالت کےلئے لنگایتوں کے ایک سربرآوردہ شخص نے پچیس ہزار کی رقم بطور عطیہ دی ہے

• • • • • •

زرعی اراضی پر پشتے بنانے کے سلسلہ میں رائچور کا سرکاری مزرعہ کئی سال سے تجربے کررہا ہے یہ ایک ترقی یافتہ طریقۂ کاشت ہے اور اس سے خصوصاً ممالک محروسہ سرکارعالی کے کرناٹکی علاقوں میں جہاں کی مٹی وزنی ہے اچھے نتائج حاصل ہورہے ہیں ۔ اس طریق کاشت پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے جو خاص نتیجہ حاصل ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی بدولت پیداوار میں معمول سے کم ازکم سولہ فیصدی اضافہ ہوتا ہے مقامی کاشتکاروں نے اس نتیجے کی بڑی قدر کی ہے اور اب حالت یہ ہے کہ کرناٹکی علاقوں کی قابل زراعت زمین کے کم ازکم پچاس فیصدی حصے پر پشتے تیار کئے گئے ہیں ۔ اس قسم کے طریقہ کاشت کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے رطوبت مٹی ہی میں محفوظ رہتی ہے ۔

•

جیسا کہ ہم نے گزشتہ اشاعت میں ذکر کیا ہے اعلی قسم کی روئی پیدا کرنے کے لئے محکمۂ زراعت نے جو جد و جہد کی ہے اس کے بہترین نتائج نانڈیڑ میں برآمد ہوئے ہیں جہاں گورانی نمبر (۶) کی کاشت کی جاتی ہے لیکن رائچور میں ایک دوسری ترقی یافتہ قسم کی روئی جسے جیونت کہتے ہیں کامیابی کے ساتھہ کاشت کی جارہی ہے ۔ سنہ ۱۹۳۱ع میں اس قسم کی روئی کے زیر کاشت رقبے کی مقدار اکیس ہزار ایکر تھی ۔ لیکن بعد میں اس رقبہ میں اس قدر سرعت کےساتھہ اضافہ ہوا کہ رائچور میں روئی کےلئے قابل کاشت دو لاکھہ ایکر زمین میں سے ایک لاکھہ اکتیس ہزار سات سو (۱۳۱۷۰۰) ایکر پر اس قسم کی روئی کی کاشت کی جارہی ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گزشتہ موسم میں رائچور کے مزارعین نے ۲۰۲ لاکھہ روپے کا مزید منافع حاصل کیا ۔ سنہ ۱۹۳۶ع تک جیونت کے تخم باہر سے درآمد کئے جاتے تھے لیکن اس کے بعد سے سرکاری مزرعہ رائچور اپنے پیدہ کردہ تخم فراہم کر رہا ہے جو چالیس ہزار ایکر کی کاشت کیلئے کافی ہیں اور کپل کی انجمن امداد باہمی فروخت پنبہ بھی اس کی مزید فراہمی میں مدد دے رہی ہے ۔

علاقہ کرناٹک میں گنے کی اعلی قسمیں پیدا کرکے کاشتکاروں کی مدد کی جارہی ہے جس کی وجہ سے گزشتہ چند موسموں میں ان کی آمدنی میں ۲۰۰۲ لاکھہ روپے کا اضافہ ہوا ۔ اور اب چار ہزار پانچ سو ایکر اراضی پر ان اعلی اقسام کے گنے کی کاشت کی جاتی ہے

• • • • • •

حال ہی میں کل ہند انجمن بافندگان کی شاخ کے قیام سے رائچور میں کھادی کی صنعت کو بڑی مدد ملی اور پیداوار معمول سے بڑھ کر دوگنی ہوگئی ۔ گدوال میں بھی بافندگی کا ایک مقامی مرکز سنہ ۱۳۴۳ف سے قائم ہے ۔ اس میں تقریباً آٹھہ سو بافندے کام کرتے ہیں جن میں سے پانچ سو کے قریب ہریجن ہیں ۔ کھادی کی پیداوار کا اسی فیصد حصہ بنگلور ہبلی دھاروار بلگام بمبئی اور منگلور جیسے مرکزوں کو برآمد کیا جاتا ہے اور بقیہ حصے کی ملک میں ہی کھپت ہوجاتی ہے ۔

• • • • •

ہٹی میں سونے کی کھدائی کا کام ترقی پر ہے ۔ اسکی وجہ سے وہاں کے چھہ سو یہی باشندوں کو ایک زیادہ

صحت بخش مقام پر جو ڈیڑھ میل ھٹکر واقع ھے حکومت نے چو سٹھ ھزار روپے صرف کر کے منتقل کیا ھے اور تعمیر امکنہ وغیرہ کیلئے بھی انھیں تیس ھزار کی رقم بطور تقاوی دی گئی ھے۔ اس کے علاوہ پچاس ایکر زمین خرید لی گئی ھے تاکہ اس پر جدید طرز کا نیا گاوں بسایا جائے جہاں اچھی سڑکیں پینے کے پانی کی باولیاں مسجد مندر ایک تحتانی مدرسہ حفظان صحت کی مجالس اور پولیس کی عمارتیں مہیا کی جائیں گی۔

• • • • • •

خود رائچور بھی بہت کچھہ بدلتا اور توسیع پاتا جا رہا ھے۔ چنانچہ محلہ پیٹلہ برج کی کثیف و گنجان آبادی کو دس ھزار کے صرفہ سے صاف کیا گیا اور موجودہ حدود آبادی کو وسیع کرنے کی خاطر زمینیں بھی خریدی جا چکی ھیں۔ اس میں ایک صنعتی حصہ ایک اقامتی حصہ جس میں اے۔ بی اور سی کلاس کے مکانات تعمیر کئے جائیں گے اور ایک غریبوں کی نو آبادی بسائی جائے گی۔ اس رقبے کے لئے ایک نئے ٹپہ خانہ کی تعمیر قریب الختم ھے اور حکومت نے دوا خانہ حیوانات کے تعمیر کی بھی منظوری دیدی ھے علاوہ ازیں عوام کے چندے سے ایک انجمن السداد بے رحمی بر جانوران بھی قائم کی گئی ھے۔

"معلومات حیدر آباد" میں شایع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزوی طور پر دوبارہ شایع کئے جا سکتے ہیں۔

رجسٹر نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ — بابت ماہ دے سنہ ۱۳۵۱ف ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۱ع — شمارہ ۲

فہرست

اس رسالہ میں [illegible] ظاہر کیا جو نتائج اخذ کئے ہیں [illegible] طور سے حکومت سرکار عالی کے [illegible] ہونا ضروری نہیں ۔

'For VICTOR'

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ — دے سنہ ۱۳۵۱ف - نومبر سنہ ۱۹۴۱ع — شمارہ ۲

احوال و اخبار

ماہ گزشتہ کی مساعی جنگ - گزشتہ مہینہ بڑی سرگرمی کا مہینہ تھا۔ سمندرپار لڑنے والے برطانوی اور ہندوستانی سپاہیوں کو کرسمس کے تحفے بھیجنے کے لئے مسز گڈنی اور ہر ھائی نس شہزادی برار نے آغاز ماہ میں مشترکہ اپیل جاری فرمائی تھی۔ جس کا شاندار اثر رونما ہوا - ریاست کے ہرحصہ سے امیر و غریب عہدہ دار و غیر عہدہ دار افراد اور انجمنوں نے مستعدی کے ساتھہ چندہ دینا شروع کیا۔ نتیجۃ ایک ہفتہ سے کچھہ ھی زیادہ مدت میں ہماری جانب کے (۱۲۵۰) تحفوں کے لئے ضروری رقم جمع ہوگئی اس ضمن میں در حقیقت بیس ہزار سے زیادہ رقم داخل ہوئی جو مطلوبہ رقم سے زیادہ تھی - اس زاید رقم کو شاہی ہوائی بیڑے کے تینوں حیدرآبادی دستوں کے نام تحفے خرید کر روانہ کرنے کے لئے موزوں طور پر صرف کیا جارہا ہے - ان تحفوں کے انتخاب میں موزونیت کا جو لحاظ رکھاگیا اور انہیں بھیجنے کے لئے جس سلیقے سے صندوقوں میں بند کیاگیا وہ ہرطرح قابل تعریف ہے ہر ھائی نس شہزادی برار روز آنہ لیڈی حیدری کلب میں تشریف فرما ہوکر تحفوں کی روانگی کے انتظام میں خواتین کی اعانت فرماتی تھیں -

• • • • • •

لفٹنٹ کرنل ایل جولس نے جو چٹھی راجپوتانہ رائفلس سے تعلق رکھتے ہیں ایک دلچسپ لکچر دیا سامعین کی تعداد کثیر تھی - انہوں نے سدی بارانی واقع اریٹیریا اور شام کی حالیہ جنگی مہمات میں جن میں وہ بذات خود شریک تھے - اپنے شخصی تجربات کا دلپذیر نقشہ کھینچا - ان مہمات میں ہندوستانی نوجوں نے بھی حصہ لیا تھا - جن کے اعلی کارناموں کو بیان کرتے ہوئے مقرر نے ان کی بہادری کی ستائش کی جسے سب نے گہری دلچسپی سے سنا - موجودہ جنگی ضروریات کی مقرر نے جو تشریح کی اس سے بھی سامعین بہت متاثر ہوئے -

• • • • • •

محکمہ نشریات لاسلکی سرکارعالی نے ماہ زیر بحث میں '' واقعات عالم'' پر نو ہفتہ واری انگریزی تقریروں کا سلسلہ شروع کر کے ایک مستحسن کوشش کی ہے *

یہ تقریریں تعلیمی نقطۂ نظر سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ ان کے بدولت ایک عامی کو بین الاقوامی صورت حال کی نمایاں حقیقتوں کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی - اردو میں بھی تقریروں کا ایسا ہی سلسلہ زیر عنوان ''جگ بیتی'' نشر کیا جارہا ہے - جنگ کے متعلق اسی نوعیت کی خاص تقریریں اردو میں عنقریب شروع کی جانے والی ہیں

• • • • • •

سب سے آخر میں جنگی کشتی ''ایچ - ایم - ایس

---

* اس سلسلے کی چار تقریریں ہو چکی ہیں - مابقی تقریریں حسب ذیل ہیں :-

''عالمی جنگ میں دفاع ترد کی اہمیت''
از ڈاکٹر ہیرن بتاریخ ۱۸- نومبر سنہ ۱۹۴۱ع

''جرمنوں کی عالمی تنظیم - کیا ہم اس سے الگ رہ سکتے ہیں''
از جناب منیر الدین خاں صاحب بتاریخ ۲۵ - نومبر سنہ ۱۹۴۱ع

''واقعات عالم اور بحر الکاہل''
از پروفیسر ہارون خان صاحب شروانی بتاریخ ۲- ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع

''زمانہ جنگ کی شخصیتیں''
از پروفیسر حسین علی خان صاحب بتاریخ ۹ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع

''واقعات عالم اور ہندوستان کی مساعی جنگ''
از کرنل ای ڈبلیو - سلاٹر بتاریخ ۱۶- ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع

حیدرآباد" کے "برطانیہ کے کسی مقام پر" تیرائے جانے کی خبر ہے جو بہ لحاظ اہمیت کسی اورخبر سے کم نہیں ۔ یہ کشتی شاہی ہوائی بیڑے کو اعلحضرت بندگان عالی نے عطافرمائی ہے ۔

مسٹر ایل ایس ایمری وزیر ہند نے اس تقریب میں حضرت اقدس و اعلی اور ان کے پیشروؤں کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا " یہ جنگی کشتی ہز مجسٹی کی حکومت اور شاہی بیڑے کو یار وفادار ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام حیدر آباد کا عطیہ ہے ۔ یار وفادار کا لقب جوہز اگزالٹڈ ہائی نس کو گزشتہ جنگ میں ان کی اعلی خدمات کے عوض دیا گیا ہے فی الحقیقت ان عدیم المثال تعلقات کو ظاہر کرتا ہے تقریباً دوصدی قدیم ہیں ۔ ہندوستان میں دوسو سال سے برطانوی طاقت اور حیدرآباد نے ہمیشہ مل جل کر کام کیا ہے"۔

مسٹر ایمری نے تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت اقدس و اعلی کے پیشروؤں اور تاج برطانیہ کے حلیفانہ تعلقات کی صراحت کی ۔ آپ نے فرمایا "انہوں (یعنی فرمانروایان دکن) نے غدر کے تاریک اور ہیجانی دنوں میں اپنی وفاداری دکھلائی ۔ اعلی حضرت کے والد محترم نے اور ایک مرتبہ اپنی وفاداری کا اظہار کیا تھاجبکہ انیسویں صدی کے نویں دہے میں ہندوستان کی سلامتی کو روس کی طرف سے خطرہ درپیش تھا ۔ خود اعلحضرت کے تخت نشین ہوتے ہی گزشتہ جنگ عظیم چھڑگئی ہے"

بعد ازاں مسٹر ایمری نے بطور تبصرہ گزشتہ اور موجودہ جنگوں میں اعلحضرت کی ہر جہتی امداد کی تفصیلات دیں اور فرمایا کہ اعلحضرت کی جانب سے اس سلسلے کا حالیہ ترین امدادی پیشکش یہ جنگی کشتی ہے جو اس مقصد کی تائید میں دی گئی ہے جس کے لئے برطانیہ نے بیس سال قبل لڑائی کی تھی اور جس کے لئے وہ آج بھی لڑ رہا ہے ۔

• • • • •

مقتولین جنگ ۔ ہم گہرے رنج و ملال کے ساتھ یہ اطلاع دیتے ہیں کہ اسکواڈرن لیڈر ڈی ۔ بی ۔ اے بائٹل گل سابق مہتمم محکمہ ہوابازی حکومت سرکارعالی اور محکمہ ریلوے سرکارعالی کے منیجنگ ڈائرکٹر کرنل سلاٹر کے بڑے فرزند کیپٹن ایس سلاٹر اپنے فرائض بجالاتے ہوئے ہلاک ہوئے ۔ ان حادثات کی نسبت کمیٹی دفاع نے تحریک تعزیت منظور کی ہے ۔ ہم بھی کرنل سلاٹر اور مسز سلاٹر اور اسکواڈرن لیڈر گل کے رشتہ داروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں جس مقصد کی خاطر وہ کام آئے خود اس مقصد کی عظمت بہت کچھ باعث تسلی ہے ۔ کیونکہ وطن کی مدافعت سے زیادہ شاندار کوئی اور مفاد نہیں جس کے لئے جان دی جائے ۔ شاید یاد ہوگا کہ اسکواڈرن لیڈر گل کو سال گزشتہ ہی ڈسٹنگ و شڈ فلائنگ کراس عطا کیا گیا تھا ۔

اسلامی تقریبوں میں تاریخ کی اہمیت ۔ مسلمانوں کی خاص خاص تقریبیں منانے کی تاریخوں میں جن کا انحصار رویت ہلال پر ہے یکسانیت پیدا کرنے کے لئے آنریبل سید عبدالعزیز صدر المہام بہادر عدالت و امور مذہبی نے باب حکومت سرکارعالی کی دکنیت قبول فرماتے ہی انتظامات کرنے شروع کردئے ۔ پچھلے مہینے نشرگاہ حیدرآباد سے صدرالمہام بہادر نے جو تقریر نشر فرمائی تھی اس میں بھی اس یکسانیت کی اہمیت پر زور دیا گیا تھا ۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ رویت ہلال کو عالمگیر اہمیت حاصل ہے ۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے ۔ خاص طور پر رمضان کے مہینے میں ۔ پچھلے دو سو سال سے حیدرآباد میں رویت ہلال کے لئے خاص انتظامات کئے جارہے ہیں ۔ ہر ہلالی مہینے کی ۲۹ ۔ تاریخ کو شہر حیدرآباد کے مختلف بلند مقاموں پر اور شہر کے اطراف چاند دیکھنے کے لئے لوگ مامور کئے جاتے ہیں ۔ محکمہ صدارت العالیہ کے عہدہ داران اضلاع سے بھی اطلاعیں منگوائی جاتی ہیں ۔ اس کے بعد ان اطلاعوں کی بناء پر رویت ہلال کی تاریخ کا تعین ہوتا ہے ۔ اور اس کا اعلان کر دیا جاتا ہے ۔

مگر مملکت آصفیہ کے حدود سے باہر پبلک اور اداروں کو رویت ہلال کی مقررہ تاریخ کی اطلاع نہیں ہوتی تھی جس کی وجہ سے عیدالفطر اور بقرعید ملک کے مختلف حصوں میں مختلف تاریخوں میں منائی جاتی تھیں ۔

آنریبل سید عبدالعزیز صدر المہام بہادر امور مذہبی کی تجویز پر جسے اعلی حضرت بندگان اقدس کی منظوری کا شرف حاصل ہوا حیدر آباد کی طرف سے اب رویت ہلال کی اطلاع ہندوستان کے مختلف بڑے مقامات پر تار ٹیلیفون اور لاسلکی کے ذریعہ بھیجی جاتی ہے ۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے مسلم طبقوں نے اس جدید طریقہ کا پر جوش خیر مقدم کیا اور پچھلے مہینے عیدالفطر کے موقع پر اس طریقہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ۔ برطانوی ہند کے مختلف شہروں میں مسلمان چاند نہیں دیکھ سکے ۔ ایک ایجنسی کی اطلاع کے بموجب صرف حیدرآباد کے بھیجے ہوئے تار سے اس معاملہ میں ان کی رہبری ہوئی ۔ اگر حیدرآباد سے اطلاع نہ بھیجی جاتی تو وہ ایک دن بعد عید مناتے ۔

• • • • • • •

رقبہ نظام ساگر کی ترقی ۔ رقبہ نظام ساگر کے لئے ایک مرکزی مجلس ترقی (سنٹرل ڈیولپمنٹ بورڈ) کی تشکیل کا حکومت نے جو تصفیہ کیا ہے وہ ہر لحاظ سے تائید کے قابل ہے ۔ حضور اقدس و اعلی کی شرف منظوری کے بعد حال ہی میں اس مجلس کی

تشکیل کے فیصلہ کا اعلان بھی کردیا گیا ہے۔ اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ نظام ساگر پراجکٹ کی تکمیل سے جو ممالک محروسہ میں سب سے بڑا پروجکٹ ہے آبپاشی کے مقاصد کے لئے جو پانی فراہم کیا گیا تھا اس سے بہت کم فائدہ اٹھایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پروجکٹ پر لگائے ہوئے سرمایہ سے آمدنی کی جو توقع کی گئی تھی اس پر قابل لحاظ اثر پڑا۔ اس کے کئی اسباب ہیں جن کی تحقیقات کرنی ہے۔ اور اس کے بعد ان اسباب پر غلبہ پانے کیلئے تدبیر و وسائل کا خاکہ تیار کرنا ہے جن کی بدولت رقبہ نظام ساگر کی ہمہ جہتی ترقی کا یقین ہوجائے۔ مرکزی مجلس ترقی ان ارکان پر مشتمل ہوگی۔ صدر المہام بہادر مال (صدر) صدر المہام بہادر مالیات صدر المہام بہادر صنعت و حرفت صدر المہام بہادر تعمیرات اور ڈایرکٹر جنرل مال جو کمیٹی کے معتمد ہونگے۔ اور یہ مجلس مسئلہ کے سارے پہلوؤں پر غور کریگی وہ آبپاشی کے مسائل کی تحقیقات کریگی اور آبپاشی کی سہولتوں کو وسیع کرنے کے لئے اپنے بنائے ہوئے پروگرام کا نفاذ کریگی۔ اس کے علاوہ وہ ایسی دشواریوں کو دور کریگی جن سے رقبہ نظام ساگر کی ترقی میں پہلے سابقہ پڑا ہو۔ متعلقہ مسائل پر بھی مجلس کو توجہ کرنی پڑیگی۔ مثلاً رسل و رسائل کے ذرائع کو ترقی دینا اور پیداوار کے نقل و حمل کے لئے سہولتوں میں اضافہ کرنا۔ دوسرے مسائل جو مجلس کے دائرہ عمل میں آتے ہیں یہ ہیں کہ محکمہ علاج حیوانات اور محکمہ انجمن اتحاد باہمی کے کام میں مدد دیجائے۔ اشیاء فروخت کرنے والی انجمنیں قائم کی جائیں۔ محصورہ جنگل کا تحفظ کیا جائے اور کسانوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے ابتدائی مدارس قائم کرنے کی سہولتوں کے لئے گنجائش نکالی جائے۔ فی الحال یہ مرکزی مجلس چار چار مہینے کے فصل سے منعقد ہوا کریگی تاکہ اس کام کی تنقیح کرے جو وقتاً فوقتاً انجام پاتا رہیگا۔ اور اخذ کردہ نتائج کی روشنی میں مستقبل کے لئے لائحہ عمل تیار کرے۔ رقبہ نظام ساگر میں اصلاحی اسکیموں کی مالی امداد کے لئے (۵) لاکھ روپے مجلس کے اختیار میں دئے گئے ہیں۔

• • • • • •

مال گاڑیوں کو متحرک رکھو۔ نظام اسٹیٹ ریلوے کے محکمہ نے سکندر آباد اسٹیشن پر سامان رکھنے اور اس کی نگرانی کرنے کا محصول یومیہ یا اس سے کم کے لئے دو پائی سے بڑھا کر ایک آنہ کردیا ہے۔ تجارت کی موجودہ حالت کے لحاظ سے اس تصفیہ پر تاجر طبقہ زیر دست احتجاج کرتا اور کہتا کہ یہ ایک ناجائز قدم اٹھایا گیا ہے لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اور محصول کے اضافہ کو رضامندی سے قبول کرلیا گیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تاجر طبقہ نے اسے پسند کیا اور یہ کہ محکمہ نے جو کارروائی کی ہے وہ حق بجانب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ کی ناگہانی ضرورتوں کے تحت فوجی ذخیروں کے نقل و حمل کیلئے اور فوجوں اور ان کے متعلقہ سامان کی زبردست نقل و حرکت کے سبب سے ریل کے ڈبوں کی مانگ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ برطانیہ اور ممالک متحدہ امریکہ میں صنعتی مشینیں جنگی سامان کی تیاری میں لگادی گئی ہیں ایسی صورت میں نئے ڈبے خرید کر اس بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے بہت کم مواقع ہیں۔ ان حالات میں نظام اسٹیٹ ریلوے نے ہندوستان کی دوسری ریلوں کی طرح کچھ عرصہ پہلے "مال گاڑیوں کو متحرک رکھو" کی مہم شروع کردی ہے تاکہ یہ یقین ہوجائے کہ ڈبے مفید کام میں استعمال کئے جارہے ہیں۔ اس مہم کے ایک جزو کی حیثیت سے بعض خاص مساعی عمل میں لائی گئیں اور لائی جارہی ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ڈبوں کو استعمال کرنے والوں کے ذہن نشین کرایا جا رہا ہے کہ موجودہ ناگہانی ضرورت کے زمانہ میں ڈبوں کو مصروف رکھنے کے لئے وہ اپنی حد تک انتہائی کوشش کریں چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر تاجر طبقے کے اراکین سے شخصی تعلقات قائم کئے گئے ہیں۔ مہم کو کامیاب بنانے کی ضرورت پر زور دینے کے لئے ان پر واضح کیا گیا ہے کہ ریلوے کے محکمہ کو موثر طور پر امداد دینے کے ذریعوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ڈبوں سے اپنے سامان اتارنے اور رکھنے میں عجلت کریں جو ریل کے ڈبوں کو متحرک رکھنے میں بہت ممد ہوگا اور ریلوے اسٹیشنوں میں سامان جمع بھی نہونے پائیگا۔

اگرچہ ان مساعی کے اچھے نتائج نکلے لیکن پھر بھی ان انتہائی مفید نتائج میں جو حاصل کئے جاسکتے ہیں اور ان نتیجوں میں جواب تک حاصل ہوئے ہیں اچھا خاصہ فرق ہے اور یہی سبب ہے کہ مال کے ڈبوں میں جگہ کی جو مانگ ہے اس وقت تک کامل طور پر پورا نہیں کیا جاسکا۔ سائبانوں میں سے سامان کی جلد روانی کو موثر بنانے کے لئے نظام اسٹیٹ ریلوے نے کچھہ اور نئی تدبیریں اختیار کی ہیں ان میں سامان کو سائبانوں میں رکھنے کے محصول میں اضافہ کے علاوہ سامان لانے اور لیجانے کی رفتار میں اضافہ بھی ہے جس میں خاص کوئلے کی زود رفتار گاڑیوں کی آمد و رفت کے انتظامات بھی شامل ہیں۔ سامان کی شناخت اور اس کو آسانی کے ساتھہ علحدہ کرنے کے لئے لیبل لگانے کا انتظام کیا گیا ہے اور کام کے گھنٹوں میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ان تدبیروں سے "مال گاڑیوں کو متحرک رکھو" والی تحریک کو یقیناً بہت تقویت پہونچے گی۔

• • • • • •

ملیریا کی انسدادی تدبیریں۔ شہر حیدرآباد میں ملیریا کی روک تھام کے لئے جو کام کیا گیا ہے اس کے متعلق حالیہ رپورٹ میں بعض

ملاحظہ ہو صفحہ (۸)

جنگی جدوجہد

کرسمس بکس فنڈ کے لئے اپیل اوراسکی شاندار کامیابی

تمام سامان کی وقت پر روانگی

ہر ہائی نس در شہوار دردانہ بیگم صاحبہ شہزادی برار اور مسز گلنی نے سمندر پار سپاہیوں کو کرسمس کے تحفے بھیجنے کےلئے چندے کی جو مشترک اپیل کی تھی اس میں شہر حیدرآباد اور اضلاع کے عہدہ داروں اور باشندوں نے تیزی کے ساتھ فیاضانہ عطیے دئے جس پر وہ بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں ۔ طے یہ ہوا تھا کہ حیدرآباد سے تحفوں کے ایک ہزار ڈبے اور سکندرآباد سے (۲۰۰) ڈبے روانہ کئے جائیں اور ہر ڈبے میں دس روپیہ قیمت کا سامان بند کیا جائے ۔ اگرچہ اپیل پہلی اکتوبر کو جاری کی گئی تھی اور تحفوں کی روانگی کی تاریخ ۱۵ - اکتوبر مقرر کی گئی تھی لیکن عطیوں کا ایسا تانتا بندھا کہ ایک ہفتہ سے کچھ زیادہ عرصہ ہی میں مطلوبہ رقم مہیا ہوگئی۔اس رقم میں (۱۱,۹۹۸) روپیہ ۱۱ آنہ ۸ پائی حالی تھے اور (۶,۰۸۷) روپیہ ۶ آنہ ۱۰ پائی کلدار ۔ اس طرح جو رقم جمع ہوئی وہ (۲۰,۱۰۰) روپیہ حالی تھی۔ تعلیمی اور مذہبی اداروں، سرکاری محکموں ، کلبوں ، کاروباری اداروں، اورہر پیشہ کے لوگوں نے فنڈ میں چندہ جمع کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح تحفوں کو بند کرنے کےلئے خالی ڈبوں کی اپیل پر بھی لوگوں نے لبیک کہا اور بڑی مستعدی سے کام لیا ۔

ڈبوں کو بند کرنے کا کام

ہر ہائی نس درشہوار شہزادی صاحبہ برار، شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ صاحبزادی نفیس النسا بیگم صاحبہ مسز گلنی اور لیڈی ٹاسکر کی رہنمائی میں حیدرآبادی خواتین کی جنگی کمیٹی نے تحفوں کو ڈبوں میں بند کرنے اور انہیں وقت پر روانہ کرنے کےلئے تیار رکھنے کا کام انجام دیا ۔ خود شہزادیاں فرخ فال نے بہ نفس نفیس کئی تحفوں کو ڈبوں میں بند فرمایا۔ لیڈی حیدری کلب جہاں خود شہزادی صاحبہ برار تشریف فرما ہو کر روزانہ اس کام میں مصروف رہتی تھیں تحفوں کو ڈبوں میں بند کرنے اور انہیں روانہ کرنے تک ایک مفید مشغلہ کا مرکز بنا رہا ۔ اسی دوران میں ہز ہائنس نواب اعظم جاہ بہادر شہزادہ برار بھی کلب تشریف لے گئے اور اپنے دست مبارک سے ایک ڈبہ کو بند فرمایا ۔

پبلک کا شکریہ

آخر میں مسز گلنی اور شہزادی صاحبہ برار نے فیاضانہ چندوں کے لئے معطیوں کا شکریہ ادا کیا اور تجویز پیش فرمائی کہ بچی ہوئی زاید رقم شاہی ہوائی فوج کے تین حیدرآبادی دستوں کو کرسمس کے تحفے دینے میں صرف کی جائے ۔ اس تجویز کا خیر مقدم کیا گیا ۔

جنگی کشتی موسومہ "حیدرآباد" کے ملاحوں کےلئے تحفے

کرسمس بکس فنڈ کی اپیل کے ساتھ ساتھ حیدرآبادی خواتین کی جنگی کمیٹی نے یہ اپیل بھی کی ہے کہ حضور اقدس و اعلی کی جانب سے شاہی بیڑے کو بطور تحفہ دی ہوئی جنگی کشتی " حیدرآباد " کے ملاحوں کو بھی تحفے بھیجے جائیں ۔ طے یہ ہوا ہے کہ صرف خواتین کی طرف سے ہر ملاح کو پوستین کا کوٹ ، خود ، اور دستانے دئے جائیں چنانچہ خواتین نے ان تحفوں کو بھیجنا شروع کردیا ہے ۔

زمرد محل میں فلمی شو

اس سلسلے میں زمرد محل کا فلمی شو بھی قابل ذکر ہے جو ۲ - دے کی صبح کو ہوا تھا ۔ اس میں مدارس وسطانیہ وفوقانیہ نسوان اور کلیہ اناث کی طالبات کو پانچ فلم دکھائے گئے جو اسٹریلیا کی مساعی جنگ اسٹریلیا میں ہوائی جہازوں کی تیاری ہندوستان میں مسلح گاڑیوں اور دوسرے جنگی سازوسامان کی سربراہی اور سپاہیوں کیلئے اشیائے خوراک لئے جانے والی گاڑیوں (Conteens) کی تنظیم سے تعلق رکھتے تھے ۔ اسٹریلیا سے متعلقہ فلموں کے سوا بقیہ فلم ہندوستان کے فلم اڈوائزری بورڈ کے تیار کئے ہوئے تھے ۔

متذکرۂ بالا فلموں کی نمائش کے سلسلے میں مالکان زمرد محل شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے پردے کے انتظامات کےلئے جو بہت معقول تھے بلا تاخیر ہال استعمال کرنے کی اجازت دی محکمہ تعلیمات بھی جس نے فلمی شو کی تحریک کی تھی شکریہ کا مستحق ہے ۔

جنگی خیرات کیلئے امدادی کھیل

فرانسیسی ڈرامہ اونڈین (" Ondine ") کو اسٹیج پر پیش کرنے کے بعد گزشتہ مہینے کی مساعی جنگ اختتام کو پہنچیں ۔ شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ نے اس ڈرامے کا انتخاب کرکے خود ہی اس کا ترجمہ فرمایا تھا ۔ تاکہ جنگ سے متعلقہ خیراتی کاموں کے سلسلے میں اسے خواتین کو دکھایا جائے اس ڈرامہ کے تین کھیل بتلائے

ملاحظہ ہو صفحہ (۶)

سپاہیوں کے لئے کرسمس کے تحفے

حیدرآباد کی خواتین نے ہرہائی نس دوشہوار دردانہ بیگم صاحبہ شہزادی برار و شہزادی نیلوفر فرحت بیگم صاحبہ کی پرجوش رہنمائی میں پچھلے مہینے جنگی کام کے سلسلے میں بڑا امتیاز حاصل کیا ہے خواتین بلدی حیدری کلب میں سپاہیوں کے لیے کرسمس کے تحفے ڈبوں میں بند کر رہی ہیں۔ سیدھی دونوں شہزادیاں فرخ دل بہ نفس نفیس تحفوں کو ڈبوں میں بند فرما رہی ہیں۔

ممالک محروسہ کے محابس اور جنگی مساعی

قیدیوں کو خیاطی کی تعلیم دی گئی

روزانہ دو ہزار ملبوسات کی تیاری

ممالک محروسہ سرکارعالی کی جنگی مساعی میں یہاں کے محابس نے بھی مناسب حصہ لیا ہے اور ان کا خاص کام ہندوستانی فوج کےلئے وردیاں تیار کرنا ہے - چنانچہ کل (۴۰۶) قیدی وردیوں کی سلائی میں مصروف ہیں اور ۱۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع تک انہوں نے (۲۲۱۲۹۶) ملبوسات تیار کئے -

آغاز کار

اگست سنہ ۱۹۴۰ع میں حکومت ہند کے محکمۂ سپلائی نے سرکاری طور پر یہ دریافت کیا تھا کہ کیا ممالک محروسہ سرکارعالی کے محابس میں ہندوستانی فوجوں کےلئے وردیاں سینے کا کام ہوسکتا ہے - جس کا جواب اثبات میں دیاگیا لیکن بعد کو یہ اطلاع ملی کہ محکمۂ سپلائی نے یہ طے کیا ہے کہ فوجی کپڑے حیدرآباد میں نہ سلائے جائیں - چنانچہ صدر ناظم صاحب محابس نے اپنے ایک عہدہ دار کو دہلی اور شملہ روانہ کیا تاکہ عہدہ داران سپلائی کو اس سے واقف کیا جائے کہ ممالک محروسہ کے محابس کی تنظیم تجارتی بنیادوں پر کی گئی ہے اور وہ کپڑے سینے اور خیمے اور فرنیچر وغیرہ تیار کرنے پر آمادہ ہیں- چنانچہ محکمہ سپلائی کی جانب سے صدر ناظم صاحب محابس ممالک محروسہ کو ”امتحاناً“ چھہتر ہزار سے زیادہ ملبوسات تیار کرنے کی فرمائش وصول ہوئی -

چھوٹے پیمانے پر ابتدا

اس وقت حیدرآباد کے صدر محبس میں پاؤں سے چلانے والی صرف بارہ عدد سنگر مشین زیر استعمال تھیں اور اس فرمائش کی تکمیل کےلئے قوت محرکہ سے چلنے والی مشین اور بنچیں نصب کرنا ضروری تھا - اور چونکہ سپلائی سے واقف قیدیوں کی تعداد بہت کم تھی اس لیے ان کی تعداد میں اضافہ کرنا بھی لازمی تھا - چنانچہ مددگار صاحب محابس کو کلکتہ روانہ کیاگیا اور وہاں ایک سو پاور مشین اور بنچیں اور کاج بنانے کی ایک مشین خریدنے میں کامیابی ہوئی - اور اس کے بعد بمبئی میں تین برقی موٹریں بھی حاصل کرلی گئیں -

جماعت ہائے خیاطی کا قیام

اس دوران میں قیدیوں کےلئے خیاطی کی جماعتیں شروع کی گئیں اور حیدرآباد کے صدر محبس کا انتظام مہتمم صاحب صدر محبس اورنگ آباد کے تفویض کیاگیا کیونکہ انہوں نے صوبجات متحدہ کے محکمۂ محبس میں تیس سال کی خدمات کے دوران میں فن خیاطی سے متعلق کافی تجربہ حاصل کیاتھا -حیدرآباد کےصدر محبس میں پاور مشینوں کے نصب کرنے میں جتنا عرصہ لگا اس مدت میں پہلی جماعت ہائے خیاطی میں تربیت پانے والے قیدی کام شروع کرنے کےلئے تیار کرلئے گئے تھے -

فرمائشات کی تکمیل

اس آرڈر کی تکمیل کچھہ اس خوبی سےکی گئی کہ محکمۂ سپلائی نے سپلائی کے ٹھیکہ داروں کی فہرست میں ممالک محروسہ کے محابس کو بھی شامل کرلیا اور اب یہ حال ہے کہ ایک آرڈر کی تکمیل سے قبل ہی دوسرا مل جاتا ہے ساتھہ ہی یہ امر بھی اطمینان بخش ہے کہ ممالک محروسہ کے محابس میں سلے ہوے ملبوسات میں سے جو رد کئے گئے ان کی تعداد چار فیصد سے زیادہ نہیں -

دن رات کام جاری ہے

کام کرنے والوں کی چوکیاں دو بار بدلی جاتی ہیں اور دن رات کام جاری رہتا ہے - روزانہ دو ہزار کپڑے سیئے جاتے ہیں - اور ۱۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع تک منجملہ (۲۲۱۲۹۶) کپڑے تیار کئے گئے -

ممالک محروسہ سرکارعالی کی جانب سے محکمۂ سپلائی کو جو امداد مل رہی ہے اس سے قطع نظر اس طریق کار کی وجہ سے صدہا قیدی ایک ایسا پیشہ سیکھہ لیں گے جو ان کی رہائی کے بعد ان کےلئے حلال کی روزی کمانے کا ذریعہ ثابت ہوگا -

---

به سلسله صفحه (۴)

گئے جن سے معقول آمدنی ہوئی یہ کامیابی بڑی حد تک شہزادی صاحبہ کی ان تھک کوششوں کی ممنون ہے جنہوں نے اسے پیش کرنے میں ذاتی طور پر دلچسپی لی تھی - شہزادی موصوفہ ہر ریہرسل میں تشریف لاکر ناظرین کی نشست و آرام اور روشنی وغیرہ کے انتظامات کی نگرانی فرماتی تھیں کھیل میں حصہ لینے والی خواتین کےلئے موزوں لباس کا انتخاب بھی خود انہوں نے ہی فرمایا تھا -

حیدرآباد کے مرکزی جیل میں جنگی کام
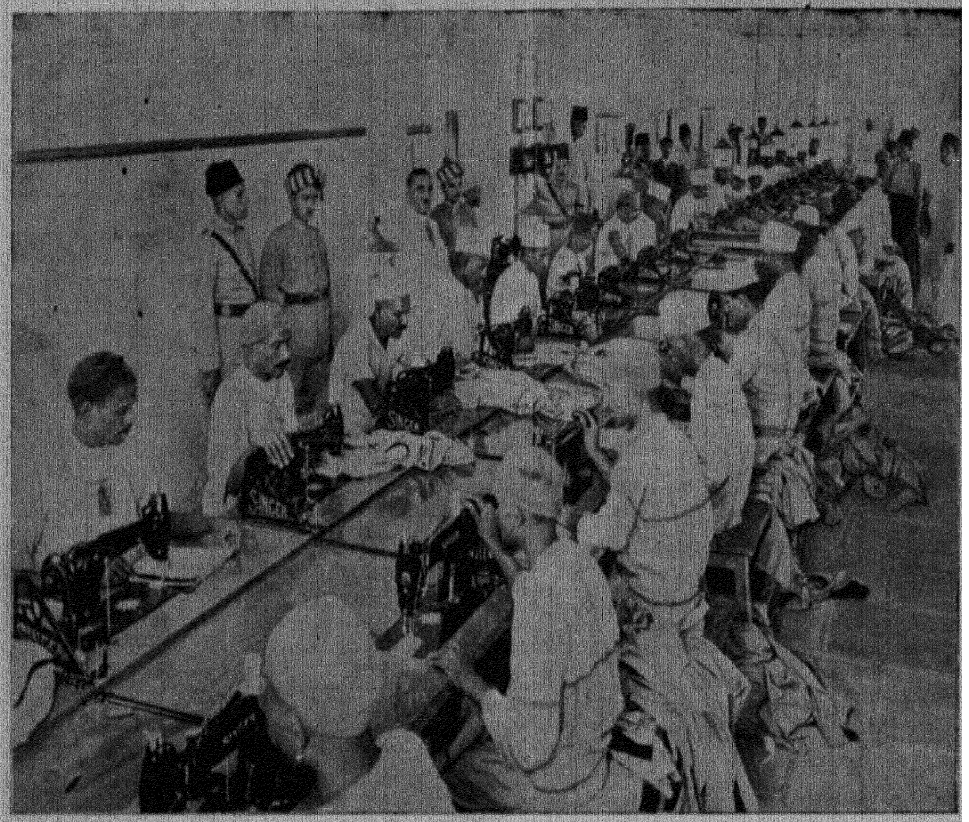
آپ اس اشاعت کے ایک مضمون میں دیکھیں گے کہ قیدیوں کے ایک حصہ کو مرکزی جیل میں کچھ عرصہ سے جنگی ملبوسات سینے کے کام پر لگادیا گیاہے ۔

اوپرکی تصویر میں قیدی جنگی کام میں مصروف ہیں ۔

جنگی کاریگروں کی تربیت

نئی تجاویز

حیدرآباد کی جنگی مساعی کے تحت کار آموزوں کی کثیر تعداد کو سرگرم عمل بنانے کی غرض سے جنگی اغراض کے لئے فنی تربیت دینے کے ضمن میں چند تجاویز حکومت سرکار عالی کے زیر غور ہیں جن کے مصارف کا تخمینہ مزید پچیس ہزار روپے متوالی اور پچاس ہزار روپے غیر متوالی ہے ۔

تجاویز

اس ضمن میں ایک یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ حربی اور دستکاری کی تربیت پانے والے کار آموزوں کو جو ماہانہ وظیفہ ملتا ہے وہ اضافہ کر کے بارہ روپے آٹھ آنے کردیا جائے اور اس کے علاوہ ماہانہ دو روپے آٹھ آنے کے حساب سے علحدہ رقم جمع کی جاتی رہے جو کامیابی سے تربیت کی تکمیل اور پیش کردہ ملازمت میں داخل ہونے کے بعد دی جائے ۔ فی الحال تو تربیت یابندوں کو ماہانہ دس روپے دئے جاتے ہیں اور تین ماہ کی اطمینان بخش کارگزاری کے بعد مزید ڈھائی روپے ملتے ہیں لیکن یہ رقم تربیت کی اطمینان بخش تکمیل اور پیش کردہ ملازمت کے قبول کئے جانے کے بعد واجب الادا ہوتی ہے ۔

اس تجویز کو روبہ عمل لانے کے لئے پچیس ہزار روپے سالانہ مزید مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ مرکز تربیت فنی واقع کاچی گوڑہ سے ملحق ایک اقامت خانہ تعمیر کیا جائے جس میں (۲۵۰) تربیت یابندوں کے لئے گنجائش ہو ۔ اضلاع میں رہنے والے امید واروں کی تعداد میں روز افزوں اضافے کی وجہ سے اس قسم کا رہائشی انتظام ضروری ہوگیا ہے اس کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا جارہا ہے کہ اقامت خانہ میں جانے کی وجہ سے یہ ممکن ہوسکے گا کہ تربیت یابندوں کو مضرت رساں پروپگنڈہ کے اثرات سے دور رکھا جائے ۔ اس کے علاوہ عہدہ داروں کو تربیت یابندوں کی صحت کا خیال رکھنے کا بھی بہتر موقع ملیگا اور تربیت یابندے نظم وضبط کے اصول سے آگاہ ہوسکیں گے ۔ ان تجاویز کی نوعیت تجرباتی ہے ۔

موجودہ تعداد

اس موقع پر یہ واضح کردینا مناسب ہوگا کہ مرکز تربیت فنی میں زیر تربیت امید واروں کی تعداد (۵۰۱) ہے جس میں سے (۱۵۳) برطانوی ہند میں حربی خدمت کے لئے تربیت حاصل کر رہے ہیں ۔ (۴۷) ہندوستانی فضائیہ کے گراونڈ اسٹاف میں داخلہ کے لئے زیر تربیت ہیں اور (۲۰۸) دستکاری کی تربیت پارہے ہیں ۔ امیدواروں کی تربیت کے لئے جو سہولتیں موجود ہیں ان کے تحت (۷۴۳) تک امید واروں کو تربیت دی جاسکتی ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۳)

نمایاں اور جاذب نظر اعداد و شمار دئے گئے ہیں ۔ ان اعداد و شمار سے اس کام پر روشنی پڑتی ہے جو محکمہ کے قیام یعنی سنہ ۱۳۳۹ف سے اب تک انجام دیا گیا ہے ۔ شہر کے خاص خاص ہسپتالوں اور شفاخانوں میں جن مریضوں کا علاج کیا گیا ان کے اعداد و شمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ ملیریا کا اثر قابل لحاظ حد تک گھٹ گیا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اب اس کا اثر مقابلتہ بہت کم رہ گیا ہے سنہ ۱۳۳۹ف میں ملیریا کے (۴۲۳۰) مریضوں کا علاج کیا گیا اور پچھلے سال یعنی سنہ ۱۳۵۰ف میں صرف (۱۸۶۲) مریض علاج کے لئے رجوع ہوئے سنہ ۱۳۴۲ف اور ۱۳۴۴ف کے درمیان تو مریضوں کی تعداد میں زبردست کمی ہوئی سنہ ۱۳۴۲ف میں (۳۳۲۵۲) مریضوں کے نام درج رجسٹر ہوئے تھے اور سنہ ۱۳۴۴ف میں صرف (۱۵۸۷۸) مریض رجوع ہوئے ۔ اسی طرح طحال کے مریضوں کی تعداد میں بھی غیر معمولی تخفیف ہوئی ہے ۔ چنانچہ ۱۱ سال پہلے کا اشاریہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے بعض حصوں میں اس مرض کے ۸۷ فیصد مریض پائے گئے مگر پچھلے سال یعنی سنہ ۱۳۵۰ف میں ان کی تعداد (۵۰۰) فیصد سے زیادہ نہ بڑھ سکی ۔ واقعہ یہ ہے کہ (۱۷) مقامات میں (۱۲) مقامات جن کا اشاریہ میں اندراج ہے طحال کے بیماروں سے بالکل پاک و صاف ہوگئے تھے اسکول کے بچوں کے متعلق طحال کی بیماری کے جو اعداد و شمار ہیں وہ خاص طور پر دلچسپ ہیں پچھلے سال شہر کے (۲۷) ابتدائی مدرسوں میں (۳۶۱۹) بچوں کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ صرف (۱۶) بچوں کی طحال بڑھی ہوئی ہے یعنی (۰۳۵.۰) فیصد اس مرض میں مبتلا ہیں ۔

ریلوے کی فوجی یونیٹوں کا قیام

کل ہند تربیتی اسکیم میں حیدرآباد بھی حصہ لے گا

ایک سو افراد پر مشتمل پہلا دستہ

عراق شام اور ایران پر قبضہ کرلینے کی وجہ سے مشرق وسطی میں جنگی حالات بسرعت بدل گئے ہیں اور ریلوے کےلئے فن‌داں اور انتظامی عملے کی ضرورت میں توقعات سے بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے ۔ چنانچہ اب ریلوے کےلئے جن اشخاص کی ضرورت ہے ان کی تعداد چھہ ماہ قبل کے تخمینے سے کئی گنی زیادہ ہے ۔ مرکزی ریلوے بورڈ کی خواہش پر حکومت سرکارعالی کی ریلوے کی جانب سے امید واروں کی بھرتی اور تربیت کا کام شروع ہوگیا ہے ۔ فی‌الحال جو تعداد مقرر کی گئی ہے وہ ایک سو ہے جس میں ساٹھہ گینگ من بیس گارڈ اور بیس اسٹیشن ماسٹر شامل ہیں ۔ بوقت ضرورت اس دستہ کو ریلیں چلانے اور تعمیر کرنے والی ان کمپنیوں سے معتلق کردیا جاے گا ۔ جو ہندوستان اور سمندر پار کی فوجوں کے ساتھ کام کر رہی ہیں ۔

امیدواروں کی فراہمی

ضروری اشخاص کو فراہم کرنے کے خیال سے محکمہ ریلوے سرکارعالی کے عہدہ داران نظم و نسق ایسے ملازموں کو توسیع دے رہے ہیں جو وظیفے کی عمر کو پہونچ گئے ہیں اور ایسے وظیفہ یاب ملازموں کو واپس بلا رہے ہیں جو ابھی کام کرنے کے قابل ہیں تاکہ ریلوے کے مقابلتاً کم عمر ملازمین کو منتقل کیا جاسکے اس کے ساتھہ ہی امید واروں کی بھرتی اور تربیت کےلئے ریلوے کے ایک وظیفہ یاب عہدہ دار کا تقرر کیا گیا ہے اور تربیت یابندوں کی تنخواہ نظم و ضبط اور فوجی تربیت کی دیکھہ بھال کےلئے انہیں حیدرآباد رائفلس اے ۔ ایف (۱) کے ایڈجوٹنٹ کی نگرانی میں رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ جب تربیت یابندوں کا موجودہ دستہ اپنی تربیت کی تکمیل کرلے گا تو وہ آئندہ تربیت پانےوالوں کےلئے مرکزی حیثیت رکھے گا ۔ آئندہ تربیت یابندوں کا بیشتر حصہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوگا جو ریلوے کے ملازمت میں داخل نہیں ہیں ۔

اسکیم کے مصارف

اگر تمام مجوزہ عملے کو تربیت دینے کی ضرورت ہوئی تو اندازہ ہے کہ انتظام ادارہ اور تربیت دھندوں اور تربیت یابندوں کی تنخواہ کے ضمن میں ماہانہ تقریباً چھہ ہزار روپے کلدار صرف ہونگے ۔ تربیت یابندوں کو بدوران تربیت تنخواہ ملے گی جس کی مدت چھہ ماہ ہوگی ۔ خیال ہے کہ یہ اسکیم جنگی مساعی کے ایک جزو کی حیثیت سے حکومت کی منظوری کےلئے پیش کی جاچکی ہے ۔

مملکت حیدرآباد کی پست اقوام کے طلباء

شکایتوں کا انسداد

آندھرا پراونشیل آدی‌آندھرا اسٹوڈنٹس کی پہلی کانفرنس حال‌ہی میں بمقام مسولی پٹم منعقد ہوئی تھی ۔ اس میں‌جو قراردادیں منظور کی گئیں ان میں مندرجہ ذیل قراردادبھی شامل ہے :-

”یہ کانفرنس حکومت حیدرآباد سے اپنی پر خلوص شکرگزاری کا اظہار کرتی ہے کہ اس نے سلطنت‌حیدرآباد کی پست اقوام کے طلبہ کی پیش‌کردہ شکایتیں رفع کردیں ۔ اور حکومت کی جانب سے

(الف) علحدہ مدارس کا قیام (ب) مفت اقامت خانوں کا انتظام (ج) تمام اسکولوں اور کالجوں میں رعایتی فیس لینے کا فیصلہ (د) ہریجن طلبہ کو اعلی اور فنی تعلیم حاصل کرنے کےلئے وظائف کی منظوری اور (ہ) چند ہریجنوں کا مدارس کی انسپکٹری پر تقرر ان تمام امور کا دلی خیر مقدم کرتی ہے ۔“

ہزاکسلنسی نواب صدراعظم بہادر یونانی صدر شفاخانہ نظامیہ میں

ہزاکسلنسی نے ہر شعبہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا

توسیعی اسکیمیں زیر غور ہیں

ہزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکارعالی نے پچھلے مہینے سرکاری طور پر پہلی مرتبہ یونانی صدر شفاخانہ نظامیہ کا معائنہ فرمایا ۔ شفاخانہ میں یونانی تعلیم اور علاج کے لئے جو مختلف سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ ہزاکسلنسی انہیں (۷۵) منٹ تک ملاحظہ فرماتے رہے ۔

شعبۂ کلیہ ۔ صدراعظم بہادر نے پہلے نظامیہ طبی کالج کا معائنہ فرمایا ۔ حکیم مقصود علی خاں صاحب ناظم سررشتہ طبابت یونانی کی ہمراہی میں ہزاکسلنسی ہر ایک جماعت میں تشریف لے گئے ۔ نواب صاحب سے ناظم صاحب نے ان مختلف مضامین کا ذکر کیا جن کی کلیہ طبیہ میں تعلیم دی جاتی ہے ۔ ان مضامین میں علم تشریح ۔ علم منافع ۔ (فزیالوجی) ، کلیات طب ، علم الادویہ ، معالجات امراض تاریخ طب ، علم الامراض (پیتھالوجی) حفظ صحت شامل ہیں ۔

اس وقت کئی جماعتوں میں درس ہورہے تھے ہزاکسلنسی وہاں کچھ دیر ٹھیرگئے ۔ اور لکچروں کو دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے ۔

دارالمرضاء کا معائنہ

اس کے بعد نواب صاحب اوپر تشریف لے گئے جہاں تینوں دارالمرضاء کا معائنہ فرمایا ۔ یہاں جو چیزیں آپ کے ملاحظہ میں آئیں یا گوش گذار کی گئیں ان میں آپ نے اسی طرح دلچسپی کا اظہار کیا ۔ جس طرح کہ شعبۂ کلیہ میں فرمایا تھا ۔

کئی مریضوں کو آپ نے شرف تکلم بخشا ۔ ساتھ ہی حکیم مقصود علی خاں صاحب مختصر طور پر ہر مریض کی بیماری اور اس کے علاج پر روشنی ڈالتے جارہے تھے ۔ صدر اعظم بہادر ایک نو عمر مریض کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی نبض ملاحظہ فرمائی ۔ اسی وقت ایک بوڑھے عرب مریض نے نواب صاحب سے عرض کیا کہ وہ ایک عرصہ سے بیمار تھا لیکن صدر شفا خانہ میں جب سے رجوع ہوا ہے اسے صحت ہوتی جارہی ہے ۔

دوسرے شعبوں کا معائنہ

اس کے بعد صدر اعظم بہادر نے امراض کا تجربہ خانہ ۔ لباس کا کمرہ ۔ دارالمشورہ معمل جراحت (آپریشن تھیٹر) جو اس وقت زیر تعمیر ہے اور کرایہ کے وارڈوں کا معائنہ فرمایا ۔ صدراعظم بہادر نے اس حمام کو بھی ملاحظہ کیا جس سے بعض بیماریوں کے معالجہ میں کام لیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ غیر مقیم مریضوں کا شعبہ ۔ کمرہ تقسیم ادویہ اور ادویات کا مرکزی ذخیرہ جہاں سے ممالک محروسہ سرکارعالی کے تمام دواخانوں کو ادویات فراہم کیجاتی ہیں آپ کے ملاحظہ سے گذرے ۔ آخر میں نواب صاحب نے دواخانہ کے باورچی خانہ کو ملاحظہ فرمایا ۔

غیر مقیم مریضوں کے شعبہ میں نواب صاحب سے شفاخانہ کے حکیموں کا تعارف کرایا گیا ۔ اس کے بعد مریضوں کے داخلہ کے رجسٹر کو ملاحظہ فرمانے کی درخواست کی گئی ۔ رجسٹر کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ اس دن (۱۲) بجے تک (۲۷۲) جدید مریض رجوع ہوچکے تھے ۔ قدیم اس کے علاوہ تھے معائنہ کے ختم پر شفاخانہ کے عملہ کی طرف سے نواب صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے ۔

شفاخانہ کی مختصر تاریخ

یونانی طبی پیشہ کو سنہ ۱۳۰۰ف ہی میں سرکاری طور پر تسلیم کرلیا گیا تھا ۔ اس وقت اعلی حضرت غفران مکان نے یونانی شفاخانہ اور طبی مدرسہ کی تعمیر کے اخراجات کی منظوری عطا فرمائی ۔ سنہ ۱۳۳۶ف میں حضور اقدس اعلی نے بذریعہ فرمان مبارک ان دونوں اداروں کی از سرنو تنظیم کے لئے ایک تفصیلی اسکیم طلب فرمائی ۔ جس کی وجہ سے کئی اصلاحات عمل میں آئیں (۸) سال بعد ایک اور فرمان شرف صدور لایا جس میں مزید توسیع کی ہدایت فرمائی گئی ۔ اور حکم ہوا کہ طبی مدرسہ کو کالج میں تبدیل کردیا جائے ۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضور اقدس و اعلی کے دست مبارک سے موجودہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کی تعمیر پر (۸) لاکھ روپے صرف ہوئے ۔ دو سال قبل حضور پرنور نے شفاخانہ کا رسمی افتتاح فرمایا ۔

موجودہ سہولتیں

کلیہ طبیہ نظامیہ میں طبیب مستند اور طبیب ماہر کی ڈگریوں کے لئے طلباء کو تربیت دی جاتی ہے ۔ دونوں

یونانی صدر شفا خانہ نظامیہ

شفا خانہ نظامیہ مین مقیم مریضون کے وارڈ کا ایک اچھا منظر شفا خانے مین (۷۰) مریضون کے رہنے کی گنجائش ہے اور ضرورت ہو تو زیادہ سے زیادہ (۲۵۰) تا (۳۰۰) مریضون کے قیام کی سہولتوں کا انتظام کیا جاسکتا ہے ۔

جماعتوں کے نصاب کی مدت علی الترتیب تین اور پانچ سال ہے۔ تمام طلباء کو تعلیم کے دوسرے سال سے لیکر پانچویں سال تک غیر مقیم اور مقیم مریضوں کے علاج میں نسخوں اور تشخیص کی عملی تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے اس وقت سال اول میں (۲۲) طلباء تعلیم پارہے ہیں سال دوم میں طلباء کی تعداد (۱۹) ہے ۔ سال سوم میں (۱۶) طلباء شریک ہیں سال چہارم میں صرف ایک طالب علم ہے ۔ نصاب تعلیم بہت وسیع ہے جس میں علم کیمیا وطبعیات کلیات طب علم مناقع الاعضاء ۔ علم تشریح علم الادویہ' جراحیات' علم حفظ صحت سمیات وطب قانونی ۔ علم الامراض ۔ اور علم جراثیم وغیرہ شامل ہیں ۔ جو طلباء عربی نہیں جانتے ان کے فائدے کے لئے [illegible] جماعتوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے کیونکہ اعلیٰ [illegible] میں عربی کا جاننا ضروری ہوجاتا ہے اردو ذریعہ [illegible] وظیفوں کی [illegible] میں سہولتیں فراہم [illegible] دو ہزار (۴) سو رو[illegible] جاتے ہیں

طبی امداد

[illegible] سلسلے میں [illegible] مقیم مریضوں کے [illegible] مریضوں کے لئے گنجائش رکھی گئی [illegible] کا بغیر معاوضہ علاج کیا جاتا ہے ۔ [illegible] وارڈ میں (۸) مریضوں کے قیام کا انتظام ہے ۔ اس کے علاوہ موجودہ [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible] مریضوں کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس انتہائی تعداد کے قیام کا انتظام اس وقت کیا جائے گا جبکہ فنڈ اس کی اجازت دے شعبہ طبی امداد (شفاخانہ رہایشی) کا کام دو نامور اور قابل اطباء کے سپرد ہے جسکی اعانت کے لئے ایک طبیب مقیم' چند سند یافتہ اطباء اور تربیت یافتہ اینسات (نرسز) موجود ہیں۔ غیر مقیم مریضوں کے شعبہ کا انتظام بھی اچھا ہے ۔ اور اس میں (۴) قابل اطباء کام کر رہے ہیں یہ شعبہ روزآنہ اوسطاً ڈیڑھ ہزار مریضوں [illegible] کا انتظام کرسکتا ہے ۔ سال گزشتہ (۴) لاکھ (۱۲) ہزار (۹ [illegible] مریضوں کا علاج کیا گیا۔

نئی عمارتیں

شفاخانہ میں جو سہولتیں فراہم کی گئی ہیں ان میں اور اضافہ کیا جارہا ہے ۔ اور اس میں ایک لاکھ (۶۰) [illegible] ہزار [illegible] اور [illegible] کم [illegible] دی ہے۔ یہ عمارتیں شفا خانہ کی موجودہ عمارت کے متصل تعمیر ہے [illegible] قیام کے لئے جس [illegible] ہزار (۵) سو روپیوں کی [illegible]

نواب صدر اعظم بہادر کی گلبرگہ میں تشریف آوری

اضلاع کا پہلا سرکاری دورہ

باشندوں کی تمام جماعتوں نے پرجوش خیر مقدم کیا

نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت سرکار عالی گزشتہ ماہ کے آخری دنوں میں تین یوم کے لئے وارد گلبرگہ ہوئے آپ نے اس طرح پہلی مرتبہ اضلاع سے سرکاری طور پر اپنا ربط قائم فرمایا - ہردن کثیر مصروفیات میں گزرا - روزانہ پروگرام جس میں مساجد منادر درگاہوں تاریخی عمارتوں تعلیمی اداروں سرکاری دفاتر اور معاشرتی و کاروباری مرکزوں کا معائنہ شامل تھا صبح سات بجے سے شروع ہو کر رات میں بہت دیر تک جاری رہتا تھا- نواب صاحب نے اس دوران میں گلبرگہ کی مجلس صفائی اور مجلس ضلع کے مشترک سپاسنامہ استقبالیہ کو سماعت فرماکر جواب عنایت کیا کوتوالی ضلع گلبرگہ کی پریڈ ملاحظہ کی اور ایڈریس قبول کیا - گلبرگہ کی مجلس امداد جنگ (وار کمیٹی) کے سالانہ جلسہ کی صدارت فرمائی اور اسکوٹ ریالی (اجتماع کشافان) اور کیمپ فائر کو ملاحظہ کیا جو ان کے اعزاز میں ہوئے تھے عوام نے سڑکوں پر جمع ہو ہو کر جہاں کہیں نواب صاحب نظر آئے گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدمی نعرے بلند کئے -

پہلی مصروفیت

نواب صدر اعظم بہادر نے سب سے پہلے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی درگاہ میں حاضر ہو کر اپنے نظام العمل کی بہ طریق احسن ابتدا فرمائی - بعد ازاں درگاہ کے مختلف تعلیمی اداروں کا معائنہ کیا - آپ نے درگاہ کے انتظامی معاملات میں نواب غوث یار جنگ بہادر کی کوششوں سے جو ہرجہتی اصلاحات روبہ عمل آئی ہیں بالخصوص احاطہ درگاہ سے گداگری کے دفعیہ کی تدابیر کی ستائش فرمائی - رخصت کے وقت صدر اعظم بہادر نے (۱۰۰) روپے بطور نذر پیش کئے اور مزید پچاس روپے بچوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے عطا فرمائے -

شرن بسپا کا مندر

واپسی میں صدر اعظم بہادر نے مختصر طور پر ہندوؤں اور مسلمانوں کی تاریخی اور مذہبی اہمیت رکھنے والی عمارتوں کا معائنہ کیا جن میں سلاطین بہمنی کے گنبد شرن بسپا کا مندر علاؤالدین حسن گنگو بہمنی بانی سلطنت بہمنیہ کا مقبرہ مسجد بازار اور روضۂ شیخ شامل تھے - روضۂ شیخ میں آپ نے مبلغ (۵۰) روپے نذر گزرانے - بعد ازاں نواب صاحب نے قلعہ گلبرگہ کی مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائی جہاں مصلیوں کی کثیر تعداد تھی - یہ مسجد چودھویں صدی عیسوی میں تعمیر ہوئی تھی -

بلدی سپاسنامہ کی سماعت

دوپہر میں صدر اعظم بہادر نے مجلس صفائی اور مجلس ضلع کے مشترک ایڈریس کو ٹون ہال میں سماعت فرمایا - اپنے جواب میں نواب صاحب معزز نے ان کے دلی خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے گلبرگہ کی مذہبی اور تاریخی اہمیت پر زور دیا - آپ نے فرمایا کہ ”ہر ملک و قوم کی تدریجی ترقی میں قدیم روایات کا نہایت اہم حصہ ہوتا ہے - عہد کہن کی ان نشانیوں میں گزرے ہوئے زمانہ نے آپ کے لئے جو میراث چھوڑی ہے وہ اتحاد و اتفاق ہے - اس کی حفاظت آپ کا فرض ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر کوئی ملک باعزت مستقبل حاصل نہیں کرسکتا -“

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ مجھے آپ کا با رونق شہر دیکھکر اور مدنی آسائش فراہم کرنے میں مجلس ضلع اور مجلس لوکل فنڈ کی سرگرمیاں معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی- خصوصاً حفظان صحت کے اصول پر نئے گنج کی تعمیر اور قانون مارکٹ (مارکیٹنگ ایکٹ) کے نفاذ سے کاشتکاروں اور بیوپاریوں کو جو فوائد پہنچے ہیں وہ ہر آئینہ لائق اطمینان ہیں - ”حضرت اقدس و اعلی کو اپنی عزیز رعایا کی بہبودی کا جس قدر خیال ہے اور اس پر بارگاہ ظل سبحانی سے احسانات کی جو بارش کی گئی ہے اس کی نظیر کسی اور مقام پر مشکل ہی سے مل سکے گی - میرا یہ عقیدہ ہے کہ ملک کے ذرہ ذرہ میں فیضان شاہانہ کا وہ مبارک پرتو موجود ہے جس نے مملکت حیدرآباد کو تمام ہندوستان میں یکتا بنا دیا ہے -“

باہمی تعاون کی اپیل

عہدۂ صدارت عظمی پر اپنے تقرر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نواب صاحب موصوف نے فرمایا کہ ”یہ نوازش شاہانہ تھی کہ اس اہم ذمہ داری کے واسطے مجھ ناچیز کا انتخاب فرمایا گیا - اگر آقائے ولی نعمت کی کرم گستری میرے شامل حال رہی تو امید ہے کہ میں ان ذمہ داریوں سے اطمینان بخش طریقہ پر عہدہ برآ ہوسکوں گا - آپ نے فرمایا کہ ”ملک و مالک کی وفادارانہ خدمت پر سچے خادم

ملک کا مقصد حیات ہونا چاہئے - یہی نصب العین ہمیشہ میرے پیش نظر رہیگا - اور میں توقع کرتا ہوں کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مجھے رعایائے آصفی کے جملہ طبقات کا کامل تعاون اور اتحاد عمل حاصل رہیگا -''

شہر کی ضروریات اور مشکلات کی طرف رجوع ہوتے ہوئے جن کا ایڈریس میں تذکرہ کیا گیا تھا صدر اعظم بہادر نے ان پر ہمدردانہ غور کرنے اور انہیں متعلقہ محکمہ جات میں غور مناسب کےلئے روانہ کرنے کا وعدہ فرمایا - اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے ارشاد فرمایا - '' مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ بچوں کی جسمانی نشوونما کو بھی ضروری توجہ سے محروم نہیں رکھا گیا ہے - انہیں بچوں کے دست وبازو سے مستقبل کی تشکیل ہوگی - اس لئے ان کا تندرست و توانا ہونا قومی زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے - نظر برآں بچوں کے بازی گاہ میں ایک بارہ دری اور ورزش گاہ (جمنازیم) کی تعمیر کےلئے میں اپنی خوشی کے ساتھ اپنی اختیاری گنجائش سے پانچ ہزار (۵,۰۰۰) روپے منظور کرتا ہوں -

صنعتی مزدوروں کی فلاح وبہبود

نواب صدراعظم بہادر نے صنعتی مزدوروں کی رہایش کےلئے مفید صحت مکانات کی تعمیر کی ضرورت جتلاتے ہوئے ارشاد کیا کہ گلبرگہ جیسے شہر میں جو ملک سرکارعالی کا اہم صنعتی مقام ہے ایسے مکانات کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے - ایسے مکانات بنانے کی ذمہ داری مجلس صفائی (مجلس بلدیہ) کے علاوہ خود مالکان کارخانہ جات پر بھی عاید ہوتی ہے - آپ نے اطمینان دلایا کہ اس ضمن میں اگر حکومت کی امداد کی ضرورت ہو تو اس پر احتیاط کے ساتھ غور کرکے واجبی حدتک منظوری صادر کی جائیگی -

ضلع کی مجلس امداد جنگ میں شرکت

اس کے فوراً بعد ہی نواب صدراعظم بہادر نے ڈسٹرکٹ وار کمیٹی (مجلس امداد جنگ ضلع گلبرگہ) کے سالانہ جلسہ کی صدارت فرمائی جہاں عوام کی جانب سے پانچ ہزار کی رقم وار پرپز فنڈ (War Purposes Fund) میں چندہ کے طور پر پیش کی گئی - اس جلسہ کی تقریروں سے ظاہر ہے کہ گلبرگہ نے اس وقت تک ہریکین فنڈ (Hurricane Fund) میں ایک لاکھ بیس ہزار کی رقم داخل کرنے کے علاوہ مختلف جنگی مدات میں بائیس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے اور پچیس ہزار روپیہ کے ڈیفنس بانڈز (Government of India Defence Bonds) خریدے ہیں - نواب غوث یار جنگ بہادر صوبہ دار گلبرگہ نے اپنی تقریر میں نواب صدر اعظم بہادر کے شاندار کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں برطانوی ہند کے اعلی ماہران نظم و نسق میں شمار کیا اور انہیں یقین دلایا کہ جملہ تدابیر نظم و نسق میں جو عوام کی فلاح و بہبود کےلئے اختیار کی جائیں انہیں رعایا کا تعاون حاصل رہےگا -

صدر اعظم بہادر کی تقریر

صدراعظم بہادر نے فی البدیہہ تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ برطانوی ہند میں نظم و نسق کے علاوہ دوسرے شعبوں میں انہیں جو کچھ کامیابی حاصل ہوئی اس کا بہت بڑا سبب وہ ہمدردانہ تعاون تھا جو عوام کے ہر طبقہ کی جانب سے انہیں حاصل رہا - آپ نے فرمایا کہ اسی طرح حیدرآباد میں بھی آپ کی کوششوں کی کامیابی بہت کچھ اس ہمدردی تائید اور تعاون پر موقوف رہیگی جو انہیں اپنے گراں فرائض کی انجام دہی میں عوام کی جانب سے حاصل ہوگی - نواب صاحب نے یقین دلایا کہ وہ اس گرمجوشانہ خیر مقدم سے بہت متاثر ہوئے جو گلبرگہ میں ان کی آمد کے موقع پر کیا گیا تھا - آپ نے اسے فال نیک قرار دیا -

لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے صراحت کی کہ یہ فوجوں اور قوتوں کا تصادم نہیں بلکہ دو متضاد اصولوں کی جنگ ہے - یہ قوت کے خلاف حق کی لڑائی ہے آپ نے واضح فرمایا کہ ہٹلر ایک ''نیا نظام'' قائم کرنے پر تلا ہوا ہے جو انسانیت کی عزیز ترین متاع کو برباد کردیگا - برطانیہ کی مسلح طاقت نے ہندوستان کو جنگ کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھا ہے اس لئے تمام ہندوستانیوں کا فریضہ ہے کہ مشترک دشمن کا خاتمہ کرنے میں برطانیہ کی مدد کریں - نواب صاحب معز نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ہر حیدرآبادی ہٹلریت کی تباہی کو جلد روبہ عمل لانے کےلئے جو کچھ ممکن ہے اس سے دریغ نہیں کریگا - آپ نے فرمایا کہ مجھے فخر ہے کہ جنگ کو کامیاب طور پر جاری رکھنے کےلئے حیدرآباد دوسری ریاستوں اور صوبوں سے زیادہ امداد دے رہا ہے -

پولیس کو نصیحت

دوسرے دن جمعیت کوتوالی کی پریڈ کے موقع پر جو آپ کے اعزاز میں ہوئی تھی صدراعظم بہادر نے اہل کوتوالی کی ذمہ داریوں پر زور دیا جو آقائے ولی نعمت سے وفاداری اور اپنے فرائض سے بے غرضانہ شغف و انہاک پر مشتمل ہیں - آپ نے یاد دلایا کہ صوبجات متحدہ (یو - پی) کے انتظام کوتوالی سے آپ کا قدیم اور قریبی تعلق رہا ہے - آپ نے اس امر پر بھی

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۷)

لگان دار مزارعین کا تحفظ

مجلس مقننہ میں سرکاری مسودۂ قانون پیش کیا گیا ہے

کیا علاقہ جات خالصہ وغیر خالصہ پران تدابیر کا یکساں اطلاق ہوگا

حکومت سرکارعالی نے گزشتہ چندسال کے دوران میں زراعت پیشہ نمبرداروں کے حقوق کا موثر طریقہ پر تحفظ کرنے کے لئے چند دور رس قوانین نافذ کئے ہیں جن میں زیادہ اہم قانون حقوق کا ریکارڈ، قانون مفاہمت قرضہ، قانون انتقال اراضی اور قانون ساہوکارہ ہیں۔ لیکن جہاں تک لگان دار مزارعین کا تعلق ہے۔ یہ مسئلہ اب تک حل طلب ہے۔ اس کی کی تلافی مسودہ قانون لگان داران حیدرآباد کے ذریعہ کی جائیگی جوکہ حکومت کی جانب سے مجلس مقننہ کی منظوری کے لئے پیش ہوگیا ہے۔ اوراب ایک مجلس منتخبہ اس پر غور کررہی ہے۔

سرکاری تحقیقات کے نتائج - درحقیقت یہ کارروائی ایک سرکاری تحقیقات کا نتیجہ ہے جو کہ دو سال قبل ہوئی تھی - دریافت حال کے بعد مجلس تحقیقات اس نتیجہ پر پہونچی کہ موجودہ شکل میں جو قانون ہے وہ لگان دار کاشتکار یا آسامی شکمی کے حق میں اتنا منفعت بخش نہیں ہے جتنا کہ شکمی دار کے حق میں ہے - کیونکہ جب تک شکمی دار لگان ادا کرتے رہیں پٹہ دار انہیں محروم یا بے دخل نہیں کرسکتے -

درحقیقت موجودہ قانون کے تحت آسامی شکمیوں کے حقوق واضح نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر قانون مالگزاری سرکارعالی کی دفعہ ٦٧ میں یہ کہا گیا ہے کہ پٹہ دار کے مقابلے میں آسامی شکمی کو اراضی پر مستقل قبضہ رکھنے کا حق صرف اس شکل میں ہوگا جب پٹہ دار اور آسامی شکمی کے درمیان مدت قبضہ کے بارے میں کوئی معاہدہ نہ ہوا ہو اور نیز یہ کہ آسامی شکمی کو مسلسل بارہ سال تک قبضہ رکھنے کا موقع دیا جائے لیکن ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ آسامی شکمی کو مسلسل بارہ سال تک قبضہ رکھنے کا موقع دیا جائے ورنہ عموماً کاشتکار کو ایک سے پانچ سال تک قبضہ رکھنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ اس کے علاوہ معاہدہ تحریری اور زبانی دونوں طرح ہوسکتا ہے اور اپنے حقوق کے تحفظ کے خیال سے پٹہ دار عموماً تحریری معاہدہ نہیں کرتے ہیں - تحریری معاہدہ کے بغیر اگر لگان دار کاشتکار بارہ سال تک اراضی پر قابض رہے تب بھی پٹہ دار یہ کہہ سکتا ہے کہ سال بہ سال زبانی معاہدہ کر کے ایک برس کی مدت کےلئے اراضی پر قبضہ دیا گیا ہے اس لئے ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہے کہ عرصہ دراز تک اراضی پر قابض رہنے کے باوجود لگان دار کاشتکار کیلئے پٹہ دار یا شکمی دار ہوجانے کا امکان ہو۔

دوسری دقت

قانون مالگزاری سرکارعالی کی دفعہ ٦٧ کے تحت جو تشریح کی گئی ہے اس سے ایک اور دقت پیدا ہوگئی ہے - اس دفعہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر کوئی آسامی شکمی ایک سال سے زیادہ اراضی پر قابض نہ رہے اور اس عرصہ میں حق قبضہ کی بحالی کےلئے پٹہ دار کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے تو مدت قبضہ مسلسل نہ متصور ہوگی - اب اگر کسی لگان دار کاشتکار کو ناجائز طور پر حق قبضہ سے محروم کردیا جائے تو موجودہ قانون کے تحت اس کی امداد کیونکر کی جاسکتی ہے اس لئے پٹہ دار ہمیشہ یہ دعوی کرسکتا ہے کہ زبانی معاہدہ کے اختتام پر اس نے جائز طور پر اپنی اراضی پر قبضہ کرلیا - اسکے برعکس اگر لگان دار مدت دراز تک قابض رہے تب بھی پٹہ دار آسانی سے یہ کہہ سکتا ہے کہ بے دخلی کے مقدمہ سے قبل لگان دار سالانہ معاہدہ کی رو سے سال بہ سال قابض رہا ہے اور تبھی سے اس کو جائز قبضہ حاصل رہا ہے۔

الغرض کسی نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے موجودہ

ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲

حیدرآباد میں جبری محنت کے طریقے کی مسدودی

مجلس مقننہ میں مسودہ قانون

جبری محنت کو موقوف کرنے کی پانچ ساله کوششوں کا نتیجہ

حکومت سرکارعالی نے مقامی مجلس مقننه میں ''قانون بھگیله گان'' کا مسوده پیش کردیا ھے اس قانون کے دور رس اثرات پیدا ھوں گے اور اس کی بدولت جبری محنت کے طریقه کا جوزیاده تر ممالك محروسه کے اضلاع تلنگانه میں رائج ھے خاتمه ھوجائےگا یه مسوده جواب سلکٹ کمیٹی کی منزل پر ھے مستقبل قریب میں قانون بن جائیگا۔ یه مسوده اس پانچ ساله تجربه پر مبنی ھے جو سنه ۱۹۳۶ع میں نافذ شده ''ضابطه بھگیله گان'' پر عمل کرنے سے حاصل ھوا ھے۔

مختصرتاریخ ۔ اس طریقه کے تحت زرعی مزدور جن کا اچھوت اقوام میں سے ھونا ضروری نہیں شادی وغیرہ کے موقعوں پر بڑے زمینداروں سے اس شرط پر قرض حاصل کرتے ھیں که وه اپنے قرض خواہ کی زمینات پر ایک معین یا غیرمعین مدت کےلئے جب تک قرض ادا نه ھو جائے کام کرینگے ۔ بسااوقات ان مزدوروں کو قرضه کی ادائی سے پہلے ھی مزید قرضے حاصل کرنے کی ضرورت لاحق ھوتی ھے جس کا نتیجه یه ھوتا ھے که ان کےلئے اپنی قلیل مزدوری سے جوتین روپیه سے چار روپے ماھانه تک ھوتی ھے قرض کا ادا کرنا نا ممکن ھوجاتا ھے اور اس وجه سے انہیں اپنے قرض خواہ کے پاس جو واقعتاً ان کا مالك بن‌جاتا ھے عمر بھر کام کرنا پڑتا ھے ایسے واقعات کی مثالیں بھی کم نہیں جن میں معاھدے یا اقرار نامے مرتب کرائے جاتے ھیں که اگر قرض دار معاھدے یا اقرار نامے کی شرطوں کو پورا نه کرے تو قرض اس کے ورثاءپر منتقل ھوجائےگا ۔

اصلاحی تدبیریں

اس خرابی کو دفع کرنے کےلئے سب سے پہلا قدم بمتابعت فرمان مبارک سنه ۱۹۲۵ع میں اٹھایاگیا ۔ اس فرمان میں اعلی حضرت بندگان اقدس و اعلی نےیه ھدایت فرمائی تھی که بیگاری اور جبری محنت کے طریقوں کا انسداد کیا جائے اور بلوته داروں اور سیت سندھیوں کے حقوق اور فرائض کے ضوابط مرتب کئے جائیں ۔ بعدازیں بین الاقوامی مزدور کانفرنس کی ایما پر جو جنیوا میں منعقد ھوئی تھی اس مسئله کی دو بارہ جانچ کی گئی اور اس غرض کےلئے صوبه داروں اور تعلقداروں کی ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا که وه اس مسئله پر پوری طرح غور کرے چنانچه کانفرنس کے نتایج تحقیقات کی بناپر حکومت کو قطعی طور پر یه معلوم ھوگیا که رواج بھگیله‌گان ممالك محروسه میں نه ھرجگه موجود ھے اور نه کسی بڑے پیمانه پر پایا جاتا ھے بھر حال یه امرطے پایا که معاھدوں کے نفاذ کے لئے اور اقرار ناموں کی مدت کی تجدید کی غرض سے قوانین بنائے جائیں جس سےعدالتی امداد جواس‌سلسله میں‌حاصل ھوسکتی ھےمنضبط‌ھوجائے۔

ضابطۂ بھگیله گان

چنانچه اس کا نتیجه ''ضابطه بھگیله‌گان حیدر آباد'' کی شکل میں برآمد ھوا جو سارے ممالك محروسه میں نافذ کیا گیا اس ضابطه کی روسے وه تمام اقرار نامے جو اس کی اشاعت سے پہلے تکمیل پاچکے تھے اس کے نفاذ کے(۱۲) مہینه کے بعد سے منسوخ سمجھے جائینگے اب رھا آئنده ھونیوالے زرعی مزدوروں کے معاھدے ان کے متعلق یه شرط لگائی گئی که وه حسب ذیل صورتوں میں‌کالعدم متصور ھوں گے (۱) جبکه ایک سال سے زیاده کی مدت کےلئے مزدوری کا معاھده ھو (ب) جبکه فریقین کےمابین جو شرطیں طے ھوں انہیں تحت قانون کاغذ ممہور پر مکمل طور سے تحریر نه کیاجائے اور مزدور کو اقرارنامه کی نقل بوقت تکمیل نه دی جائے (ج) جبکه یه شرط شامل معاھده نه ھو که مزدوری کی مدت کے اختتام کے بعد تمام ذمه داریاں خواہ وه پیشگی ادائی کی شکل میں ھوں یا قرض یا سود کی شکل میں سوخت ھو جائیں گی۔

(د) جبکہ معقول اور مبنی برانصاف معاوضہ نہ دیا جائے اور کام کے گھنٹوں کا مناسب تعین نہ کیا جائے ۔ اس کے ساتھ ہی ضابطہ میں یہ شرط بھی موجود ہے کہ اقرارنامہ بھگیلہ گان ۰کے تحت ۹ فیصد سالانہ سے زیادہ سود وصول نہ ہوسکے گا ۔ ایک اور دفعہ کی رو سے متوفی مزدور کی جایداد یا اس کے ورثاء پر مزید محنت انجام دینے کی کوئی ذمہ داری نہیں رہے گی ۔

ضابطہ کا نفاذ

یہ ضابطہ پانچ برس سے نافذ ہے اس کے نفاذ کے پہلے چار سال کا تجربہ بتاتا ہے کہ بحیثیت مجموعی اس کے قابل اطمینان اثرات مرتب ہوئے جس کی تصدیق عہدہ دار اور غیر عہدہ دار اصحاب دونوں نے کی ۔ بعض مقامات پر مزدوری میں کچھ اضافہ ہوگیا ۔ اور دوسرے مقامات پر بھگیلوں اور ان کے مالکوں میں قابل اطمینان زبانی سمجھوتے ہوگئے ۔ لیکن چند اور مقامات پر اس کے عملدرآمد نے بہت سے نقائص اور کوتاہیوں کو ظاہر کیا جن کی وجہ سے بھگیلوں کو موجودہ صورت حال سے پوری طرح چھٹکارا نہ مل سکا جو اس ضابطہ کے نفاذ کا منشا تھا ۔ یہ ظاہر ہوگیا کہ ان مقامات کے لئے ضابطہ کی دفعات اتنی کمزور ہیں کہ ان کی مدد سے بھگیلوں کو اس ابتر حالت سے چھٹکارا نہیں دلایا جاسکتا جس میں وہ گھرے ہوئے ہیں ۔ بہت سے ایسے واقعات عہدہ داروں کے دیکھنے میں آئے جن میں آجروں نے ان دقتوں پر کامیابی کے ساتھ قابو پالیا تھا جو اس ضابطہ کی وجہ سے انہیں پیش آئیں مثلاً یہ دیکھا گیا کہ بعض آجروں نے بھگیلوں کے خلاف اقرار ناموں کی بنا پر مقدمے دائر کردیے یہ اقرار نامے اس طرح مرتب کئے گئے تھے گویا کہ وہ صرف قرض کے دستاویزات ہیں چنانچہ ان آجروں نے بھگیلوں کے نام قرقی لے لی اور انہیں ان کے مال و اسباب کے نیلام سے قبل گرفتار تک کرادیا بھگیلے کا افلاس اور اس کی جہالت ضرب المثل ہے اور فی الوقت اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ اسے دیوانی کے مقدمہ میں اپنے مالک کے خلاف کامیابی ہوگی ۔ آجر اس منشاء کو جو اس ضابطہ کی تدوین میں کار فرما ہے اس طرح شکست دے رہے ہیں کہ بھگیلوں سے جو رقم "وصول طلب ہے اس کی دوگنی رقم ان سے وصول کر رہے ہیں یہ اس طرح پر کہ پہلے وہ پیشگی رقم کے عوض جو وہ بھگیلے کو دیتے ہیں اس سے اپنی زمینات پر کام لے لیتے ہیں دوسرے یہ کہ عدالت کے ذریعہ وہ اس پیشگی رقم کو قرض کی حیثیت میں دوبارہ وصول کرلیتے ہیں ایک اور بڑی کمزوری اس ضابطہ کی یہ ہے کہ اس کی خلاف ورزی کی کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی ۔ اگرچہ ضابطہ کی رو سے ''اقرار نامہ بھگیلہ گان'' کا تحریر میں ہونا لازمی ہے اور جو پیشگی رقومات بھگیلوں کو دی جاچکی ہیں وہ ضابطہ کے نفاذ کے ایک سال بعد سے منسوخ سمجھی جائینگی لیکن ان دفعات کا احترام ان پر پابندی سے زیادہ ان کی خلاف ورزی کے ذریعہ کیا گیا کیونکہ ضابطہ شکنی کی کوئی ایسی سزا مقرر نہیں کی گئی جو آجروں کو ایسا کرنے سے باز رکھے ۔

ایماندار بھگیلے

ایسی مثالیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں جہاں سیدھے سادے اور ایماندار بھگیلوں نے اس وقت تک اپنے مالک کی خدمتگاری کو چھوڑنے سے انکار کردیا جب تک کہ ان کے پرانے قرضے ادا نہیں ہوجائیں اگرچہ ان سے کہدیا گیا تھا کہ ان پر اب کوئی پابندی نہیں ہے ۔ ایسی مثالیں سامنے آئیں جن میں بھگیلوں نے نئے اقرار ناموں کو مرتب کرتے وقت اس بات پر اصرار کیا کہ ان میں پرانے قرضے کو بھی درج کیا جائے ان کے خیال میں اپنے قدیم آقا کو پرانے قرضوں سے محروم کرنا ایک غیر دیانتدارانہ فعل اور ایک برا شگون تھا ۔

آجروں کی شکایت

آجروں نے ضابطہ کی اس دفعہ کے خلاف شکایت کی جس کی رو سے اقرار نامہ بھگیلہ گان کالعدم ہوجاتا ہے اگر اس میں یہ امر مشروط نہ ہو کہ مزدور کو معقول معاوضہ دیا جائیگا اور اس کے کام کے گھنٹوں کا مناسب تعین کیا جائیگا ۔ اس شرط پر یہ تنقید کی گئی ہے کہ یہ آجروں کے لئے نقصان دہ ہے پہلے تو اس لئے کہ بھگیلوں کے ساتھ اب جو اقرار نامے ہونگے وہ صرف بارہ مہینہ کی مدت کے لئے ہونگے اور وہ معمول کے مطابق اقرار نامہ کی تکمیل کرتے وقت پیشگی رقم اٹھالینگے ۔ آجروں سے یہ توقع رکھنا کہ وہ پیشگی رقم بھی ادا کریں اور اس کے بعد معقول معاوضہ بھی دیں ان کے ساتھ ناانصافی ہے ۔ دوسرے یہ کہ بھگیلوں کے کام کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ ان کے کام کے گھنٹوں کا مناسب تعین نہیں کیا جاسکتا کیونکہ فصل کے زمانہ میں بھگیلوں کو کم و بیش اسی طرح کام کرنا پڑتا ہے جس طرح کہ آجر کے افراد خاندان کو جو کام اس زمانہ میں کرنے پڑتے ہیں وہ نہروں سے پانی حاصل کرنا پانی کھینچنا اور دن رات کے مخصوص گھنٹوں میں مویشیوں کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے کے کام ہیں ۔ فصل کے کٹ جانے کے بعد بھگیلوں کو بھی اسقدر آرام ملتا ہے جسقدر کہ ان کے مالکوں کو ۔

مسئلے کی دوبارہ جانچ

ان تنقیدوں اور کوتاہیوں کی روشنی میں ایک خاص کمیٹی نے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی جانچ کی یہ کمیٹی چار ارکان پر مشتمل تھی جن میں سے ایک

عیسائی مشنری تھے جن کو بھگیلوں کی بہبودی کے معاملات سے دلچسپی تھی اور بقیہ روشن خیال زمیندار تھے۔ اس کمیٹی کے غور و خوض کے نتیجہ کے طور پر مسودہ قانون بھگیلہ گان مرتب ہوا۔

مسودۂ قانون کی دفعات

اس قانون کو بھگیلوں کے لئے مفید بنانے کی غرض سے ان معاملات کو جن پر یہ مسودہ قانون اثرانداز ہوتا ہے عدالت ہائے دیوانی کے اختیارات سے خارج کردیا گیا ہے جیسا کہ قانون مصالحت قرضہ میں بھی کیا گیا تھا۔ تحصیلداروں کو اس امر کا مجاز گردانا گیا ہے کہ وہ ان تمام کارروائیوں کا فیصلہ کردیں جو اس قانون کے تحت آتی ہیں تاکہ اس ابتر صورت حال سے بھگیلوں کو فوراً ہی خلاصی مل سکے۔ مسودہ قانون کی رو سے تحصیلدار کے فیصلہ کے خلاف دوم تعلقدار کے ہاں صرف ایک بار اپیل کرنے کا حق دیا گیا ہے ایک اور دفعہ کی رو سے آجر اگر ایسے معاہدہ کی بنا پر جو کالعدم ہوچکا ہے یا جس کی شرایط پوری ہوچکی ہوں بھگیلے سے کام لے یا اس سے زبانی معاہدہ کرے تو اس پر زیادہ سے زیادہ (۲۰) روپیہ جرمانہ ہوسکے گا۔

ضابطہ کی جو دفعہ معاوضہ اور اوقات کار کے گھنٹوں کے تعین سے متعلق تھی آجروں کے مفاد کے پیش نظر خارج کردی گئی۔

بسلسلہ صفحہ (۱۳)

زور دیا کہ پولیس کو اپنے فرائض کی نوعیت اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے۔ جن میں سب سے اہم ترین پبلک کی خدمت ہے۔ اہل کوتوالی اپنی ذات میں حکومت کے نمائندہ ہیں۔ اس طرح یہ ان کے اختیار میں ہے کہ اپنے فرائض انجام دیتے ہوے وہ درست یا نا درست طرز عمل سے حکومت کے وقار کو بڑھائیں یا گھٹائیں۔ اس لئے آپ نے نصیحت فرمائی کہ ان سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو حکومت کی نیک نامی پر حرف رکھے حکومت نے پہلے بھی پولیس کی وفادارانہ اور پسندیدہ خدمات کی قدر کی ہے اور اب آپ کے دور صدارت عظمی میں بھی ان کی خدمات بغیر اعتراف کے نہیں رہینگی۔ اسی موقع پر صدر اعظم بہادر نے اہل کوتوالی کے باغراض جنگ دئے ہوے ایک ہزار روپے کے چندہ کی قدر کرتے ہوے ارشاد فرمایا کہ اصولاً آپ کو اس قسم کے چندوں سے اختلاف ہے کیونکہ آپ کی راے میں پولیس کی خدمات جو ملک کے داخلی امن و امان اور تحفظ سے متعلق ہیں مساعی جنگ میں حصہ لینے کے برابر ہیں۔

کشافوں کا اجتماع

دوسرے دن کا پروگرام کشافوں کے اجتماع یعنی اسکاوٹ ریالی اور کیمپ فائر پر ختم ہوا۔ اس موقع پر نواب صاحب نے واضح فرمایا کہ تحریک کشافہ ایک غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ تحریک ہے جس کا مقصد عالمگیر اخوت کا قیام ہے۔ اور اس کا اصول عمل خلق کی خدمت اور حاجتمندوں کی امداد ہے آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے چیف کمشنر آف اسکاوٹ کی حیثیت سے آپ کو فخر ہے کہ ہندوستانی اسکاوٹ نے متذکرہ معیار کو برقرار رکھا ہے۔ کوئٹہ کے تباہی خیز زلزلہ میں اسکاوٹ کی سرگرمیاں ان کی خدمات کی درخشاں مثال ہیں آپ نے یقین دلایا کہ ملک سرکارعالی میں تحریک کشافہ کو مالی مشکلات کے باعث نقصان پہنچنے نہ دیا جائیگا۔

معائنے

نواب صدر اعظم بہادر کے قیام کا آخری دن معائنوں میں گزرا۔ سرکاری امداد مزرعہ واقع کپنور مرکزی بینک امداد باہمی کے علاوہ حکومتی دفاتر اور پبلک عمارتوں مثلاً پاورھاوز کتب خانہ اور مرکز بہبود اطفال کا معائنہ کیا گیا۔ دوپہر میں صدر اعظم بہادر نے جوبلی گنج کا افتتاح فرمایا۔

ممالک محروسہ میں بڑی اور چھوٹی صنعتوں کی ترقی

صنعتی سرمایہ کے ذریعہ انجام یافتہ امور پر مختصر تبصرہ

رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری نے (جو کہ اس وقت صدرالمہام فینانس تھے) باب حکومت میں اپنے شرکاء کار کی تائید سے ایک تحریک پیش کی اور سنہ ۱۳۳۹ ف میں اعلی حضرت بندگان عالی نے ممالک محروسہ کی بڑی اور گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے جملہ ایک کروڑ روپے والے ایک صنعتی سرمایہ محفوظ کرکے قیام کی تجویز کو شرف منظوری عطا فرمایا۔ اس فنڈ کا انتظام کرنے کے لئے تین اراکین باب حکومت پر مشتمل ایک مجلس ترتیب دی گئی اور کچھ عرصہ بعد امداد کے لئے بڑھتے ہوئے مطالبات کی تکمیل کے مدنظر حکومت نے اس فنڈ کو مزید چوسٹھ لاکھ روپے قرض دئے۔ اس مجموعی رقم کے مقابلہ میں اس فنڈ سے جو رقمیں لگائی گئی ہیں ان کی مجموعی تعداد گزشتہ سال کے اختتام یعنی ۱۰ - آبان سنہ ۱۳۵۰ ف تک تقریباً دو کروڑ بیس لاکھ روپے تھی

سرمایہ کا استعمال

اس فنڈ کی رقم ڈبینچروں اور ممالک محروسہ کی بڑی صنعتوں کی سرکاری امداد کی شکل میں استعمال کی جاتی ہے اور ان ضروریات کی تکمیل کے بعد ایسی صنعتوں کی امداد کی جاتی ہے جو اگرچہ کہ ممالک محروسہ سے باہر ہیں لیکن جن سے براہ راست یا بالواسطہ اور فوری یا احتمالی فائدہ ممالک محروسہ کو پہونچتا ہے۔ بے جوکھم تمسکات کی خریداری میں بھی یہ سرمایہ لگایا جاتا ہے۔ اور رقم لگانے سے منافع یا سود کی شکل میں جو آمدنی ہوتی ہے وہ ایک پنج گونہ لائحہ عمل کی تکمیل پر صرف کیجاتی ہے۔ یہ لائحہ عمل حسب ذیل پر مشتمل ہے۔

چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی اصلاح و ترقی و صنعتی تجربات اور صنعتی و میکانی آلات اور طریق عمل کا مظاہرہ، ممالک محروسہ میں معاشی اور صنعتی تحقیقات، صنعتی اور فنی تحقیقات کی مالی امداد اور اندرون یا بیرون ممالک محروسہ صنعتی طریق عمل کی تربیت حاصل کرنے کے لئے نوجوانوں کی امداد۔

نتائج

گزشتہ گیارہ سال کے دوران میں جو نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ بہت ہی حوصلہ افزا ہیں اس لئے کہ سرمایہ مذکور سے منافع اور سود کی شکل میں تقریباً چھپن لاکھ روپے حاصل کئے گئے۔ ممالک محروسہ میں متعدد بڑی صنعتیں مضبوط بنیادوں پر قائم کی گئیں جن میں زیادہ اہم شکر، کاغذ، پاؤ والکحل، لوہا اور فولاد پارچہ بافی، سیمنٹ اور کوئلہ سے متعلق ہیں۔

ان کے علاوہ مختلف قسم کے خانگی کاروبار کی بھی امداد کی گئی جس کی شدید ضرورت تھی چنانچہ ایک طرف تو کان کنی اور بیمہ امداد کی گئی اور دوسری طرف سلک سگریٹ اور دیاسلائی کی تیاری اور آٹا اور اسی قسم کی دوسری اشیاء سے متعلق کاروبار کو مدد دی گئی گھریلو صنعتوں کی بھی امداد کی جارہی ہے۔ کمبل بافی کو جنگ کی وجہہ سے بہت فروغ حاصل ہوا ہے اس کے علاوہ دستی کاغذ سازی، ہمرو، مشروع اور کمخواب بافی وغیرہ کی بھی امداد کی گئی ہے۔

چھوٹے پیمانے کی صنعتیں

سرمایہ مذکور کے قیام سے چھوٹے پیمانے والی صنعتوں کے حق میں اور بھی زیادہ فوائد حاصل ہوے ہیں۔ یہ اس سے واضح ہوسکتا ہے کہ ان صنعتوں کے لئے قیام سرمایہ سے لے کر گزشتہ سال (سنہ ۱۳۵۰ ف) کے ختم تک مجموعی طور پر تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ روپے سکہ عثمانیہ اور پانچ لاکھ روپیہ کلدار کی رقمیں وقتاً فوقتاً (۸۴) قرضوں میں دی گئی تھیں۔ قرض (۷۰) مختلف جماعتوں کو مختلف اغراض کے لئے دئے گئے تھے مثلاً مشینری کی خریداری، کار خانوں کی تعمیر، بطور مشغول سرمایہ ایجادوں کی رجسٹری اور بعض صورتوں میں ان قدیم قرضوں کی ادائی جو ساہو کاروں سے گراں سود پر حاصل کئے گئے تھے اور جن کے باعث خاص خاص صنعتوں کی نشو نما میں رکاوٹ پیدا ہورہی تھی۔

ان صنعتوں میں جن کی نشو نما اور ترقی کے لئے اسطرح امداد دی گئی ذیل کی صنعتیں شامل ہیں:--

بٹن سازی، بسکٹ، آٹا، شیرخانے کی پیداوار، روغن، برقی قلعی کی مشینری، کشیدگی مشینری، بوٹ پالش، چوڑیاں، چرم، سریس، فرنیچر، موزہ بنیان جھالر سلائی کی مشینری، مصری، شیشہ تراشی، بیدری سامان، چاندی اور سونے کے تار، دیسی کاغذ، جلد سازی، زراعتی مشینری، رنگ اور وارنش، آرائشی رنگ اور چھاپے کا کام، کپڑا بننے کی دستی اور برقی کارخانے، بنولے نکالنے کے کارخانے اور سنگ مرمر کی برآمدی یہ فہرست کسی طرح مکمل نہیں ہے بلکہ اس سے

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۷)

قدیم اور جدید حیدرآباد

دارالسلطنت ممالک محروسہ کی کئی شاندار پبلک عمارتوں میں جو جدید حیدرآباد کی امتیازی خصوصیت ہیں جامعہ عثمانیہ (اڈیکمیٹ) کا کلیہ فنون بھی شامل ہے جس کا ایک منظر یہاں پیش کیا جاتا ہے ۔

یہ عمارت سنہ ۱۹۳۹ع میں مکمل ہوئی اور اسی سال ۴ ۔ ڈسمبر کو اعلی حضرت اقدس و اعلی نے اس کا افتتاح فرمایا ۔ یہ تراشے ہوئے ہلکے سرخ مقامی گرانائٹ کی باسطوت دو منزلہ عمارت ہے جس کا سامنے والا رخ (۳۵۰) فیٹ لمبا ہے ۔ ساری عمارت (۲۵۳۰۰۰) مربع فیٹ زمین پر پھیلی ہوئی ہے اس کی تعمیر میں تقریباً بیس لاکھ روپے صرف ہوئے اور مزید گیارہ لاکھ کے سامان سے اسے آراستہ کیا گیا ۔ یہ عمارت دو ہزار طالب علموں کے لئے گنجائش فراہم کرتی ہے اس میں انتظامی دفاتر کے علاوہ (۳۳) جماعتی کمرے (۱۳) لکچر گاہیں ایک وسیع دارالمطالعہ اور (۹۰۰۰۰) کتابوں کی گنجائش کا کتب خانہ ہے ۔ اس لحاظ سے یہ عمارت نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مم [illegible] نظیر ہے ۔

اس عمارت میں ہندوؤں (ایلورا) اور مسلمانوں (عربی) کے [illegible] کیا گیا ہے جس کے باعث اس کا طرز تعمیر امتیازی شان رکھتا ہے ۔ بالائی منزل میں موزوں سم [illegible] ایلورائی کمانوں اور ستونوں [illegible] کردیتا ہے ۔

حیدر اباد میں دیہی نشریات

اورنگ آباد میں تجربه کے همت افزا نتائج

پروگراموں سے دیہاتیوں کی دلچسپی

اس سال اپریل کے مہینه میں آزمایش کے طور پر دیہی نشریات کا آغاز اورنگ آباد کی نشرگاه کے افتتاح کے ساتھ عمل میں آیا - یه تجربه بیس موزون دیہاتون میں جن کی آبادی ایك ایك هزار هے اور جو نئی نشرگاه کے اطراف(۲۵)میل کے اندر واقع هیں - ۲۰ آلات موصولی کی تنصیب سے کیا گیا - اس تعداد میں سے ۱۲ آلات کی تنصیب نشرگاه کے افتتاح سے قبل عمل میں آچکی تهی جس کی بدولت افتتاح نشرگاه کے پہلے هی روز سے ان پر پروگرام سنایا جانے لگا - بقیه ۸ دیہاتون کے انتخاب میں کچھ دشواری پیش آئی لیکن اس پر قابو پالیا گیا اور جون کے وسط تك پروگرام کو مکمل کرلیا گیا -

منتخب دیہات - منتخب دیہاتوں کا حلقه توقع سے بہت زیاده وسیع هوگیا هے ان میں بہت فاصله پر مالسے وڈگاون، دهاکے پهل، گنگاپور، پاچوڑ، سیلے گاون، سلوڑ اور بهوکردن هیں - یه دیہات اورنگ آباد کی نشرگاه سے سڑک کے راستے ۲۶ تا ۴۸ میل کے فاصله پر هیں لیکن خط مستقیم کے لحاظ سے ان میں کا بعید ترین گاون ۳۲ میل سے دور نہیں -

دوسرے دیہات جہاں دیہی موصولی مراکز هیں یه هیں :-

بدناپور، پهولری، بهڈکن گاؤں، الورا، والوج، کرماڑ، پاتهری، دولت آباد، خلدآباد، جگ ٹهان، ترکاباد، هرسول اور چکل ٹهانه - آخری دو دیہات قریب ترین هیں کیونکه وه لاسلکی اسٹیشن سے (۴) اور (۵) میل کے اندر واقع هیں - سوائے ایک کے یه سب گاؤں خالصه هیں اور انکی آبادی ایک اور چار هزار کے درمیان هے لیکن تین گاوں ایسے هیں جن کی آبادی اس سے کم هے ان دیہاتوں کے انتخاب کی ایک وجه یه بهی هے که دوسرے دیہاتوں میں جن کی آبادی کثیر هے دیہی نشریات کے لئے موزون حالات نہیں پائے گئے -

دشواریاں جن پر قابو پالیا گیا

موزون دیہاتوں کے انتخاب میں بہت سی دشواریونه کا سامنا کرنا پڑا جن کا مختصر طور پر یہاں اعاده کیاجاتا هے مثلاً یه که سدناتهه وڑگاون کوجوگاون سدهار کا مرکز هے فہرست سے خارج کردینا پڑا کیونکه اس گاؤں میں نه تو کوئی چاوڑی هے اور نه کوئی ایسا پبلک یا خانگی مقام جہاں آله موصولی کی تنصیب کیجاتی اور جہاں مستقبل کے سامعین کےلئے بارش کے موسم میں جگه کا انتظام کیا جاسکتا - دوسری صورتوں میں دیہات بڑی سڑکوں سے بہت دور اور بنڈیوں کے راستوں پر واقع تهے جو بارش کے موسم میں ناقابل عبور هوجاتے هیں جس کی وجهه سے عمده انتظامات برقرار نہیں رکھے جاسکتے - جہاں ایسی دشواریاں موجود نه تهیں وهاں دوسری قسم کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا یعنی جن دیہاتوں میں ایسے مقامات ملے جو بہت سے اعتبارات سے موزون تهے وهاں دشواری یه تهی که قریب هی مسجدیں یا مندر واقع تهے یا پهر وهاں ایسے دیہاتیوں کی کافی تعداد نه تهی جنہیں پروگراموں سے دلچسپی هوتی - بعض دیہاتوں میں یه سب دشواریاں یکساتهه موجود تهیں انهیں وجوه نے حلقه انتخاب کو اس (۲۵) میل کے دائره سے وسیع کردیا جو ابتدا میں مقرر کیا گیا تها -

تنصیب آلات کا کام

آلات موصولی کی تنصیب اس طرح پر کی گئی ہے کہ ان کی نگرانی کرنے والوں کو اپنے فرائض کے انجام دینے میں سہولت حاصل رہے اور جہاں کہیں ضرورت پائی گئی وہاں سامعین کی سہولت کے لئے اندرونی اور بیرونی آلات مکبرالصوت لگادئے گئے - آلات موصولی اور بیڑیوں کو صندوقوں میں رکھہ کر انھیں پیچدار کیلوں سے جڑدیاگیا یا انھیں مقفل کردیاگیا یا ان پر مہریں لگادی گئیں اور انھیں ہمیشہ کے لئے اورنگ آباد کی نشرگاہ سے ملادیاگیا۔ آلات موصولی کو کھولنے اور بند کرنے کے بٹن اس طرح کے بنائے گئے ہیں کہ انھیں باہر سے آسانی کے ساتھہ کھولا یا بند کیا جاسکتا ہے لیکن آله موصولی کے کسی اور حصه تک رسائی نہیں ہوسکتی۔ اس سلسله میں بیڑیوں اور بیڑیوں کی قوت کو معلوم کرنے والے آلات اور ریکارڈ کی دیکھ بھال اور جانچ کرتے رہنے کی بابت فنی عمله کو تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں - یه ہدایات دیکھ بھال صفائی مقررہ اوقات میں آلات موصولی کی جانچ اور درستی اور دوسرے ضروری کاموں سے متعلق ہیں -

سخت دشواریاں

دیہات کے انتخاب کے مسئله سے قطع نظر بہت سی اہم دشواریاں بعد میں پیش آئیں حالانکه ان سے بچنے کی جمله تدبیریں اختیار کی گئیں ایسے واقعات علم میں آئے کہ نگرانی کرنے والوں نے جن میں بعض ذمه دار سرکاری عہدہ دار ہیں صندوقوں کو کھولا اور آلات موصولی کو دوسری نشرگاہوں سے ملایا - ایسے واقعات کے باربار اعادہ کو روکنے کے لئے مزید احتیاطی تدبیریں اختیار کی گئیں اور تمام صندوقوں کو مہریں لگا دی گئیں -

کامیاب تجربه

ان ابتدائی دقتوں کے باوجود یه یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ سامعین کی تعداد (جن کا موجودہ اوسط روز انه ہر مرکز پر ۱۲۰ ہے) اور نشر ہونے والے پروگرام کے اعتبار سے موجودہ تجربه توقع سے زیادہ کامیاب ثابت ہوا -

روزانه ۵½ بجے شام سے ۹½ رات تک ۴ گھنٹے پروگرام نشر ہوتا ہے ۴ گھنٹے کے دوران میں مرہٹی شہری پروگرام کا وقت ۵½ بجے شام سے ۷ بجے شام تک اور مرہٹی دیہی پروگرام کا وقت ۷ بجے سے ۷½ بجے تک ہے - اسی طرح اردو دیہی پروگرام ۷½ سے شروع ہو کر ۸ بجے اور اردو شہری پروگرام ۸ بجے شروع ہو کر ۹½ بجے رات میں ختم ہوتا ہے به الفاظ دیگر اردو اور مرہٹی ہر ایک پروگرام کا دوران دو دو گھنٹه ہے -

اخباروں کی تعریفیں

اورنگ آباد سے نشر ہونے والے مرہٹی پروگرام پر اکوله کے ایک مرہٹی اخبار ماتر بھومی نے تنقید کی ہے وہ لکھتا ہے کہ مرہٹی خبریں ایسی زبان میں تیار کی جاتی ہیں جو آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے - اخبار مذکور نے پروگرام کے موسیقی اور ڈراما کے حصوں پر بھی تنقید کرتے ہوئے ان کی تعریف کی ہے اور اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ خاص خاص فن کاروں کو جن کی خدمات نشرگاہ کے لئے حاصل کی جاتی ہیں پروگرام میں اکثر مواقع دئے جائیں اسی اخبار نے حال ہی میں ایک موقع پر لکھا ہے کہ نشرگاہ کے عہدہ داروں نے غیر جانبداری سے کام لیکر چار گھنٹے روز انه کے پروگرام میں سے اردو اور مرہٹی ہر ایک پروگرام کے لئے دو دو گھنٹے دیکر پبلک کو مطمئن کردیا ساتھہ ہی اسنے یه بھی لکھا ہے کہ دیہاتیوں کی بہبودی کے لئے دونوں زبانوں میں پروگرام کے لئے جو گنجائش نکالی گئی ہے اس سے عہدہ داروں کی نیک نیتی ظاہر ہوتی ہے -

اصلاح کی تدبیریں

بہر حال اورنگ آباد کی نشریات اور خاص طور پر دیہی پروگرام میں تجربه سے خاص خاص خامیوں کا پته چلا ہے چنانچه ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے پیش کردہ تجاویز پر حکومت غور کررہی ہے مثال کے طور پر یه تجویز پیش کی گئی ہے کہ دیہی نشریات کیلئے کسی گاؤں کے انتخاب کا یه جو معیار رکھاگیا ہے کہ اس کی آبادی ایک ہزار یا اس سے زیادہ ہو ترک کردیا جائے کیونکہ اس معیار کی وجه سے اس وقت تک بہت سے دیہاتوں کو موزوں ہونے کے باوجود بھی پروگرام میں شریک نہیں کیا جاسکا غیر خالصه دیہات کا موزوں انتخاب پروپگنڈے کے نقطه نظر سے نہایت مفید ثابت ہوتا لیکن ان دیہات کو شامل کرنے میں اس وقت جو مجبوری ہے اس کا حل بھی دریافت کرلیاگیا ہے - اس کے علاوہ تقریباً ان تمام دیہاتوں کی خواہش پر جو پروگرام میں شامل ہیں حکومت کو یه بتایاگیا ہے کہ دیہاتی پروگرام کے وقت میں تبدیلی کی ضرورت ہے تاکہ اسے موسموں کی تبدیلی کے مطابق بنادیا جائے - دیہی نشریات کو وسیع کرنے اسے موثر اور کامیاب بنانے کےلئے ساتھہ ہی نگرانی کرنے والوں کو مقررہ اوقات سے زیادہ آله موصولی کے کھلا رکھنے کی رغبت سے روکنے کےلئے تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں - نگرانکار عہدہ دار کو اس کا مجاز گردانا جارہا ہے کہ وہ اپنے اختیار تمیزی کو کام میں لائے اور ایسے دیہات میں آلات موصولی نصب کرے جو خواہ مقررہ معیاروں پر پورے اترتے ہوں یا نه ہوں لیکن اسکیم کے مقصد کے

مطابق ہوں - ایک اور امر جس کے بارے میں حکومت کے پاس تجویزیں پیش کی گئیں وہ پروگرام کی ترتیب ہے - یہ بتایا گیا ہے کہ دیہاتیوں کا ابتدائی شوق اور ان کی دلچسپی کم ہونے سے پہلے ان چیزوں کو ترقی دینے کے لئے حکومت کے دوسرے دفتروں سے تعاون کرنے اور ربط قائم کرنے کی کوشش کی جائے - اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ علاج حیوانات کے ڈاکٹر عہدہ داران صحت عامہ مہتمان لوکلفنڈ عہدہ داران مال اور دیہات سدھار کے مرکز سب ہی اس کام سے تعلق رکھتے ہیں اور خاص طور پر موسمی (فصلی) اور دیہاتی موضوعات اور مسایل حاضرہ پر تقریریں کرانے کے لئے ان کی مدد حاصل کرنا ضروری ہے - اس کام کے فنی اور انتظامی پہلو سے متعلق اور بعض مقامات پر موجودہ سڑکوں میں وسعت دینے کے بابت حکومت کے پاس تجویزیں پیش کی گئی ہیں تاکہ دیہات تک آسانی سے رسائی ہوسکے - اس کے علاوہ ان دیہات میں جہاں آسانی سے آمد و رفت رکھی جاسکتی ہے چاوڑیاں اور پبلک جلسوں کے ہال کے تعمیر کرنے کی تجویز ہے -

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۴)

قانون آسامی شکمیوں کے لئے بدقت تمام کار آمد ہوسکے گا اور یہی وجہہ ہے کہ وہ ہمیشہ پٹہ دار کے رحم و کرم پر رہا ہے جو کہ صرف اپنی ہی مرضی کے مطابق انہیں قابض رہنے کی اجازت دیتے ہیں - حالانکہ یہ شرط موجود ہے کہ لگان دار کاشتکار مسلسل بارہ سال کے قبضے کے بعد دائمی لگان داری کا مستحق ہوجاتا ہے -

ان امور کے مدنظر مجلس تحقیقات نے بمبئی کے قانون لگان داری کے نمونہ پر ایک مسودہ قانون مرتب کر کے حکومت سے یہ سفارش کی کہ اگر یہ قانون بن جائے تو اس کو خالصہ اور غیر خالصہ دونوں علاقوں میں قابل نفاذ قرار دیا جائے -

دفعات

اس مسودہ قانون کی خاص شرط یہ ہے کہ تمام آسامی شکمی جو چھہ سال یا اس سے زیادہ مدت تک اراضی کاشت کرتے رہے ہیں زیر حفاظت آسامی شکمی ہونگے اور جب تک کہ وہ پابندی سے واجبی لگان ادا کرتے رہیں اور اراضی کو کوئی مستقل نقصان نہ پہونچائیں اور مالک اراضی کو خود کاشت کرنے یا غیر زرعی ضروریات کے لئے اراضی کی ضرورت نہ ہو وہ بےدخل نہ کئے جاسکیں گے -

مالک اراضی اور زیر حفاظت آسامی شکمی کے درمیان واجبی لگان کی مقدار کے بارے میں اگر کوئی جھگڑا ہو تو اس مسودۂ قانون میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ ہرایک فریق اپنا معاملہ تحصیلدار کے سامنے پیش کرسکتا ہے جس کو لگان کے واجبی تعین کا اختیار دیا گیا ہے اور اس کا مرافعہ بھی تعلقدار اور نظر ثانی کرنے والے عہدہ داروں کے اجلاس پر کیا جاسکتا ہے -

مالکان اراضی کے حقوق

مالکان اراضی کے حقوق کی بھی یہ شرط رکھکر کافی ضمانت کی گئی ہے کہ زیر حفاظت آسامی شکمی اسی وقت تک اراضی پرقبضہ جاری رکھہ سکتا ہے جب تک کہ وہ لگان ادا کرتا رہے اور اگر خود کاشت کرنے کے لئے اس کو اراضی کی ضرورت ہو تو وہ زیر حفاظت آسامی شکمی کو بے دخل کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ ایک سال قبل اس کی اطلاع دے اور آسامی شکمی نے اراضی کی جو اصلاح کی ہو اس کا معاوضہ ادا کرے - اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ اگر موسمی حالات کی خرابی کیوجہ سے رقم مالگزاری میں تخفیف یا التوا ہو تو لگان میں بھی لازمی طور پر متناسب تخفیف یا التوا کیا جائے -

اراضی کا پٹہ

اس مسودہ قانون کی ایک اور اہم شرط یہ ہے کہ نفاذ قانون کے بعد کوئی پٹہ دس سال سے کم مدت کے لئے نہ ہوگا - یہ دفعہ ایسے آسامی شکمیوں کے فائدہ کے لئے خاص طور پر رکھی گئی ہے جو زیر حفاظت آسامی شکمیوں کے دائرہ سے خارج ہیں -

سرکاری اختیارات

اس مسودہ قانون کے تحت حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مخصوص علاقوں میں انتہائی شرح لگان کا بذریعہ اعلان تعین کردے - یہ دفعہ پس ماندہ قبیلوں اور قدیم باشندوں کے فائدہ کی غرض سے رکھی گئی ہے -

سزائیں

مجوزہ قانون کے مطابق مالکان اراضی کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ آسامی شکمی سے حاصل شدہ لگان کی رسید دیں اور اگر انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی تو ان پر سو روپے تک جرمانہ کیا جاسکے گا - اس طرح جائز لگان کے سوا کوئی اور محصول عائد کرنا بھی ممنوع ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں ایک ہزار روپے تک جرمانہ کیا جاسکے گا -

فیملی پنشن فنڈ کا قیام

سالانہ گیارہ لاکھ روپیوں کا خرچ

اعلحضرت بندگانعالی نے اسکیم منظور فرمایا

اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ سے پبلک بھی مستفید ہوسکے گی

حضرت اقدس و اعلی نے ملازمین سرکار کے متعلقین کی فلاح کے لئے فیملی پنشن فنڈ قائم کرنے اور اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ کی افادیت کو عوام الناس تک وسیع کر دینے کی تجویزوں کو براحم خسروانہ منظور فرمایا ہے - پہلی تجویز جو حکومت پر بسلسلہ امداد سالانہ گیارہ لاکھ روپیوں کے مصارف عاید کریگی فوراً عمل میں آئیگی لیکن پبلک انشورنس اسکیم ایک سال کے بعد نافذ ہوگا -

رعایتی وظائف کا بدل

فیملی پنشن فنڈ اسکیم رعایتی وظائف کے موجودہ طریقے کے بجائے نافذ کیا جارہا ہے - اس کے اطلاق کی صورت وہی ہوگی جو تمام عمر کے بیمہ کی ہوتی ہے البتہ اس کے اقساط (۵۵) سال کی عمر تک قابل ادائی ہونگے - تمام سرکاری ملازمین پر جو درجہ اعلی کی خدمات پر مامور ہوں اور جن کی عمر (۴۵) سال سے متجاوز نہ ہو اس اسکیم میں شرکت لازمی ہوگی تنخواہ کے دو فیصد کے علاوہ جو انہیں اب اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ کو ادا کرنا پڑتا ہے وہ مزید (۶) فیصد فیملی پنشن فنڈ کو ادا کرینگے - جس میں سرکارعالی کی جانب سے اور (۲) فیصد شامل کئے جائینگے - اس طرح ملازمین درجہ اعلی کی حد تک تنخواہ کا دس فیصد حصہ جمع ہوا کریگا -

اسکیم کا خرچ

اسکیم کے اس جزو کے نفاذ سے ملازمین درجہ اعلی کی حد تک حکومت پر تخمینہ بموجب (۴،۸۷،۶۳۲) روپے سالانہ کا بار عاید ہوگا - ملازمین درجہ ادنی اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ میں شرکت پر مجبور نہیں ہیں ان کے لئے من جانب حکومت فی کس ایک روپیہ ماہانہ چندہ جمع کر کے تمام عمر کی پالیسی جاری کی جائے گی اس عطیے سے حکومت پرمزید (۶،۲۲،۲۲۴) روپے سالانہ کے مصارف عاید ہونگے - اس طرح جدید اسکیم کے نفاذ سے حکومت کو (۱۱،۰۹،۸۵۶) روپے سالانہ خرچ برداشت کرنا پڑے گا - اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ کے اختیاری چندہ دھندوں کو اجازت ہوگی کہ اپنے (۶) فیصد حصہ کی تکمیل کےلئے اپنی اختیاری پالیسیوں کو فیملی پنشن فنڈ میں تبدیل کروالیں -

یہ امر قابل اظہار ہے کہ فی‌الوقت رعایتی وظایف کے سلسلہ میں حکومت سالانہ آٹھ لاکھ روپے ادا کررہی ہے - لیکن مجوزہ اسکیم کے نفاذ سے توقع ہے کہ حکومت پررعایتی وظایف کا یہ بار ایک نسل کے اندر ختم ہوجائے -

اسٹیٹ لائف انشورنس فنڈ

اس اسکیم کے ساتھ ساتھ جو ملازمین سرکار کے متعلقین کے مفاد کےلئے ہے حکومت نے یہ بھی تصفیہ کیا ہے کہ اسٹیٹ لائف انشورنس سے عام پبلک بھی مستفید ہو - اس سے دوسرا مقصد حاصل ہوگا - یعنی بیرونی کمپنیوں میں بیمہ کرانے سے ملک کا جو روپیہ باہر چلا جارہا ہے وہ آئندہ کےلئے رک جائے گا - علاوہ ازیں پبلک کے رقموں کو بیرونی بیمہ کمپنیوں میں رہنے سے جو خطرہ ہے وہ اسٹیٹ لائف انشورنس میں شرکت سے دفع ہوجائےگا - فی‌الحال اس فنڈ میں صرف ایک ہی قسم کی پالیسی یعنی میعادی پالیسی کا انتظام ہے جو (۵۵) سال کی عمر پر لائق ادائی ہوتی ہے لیکن نئے اسکیم کے تحت چار مختلف قسم کی پالیسیاں جاری کرنا ممکن ہوگا یعنی (۱) تمام عمر کی پالیسیاں جن کی اقساط تمام عمر قابل ادا ہونگی - (۲) تمام عمر کی ایسی پالیسیاں جنکی ادائی خاص مدت تک محدود ہوگی (۳) میعادی پالیسیاں (۴) بچوں کےلئے میعادی پالیسیاں -

مرکزی عمارات معتمدی

(۹۰ ۳/۴) لاکھ روپے کی ایک اسکیم کے مطابق کام شروع ہوگیا

حضرت اقدس واعلی نے کونسل ہال کا سنگ بنیاد نصب فرمایا

۲۳۔اگست سنہ ۱۹۴۱ع (۱۷۔مہرسنہ ۱۳۵۰ف) کی شام کو حضرت اقدس واعلی نے مکرم جاهی سڑك کے مغربی جانب (۱۹) لاکھ روپے کے صرف سے حاصل کردہ (۵۶) ایکڑ رقبہ والی اراضی پر کونسل ہال کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرما کر مرکزی عمارات معتمدی کی اسکیم کے مطابق کارہائے تعمیر کا افتتاح فرمایا۔یہہ جگہ حیدرآباد کے ریلوے اسٹیشن (بڑی لائن) سے صرف دوفرلانگ کے فاصلہ پر ہے اور ایك مرکزی مقام کی حیثیت رکھتی ہے۔چونکہ سرکاری طور پر سوگ منایا جارہا ہے اس لئے تنصیب سنگ بنیاد کی رسم خاموشی سے ادا کی گئی اور حضرت اقدس واعلی کے علاوہ صرف اراکین خاندان شاہی، صدر اعظم واراکین باب حکومت اور سرکارعالی کے معتمدین اس رسم کی انجام دہی کے وقت موجود تھے۔بندگان اقدس نے اس اسکیم سے انتہائی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور کافی عرصہ تك عمارات کی ساخت، گنجائش، آئندہ سہولتوں اور اسکیم کے دوسرے نمایاں پہلوؤں کے بارے میں چیف آرکیٹکٹ سے استفسار فرماتے رہے۔

حیدرآباد کے شایان شان اسکیم ۔ توقع ہے کہ شان وشوکت اور ساخت کی خوبی کے اعتبار سے یہ عمارتیں ہندوستان میں اپنی نوعیت کی بہترین عمارتیں ہونگی اور جو یقینی ہندوستان کی عظیم ترین ریاست کے شایان شان ہونگی ۔ چنانچہ اسی خیال کے تحت نقشوں کی ترتیب سے قبل ممالك محروسہ کے چیف آرکیٹکٹ نے نئی دہلی، لکھنو، لاہور، اور ناگپور کا سفر کیا اور وہاں کے انجینیروں اور متعدد معتمدیوں کے عہدہ داروں سے عمارات کی تعمیر اور نظم و نسق کی سہولتوں سے متعلق اہم امور پر گفتگو کی ۔ اس اسکیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جدید معیار کے مطابق سرکاری فرائض کی انجام دہی میں انتہائی کارکردگی کا تیقن ہوسکے ۔

عمارتوں کی جگہ اور نقشہ

جس اراضی پر یہ عمارتیں تعمیر کی جائینگی وہ (۵۶) ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے ۔ اس کی شکل ایک بڑے مثلث کی سی ہے اور دو ہزار فیٹ تک اس کا پیش رخ ایک سڑک کی جانب ہے ۔ جو عمارتیں تعمیر کی جائیں گی وہ ایک کونسل ہال اور دفاتر معتمدی کے دو بلاکوں پر مشتمل ہونگی اور ان عمارتوں کی شکل انگریزی حرف ''یو'' (U) کی سی ہوگی ۔ کونسل ہال یا دفتر باب حکومت کو اس نقشہ میں مرکزی حیثیت دی گئی ہے اور یہ عمارت مثلث کی راس کے قریب درمیان میں واقع ہوگی اس کے دونوں جانب حرف ''ال'' (L) کی شکل میں دفاتر معتمدی کی شاندار عمارتیں ہونگی اور دفتر دیوانی اور دفتر ریکارڈ کی مشترکہ عمارت کونسل ہال کے عقب میں واقع ہوگی ۔ ان عمارات کے پیش رخ کا طول (۱۳۸۰) فیٹ ہوگا، عمارات معتمدی سڑک سے (۳۸۰) فیٹ کے فاصلہ پر ہونگی اور دونوں بلاکوں کا درمیانی فاصلہ (۴۷۵) فیٹ ہوگا ۔ کونسل ہال کو اس اسکیم میں مرکزی حیثیت دی گئی ہے ۔ اس عمارت کے پیش رخ کا طول (۳۸۰) فیٹ ہوگا اور ایک شاندار تناظر پیدا کرنے کے

مرکزی دفتر معتمدین کی عمارتوں کا ایک نظارہ تکمیل پانے کے بعد بایاں رخ معتمدی کی عمارتوں کے شرقی حصہ کا پورا منظر پیش کرتا ہے اور دھنے رخ کے بالکل آخر مین غربی حصہ ہے جس کا صرف تھوڑا سا حصہ دکھائی دے رہا ہے ۔ وسطی پیش منظر میں کونسل ہال کی عمارت ہے جس کے عقب مین دفتر دیوانی اور مرکزی محافظ خانہ دونوں کے لئے یک مشترکہ عمارت تعمیر کی جائے گی ۔

مدنظر یہ عمارت سڑک سے تقریباً ایک ہزار فیٹ کے فاصلہ پر واقع ہوگی اور اس کے سامنے سڑکیں فوارے اور گھاس کے تختے بنائے جائیں گے ۔ ضمناً مکرم جاہی سڑک بھی (۸۰) فیٹ کے بجائے (۱۲۵) فیٹ تک کشادہ کی جائے گی اور تیز و سست رفتار گاڑیوں اور سائیکلوں اور پیدل چلنے والوں کے لئے بھی جداگانہ راستے بنائے جائیں گے ۔

عمارتوں کی ساخت

عمارات معتمدی کے نقشے میں دس دفاتر معتمدی کیلئے گنجائش رکھی گئی ہے اور برطانوی ہند کی عمارات معتمدی کی طرح ہر ایک کا نقشہ معینہ رقبے کے مطابق مرتب ہوگا ۔ لیکن یہاں کے گنجائشی اجزا دوسرے مقامات کا مقابلہ کرتے ہوئے کچھہ وسیع تر ہوں گے ۔ ہالوں، پیش دالانوں، برآمدوں، پیش راہوں اور طہارت خانوں کی تعمیر میں اس کا مناسب لحاظ رکھا جائے گا کہ یہ ملے جلے اور گنجان نہ ہوں اور ہوا کے آنے کا معقول انتظام رہے ۔ نقشے کی ترتیب کچھہ اس طرح کی گئی ہے کہ مختلف دفاتر کے جملہ کاروبار کی پوری نگرانی ہوسکے ۔ دفاتر معتمدی کے دونوں بلاکوں میں سے ہرایک میں ایک درمیانی صحن اور پانچ چھوٹے صحن موجود ہونگے تاکہ عمارتوں کے تمام کمروں میں کافی روشنی اور ہوا پہونچ سکے ۔ ان صحنوں کے اطراف اہلکاروں اور چھوٹے شعبوں سے متعلق عمارتیں ہونگی اور سڑک کی جانب بیرونی حصہ عہدہ داروں کے دفاتر کے لئے مخصوص ہوگا ۔ معزز اراکین باب حکومت کو عمارات معتمدی کے کناروں پر کونسل ہال سے قریب ترین مکمل حصے دئے جائینگے ۔

گنجائش

جملہ (۱۴۳۵) اراکین عملہ کے لئے گنجائش مہیا کی جارہی ہے ۔ یہ تعداد (۱۳۴) عہدہ داروں اور (۱۳۰۱) ماتحتوں پر مشتمل ہے ۔ اور اس میں ادنی خدمتگار شامل نہیں ہیں ۔ ہر ایک بلاک میں محکمہ واری کتب خانوں، مجلسی کمروں اور کمرہ ہائے ملاقات کے واسطے بھی کافی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ عملہ اہلکاران کے لئے ہرایک منزل پر سبزی خور اور غیر سبزی خور دونوں کے کھانے اور ناشتے کے کمروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔ ہرایک عمارت ایک زیرین منزل ایک سطحی منزل اور ایک بالائی منزل پر مشتمل ہوگی ۔ زیریں منزل میں جاریہ محکمہ واری ریکارڈوں کے لئے جگہ ہوگی اسٹورس اور گودام ہونگے اور سیکلیں رکھنے کے سائبان اور موٹر خانے بنیں گے ۔

طرز تعمیر

تمام عمارتوں کے لئے جو طرز تعمیر اختیار کیا گیا ہے وہ عموماً مشرقی اور بالخصوص دکھنی طرز ہے جو کہ اب عام طور سے عثمانیہ طرز کہلاتا ہے ۔ مجموعی طور سے عمارات معتمدی کی اونچائی (۵۵) فیٹ ہوگی اور دو شاندار مینار ہائے داخلہ اسی اسی فیٹ اونچے ہونگے ۔ کونسل ہال کی عمارت فرش سے گنبد تک (۱۲۵) فیٹ بلند ہوگی ۔ اس کا صدر دروازہ خاص موقعوں کے لئے استعمال ہوگا اور یہاں سے عمارت کے پیش رخ تک ایک سیڑھی دار راستہ ہوگا ۔ روز مرہ کے لئے جو راستہ رکھا جائے گا وہ عمارت کے عقب میں کونسل ہال اور دفتر ریکارڈ کو مربوط کرنے والے ایک چھت دار راستے کے نیچے ہوگا ۔

اسکیم کے مصارف

عمارات معتمدی کے فرش کا مجموعی رقبہ (۸۲۴۰۰۰) مربع فیٹ ہوگا اور ان کے مصارف کا تخمینہ (۵۹۰۹۴) لاکھہ کیا گیا ہے ۔ نئی دہلی کی امپیریل سکریٹیریٹ کے تحت تقریباً بیس لاکھہ مربع فیٹ رقبہ ہے اور اس پر تقریباً تین کروڑ روپے صرف ہوئے ہیں ۔ کونسل ہال کی عمارت کے فرش کا رقبہ تقریباً (۱۶۲۰۰۰) مربع فیٹ ہوگا اور اس کے مصارف کا تخمینہ (۱۴۰۶۶) لاکھہ روپے ہے ۔ دفتر ریکارڈ کی عمارت کے فرش کا مجموعی رقبہ تقریباً (۱۱۱۰۰۰) مربع فیٹ ہوگا اور مصارف کا تخمینہ (۸۰۳۷) لاکھہ روپے ہے ۔ ساری اسکیم کے مجموعی مصارف کا تخمینہ (۹۰۷۵۰۰۰) روپے کیا گیا ہے ۔ اور تجویز ہے کہ اگر ضروری سرمایہ فراہم کیا جائے تو آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں پوری اسکیم کی تکمیل کرلی جائے اور کونسل ہال اور عمارات معتمدی کی تعمیر سے کام شروع کردیا جائے ۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکاری دفاتر جو خانگی عمارات میں ہیں ان کے کرایوں پر حکومت اس وقت تقریباً (۱۰۸۲) لاکھ روپے سالانہ صرف کر رہی ہے ۔

آئندہ تجاویز

اس کے ساتھہ ہی مکرم جاہی سڑک کے مشرقی جانب ایوان مجلس مقننہ اور معتمدیوں سے قریبی تعلق رکھنے والے اہم دفاتر نظامت کی عمارتیں تعمیر کرنے کی تجاویز بھی مرتب کی جارہی ہیں ۔ اس حصہ میں ایوان مقننہ کی وہی حیثیت ہوگی جو کہ مرکزی عمارات معتمدی میں کونسل ہال کی ہے ۔ اس ضمن میں چودہ لاکھہ روپے کے صرفے سے سڑک کے اس رخ پر اراضی حاصل کرنے کی تجویز اور دوسری تفصیلات ابھی زیر غور ہیں ۔

ممالک محروسه میں بہائم شماری

جمله تعداد دوکروڑ پچیس لاکھ سے زیادہ ہے

گزشته سال ممالک محروسه سرکارعالی میں جو پنج ساله بہائم شماری ہوئی تھی اب اس کے مفصل نتائج معلوم ہوئے ہیں - چنانچه تازه ترین بہائم شماری کے مطابق ہرقسم کے مویشیوں کی مجموعی تعداد (۲۲۵۴۴۲۷۹) ہے جوکه گزشته بہائم شماری کی تعداد سے کچھه کم ہے- کیونکه اس وقت مویشیوں کی تعداد (۲۲۵۷۸۳۱۵) تھی لیکن تعداد میں جوکمی ظاہر ہوئی ہے اس کا سبب یه بتلایاگیا ہے که اس مرتبه اعداد و شمار کی فراهمی میں مزید صحت کا بہت خیال رکھا گیا ورنه مویشیوں کی تعداد میں در حقیقت کمی واقع نہیں ہوئی -

مجموعی تعداد

حیوانوں کی مجموعی تعداد کا تقریباً (۵۵) فیصد حصه دوده دینے والے اور دوده نه دینے والے مویشیوں پر مشتمل ہے - جس میں (۹۵۲۷۳۸۲) گائیں اور بیل اور (۳۰۳۲۴۲۱) بھینسیں شامل ہیں - دوده دینے والے مویشی تقریباً (۳۹۰۰۰۰۰) ہیں - جن میں گایوں کی تعداد بھینسوں کی دوگنی ہے - ان کے علاوه بار برداری کے مویشیوں کی تعداد کا تخمینه (۴۱۱۴۶۸۷) ہے جس میں بھینسوں کی تعداد صرف دس فیصد ہے -

دوسرے حیوانات

مندرجۂ بالا حیوانوں کے علاوه اس بہائم شماری میں جن حیوانوں کی تعداد کا اندراج ہوا وه گھوڑے، ٹٹو، اونٹ، بھیڑیں، بکریاں، خچر اورگدھے ہیں جن کی مجموعی تعداد تقریباً ایک کروڑ ہے اور جو تمام ممالک محروسه میں یکساں پھیلے ہوئے ہیں- اس تعداد میں زیاده ترگھوڑے ٹٹو بھیڑیں اور بکریاں شامل ہیں -

ضلع واری تقسیم

ضلع واری اعداد کے اعتبار سے تمام ممالک محروسه میں نلگنڈه پہلے درجه پر ہے جہاں (۲۶۰۹۹۱۶) مویشی ہیں - اس کے بعد محبوب نگر ورنگل اور کریم نگر کا درجه ہے جہاں مویشیوں کی تعداد علی الترتیب (۲۰۷۸۷۱۰)، (۲۰۷۸۲۰۴) اور (۲۰۲۰۴۹۷) ہے - دوسرے سات اضلاع یعنی اورنگ آباد، بیدر، گلبرگه، میدک، عادل آباد، رائچور اور اطراف بلده میں سے ہرایک میں مویشیوں کی تعداد دس لاکھه اور پندره لاکھه کے درمیان ہے - سب سے کم تعداد جن اضلاع میں ہے وه نظام آباد، عثمان آباد اور رباغات ہیں جہاں علی الترتیب (۸۲۰۵۸۸) (۷۹۰۶۱۶) اور (۲۰۱۷۰۹) مویشی ہیں - بلدۂ حیدرآباد میں مویشیوں کی مجموعی تعداد (۴۳۳۱۷) جن میں (۲۶۷۱۷) چوپائے شامل ہیں -

---

به سلسله صفحه ۱۸

یه واضح ہوتا ہے که صنعتی سرمایه کے ذریعه متعدد صنعتیں وجود میں لائی جارہی ہیں یا ترقی پارہی ہیں -

ممالک محروسه کے نوجوانوں کو صنعتی کاموں میں اندرون یا بیرون ممالک محروسه تعلیم و تربیت پانے کیلئے صنعتی سرمائے سے اب تک (۵۵۵ و ۶۶) روپے کلدار اور (۲۸۰و۷) روپے سکه عثمانیه پینتیس طلبه کو بشکل وظائف عطا کئے گئے ہیں جن میں سے تیس طلبه نے اپنی تعلیم و تربیت ختم کرلی ہے - ان میں سے بیس طلبه کو وکٹوریه جوبلی ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ بمبئی میں پارچه بافی میں تربیت پانے کےلئے وظائف دئے گئے تھے- ان میں سے ایک ابھی زیرتربیت ہے اور بقیه میں اکثر یا تو محکمه تجارت و حرفت میں یا ریاست کی پارچه بافی کرنیوں میں ملازم ہیں - دو کو بمبئی کی کرنیوں میں ملازمت مل گئی -

نیز شکر سازی میں مہارت حاصل کرنے کےلئے بھی وظائف عطا کئے گئے - سات طلبه جنہوں نے شکرسازی سے متعلق تربیت پائی اب نظام شوگر فیکٹری میں ملازم ہیں -

حیدرآباد میں تحریک کشافہ کی بیس سالہ تدریجی ترقی

ممالک محروسہ سرکارعالی میں تحریک کشافہ کو رائج ہوئے تقریباً بیس سال گزرے اور اس وقت سے مقبولیت اور تعداد میں یہ مسلسل ترقی کرتی رہی ہے - چھوٹے سے پیمانہ پر ابتداء ہوکر یہ تحریک بسرعت پھیل گئی ہے اور اب کل (۶۲۰۸) اسکاوٹس ہیں جو (۵۳) کب پیکس (۱۰۴) اسکاوٹ ٹروپس اور (۱۷) رووز کروس پر مشتمل ہیں - آٹھ مقامی انجمنیں بھی قائم ہوگئی ہیں - یہ ترقی بڑی حدتک اعلی حضرت قدرقدرت بندگان عالی مدظلہم العالی کی دستگیری اور ہمت افزائی کی رہین منت ہے جو اس کے حال پر ہمیشہ مبذول رہی ہے - حضرت اقدس و اعلی نے اس تحریک کی منظم طریقہ پر پھیلنے کے مدنظر بذریعہ فرمان عطوفت نشان مترشدہ ۱۴ - دے سنہ ۱۳۳۲ف ممالک محروسہ کے لئے ایک صدر دفتر اور ایک نظامت برائے اسکاوٹس قائم کرنے کے لئے حکم محکم صادر فرمایا - اس تحریک کے سالانہ مصارف تقریباً بتیس ہزار روپے ہیں -

ابتدائی جدوجہد

اس تحریک کی ترقی کے ابتدائی مدارج میں قابل لحاظ محنت و مشقت برداشت کرنی پڑی تھی - لیکن شروع کے مراحل شریک ہونے والے نوجوانوں کے جوش و ولولے اور ان کے اولیاء کی اعانت کے طفیل سے طے ہوگئے جن میں اس تحریک کی سماجی اور تعلیمی خوبیوں کے سمجھنے کی صلاحیت تھی - ابتدائی چند سال ضروری قواعد و ضوابط کی ترتیب اور اسکاوٹ ماسٹروں کی ٹریننگ میں صرف ہوئے - تعلیم یافتہ طبقوں میں اسکاوٹ کو ہردلعزیز بنانے اور عوام میں دلچسپی پیدا کرنے کی خاطر وسیع پیمانہ پر تشہیر بھی کی گئی - سنہ ۱۹۲۰ع تک یہ تحریک مستحکم ہوچکی تھی - اسی سال ۲۸-اکتوبر کو جو حیدرآباد کی تاریخ تحریک کشافہ میں قابل یادگار دن ہے تمام کشاف جن کی مجموعی تعداد ڈیڑھ سو تھی جمع ہوئے اور پہلی مرتبہ اعلی حضرت بندگان عالی کا حلف اطاعت و وفاداری اٹھایا -

اضلاع کا کام

اضلاع میں بھی اس تحریک کو ترقی حاصل ہوئی لیکن دارالسلطنت کی بہ نسبت وہاں پر رفتار ترقی سست رہی - اضلاع میں اس تحریک کو مزید فروغ دینے کے لئے سنہ ۱۳۴۶ف میں اسکاوٹ ماسٹروں کی ٹریننگ کا نصاب تمام ٹیچرس ٹریننگ اسکولوں میں ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے داخل کردیا گیا تاکہ نوجوانوں کو زیادہ بڑی تعداد میں اس تحریک میں شریک کرنے کے لئے سارے ملک میں ٹرینڈ اسکاوٹ ماسٹر دستیاب ہوسکیں - اسی مقصد کے تحت ایک اور یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ مملکت آصفی کی جملہ زبانوں میں اسکاوٹنگ سے متعلق لٹریچر تقسیم کیا گیا - تذکرۃ ایک اسکاوٹرز جرنل بھی شائع کیا جارہا ہے -

کارگزار کشاف

حکومت سرکارعالی اور حیدرآبادیوں کی ثابت قدمانہ جد و جہد کا نتیجہ ہے کہ اس تحریک کی مقبولیت میں روز افزوں ترقی ہورہی ہے - اور ٹریننگ کا معیار کارکردگی کے اس درجہ پر پہنچ چکا ہے جسکی بدولت حیدرآبادی کشاف آل انڈیا اسکاوٹ ریلیوں میں سرخ روئی حاصل کرسکے - حال ہی میں حیدرآبادی کشافوں کی ایک جماعت نے بمقام میسور ایک ریلی میں شریک ہوکر کارکردگی کی ایک خاص سند حاصل کی - ریلیاں اور ٹریننگ کیمپ جو اکثر اوقات منعقد ہوتے رہتے ہیں ایسے تشفی بخش نتائج پیدا کرنے میں بڑی حدتک معاون ہوئے ہیں -

اپنے نصب العین کے سچے عمل پیرا

مملکت کے کشاف اپنے نصب العین ”دوسروں کی مدد کرو“ کے سچے عمل پیرا ہیں - اس قسم کی امداد کی جب کبھی ضرورت پیش آئی ہے تو وہ ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں - مثلاً انہوں نے بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ورائٹی شو وغیرہ منعقد کرکے رقم فراہم کرنے کی انتھک کوشش کی - ہزارہا روپیہ ان لوگوں کے پاس روانہ کرنے کی علاوہ جو ان حادثات کا شکار ہوئے حیدرآبادی کشافہ وقتاً فوقتاً چندہ جمع کرکے قحط زدہ علاقوں اور خیراتی اداروں کی بھی استعانت کرتے رہے ہیں -

جد وجہد برائے امداد جنگ

امداد جنگ کی کوششوں میں بھی وہ ہیٹے نہیں رہے بصورت نقدی وہ ابتک ڈیڑھ ہزار روپے جمع کرچکے ہیں لیکن اس سے بڑھ کر قابل تعریف یہ بات ہے کہ ان میں سے بہت سوں نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر میدان جنگ کے لئے پیش کی ہیں - ان کے علاوہ اور کشاف کاچی گوڑہ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر میں ٹیکنیکل ٹریننگ حاصل کررہے ہیں تاکہ وہ اپنے ملک کی مدافعت کے زیادہ سے زیادہ قابل بن سکیں -

ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰

کل ہند مشرقی کانفرنس

(آل انڈیا اورینٹل کانفرنس)

عالی جناب نواب سرصدر اعظم بہادر افتتاح فرمائیں گے

گیارھویں کل ہند مشرقی کانفرنس کے جو حیدرآباد میں آئندہ ماہ میں منعقد ہونے والی ہے مقامی معتمد صاحب لکھتے ہیں:--

لفٹننٹ کرنل سر محمد احمد سعید خان بہادر, کے۔ سی۔ ایس - آئی - ' کے - سی - آئی - ای - ' ایم - بی - ای - ' ایل ایل - ڈی -' نواب چھتاری' صدراعظم باب حکومت سرکار عالی اور امیر جامعہ عثمانیہ نے گیارھویں کل ہند مشرقی کانفرنس کی جو زیر اہتمام حکومت سرکارعالی حیدرآباد دکن میں ۲۰ تا ۲۲ - ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع منعقد ہونے والی ہے, نائب سرپرستی کا عہدہ قبول فرمایا اور اجلاس کا افتتاح کرنے کے متعلق رضامندی ظاہر فرمائی -

مختلف اداروں اور سرکاری محکموں کے نمایندوں اور کانفرلس کے ارکان کے استقبال کے متعلق مقامی مجلس عاملہ کی طرف سے انتظامات ہورہے ہیں -

ریاست کے تمام عہدہ داروں اور ممتاز حضرات سے جن کے پاس نائب معین امیر جامعہ کی اپیل بابت رکنیت مجلس استقبالیہ پہنچ چکی ہے اور ان سے جنھیں مشرقی علوم و فنون سے دلچسپی ہے استدعا کی جاتی ہے کہ جلد سے جلد مجلس استقبالیہ میں شرکت فرمائیں اور منعقد ہونے والے اجلاس کو حیدرآباد کے جو روشن خیالی کے لئے مشہور ہے شایان شان کامیاب بنانے میں منتظمین کے ساتھ تعاون فرمائیں -

مجلس استقبالیہ کی رکنیت کے چندے کی فیس کم سے کم بیس روپے سکہ عثمانیہ ہے لیکن اس سے زائد رقم کے عطیئے شکریے کے ساتھ قبول کئے جائیں گے -

براہ کرم جملہ رقمیں ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب ' مقامی معتمد'' گیارھویں کل ہندمشرقی کانفرلس ' جامعہ عثمانیہ ' لالہ گوڑہ دکن ' کے پاس بھیجی جائیں -

اضلاع کی خبریں

بیڑ - ممالک محروسہ کے بعض علاقوں میں بارش کی مسلسل کمی کی تلافی کے لئے حکومت سرکار عالی متعدد پراجکٹ کی جانچ کر رھی ھے - یہ پراجکٹ ان علاقوں میں خزانہ ھائے آب (تالاب) تعمیر کرنے اور کنویں کھدوانے سے متعلق ھیں تاکہ بہم رسانی آب کے قابل اعتماد ذرائع مہیا ھوجائیں - تعلقہ آشٹی ضلع بیڑ کا روٹی پراجکٹ انھی میں شامل ھے - جو چھ لاکھ کے مصارف سے حال ھی میں تکمیل پاچکا ھے - اس تالاب میں (۵۸) مربع میل کا پانی داخل ھوگا اور (۴۵۰۳) ایکڑ زمین اس کے زیر کاشت رھیگی - بائیس دروازوں کے ذریعہ اس روکے ھوئے پانی کی نکاسی حسب مرضی عمل میں لائی جاسکتی ھے - آبپاشی کے لئے بارہ میل طویل نہر تالاب سے نکالی گئی ھے - اس کے علاوہ کھیتوں کو پانی پہنچانے والے اور خود تالاب میں پانی شامل کرنے والے (معاون یا امدادی) نالے بھی تعمیر کئے گئے ھیں -

گزشتہ سال اس تالاب کے پانی سے (۶۴۳) اور (۳۰۴) ایکڑ ربیع اور خریف کی فصلیں سیراب ھوئی تھیں - اس پراجکٹ کی زیر کاشت زمینات کے دھارے میں ابتدائی چار سال کے لئے تخفیف کردی گئی ھے تاکہ کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ھو - مزید برآں انھیں مویشی اور تخم کی خریدی کے لئے پندرہ ہزار روپے بطور تقاوی عطا ھوئے ھیں

ساتھ ھی تنظیم دیہی کی انجمنیں کاشتکاروں کو اپنی معاشی اور سماجی حالت کی اصلاح میں مدد دے رھی ھیں، ایسی سات انجمنیں تعلقات بیڑ، مومن آباد، منگل گاؤں، گیورائی، آشٹی اور پاٹودہ میں قائم ھوچکی ھیں اسی ضمن میں "بہتر کاشت کی انجمنیں" اور "قرضہ و فروخت کی انجمنیں" تمام مرکزی مقامات میں بنائی گئیں - کاشتکاروں کو کفایت شعاری سکھانے کے لئے موثر پروپگنڈا بھی کیا جارھا ھے - مثلاً انھیں ترغیب دی جاتی ھے کہ وہ باھمی جھگڑوں کو عدالت میں رجوع کرنے کے بجائے ثالثی کے ذریعہ طے کرلیں - چنانچہ اس مفید مشورے پر عمل کرنے سے صرف ایک گاؤں میں (۳۰۰) روپیوں کی بچت ھوگئی - اس کے علاوہ شادی تہوار وغیرہ کے موقعوں پر دیہاتیوں کو فضول خرچی سے باز رھنے اور خرچ گھٹانے کی تفہیم کی جاتی ھے -

دیہات سدھار کی ان کوششوں میں محکمہ لوکلفنڈ نے بھی حصہ لیا ھے - چنانچہ دیہات سدھار تحریک سے متعلقہ گاؤں کو بڑی شاھراھوں سے ملحق کرنے اور پیداوار کے مرکزوں کا مقامی مارکٹوں سے ربط قائم کرنے کے لئے اس محکمہ نے چھوٹی سڑکیں تعمیر کروائیں اور بارہ ہزار روپیوں کا خرچ برداشت کیا -

ان علاقوں میں پینے کے لئے صاف پانی کی بہت قلت ھے جس کو دفع کرنے کی کوششیں جاری ھیں - چنانچہ حالیہ چند مہینوں میں (۱۶,۹۰۰) روپے ایسے دیہات میں جہاں کوئی کنواں نہ تھا باؤلیوں کی کندیدگی میں صرف ھوئے -

اضلاع میں تعلیمی ترقی بھی اطمینان بخش رھی - فراھم شدہ معلومات سے پتہ چلتا ھے کہ اس وقت تک لوکلفنڈ کے تیس مدارس اتنے ھی دیہات میں کھولے گئے ھیں -

بیڑ میں فی الوقت بہت ھی قلیل صنعتی امکانات موجود ھیں - اس کے باوجود یہاں دو چھوٹی صنعتیں چل رھی ھیں - یعنی گپتی سازی اور چھاگل سازی - یہ دونوں اشیاء ملک سرکار عالی کے علاوہ برطانوی ہند کی مارکٹوں میں بھی فروخت ھوتی ھیں - جہاں حالیہ نمائشوں میں ان کے صناعوں کو انعامات عطا کئے گئے ھیں گپتی کی صنعت کا آغاز پچاس سال قبل ھوا تھا - اس وقت سے اب تک اسے برابر فروغ ھورھا ھے البتہ گپتی سازی کا ضروری سامان بمبئی سے درآمد کیا جاتا ھے - گپتی کے دستے سینگ سے تیار ھوتے ھیں جن پر چاندی کا کام کیا جاتا ھے ایک گپتی کی قیمت اس کی خوبی اور نفاست کے مطابق پانچ تا پچیس روپے ھوتی ھے -

چھاگلیں چمڑے سے بنائی جاتی ھیں - یہ دیسی صنعت ھے جسے زمانۂ قدیم سے نیچ ذات کے ھندوؤں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ھے - ممالک محروسہ کے اندرونی قصبات اور دیہات میں چھاگلوں کی بڑی مانگ ھے - البتہ وہ شہری رقبوں میں مشین کی بنائی ھوئی پانی کی بوتلوں کا مقابلہ نہیں کرسکتیں -

---

بہ سلسلہ صفحہ ۲۸ جنگی کشافہ

یورپی جنگ نے ملک میں جنگی اسکاوٹنگ کی نشوونما کی افادیت کو آشکارا کردیا ھے - یہ تحریک کشافہ کا وہ شعبہ ھے جس سے ھندوستان میں بری طرح غفلت برتی جارھی ھے سرکارعالی کے اسکاوٹ ٹروپس میں سے کشافوں کی ایک منتخبہ تعداد کو سالانہ سرکارعالی کی فوج باقاعدہ کے افسروں کی زیر نگرانی ٹریننگ دینے کے انتظامات پہلے ھی سے عمل میں لائے جاچکے ھیں - مضامین جن میں ٹریننگ دی جارھی ھے یہ ھیں: فرسٹ ایڈ - سگنلنگ نشانہ بازی پیمائش - موٹر رانی - گارڈ کے فرائض وغیرہ - یہ اسکاوٹنگ کے نصاب میں ان مضامین کی طرف ھندوستان میں اتنی توجہ نہیں کی گئی جتنی کہ چاھیئے تھی - امید ھے کہ یہ ٹریننگ کشافوں کو اس قابل بنا دے گی کہ وہ وقت پڑنے پر اپنے ان بزرگوں کے شہری فرائض کا بار اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں گے جو ملک کی مدافعت کے لئے بلائے جائیں اب تک (۴۲) کشافوں اور رووورس کی ایک جماعت ٹریننگ سے فارغ ھوکر فوج نیز اسکاوٹ ہیڈکوارٹرس سے کامیابی کی سندیں حاصل کرچکی ھے -

رجسٹر نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ — بابت ماہ بہمن سنہ ۱۳۵۱ ف دسمبر سنہ ۱۹۴۱ ع — شمارہ ۳

صفحہ

اس رسالہ میں جو ظاہر ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطہ نظر ہونا ضروری نہیں۔

'For VICTORY'

شایع کردہ — سررشتہ معلومات عامہ — حیدرآباد دکن

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ | بہمن سنہ ۱۳۵۱ ف - ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ ع | شمارہ ۳

احوال و اخبار

حیدرآبادی خواتین کی کانفرنس۔ اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے خواتین حیدرآباد کی پندرھویں کانفرنس کو اپنا پیام عطوفت نشان روانہ فرماکر سود مند نصیحتوں کے ذریعہ اور ایک مرتبہ حیدر آبادی خواتین کی حوصلہ افزا رھنمائی فرمائی ہے ۔ یہ نصیحتیں واقعات عالم کی موجودہ رفتار سے بالکل ہم آھنگ ھیں ۔ اپنے پیام میں اعلیحضرت بندگان عالی نے ارشاد فرمایا کہ ''تمھاری یہ اپیل کہ غربا میں سماجی فلاح و بہبود کے کام کئے جائیں ہر وقت انسانی خدمت کے نقطۂ نظر سے قابل تعریف اور خصوصاً اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے ۔ قدرتی اسباب نے جن پر انسان کا بس نہیں نوع انسانی کی خود کشانہ پالیسی سے مل کر زندگی کو ھرایک کےلئے اور خصوصاً غریبوں کےلئے زیادہ مشکل بنا دیا ہے ۔ میری حکومت حاجت مندوں کے آرام و آسائش کےلئے وہ سب کچھہ کررھی ہے جو اس کے اختیار میں ہے لیکن ساتھہ ھی ساتھہ ہر خوش حال شہری کا یہ مقدس فرض ہے کہ وہ اپنے پریشان حال بھائی بہنوں کی خبرگیری کرے''۔

حضرت ظل سبحانی نے بطور خاص بچوں کی نگہداشت کی ضرورت جتلاتے ہوئے فرمایا کہ ''تم ملک پر اور خصوصاً نو خیز نسل پر بڑا احسان کروگی اگر بہبودی اطفال کے کاموں کےلئے اپنے آپ کو بہ طیب خاطر وقف کردو ۔ بچے زمانہ مستقبل کی آس ھیں ----جو نوع انسانی کے تسلسل کو قائم و برقرار رکھتے ھیں۔ نسوانی جبلت کے لئے کوئی مقصد زیادہ خوشگوار اور تمھاری توجہات کا اس سے زیادہ مستحق نہیں ہوسکتا جتنا کہ ننی اور نوخیز نسل کی صحت و مسرت کا تحفظ ہے ۔ میں اس فرض کو نہایت اہم خیال کرتا ہوں اور توقع ہے کہ تم میں سے ہر ایک اس میں کامل دلچسپی کے ساتھہ حصہ لیتی رھوگی۔''

اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اعلیحضرت اقدس و اعلی نے ارشاد فرمایا کہ'' کہ یہ واقعہ کہ تمھاری انجمن ایک طویل عرصے سے بغیر کسی رکاوٹ کے مسلسل کام کئے جارھی ہے ظاھر کرتا ہے کہ حیدرآباد کی خواتین اشتراک عمل اور تنظیم کے ساتھہ کام کرنے کی اہمیت سے کماحقہ واقف ھیں ۔ ایسے لوگوں کی یکجائی جو ایک ھی اعلی نصب العین اور ایک معقول و بلند نظریہ حیات کے ساتھہ ساتھہ انسانیت کی بےغرض خدمت کےلئے ایثار کا جذبہ لیکر وقف ہوگئی ھیں قومی ترقی کا ایک قطعی و یقینی ذریعہ ہوسکتا ہے ۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تم خیال و عمل کی اس یگانگت اور ہم آھنگی کو نہ صرف اپنی صنف میں قائم رکھو بلکہ اس بات کی بھی کوشش کرو کہ مرد اس یکجہتی سے متاثر ہوکر ایک دوسرے کے ساتھہ مل جل کر پر امن اور مسرت افزا زندگی بسر کریں''۔

اندھوں کا امدادی کیمپ ۔ عام پبلک اور بالخصوص ان مریضوں میں جو آنکھوں کی بیماریوں اور خاص کر موتیا بند کے مرض میں مبتلا ھیں یہ خبر خوشی کے ساتھہ سنی جائیگی کہ آنریبل سید عبدالعزیز صاحب صدرالمہام سررشتہ عدالت و امور مذھبی کی کوشش اور آنکھوں کے مشہور سرجن رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس کے تعاون سے بلدہ حیدرآباد میں اندھوں کا امدادی کیمپ قائم ہوا ہے ۔ یہ کیمپ راجہ پرتاب گیرجی کی کوٹھی واقع شاھراہ عثمانی میں قائم ہوا ہے راجہ صاحب نے از راہ کرم اپنی کوٹھی اس غرض کے تحت استعمال کرنے کی اجازت دی ہے ۔ یہ کیمپ ایک ھفتہ یا عشرہ کےلئے ۶ ۔ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ ع (۴ ۔ بہمن سنہ ۱۳۵۱ ف) سے مریضوں کے لئے کھلا رھیگا۔ غریبوں کا علاج بلا معاوضہ کیاجائیگا ۔ اس کے علاوہ جو مریض بالکل نادار ہونگے ان کی مفت تیمارداری کی جائیگی اور خوراک دوائیں عینک اور ھر ایسی چیز جو ان کے علاج کو کامیاب بنانے کےلئے ضروری ہو مفت مہیا کی جائیگی ۔ خواتین کےلئے پردہ کا ضروری انتظام کیاگیا ہے کیمپ کے اخراجات کی پابجائی کےلئے ہر ایک صدرالمہام حکومت پانچ سو روپے کی حد تک اور نواب صدراعظم بہادر تین ہزار روپے کی حد تک اپنے اپنے اختیاری فنڈ سے مدد کرینگے ۔

اس رقم سے زاید اخراجات آنریبل سید عبدالعزیز صاحب از راہ فیض رسانی اپنی جیب سے ادا فرمائینگے ۔ آپ نے سنه ۱۹۳۳ع میں پٹنه میں اندھوں کے لئے جو امدادی کام کیا تھا اس کی عام طور پر وقعت کی گئی تھی ۔

اس کام کی نگرانی کےلئے ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی گئی ہے ۔ اس وقت تک پبلک کی جانب سے جو عطیئے وصول ہوئے ہیں ان میں خان بہادر علاء الدین صاحب کی جانب سے ایک هزار روپے ' سیٹھ پونم چند صاحب اور سیٹھ جمنا لال رام لال صاحب کے فی کس کے (۲۵۰) روپے مولوی ابوالحسن سید علی صاحب کے (۲۰۰) روپے سکه عثمانیه ' بالا پرشاد صاحب کے (۱۲۱) روپے ' بیگم صاحبه هارون خان صاحب شروانی کے سو روپے کلدار ' نواب غازی یارجنگ بہادر اور سیٹھ رگھوناتھه مل بنکر کے فی کس سو روپے اور ڈاکٹر وجیه الله صاحب ' ونکٹ چلم صاحب وکیل اور بالا گوپال داس صاحب کے فی کس پچاس روپے شامل ہیں ۔ اس امدادی مہم کے تحت آنکھوں کی حفاظت کےلئے پوسٹروں اور دستی اشتہاروں کے ذریعه تشہیری کام بھی انجام دیا جائےگا ۔ کمیٹی میں چار مقامی ڈاکٹروں کو شریک کرکے اس فن کے مقامی ماہرین کا تعاون حاصل کیا گیا ہے جن میں جناب ناظم صاحب محکمه طبابت اور دواخانه عثمانیه کے شعبه امراض چشم کے صدر بھی شامل ہیں ۔

پیشه گداگری کا انسداد ۔ قانون انسداد پیشه گداگری حیدرآباد کے منظور ہوجانے کے بعد اب ریاست میں پیشه گداگری کی لعنت دور کرنے کی باضابطه کوششیں ہورہی ہیں جو یه پیشه حالیه چند سال میں بہت پھیل چکا ہے ۔ آنریبل سید عبدالعزیز صاحب صدر المہام صیغه عدالت وامورمذہبی جن کی تحریک اور سعی سے یه قانون منظور ہوا فی الوقت بعض سرکاری عہده داروں اور عوام کے مختلف طبقوں کے قایدین سے مشوره کررہے ہیں اور غور کررہے ہیں که یه قانون جن تجاویز پر مشتمل ہے انہیں کس طرح بروے عمل لایا جائے ۔ چنانچه ایک نمائنده کمیٹی عوام کا تعاون حاصل کرنے کے لئے قرار دی جارہی ہے اس قانون کی منظوره شکل تمام ملک میں کثیرالتعداد مقامی کمیٹیوں کے قیام کی طالب ہے تاکه ہر کمیٹی اپنے اپنے علاقه میں اس مسئله سے نمٹ لے ۔ ہر اس علاقه میں جہاں مجلس بلدیه یا مجلس ضلع موجود ہو انسداد گداگری کی بھی ایک کمیٹی رہےگی جو مجلس بلدیه یا مجلس ضلع کے تحت کام کریگی ۔ ان کمیٹیوں کا کام یه ہوگا که وه پیشه گداگری سے نکالے ہوئے افراد کےلئے ادارے قائم کریں اور چلائیں ۔ ان اداروں میں سابقه گداگروں کو عام تعلیم دی جائےگی ۔ جس کے تحت فنون و حرفت مرغبانی اور دوسرے ایسے کاروبار سکھائے جائینگے جو قلیل سرمایه سے شروع کئے جاسکتے ہیں ۔ یہی کمیٹیاں گداگروں کے اداروں کے اخراجات کی پابجائی کرینگی ۔ اس سلسله میں انہیں پبلک سے چنده وصول کرنے کا مجاز قرار دیا گیا ہے ۔ اس کے علاوه مجالس بلده اور مجالس اضلاع کے موازنوں میں بھی اس مقصد کے تحت رقومات مختص کی جائینگی ۔ تاهم وسیع پیمانه پر اس کام کی ابتدا کرنے کا فی الوقت خیال نہیں تجویز یه ہے که بلده حیدرآباد میں اس کا آغاز ہو اور بتدریج اضلاع میں بھی اسے وسعت دی جاتی رہے ۔

زمرد محل میں ۱۲ ۔ ڈسمبر سنه ۱۹۴۱ع کو جو جلسه عام عالیجناب نواب سالارجنگ بہادر کے زیر صدارت ہوا اس سے ظاہر ہوتا ہے که اس سماجی عیب کو دور کرنے کےلئے حکومت نے جو تدبیریں اختیار کی ہیں ان کا عوام پر کیا رد عمل مرتب ہوا ۔

نظام آباد میں ملیریا ۔۔ ان کالموں میں ہم نے بماہ گزشته انسداد ملیریا کی ان موثر تدابیر پر تبصره کیا تھا جو شہر حیدرآباد میں اختیار کی جارہی ہیں ۔ ہم نے اعداد و شمار بھی بتلائے تھے تاکه گزشته باره سال سے اس مرض پر قابو پالینے کی جو زبردست کوششیں ہورہی ہیں ان کا اظہار ہوجائے ۔ اضلاع میں بھی اسی طرح کا کام ہورہا ہے اگرچه که دارالسلطنت کی طرح وسیع پیمانه پر نہیں ۔ اس وقت ضلع نظام آباد پر توجه مرکوز کی گئی ہے جہاں حال ہی میں مرض شائع ہوگیا ہے ۔ خصوصاً نظام ساگر کے تحت کے علاقوں میں عام اسباب کے علاوه آبپاشی کے وسیع انتظام نے شیوع مرض میں شدت پیدا کردی ہے ۔ محکمه صحت عامه نے تحقیقات کرلی ہیں اور ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کی روسے گیاره ہزار کی موقتی رقم کے ماسوا سالانه ساٹھه ہزار کے مصارف عاید ہوتےرہینگے حکومت نے ان تجاویز کو قبول کرلیا ہے ' اور حضرت اقدس واعلی کی منظوری کا انتظار ہے ۔ انسدادی تدابیر کے تحت مواضعات کے بے ضرورت گڑھوں کو فوراً بند کردیا جائیگا ۔ ایسے کنٹوں کو جن کا پانی ٹھیرا رہتا ہے پانی کی نکاسی کے بعد خشک کردیا جائےگا اس طرح ملیریا کی پرورش کے موثر اور طاقتور مرکز ختم ہوجائینگے ۔ ملیریا کے علاج کے ضمن میں آٹھه "مخالف ملیریا" جماعتیں بنائی جائینگی ۔ جن میں سے ہر جماعت ایک تربیت یافته ملیریا آفیسر کے تحت ہوگی چھه جماعتیں تعلقوں کے مڈیکل آفیسرز کے زیر نگرانی اپنے اپنے علاقه میں تعلقه کے دواخانه سے (۵) میل نصف قطر کے دائره میں کام کرینگی ۔ جو رقبه جات ان میں سے کسی بھی دائره میں واقع نه ہوں وه دو همه وقتی مڈیکل آفیسرز کے تفویض کردئے جائینگے ۔ جنکی اعانت کےلئے ضروری "مخالف ملیریا" عمله دیا جائیگا ۔

ان سب جماعتوں کی رہنمائی اور نگرانی ایک همه وقتی مددگار هلت آفیسر کے ذمه ہوگی جس نے ملیریا کے انسدادی کام کی خاص ٹریننگ پائی ہے ۔ چونکه یه اسکیم

مکمل ہے - اسلئے توقع کی جاتی ہے کہ اس سے بہت جلد ٹھوس نتائج حاصل ہوجائینگے -

شکاری ہوائی کا جہاز ریلوے فنڈ - نظام اسٹیٹ ریلوے کے ارباب انتظام

نے ریاست کی مساعی جنگ میں اس وقت تک کئی مختلف طریقوں سے حصہ لیا ہے - انہوں نے اب وائسرائے کے جنگی فنڈ میں (۸۰۲۸۰) روپیہ داخل کرکے جو (۶۰۰۰) پونڈ کے معادل ہوتے ہیں اپنی شاندار فہرست مساعی میں اضافہ کیا ہے - یہ رقم ''شکاری ہوائی جہاز کے ریلوے فنڈ'' میں جمع کی گئی تھی - اس رقم میں سے پانچ ہزار پونڈ اسپٹ فائر فائٹر طیارہ (Spitfire fighter plane) کی خریدی میں صرف کئے جائینگے جس کا نام ''ایچ ایچ دی نظام اسٹیٹ ریلوے'' ہوگا - بقیہ رقم سے وائسرائے بہادر کے صوابدید پر ایک یاز انڈ امدادی یونٹ (Amenity Unit) مہیا کی جائیگی - اس کا نام بھی وہی ہوگا - ریلوے کے ارباب اقتدار کا یہ قابل تعریف کارنامہ دوسرے شعبوں کے لئے قابل تقلید ہے -

صنعتی مساعی جنگ - ریاست کی صنعتی مساعی جنگ ماہ بماہ تیز تر ہوتی جارہی ہیں مثلاً نظام اسٹیٹ ریلوے کے ارباب اقتدار کی نگرانی میں بنائی ہوئی مختلف چیزوں کی مجموعی تعداد جو تاریخ ابتدا سے ماہ ستمبر کے اختتام تک کل (۶۸۳۲۴) تھی ماہ اکتوبر کے اختتام پر (۸۷۲۲۴) ہوگئی - اس طرح ماہ مذکور میں ۲۲ اقسام کی (۱۸۹۰۰) اشیاء تیار کی گئیں - حالانکہ ماہ ستمبر میں ۲۱ اقسام کی (۱۶۳۵۱) اشیاء بنائی گئی تھیں - ماہ نومبر میں (۲۲۰۰۰) اشیاء تیار کرنے کا تہیہ کیا گیا تھا - اکتوبر ہی کے مہینے میں ان اشیاء کی مجموعی تعداد جن کی فراہمی کا ٹھیکہ دیدیا گیا ہے اور جو ابھی تیار کی جارہی ہیں - (۲۱۶۰۳۵) ہوگئی - اور ایک ہی نوعیت کی مزید (۲۸۰۰) اشیاء کی فراہمی کے لئے گفت شنید جاری رہی - اس کے برخلاف ماہ ستمبر کے اختتام پر زیر ساخت اشیاء کی مجموعی تعداد (۳۱۰۴۲۱) تھی اور اس مہینے میں تین اقسام کی (۳۷۰۰) چیزوں کی تیاری کے لئے گفت و شنید جاری تھی -

ماہ اکتوبر میں بنائی ہوئی چیزوں کی تعداد سے ماہ ستمبر کی تعداد پر (۱۴۰۸) کا شاندار اضافہ ظاہر ہوتا ہے - دیگر امور کے ضمن میں بھی ٹھوس کام ہوچکا ہے - جس میں ڈرائیور میکانکوں - اور ہوابازوں کی ٹریننگ ناکارہ دھاتی ٹکریوں کی فراہمی بیون ٹریننگ اسکیم (Bevin Training Scheme) سے تعاون فوجی کاریگروں کی جماعت کی بھرتی اور جنگی پروپگنڈہ وغیرہ شامل ہے - ریلوے کے ارباب اقتدار نے فراہم شدہ اشیاء کو منتقل کرنے کے لئے ضروری واگنیں اور ریل کے انجن مہیا کردئے تھے محکمہ صنعت و حرفت سرکارعالی کے زیر نگرانی بھی فراہمی سامان کے سلسلہ میں اسی طرح کا ٹھوس کام ستمبر اور اکتوبر میں کیا گیا - اس کام کا آرڈر ریلوے ورکشاپ اور ریاست کے دوسرے صنعتی کارخانوں کو دیا گیا تھا - اول الذکر انتظام کے تحت محکمہ تعمیرات عامہ کے ورکشاپ نے ماہ اکتوبر میں پانچ مختلف اقسام کی (۱۶۷۸۰) اشیاء تیار کیں اسکے بالمقابل ماہ ستمبر میں آٹھ اقسام کی (۱۳۹۶۹) چیزیں بنائی گئی تھیں -

اس کام کے تحت مختلف صنعتی عمل کئے گئے ہیں مثلاً آگ میں تپانا - ڈھالنا - دبانا - ٹین بنانا - اور مشینوں اور چکیوں کو استعمال کرنا وغیرہ - دوسری نوعیت کا سامان جو ماہ ستمبر و اکتوبر میں فراہم کیا گیا تھا - حسب تفصیل ذیل ہے -

(۱۳۳۶۴۳) گروس لوہے کی گیلوانائزڈ (Galvanised) کنڈیاں جن کو شامل کرتے ہوئے اس وقت تک جملہ (۴۳۳۶۴۲) گروس کنڈیاں تیار ہوئی ہیں - دس لاکھ گز سے زیادہ پارچہ جس میں سیاہی مائل سفید دو سوتی کپڑا بالکل سفید ٹویل زخم کی پٹیوں کا کپڑا اور گاز شامل ہے (۸۲۷۳۲) قطعہ ملبوسات (۸۰۰۰۰) چاقو (۸۰۰۰) گز مچھردان کی جالی - (۶۰۰۰) برش (۱۷۵۰) بلانکٹ وغیرہ -

پبلک عرضداشتیں - دو دلچسپ یاد داشتیں ایک تو ''انجمن اتحاد و ترقی'' کی جانب سے بتوسط میر اکبر علی خان صاحب اور دوسری مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے بتوسط نواب بہادر یار جنگ بہادر حکومت کے آگے پیش کی گئی ہیں - اگرچہ دونوں یادداشتوں میں بعض مشترک نقاط موجود ہیں پھر بھی ایک یادداشت میں ریاست کے داخلی اور خارجی مسلک کے سلسلے میں بعض دلچسپ مشورے دئے گئے ہیں اور دوسری یادداشت میں مختلف تجویزوں کے منجملہ ریاست کی مالی اور صنعتی حالت کو بہتر بنانے کی تجویزیں بھی موجود ہیں -

ریاست کی معاشی زندگی کے متعلق جو تجاویز ہیں وہ بطور خاص دلچسپی کی موجب ہیں - اتحاد المسلمین نے تین سالہ یا پانچ سالہ لائحہ عمل اختیار کرنے کی سفارش کی ہے تاکہ صنعتی اور زراعتی میدان میں ترقی ہو اسی کے تحت گھریلو صنعتوں کی امداد کے لئے ایک مستقل مد قائم کرنے کی بھی تجویز پیش کی گئی ہے - انجمن اتحاد و ترقی نے ادنی درجہ کی کسانوں کی حد تک زرمالگزاری کو معاف کردینے اور اوسط درجہ کے کسانوں کے محصول مالگزاری میں تخفیف کردینے کی سفارش کی ہے - انجمن نے زور دیا ہے کہ ملک کو پورے طور پر صنعتی بنایا جائے اور دیہی صنعتوں کی بشمول کھدر سازی فیاضانہ امداد کی جائے - دونوں یاد داشتوں میں سرکاری خدمات پر تقرر کی ضمن میں دلچسپ تجویزیں پیش کی گئی ہیں جن سے ان کی رائے کے مطابق نظم ونسق کی کارکردگی میں اضافہ ہوجائے گا -

ملاحظہ ہو صفحہ (۸)

مسکرات کے خلاف مہم

ہزہائی نس شہزادہ برار نے نئے "ٹمپرنس ہال" کا افتتاح فرمایا

پنج سالہ کارگزاری پر تبصرہ

حیدرآباد کی تحریک ترک مسکرات جسے اعلحضرت بندگان عالی خلداللہ ملکہ کی منظوری اور تائید حاصل ہے دو پہلو رکھتی ہے ایک تو یہ کہ پروپگنڈہ کے ذریعہ نشہ بازی کے مضرت رسان اثرات عوام کے ذہن نشین کرائے جائیں اور دوسرے یہ کہ جوابی کشش کے طور پر ان کے لئے مفید صحت دلچسپیاں فراہم کی جائیں۔ آخر الذکر کے سلسلہ میں "انجمن ترک مسکرات حیدرآباد" ترک مسکرات کی نوآبادیاں قائم کر رہی ہے جہاں ان لوگوں کو جو اقرار نامہ پر دستخط کرتے ہیں صحت بخش مکانات برائے نام کرایہ پر دئے جاتے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد میں اس طرح کی دو نوآبادیاں پہلے ہی سے موجود ہیں اور محلہ ملہ پلی میں تیسری نوآبادی کی تعمیر قریب الختم ہے۔ ہزہائی نس شہزادہ برار نے گزشتہ مہینے میں اس نوآبادی کے ٹمپرنس ہال کا افتتاح فرمایا جو اپنے معطی نواب کمال یار جنگ بہادر کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔

وسیع عمارت - یہ جدید طرز کا وسیع ہال ہے جسکے اطراف کشادہ احاطہ موجود ہے۔ ہال کے اندر شیشہ کی الماریوں میں نظام جسمانی کے مٹی کے نمونے رکھے گئے ہیں جن میں جسم انسانی پر الکحل کے مضرت رساں اثرات کو نمایاں کیا گیا ہے۔

شہزادۂ ممدوح الشان کی خدمت میں سپاسنامہ

نواب مرزا یار جنگ صدر انجمن ترک مسکرات نے ہز ہائی نس کا خیر مقدم کرتے ہوے ریاست میں تحریک ترک مسکرات کی ترقی پر تاریخ آغاز یعنی مارچ سنہ ۱۹۳۶ع (۱۳۴۵ف) سے تبصرہ کیا۔

فرمان مبارک

آپ نے فرمایا کہ ۱۷ - رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ کے مبارک دن اعلی حضرت اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ نے حسب ذیل فرمان مبارک نافذ فرمایا کہ :-

" تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملیگی"۔

اس فرمان مبارک کی پشت پناہی سے کمیٹی نے ۲-مارچ سنہ ۱۹۳۶ع (۲۹ - فروردی سنہ ۱۳۴۵ف) کو کام شروع کیا - اسی فرمان مبارک کی بدولت کمیٹی کو سالانہ دس ہزار کی رقم حکومت کی جانب سے مل رہی ہے۔ اس کمیٹی کا اصول ہے کہ کسی پر کسی قسم کا جبر کیا نہ جائے - اس کا مقصد یہ ہے کہ عوام کے پاس پہنچکر ان کے نیک احساسات کو جو خدائے تعالی نے ہر شخص کو دئے ہیں ابھارا جائے۔

پروپگنڈا کا لٹریچر

" اپنے مقصد کے حصول کے لئے کمیٹی نے تاریخ انعقاد سے ایک لاکھ اسی ہزار پانسو اپیلیں وغیرہ جو چودہ لاکھ آٹھ ہزار نو سو صفحات پر مشتمل تھے شائع کئے علاوہ ازیں کمیٹی کی جانب سے چار زبانوں یعنی اردو تلنگی مرہٹی اور کنڑی میں ایک ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے جس میں انسانوں کے دل و دماغ اور جسم پر منشیات کے مہلک نتائج کی وضاحت کی جاتی ہے"۔

"ریاست کے تمام تعلیمی اداروں کو ہمارے رسالے اس توقع کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں کہ منشیات کے خطرناک اثرات سے آئندہ نسلیں آگاہ ہو جائیں"۔

"اس طرح کمیٹی کی جانب سے ترک مسکرات کے عنوان پر (۶۴۸۶۲۵۰) مطبوعات اس تاریخ تک شائع ہوچکی ہیں - علاوہ ازیں عکسی فانوس (میجک لینٹرن) کی تصاویر کے ذریعہ بھی پبلک کے آگے نشہ آور چیزوں کی برائیاں نمایاں کی جاتی ہیں"۔

مستقل نمائش

" پبلک کے استفادہ کے لئے کمیٹی کے ایک ہال میں مستقل نمائش گاہ موجود ہے جو روز انہ کھلی رہتی ہے - یہاں نقشوں شکلوں اور تصویروں کے ذریعہ یہ حقیقت دل نشین کرائی جاتی ہے کہ نشہ بازوں کی بہ نسبت مسکرات سے بچنے والوں میں بیماریوں اور اموات کی شرح بہت کم ہے"۔

شراب نوشی میں کمی

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب مرزا یار جنگ بہادر نے فرمایا کہ :--

" محکمہ آبکاری کی حالیہ سالانہ رپورٹ بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف (م سنہ ۳۹ - ۱۹۳۸ع) میں جو ابھی ابھی شائع ہوئی ہے اعداد و شمار کی مدد سے بتلایا گیا ہے کہ سال زیر بحث میں سال گزشتہ کی بہ نسبت شراب کا استعمال (۲۰) فی صد گھٹ گیا ہے " اس سے صاف ظاہر ہے کہ شراب کا استعمال گھٹ گیا ہے - تاڑی کا بھی یہی حال ہے جس کا استعمال علی العموم غربا کرتے ہیں"۔

جوابی کشش

جناب صدر نے فرمایا کہ " کمیٹی کا ایک منصوبہ یہ ہے کہ حیدرآباد کے ہر محلہ میں ایک عمارت بنائی جائے جس میں وہاں کے غرباء اپنی فرصت کے اوقات گزار سکیں اور ان کے لئے زندگی کی اہم ضروریات مثلاً ریڈیو کی خبریں اخبارات کتابیں نیز کلب کی زندگی کی دوسری سہولتیں فراہم کی جائیں جو انہیں اپنی جھونپڑیوں میں نصیب نہیں ہوسکتیں"۔

"یہاں غریب بچوں کو جمع کر کے پاک صاف اور مسرور زندگی گزارنے کا سبق ہر روز دیا جاسکتا ہے جس سے آخر کار ان کی زندگی کا معیار بلند ہوجائیگا - ہم مجلس آرائش بلدہ کی ہمت افزائی کے ممنون ہیں کہ جن مقامات پر ٹمپرنس ہال موجود ہیں وہاں کے مکانات کو محکمہ آرائش بلدہ نے اپنی ملکیت ہونے کے باوجود کرایہ پر دینے کا حق ہمارے تفویض کردیا ہے - اس حق کی بناء پر ہم ہر ایک کرایہ دار سے مکان پر قبضہ دلانے سے پہلے یہ اقرار نامہ حاصل کرلیتے ہیں کہ وہ دوران قیام میں جملہ منشیات سے باز رہیگا - اگر اسکے باوجود وہ نشہ کا استعمال کرے تو اسے مکان چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے"۔

اس قاعدہ کی بدولت ان مکانات میں رہنے والوں پر ایک قسم کا اثر پڑتا ہے اور ایک حد تک ان کی روک تھام ہوتی ہے -

ٹمپرنس ہال

ہماری خواہش ہے کہ ہر نو آبادی میں طبقۂ غربا کی آسائش اور آرام کے لئے ایک ہال بنائیں - اس ہال کا نام کمیٹی نے "ٹمپرنس ہال" رکھا ہے خدا کے فضل و کرم سے دبیر پورہ میں ہال تعمیر کرنے سے کمیٹی کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہوچکا ہے - اب ملے پلی میں دوسرا ہال نواب کمال یار جنگ بہادر کے تین ہزار کے عطیہ سے بنایا گیا ہے جس کے لئے کمیٹی ان کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے -

"اس طرح کے ہال حصول مقصد میں ہمارے معاون ہونگے - اب ہم ہر دلعزیز والاشان ہز ہائی نس نواب اعظم جاہ بہادر شہزادہ برار بالقابہ سے جن کی ذات تقریباً ڈیڑھ کروڑ نفوس کی آئندہ تمناؤں کا مرکز و مرجع ہے گزارش کرتے ہیں کہ ہال کے افتتاح کی رسم انجام فرمائیں - حضرت شہزادہ والا شان نے ہر نوعیت کے مفید و نیک کام سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار فرما کر ہمیشہ اہل ملک کو متمتع ہونے کا موقع عطا فرمایا ہے"۔

والا شان شہزادہ برار کا جواب

والا شان شہزادہ برار نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :--

"اس درخشان عہد میں حیدرآباد جس رفتار سے ترقی کے مدارج طے کررہا ہے اس کا تقاضا تھا کہ انسداد مے نوشی کی طرف توجہ کی جائے اور یہ اہم تحریک جس کا رعایا کی فلاح و بہبود سے گہرا تعلق ہے سر سبز و کامیاب ہو - ابتدا ہی سے اس تحریک کی دستگیری اس ذات اقدس نے فرمائی جس کی رعایا نوازیاں ملک پر ابر رحمت کی طرح برس رہی ہیں - آپ کی جد و جہد قابل تحسین ہے - اور مجھے دلی مسرت ہے کہ آپ کی انجمن کی کوششیں بار آور ہورہی ہیں"۔

اس شرارہ کو روشن کیا جائے جو ضمیر انسانی میں موجود ہے

"مے نوشی کا انسداد انسان کی اجتماعی زندگی کا ایک اہم مسئلہ ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ اس کا حل آسان نہیں - دیار مغرب ہی کے حالیہ واقعات سے ثابت ہوچکا ہے کہ محض قانون کی امداد کامیابی کی ضامن نہیں ہوسکتی - اور صحیح مسلک یہی ہے کہ اس مادہ صلاحیت کو ابھارنے کی کوشش کی جائے جس کی چنگاری ضمیر انسانی میں پائی جاتی ہے - کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ نتائج عارضی نہ ہوں - اور تحریک اسی صورت میں مستقل بنیاد پر قائم ہوسکتی ہے کہ فطرت انسانی کی گہرائیوں کو ملحوظ رکھا جائے - ملک کی اخلاقی تعلیمی

ملاحظہ ہو صفحہ (

علم کی شاہراہیں سب کے لئے کھلی ہوئی ہیں

شہزادہ برار نے حیدرآباد اکیڈیمی کا افتتاح فرمایا

تحقیقاتی کام کی بین الاقوامی شہرت

نمائش ہال باغ عامہ میں حیدرآباد اکیڈیمی کے علمی جلسہ کا رسمی طورپر افتتاح فرماتے ہوئے ہزهائی نس والاشان شہزادۂ برار بالقابہ نے ارشادفرمایا کہ " علم ہی وہ نعمت ہے جس کے باعث انسان مخلوقات میں ممتاز ہوا اور علمی ذوق کی پرورش نوع انسانی کی بہترین خدمت ہے " اس تقریب میں کئی ممتاز اصحاب نے شرکت کی جن میں جامعہ کے پروفیسر، سائنس، فنون، اور قانون کے ڈاکٹر اعلیٰ عہدہ داران حکومت اور امرا شامل تھے۔

دشوار منزل۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے شہزادہ ممدوح الشان نے فرمایا کہ ''منزل کچھ کم صبر آزما نہیں لیکن مبارک ہیں وہ ساعتیں جو دنیا کی آلائشوں اور ہنگاموں سے دور علم کی خدمت میں صرف ہوں۔ خوش بختی سے حضرت سلطان العلوم کے علم پرور عہد میں ہر علم و فن کے شیدائی کے لئے ترقی کی راہیں کھلی ہوئی ہیں - اور ہرقسم کی علمی تحقیقات کے لئے جد و جہد کے سازوسامان مہیا ہورہے ہیں ''۔

اکیڈیمی کا علمی کام

''آپ کی محنتوں کے نتائج جن کو بیرون ملک بھی وقعت کی نظر سے دیکھا گیا ہے اس قابل ہیں کہ ان کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے۔ تحقیقات کو سادہ زبان کا جامہ پہنانا مبارک خیال ہے اور مجھے امید ہے کہ علم کے خدمت گزار افراد اس فریضہ کو کامیابی سے انجام دینگے''

ستائش و قدر افزائی

شہزادہ والا شان نے تقریر ختم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''ان علم دوست اصحاب کی امداد قابل قدر ہے جو علم کی حدود کو وسیع کرنے میں اور انجمن کی کامیابی میں عملی دلچسپی لے رہے ہیں ''۔

شہزادہ والاشان کا خیر مقدم

صدر اکیڈیمی نے ہزهائینس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اکیڈیمی کے قیام کی ابتدائی کوششوں کو اور اس کی تاسیس (امرداد سنہ ۱۳۴۷ف) کے بعد سے اس وقت تک کئے ہوئے کام کو مختصراً بیان فرمایا - آپ نے فرمایا کہ اکیڈیمی کی طرف سے دو سالنامے شائع کئے جاتے ہیں جس میں ارکان اکیڈیمی کے تحقیقاتی کام کے نتائج درج رہتے ہیں جناب صدر نے کہا کہ ان تحقیقاتی کارناموں کی برطانیہ یورپ اور ممالک متحدہ امریکہ کی مشہور یونیورسٹیوں کے اساتذہ نے ستائش کی ہے - ہزهائنس شہزادہ برار اور ہرهائنس شہزادی صاحبہ نے اکیڈیمی کی سرپرستی قبول فرما کرعزت و افتخار بخشا ہے۔ نواب سالار جنگ بہادر اور نواب دوست محمد خاں کی رقمی امداد اور نواب مہدی یار جنگ بہادر کی فاضلانہ رهنمائی کا جناب صدر نے شکریہ ادا کیا - نواب مہدی یار جنگ بہادر پہلے دو سال اکیڈیمی کے عہدہ صدارت پرفائز رہ چکے ہیں۔

اکیڈیمی کے مقاصد

اکیڈیمی کے مقاصد پنج گونہ ہیں - یعنی علمی و حکمیاتی مذاق کی سرپرستی کرنا - محققین اور ادیبوں کے درمیان ارتباط قائم کرنا - ادبی اور فنی تحقیقات کے لئے سہولتیں فراہم کرنا - ان تحقیقات کے نتائج کو شائع کرنا اور قابل فہم زبان میں عوام تک پہنچانا - اور اکیڈیمی کا ایک رسالہ شائع کرنا -

---

بسلسلہ صفحہ (۵)

اور اقتصادی حالت کا اس مسئلہ سے گہرا تعلق ہے اور ترقی کے یہ منازل بتدریج طے ہونے کی ضرورت ہے آپ کی انجمن کے طریق کار سے قوی امید ہے کہ مئے نوشی کے مضر اثرات میں نمایاں کمی ہونے لگے گی - اور غم غلط کرنے یا عارضی سرور کی خطرناک خواہش کے آغوش میں جو تباہیاں پوشیدہ ہیں ان سے بچنے کے اسباب میں تقویت ہوگی''

تقریر ختم کرتے ہوئے ہز هائی نس نے فرمایا ''محکمہ آرائش بلدہ کے تعاون سے مجھے بہت مسرت ہوئی اور کمال یار جنگ بہادر کا اس عمارت کے مصارف کی کفالت کرنا کار خیر میں اس دلچسپی کی علامت ہے جس کی بدولت امراء کی قدر و منزلت عوام کے دلوں میں جگہ پاتی ہے - مجھے یقین ہے کہ یہ عمارت آپ کی مستحسن کوششوں میں آسانیاں پیدا کریگی اور اس کا افتتاح میری دلی مسرت کا باعث ہے ''۔

شہزادہ معظم جاہ بہادر کی خدمت میں اعزازی طیلسان ال۔ ال ڈی پیش کی گئی

جامعہ عثمانیہ کا خصوصی جلسہ تقسیم اسناد

شہزادہ والاشان بہادر کا ارشاد: "میری تعلیم و تربیت حضرت والد ماجد کی بزرگانہ توجہات کا نتیجہ ہے"

جامعہ عثمانیہ کے خصوصی جلسہ تقسیم اسناد منعقدہ ۱۱ ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۱ع میں اعلی حضرت بندگان عالی کے دوسرے فرزند شہزادہ معظم جاہ بہادر نے اعزازی طیلسان "ڈاکٹر آف لاز" حاصل فرمائی ۔ امیر جامعہ نواب صاحب چھتاری نے جلسہ کی صدارت کی اور معین امیر جامعہ نواب مہدی یار جنگ بہادر نے شہزادہ موصوف کا تعارف کرایا ۔ اپنے تعارفی خطبہ میں نواب مہدی یار جنگ بہادر نے شہزادہ والا شان کے ادبی جوہر اور انتظامی قابلیت کی پرجوش ستائش کی جس کے جواب میں شہزادۂ والاشان نے اپنی تعلیم و تربیت کو حضرت بندگان عالی کی توجہات شاہانہ کا نتیجہ قرار دیا ۔

شہزادہ والا شان کی تقریر

پیش کردہ اعزاز کو قبول فرماتے ہوئے شہزادہ معظم جاہ بہادر نے ارشاد کیا کہ "مجھے دلی مسرت ہے کہ میں آج اہل علم کے ایک ایسے مجمع کو مخاطب کررہا ہوں جس میں ماہران تعلیم بھی ہیں اور اساتذہ و طلبہ بھی ۔ اس علمی محفل کے متعلق میرے جو تاثرات ہیں ان کو الفاظ کیونکر ظاہر کرسکتے ہیں" ۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے شہزادہ موصوف نے ارشاد کیا کہ "آج جامعہ عثمانیہ سے مجھے جو اعزاز دیا جارہا ہے اس کا میں شکرگزار ہوں اوران خیالات کی قدر کرتا ہوں جو جناب معین امیر جامعہ نے میری نسبت ظاہر کئے ہیں اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میری جو کچھ بھی تعلیم و تربیت ہوئی وہ سب کچھ حضرت والد ماجد مدظلہ کے پدرانہ اشفاق اور بزرگانہ توجہات کا نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم ۔ اور اسی لئے میری یہ تمنا ہے کہ میں اپنے واجب الاحترام اسلاف کی ان مقدس روایات کو زندہ رکھنے کے قابل بن سکوں جن کو دو سو سال سے دکن کی تاریخ دہرا رہی ہے اور جس پر تمام ہندوستان ناز کر رہا ہے ۔ خدا مجھکو توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت حاصل کرسکوں جن کی علم نوازی کا شہرہ تمام عالم میں ہے اور اسی کا یہ ثمرہ ہے کہ آج جامعہ عثمانیہ سلطان العلوم کے اس عہد مسعود پر نازاں ہے ۔

ہولناک دور

"اس وقت دنیا جس ہولناک دور سے گزر رہی ہے اور جس بیدردی سے انسانی جانیں موت کے گھاٹ اتاری جارہی ہیں اس سے مستقبل کے متعلق پیش گوئی کی جاسکتی ہے ۔ ان مایوس کن حالات میں اگر کسی سے امید ہوسکتی ہے تو وہ ایسی ہی جامعات سے ہوسکتی ہے، جن کے اساتذہ ملک کے نونہالوں کی تربیت کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور سماج کی ذہنیت بدلنے کے لئے علم کے اصلی مفہوم سے واقف کرانے کی کوشش کرتے ہیں ' اور جہاں قوم کی نئی نسل کو سائنس کی محیر العقول کارناموں سے انسانیت کی تباہی کے لئے نہیں بلکہ اس کی بہتری کے لئے روشناس کرتے ہیں" ۔

شہزادہ ممدوح نے تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا ۔ "میری دعا ہے کہ علم کی ترویج میں ہم پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان کو محسوس کریں اور ہماری جامعہ قوم کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کی ضامن ہو" ۔

معین امیر جامعہ کا خطبہ

نواب مہدی یار جنگ بہادر معین امیر جامعہ نے خطبہ تقسیم اسناد میں شہزادہ معظم جاہ بہادر کے ادبی اور انتظامی کارناموں کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اردو شاعری میں آپ کے کمال کا اور "مجلس آرائش بلدہ" کی کامیاب صدارت کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ کیا ۔ معین امیر جامعہ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ اردو کے ذریعہ اعلی تعلیم کا انتظام کرنے اور تمام شعبہ ہائے علم میں بلند پایہ تحقیق کو فروغ دینے کے لئے جامعہ عثمانیہ کا قیام اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے عہد فیض گستر کا ایک جلیل القدر کارنامہ ہے ۔ آپنے فرمایا کہ "ابھی اس کو قائم ہوئے ایک ربع صدی بھی نہیں ہوئی کہ اس قلیل مدت میں اس جامعہ نے ایسی کامیابی حاصل کرلی ہے کہ اس سے نہ صرف تعلیم کے تمام نصب العین بدل گئے بلکہ یہ دوسرے اقطاع ہند کے لئے شمع ہدایت کا کام دے رہی ہے ۔ جامعہ کی یہ غیرمعمولی ترقی اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی شاہانہ فیاضی اور رہنمائی کی رہین منت ہے جس کی ذات شاہانہ نے ہمیشہ اہل ملک کی تعلیم و تربیت میں عمیق توجہ مبذول فرمائی" ۔

آپ نے فرمایا کہ جامعہ کے ابتدائی زمانہ ہی میں اعلی حضرت قدر قدرت نے "سلطان العلوم" کا اعزازی طیلسان قبول فرماکر جامعہ کا وقار بہت بلند فرمایا ہے ۔ دوسرا شاندار واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ سال ہزہائی نس شہزادہ برار دام اقبالہ کو ال، ال، ڈی کی اعزازی ڈگری

پیش کی گئی - اور آج یہ تجویز ہے کہ خانوادہ شاہی کے ایک اور رکن رکین یعنی حضرت والا شان نواب معظم جاہ بہادر دام اقبالہ کا اسم گرامی جامعہ کے اعزازی طیلسانیوں کی فہرست میں شامل کیا جائے "۔

ابتدائی تعلیم و تربیت

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت والاشان معظم جاہ بہادر دام اقبالہ نے خود اعلی حضرت بندگان عالی خلداللہ ملکہ و سلطنتہ کے زیر سایہ عاطفت و شفقت قابل ترین اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل فرمائی۔شہزادہ ممدوح الشان نے ہندوستان اور یورپ کی وسیع سیاحت فرمائی اور لایق ارباب سیاست کی رہنمائی میں ملک کے نظم و نسق سے واقفیت حاصل کی - آپ کی ذات والاصفات میں مشرقی تعلیم اور مغربی ثقافیت کے تمام محاسن جمع ہیں "۔

صدر مجلس آرائش بلدہ

" اعلی حضرت قدر قدرت خلد اللہ ملکہ نے بمراحم خسروانہ آپ کو سنہ ۱۳۴۳ف میں مجلس آرائش بلدہ کا صدر مقرر فرمایا - چنانچہ آپ اس عہدہ کی تمام ذمہ داریاں نہایت قابلیت اور انہماک کے ساتھہ انجام دے رہے ہیں - رفاہ عام کے کاموں کے لئے آپ نے جن مساعی سے کام لیا وہ آج آپ کے سررشتہ میں دور رس نتائج کی صورت میں نمایاں ہیں - باغ عام اور موسی ندی کے چمن میں روشنی کا انتظام ' معظم جاہی مارکٹ کی تعمیر ' جس کی بیحد ضرورت تھی ' گندے محلوں کی صفائی ' سستے کرایہ کے مکانوں کی تعمیر ' اور دیگر عصری ضرورتوں کی فراہمی مثلاً مرکزبہبودی اطفال ' گلشن اطفال اورمجرد گاہیں ان وسیع منصوبوں کے چند نمونے ہیں جو شاہزادہ والاشان کی لائق رہنمائی میں تجویز کئے گئے اور عمل میں آئے۔

فنون لطیفہ سے دلی لگاؤ

"حضرت شہزادہ والا شان فنون لطیفہ کے بڑے دلدادہ ہیں اور مختلف طریقوں سے آپ نے اعلی جمالیاتی مذاق کا اظہار فرمایا ہے - لیکن اہل حیدر آباد میں آپ کی خاص مقبولیت شاعری کے اس بیش بہا ذوق کی بدولت ہے جو آپ میں ودیعت ہوا - بچپن ہی سے آپ نے شعروسخن سے دلی لگاؤ کا ثبوت دیا تھا اور اب تو شاعری آپ کا محبوب مشغلہ بن گئی ہے۔ الفاظ کی شوکت اور جذبات کی لطافت آپ کے کلام کے محاسن ہیں - اردو شاعری میں غزل ہی ایسی صنف سخن ہے جہاں روح شاعری جلوہ گر ہوتی ہے اور حضرت والا شان غزل ہی میں شاعری کرتے ہیں - جہاں آپ کے بلند خیالات اورگہرے جذبات کو جگہ ملتی ہے - آپ کی غزلیات میں نازک خیالات اور رفیع جذبات کا سلیس زبان اور چست بندشوں کے ذریعہ اظہار ہوا ہے - خود اعلی حضرت خلد اللہ ملکہ نے آپ کے کمال فن ' وسعت تخیل اور شاعرانہ لطافت کی بار ہا داد دی ہے۔ آپ کی غزلیں وقتاً فوقتاً اردو کے ممتاز جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں جن کو مشرقی شاعری کے دلدادہ نہایت شوق سے پڑھتے ہیں "۔

کامیاب مدبر

"حضرت شہزادہ والا شان اپنی مدبرانہ صلاحیت کا کافی ثبوت دےچکے ہیں اور یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ چل کر آپ ایسے کار ہائے نمایاں انجام دینگے جو خاندان آصفیہ کی اعلی روایات کے شایان شان ہوں۔ جناب عالی - اب میں حضرت شہزادہ معظم جاہ بہادرکا جن کو طیلسان پیش کرنے کی مجلس رفقاء "اور مجلس اعلی" جامعہ عثمانیہ نے سفارش کی ہے ' تعارف کراتے ہوئے انہیں بلحاظ علوئے مرتبہ و قابلیت اس طیلسان کامستحق سمجھتا ہوں اور التماس کرتا ہوں کہ ممدوح الشان کی خدمت میں اعزازی طیلسان ڈاکٹر آف لاز پیش کی جائے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے مجھے خاص مسرت محسوس ہورہی ہے اس لئے کہ مجھے ایک زمانے میں حضرت والاشان کے اتالیق ہونے کا فخر حاصل رہا ہے"۔

بسلسلہ صفحہ (۳)

ان تجویزوں میں سے بعض سے چاہے کسی کو اختلاف ہو یا نہو لیکن جو بات خیر مقدم کرنے کے قابل ہے وہ ان تجویزوں کو پیش کرنے کا لب و لہجہ اہم موقتی مسائل سے دلچسپی کا اظہار اور فرقہ وارانہ اسپرٹ . . . کی غیر موجودگی ہے - معلوم ہوا ہے کہ یہ دو نوں یاد داشتیں صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں اور ان تجویزوں کے سلسلے میں متعلقہ محکموں کی رائے طلب کی گئی ہے -

نواب صدر اعظم بہادر کی مصروفیات

سٹی اسکاوٹ ریالی میں شرکت اورسامان جنگ تیار کرنے والے مرکزوں کا معائنہ

طلبائے قدیم جامعہ عثمانیہ کی جانب سے خیر مقدم

نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت کا ماہ گزشتہ کا پروگرام کثیر مصروفیات سے معمور تھا ۔ جن کے منجملہ آپ حیدرآباد بائے اسکوٹ کی ریالی میں جو آپ کے خیرمقدم کے لئے عمل میں آئی تھی بحیثیت مہمان خصوصی تشریف فرما ہوئے ۔ اور " انجمن طلبائے قدیم جامعہ عثمانیہ " کے ڈنر میں (جسکی غرض و غایت بھی وہی تھی) شرکت فرمائی ۔ نواب صدر اعظم بہادر نے حیدرآباد اور سکندرآباد کے جنگی اشیاء تیار کرنے والے مرکزوں کو تیسری مرتبہ ملاحضہ فرمایا ۔ علاوہ ازیں آپ نے آزمائشی مزرعہ واقع حمایت ساگر اور مجلس آرائش بلدہ کے کام کا معائنہ فرمایا اور جامعہ عثمانیہ کے خصوصی جلسہ تقسیم اسناد میں جو حضرت والاشان شہزادہ معظم جاہ بہادر کی خدمت میں ال ال ڈی کی اعزازی ڈگری پیش کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا ، بحیثیت امیر جامعہ شرکت فرمائی ۔

بائے اسکوٹ ریالی (اجتماع کشافان) ۔ تیرہ سو (۱۳۰۰) اسکاوٹس (کشافوں) نے جو بلدہ کے بتیس مدرسوں سے آئے تھے اسکوٹ ریالی میں شرکت کی اور سپاسنامہ خیرمقدم پیش کیا ۔ پروگرام کے مطابق مصنوعی ہوائی حملہ کے ساتھ مقابلہ آتشزدگی اور فرسٹ ایڈ (First Aid) کے مظاہرے کئے گئے ۔ سپاسنامہ میں صدارت عظمی پر نواب صاحب کے تقرر کا دلی خیرمقدم کیا گیا اور بہ حیثیت چیف کمشنر انہوں نے ہندوستان میں "تحریک اسکوٹنگ" ("تحریک کشافہ") کو تقویت دینے کے لئے جو کوششیں کی ہیں ان کی پر جوش ستائش کی گئی ۔ بعد ازاں ممالک محروسہ میں اس تحریک کی ترقی کا مختصر تذکرہ کیا گیا ۔ کوئٹہ کے زلزلہ اور بہار کے سیلاب میں حیدرآبادی اسکاوٹس کی عمدہ خدمات اور اس ریاست کی مساعی جنگ میں ان کے حصہ کی جانب بطور خاص توجہ مبذول کرائی گئی ۔ علاوہ ازیں نواب صاحب سے " چیف ڈومینین کمشنر " (Chief Dominion Commissioner) کا عہدہ قبول کرنے کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے توقع کی گئی کہ ان کی سرگرم رہبری میں اس تحریک کی ترقی کی رفتار تیز تر ہوجائیگی ۔ سپاسنامہ سے اس امر کا بھی انکشاف ہوا کہ "اسوسی ایشن" نے ہزہائی نس شہزادۂ برار سے " چیف اسکاوٹ " کا عہدہ قبول کرنے کی درخواست کی ہے ۔

صدر اعظم بہادر کا جواب

صدر اعظم بہادر نے چیف ڈومینین کمشنر کے عہدہ کو قبول کرتے ہوئے اور اسے اپنے لئے ایک اعلی اعزاز ظاہر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ "تحریک کشافہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بین الاقوامی ہے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف ہے ۔ اسکا مقصد یہ بھی ہے کہ خطروں اور آفتوں کے زمانہ میں خود اپنے بل بوتے پر کھڑے رہنے اور دوسروں کی مدد کرنے کی صلاحیت نوجوانوں میں پیدا کرنے کے لئے انہیں تربیت دی جائے" صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ بلدہ حیدرآباد کے بوائے اسکاوٹس سے ملنے کا جو موقع انہیں دیا گیا ہے اس سے وہ بے حد مسرور ہیں ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ پرچم آصفی کے زیر سایہ یہ "تحریک حسب سابق ترقی پاتی رہیگی ۔

ریاست کی شہرت کو برقرار رکھیں

نواب صدر اعظم بہادر نے انجمن طلبائے قدیم کے عثمانیہ (ڈنر) میں جو ان کے اعزاز میں ترتیب دیا گیا تھا تقریر کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جامعہ عثمانیہ کے ہر طالب علم کا فریضہ ہے کہ وہ ریاست کی شہرت کو برقرار رکھے ۔ آپ نے فرمایا کہ اس مقصد کے تحت طلبائے قدیم و حال میں پر خلوص تعلقات کا قائم رہنا ضروری ہے جس میں امتیاز ملت و مذہب اور تفریق

ریلوے بورڈ سرکار عالی کی جدید تشکیل

صدر اعظم بہادر نے جلسہ افتتاحیہ کو مخاطب فرمایا

تجارتی کاروبار جسے مملکت کے اعلی مفادات کے مطابق چلانا چاہئے

اعلی حضرت بندگان عالی نے ہز اکزالٹڈ ہائی نس دی نظامس اسٹیٹ ریلوے کے کاروبار کی نگرانی کے لئے اس بورڈ کے بجائے جو لندن میں اپنے فرائض انجام دیتا تھا نئے ریلوے بورڈ کا تقرر فرمایا ہے۔ یہ تبدیلی دوررس اہمیت رکھتی ہے۔ اس بورڈ کا پہلا جلسہ بماہ گزشتہ دلکشا منزل میں منعقد ہوا۔ نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت نے اس کا افتتاح فرمایا۔

ذمہ داری کی اہمیت۔ جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ بورڈ کے اراکین پر اس ذمہ داری کی اہمیت جیسے وہ ابھی حاصل کرنے والے ہیں واضح کرنے کی مشکل ہی سے ضرورت ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ ”ریلوے، سڑک اور ہوائی آمد و رفت جن کی آئیندہ رہنمائی ہمارے تفویض کی گئی ہے دراصل تجارتی کاروبار ہیں، اور حکومت سرکار عالی کی طرف سے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم تمام سیاسی یا دوسرے مماثل اثرات سے آزاد رہکر دستور کے بالکل مطابق اس کاروبار کی نگرانی کریں“۔

کاروبار کی وسعت

بعد ازاں نواب صاحب نے مجموعی کاروبار کی وسعت اس طرح بیان فرمائی۔ ”سولہ (۱۶) کروڑ روپیہ کلدار کا سرمایہ اس کاروبار میں لگا ہوا ہے۔ گزشتہ سال کل آمدنی تین کروڑ دس لاکھ تھی۔ اور کاروبار چلانے کے اخراجات ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہوئے۔ اس سال کے دوران میں بائیس (۲۲) لاکھ مسافروں کو آمد و رفت کی سہولت بہم پہنچائی گئی اور تیس لاکھ ٹن سامان منتقل کیا گیا۔ ملازمین کی جملہ تعداد ستر (۷۰) ہزار رہی اور سال بھر کی اجرتوں کے مجموعی مطالبات بقدر اسی (۸۰) لاکھ ہیں“۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ حالیہ کساد بازاری کے بعد سے ریلوے نے، روڈ سرویس کے تعاون سے حیرتناک ترقی کی ہے۔ نہ صرف مالی اعتبار سے بلکہ کارکردگی کے لحاظ سے بھی۔ اور اب نئے بورڈ کا صرف یہی کام نہیں کہ اس کارکردگی کو برقرار رکھے بلکہ ممکن ہو تو اس میں اضافہ بھی کرے۔

کٹھن زمانہ آرہا ہے

بورڈ کے دیگر اراکین کی طرح نواب صاحب نے بھی تسلیم کیا کہ مشکل زمانہ آنے والا ہے۔ حالت موجودہ محکمہ ریلوے پر بڑھی ہوئی آمدورفت کا نہایت گراں بار ہے۔ ساتھ ہی فوجی اغراض کے لئے ریل گاڑیوں اور عملہ کی فراہمی بھی اسی کے تفویض ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان شدید ضرورتوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے محکمہ ریلوے کو نئی گاڑیاں نہیں مل سکتیں۔

پہلے ہی سے بڑا بار ہے

صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ ”پہلے ہی سے ہمارے وسائل اور عملہ پر بڑا بار عاید ہے۔ اس کے باوجود جنگی سامان کی تیاری، کاریگروں کی تربیت اور دیگر ذرائع سے جو ہمارے بس میں ہوں۔ ہمیں جنگ کے جاری رکھے جانے میں راست امداد دینے کے لئے اپنی کوششوں کو ممکنہ حد تک بڑھانا چاہئے۔ ہمارا روڈ سرویس کا محکمہ ریاست کے معاشی نظام میں اہم حصہ لے رہا ہے میکانی حمل و نقل سے متعلق کسی مزید ذمہ داری کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو ممکن ہے جنگ کے باعث آئندہ ہم پر عاید ہوجائے ہمیں چاہئے کہ ابھی سے اپنے وسائل کو محفوظ رکھیں“۔

مزدوروں کا مسئلہ

نواب صاحب نے جتلایا کہ اتنے وسیع کاروبار میں مزدوروں کے مسئلہ کے بعض پہلوؤں کا اہمیت اختیار کرلینا بالکل فطری امر ہے۔ ”یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ملازموں خصوصاً ادنی درجے کے عملہ کو دوسرے مقامی اجرتی معیاروں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی خدمات کا معقول معاوضہ دیں۔ نیز ذرائع روزگار میں وسعت پیدا کرنے کی جو تدبیریں اختیار کی گئی ہوں ان سے مزدوروں کو باخبر رکھیں۔ علاوہ ازیں اگرچہ ہم جنگ کے باعث پیدا شدہ نازک حالات کا مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں تاہم ہمیں زمانۂ بعد جنگ کی نسبت تجویزیں مرتب کرنے سے غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ اس زمانہ میں جنگ کے نتیجہ کے طور پر ضرور مشکلات پیدا ہونگی، مگر ان پر بہر حال قابو پانا ہوگا۔ حکومت کی مقرر کردہ ایک کمیٹی اس پیچیدہ مسئلہ پر غور کررہی ہے اور میں اس کی تجویزوں کا دلچسپی کے ساتھ انتظار کررہا ہوں“۔

ملک کو صنعت گر بنانے کی کوشش

ساتھ ہی صدر اعظم بہادر نے اس امر پر زور دیا کہ اگرچہ ریلوے کا کاروبار تجارتی ہے تاہم اس کا انتظام ریاست کے عظیم تر مفادات کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہم حیدرآباد کو صنعت گر بنانے اور اس طریقہ کار کی ہمت افزائی کرنے کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ اس طریقہ کار کے تحت عمدہ کارکردگی برقرار رکھتے ہوئے ریاست

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۴)

جنگ سے متعلق حیدرآبادی خواتین کی کوششیں

اب تک جو کچھ کام ہوا ہے اس سے زیادہ ابھی تکمیل طلب ہے

لیڈی ٹاسکر کا تبصرہ

اوائل ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ع میں جنگ کو شروع ہو کر دو ہفتے بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ لیڈی حیدری مرحومہ نے خواتین کی ایک کمیٹی طلب کی جس نے فوراً حیدرآبادی خواتین کے نام ایک اپیل جاری کی کہ وہ جنگ سے متعلق ریاست کی کوششوں میں بطور خاص حصہ لیں - اس اپیل کو جاری ہو کر زاید از دو سال کا عرصہ ہوتا ہے - لیڈی ٹاسکر نے جو حیدرآبادی خواتین کی ''کمیٹی کار ہائے جنگ'' کی نائب صدر ہیں، نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد سے ایک تقریر نشر کرتے ہوے حال میں خواتین کے اس دوران میں انجام دئے ہوے کام پر تبصرہ کیا اور جو کام تکمیل طلب ہے اس کا بھی ذکر کیا -

پنج گونہ پروگرام

لیڈی ٹاسکر نے ابتدائے تقریر میں اس پنج گونہ پروگرام کا حوالہ دیا جو اس سلسلہ میں اختیار کیا گیا ہے - یعنی گھریلو زندگی میں بطور خود عاید کردہ کفایت کی اہمیت لڑنے والی افواج کی آسائش کےلئے ضروری سامان کی تیاری - اس غیر مصافی آبادی کےلئے سامان کی فراہمی جو جنگ کےباعث تباہ حال ہوگئی ہو - فوری امداد یعنی فرسٹ ایڈ کی ضروری اشیاء کی تیاری - ان خواتین کو جو بوقت ضرورت بخوشی اپنی خدمات پیش کرنے پر آمادہ ہوں انجمن صلیب احمر کے تمام کاموں مثلاً فوری امداد، مریضوں کی تیمار داری، وغیرہ کی تربیت دینے کا انتظام۔ آپ نے فرمایا کہ ''حیدرآباد لیڈیز اسوسی ایشن''(انجمن خواتین حیدرآباد) کی عمارت جواب لیڈی حیدری کلب کہلاتی ہےاور بشیر باغ کی سڑک پر واقع ہے، خواتین حیدر آباد کی جنگی کوششوں کا ابتداھی سے مرکز رہی ہے

جنگی کوششوں کا پس منظر

لیڈی ٹاسکر نے بتلایا کہ گزشتہ بیس سال میں خواتین حیدرآباد نے جو عملی ترقی کی ہے وہی ان جنگی کوششوں کا پس منظر ہے، آپ نے کہا کہ ''پندرہ سال' بلکہ در حقیقت دس بارہ سال پیشتر تک یہ ممکن ہی نہ تھا کہ ایک عظیم الشان تباہ کن واقعہ کے صورت پذیر ہونے پر چندھی دنوں کے اندر ہر طبقہ و فرقہ کی عورتوں کا ایسا آزاد اجتماع عمل میں آئے جو با خلوص عملی کارگزاروں کی جماعت پر مشتمل ہواورایک اہم ذمہ داری اپنے سرلیتے ہوئے مشقت کے ساتھ کام کرے - وجہ یہ ہے کہ اس وقت تک وہ وسیع تر ذہنی نقطۂ نظرہی پیدا نہیں ہوا تھا جس کا اظہار بعد میں خواتین کے کلبوں اور انجمنوں کے قیام سے ہوا - گھر کی چار دیواری سے زیادہ وسیع دائرہ میں سماجی تعلقات پیدا کرنے کی زبردست خواہش زمانہ مابعد ھی میں ان خواتین کی مختلف جماعتوں کی شکل میں رونما ہوئی جو اجتماعی طور پر معین مقصد کے تحت کام کرتی ہیں -

تمام فرقوں کی اعانت

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوے لیڈی ٹاسکر نے کہا ''اور جب سنہ ۱۹۳۵ع میں حیدرآبادکی کئی خواتین نے اس ذمہ داری کو محسوس کیا کہ طاقت اور صداقت کے درمیان اس عالمی آویزش کے بار کو وہ بھی کچھہ حدتک بر داشت کریں' تو ان کےلئے دو سہولتیں موجود تھیں - ایک تو یہ کہ انہیں ایسی عمارت مل گئی جہاں پردہ کا معقول انتظام ہے' دوسرے کام کرنے والی خواتین کی جماعت مل گئی جس کا میں نے ابھی تذکرہ کیا -
اس جماعت میں تمام فرقوں کی خواتین مثلاً بیگم مہدی یارجنگ (صدر)، بیگم ولی الدولہ، بیگم کمال یار جنگ، رانی امبابائی راجونت، بیگم ظہیر الدین، رانی صاحبہ امرچنتہ' رانی دھرم کرن، بیگم رستم جنگ' مسز کورلا والا اور دیگر کئی خواتین شامل ہیں جنکے نام گنانا باعث طوالت ہوگا- یہ تمام خواتین جوسابقہ تجربہ کےباعث تربیت یافتہ اور پابند نظم و ضبط ہیں' فوراًموثرطریقہ پر منظم کوششیں جاری رکھنے کےلئے جمع ہوگئیں''-

سامان آسائش کی تیاری

بعد ازاں لیڈی ٹاسکر نے ''خواتین کی کمیٹی کار ہائے جنگ'' کے اس کام کا تذکرہ کیا جو لڑنے والی فوجوں کی آسائش کےلئے سامان فراہم کرنے کے سلسلہ میں کیا گیا ہے - یہ کام مسز ہالنس (اہلیہ ناظم صاحب کوتوالی اضلاع) کے تفویض تھا - انہوں نے فوراً پارچہ خرید کر ملبوسات کے لئے قطع و برید شروع کردی - اسی زمانہ میں لیڈی حیدری کلب میں ایک ہفتہ وار کام کرنے والی جماعت قائم کی گئی جس کی کوششوں سے کلب اور مسز ہالنس کے مکان سے تیارشدہ ملبوسات کثیر تعداد میں فوجیوں کےلئے بھیجے جانے لگے - انفرادی طور پر کام کرنے والوں کے علاوہ مدرسوں اور اضلاع کے مرکزوں نے بہ طیب خاطر اپنی خدمات پیش کیں - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس جماعت کا کام تیزی کے ساتھ بڑھ گیا گیارہ مہینے گزرنے کے بعد کمیٹی نے ایک ہمہ وقتی تنخواہ یاب کارکن کا تقرر کیا تاکہ وہ کمیٹی کے تنظیمی

پہلو پر نگرانی قایم رکھیے - ساتھ ساتھ بلدۂ حیدرآباد اور اضلاع میں کارکن خواتین کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور اضلاع کے مقامات مثلاً ورنگل ، گلبرگہ ، اورنگ آباد پربھنی ، بودھن ، ہنگولی اور سنگاریڈی میں پبلک خدمت کا جذبہ رکھنے والی مقامی خواتین کی رہنمائی میں ذیلی مرکز قائم کئے گئے -

کئے ہوئے کام کا اندازہ

پہلے سال انجام پائے ہوے کام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لیڈی ٹاسکر نے کہا کہ اس کام کا ٹھیک ٹھیک اندازہ اعداد سے نہیں لگایا جاسکتا - تاہم اس کا ذکر ضروری ہے کہ اس وقت تقریباً سترہ ہزار اشیاء اس کمیٹی نے تیار کرکے بھجوائی تھیں - ان اشیاء میں مختلف قسم کے بنے ہوئے لباس ، متعدد طبی ضروریات مثلاً پٹیاں ، گرم پانی کی بوتلیں ، نیمونیا جیاکٹ ، سرجنوں کے گون اور نقاب ، شخصی استعمال کے لئے کپڑے اور میز کے پارچہ جات وغیرہ شامل ہیں - ان کے ماسوا پینتیس لاکھ بیڑیاں بھی مختلف ماہوار قسطوں کے ذریعے مصر میں مقیم فوجیوں کے لئے بھیجی گئیں - دوسرے پارسلوں میں کتابیں ، خصوصاً تفریحی ادب ، کھیل کا سامان ، لکھنے پڑھنے کے سامان اور دوسری ضروری چیزیں بھیجی گئیں -

سامان آسائش کی ضرورت

لیڈی ٹاسکر نے کہا کہ ''میدانی اور اندرون خانہ کھیلوں کے سامان ، ٹائلٹ کا سامان ، مثلاً صابون ، ریزر ، بلیڈ تیل وغیرہ مگر ان سب سے زیادہ پڑھنے کی چیزوں کی ہمیشہ سخت ضرورت ہے - میں نہ صرف حیدرآبادی خواتین سے بلکہ تمام پبلک سے پرانی یا نئی کتابوں اور رسالوں کے لئے درخواست کرتی ہوں - اخباروں کی ضرورت نہیں - یہ کتابیں عمدہ اور تفریحی نوعیت کی ہونی چاہئے ، کیونکہ انہاک کے ساتھ مطالعہ کرنے کا فوجیوں کو موقع نہیں ملتا - کئی حضرات اس وقت تک پابندی کے ساتھ اس ضمن میں مدد دے رہے ہیں لیکن ہمیں اس سے زیادہ کی ضرورت ہے - مجھے اصرار ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ ماہ بماہ فوجیوں کو کتابیں فراہم کی جائیں -

تنظیم جدید

چونکہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۱ع تک اس کام کا بار بے حد بڑھ گیا تھا اور ناسازی صحت کی بنا پر مسز ہالنس مستعفی ہوگئی تھیں اسلئے ''مرکزی مستقر'' کی تنظیم جدید کی ضرورت لاحق ہوئی - چنانچہ تصفیہ کیا گیا کہ کل کام مختلف خواتین میں تقسیم کردیا جائے اور ایک انتظامی کمیٹی بنائی جائے جس کی صدارت ہر ہائی نس شہزادی برار مد ظلہا فرمائیں - یہ انتظامی کمیٹی دراصل خواتین حیدرآباد کے نمائندوں کی وسیع تر جماعت کی مجلس عاملہ ہے اور تقریباً پانچ چھ سو خواتین اس کی اعانت کرتی ہیں لیڈی ٹاسکر نے بتایا کہ ''کمیٹی کی صدر صاحبہ یعنی ہر ہائی نس شہزادی برار بالقابہا اس کے ہر جلسہ میں اور ہرہفتہ وار پارٹی میں تشریف فرما ہو کر بذات خود کام کی رہنمائی فرماتی ہیں''۔

مستقبل پر نظر

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوے لیڈی ٹاسکر نے فرمایا کہ '' ماضی پر نظر ڈالنے کے بعد مستقبل کی طرف دیکھنا چاہئے - اس وقت بھی کئی خواتین ایسی ہیں جو عورتوں کی جنگی کوششوں سے متعلق اس تنظیمی مرکز سے واقف نہیں - ان خواتین سے جو آج پہلی مرتبہ اس کا حال سن رہی ہوں میں صرف یہی کہہ سکتی ہوں کہ براہ کرم کام کرنے والوں کی جماعت میں شریک ہوجائیے - فوجیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آرام و آسائش کی ضرورت ہے خواہ وہ میدان جنگ میں ہوں یا ہسپتال میں پڑے ہوے ہوں - تمام کارکنوں کا خیر مقدم کیا جاتا ہے - جب ہم روز بروز اس مہیب لڑائی کے خوفناک واقعات کا بیان اخبار میں پڑھتے ہیں ، جن سے دنیا تباہ ہورہی ہے ، تو ہمارے حواس اس کی حقیقت کے آگے معطل ہوجاتے ہیں - اگر تخیل اس جنگ کی مکمل تصویر اتارنا چاہے تو جو بار دماغ پر پڑیگا وہ شاید قوت برداشت سے باہر ہوگا - مجھے یقین ہے کہ سامعین میں سے ہر ایک خاتون پوری قوت کے ساتھ کام کرنے لگے گی تاکہ اس کی کوششوں سے کم از کم ایک نوجوان کی زندگی بچ جائے جو میدان جنگ میں خون آلودہ ہو کر بے وقت موت سے ہمکنار ہورہا ہو یا کم از کم ایک شخص کا درد دکھ کم ہوجائے جو عمر بھر کے لئے ناکارہ ہوگیا ہو یا ہسپتال میں مجبور پڑا ہوا ہو بشرطیکہ وہ ان کی مصیبتوں کو دیکھ سکے - اب ہمیں چاہئے کہ جس طریقہ سے بھی ہوسکے ان کی جانب دست امداد بڑھائیں''۔

مزید نرسوں کی ضرورت

لیڈی ٹاسکر نے مزید رضاکاروں کے لئے اپیل کی جو تیمارداری کے فرائض انجام دینے پر آمادہ ہوں - اس ضمن میں آپ نے مسز کرافٹن (اہلیہ ڈائرکٹر جنرل و معتمد صاحب مال) کی زیر نگرانی مختلف مشکلات کے باوجود جو کام ہوا ہے اسے بیان کیا مسز کرافٹن نے استقلال اور شخصی دلچسپی کے ساتھ اپنی ہمدردانہ نگرانی میں تمام فرقوں کی اکتیس خواتین کو تیمارداری کی تعلیم کے علاوہ دواخانوں میں عملی تربیت دلائی ہے - مزید چودہ خواتین کی جماعت (جو تیسری جماعت ہے) فی الوقت ٹریننگ پارہی ہے - ان میں سے بارہ نے عملی خدمت شروع کردی ہے - اور مزید دس خواتین ہوائی حملوں سے بچاؤ کے سلسلہ میں تیمارداری کے فرائض سیکھ رہی ہیں لیڈی ٹاسکر نے کہا ''ہماری کمیٹی کی طرف سے میں بڑی امیدوں کے ساتھ درخواست کرتی ہوں کہ اس اہم ضرورت

کی جانب مزید توجہ کی جائے - میں ہندوستانی بہنوں سے کہتی ہوں کہ اس ضرورت پر مکرر سکرر غور کریں کیونکہ اس کی طرف سے غفلت نہیں برتنی چاہئے - ادھر توجہ کرنے کے لئے ہمت درکار ہے۔" آپ نے ظاہر کیا کہ رضاکارانہ تیمارداری کی خدمات کے لئے پچاس سال سے کم عمر کی تمام عورتوں کو لیا جاتا ہے بشرطیکہ ان کی صحت اور کردار ٹھیک ہو -

گزشتہ دو سال کے عرصہ میں بعض خاص موقعوں کا ذکر کرتے ہوئے لیڈی ٹاسکر نے فرمایا کہ انہیں خواتین حیدرآباد کے نمایاں کارناموں کے طور پر یاد رکھا جائیگا۔ لیڈی ٹاسکر نے اپنی تقریر ان الفاظ پر ختم کی "جوں جوں جنگ ہندوستان کے قریب آتی جارہی ہے ' ہمیں چاہئے کہ اپنے آپ سے یہ سوال کریں ' کیا ہم حیدرآبادی خواتین اس قابل ہیں کہ آئندہ پیش آنے والے واقعات کا سکون کے ساتھ یہ سمجھتے ہوئے مقابلہ کریں کہ بہ حیثیت جنگی کام کرنے والیوں کے ہم اپنے آپ پر اعتماد کرسکتے ہیں تاکہ ہم نہ صرف اپنی موجودہ ضروریات کو پورا کرسکیں بلکہ ان ناگہانی مطالبات کی بھی تکمیل کرسکیں جو ہمیں آئندہ پیش آئیں گے - میں سمجھتی ہوں کہ اس سوال کا جواب یہی ہونا چاہئے کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز کردیں - اب تک جو کچھہ ہوا ہے اس سے زیادہ کام ابھی تکمیل طلب ہے - اگر ہم اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ ہم کام کرنے والوں کی ایک جماعت نہیں بلکہ ایک فوج کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کے قابل بن جائیں ' اگر خواتین ہر چہارشنبہ کو پٹرول راشننگ اور دوسری دقتوں سے باوجود یکجا ہوکر "مرکز کارھائے جنگ" (War Work Centre) سے وابستہ ہوجائیں ' تو جنگی کوششوں کے سلسلے میں ایک قابل قدر کام تکمیل پاجائے گا"۔

بسلسلہ صفحہ (۱۱)

ہی کے لوگ بالآخر حکومت عاملہ کا سہارا بن جائینگے۔ اس غرض کے لئے ہمیں حزم و احتیاط کے ساتھہ ملکی نوجوانوں کی کافی تعداد کی تربیت کا انتظام کرنا چاہئے۔

نواب صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حکومت سرکار عالی کی جانب سے لندن والے ریلوے بورڈ کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کیا - آپ نے فرمایا کہ اس بورڈ میں اہم اشخاص شامل تھے یعنی آپ کے پیشرو رائٹ آنریبل سراکبر حیدری ' سرجیمس برن ایٹ ' سر فرانک نائیس ' سرا رنسٹ جیاکسن اور مسٹر لائیڈ جونس۔ اس بورڈ کی معتمدی کے فرائض مسٹر ایڈمس نے عمدگی سے انجام دئے - آپ نے گہرے رنج و تاسف کے ساتھہ سرارنسٹ جیکسن کی حالیہ موت کا تذکرہ فرمایا اور تحریک کی کہ بورڈ کی جانب سے لیڈی جیکسن کے پاس قرار داد تعزیت بھیجی جائے - آخر میں صدر اعظم بہادر نے فرمایا کہ ریاست کو بدستور مسٹر لائیڈ جونس کی خدمات حاصل رہینگی - اور حسب ضرورت ان کے ماہرانہ مشوروں سے آئندہ بھی استفادہ کیاجائیگا۔ بورڈ کے منیجنگ ڈائرکٹر کرنل سلاٹر کا سابقہ تجربہ جو انہیں جنرل منیجر کی حیثیت سے اور دوسری حیثیتوں سے حاصل ہوا ہے بورڈ کے لئے کارروائیوں پر غور وخوض کرنے اور تصفیے کرنے میں بڑی مدد کا باعث ہوگا -

اعلحضرت بندگان عالی سے اظہار وفاداری

صدراعظم بہادر نے اپنی تقریر اس طرح ختم فرمائی": ہمیں اپنا کام شروع کرنے سے پہلے اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے حضور میں اپنی وفاداری کا اظہار کرنا ضروری ہے - ہمیں چاہئے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر حتی المقدور اس شاہانہ نوازش و اعتماد کو حق بجانب ثابت کریں جس کی بدولت ہمیں اس بورڈ کی رکنیت کا موقع حاصل ہوا"۔

مملکت کے کاشتکاروں کی امداد

فصلوں کی ترقی اور کیڑوں کے استیصال میں حکومت کے آزمائشی مزرعوں کی بے بہا خدمات

زراعت کا منفعت بخش ہونا متعدد عناصر پر منحصر ہے جن میں سے ایک اہم عنصر تحقیق ہے جس کا مقصد صرف یہی نہیں کہ اجناس کی اقسام اور مقدار پیداوار میں ترقی ہو بلکہ پودوں کے امراض اور ان کے اسباب کا دفعیہ ہو اور ہر فصل کیلئے موزوں ترین کھاد معلوم کرلی جائے۔ حکومت کے آزمائشی مزرعوں کے باعث جو بڑی تعداد میں قائم ہوچکے ہیں ریاست کے کاشتکاروں کو اس سلسلہ میں بہت کچھ مدد مل جاتی ہے۔ حمایت ساگر (مضافات بلدہ) ورنگل، رائچور، اور پربھنی کے صدر مزرعے اور ناندیڑ، رودرور اور سنگاریڈی کے ذیلی مزرعے سب سے اہم ہیں آخر الذکر مزرعہ، حمایت ساگر کے صدر مزرعہ سے ملحق ہے اور باقی مزرعے اپنے اپنے رقبوں کی خاص فصلوں پر اثر انداز ہونے والے حالات کی تحقیقات میں مصروف ہیں۔ حمایت ساگر کے صدر آزمائشی مزرعہ میں جو کام کیا جاتا ہے اس کو دیکھ کر دوسرے مرکزوں کے کام کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

کام کی وسعت۔ مزرعہ حمایت ساگر جس کا قیام سنہ ۱۳۳۸ف (۱۹۲۹ع) میں عمل میں آیا (۳۰۵) ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جس میں سے دوسو ایکڑ آزمائشی کاشتکاری کےلئے مخصوص ہیں۔ یہ مزرعہ ممالک سرکارعالی کا سب سے بڑا تحقیقاتی اور آزمائشی ادارہ ہے جہاں ملک سرکارعالی کی زراعت کو متاثر کرنے والے کیمیائی عوامل، پودوں کے روگ اور حشرات الارض جیسے مسائل کے علاوہ علاقہ تلنگانہ میں پودوں کی عام نگہداشت اور دیہی معیشت سے متعلقہ مسائل کی تحقیقات کی جاتی ہے۔

عام زراعت

مزرعہ کا ایک اہم شعبہ عام زراعت سے متعلق کام انجام دیتا ہے مثلاً وسیع کھیتوں میں کاشتکاری کے تجربے عمدہ اور خالص تخم کی پیداوار کاشتکاری کی عملی تربیت اور موسمی حالات کے اندراجات وغیرہ۔ کھیتوں میں کاشتکاری کے تجربے انجام دینے سے مطلب یہ ہے کہ تخموں اور فصلوں کھاد آلات کشاورزی اور مشینوں اور کاشتکاری اور آب پاشی کے جدید طریقوں کی جو ماہرین سائنس کے زیر نگرانی ابتدائی تجربات میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں کھلے کھیتوں میں تقابلی آزمائش کی جائے۔ ان ہی زرعی تجربوں کے بعد تصفیہ کیا جاتا ہے کہ آیا کسی خاص قسم کے تخم یا کھاد یا آلات یا طریقہ کاشت سے کسانوں کو روشناس کرنا چاہئے یا نہیں۔

پیداواروں کی مختلف اقسام سے متعلقہ تجربے

پچھلے چند سال میں دھان، نے شکر، جوار، مونگ پھلی، باجرا، ارھر، گیہوں، السی، اور چنے کی مختلف قسموں پر مزرعہ میں تجربے کئے گئے تاکہ حیدرآباد کے موسمی اور زمینی حالات کے تحت ان کی پیداوار کی نسبتی مقداریں معلوم ہوں۔ بطور نتیجہ یہ بات معلوم ہوئی کہ حمایت ساگر نمبر (۸) (۲۶۳) کا چاول نے شکر ''کو - ۲۹'' اور ''۹۱۳'' ارنڈ ایچ - یس - آئی اور ہسپانوی مونگ پھلی نمبر (۵) گودانی روئی نمبر (۱۲) اور گیہوں کانپوری نمبر (۱۳) اور پوسا نمبر (۴) کی کاشت سے بہترین حاصل کی توقع کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کاشتکاروں کو ان نتائج سے آگاہ کیا جارہا ہے۔

چاول کی کاشت

ملک سرکار عالی میں چاول کے زیر کاشت اراضی میں توسیع کرنے کا مسئلہ نہایت اہم ہے فی الحال یہ آراضی ریاست کے جملہ زیرکاشت رقبہ کا ۳ تا ۸ فیصد اور ہندوستان کے چاول کے زیر کاشت رقبہ کا صرف ایک فیصد ہے۔ اسی طرح پیداوار بھی مقامی طلب کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ جسکے باعث زیادہ تر مدراس سے چاول کی کثیر مقدار درآمد کی جاتی ہے اس کمی کی تلافی کے لئے

یہ کوشش ہو رہی ہے کہ چاول کی سب سے زیادہ سیر حاصل قسم کو ترقی دیکر بہتر تخم حاصل کیا جائے جس سے مقدار حاصل میں اضافہ کی توقع ہو۔ اس مزرعہ کے "اقتصادی ماہر نباتیات" (Economic Botanist) نے سیر حاصل دھانوں کی متعدد اقسام معلوم کرلی ہیں جن سے موٹے اوسط اور باریک چاول حاصل ہوسکینگے۔ ان کی مدت نشو و نما بھی مختلف ہے۔ ان میں سے تخم نمبر (۲۶۳) جو بہت جلد تیار ہوجانے والا موٹا چاول ہے کاشتکاروں کے حوالے کردیا گیا ہے چنانچہ تقریباً پانچ ہزار ایکڑ میں اس کی کاشت ہورہی ہے۔ اس قسم سے مقامی مماثل قسم کے دھان کی بہ نسبت (۱۰) فیصد زاید پرال حاصل ہوتا ہے جس سے کاشتکاروں کو ستر ہزار کی مزید آمدنی ہوگئی ہے دھان نمبر (۲۶۳) کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے دونوں فصلوں میں بویا جاسکتا ہے۔

آئندہ توقعات

ان واقعات کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ ریاست میں چاول کی کاشت کا مستقبل امید افزا ہے۔ اس وقت تک مختلف اقسام اور صفات کے تخم کثیر تعداد میں حاصل کرلئے گئے ہیں لیکن مقامی حالات اور ضروریات کی مناسبت سے کسی خاص تخم کو کاشتکاروں کے حوالہ کرنے سے پہلے کھیتوں میں اس کی کاشت کے نتائج کو جانچ لینا چاہئے۔ اس دوران میں کاشتکاری کے کار آمد طریقوں اور مناسب کھاد کے متعلق تحقیقات جاری رکھی جا ئینگی اور نتائج سے کاشتکاروں کو مستفید کیا جائیگا۔

ارنڈ کی کاشت

ارنڈ کی کاشت کے متعلق بھی مزرعہ حمایت ساگر میں وسیع پیمانہ پر تحقیقات کی جارہی ہیں۔ بحالت موجودہ سارے ہندوستان میں حیدرآباد ہی میں وسیع ترین رقبہ یعنی (۸۰۰۰۰۰) ایکڑ اس کے زیر کاشت ہے جو تمام ہندوستان کے ارنڈی کے زیر کاشت رقبہ کا پچاس فیصد ہے اس کے برخلاف سالانہ پیداوار (۶۷۰۰۰ ٹن) یا ہندوستان کی مجموعی پیداوار کا چالیس فیصد ہے۔ اس مقدار میں سے (۲۳۰۰۰) ٹن ارنڈ جس کی مالیت موجودہ نرخ کے مطابق سالانہ تیس یا ساٹھ لاکھ ہوتی ہے باہر بھیجی جاتی ہے تاہم ارنڈ کی فی ایکڑ پیداوار ہندوستان کے دوسرے رقبوں کے مقابلہ میں سب سے کم ہے۔ اس کے کئی اسباب ہیں۔ مثلاً زمین کی کمزوری غیر اصولی طریقۂ کاشت یعنی بعد از وقت تخم اندازی اور غیر خالص اور کم بارآور تخم کا استعمال وغیرہ۔ پیداوار میں مستقل طور پر اضافہ کرنے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ بہتر قسم کے تخموں کا استعمال ہو۔ کاشتکاری کے طریقوں کی اصلاح بھی ممکن ہے مثلاً یہ کہ ابتدائے موسم میں تخم بویا جائے، اور مناسب کھاد دیجائے اور فصل کی کٹائی وقت پر ہو۔ سنہ ۱۹۲۸ع ۲۹ سے محکمہ زراعت نے تخم ارنڈ کی مقامی قسموں کی اصلاح کا کام شروع کیا اس غرض کے لئے پونا اور ارنڈ کی کاشت کے مختلف ریاستی مرکزوں سے کوئی چالیس نمونے حاصل کئے گئے تھے۔ سالہائے مابعد میں ان نمونوں کی جانچ اور انتخاب کا کام جاری رہا۔ جس سے ۱۹۳۳ع تا ۱۹۳۴ع تک عمدہ تخم کی کئی اقسام حاصل ہوگئیں۔ شہنشاہی زرعی تحقیقاتی کونسل (Imperial Council of Agricultural Research) کی امداد سے دوسرے سال (سنہ ۱۹۳۵ع) اس کام کو کل ہند اساس پر چلایا گیا۔ اس طرح تمام ہندوستان سے (۱۲۶) اقسام کے تخم چنے گئے اور حسب سابق آزمائشی مزرعوں میں ان کی جانچ کی گئی۔

نتائج

ان آزمائشوں کے بعد اب ہمارے پاس بار آور اور اعلی روغن دار تخم کے تقریباً سو نمونے موجود ہیں جن میں سے کئی خالص ہیں اور بقیہ کو خالص بنانے کی کوشش جاری ہے۔ ان میں سے (۶۲۶) (۸۰۹) (ام-۲-۱۷۲) اور (ڈبلیو - ۱۱۵) بہترین تخم تسلیم کئے گئے ہیں۔ مقامی اقسام کے بجائے سنگاریڈی کے آزمائشی مزرعہ میں ان کی کاشت کی جارہی ہے تاکہ وسیع پیمانے پر ان کی کاشت کے نتائج معلوم ہوسکیں۔ کئی سال سے (ام ۱۷۲) یا حمایت ساگر نمبر (۱) نے قابلیت پیداوار اور عمدہ روغن کے اعتبار سے اپنی فوقیت کا اظہار کردیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس تخم کی کاشت سے کاشتکاروں کو فی ایکڑ ۶ تا ۱۰ روپیوں کی مزید آمدنی ہوجائیگی۔

آئندہ توقعات

سرکاری اور امدادی مزرعوں کے (۴۰۰) ایکڑ زمین میں حمایت ساگر نمبر (۱) کی کاشت کی گئی ہے تاکہ اس فصل کے اختتام پر اس تخم کی کثیر مقدار حاصل ہوجائے توقع ہے کہ اس طرح تخم کی اتنی مقدار فراہم ہوجائیگی کہ آئندہ سال تین یا چار ہزار ایکڑ میں اس کی کاشت ہوسکے۔ معمولی حالات کے تحت قلیل مدت میں یہ ترقی یافتہ تخم ارنڈی کے زیر کاشت رقبہ کے نصف حصہ میں بو یا جائیگا۔ اگر زاید منافع (۴) روپے فی ایکڑ تسلیم کیا جائے تو اس نئے تخم کی کاشت سے کسانوں کو سولہ لاکھ سے زاید آمدنی ہوگی جو اس رقم کی دگنی ہے جسے حکومت محکمہ زراعت پر صرف کرتی ہے۔

دوسرے شعبے

مزرعہ حمایت ساگر میں شعبۂ کیمیاء شعبہ مطالعہ حالات موسمی شعبہ امراض نباتات اور شعبۂ مرغبانی بھی ہے۔ اول الذکر تین شعبے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے زرعی تحقیقات کے خاص پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں ان شعبوں کی تحقیقات سے کاشت کاروں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲

ترقی دادہ ارنڈ کی قسم ایچ-ایس-آئی کی بیل دار بال

مقامی قسم ارنڈ کی بیل دار بال - بیل قسم کی بال میں پھلوں کی کثرت ملاحظہ۔

حیدرآباد کی نشریات لاسلکی

ہر ایک مذاق کے مطابق پروگرام کی ترتیب

اندرونی حالات پر ایک نظر

اس شمارہ سے ہم ایک مستقل سلسلہ مضامین شروع کررہے ہیں جس میں نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد سے نشر کی ہوئی منتخب تقاریر شامل رہینگی - اس سلسلہ کی سب سے پہلی تقریر جو یہاں پیش کی جارہی ہے جناب فضل الرحمن صاحب ناظم سررشتہ لاسلکی سرکارعالی نے نشر کی تھی اس کا عنوان ''ہمارا پروگرام'' ہے - اس میں پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی ترتیب میں، جو نشریاتی نظام کو کامیاب بنانے کے لئے خاص طور پر ضروری ہے، پیش آنے والی دقتوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے - جناب فضل الرحمن صاحب نے فرمایا کہ ''ہمارے پروگرام کے دو اہم پہلو ہیں - ایک تعلیمی اور دوسرا تفریحی - ان دونوں میں اگر تعلیمی حصہ بہت زیادہ ہوجائے تو پروگرام بے مزہ ہوجاتا ہے - اگر سوائے تفریحی نشریات کے پروگرام میں اور کچھہ نہ ہو تو ریڈیو عوام کے ہاتھوں میں ایک کھلونہ بن کر رہ جاتا ہے''۔

صحیح توازن کا قیام - سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان دونوں حصوں میں صحیح توازن قائم رکھنا پروگرام بنانے والوں کی انتہائی آرزو اور اسی کے ساتھہ ان کی ابتدائی مشکل ہے'' -

روز بروز کی ضروریات

''وہ دل سے چاہتے ہیں کہ پروگرام مفید بھی ہو اور دلچسپ بھی - لیکن جب وہ اسے مفید بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو دلچسپی غایب ہوجاتی ہے اور جب دلچسپی پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو ان کی کامیابی سے کسی سننے والے کو فائدہ نہیں پہنچتا - اسلئے وہ ہر وقت ایسے ماہروں کی تلاش میں رہتے ہیں جو مفید مضمون کو دلچسپ طریقہ سے پیش کرنے کی مہارت رکھتے ہوں - لیکن نہ صرف ہندوستان بلکہ ہر ملک میں ایسے مقرر شاعر افسانہ نگار اور ڈرامہ نویس جو اس معیار پر پورے اتریں انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اور پھر ان میں سے کتنے ایسے ہیں جو ریڈیو کے لئے لکھنے کی تکلیف اٹھائیں - اور یہاں پروگرام کی ضرورت کام کرنے والوں کو اس پر مجبور کرتی ہے کہ وہ روز دو تین تقریروں کی نشر کا اہتمام کریں - ہفتے میں کم سے کم ایک ڈرامہ تیار کروائیں - ہر وقت نئی غزل نئی ٹھمری اور نیا گیت سنوائیں - جس میں جذبات بھی اچھے ہوں - خیالات بھی پاکیزہ رہیں اور اثر بھی بلا کا ہو - دوسرے الفاظ میں ریڈیو سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ آرٹ کے نادر اور آسمانی تحفوں کو گرنیوں کے بنے ہوئے مال کی طرح ٹھوک بجا کرے - یہ ایسی امید ہے جو شاید ہی کبھی پوری ہو - اور اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی مان لیا جائے کہ ایسا ہو سکتا ہے تو ایسے کتنے شائقین نکلینگے جو ان چیزوں کو روز سنیں اور کئی برس تک سننے کے بعد بھی ان کا جی نہ اکتائے''۔

تقریروں کا پروگرام

''نشرگاہ حیدرآباد کا پروگرام روز کا روز نہیں بنتا برخلاف اس کے کم از کم چھہ ہفتوں کا پروگرام قبل از قبل بنا لیا جاتا ہے - اور تقاریر کی حد تک پورے سال کو چار حصوں میں تقسیم کرکے ہر سہ ماہی خاکہ قبل از قبل تیار کرلیا جاتا ہے - جس میں حالات کی رفتار اور زمانہ کی بدلتی ہوئی ضرورتوں کے تحت تبدیلیاں کی جاتی ہیں - قبل از قبل پروگرام بنالینے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ سننے والوں کی خدمت میں چھپا ہوا پروگرام بلیٹین روانہ کیا جاتا ہے - اور پھر تقریریں کرنے والوں اور گانے بجانے والوں سے ملنے ملانے مراسلت مسودوں کے حصول ان کی جانچ اور ریہرسلوں کے لئے ضروری وقت نکل آتا ہے اور چھپے ہوئے پروگراموں میں تبدیلی کا اندیشہ کم سے کم ہوجاتا ہے''۔

پروگرام کی ترتیب کے اصول

''نشرگاہ حیدرآباد کے پروگرام کی ترتیب اور تشکیل میں قومی اصلاح و ترقی اور عالم انسانیت کی فلاح کا خیال سب سے پیش پیش رہتا ہے - اور چونکہ عام طور پر لوگ وعظ و پند اور تعلیم و تدریس میں دلچسپی نہیں لیتے اس لئے ہر چیز کو ممکنہ دلچسپ اور قابل قبول انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - اہل ملک کے رجحانات کا ممکنہ حد تک خیال رکھا جاتا ہے''۔

نشریات کے مختلف اجزاء

''حیدرآباد کی نشریات کے مختلف اجزاء کو عام نقطۂ نظر سے ان پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

موسیقی - تقاریر - خبریں - ڈرامہ - بچوں کا پروگرام - ہم نے عرض کیا تھا کہ پانچ نہیں بلکہ سات - عورتوں کا پروگرام - یوروپین پروگرام -

موسیقی کے پروگرام کی ترتیب میں اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ استادی اور عام پسند دونوں قسموں سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے پروگرام کو دلچسپ بنایا جائے اور سننے والوں کو ان رجحانات سے بھی آشنا کیا جائے جو ہندوستان کی جدید موسیقی میں داخل ہوتے جارہے ہیں تاکہ ایک طرف ان کا ذوق ترقی کرے اور دوسری طرف جدت طراز گانے اور بجانے والوں کے حوصلے بڑھیں''۔

*8

اچھے گانوں کا انتخاب

"عام طور پر سینما، گراموفون اور نشریات کے لئے غزلوں نظموں گیتوں اور گانوں کے انتخاب میں ان کی ادبی خوبیوں اور اخلاقی اور نفسیاتی اثرات پر غور نہیں کیا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شعر نغمہ کا بری طرح پابند ہوگیا ہے اور آج کل جو گیت لکھے جارہے ہیں ان میں اکثر زبان جذبات اور خیالات کے لحاظ سے ادھورے بے جوڑ اور بھونڈے ہوتے ہیں - لیکن نشرگاہ حیدرآباد میں اس مسئلہ پر بھی خاص توجہ کی جارہی ہے - اور شعبہ موسیقی کو اچھے گانوں کے انتخاب میں مشورہ دینے کے لئے انتخاب کلام کی ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ بے سر و پا یا ادنی خیالات اور جذبات کو نغمات کے توسط سے سماج کے دل و دماغ میں پیوست ہونے سے روکا جائے - اور اس جگہ گانے کے لئے ایسے اشعار چنے جائیں جن کے سننے سے پاکیزہ جذبات پیدا ہوں"۔

گانے والوں کے سلسلہ میں بعض دقتیں

ہندوستان کے اکثر گانے والے ایسی چیزیں ریڈیو پر سناتے ہیں اور سنانا چاہتے ہیں جو انہوں نے محفلوں کے لئے یاد کرلی تھیں اور جن کی انہیں وہاں خوب داد مل چکی ہے - ان کو یہ سمجھانا مشکل ہے کہ جسمانی آرائش اور نرت محفل میں رنگ جمانے میں بڑی مدد دیتے ہیں اس لئے جو غزلیں گیت یا گانے محفل میں کامیاب ثابت ہوں وہ سب ریڈیو پر اپنا رنگ نہیں جما سکتے - اس کے علاوہ اسٹوڈیو میں سوائے آواز کے اتار چڑھاؤ اور الفاظ کے کوئی چیز ان کی مدد نہیں کرسکتی - اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی نوخیز گانے والی محفل میں اشعار یا مصر عوں کو توڑ مروڑ کرادا کرے یا تلفظ کی غلطیاں کرے تو گانے کا لطف دوبالا ہوجاتا ہے لیکن ریڈیو پر ایسا نہیں ہوتا"۔

سازی موسیقی

"ان تمام اسباب کی بنا پر گانوں کی اصلاح میں قدم قدم پر رکاوٹیں پیدا ہورہی ہیں - البتہ سازی موسیقی میں نشرگاہ حیدرآباد نے اپنی مختصر سی زندگی میں بڑا امتیاز حاصل کرلیا ہے - چنانچہ سننے والوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا اسٹوڈیو آرکسٹرا سارے ہندوستان میں بڑے شوق سے سنا جاتا ہے سازی موسیقی کی حدتک بھی یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ایسے گیتوں اور چیزوں کو خارج کردیا جائے جو مایوسی پست ہمتی اور حزن و ملال کے جذبات پیدا کرتی ہوں خوشی کی بات ہے ہمارے سننے والوں کے ذوق میں وسعت اور تازگی پیدا ہورہی ہے - اور اگر چہ یہ واقعہ ہے کہ موسیقی کا ذوق ایک وہبی چیز ہے اسے جگایا جاسکتا ہے نکھارا جاسکتا ہے لیکن جہاں سرے سے غایب ہو پیدا نہیں کیا جاسکتا اس کے باوجود مختلف عمر ذوق اور پیشوں سے تعلق رکھنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد موسیقی کی طرف متوجہ ہوتی جارہی ہے اس لئے کہ موسیقی دنیا کے بکھیڑوں اور ناخوشگواریوں سے تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی چھٹکارا دلاتی ہے اور خیالات اور جذبات کو ابھارنے اور نئے راستوں پر لگانے میں اسے بڑی قدرت حاصل ہے"۔

تقریری پروگرام کی ترتیب

"نشرگاہ حیدرآباد کے تقریری پروگرام میں تفریح سے زیادہ علوم کی تعلیم کا خیال رکھا جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ سیاسیات معاشیات عمرانیات سائنس اور اخلاق و روحانیات غرض جدید اور قدیم علوم کے زیادہ سے زیادہ شعبوں پر تقریریں کرائی جاتی ہیں - مقرر کے انتخاب اور تقریر کی نشر میں موزونیت اور مفید معلومات کے علاوہ اس امر کا خیال خاص طور پر رکھا جاتا ہے کہ جہاں تک ہوسکے زبان اور طرز آسان اور پسندیدہ ہو - کیونکہ مقرر کی قابلیت چاہے کچھہ ہی ہو اس کی تقریر جتنی زیادہ سمجھی جائے گی اتنا ہی اس کا فائدہ ہوگا - اس کے علاوہ سننے والوں کی دلچسپی کے لئے کبھی کبھی تفریحی اور مزاحیہ تقریریں بھی شریک کی جاتی ہیں"۔

بعض مشکلات

تقریری پروگرام کی ترتیب میں بہتری مشکلیں پیش آتی ہیں - یہ مشکلیں ایسی ہیں جن سے نشرگاہ کے باہر بہت کم لوگ واقف ہیں - مثال کے طور پر یہ سمجھہ لیجئے کہ جو لوگ اپنی تحریروں اور پبلک تقریروں کے ذریعہ مشہور ہیں ان میں اکثر دعوت نشر کو "فرصت نہیں" کا عذر کر کے ٹال دیتے ہیں - بعض وعدہ تو کرلیتے ہیں لیکن اس کو پورا نہیں کرتے - بعض مسودہ دکھانا نہیں چاہتے - بعض ریہرسل کو غیر ضروری سمجھتے ہیں - حالانکہ ریہرسل اس غرض سے لیا جاتا ہے کہ تقریر سننے والوں تک بہتر طریقہ پر پہنچے - اور مقرر اسٹوڈیو اور مائکروفون سے اور انجینر اس کی آواز کی قوت اور اتار چڑھاو سے واقف ہوجائے - اس طرح گھٹتے گھٹتے آخر میں جو مقرر بچ جاتے ہیں وہ پروگرام کی ضروریات اور اپنے ذوق اور وقت کے لحاظ سے کبھی کبھی تقریریں نشر کرتے ہیں اس کے بعد مجبوراً دوسرے مقرروں سے رجوع کرنا پڑتا ہے - یہ وہ لوگ ہیں جن کا انتخاب ان کی علمی ادبی اور نشری صلاحیتوں کے پیش نظر کیا جاتا ہے - اور انہیں عنوانات پروگرام کی ضروریات کے تحت نشرگاہ کی طرف سے دئے جاتے ہیں"۔

بعض کرم فرما حضرات

تیسرا گروہ ان کرم فرماؤں کا ہے جو اپنی طرف سے پہل کر کے مسودے بھیجتے ہیں - ان میں جو قابل نشر ہوتے ہیں ان کو فوراً پروگرام میں شریک نہیں

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۲)

دکن کے قدیم سکے

نمائش گاہ حیدرآباد کا نادر ذخیرہ

ایک ہزار سال قبل مسیح سے لے کر زمانہ حال تک کے نمونے موجود ہیں

مسکوکات کی کل ہند کانفرنس کا اجلاس حیدرآباد میں عنقریب منعقد ہونے والا ہے - یہ اجلاس دکن کی سکہ سازی کی تاریخ سے جو بلحاظ قدامت تمام ہندوستان (کی تاریخ) میں ممتاز جگہ رکھتی ہے ، بے حد دلچسپی پیدا کر دیگا - نمائش گاہ حیدرآباد کی الماریوں میں رکھا ہوا سکوں کا ذخیرہ جس کا ہندوستان کے بیش بہا ذخیروں میں شمار ہے بیان بالا کی تائید کرتا ہے - تعداد اور اقسام کی کثرت کے علاوہ ان سکوں سے عصری تاریخ پر جو انکشافی روشنی پڑتی ہے وہ اس ذخیرہ کی اعلی قدر و قیمت کا سبب ہے - اس میں سونے چاندی تانبے پوٹن اور سیسے کے ابتدائی تاریخی زمانہ سے حال تک کے سکے شامل ہیں -

سوراخ دار سکے

اس ذخیرہ میں تقریباً ایک ہزار سوراخ دار سکے ہیں جو تین سو مختلف اقسام پر مشتمل ہیں - یہ سکے ہندوستان کے قدیم ترین اصلی سکے شمار کئے جاتے ہیں اور خیال ہے کہ ان کا تعلق اس زمانے سے ہے جس کے متعلق کوئی اور تاریخی تحریر یا دستاویز موجود نہیں - موجودہ مورخین اور ماہران علم مسکوکات ان کے سنہ کی نسبت قیاس آرائیوں کی حد سے بڑھ نہیں سکے تاہم اس فن کے بعض مستند اصحاب کی رائے میں یہ سکے سنہ ۱۰۰۰ ق - م سے سنہ ۳۰۰ ق - م کے درمیانی زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں - ان کی شکل سے یا ان کی علامتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ان پر بیرونی اثرات نے کام نہیں کیا - بعض نمونے اس اعتبار سے بالکل فقید المثال ہیں کہ نہ تو ان کی پہلے اشاعت ہوچکی ہے اور نہ وہ دنیا بھر میں کہیں مل سکتے ہیں - کنڈا پور کی حالیہ کھدائیوں میں بھی نادر قسم کے تقریباً تیرہ سوراخ دار سکے زمین کی نچلی تہوں سے بر آمد ہوے ہیں -

آندھرا دور کے سکے

بلحاظ قدامت مذکورۂ بالا سکوں کے بعد آندھرا راجاؤں کے سکوں کا شمار ہونا چاہئے - ان راجاؤں نے دکن میں سنہ ۳۰۰ ق - م سے سنہ ۳۰۰ عیسوی تک حکومت کی تھی - نمائش گاہ میں اس دور کے سکے کافی تعداد میں موجود ہیں - قدیم آندھرا سلطنت کی راجدھانی یعنی کنڈا پور میں (۱۸۰۰) سکے برآمد ہونے کے باعث آندھرا دور کے سکوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے - ان حالیہ دریافت شدہ سکوں کا ماہرین تحقیقی مطالعہ کررہے ہیں - معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے اکثر تو انہیں اقسام کے سکے ہیں جنکی اشاعت عمل میں آچکی ہے البتہ بعض سکے ایسے ہیں جن کی کہیں اشاعت نہیں ہوئی - ان میں گوتمی پترا کے ، جو دوسری صدی عیسوی میں حکمران تھا ، اور دوسرے آندھرا راجاؤں کے سکے شامل ہیں - تیسری صدی عیسوی سے مسلمانوں کی فتح تک دکن میں جتنے خاندانوں نے حکومت کی ان سب کے سکے بھی نمائش گاہ کی الماریوں میں موجود ہیں -

مسلمانوں کا عہد حکومت

اسلامی عہد کے سکوں کا بھی نمائش گاہ میں قیمتی ذخیرہ ہے - یہ سکے ان دارالضربوں میں ڈھالے گئے تھے جو اب بھی ممالک محروسہ سرکار عالی کی حدود میں واقع ہیں - محمد شاہ تغلق کے سکے جو دولت آباد اور ورنگل میں مسکوک ہوے تھے اس لئے بطور خاص دلچسپ ہیں کہ اس فرمانروا نے زر علامتی رائج کرنے کی کوشش کی تھی اگر چہ آخرکار اسے ناکامی ہوئی - دوسری طرف بہمنی بادشاہوں کے سکے جو اس ذخیرہ میں شامل ہیں مورخین کے نزدیک بڑی قدر و قیمت رکھتے ہیں کیونکہ ان کی مدد سے اس عہد کے متعلق جومباحث پیدا ہوگئے ہیں انکا تصفیہ ہوجا تا ہے مثلاً فیروزشاہ بہمنی اور احمد شاہ ولی البہمنی کی ولدیت کے بارے میں بہمنی دور کے مورخین میں اختلاف رائے ہے لیکن ان سکوں سے اس امر کی شہادت فراہم ہوتی ہے کہ وہ دونوں احمدخاں بن علاءالدین حسن کے بیٹے تھے - اس طرح مورخین کی اور بہت سی غلطیاں رفع ہو چکی ہیں مثلاً یہ ثابت ہوگیا ہے کہ داؤدشاہ بہمنی کے جانشین کا نام محمد شاہ تھا نہ کہ محمود شاہ جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے - ان سکوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمایوں شاہ بہمنی کے بعد نظام شاہ نہیں بلکہ احمدشاہ ثالث حکمران ہواتھا - کلیم اللہ شاہ بہمنی کی معزولی کے متعلق بھی مورخین کی غلط بیانی کی اصلاح ہوچکی ہے - ان کا بیان تھا کہ یہ واقعہ سنہ ۹۳۱ھ میں یا اس کے قریب وقوع پذیر ہوا لیکن نمائش گاہ حیدرآباد کے اس عہد کے سکوں سے ثابت ہے کہ کلیم اللہ سنہ ۹۵۲ھ تک حکمران تسلیم کیا جاتا تھا کیونکہ سنہ مذکور تک اس کا نام سکوں پر درج ہوتا تھا -

محکمہ آثار قدیمہ کی تحقیقات

محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی نے بہمنی بادشاہوں کے دار الضربوں کے سلسلہ میں کافی تحقیقاتی کام کیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان حکمرانوں کے اور ایک دارالضرب کا پتہ چل گیا - پہلے صرف دو دارالضربوں کا حوالہ ملتا تھا جو حسن آباد (گلبرگہ) اور محمد آباد (بیدر) میں واقع تھے

نمائش گاہ حیدرآباد کے قدیم سکوں کے چند نمونے۔ ہر سکہ کے دونوں رخ دکھائے گئے ہیں

(۱و۲) سوراخ دار سکے -

(۳) ستا کرنی کا آندھرا سکہ -

(۴) پلوماوی (آندھرا) کا سکہ -

(۵) راجہ گوتمی پترا کا سکہ جسکی کہیں اشاعت نہیں ہوئی -

) نرسمہا خاندان (وجیانگر) کے تیسرے بادشاہ کا طلائی سکہ -

) سلطان محمد تغلق کا زر علامتی -

) محمد شاہ بہمنی کا سکہ ضرب فتح آباد (دولت آباد) -

(۹) احمد شاہ اول کا سکہ جس سے ظاہر ہے کہ وہ احمد خاں بن علاءالدین حسن کا بیٹا تھا -

(۱۰) کلیم اللہ بہمنی کا سکہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سنہ ۹۵۲ھ تک برسر اقتدار تھا -

(۱۱و۱۲) قطب شاہی سکے جو حیدرآباد میں ڈھالے گئے تھے -

لیکن اب تیسرے دارالضرب موقوعہ فتح آباد (دولت آباد) کا اضافہ ہوا ہے ۔ اس دارالضرب کے سکے محمد شاہ اول (سنہ ۱۳۵۸ع تا سنہ ۱۳۷۵ع) نے جاری کئے تھے یہ سکے بھی نمائش گاہ کے ذخیرہ میں شامل ہیں ۔

بہمنیوں کے بعد کا زمانہ

بہمنی سلطنت کے انتزاع کے بعد پانچ چھوٹی سلطنتیں یعنی عادل شاہی ، عماد شاہی ، نظام شاہی ، قطب شاہی اور برید شاہی ، وجود میں آئیں ان کے سکے بھی اس ذخیرہ میں مل سکتے ہیں ۔ برید شاہی خاندان کے متعلق عام طور پر سمجھا جاتا تھا کہ اسنے اپنے سکوں کی ترویج نہیں کی مگر یہ خیال بے بنیاد ہے کیونکہ نمائش گاہ کے ذخیرہ میں اس خاندان کے سکے بھی پائے جاتے ہیں ۔

مغلیہ دور

مذکورۂ بالا پانچ حکومتوں پر مغل شہنشاہوں نے فوج کشی کی تھی ۔ آخر کار اورنگ زیب کے زمانے میں تمام علاقۂ دکن مغلوں کے زیر نگیں ہوگیا ۔ انہوں نے دکن میں متعدد مقامات پر دارالضرب قائم کئے جنکے ڈھالے ہوئے سکے بھی اس ذخیرہ میں شامل ہیں ۔ مغلوں کے بعد دکن کی سرزمین پر حیدرآباد کا موجودہ آصف جاہی خاندان سریرآرا ہوا ۔ اس خاندان کے ابتدائی زمانۂ حکومت میں کئی دارالضرب قایم ہوے تھے جن کے مسکوکہ سکے بھی موجود ہیں ۔ جناب غلام یزدانی صاحب ناظم محکمہ آثار قدیمہ کی ماہرانہ نگرانی میں ان سکوں کا باقاعدہ تحقیقی مطالعہ کیا جارہا ہے ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۱۶)

شعبۂ مرغبانی

شعبہ مرغبانی سنہ ۱۹۳۱ع (۱۳۴۰ف) میں دیسی مرغیوں کی بہتر نسلیں حاصل کرنے کے خیال سے قایم کیا گیا ۔ غیر ممالک سے آئی ہوئی قسمیں یعنی و ہائیٹ لیگ ہارن بلیاک منورکا ۔ رہوڈ آئی لینڈرڈ ۔ آسٹر و لارپ اور لائٹ سسکس بھی اس شعبہ میں رکھی گئی ہیں ۔ ان میں وہائیٹ لیگ ہارن سے زیادہ انڈے دینے والی اور رہوڈآئی لینڈ رڈ عام اعتبار سے بہترین ثابت ہوئی ہے ۔ ان دونوں خاص قسموں کی مرغیاں اور انڈے افزائش نسل کی خاطر پبلک کے ہاتھ فروخت کئے جاتے ہیں ۔ مرغیوں کی دیسی نسلوں کو بھی ترقی دینے کی کوشش جاری ہے ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۱۹)

کیا جاسکتا ہے بلکہ آواز اور انداز نشر کی جانچ کے بعد پچھلے اور آئندہ پروگرام پر نشر کی ضرورت کے لحاظ سے غور کرلینا پڑتا ہے ۔ پروگرام کی ترتیب کو برقرار رکھتے ہوے اس تیسرے گروہ کے لئے جگہ نکالنے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں لیکن مقرروں کی تعداد میں زیادہ تر انہیں کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے''۔

خبریں

''سنہ ۱۳۴۹ف میں جنگ کی وجہ سے خبروں کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی کہ نشرگاہ کو اس طرف خاص توجہ کرنی پڑی ۔ اردو اور انگریزی خبروں کا جملہ دوران نشر بیس منٹ کے بجائے آدھا گھنٹہ روز انہ اور پھر چالیس منٹ اور آخر میں پچاس منٹ روز انہ مقرر کیا گیا ۔ یہی نہیں بلکہ تازہ خبروں کے فراہمی کے لئے رائٹر ایجنسی کے تاروں کے علاوہ ریڈیو سے ہندوستانی اور سمندر پار کی خبریں حاصل کی جاتی ہیں تاکہ سننے والوں کو تیزی کے ساتھ بدلنے والے حالات کا بروقت علم ہوتا رہے ۔ نیز خبروں کے ساتھ انگریزی اور اردو میں ایسے مضامین نشر کئے گئے جو سررشتہ کی طرف سے تیار کئے گئے تھے ۔ اور جن میں حالات حاضرہ اور مملکت آصفی کی ترقی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی تھی ۔ اسی قسم کے مضامین کی تعداد تقریباً ایک سو تھی''۔

ان متبرک مہینوں سے قطع نظر جن میں یا تو موسیقی کم ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتی نشرگاہ حیدرآباد سے جو پروگرام سنائے جاتے ہیں ان میں تمام دنیا کی نشرگاہوں کی طرح موسیقی پر نسبتاً زیادہ وقت صرف ہوتا ہے عام طور پر دوران نشر کا ایک تہائی حصہ تقاریر ڈرامہ فیچر اور خبروں پر مشتمل ہوتا ہے اور دو تہائی حصہ سازی ، فنی اور عام پسند موسیقی پر''۔

سب کو خوش رکھنے کی کوشش

جناب فضل الرحمن صاحب نے تقریر ختم کرتے ہوے فرمایا کہ ''ہم جہاں تک ممکن ہو سننے والوں کی پسند اور خواہش کا مطالعہ کرتے ہیں اور پچھلے تجربہ کی رہنمائی میں آگے قدم اٹھاتے ہیں لیکن طبائع کے اختلاف اور ذوق کے تضاد میں ہر شخص کو خوش کرنے کی کوشش لاحاصل ہوکر رہ جاتی ہے ۔ نشرگاہ سے صرف ایک پروگرام سنا جاسکتا ہے لیکن ایک پروگرام کے ہزاروں سننے والے ہوتے ہیں ۔ ہزار کی ہزار رائیں ہوتی ہیں اور ان سے ایک ہی نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے یہ نتیجہ اکثروں کے لئے باعث اطمینان اور بعضوں کے لئے ناپسند ہوتا ہے ۔ غرض سامعین اور نشرگاہ میں یقیناً براہ راست تعلق ہے ۔ لیکن سامعین کی آزادرائے کے ساتھ بعض اوقات نشرگاہ کی نازک ذمہ داری کو بھی نہیں بھلایا جاسکتا ۔

کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد

نادر مشرقی تصانیف کا بے نظیر ذخیرہ

پچاس سال کی کارگزاری

کتب خانہ آصفیہ سنہ ۱۳۰۰ف میں سابق ناظم تعلیمات نواب عماد الملک بہادر کی کوششوں سے قایم ہوا تھا اس ماہ اس کا جشن زرین (گولڈن جوبلی) منایا جارہا ہے - اس عرصہ میں اس کتب خانہ کی اہمیت برا بر بڑھتی چلی گئی اور آج اپنے مشرقی کتابوں اور قلمی نسخوں کے نادر ذخیرہ کے باعث اسے ملک کے دوسرے کتب خانوں میں امتیاز حاصل ہے -

ابتدائی سال - اس ادارہ کے ابتدائی پانچ سال کے متعلق بہت کم مستند معلومات مل سکتی ہیں البتہ اتنا معلوم ہے کہ ماہ فرودی سنہ ۱۳۰۰ف میں نواب عماد الملک بہادر مرحوم نے، جو اس وقت ناظم تعلیمات تھے اس کا افتتاح فرمایا تھا سنہ ۱۳۰۵ف کے اواخر میں کتابوں کی فہرست اور رجسٹرات مرتب کرنے کی کوششیں ہوئیں - اس وقت کل (۳۸۷٦) کتابیں تھیں جنکے منجملہ (۲۰۹۵) عربی فارسی اور اردو تصانیف اور (۱۲۸۱) انگریزی کتب تھیں - مزید تین سال کے دوران میں نئی کتابیں حاصل کی گئیں اور بالاخر نئی فہرستیں اور رجسٹر تیار کئے گئے - اسی زمانہ میں نواب عماد الملک بہادر کے مشورہ پر کتب خانہ کا ایک دستور بنایا گیا اور ایک انتظامی کمیٹی تشکیل پائی تاکہ اس کے کام میں تنظیم برقرار رکھے - سنہ ۱۳۱٦ف میں اس دستور کی نظرثانی ہوئی اور ترمیمات عمل میں آئیں -

ذرائع آمدنی

سنہ ۱۳۱۲ف تک رقمی ضروریات کے سلسلہ میں کتب خانہ کا انحصار سررشتہ تعلیمات سرکار عالی پر تھا - لیکن در حقیقت کوئی معینہ رقمی امداد نہیں ملا کرتی تھی تین سال بعد حکومت نے سالانہ آٹھ ہزار کی رقم منظور کی - اس میں سے دو تہائی رقم صراحتاً علوم مشرقیہ کی کتابوں کی خریدی کے لئے مختص کردی گئی - سنہ ۱۳۳۹ف میں منظورہ رقم کو بڑھا کر بیس ہزار کردیا گیا - جس میں سے نصف رقم مشرقی کتابوں کی خریدی کے لئے اور بقیہ انگریزی کتابوں کے لئے مختص کردی گئی - رقمی امداد میں اس اضافہ کی بدولت کتب خانہ میں اچھا خاصہ ذخیرہ جمع ہوگیا - اس وقت سے اب تک منظورہ رقم میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا، چنانچہ گزشتہ تین سال علی الترتیب اڑتالیس ہزار، سینتالیس ہزار اور چالیس ہزار کی رقومات منظور کی گئی تھیں -

کتابوں کی تعداد

سنہ ۱۳۴۸ف کے اختتام پر کتب خانہ کی کتابوں کی تعداد (۴۴۰۲۱) تھی - اس کے برخلاف سنہ ۱۳۲۱ف میں یہ تعداد (۱۷۰۹٦) تھی جس میں (۱۳۰۰۰) کتابیں مشرقی علوم پر تھیں - ان کتابوں میں سے بعض چھٹی یا ساتویں صدی ہجری میں لکھی ہوئی ہیں - گزشتہ سال کتابوں کی تعداد بڑھکر (۵۲۴۸۸) ہوگئی -

نئی عمارت

سنہ ۱۳۱۹ف میں اس طرح سرعت کے ساتھ بڑھتے ہوئے کتب خانہ کیلئے گنجائش فراہم کرنے کا سوال پیدا ہوا اور ایک نئی عمارت کی نسبت اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی خدمت میں تجاویز پیش کی گئیں - ان کی منظوری کے بعد کتب خانہ کو موجودہ عمارت میں منتقل کیا گیا جو دریائے موسی کے شمالی کنارے پر واقع ہے - اعلی حضرت اقدس و اعلی نے ٦ - اسفندار سنہ ۱۳۴۱ف کو اس کا رسمی افتتاح فرمایا - بعد ازاں یہ عمارت بھی ناکافی ثابت ہوئی - چنانچہ اسکے قریب ہی ایک نیا اسٹال روم یعنی مخزن کتب تعمیر کیا گیا - اعلی حضرت بندگان عالی نے حال ہی میں کتب خانہ کو لوہے کے ریک اور الماریاں خرید نے کیلئے مزید (۱½) لاکھ کی رقم منظور فرمائی ہے -

کتب خانہ کی مقبولیت

لوگوں میں کتب خانہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۳۴۸ف میں ناظرین کی اوسط روزانہ تعداد (۱۳۴) تھی - سنہ ۱۳۴۹ف میں یہ تعداد (۲۰۳) ہوگئی اورگزشتہ سال (۲٦۱) تک پہنچ گئی اسی طرح مطالعہ کےلئے دی ہوئی کتابوں کا روزآنہ اوسط سنہ ۱۳۴۸ف میں (۱۷۹) تھا اور سال گزشتہ (۳۲۷) تھا - ناظرین کےلئے مزید سہولت فراہم کرنے کے خیال سے کتاب خانہ کو جو سال گزشتہ ماہ اردی بہشت تک صبح اور شام معین اوقات میں کھلا رہتا تھا اب سوائے جمعرات کے ہفتہ کے تمام دنوں میں ۸ ساعت صبح تا ۸ ساعت شب کھلا رکھا جانے لگا ہے - علاوہ ازیں کتب خانہ کی تعطیلات کی تعداد گھٹا کر صرف (۹) دن کردی گئی ہے جو نہایت قلیل تعداد ہے مزید اصلاحی تدبیریں جن سے کتب خانہ کی افادیت میں اضافہ ہوجائے گا زیر غور ہیں -

قدیم اور جدید حیدرآباد

فوٹو: راجہ دین دیال

ممالک محروسہ سرکار عالی کے بہت کم مقامات مذہبی اور تاریخی عمارتوں کی کثرت کے اعتبار سے گلبرگہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان عمارتوں میں سے بعض کئی صدی پیشتر کی ہیں۔ مثال کے طور پر قلعہ گلبرگہ کی جامع مسجد، جسکا ایک منظر یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ شاید دکن کی موجودہ مسجدوں میں قدیم ترین ہے۔ یہ سنہ ۱۳۶۷ع میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہ عمارت جسے محکمہ آثار قدیمہ نے نہایت اچھی حالت میں محفوظ رکھا ہے اپنے خاکۂ تعمیر کے اعتبار سے عجیب ہے کیونکہ مسجدوں کی عام خصوصیت کے برخلاف اس کا کوئی صحن نہیں۔ مسجد کے تمام رقبہ پر چھت بنی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے بعض مصنفوں نے اس مسجد کو قرطبہ (ھسپانیہ) کی جامع مسجد سے مماثلت دی ہے۔ اس مسجد کے ایک کتبہ کے مطابق اس کی تعمیر سلطان محمد شاہ تغلق کے آخری زمانہ میں ہوئی تھی اور اس کا معمار شمال مغربی ایران کے مقام ''قزوین'' کا باشندہ مسمی رفیع تھا۔ عمارت کے انتظام تعمیر سے اعلی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ شرقاً غرباً اس کا طول (۲۱۶) فیٹ اور شمالاً جنوباً (۱۷۶) فیٹ ہے اس میں ایک وسیع دالان ہے جس پر بڑا گنبد تعمیر کیا گیا ہے اس گنبد کے شمال جنوب اور مشرق کی طرف دو، دو یعنی کل چھہ چھوٹے گنبد ہیں۔ مغرب کی جانب محراب کو آگے نکال کر توازن برقرار رکھا گیا ہے۔ دالان کے تین طرف بڑی بڑی کمانوں کے پیش دالان بنے ہوے ہیں۔ جن سے نوکدار کمانوں سے بنی ہوئی سات متوازی گلیاریاں ملحق ہیں۔ یہ گلیاریاں اصل دالان تک پہنچتی ہیں۔ طرز تعمیر بھی ہندوستان میں بےنظیر ہے جس میں بازنطینی اور ایرانی اثرات صاف نمایاں ہیں۔ گزشتہ مہینے جب نواب صدر اعظم بہادر فائز گلبرگہ ہوے تھے تو آپ نے اس مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائی تھی۔

اضلاع میں صحت عامہ کے کام

دائرۂ عمل کو تین گنا وسیع کردیا جائے گا

مکمل اسکیم حکومت کے آگے پیش کی گئی

اضلاع میں صحت عامہ کے موجودہ انتظامات کو قابل لحاظ وسعت دینے کا خیال بعض تجاویز کی شکل میں حکومت کے زیر غور ہے - اگر یہ تمام تجاویز بروئے عمل لائی جائیں تو تخمیناً (۸۰۹۵) لاکھ کے متوالی اور (۱۰۰۷۲) لاکھ کے غیرمتوالی مصارف عاید ہونگے - اس لائحہ عمل کو اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صحت عامہ کے سلسلہ میں فی کس اخراجات تقریباً تگنے ہوجائینگے - نئی اسکیم کے تحت صحت عامہ کے انتظامات کو جو وسعت دی جانے والی ہے اس کا سابقہ شمارہ میں حوالہ مختصر طور پر دیا جاچکا ہے - یہ اسکیم ہر درجہ کے عملہ میں اضافہ اور صحت عامہ پر اثر ڈالنے والے ایسے مسائل کی تحقیقات و نگرانی کےلئے جن پر اب تک غور نہیں کیاگیا تھا متعدد نئے اداروں کے قیام کی شکل میں صورت پزیر ہوگی - اس کے علاوہ رعایا کی صحت کی نگہداشت کےلئے بعض قوانین کا نفاذ بھی زیر تجویز ہے -

مجوزہ کارروائی

ان تجاویز کے تحت آٹھ کارروائیاں کی جائینگی - یعنی محکمہ وبائیات و اعداد و شمار اموات قائم ہوگا قیام محکمہ صحت عامہ اضلاع و تعلیم حفظ صحت جس کے تحت مرض جذام پر قابو پانے کے لئے جداگانہ شعبہ قائم ہوگا - محکمہ دایہ‌گری و بہبودی اطفال اور شعبہ انسداد ملیریابرائے اضلاع وجود میں آئنگے اضلاع اور بلدیہ کے هلت اسٹاف(عہدہ‌داران صحت عامہ) میں اضافہ ہوگا جس کے ساتھ مستقر کے پبلک هلت اسٹاف میں بھی مماثل اضافہ ہوگا اضلاع میں وباوؤں کی روک تھام اور سگ گزیدوں کےعلاج کےلئے جورقم مختص کی‌گئی ہے اس کی مقدار بڑھادی جائےگی -

محکمہ وبائیات و اعداد و شمار اموات و ولادت

کسی مقام پر وبا پھیل جانے کی صورت میں اس کے اثرات معلوم کرنے کےلئے اور ان اسباب کا پتہ چلانے کےلئے جن کے باعث وبا بار بار پھوٹ پڑتی ہو ' اس محکمہ کا قیام ناگزیر سمجھاگیا ہے - کیونکہ اس سے صحت عامہ کے عہدہ داروں کو کسی مقام پر وبا پھیل جانے سے پہلے ہی انسدادی تدابیر اختیار کرنے اور وبا پر قابو پالینے میں سہولت ہوجائیگی - لیکن اس کےلئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقامی مخصوص حالات کی اچھی طرح تحقیقات کرلی جائے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اموات اور ان کے اسباب کے متعلق فی‌الوقت جو غیر صحیح اندراج کئے جاتے ہیں ان کی بھی صحت عامہ کے نقطہ نظر سے کوئی اہمیت نہیں - اسلئے علحدہ محکمہ کے قیام سے زیادہ قابل اعتماد اعداد و شمار فراہم کرنے و تالیف کرنے میں مدد ملےگی اور ان سے کماحقہ استفادہ بھی کیا جاسکیگا - اس ضمن میں حکومت کی توجہ بعض قانونی مسودوں کی جانب مبذول کرائی‌گئی ہے - ان مسودوں کا تعلق جو اس وقت حکومت کے زیر غور ہیں بچوں کو چیچک کا ٹیکہ دو بارہ جبراً لگانے' متعدی امراض کے شائع ہونے کے متعلق اعلانات نکالنے و اموات و ولادت کے اندراجات رکھنے سے ہے -

میلے اور تہوار

"محکمہ وبائیات و اعداد و شمار اموات و ولادت حسب تجویز ' میلوں اور تہواروں کے موقعوں پرصحت عامہ کے انتظامات عمل میں لانے کا بھی ذمہ دار رہیگا کیونکہ اکثر میلے اور تہوارصحت عامہ کے نقطہ نظر سے نہایت ہی غیر تشفی بخش حالات میں منائے جاتے ہیں - ان تجاویز میں یہ بھی واضح کیاگیا ہے کہ بعض اوقات وسیع رقبہ میں ہیضہ پھیل جانے کا سبب یہی میلے ہوتے ہیں ' اسلئے ان کے سلسلہ میں موثر تدابیر اختیار کرنا لازم ہے -

دیہی صفائی

دیہات میں صفائی اور صحت عامہ کے متعلق جو تجاویز ہیں وہ پانچ قسم کی کارروائیوں کی تابع ہیں - پہلے یہ کہ تقاریر شخصی گفتگو اور باہمی مشاورت کے ذریعہ اور گاؤں کے گھرگھر کا دورہ کرکے اس سلسلہ میں پرچار کیا جائے تاکہ دیہاتیوں میں حفظ صحت کا احساس پیدا ہوجائے-دوسرے یہ کہ مرگھٹوالژی اور تلنگانہ کے دو منتخبہ مقامات میں‌دو هلت‌یونٹس(Health Units) (صحت عامہ کے مرکز یا جماعتیں) قائم کی جائیں تاکہ ہندوستان کے ادارہ'' راکفلر فاونڈیشن'' کے تعاون سے صحت عامہ کی ترقی کےلئے زیادہ کام انجام دے اور مظاہرات کرے - تیسرے یہ کہ منتخب مواضعات میں انجمن تنظیم دیہی کے تحت دیہی صحت و صفائی کی‌یونٹیں تشکیل دی جائیں اس تجویز کے مطابق پہلے ہر صوبہ‌میں سے ایک ضلع منتخب کیا جائےگا - چوتھے یہ کہ‌مرض جذام کی روک تھام کی کوششیں کی جائیں جس کی ضمن میں علاج کے علاوہ معمولی پیمانہ پر تحقیقاتی‌اور تشہیری کام بھی انجام دینا ہوگا اور پانچویں یہ کہ گشتی دوا خانوں کے ذریعہ جوکام اس وقت کیا جارہا ہے اس میں اور بھی وسعت پیدا کی جائے -

دایہ گری و بہبودی اطفال

اس سررشتہ کا کام یہ ہوگا کہ زچگی سے پہلے، زچگی کے وقت اور زچگی کے بعد، تینوں حالتوں میں تربیت یافتہ دائیوں کے ذریعہ نگہداشت کرائے - اضلاع میں بہبودی اطفال کے مراکز کافی تعداد میں قائم کئے جائیں - اور دیہی و شہری دائیوں کو زچگیوں کے سلسلہ میں تربیت دی جائے - بہبودی اطفال کے متعلق یہ تجویز ہے کہ اضلاع میں ایسے مزید سترہ مرکز قائم کئے جائیں تاکہ ان کی کل تعداد بیس ہوجائے - فی الوقت حیدرآباد میں چار اور اضلاع میں تین مرکز ہیں جن میں سے دو زیر تعمیر ہیں -

دائیوں کی تربیت

دیہی رقبوں کی دائیوں کی تربیت کےلئے جداگانہ تجاویز ہیں - انہیں دایہ گری کے بہتر طریقہ اصول حفظ صحت کے مطابق سکھائے جائینگے - اس کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ محکمہ طبابت و صحت عامہ اضلاع میں (۲۰۸) اور (۳۲۰) دائیوں کا تقرر کرے تاکہ ہر چارہزار کی آبادی کو ایک دایہ کی خدمت حاصل ہوسکے -

صحت عامہ کا عملہ

اس سلسلہ میں یہ تجویز ہے کہ مزید (۸۸) ہلت انسپکٹر مقرر کئے جائیں جن میں سے سات درجہ اول کے، گیارہ درجہ دوم کے بلدی ہلت افسرھوں اور تینتیس بلدی چیچک برار ہوں - یہ بھی تجویز ہے کہ صحت عامہ کے انسپکٹروں سے ان کے فنی فرائض کے علاوہ دوسرا کام مثلا وصولی محاصل وغیرہ نہ لیا جائے -

ان تجاویز کا نتیجہ

اگر یہ تجاویز بروئے عمل لائی جائیں تو محکمہ صحت عامہ کے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ عہدہ داروں کی تعداد جو فی الوقت (۴۶۷) ہے، بڑھکر (۱۳۵۲) ہوجائے گی اور اس سررشتہ کے متوالی اخراجات بھی بڑھکر (۵۹۰۹۰۹) روپیوں سے (۱۴۲۷۴۵۴) روپے ہوجائینگے ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے موقتی اخراجات فی کس (۶) پائی سے تجاوز کرکے فی کس ایک آنہ (۵) پائی ہو جائینگے -

---

اضلاع میں آب رسانی اور ڈرینیج کا انتظام

کارگزاری بابتہ سنہ ۱۳۴۸ف

اس سال آبرسانی اور ڈرینیج کی کئی اسکیمیں تیار کی گئیں جن کے اخراجات کا تخمینہ (۳۷,۰۷,۰۰۰) روپے ہے - ان میں دو اسکیمیں زیادہ اہم ہیں - ایک تو یہ کہ گلبرگہ کے انتظام آبرسانی کو جدید اصول پر مرتب کیا جائے اور دوسرے یہ کہ ورنگل، نظام آباد، اور تلجاپور میں فراہمی آب اور ڈرینیج کے جدید انتظامات عمل میں لائے جائیں - ان اسکیموں میں سے بہت سی اس وقت تک مکمل ہوچکی ہیں -

نئی اسکمیں۔ اسی زمانے میں "اسپیشل سروے پارٹی" نے جو سال ماسبق میں دو سال کے لئے مقرر کی گئی تھی اضلاع کے مزید بیس قصبات میں آبرسانی ڈرینیج اور برقی روشنی کے انتظام کے لئے اسکیمیں مرتب کیں - یہ تجویزیں جن کی حکومت جانچ کررہی ہے تقریباً (۳۸,۸۷,۰۰۰) روپیوں کے مصارف عاید کرینگی - ان کے تحت بیدر میں سات لاکھ کی لاگت سے آبرسانی کا انتظام کیا جائے گا اور محبوب نگر، کھمم، یادگیر، عادل آباد، بودھن، اور میدک میں آبرسانی اور ڈرینیج کے انتظامات عمل میں آئینگے - سال زیر رپورٹ میں جالنہ اورنگ آباد لاتور رائچور ناندیڑ سیڑم اور عثمان آباد کے انتظامات آبرسانی پر جو پہلے ہی تکمیل پاچکے تھے عمدہ نگرانی رکھی گئی -

مصارف

محکمہ آبرسانی اضلاع کے اخراجات انتظام و نگرانی تخمیناً ایک لاکھ چونتیس ہزار ہوئے اور مختلف اسکیموں پر آٹھ لاکھ تینتیس ہزار روپے خرچ ہوئے اسپیشل سروے پارٹی کے عملہ پر اٹھائیس ہزار سالانہ کی منظورہ رقم میں سے (۲۲,۸۹۷) روپے صرف کئے گئے - ابتدائے قیام محکمہ یعنی سنہ ۱۳۳۸ف سے اس وقت تک آبرسانی اور ڈرینیج کے کاموں پر کل (۶۶,۲۲,۰۰۰) کی رقم صرف ہوئی - سال زیر رپورٹ میں جو اہم انتظامی تبدیلی عمل میں آئی وہ یہ ہے کہ محکمہ کندیدگی باؤلیات کو اسپیشل انجینیر سررشتہ لوکلفنڈ کے زیرنگرانی کردیا گیا -

اضلاع کی خبریں

رائچور - کچھه عرصه سے رائچور میں محکمه زراعت "کرچھے کے طریقه" (open pan process) کے ذریعه سفید شکر کی تیاری میں مصروف ھے تاکه علاقه مرھٹواڑی میں دیسی شکرسازی کو فروغ ھو - یه تجربات اس لحاظ سے کامیاب کہلائے جاسکتے ھیں که ان سے ثابت ھوگیا ھے که گڑسازی کی به نسبت جس کا اس علاقه میں عام رواج ھے ' شکر سازی میں مصارف کم عاید ھوتے ھیں اور فائده بھی زیاده ھوتا ھے -

اب یه کوشش جاری ھے که مظاھرات کے ذریعه مقامی زراعت پیشه لوگوں کو راغب کر کے شکر سازی کو فروغ دیا جائے - فی الوقت کیا یه جارھا ھے که "کرچھے کے طریقه" سے شکر بنانے کے لئے ایک ایکڑ زمین کا گنا لیا جاتا ھے ' اور مقامی طریقوں سے گڑ بنانے کے لئے بھی اتناھی اور اسی قسم کا گنا لیا جاتا ھے - بعد ازاں تجربه کے ذریعه بتلایا جاتا ھے که نے شکر کی کاشت اور گڑ کی تیاری میں (۳۵۰) روپے صرف ھوتے ھیں - اور ۶ - ۱۰ - ۶۷ روپے نفع ھوتا ھے اس کے بالمقابل شکر سازی کے اخراجات (۴۳۶) روپے ھوتے ھیں اور ۸ - ۱۴ - ۱۳۴ روپے نفع ھوتا ھے - اگرچه شکرسازی کے اخراجات صنعت گڑسازی کی به نسبت کچھه زیاده ھیں لیکن نفع کی مقدار کثیر ھے - اخراجات کا یه اضافه ضروری آلوں اور کلوں کے باعث ھے جن کی کل قیمت (۲) ھزار روپے ھوتی ھے - اس رقم کی فراھمی خوش حال زراعت پیشه لوگوں کے لئے کچھه مشکل نہیں انہیں یه بھی سہولت حاصل ھے که تمام مشنری باسانی ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل کی جاسکتی ھے -

ان تجربوں سے یه بھی ظاھر ھوا ھے که "کرچھے کے طریقه" سے شکر کی جو مقدار حاصل ھوتی ھے وه نے شکر کا ۵ یا ۶ فیصد ھوتی ھے حالانکه کارخانوں میں اس کی دگنی مقدار حاصل کی جاتی ھے - اس فرق کے باوجود دونوں قسموں کی شکر کی قیمت میں بہت کم تفاوت ھے - گڑسازی کے بجائے شکر سازی کی صنعت اختیار کرنے سے کاشتکاروں کو جو نفع ھوتا ھے وه مرھٹواڑی اور کرناٹک کے ان علاقوں میں جہاں کارخانوں کی شکر سے مسابقت موجود نہیں اور بھی زیاده ھوسکتا ھے

* * * * *

رائچور میں قانون مارکٹ ھائے زراعت کے نفاذ اور جدید نمونے کے ایک مارکٹ کی تعمیر کے باعث جس کا نام شہزاده مکرم جاه بہادر کی نسبت سے "مکرم گنج" رکھا گیا ھے اس شہر میں تجارت کا بے حد فروغ ھوگیا ھے - یه بیان کرنا ضروری ھے که رائچور ' جی - آئی - پی اور ایم اینڈ ایس ایم ریلوں کے جنکشن پر واقع ھے - اس لئے جدید مارکٹ کے ذریعه رائچور کے قرب و جوار کے علاقه کی زراعتی پیداوار کو باھر بھیجنے میں سہولت ھوگئی ھے - اس علاقه میں جو دریائے کرشنا اور تنگ بھدرا کے درمیان واقع ھے اھم مرکز مثلاً دیودرگ ' گنگوتی ' مانوی ' سندھنور اور گدوال واقع ھیں جن کا عمده سڑکوں کے ذریعه مارکٹ سے اتصال ھوچکا ھے - مکرم گنج کے ذریعه جو اھم اشیاء برآمد کی جاتی ھیں ان میں مونگ پھلی اور روئی شامل ھے جن کی کثیر مقدار بمبئی ' احمد آباد اور مارماگوا کو بھیجی جاتی ھے ان برآمده اشیاء میں سے مقامات مذکور کو علی الترتیب (۵۰) فیصد ' (۴۰) فیصد اور (۴۰) فیصد حصه جاتا ھے - دوسری طرف اس مارکٹ کے ذریعه جو اشیاء درآمد کی جاتی ھیں - ان میں پنجاب کا گیہوں ' ورنگل ' بجواڑه اور رنگون کا چاول ' لاتور ' نظام آباد ' ورنگل اور تانڈور کی جوار ' مدراس اور کرنول دکھنی ' پنجاب اور مدراس کی شکر انباجی پیٹه اور کالی کٹ کا کھوپرا شامل ھے - مکرم گنج کے ذریعه گزشته موسم میں جواشیاء درآمد و برآمد کی گئیں ان کی جمله مالیت بقدر دو کروڑ روپیه تھی -

مکرم گنج کرشنا روڈ پر واقع ھے اور (۱۲۰) ایکڑ اراضی پر پھیلا ھوا ھے اس کے باره بلاک بنائے گئے ھیں جن میں سے ھر ایک میں آٹھه پلاٹ یا قطعات ھیں - ھر پلاٹ کے تین حصه کئے گئے ھیں - جن میں سے ایک حصه میں دوکانات اور رھائشی کمرے واقع ھیں دوسرے میں غله کے گودام اور تیسرے میں روئی کے گودام ھیں - اس گنج کی تمام عمارتیں چوھوں سے محفوظ ھیں اور سڑکیں بھی کشاده تعمیر کی گئی ھیں -

مارکٹ کا دفتر مرکز میں واقع ھے جس میں ایک ریڈیو موجود ھے جس کے ذریعه یہاں کے تاجر بمبئی ' کلکته ' مدراس اور برطانوی ھند کے دوسرے مارکٹوں کے نرخوں سے ھر وقت واقف رھتے ھیں -

* * * * *

نظام آباد

کیڑوں کی خوفناک کثرت کے باعث علاقه نظام آباد کی نے شکر کی فصل کو جو خطره لاحق ھوگیا ھے اس کی تحقیقات میں محکمه زراعت فی الوقت مصروف ھے - اس وقت تک جو اعداد و شمار فراھم ھوئے ھیں ان سے پته چلتا ھے که یه کیڑے (۲۹) اقسام کے ھیں جن میں سے پانچ قسمیں سوراخ ڈالنے والے کیڑوں (Borers) کی ھیں - سوراخ ڈالنے والے کیڑوں سے جو نقصان پہنچتا ھے اس کا فیصدی تخمینه بھی کرلیا گیا ھے - معلوم ھوا ھے که کونپلوں میں سوراخ ڈالنے والے کیڑے ۴۰ فیصد نقصان کے ذمه دار ھیں اور جڑوں اور پودوں

میں سوراخ ڈالنے والے کیڑے مزید (۳۰) فیصد نقصان پہنچاتے ھیں - یہ بھی معلوم کرلیا گیا ھے کہ سوراخ ڈالنے والے کیڑے ماہ فبروری میں فصل پر حملہ کرتے ھیں جو اپریل کے مہینہ تک جاری رھتا ھے - بعض صورتوں میں ان کیڑوں نے اگست کے مہینہ تک اپنا حملہ جاری رکھا حالانکہ عموماً اس وقت تک حملہ ختم ھوجاتا ھے - ان اعداد و شمار سے یہ نتیجہ نکالا گیا ھے کہ ان کیڑوں کی فروری میں پیدا ھونیوالی نسل ماہ اپریل میں شباب پر پہنچتی ھے اسلئے اس مہینے میں سب سے زیادہ نقصان ھوتا ھے - یہ بھی معلوم ھوا کہ نے شکرکی بعض قسموں پر جو چلکا زمین پر اگتی ھیں کیڑوں کا حملہ ھلکا ھوتا ھے حالانکہ انہی قسموں کی جب دیگر زمین میں کاشت کی جاتی ھے تو حملہ کی شدت بڑھ جاتی ھے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ چلکا زمین کی طاقت کے باعث حملہ کے خلاف نے شکر کی قوت مدافعت میں اضافہ ھوتا ھے - اس سلسلہ میں محکمہ زراعت ضروری انسدادی تدبیریں اختیار کر رھا ھے -

* * * * * *

بورلام کی انجمن تنظیم دیہی جسے اھل موضع نے ابتداءً مشتبہ نگاھوں سے دیکھا تھا اب تیزی کے ساتھ مقبول اور منفعت بخش بنتی جارھی ھے اس کا ثبوت یوں ملتا ھے کہ قیام انجمن کے وقت مٹھی بھر (معدودے چند) ارکان تھے ان کے بجائے اب (۲۸۵) ارکان ھیں - دو اسباب کی بناء پر یہ نتائج حاصل ھوئے ھیں - ایک تو انجمن کی جانب سے انجام دیا ھوا مفید کام ھے جس کی افادیت کو دیہاتیوں نے محسوس کرلیا - دوسرا سبب چندہ رکنیت میں تبدیلی ھے - یعنی فی شخص ایک معین رقم وصول کرنے کے بجائے اب ھر رکن سے زر مالگزاری پر فی روپیہ دو پائی چندہ لیا جاتا ھے - ان کوششوں کا نتیجہ یہ ھے کہ اب بورلام میں کشادہ اور عمدہ سڑکیں ھیں پینے کے پانی کے کئی کنویں کھاد کے گڑھے کھیل کے میدان اور چمن دو مدرسے ایک لڑکوں کیلئے اور دوسرا لڑکیوں کے لئے اور ایک مدرسہ شبینہ تعلیم بالغان کے لئے موجود ھے -

ان کے ساتھ انجمن دیہاتیوں کو زراعت اور پارچہ بافی کے ترقی یافتہ طریقے سکھارھی ھے - اھل بورلام کے دو اھم ذرائع روزگار یہی ھیں - اس غرض سے اسی موضع کے ایک نوجوان کو بلدہ حیدرآباد کے "Village Industries Training Institute" کو جہاں دیہی صنعتوں کی تعلیم دی جاتی ھے پارچہ بافی کے جدید طریقے سیکھنے کے لئے بھیجا گیا تھا - چنانچہ اب وہ اپنے ھم وطنوں کو کام سکھا رھا ھے - اھل موضع کے زراعتی طریقوں میں بھی نمایاں تبدیلی ھوگئی ھے جس سے بہتر نتائج کی توقع ھے - انہوں نے اضافہ آمدنی کے لئے مرغبانی کا پیشہ بھی اختیار کرلیا ھے - تین سال پہلے اس موضع میں معمولی سرمایہ اور معدودے چند ارکان کے ساتھ ایک غلہ کا بنک کھولا گیا تھا - اب اس بنک کے (۸۷) اراکین ھیں اور اس کی ذاتی عمارت ھے - سال گزشتہ اس بنک نے (۵۰۰) روپے نفع اٹھایا تھا لیکن اس کے معتمد کا بیان ھے کہ اس بنک سے بحیثیت مجموعی دیہاتیوں کو سالانہ تین ھزار کا نفع پہنچتا ھے -

بنک ھی کی تحریک پر بورلام میں سنبھو گنل (Sanbhognal) چاول کی کاشت شروع کی گئی ھے جس سے مقامی تخموں کی بہ نسبت (۳۳) فیصد مزید پیدا وار حاصل ھوتی ھے - اس وقت اس دھان کی جو نلگنڈہ سے حاصل کیا گیا ھے (۱۵۰) ایکڑ میں کاشت جاری ھے -

اسی طرح انجمن کی تحریک پر موضع کے جھگڑے بڑی تعداد میں دوستانہ طور پر "کمیٹی تصفیہ نزاعات" کے ذریعے طے پاتے ھیں - جس کے اراکین مفاداتی بنیاد (Functional Basis) پر منتخب کئے جاتے ھیں کمیٹی نے اس وقت تک تقریباً (۰۰۰۰) کی مجموعی مالیت کے مقدمات کا تصفیہ کیا ھے - اسطرح دیہاتیوں کے چار ھزار روپے بچ گئے جو بصورت دیگر عدالت اور وکلاء کی فیس کی نذر ھوجاتے -

رجسٹر نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ — بابت ماہ فروردی سنہ ۱۳۵۱ف فبروری سنہ ۱۹۴۲ع — شمارہ ۵

فہرست

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطۂ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں۔

'For VICTORY'

• • • ——

شایع کردہ ـ سررشتہ معلومات ـ حیدرآباد دکن

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ — فروردی سنہ ۱۳۵۱ف - فبروری سنہ ۱۹۴۲ع — شمارہ ۵

احوال واخبار

صنعتی تجاویز اور ٹکنیکل ٹریننگ -- نواب صدر اعظم بہادر نے

گزشتہ ماہ ہندوستان کی انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرز کی حیدرآبادی شاخ کے سالانہ عشائیہ میں شرکت فرمائی اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے آپ نے حکومت سرکارعالی کی ان مختلف تدابیر کا ذکر فرمایا جو جنگ کے باعث مملکت آصفیہ کی صنعتی ترقی کی خاطر اختیار کی گئی ہیں - اس کے تحت نہ صرف جنگی ضروریات کی تکمیل کی جائےگی بلکہ نئی صنعتوں کا بھی آغاز ہوگا - جو اس مملکت کے باشندوں کی آئندہ مرفہ الحالی کی ضامن ہونگی - آپ نے بطور خاص صنعتی پراجکٹس کا تذکرہ فرمایا جن میں سے بعض کا کام شروع ہوچکا ہے اوربعض کا آغاز ہنوز باقی ہے - انہی میں برقابی قوت کی فراہمی کی اسکیم بھی شامل ہے - آپ نے فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی توسیع و ترقی کی اسکیم کا بھی ذکر فرمایا - اس اسکیم کا راست اثر نہ صرف بیروزگاری کے معرکتہ آلاراءمسئلہ پر بلکہ ممالک محروسہ کے باشندوںکی آئندہ خوش حالی پر بھی مترتب ہوگا - صنعتی تنظیم وترقی اور اس کے جزو لازمی یعنی فنی تربیت کی ضرورت جنگ کے ابتداهی سے محسوس کی گئی ہم "نےاس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایک طرف برطانوی حکومت کی مدد اور دوسری طرف ممالک محروسہ میں صنعتی پیداوار کو بڑھا کر بعض مقامی صنعتی اسکیموں کو مالی مدد پہنچا کر اور منفعت بخش شرائط پر بعض ضروری صنعتوں کو جن کے لئے جنگ کے بعدبھی میدان کھلا ہے ترقی دے کر ہم اپنے لوگوں کی بھی امداد کر رہے ہیں - ہم مختلف مہارت طلب فنی امور کے لئے کاریگر تیار کر رہے اور اس ٹریننگ کی بدولت ایسے ماہر کاریگر تیار ہورہے ہیں جن کی با مہارت کاموں کوانجام دینے کے لئے حیدرآباد اور حیدرآباد کے باہر دونوں جگہ کھپت ہورہی اور جنگ کے بعد کی تنظیم جدید پراجکٹس اور صنعتی کارخانوں کی زیر غور اسکیموں کی بدولت ان کا روزگار برقرار رہے گا جس سے انہیں اوران کی مادر وطن دونوں کو بدیہی معاشی فوائدحاصل ہوں گے "

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ٹکنیکل ٹریننگ کی اہمیت کا اندازہ کرتےہوئےحکومت نے ان تمام اداروں میں جہاں ٹکنیکل ٹریننگ دیجاتی ہے (مثلاً عثمانیہ ٹکنیکل کالج اور ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر کاچیگوڑہ) ہم ربطی اور ترتیب قائم کی ہے - نواب صدراعظم بہادر نے یہ بھی ارشاد کیاکہ اس وقت تک جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں حکومت ان ہی پر اکتفا کرنا نہیں چاہتی - وہ ان اسکیموں کا بے چینی کے ساتھ انتظار کررہی ہے جو اس وقت انجینیروں کے زیرغورہیں مرتب ہوجانے کے بعد حکومت ان اسکیموں پر ہمدردانہ توجہ مبذول کریگی -

• • • • • •

بے مصرف اشیاء سے روپیہ پیدا کرنا - سررشتہ زراعت حکومت سرکارعالی

لایق مبارک باد ہے کہ اس نے نیشکر کی پھول دار بالیوں کا جنہیں اس وقت تک بے مصرف سمجھاجاتا تھا ایک نیااور مفید مصرف معلوم کرلیاہے اسطرح آمدنی کا نیا ذریعہ کاشتکاروں کے ہاتھ آیا ہے - تجربوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بالیاں جو عام سرکنڈوں اور بینڈوں کی طرح کھوکھلی ہوتی ہیں لیکن اتنی مضبوط نہیں ہوتیں مثلوں کی کشتیاں ردی دان کھڑکیوں کی ٹٹیاں اور گھریلو کام کی دوسری کئی اشیاء بنانے کےکام آتی ہیں - حمایت ساگر کے صدر آزمایشی مزرعہ میں ایسی کئی اشیاء تیار کی گئی ہیں اور عوام کے معائنے کے لئے رکھی گئی ہیں -

السی کی پتیوں کا تجارتی مصرف معلوم کرنےکےلئے ناگپور میں جو کامیاب تحقیقات کی جارہی تھیں ان کے نتایج سے محکمہ مذکور مستعدی کے ساتھ استفادہ کر رہا ہے تجربوں سے معلوم ہوا ہے کہ ان پتیوں سے جو اس

وقت تک یا تو جلانے کے کام آتی تھیں یافضول سمجھکر پھینک دی جاتی تھیں اچھا خاصہ ریشہ نکالا جاسکتا ہے جنپیے رسیوں - کینوس - شطرنجیوں اور تھیلیوں کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے - روئی بھی اس میں شریک کریں تو اوسط درجہ کا سوت تیار ہوسکتاہے - اگر تجارتی پیمانہ پر تجربے کرنے کے بعد یہ انکشافات مفید ثابت ہوں تو اس سے حیدرآباد کے کاشتکاروں کی گھریلو صنعتوں میں ایک کا اضافہ اور مزید آمدنی کا ذریعہ پیدا ہوجائےگا - کیونکہ یہاں ساڑھے چار لاکھہ ایکڑ میں السی کی کاشت ہوتی ہے - محکمہ زراعت سرکار عالی کی شعبہ تحقیقات کے ایک مددگار کو حال ہی میں ناگپور بھیجا گیا تھا تاکہ وہ السی کے ریشہ کی تیاری اور اس کے مصرف کی ٹریننگ حاصل کرے اور اب حکومت کے آزمایشی مزرعہ واقع ردرور ضلع نظام آباد میں یہ جدید صنعت آغاز کرنے کے انتظامات عمل میں لائے جارہے ہیں -

• • • • • • •

تجارتی تبصرہ سنہ۱۹۳۹ع - ۱۹۴۰ع - سنہ۱۹۳۹ع ۱۹۴۰ع میں

حیدرآباد کے تجارتی حالات پر ایک تبصرہ کے علاوہ محکمہ اعداد و شمار نے حیدر آباد کے تجارتی اعداد وشمار کی نسبت جو دسواں تبصرہ شائع کیا ہے ان کے مطالعہ کے بعد امید افزا اثرات مترتب ہوتے ہیں جن اعداد و شمار کا حوالہ دیا گیا ہے ان سے ظاہر ہے کہ موجودہ یوروپی جنگ، کے باعث غیراطمینانی بین الاقوامی حالات کے باوجود یا شاید ان ہی کے سبب سے حیدرآباد کی تجارت کو کافی فروغ ہوا کل (۳۳) کروڑ (۵۰) لاکھہ کی تجارت درج رجسٹر کی گئی جو گزشتہ دس سال کے دوران میں اعظم ترین عدد ہے - برآمدات کی مجموعی قیمت ۱۶ کروڑ (۹۰) لاکھہ ہے اور درآمدات کی مجموعی قیمت (۱۶) کروڑ (۶۰) لاکھہ ہے اس طرح ہمارے موافق (۲۵) لاکھہ (۸۰) ہزار کی تجارتی میزان حاصل ہوئی ہے حالانکہ گزشتہ سال ایک کروڑ گیارہ لاکھہ کا تفاوت ہمارے خلاف پڑرہا تھا جملہ برآمدات میں سے ایسی اشیاء جن پر محصول کروڑگیری وصول کیا جاتا ہے (۸۸) فیصد اور ایسی اشیاء جن پر کوئی محصول نہیں لگایا جاتا یا جو محصول سے مستثنی کردی گئیں علی الترتیب ۸۵۴ فیصد اور ۲۰۹ فیصد تھیں - خام اور مصنوعہ سامان پارچہ - نباتی تیل - روغنی تخم - گرم مسالوں تمباکو مویشی اور شیر خانہ کی ساختہ اشیاء اور کوئلہ کی برآمد میں نمایاں اضافہ ہوا - درآمد میں سے (۸۲۵۶) فیصد پر محصول وصول کیا گیا - اور علی الترتیب (۵۰۷) اور (۹۰۹) فیصد سامان یا تو قابل محصول نہ تھا یا محصول سے مستثنی کیا گیا - زراعت میں بھی مماثل اضافہ ہوا ہے - چنانچہ اس سال کی کل زراعتی پیداوار کی مجموعی قیمت (۳۰) کروڑ (۵۰) لاکھہ قراردی گئی ہے حالانکہ پیوستہ سال (۳۸) کروڑ (۶۰) لاکھہ قیمت کی پیداوار حاصل ہوئی تھی - تبصرہ میں بطور خاص حیدرآباد کو خود مکتفی بنانے کی کوششوں کے نتایج کا ذکر کیا گیا ہے - یہ بھی لکھا ہے کہ زراعتی پیداوار ہماری ضروریات کیلئے کافی سے زیادہ ہیں - اوسطاً دو کروڑ (۱۹) لاکھہ مالیت کی زراعتی پیداوار حیدرآباد میں درآمد کی جاتی ہے اس کے برخلاف (۵) کروڑ (۸۲) لاکھہ مالیت کی زراعتی پیداوار باہر بھیجی جاتی ہے - صرف غلہ اور دالوں کی برآمد بقدر (۴) لاکھہ روپیہ درآمد سے زیادہ ہے - اور روغنی تخموں کی برآمد بقدر (۴) کروڑ (۲۴) لاکھہ روپے درآمد سے زیادہ ہے - درآمد شدہ مویشی کی قیمت سے برآمد شدہ مویشی کی قیمت بقدر (۶۴) لاکھہ اسی ہزار زیادہ ہے - معدنیات کی برآمد کا پنج سالہ اوسط بھی درآمد کے عدد سے (۶۷) لاکھہ (۶۰) ہزار روپے زیادہ ہے - صنعتی پیداوار کی برآمد شدہ مقدار کی معلنہ قیمت درآمدات کے اوسط سے بقدر ایک کروڑ (۲۰) لاکھہ زیادہ ہے - اس تبصرہ میں اعداد وشمار کے تختوں چارٹوں اور شکلوں کے ذریعہ حیدرآباد کی صنعتی ترقی کی وضاحت کردی گئی ہے جن میں کوئلہ - سمنٹ - شاہ آبادی پتھر - سوتی کپڑے - دیا سلائی - سگریٹ - شراب - شیشہ اور شکر کے اعداد و شمار جدا جدا طور پر بتلائے گئے ہیں

• • • • • • •

اساتذہ اور والدین - سرمحمد یعقوب مشیر اصلاحات حکومت سرکارعالی نے گزشتہ

مہینے پانچویں کل حیدرآباد اساتذہ کانفرنس میں خطبہ پڑھتے ہوئے بعض مناسب اور موزوں تجاویز پیش کی ہیں - انہوں نے ہندوستان کے موجودہ تعلیمی نظام پر سخت تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ ” ہمیں برطانویوں کے اتارے ہوئے کپڑے پہننا پڑتا ہے “ آپ نے ایسا نظام تعلیم رایج کئے جانے کی پرزور خواہش ظاہر کی جس میں مغربی اور مشرقی نظاموں کی خوبیاں یکجا ہوجائیں - حکومت حیدرآباد کا ذکر کرتے ہوئے سر محمد یعقوب نے فرمایا کہ انہیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہاں پہلے ہی سے اس سلسلہ میں بعض تدابیر اختیار کی جاچکی ہیں - آپ نے فرمایا کہ ایسی مملکت میں جہاں حکمراں اور رعایا کا تعلق ایک ہی ملک سے ہو اور جہاں نظم و نسق کے سلسلہ میں ہر طرح آزادی ہو غلط راستہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ نہیں - صاحب موصوف کے اس خیال سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا چنانچہ اس اصول کے مطابق ہمارے نظام تعلیم کو ازسرنو مرتب کرنے کی کوششوں کا اظہار اس بیان سے ہوتا ہے جو حکومت نے اپنے تعلیمی مسلک کی نسبت جاری کیا ہے اور جو اس شمارہ میں بھی شایع کیا گیا ہے -

سر محمد یعقوب نے اپنے خطبہ کے دوران میں بچوں کی

تعلیم کے لئے والدین اور اساتذہ کے مابین باهمی تعاون کی شدید ضرورت پر زوردیا - ابهی تک والدین نے اچهی طرح محسوس نہیں کیاهے کہ اس تعاون کےبغیر اور اس باهمی اعتمادکے بغیر جو ایسے تعاون کا لازمی نتیجه هے بچوں کی تعلیم تشفی بخش طور پر جاری نہیں رہ سکتی - گهرکا ماحول بچے کے کردار کی بنیاد استوار کرتاهے لیکن اس بنیاد پرکردار کی آئنده تعمیر و ترقی استاد کا کام هے اگر ماں باپ کو اعلی اصول بچوں کے دل نشین کرنے کا بہترین موقع حاصل هے تو اساتذہ کو بهی ان کی انفرادی صلاحیتوں اور رجحانات کا مطالعه کرنے اور انہیں ترقی دینے کا موقع حاصل هے - هونے والے شہریوں کی تربیت کےلئے ایک کو دوسرے کی ضرورت هے - اس لئے ماں باپ اور اساتذہ میں باهمی تعاون پیدا کرنے اور بڑهانے کے کافی امکانات هیں تاکه ان کی مشترك ذمه داریاں احسن طور پرانجام پائیں سرمحمد یعقوب نے طلبه اور سیاسیات جیسے رنج ده موضوع پر بعض دانشمندانه باتیں کہی هیں- آپ نے طلبه کی جانب سے سیاسیات اور خاص طور پر اپنے ملک کی سیاسیات کے مطالعه سے اتفاق ظاهر فرمایا لیکن سیاسیات میں طلبه کے عملی طور پر حصه لینے کی مخالفت کی - اس خیال سے کسی کو بهی اختلاف نہیں هوسکتا -

• • • • • •

اردو کی بحث -- هم نے سرسری طور پر فقرۂ بالامیں تعلیمی مسلک کے متعلق حکومت کے بیان کا حواله دیا هے - اس بیان میں ان اعتراضات کا حواله دیا گیا هے جو بعض لوگوں نے حکومت کی جانب سے اس ریاست کے مدرسوں اور کالجوں میں(سوائے مدارس تحتانیه) اردو کے ذریعه تعلیم قرار دئے جانے پر کئے هیں ”کوچین آرگس“ کےایک حالیه شماره میں ان اعتراضات کا کهوکهلا پن اچهی طرح واضح کردیاگیاهے - مضمون نگار نے اس موضوع کا غیر جانب دارانه اور محتاط مطالعه کرنے کے بعد ان تنقیدات کے متعلق لکها هے که ”حمله اور جوابی حملوں کا آج کل دستور هوچلا هے- جن امور پرسکون کے ساتهه عالمانه غور وخوض کرنا بالکل مناسب هے انہیں بازاروں میں موضوع بحث بنایا جاتا هے وہ لوگ بهی جو زبان کی خوبی وصفائی اور الفاظ کے حسن و نزاکت کے متعلق کچهه نہیں جانتے خواہ مخواہ مباحثه پر اترآتے هیں .... هندوؤں کا بیان هے که اگر انہیں غیر زبان سیکهنا پڑے تو ان کی ثقافت اورتہذیب ختم هوجائےگی.- لیکن همارے دوست اس پر غور کرنے کی تکلیف بهی گوارا نہیں کرتے که ان کا یه بیان کس حد تک غیر جانب دارانه محاسبه کا متحمل هوسکتا هے - بعد ازاں مضمون نگار نے دریافت کیا هے که آیا فی الحقیقت ایک جداگانه هندو ثقافت اور جداگانه مسلم ثقافت وجود بهی رکهتے هیں - انہوں نے رائٹ آنریبل سرتیج بہادر سپرو کے حالیه بیان کا حواله دیا جس میں صاحب موصوف نے فرمایا هے که سنه ۱۹۴۱ع میں دو ثقافتوں یعنی هندو ثقافت اور مسلم ثقافت کا ذکر بے معنی هے - ثقافت صرف ایک هی هے اور وہ هندوستانی ثقافت هے“-

اس اعتراض کا جواب دیتے هوئے که اردو غیر زبان هے مضمون نگار نے پنڈت جواهرلال نہرو کے حسب ذیل الفاظ کا حواله دیا هے ”اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دینا بے معنی بات هے - سوائے اپنے رسم خط کے اردو سرزمین هند میں پیدا هوئی اور هندوستان کے باهر اس کی کہیں جگه نہیں - اب بهی یه شمالی هند کے کثیرالتعداد هندوؤں کی گهریلو زبان هے“-

بعد ازاں مضمون نگار نے ریاست میں بولی جانے والی چار زبانوں یعنی تلنگی مرهٹی کنڑی اور اردو کے دعووں کی اضافی قدر و قیمت کی جانچ کی هے - انہوں نے بتلایا که پہلی تینوں زبانیں مقامی زبانیں هیں اور ان میں سے کوئی زبان بهی تمام ریاست میں بولی نہیں جاتی - اس لئے یه لازمی هے که باهمی میل جول اور ربط و ضبط کےلئے ایک کل حیدرآباد مشترك واسطه رهے - لیکن یه واسطه انگریزی نہیں هوسکتا - کیونکه عوام کو غیر زبان کے ذریعه تعلیم دینا ناممکن هے - اس لئے صرف اردو هی کا انتخاب هوسکتا هے ریاست کے باشندوں کی اکثریت یه زبان بولتی هے اور لکهو کها لوگ اسے سمجهه لیتے هیں - بلا شك و شبه حیدرآباد کا هر شخص کم ازکم دو زبانیں جانتا هے - ایک تو اردو اور دوسری اپنے ضلع کی زبان“-

اس سوال کا جواب دیتے هوئے که تلنگی، مرهٹی، کنڑی کو مشترك ذریعه تعلیم کیوں نہیں بتایا جاتا مضمون نگار نے لکها هے که تلنگی صرف وهی لوگ بولتے هیں جو علاقه تلنگانه میں سکونت پذیر هیں ریاست کے دوسرے علاقوں میں یه زبان بولی نہیں جاتی- کنڑی اور مرهٹی کا بهی یهی حال هے - اس کے برخلاف اردو نه صرف ممالك محروسه کی مشترك زبان هے بلکه هندوستان کے کثیر تر حصه میں بولی اور سمجهی جاتی هے -

دفاعی خدمات کی نمایش کی ریل گاڑی -- غیر مصافی لوگوں کے لئے

جو میدان جنگ سے بہت دور هوں اجتماعی جنگ کی تلخ حقیقتوں کا عملی اندازہ حاصل کرنے کے مواقع بہت کم اور بہت دیر سے فراهم هوتے هیں - حکومت هند کے محکمه دفاع کی دوراندیشی نے اس کی تلافی کردی هے چنانچه محکمه مذکور نے جنگی دفاعی خدمات کی نمایش کے لئے ایک ریل گاڑی روانه کی هے جو اپنے (۱۰) هزار میل کے سفر کے دوران میں اس مہینه کی تیسری اور چوتهی تاریخ کو حیدرآباد میں ٹهیری رهی اس گاڑی کی آمد اور جدید اصول جنگ کے مظاهرات سے هزارها تماش بینوں نے جو مقررہ مقام پر جمع هوئے تهے پرجوش دلچسپی کا اظہار کیا -

ملاحظه هو صفحه (۹)

مساعی جنگ میں ہاتھ بٹانا دراصل اپنی ہی آپ مدد کرنا ہے

زمانہ بعد جنگ کی صنعتی تنظیم کے لیے فن داں اشخاص کی ضرورت

اہل حیدرآباد سے نواب صدراعظم بہادر کی پرجوش اپیل

نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت سرکارعالی نے اس مملکت کے ہرشعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے باشندوں سے پرجوش اپیل کی کہ ہندوستان کی سلامتی کو جو زبردست خطرہ لاحق ہوگیا ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اپنی آسودہ خاطری کو ترک کردیں اور مشترک دشمن کو نیچا دکھانے کے لئے اپنی ہمتوں اور توانائیوں کو متحد کردیں۔ ہز اکسلنسی صدراعظم بہادر نے ان طریقوں کو گناتے ہوئے جن کے ذریعہ ہرشہری دوران جنگ میں اس مملکت کی جنگی کوششوں میں اضافہ کرسکتا ہے۔ بطور خاص ٹکنیکل افراد کی ضرورت پر زور دیا جو جنگ کے بعد صنعتی تنظیم کے باعث پیدا ہوجائیں گی۔ آپ نے توجہ دلائی کہ موجودہ فنی مدرسوں اور اداروں سے تربیت حاصل کرکے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے اپنی تقریر کے دوران میں آپ نے اعلان فرمایا کہ علیحضرت بندگان عالی نے ابھی ابھی احکام صادر فرمائے ہیں کہ حکومت سرکارعالی کی ہر گریڈ کی جملہ خدمتوں پر آئندہ سے صرف انہی لوگوں کا ابتدائی مستقل تقرر کیا جائے جو مستحسن جنگی خدمات کا صداقت نامہ پیش کریں اور جس جائداد کے وہ خواہش مند ہوں اس جائداد اور سررشتہ کی مقررہ شرائط قابلیت واہلیت بھی پوری کرتے ہوں آپ نے غلط اور پریشان کن افواہوں کو صحیح باور کرلینے کے خلاف تنبیہ فرمائی۔ اور فرمایا کہ جنگ کے باعث جو گرانی پیدا ہوگئی ہے اس کے سلسلہ میں حکومت ہمسایہ صوبوں کے تعاون سے قیمتوں پر نگرانی قائم کررہی ہے چنانچہ عارضی طور پر سوائے خاص لائسنس یافتہ صورتوں کے جوار کی برآمد کو روکنے کی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

ہندوستان کو خطرہ

نواب صدراعظم بہادر نے فرمایا "جنگ کے بادل جن کی بدولت پچھلے دوسال سے دنیامیں تاریکی اور ایک خوفناک

حیدرآبادی سرمایہ اغراض جنگ

ماہانہ چندوں کے لئے ہز اکسلنسی صدرآعظم بہادر کی اپیل

حیدرآبادی سرمایۂ اغراض جنگ میں ماہانہ چندوں کےلئے ہز اکسلنسی نواب صدر اعظم بہادر نے حسب ذیل اپیل اپنے دستخط خاص سے جاری فرمائی ہے۔

ہندوستان اور حیدرآباد کے لئے جنگ نے نئی صورت اختیار کی ہے۔ حیدرآباد کے سپاہی جنگ کی پہلی صف میں حیدرآباد کے گھروں کی حفاظت کررہے ہیں اگرچہ خودگھر سے دور ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ سے یہ سوال کررہا ہے کہ آیا اس نازک وقت میں ہم گھربیٹھے اپنے سپاہیوں کی کچھزیادہ مدد کرسکتے ہیں ظاہر ہے کہ ہم سب کےسب اپنی جانوں کی قربانی پیش نہیں کرسکتے مگر امن وامان میں رہتے ہوئے بھی ہم سب شخصی قربانیوں کے ذریعہ نبردآزما سپاہیوں کی ضرور دستگیری کرسکتے ہیں۔ حیدرآبادی سرمایۂ اغراض جنگ کی صورت میں جس کو خود حضرت اقدس واعلی کی سرپرستی کا فخرحاصل ہے ہمارے سامنے امداد پہنچانے کا ایک اچھا موقع موجود ہے اس سرمایہ کو زیادہ سے زیادہ تعدادمیں ایسے حضرات کی ضرورت ہے جو ماہوار چندہ دینے والے ہوں خواہ ہر چندہ کی رقم کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ ان اداروں کو جو ایک طرف بیمار اور زخمی سپاہیوں کےلئے اشیائے آسایش اور دوسری طرف دوسرے نبرد آزما سپاہیوں کے لئے سہولتیں مہیا کرنے میں مصروف ہیں زیادہ مقدار میں ایک یقینی ماہوار آمدنی کی ضرورت ہے تاکہ وہ بڑھتی ہوئی فوری ضروریات کی تکمیل کےلئے اپنی سرگرمیوں میں وسعت دے سکیں۔ اس وقت حیدرآباد پانچ ہزار روپے ماہانہ دے رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمارے فرض منصبی کالحاظ کرتے ہوئے یہ مقدار بہت کم ہے مجھے بھروسہ ہے کہ اپنی فیاضانہ امداد سے آپ ہمارے سپاہیوں کی آواز پر فوراً لبیک کہیں گے۔

احمد سعید خان آف چھتاری

(حیدرآبادی سرمایۂ جنگ کی مجلس عاملہ کی جانب سے)

تاریکی چھائی ہوئی تھی وہ ہندوستان سے اب روزانہ قریب تر ہوتے جارہے ہیں ۔ اور ہمارے ہمسایہ ممالک مثل برما اور ملایا بھی اس عالمگیر تاریکی کا شکار ہوگئے ہیں ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مغرب میں روسی محاذ پر اس ہولناک تاریکی کی شدت میں کچھ کمی ہونا شروع ہوگئی ہے اور امید ہوتی ہے کہ جس طرح مغرب سے یہ گھٹا اٹھی تھی اسی طرح مغرب سے آزادی ۔ انسانیت اور انصاف کا یہ گہنایا ہوا آفتاب نکھر کر اپنی ضیا باری سے دنیا کو ایک دفعہ پھر مطلع الانوار بنا دیگا ۔

لیکن روس میں جرمنوں کی ہزیمت اور پسپائی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم مستقبل سے بے نیاز ہوکر اطمینان سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا بیٹھے رہیں "

تبدیلیوں کے امکانات

"میں آج ان ہی خیالات کے پیش نظر اپنے عزیز بھائیوں کو جنہیں اعلی حضرت بندگان عالی سلطان العلوم خسرو دکن و برار خلد اللہ ملکہ وشو کتہ کی جاں نثار رعایا ہونے کا شرف حاصل ہے ان تبدیلیوں کے امکانات کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو جنگ کے بعد رونما ہونے والی ہیں ۔ جنگ کی اس کشمکش میں حیدرآباد نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرکے سلطنت کی جو بیش قیمت خدمات انجام دی ہیں وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔ دولت آصفیہ کی قدیم روایات کے مطابق بندگانعالی کی جانب سے ایک وفادار حلیف کی حیثیت سے یہ خدمات گذشتہ جنگ میں بھی پیش کی گئی تھیں ۔ اب بھی انجام دی جارہی ہیں اور جب تک حق اور باطل کی اس آویزش میں ظلم او راستبداد کی قوتوں کا قلع قمع اور حق کو کامل فتح حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک برابر پیش کی جاتی رہیں گی "۔

سائنس کی کرشمہ سازیاں

رسل و رسائل کے ذرائع کی فراوانی تیز رفتار سواریوں کی کثرت اور سائنس کی دوسری کرشمہ سازیوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج کسی ملک کی حفاظت اس ملک میں رہکر یا اس سے سو دو سو میل آگے بڑھ کر موثر طریقہ پر نہیں کی جاسکتی ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہزاروں میل دور مورچہ بنانے پڑتے ہیں ۔ **فلیپنس پر جاپان کا حملہ جس طرح جاپان کے تحفظ کے سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح سنگاپور اور ملایا کی لڑائی ہندوستان کی حفاظت کی لڑائی ہے ۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ ہمارے ملک کی حفاظت کو اس سے کوئی تعلق نہیں ایک خطرناک خودفریبی ہے ۔**

ملایا میں حیدرآبادی فوجیں

"چنانچہ اعلی حضرت بندگان اقدس کے احکام کی تعمیل میں کچھ عرصہ ہوا ہماری فوج کا ایک دستہ حیدرآباد اور ہندوستان سے باہر بھیجا گیا اور اب وہ ہمارے ہی تحفظ کے لئے ملایا میں لڑ رہا ہے ۔ آپ نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ حیدرآبادی وہاں کی لڑائیوں میں شریک ہیں اور ہمیں اپنے ان سپاہیوں پر جا فخر و ناز ہے ان کے **کارناموں پر فخر کے ساتھ ہمیں ان کے اعزا اور اقربا کے ساتھ کامل ہمدردی بھی ہے اور مجھے** اس کا پورا احساس ہے کہ وطن سے دور اپنے عزیزوں کی جدائی انہیں کہیں درجہ شاق ہوگی ۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہمارے یہ بہادر سپاہی اپنے ملک کے تحفظ اور اپنے وطن کی جان و مال کی حفاظت کے لئے مشکلات کا مقابلہ

کرسمس کے تحفوں کا شکریہ

ذیل میں اس خط کے اقتباسات درج ہیں جو عراق کے ایک افسر نے حیدرآبادی خواتین کی کمیٹی مساعی جنگ کی صدر صاحبہ کے نام بھیجا ہے اور جس میں ان کرسمس کے تحفوں کا ذکر کیا گیا ہے جو حیدرآباد اور سکندرآباد کے باشندوں کی طرف سے سمندر پار فوجوں کے لئے بھیجے گئے تھے :-

" ڈیر میڈم "

کرسمس کے دن مجھے ایک پارسل ملا جس میں ہندوستانی افواج کے لئے متعدد چیزیں مثلاً مٹھائیاں وغیرہ رکھی تھیں ۔ ایک پارسل میں زرد رنگ کا ایک کارڈ بھی تھا جس پر خوش بختی اور نیک تمناؤں کے الفاظ درج تھے ۔

میں اپنے ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کی طرف سے آپ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس پارسل کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھا گیا کیونکہ متعدد سپاہی جنوبی ہند سے تعلق رکھتے ہیں ۔

پارسل کی چیزوں کی تقسیم کرسمس کے دن عمل میں آئی ۔ براہ کرم ضلع بیدر کا شکریہ بھی ادا کیا جائے ۔ جس کا نام نیک تمناؤں کے کارڈ پر درج تھا ۔ میں یہ کہنے سے قاصر ہوں کہ ہم کہاں ہیں جس کی وجہ ظاہر ہے ۔ لیکن ہم سب بالکل تندرست اور خوش ہیں ۔ ہندوستانی مساعی جنگ کی ہم پوری قدر کرتے ہیں اور خصوصاً حیدرآبادی خواتین کی کمیٹی مساعی جنگ کی ۔

مکرر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ سنہ ۱۹۴۲ع ہمارے لئے فتح یابی کا سال ثابت ہو ۔

مخلص ۔

سی ۔ اے ۔ وارڈ کپتان

کر رہے ہیں۔ ان کی فتح اور فاتحانہ مراجعت وطن کے لئے ہماری دلی دعائیں ان کے ساتھ ہیں خدا انہیں اپنے حفظ امان میں رکھے آمین''۔

جنگی تجربہ

گزشتہ جنگ عظیم میں ہمارے سپاہی فرانس، فلینڈرس اور فلسطین میں لڑ رہے تھے لیکن آج وہ تقریباً ہماری سرحد کے پار لڑ رہے ہیں اور ایک ایسی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں جس کے مقاصد پچھلی کشمکش سے بھی کہیں زیادہ اہم اور دور رس ہیں بلکہ ہمارے ملک کے مستقبل پر بدرجہ اتم اثر انداز ہوتے ہیں۔ کوئی فوج اس وقت تک موثر نہیں ہوسکتی اور نہ اعلی روایات پیدا کرسکتی ہے کہ جب تک اسے جنگ کا عملی تجربہ حاصل نہ ہو۔ اور جس طرح گذشتہ جنگ عظیم میں شرکت سے ہماری فوج میں ایک نئی قوت پیدا ہوئی اور اسکی قابلیت میں بھی اضافہ ہوا اسی طرح موجودہ لڑائی میں جو مزید تجربہ حاصل ہورہا ہے اس سے ہماری فوج کا جذبۂ جنگ بڑھے گا اور اس کا معیار اور بھی زیادہ بلند ہوجائیگا خصوصاً جب کہ اس مرتبہ میکانکی آلات کی ترقی سے فن جنگ میں بڑی اہم تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

حیدرآباد کا معاشی مستقبل

''لیکن اس وقت میرا روئے سخن ان امور کی جانب ہے جو فوجی اہمیت کے ساتھ ساتھ حیدرآباد اور اہل حیدرآباد کے اقتصادی مستقبل سے براہ راست متعلق ہیں۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس جنگ کے ختم ہونے کے بعد ہر ملک کو زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح صنعت وحرفت میں بھی اپنے آپ کو دوسرے ممالک کی طرح پر لانا ہوگا۔ اس وقت اگر کسی ملک نے صنعت وحرفت میں ترقی نہ کی تو اس ملک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ایک سخت دشواری کا سامنا ہوجائیگا۔ صنعت وحرفت کی ترقی کیلئے جہاں مشینوں اور خام اشیاء کی ضرورت ہے وہاں ایسے تربیت یافتہ نوجوانوں کی بھی ضرورت ہوگی جو مشینوں کے استعمال سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے میں اہل حیدرآباد سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے ابھی سے تیار ہوجائیں اور ہمارے ٹکنیکل مدارس اور کارخانوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ ہماری ان صنعتی او رمیکانکی درسگاہوں میں تربیت کے ساتھ ساتھ ماہواری الونس بھی دئے جارہے ہیں ان درسگاہوں میں امیدواروں کو ہوائی جہاز اور موٹر چلانے اور دوسرے میکانکی ذرائع کے استعمال کی تربیت دی جارہی ہے اس شرکت سے ایک طرف تو وہ اپنے ملک کی حفاظت کے کاموں میں مدد دیں گے اور دوسری طرف اس صورت میں کشمکش حیات سے پوری طرح عہدہ برآ ہونیکی اپنے میں صلاحیت پیدا کریں گے جب کہ دنیا میں ترقی کے ایک نئے باب اور صنعت وحرفت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

مساعی جنگ میں ہاتھ بٹانا

''اس طرح مساعی جنگ میں ہاتھ بٹانا در اصل اپنی ہی آپ مدد کرنا ہے اور اس کے کئی طریقے ہوسکتے ہیں۔ جنگ کے مصارف روزانہ کئی کروڑ تک پہونچ چکے ہیں اسلئے جنگی کوششوں میں مالی امداد کی بھی ضرورت ہے۔ اس کی متعدد صورتیں ہیں مثلاً جنگ کے مختلف فنڈ ہیں۔ جنگی قرض کے وسائل ہیں اور کھیل تماشوں کے بھی ایسے دیگر مواقع ہیں جو جنگی امداد کے لئے وقتاً فوقتاً پیدا کئے جاتے ہیں۔ یہ امداد اگر مسلسل ہو تو اور بھی زیادہ مفید ہوگا اور ایسی مسلسل ماہانہ امداد کے لئے بھی عنقریب وار فنڈ کمیٹی کی جانب سے آپ سے اپیل کرنے والا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے خاص کر وہ لوگ ایسی ماہانہ امداد کو ترجیح دیں گے جن کیلئے ایک وقت واحد میں بڑی رقمی امداد دینا دشوار ہے۔ خواہ آپ تاجر ہوں یا آپ کا کوئی اور پیشہ ہو۔ خواہ آپ فوج میں ملازم ہوں یا سرکارعالی کے دوسرے کسی محکمہ میں۔ خواہ آپ امیر ہوں یا آپ کی آمدنی متوسط ہو۔ آپ اپنی حیثیت کے مطابق ماہانہ امداد ضرور دے سکتے ہیں اور ایسی امداد سے آپ کی ان خدمات کا اندازہ کیا جائیگا جو آپ اپنے ہی گھر اور اپنے وطن کی حفاظت کیلئے کر رہے ہیں۔ اگر آپ اتفاق سے دشمن کے خلاف میدان جنگ میں نہ لڑ رہے ہوں تو کم از کم اپنے پیسے سے ان کا مقابلہ ضرور کرسکتے ہیں۔''

صنعتی پیداوار کی اہمیت

ذرائع اور وسائل کی اس جنگ میں صنعتی پیداوار کی اہمیت کے باعث ایسے تربیت یافتہ اشخاص کی مانگ بہت بڑھ رہی ہے اور جنگ کے بعد جو زمانہ آنے والا ہے اس کے لئے بھی صنعت کی نئی تنظیم اور تعمیر نو کا ایک ایسا نقشہ تیار کیا جارہا ہے جس سے ان کی مانگ میں اضافہ ہی ہوگا۔ ان مواقع سے ہم کو اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ اس وقت کوئی ہم سے یہ نہ کہہ سکے کہ ملک کے دفاع اور اس کی ترقی اور خوش حالی کے ان امکانات و مواقع سے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہمیں چاہئے کہ روزافزوں تعداد میں ہم ان تربیت گاہوں میں شریک ہوں اور تربیت حاصل کریں تاکہ جنگ کے بعد

اعلیٰ مملکت ہی کے ہاتھوں دونئی صنعتیں قایم ہوئیں
بڑی بڑی اسکیمیں روبہ عمل آویں اور اس مملکت کے
معاشی نظام کی تعمیر ہو بعض صنعتوں کی نسبت جو
دوران جنگ میں قایم کی گئی ہیں بعد جنگ بھی بیرونی
مقابلہ سے محفوظ رکھنے کا یقین دلایا گیا ہے ۔

جنگی خدمات کا لحاظ

ان لوگوں کی ہمت افزائی کی غرض سے جو اس وقت
جنگی کاموں میں شریک ہو کر مملکت کی اور خود اپنی
مدد کر رہے ہیں نیز ان کے مستقبل کی حفاظت کے لئے
اعلحضرت بندگان عالی نے ابھی یہہ حکم محکم صادر فرمایا
ہے کہ سرکار عالی کے تمام سیول سررشتہ جات میں
جملہ گریڈ اور سروس کی جائدادوں پر ابتدائی اور
مستقل تقرر کے لئے آئندہ سے ایسے ملکی اشخاص کو
ترجیح دی جائے جنہوں نے مصدقہ جنگی خدمات
انجام دی ہوں اور جو اس خاص گریڈ اور سررشتہ کے
مقررہ معیار قابلیت پر بھی پورے آتے ہوں جب تک
کہ ایسے جنگی خدمات کئے ہوئے ملکی اشخاص دستیاب
ہوں اس وقت تک مختلف سررشتہ جات میں جو
ابتدائی تقررات عمل میں آئیں وہ عارضی سمجھے
جائینگے اور ان ہنگامی ملازمین کی جگہ پر وہ ملکی
اشخاص مامور کئے جائینگے جنہوں نے اس طرح مصدقہ
جنگی خدمات انجام دی ہیں اس اندیشے کے سد باب
کے لئے کہ ممکن ہے کہ جنگ کے بعد ایسے اشخاص کے
حقوق نظر انداز ہو جائیں خود باب حکومت کی ایک
ذیلی کمیٹی قایم کی جائے گی ۔ اور وہ خود جملہ مستقلانہ
تقررات کرے گی ۔ ہماری ریلوے اور افواج باقاعدہ
میں بھی تقریباً ایسے ہی انتظامات عمل میں لائے گئے
ہیں اور عنقریب ایک اعلان بھی جاری ہوگا جس میں
وہ تفصیلات شائع کی جائیں گی جن کے مطابق جامعہ عثمانیہ
اور محکمہ تعلیمات ان طلباء کے لئے سہولتیں فراہم
کرے گا جو اس قومی کام میں حصہ لے رہے ہیں یا
لیں گے تاکہ اس سے فراغت کے بعد اپنی بقیہ تعلیم کی
تکمیل کے لئے مقررہ مدت، وغیرہ کی نسبت ان کے
ساتھ خصوصی رعایت ملحوظ رکھی جاسکے ۔''

حکومت سرکار عالی کی تائید

''یہ تدابیر اس غرض سے اختیار کی جارہی ہیں نہ
ان اشخاص کے جائز حقوق و مفادات کی حفاظت کی جاسکے
نازک زمانے میں اس مملکت کی خدمت کر رہے
ہیں ۔ حصول معیشت کے متعلق ان احکام کے مطابق جو
اطمینان دلایا گیا ہے وہ ان کی خدمات کا ضروری اور
اقل ترین معاوضہ ہے جس کی وہ بجا طور پر توقع کرسکتے
ہیں ۔ اس کے علاوہ انہیں اور طریقوں سے بھی جو اسوقت
زیر غور ہیں سرکار عالی کی پوری تائید حاصل رہے گی ۔''

قیمتوں پر نگرانی

میری دعا ہے کہ ہماری ہمتیں ہمیشہ بلند
اور ارادے مستقل رہیں اور ہم میں غلط باتوں اور
گمراہ کن افواہوں کو باور کرنے کی تمیز ہو ۔
حکومت سرکار عالی کو موجودہ گرانی اور اس کی وجہ
رعایا کو جو دقتیں پیش آرہی ہیں ان کا پورا پورا
احساس ہے اور وہ نہ صرف قریب کے صوبوں کی
امداد و تعاون سے اشیاء و اجناس کی قیمتوں پر موثر
نگرانی کا انتظام کر رہی ہے بلکہ حال ہی میں
اس نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس کی بناء پر جوار
کی برآمد پر سردست لائیسنس کی قید اس وقت تک
عاید کی گئی ہے جب تک کہ اطراف کے صوبوں سے
کوئی خاطر خواہ انتظام نہ ہو جائے ۔ ہندوستان کے
بعض دوسرے صوبوں سے ہم اس اعتبار سے زیادہ
خوش قسمت ہیں کہ ممالک محروسہ کا بیشتر حصہ
ہوائی حملوں کے خطرہ سے محفوظ قرار دیا گیا ہے اور
جہاں جہاں حفاظتی تدابیر کو ماہروں نے ضروری
سمجھا ہے وہاں ان کے اختیار کرنے کی طرف توجہ
کی جارہی ہے تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں
ایسے معاملات کی تفصیلات بیان کرنا مناسب نہیں ہوتا
کچھ ہمارے حیدرآباد ہی کی گورنمنٹ نہیں بلکہ
آپ نے اکثر اخبارات میں دیکھا ہوگا کہ دوسری
حکومتیں بھی جنگی مصالح کے پیش نظر ایسے معاملات
پر تفصیلی تبصرہ قرین مصلحت نہیں سمجھتیں ۔ بہر حال
آپ کو مطمئن رہنا چاہئیے کہ حکومت اپنے فرایض سے
آگاہ ہے اور ملک کی حفاظت کے لئے اپنے پورے وسائل استعمال
کرنے کے لئے تیار ہے اور یوں تو حقیقت یہہ ہے کہ
حافظ حقیقی تو وہی خالق ارض و سماء ہے جس کی قدرت
تمام عالم کو محیط ہے ''۔

خدا ہمیں ذات ہمایونی کے ظل عاطفت میں اس
مقدس فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

نصر من اللہ وفتح قریب

حیدرآباد کی جنگی کوششیں

صنعتی شعبہ میں کثیر سامان تیار ہوا

تربیت یافتہ فن دانوں کی جماعت کی روانگی کے وقت نواب صدر اعظم بہادر کی نصیحت

ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع میں اس مملکت کی صنعتی جنگی کوششوں اور دیگر سرگرمیوں مثلاً جنگی فن دانوں کی تربیت فنی فوجی جماعتوں کے لئے انتخابات ہندوستانی ہوائی فوج کے لئے ہوا بازوں کی تربیت اور گاڑیوں وغیرہ کی سمندر پار روانگی کے متعلق جو اعداد و شمار فراہم ہوے ہیں وہ بہت شاندار ہیں ان سے یہ حقیقت نمایاں ہوجاتی ہے کہ مقامی جنگی کوششوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

صنعتی جنگی کوششیں

صنعتی جنگی کوششوں کے تحت جنگی رہنمائی اور نگرانی جزء ریلوے سرکارعالی کے ارباب نظم و نسق اور جزء سررشتہ صنعت و حرفت سرکارعالی کی جانب سے عمل میں آرہی ہے زیرتبصرہ مہینے میں کثیر سامان تیار ہوا اول الذکر کی کوششوں سے (۳۹) اقسام کی کل (۲۲۸۰۱) اشیاء تیار ہوئیں ۔ اسی مدت میں جن اشیاء کی تیاری کا کنہ دیا گیا ان کی تعداد (۱۳۳۵۶) تھی حالانکہ ختم نومبر تک (۳۹۸۵۳) اشیاء تیار کرنے کا کنہ دیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی (۳۰) مختلف اقسام کی (۲۲۸۸۲۰) اشیاء کی فراہمی کے لئے گفت و شنید ہورہی تھی۔ جن میں سے (۵) مختلف اقسام کے (۱۹۰۳۳) اشیاء کی تیاری کیلئے فرمایش وصول ہوچکی ہے ۔

جدید نوعیت کا کام

ماہ مذکور میں ریلوے کے ایک عہدہ دار نے کلکتہ کے محکمہ رسد کا معائنہ کیا ۔ جس کی بنا پر (۱۶) قسم کی نئی اشیاء جن کی جملہ تعداد (۲۰۲۵۵) ہوگی تیار کرنے کی ذمہ داری لینے کا قرینہ ہے ۔ علاوہ ازیں بعض چالانی اشیاء کی فرمایشوں کی تکمیل کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔ ان کی کل تعداد (۱۲۳۰۰۰) ہوگی اور یہ اشیاء چار اقسام کی ہوں گی۔

دوسری جانب محکمہ تجارت صنعت و حرفت نے دس اقسام کی (۹۵۰۶) اشیا ماہ ڈسمبر میں فراہم کیں جو محکمہ تعمیرات کے ورکشاپ نے تیار کی تھیں ۔ ان کے علاوہ ایک کروڑ بیس لاکھ سگریٹ (۱۹۱۰۵) عدد فوجیوں کے ملبوسات (۳۳۰۰۰) گز پٹیوں کا کپڑا ۔ (۹۰۰۰) کلاسپ چاقو اور (۲۰۰۰) خیمے بھی فراہم کئے گئے ۔

محکمہ ریلوے نے مزید کوششیں کی ہیں ان کے زیر اہتمام ڈرائیور میکانکوں کو حسب سابق تربیت دی جاتی رہی ۔ جن میں سے (۴۳) نے ماہ مذکور میں امتحان کامیاب کیا۔ فوجی عہدہ داروں کے سامان کی تیاری اور ترمیم ۔ فوجی جماعتوں اور ریلوے کی جماعتوں (Railway Units) کی تربیت ۔ ایلمنٹری فلائنگ ٹریننگ اسکول میں ہندوستانی ہوائی فوج کے لئے ہوابازوں کی تربیت ۔ آرڈننس اور آرلزان ٹریننگ اسکیم کے تحت کاچی گوڑہ کے فنی تربیت کے مرکز میں فن دانوں اور کاریگروں کی تربیت بھی اس محکمہ کے زیر نگرانی جاری رہی ۔

برطانوی ہند میں ٹریننگ

ماہ گزشتہ (۱۲۰) تربیت یافتہ امیدواروں کی جماعت نے جس میں میکانک اور آہنگر وغیرہ شامل تھے کاچی گوڑہ کے ٹکنیکل ٹریننگ سنٹر میں اپنے نصاب کی تکمیل کی اور انڈین آرمی ٹکنیکل سرویس کے مرکزوں میں مزید تربیت حاصل کرنے کے لئے برطانوی ہند روانہ ہوئی ۔ اس جماعت کو خدا حافظ کہنے کے لئے نواب صاحب چھتاری صدراعظم بہادر باب حکومت خاص طور پر کاچی گوڑہ ٹریننگ سنٹر میں تشریف فرما ہوے تھے ۔

صدر اعظم بہادر کی نصیحت

اس جماعت سے مخاطب ہو کر صدراعظم بہادر نے فرمایا ”مجھے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ اس موقع پر جب کہ آپ جنگی سامان کی تیاری کے سلسلے میں مکمل فنی معلومات حاصل کرنے کے لئے برطانوی ہند کو جارہے ہیں آپ کے دل مضبوط اور عزایم بلند ہیں ۔ حیدرآباد واپس ہونے کے بعد آپ کو نہ صرف فنی مہارت اور تجربہ حاصل رہے گا بلکہ آپ کے وجود سے ایسی فنی فضا قایم ہوجائے گی جو اس مملکت کی آئندہ صنعتی ترقی کے لئے از حد ضروری ہے“ ۔ بعد ازاں نواب صدراعظم بہادر نے ہرایک تربیت یاب سے مصافحہ فرمایا اور خدا حافظ کہتے ہوے ان کی کامیابی کی تمنا ظاہر فرمائی ۔ اس طرز عمل سے تربیت یاب امید وار بے حد مسرور ہوے اور مرکز سے نواب صاحب کی روانگی کے وقت انہوں نے پرجوش نعرے بلند کئے ۔

کاچی گوڑہ کا فنی ٹریننگ مرکز

مرکز تربیت فنی موقوعہ کاچی گوڑہ میں تین اہم شعبے ہیں جن میں (۱) ہوائی فوج (۲) آرڈننس کی خدمات کے لئے فن دانوں نیز (۳) کاریگروں کو تربیت دی جاتی ہے ۔ ہوائی فوج کے فن دانوں اور کاریگروں کی تربیت کی مدت ایک سال ہے آرڈننس کے کاموں کے لئے چار مہینوں میں فن داں تیار کئے جاتے ہیں ۔ ہوائی فوج کے فن دانوں کو دوران تربیت میں (۲۰) روپے ماہانہ اور دوسرے تربیت یابوں کو (۱۲) روپے

(۸) آنے ماہانہ وظیفہ دیاجاتا ہے آخرالذکر امیدواروں کو ماہانہ ڈھائی روپے کے حساب سے بونس بھی ملتا ہے جو تربیت کی مدت ختم ہوجانے کے بعد وصول کیا جاسکتا ہے۔

اس وقت تک ہوائی فوج کے لئے (۹۸) فن دانوں نے اس مرکز میں اپنی ٹریننگ کی تکمیل کی ہے اور انہیں برطانوی ہند میں اعلی ٹریننگ کے لئے منتخب کیا گیا ہے اسی طرح (۱۰۱) آرڈننس کے فن داں اور (۲۰۰) کاریگروں نے اپنے اپنے نصاب کی تکمیل کرلی ہے۔ اس وقت اس مرکز میں کل (۱۹۴) امیدوار تربیت پارہے ہیں جن میں (۹۲) ہوائی فوج کے ہونے والے فن داں (۴۹) آرڈننس کی خدمات انجام دینے والے اور (۳۰.) کاریگر شامل ہیں۔

ملک سرکارعالی میں قیمتوں پر نگرانی

حکومت سرکارعالی کی تدابیر

حکومت سرکارعالی نے اجناس اور مٹی کے تیل کے نرخوں کی گرانی پر قابو رکھنے کے لئے متعددتدابیر اختیار کی ہیں۔

حکومت ہند کے فیصلہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بلدہ حیدرآباد میں گیہوں کی انتہائی قیمت مقرر کردی گئی ہے اور تعلقداران اضلاع کے نام بھی احکام نافذ ہوئے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں اسی قسم کی تدابیر اختیار کریں۔

جوار کا نرخ

جوار کے متعلق ایک کانفرنس میں جن میں ہم سایہ برطانوی ہند کے صوبوں کے نمایندے بھی شریک تھے بعض امور پر بحث کی گئی جس میں جوار کی برآمد پر حکومت سرکارعالی کی عاید کردہ شرط کہ جوار برآمد کرنے والے تعلقدار ضلع کا معطیہ اجازت نامہ پیش کیا کریں۔ نیز جوار کے انتہائی نرخ کا تعین شامل تھا۔ سمجھاجاتا ہے کہ جوار کے موجودہ ذخیرہ کا تخمینہ کرلینے کے بعد (جس کی کارروائی ہورہی ہے) صورت حال پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

چاول کی درآمد

چونکہ اس سال چاول کی فصل قلت باران کے باعث تلف ہو چکی ہے اس لئے حکومت سرکار عالی چاول کی درآمد بڑھانے کے تدابیر اختیار کررہی ہے اور چاول کا ضروری ذخیرہ فراہم کرنے کے لئے رقم بطور قرض دینے کا انتظام بھی کیا جارہا ہے۔

مٹی کا تیل

علاوہ ازیں مٹی کا تیل فراہم کرنے والی تمام کمپنیوں سے کہہ دیاگیا ہے کہ وہ اپنے چلر فروش ایجنٹوں کو تیل کی فروخت کے وقت رسید دینے کی تاکید کردیں چلر فروشوں کو تنبیہ دی گئی ہے کہ وہ معمولی نرخ سے زیادہ طلب نہ کریں۔

بسلسلہ صفحہ (۳)

مظاہرات کا افتتاح کرتے ہوئے نواب خسرو جنگ بہادر صدرالمہام فوج نے فرمایا کہ ان مظاہرات سے جنگی اصول کے وہ عظیم الشان تغیرات غیر مصافی لوگوں پر اچھی طرح واضح ہوجاتے ہیں جو زمانہ حال میں رونما ہوئے ہیں۔ اور انہیں معلوم ہوجاتا ہے کہ موجودہ جنگوں میں افراد اور جنگی سازو سامان پر کس قدر بار عاید ہوا کرتا ہے اور ان کی کس قدر ضرورت رہتی ہے۔ ان مظاہرات نے عوام کو قائل کردیا کہ ایسے پرخطر دشمن سے جس نے غیر مصافی اور مصافی آبادی کا فرق اٹھادیا ہے میدان جنگ میں مقابلہ کرنے کے لئے ہر سپاہی کا قدم مضبوطی کے ساتھ بر قرار رکھنے کی خاطر ان پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔

مملکت آصفیه کا تعلیمی مسلک

غلط بیانیوں کی تردید

ذریعه تعلیم کی حیثیت سے اردو کا استعمال بالکل حق بجانب ہے

ایك سرکاری پریس نوٹ میں جو حال هی میں جاری کیا گیا ہے ان تنقیدات کی معقول اور پرزور تردید کردی گئی ہے جو بعض حلقوں نے حکومت سرکار عالی کے تعلیمی مسلك اور بالخصوص ذریعه تعلیم کی حیثیت سے اردو زبان کے استعمال کے خلاف کی تهیں ۔ اس سلسله میں غلط بیانیوں اور غلط فهمیوں کو رفع کرنے کی اهمیت محسوس کرتے هوے اور تعلیمی دایرے میں حکومت کے مسلك کا مکمل خاکه عام پبلك کے ذهن نشین کرنے کے لئے اس پریس نوٹ کا پورا متن یهاں پیش کیا جاتا ہے

” حکومت سرکار عالی کی توجه بعض تنقیدات کی جانب مبذول کرائی گئی ہے جو بعض انجمنوں نے اس مملکت کے طریقه تعلیم کے خلاف کی هیں ۔ لهذا حسب ذیل پریس نوٹ جاری کیا جاتا ہے تاکه جن غلط فهمیوں کا احتمال ہے وہ رفع هوں اور غلط بیانیوں کا سد باب هوجائے “

اهم ترین موضوع بحث ۔ ثانوی درجه میں اردو کو ذریعه تعلیم قرار دینے کے مسئله کو زیاده تر موضوع بحث بنایا گیا ہے ۔ تنقید یه ہے که اردو کی جگه مادری زبان کو ملنی چاهئے ۔ بعض همسایه صوبوں میں اگر اس قسم کی کارروائی کی گئی ہے تو وهاں یه مقصد پیش نظر تها که انگریزی کو جو ایک غیر زبان ہے خارج کیا جائے کیونکه اس کی وجه سے طالب علموں کی دلچسپی اور توجه زیاده تر خود اس اجنبی ذریعه تعلیم کے سیکهنے کی جانب مبذول رهتی تهی اور اس طرح ان کے لئے دقتیں پیدا هوجاتی تهیں ۔ اس خیال نے حکومت سرکارعالی کو بهی اس بات پر آماده کیا که وه انگریزی کے بجائے اردو کو به تدریج ذریعه تعلیم قرار دے کیونکه آخر الذکر هی هندوستان کی مسلمه مشترك زبان ہے ۔ نیز وهی ایك ایسی عام زبان ہے جسے ممالك محروسه کے هر حصے کے باشندے سمجهتے هیں ۔ یه ادعا درست نهیں که هائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے نصاب کی جس میں انگریزی ذریعه تعلیم ہے مانگ اور مقبولیت ” بڑهتی جارهی ہے جس کا ثبوت ان امیدواروں کی کثیر تعداد سے ملتا ہے جو میٹریکیولیشن کے هر دو امتحانات میں علی الترتیب گزشته دس یا پندره سال سے شریک هورہے هیں“ ۔ اس کے برخلاف عثمانیه میٹریکیولیشن میں شرکت کرنے والے طلبا کی تعداد نسبتاً کهیں زیاده ہے علاوه ازیں جهاں اردو مادری زبان نهیں وهاں اسے ذریعه تعلیم قرار دینا اگر قابل اعتراض هوسکتا ہے تو انگریزی اختیار کرنے کی صورت میں اسی اعتراض کا زور دس گنا بڑھ جائے گا “۔

اردو کا استعمال بالکل حق بجانب ہے

”اردو کا استعمال نه صرف اس لئے حق بجانب ہے که یه سرکاری زبان ہے اور عدالتوں اور دفتروں میں رایج ہے بلکه اس لئے بهی که هندوستان کی عام طور پر سمجهی جانے والی زبان ہے جسے ملك کی بعض اهم سیاسی جماعتوں نے مشترکه اور قومی زبان کی حیثیت سے اختیار کرلیا ہے ۔ اختلافات صرف رسم خط کے مسئلے تک محدود هیں ۔ یه زبان فطری اسباب کی بناء پر وجود میں آئی اور خالصة هندوستانی ہے ۔ اس کا ذخیره الفاظ زیاده تر شمال اور جنوب کی دوسری هندوستانی زبانوں سے حاصل کیا گیا ہے ۔ جیسا که اس زبان کی پیدایش هی سے ظاهر ہے یه هندو مسلم اتحاد کے جذبے کی آئینه دار ہے کیونکه دونوں قوموں نے اس کے نشو و نما میں مساوی حصه لیا ہے “۔

فرقه واری مباحث

”اس کے استعمال کے خلاف ملك کے بعض حصوں میں

حال ھی میں جو چہ میگوئیاں ہوئی ھیں ان کی بنیاد فرقہ وارانہ مباحث پر قایم ہے جو امید ہے کہ مشترکہ شہریت کا مفاد پیش نظر رکھتے ہوے عارضی ثابت ہوں گے ۔ بدیہی طور پر اس اختلافی ماحول ھی کا یہ نتیجہ ہے کہ انگریزی کے بجائے اردو کے استعمال کو ایک غیر زبان کے بدلے دوسری غیر زبان کا استعمال قرار دیا جارھا ہے ۔ علاوہ ازیں اردو زبان نے کسی دوسری مقامی زبان کو خارج نہیں کیا ہے ۔ ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اس نے یا تو ایک بیرونی زبان یعنی انگریزی کی جگہ لی ہے یا وہ فارسی زبان کی نائم مقام ہوئی ہے جسے سرکاری زبان کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہوے دیکھنے والے لوگ اب بھی بقید حیات ھیں ۔“

قومی بنیادوں پر ترقی

”پس جو ترقی ہوئی ہے وہ قومی بنیادوں پر ہوئی ہے ۔ اور جب سرکاری زبان کی حیثیت سے اردو اختیار کرلی گئی تو پھر یہ امر مناسب بلکہ ضروری ہے کہ ان لوگوں کو جو اس مملکت میں ملازمت کے خواہاں ہوں اسی زبان پر عبور حاصل کرنے کا ہر ایک موقع بہم پہنچایا جائے ۔ یہ بیان بھی درست نہیں ہے کہ ثانوی درجہ میں اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دینے سے ان طلبہ کی ترقی پر مضر اثر پڑا جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس واقعات تو یہ بتلاتے ھیں کہ اس طریقۂ کار سے ایسے طالب علموں کو ثانوی تعلیم دینے میں فی الحقیقت مدد ملی ہے اور ان مواقع سے ھندو طلبا مختلف امتحانوں اور آزمائشوں میں عمدہ نتایج کے ساتھہ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر رہے ھیں“

تعلیمی استعداد میں اضافہ

”اگر احساس یہ ہے کہ اس صورت حال کی بدولت مختلف طلباء پر غیر مساوی بار عاید ھوتا ہے تو اس صورت میں اس امر پر زور دینا زیادہ مناسب ہے کہ کم از کم ملازمت کے بعض شعبوں کی حد تک دوسری مقامی زبانوں میں سے کسی ایک کا جاننا لازمی شرط قرار دی جائے ۔ چنانچہ خود نظم و نسق کی بہتری کی خاطر حکومت اس مسئلے پر بطور خاص غور کررھی ہے کہ آئندہ تقررات کے وقت کن محکموں کی حد تک اور کس معیار تک مقامی زبانوں میں استعداد پیدا کرنے پر اصرار کیا جائے ۔

ترمیم شدہ اسکیم کا اصلی مقصد

ثانوی تعلیم کی ترمیم شدہ اسکیم کا اصلی مقصد یہ ہے کہ موجودہ دوعملی کو موقوف کرکے تعلیمی نصابوں میں یکسانیت پیدا کی جائے ۔ اور فوقانی تعلیم ختم ہونے کے بعد جملہ امیدواروں کا خواہ وہ نظام کالج میں شرکت کے خواہش مند ہوں یا جامعہ عثمانیہ میں مشترک امتحان لیا جائے ۔ یہ طریقہ کار تدریجی ہوگا اور اس تغیر کو عمل میں لانے کے لئے پانچ سال کی مدت مقرر کی گئی ہے ۔ تعلیم کے ”وحدانی طریقہ“ (Unitary System) کا یہی مفہوم ہے ۔ ترمیم شدہ اسکیم سے متعلق جو پریس نوٹ شائع کیا گیا تھا اس میں حکومت مدراس کے ایک اعلان کا حوالہ دیا گیا تھا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ اردو کو بطور ذریعہ تعلیم اختیار کرلینے سے ان مدارس کے طلبہ کو جہاں فی الوقت انگریزی ذریعہ تعلیم ہے عبوری دور کے اختتام پر نظام کالج میں (جو بدستور برقرار رہے گا) شرکت کے لئے کوئی دقت پیش نہیں آےگی ۔ امید ہے کہ اس وضاحت سے ایک صریح غلط فہمی رفع ہو جائےگی ۔

معیار نہیں گھٹایا گیا

یہ شکایت بھی حق بجانب نہیں ہے کہ ”طالب علموں کو ابتدائی دور میں جب کہ ان کی عمریں صرف چھہ اور دس سال کے درمیان ہوتی ھیں دو غیر مادری زبانیں سکھانے کی خاطر مادری زبان میں تعلیم کا معیار گھٹایا گیا ہے“ نیز یہ کہ اس قسم کا بار صرف ان طالب علموں پر پڑتا ہے ۔ جن کی مادری زبان اردو نہیں ۔ تحتانی جماعتوں میں اردو صرف ان طالب علموں کے لئے ذریعہ تعلیم ہے جن کی مادری زبان اردو ہے اور دوسرے طلبہ کے لیے مقامی زبان یعنی تلنگی یا مرھٹی یا کنڑی کو جہاں جیسی صورت ہو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا ہے ۔ جن طلبہ کی مادری زبان اردو ہے انہیں دوسری تیسری اور چوتھی جماعتوں میں کوئی ایک مقامی زبان تلنگی یا مرھٹی یا کنڑی بطور زبان زائد کے سیکھنا پڑتا ہے ۔ اس طرح دونوں قسم کے طلبہ پر مساوی بار عاید ہوتا ہے ۔ زبان دوم کی حیثیت سے بجائے مقامی زبان کے فارسی لینے کی اجازت مقابلتہ بہت کم دی جاتی ہے اسی طرح جن طالب علموں کی مادری زبان اردو کے سوا کچھہ اور ہے ان پر لازم ہے کہ دوسری جماعت سے یعنی آٹھ برس کی عمر سے اردو کو بطور زائد زبان اختیار کریں ثانوی مدرسوں کی تیسری اور چوتھی جماعتوں میں نیزان تحتانی مدرسوں میں جنھیں ثانوی مدارس کی شاخ یا معاون تسلیم کیا گیا ہو زاید زبان دوم کی حیثیت سے انگریزی سکھائی جاتی ہے ۔ یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے کہ تحتانی نصاب کی تکمیل کے بعد ان طالب علموں کو جن کی مادری زبان اردو نہیں ایک دو سال کے لیے رک جانا پڑتا ہے ۔ تاکہ وہ ثانوی درجہ میں غیر مادری زبان کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوجائیں ۔ چوتھی جماعت میں

وہ طلبہ جن کی مادری زبان اردو ہے اردو کی چوتھی کتاب پڑھتے ہیں اور وہ طلبہ جن کی مادری زبان اردو نہیں اردو کی تیسری کتاب پڑھتے ہیں ۔ اس طرح استعداد میں صرف ایک سال کا فرق رہ جاتا ہے ۔ مگر یہ فرق آخرالذکر طالب علم کو اردو زبان بطور زبان دوم لیکر تحتانی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پانچویں جماعت میں داخلہ لینے سے نہیں روکتا ۔ ادنی ثانوی جماعتوں خصوصاً پانچویں اور چھٹی جماعت کی اردو ریڈروں کی اس طرح نظرثانی کی گئی ہے کہ یہ طالب علم بھی انہیں سہولت کے ساتھ پڑھ سکیں اور عملی تجربہ سے یہ واضح ہوچکا ہے کہ وہ طالب علم جنھوں نے تحتانی درجوں میں اردو کو بہ حیثیت زبان دوم سیکھا ہو پانچویں جماعت میں شریک ہونے کے بعد کوئی قابل لحاظ دقت محسوس نہیں کرتے''

تحقیقاتی کام کی پہلے سے زیادہ سہولتیں ۔

''حقیقت یہ ہے کہ محکمہ تعلیمات اور جامعہ نے اردو کے سوا دوسری مقامی زبانوں کی ترویج میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ۔ جامعہ میں تلنگی مرہٹی اور کنڑی میں بعد طیلسانی (پوسٹ گریجوٹ) تعلیم کا انتظام تک کیا گیا ہے اور وہاں سنسکرت کا بھی ایک مکمل شعبہ موجود ہے جس وقت جامعہ میں ان زبانوں کی تعلیم کا صرف بی ۔ اے تک انتظام تھا طالب علموں کو تحقیقاتی کام کے لئے وظایف دئے جاتے تھے حتی کہ بعض کو ایم ۔ اے کی سند حاصل کرنے کے لئے میسور ۔ ناگپور کلکتہ اور دوسرے تعلیمی مرکزوں کو بھیجا گیا ۔ خود جامعہ میں گزشتہ دو سال سے بعد طیلسانی تعلیم اور تحقیقات کی جو سہولتیں فراہم کی گئی ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جارہا ہے ۔ بلکہ ان شعبوں اور انکے علاوہ دوسرے شعبوں کے نوجوان اراکین مذکورہ بالا زبانوں میں ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کی تیاری کررہے ہیں۔

نادر مخطوطات کی خریدی

''گزشتہ سال آنریبل معین امیر جامعہ کے ایما سے تلنگی مرہٹی اور سنسکرت کے نادر مخطوطات کا ایک کتب خانہ جس میں تقریباً (۳۰۰۰) تاڑ کے پتوں کے مخطوطات شامل ہیں جامعہ نے کثیر قیمت ادا کرکے خرید لیا ہے ۔ یہ ذخیرہ کتب ان زبانوں میں تحقیقات کا سرچشمہ ہوگا ۔

چار سال پہلے جامعہ کے ایک اعلان میں دو قدیم زبانوں یعنی سنسکرت اور عربی کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے بتلایا گیا تھا کہ ان زبانوں نے مشرق کی دو بڑی تہذیبوں کو جنم دیا ہے چنانچہ اساتذہ اور طلبہ حتی کہ عوام کے استفادہ کے لئے فوراً ہی خاص جماعتیں کھول دی گئیں عربی کی جماعت میں من جملہ اور طلبہ کے ایک ہندو طالب علم بھی شریک ہوا اور سنسکرت کی جماعتوں میں متعدد مسلمان طلبہ شریک ہوئے اور اب بھی شریک ہیں ۔ اس قسم کے واقعات دوسری جگہ بہت کم نظر آتے ہیں ۔ ان سے باہمی پاس عزت اور ایک دوسرے کی ثقافت اور روایات کے بہترین عناصر معلوم کرنے کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے''

سرکاری ملازمتوں کا لحاظ

''اگر تلنگی مرہٹی اور کنڑی کو ثانوی درجہ میں ذریعہ تعلیم نہیں بنایا گیا ہے تو اس کے اسباب پہلے ہی گنا دئے گئے ہیں ۔ ان میں سے ضروریات ملازمت کے مسئلہ کو مشکل ہی سے نظر انداز کیا جاسکتا ہے خصوصاً ان فرقوں کا مفاد ملحوظ رکھتے ہوئے جو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جائداد ین حاصل کرنے کے مشتاق ہیں چونکہ اردو نہ جاننے والی لڑکیوں کے ایک طبقہ پر یہی حالات صادق نہیں آتے لہذا ان کے لئے ادنی ثانوی درجہ میں یعنی آٹھویں جماعت تک مادری زبان کو ذریعہ تعلیم رکھا گیا لیکن اس کے ساتھ اردو لازمی زبان قرار دی گئی۔ ان لڑکیوں کی حد تک جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے اور جو آٹھویں جماعت کے بعد تعلیم ترک کردینا چاہتی ہوں اور اعلی ثانوی درجہ میں داخل ہونے کی خواہش مند نہ ہوں اردو کو لازمی زبان دوم قرار دینے کی شرط بدل دینے اور اسے اختیاری زبان قراردینے پرغور کیا جا سکتا ہے''۔

خانگی مدرسے

''خانگی مدارس سے متعلقہ قواعد پر بھی یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ ایسے اداروں کی ترقی میں سدراہ ہیں اس الزام میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں ہے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ سنہ ۱۳۳۵ف (۱۹۲۶ع) سے جب کہ یہ قواعد پہلے پہل نافذ ہوئے تھے اس وقت تک ان قواعد کے تحت کارروائی کئے جانے کی صرف دو مثالیں ملتی ہیں ۔ خانگی مدرسوں کو اجازت ہے کہ وہ جو نصاب چاہیں اسے اختیار کریں بشرطیکہ اس میں (الف) ایسی مذہبی تعلیم جس سے دوسرے عقاید رکھنے والے طالب علموں کے احساسات مجروح ہونے کا امکان ہو اور (ب) ایسی تعلیم جس سے اعلی حضرت بندگان عالی خلداللہ ملکہ و سلطنتہ یا حکومت سرکار عالی کے خلاف غیر وفادارانہ جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو شامل نہ رہے صرف ان خانگی مدرسوں کو جو مسلمہ سرکار ہوں محکمہ تعلیمات کے مقررہ نصاب کی پابندی کرنی پڑتی ہے اور ان مدارس میں سے بہت سوں کو سرکاری رقمی امداد حاصل ہے ۔ یہ نصاب اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اس سے تمام فرقوں کے طالب علموں کی ضروریات پوری ہوں''۔

ہندوستان کے تعلیمی مسلکوں میں ربط تعاون

مرکزی مشاورتی مجلس کا سالانہ جلسہ حیدرآباد میں منعقد ہوا۔

اعلیٰ حضرت ظل سبحانی کا پیام مبارک صدر اعظم بہادر نے افتتاح فرمایا

حکومت سرکار عالی کی دعوت پر مرکزی مشاورتی مجلس تعلیم نے پچھلے مہینے حیدرآباد میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ تمام اراکین موجود تھے۔ سر ماریس گوائر وائس چانسلر دھلی یونیورسٹی نے صدر مجلس مسٹر این آرسرکار رکن مجلس عاملہ والسرائے ھند کی عدم موجودگی میں جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت کے ذریعہ بمراحم خسروانہ اپنا پیام مبارک روانہ فرمایا۔ نواب صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا۔

حضرت اقدس و اعلی کا پیام مبارک

حضرت اقدس و اعلی کے پیام مبارک کے الفاظ یہ ھیں۔

''میں اپنے دارالسلطنت میں مرکزی مشاورتی مجلس تعلیم کا خیر مقدم کرتا ھوں۔ یہ معلوم کرکے مجھے مسرت ھوئی کہ اس مجلس نے مختلف ریاستوں اور صوبوں میں تعلیم کے متعلق جو مسلک اور طریقے رائج ھیں ان میں باھمی ربط و تعاون قایم کرنے کا غیر معمولی کام انجام دیا ھے''۔

''تقریبا (۲۵) سال پیشتر میری حکومت نے ہندوستان کی ایک زبان کو جو ہندوستان میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جاتی ھے میری مملکت میں ذریعہ تعلیم قرار دینے کا مہتم بالشان فیصلہ کیا تھا۔ جامعہ عثمانیہ جسکی بنیاد اسی اصول پر قائم ھے اب آزمائشی دور سے گذر چکی ھے''۔

''ہندوستانی زبانوں میں علمی اور سائنٹفک اصطلاحات کے فقدان کے باعث میری حکومت کو جامعہ سے ملحق ایک دارالترجمہ قایم کرنا پڑا اور میں بطور خاص اس بات کا خیر مقدم کرتا ھوں کہ آپکی ذیلی کمیٹی نے جسکا آخری اجلاس حیدرآباد میں منعقد ھوا تھا اصطلاحات وضع کرنے کےلئے جو قواعد مدون کئے ھیں وہ یکسانیت کے اصول پر مبنی ھیں تاکہ انھیں تمام اھم ہندوستانی زبانیں استعمال کرسکیں۔ میں سمجھتا ھوں کہ یہ ایک ایسا کارنامہ ھے جس کی بڑی قومی اھمیت ھے۔

''میں آپکی کوششوں کی مکمل کامیابی کا متمنی ھوں اور بھروسہ رکھتا ھوں کہ وہ بہت جلد بار آور ھونگی''۔

سر اکبر حیدری مرحوم کی توصیف

''جلسہ کا افتتاح فرماتے ھوے نواب صدراعظم بہادر نے فرمایا'' یہ امر میرے لئے گہری مسرت اور طمانیت کا باعث ھے کہ میں آپ جیسے ممتاز اجتماع کو خوش آمدید کہوں جس میں ماھران تعلیم اور ہندوستان کے مختلف حصوں کے تعلیماتی نظم و نسق سے تعلق رکھنے والے اصحاب موجود ھیں۔ مگر اس خوشی میں ملال بھی شامل ھے خصوصاً ان کےلئے جو حیدرآباد سے تعلق رکھتے ھوں۔ کیونکہ اس وقت ھم میں سر اکبر حیدری موجود نہیں جن کی المناك وفات پر ھم سب اندوہ گیں ھیں''۔

ماھر نظم و نسق اور ماھر تعلیم دونوں حیثیتوں سے سر اکبر حیدری مرحوم نے تعلیم کی جو خدمت بجالائی ھے وہ انھیں ابنائے ملک کی احسان مندی کا مستحق قرار دیتی ھے۔

ملکی زبان میں تعلیم

''۲۳ سال پیشتر حیدرآباد نے ہندوستان کی ایک اھم زبان اور خود اس ریاست کی سرکاری زبان یعنی اردو کو اعلی مدارج میں انگریزی کے بجائے ذریعہ تعلیم قرار دیا۔ اس وقت سے یہاں اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں ملکی زبان کو فروغ دینے کی کوششیں تیز رفتاری سے جاری رھیں اور خود جامعہ عثمانیہ اپنے آزمائشی دور سے گذر کر اب ایک قطعی مسلمہ صورت اختیار کرچکی ھے۔

مشترك اصطلاحات

تمام ملك کےلئے مشترك سائنسی اصطلاحات وضع کرنے کی ضرورت کا اور اس سلسلہ میں حیدرآباد کی کوششوں کا تذکرہ کرتے ھوے نواب صاحب نے فرمایا ''اس کے دارالترجمہ نے اس وقت تک جو کام انجام دیا ھے وہ ہندوستان کےلئے مشترك سائنٹیفک اصطلاحات وضع کرنے کے سلسلہ میں اس مشاورتی مجلس کی ذیلی کمیٹی کےلئے بہت سہولت بخش ثابت ھوا۔ گزشتہ سال ھی سر اکبر حیدری کی صدارت میں ذیلی کمیٹی نے یہاں ایک جلسہ کیا تھا۔ اس کمیٹی نے جو مسئلہ اپنے ذمہ لیا ھے وہ بے شک مشکل ھے لیکن کمیٹی میں مضبوط ارادہ رکھنے والے قابل افراد کی موجودگی سے یہ توقع ھے کہ نہ صرف تمام ہندوستان کےلئے مشترك سائنٹیفک اصطلاحات وضع کرنے میں بلکہ انھیں ایسے اصول پر مبنی کرنے میں جن سے آئندہ نئی اصطلاحات زبان میں شامل کرنے کےلئے مدد لی جاسکے اس کمیٹی کو آخر کار کامیابی حاصل ھوگی۔ یہ کام حقیقتاً اعلی و ارفع ھے۔ یورپ اور امریکہ میں قوموں

اور قومی زبانوں کے انتہائی نشو و نما کے باوجود اس قسم کی مشترک اصطلاحات نے جو زیادہ تر یونانی اور لاطینی حتیٰ کہ بعض صورتوں میں سامی مشتقات پر منحصر ہیں اہل علم اشخاص کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنے میں سہولتیں بہم پہنچائی ہیں ۔ اور سائنس اور علوم کی ترقی کو بین الاقوامی بنیادوں پر وسیع تر کردیا ہے ۔ جس سے سائنٹیفک اور فنی تحقیقات کا بھی بہت فایدہ ہوا ۔ سنسکرت اور عربی فارسی اور بھاشا جیسی اساسی اور ماخذی زبانوں کی مدد سے ہم بھی ہندوستان کے آئندہ عملی فکر و تخیل کو زبانوں کی کثرت تعداد کے نقصان سے پاک کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں ۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ زبان کے فطری ارتقاکی بدولت ہم اس مقصد میں تقریباً کامیاب ہوچکے ہیں ''۔

تعلیم کی تنظیم جدید

''آپ سب ضرور واقف ہونگے کہ ہم نے حال ہی میں بالکل جدید اصول پر اپنے نظام تعلیم کو از سرنو مرتب کیا ہے ۔ ہماری ریاست کی زبان واری تقسیم کے بموجب تحتانی درجہ میں تعلیم کا انحصار بدستور طلبہ کی مادری زبان پر رہےگا اور تحتانی درجہ کے فنی اور پیشہ واری تعلیم کا رجحان پیدا کرنے کےلئے ایک نئی اسکیم نافذ کی گئی ہے جو بعد کلیاتی درجہ تک موثر رہیگی ۔تعلیم کو براہ راست اہل ملک کی ضروریات کے مطابق بنانے ہی کی غرض سے ہمیں اولا یہ ترغیب ہوئی کہ مملکت کی زبان کو اعلی تعلیم کا ذریعہ بنایا جائے۔اسکے علاوہ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کا مسئلہ اور ہماری زراعتی و صنعتی معیشت کی اصلاح کی ضرورت ان امور کو خصوصیت کے ساتھہ پیش نظر رکھتے ہوے مسٹر ایبٹ سابق چیف انسپکٹر آف ٹکنیکل اسکولز حکومت برطانیہ کی تفصیلی سفارشات کے مطابق جنہیں اس سلسلے میں مدد دینے کے لئے یہاں بلایا گیا تھا ۔ ہم نے تعلیم میں مذکورہ بالا رجحان پیدا کیا ہے ''۔

جنگی ضروریات کی تکمیل

''اس وقت سے جنگ اور جنگی صنعتوں کی شدید ضرورت کے باعث ہم نے جہاں کہیں بھی ہم سے ممکن تھا حتیٰ کہ فنی اور پیشہ واری تربیت کی ترویج میں بھی ایسی تربیت کو ترجیح دی ہے جو جنگی مقاصد اور جنگی صنعتوں کےلئے درکار ہے۔ ہمارے اس طرز عمل سے پیشہ واری تعلیم کے عام لائحۂ عمل پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے اور نہ اس سے اعلی تعلیم کے پروگرام پر کوئی مضر اثر پڑیگا ۔ بلکہ اس خاص نقطۂ نظر سے جو فنی تعلیم دی جارہی ہے وہ ایک طرف تو حیدرآباد کی جنگی کوششوں کی تقویت کا باعث ہوگی اور دوسری طرف جنگ کے بعد اس مملکت کی صنعتی ترقی میں معاون ہوگی کوئی وجہ نہیں کہ اسی طرح کی تدبیریں ہندوستان کے دوسرے حصوں میں اختیار نہ کی جائیں اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ صورت حال کی فوری ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوے نیز اس جنگ کی ناگہانی حالتوں سے صنعتی اور معاشی خود کفایتی کا جو سبق ہم نے سیکھا ہے اس کا لحاظ کرتے ہوے خود آپ کے ذہن بھی اس مسئلہ پر کام کررہے ہونگے ۔

ملکی زبانوں کا مطالعہ

ادارہ ادبیات کنڑی کی ۲۶ ویں کانفرنس میں عالیجناب صدرالمہام تعلیمات سرکارعالی کا خطبہ افتتاحیہ

حکومت کا مسلک یہ ہے کہ تحقیقات کی جملہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔

نواب مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام صیغہ تعلیمات سرکارعالی نے ادارۂ ادبیات کنڑی (کنڑہ ساہتیہ پریشتہ) کی ۲۶ ویں سالانہ میقات کا افتتاح فرماتے ہوے حیدرآباد کی ملکی زبانوں میں کنڑی کی اہمیت جتلائی اور مملکت حیدرآباد کے کنڑی زبان بولنے والے اضلاع میں تاریخی ور ادبی تحقیقات کے جو مواقع موجود ہیں ان پر زور دیا۔ آپ نے ان تدابیر کو بھی واضح کیا جو محکمہ تعلیمات نے جامعہ عثمانیہ میں کنڑی اور دوسری ملکی زبانوں کی تحقیق کے سلسلہ میں اختیار کی ہیں۔

وفاشعار کنڑی رعایا

آپ نے فرمایا کہ ''رعایائے سرکارعالی میں بیس لاکھ سے زیادہ افراد جواضلاع گلبرگہ بیدر اور رائچور میں اقامت پذیر ہیں کنڑی زبان بولتے ہیں۔ وہ سب اعلحضرت بندگانعالی کی وفا دار اور عقیدت مند رعایا ہیں اور ہمارے بہترین اورکارآمد شہریوں میں سے ہیں جن کی فلاح و ترقی سے ہمارے مہربان آقائے ولی نعمت اور اس کی حکومت کوگہری دلچسپی ہے''۔

ملکی زبانوں کا مطالعہ

جناب صدرالمہام تعلیمات نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوے فرمایا '' آپ کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ جامعہ عثمانیہ میں کنڑی زبان نیز دوسری زبانوں اور ان کے ادب (تلنگی اور مرہٹی) کو اعلی ترین مدارج تک سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے چنانچہ اب یہ ممکن ہے کہ کوئی طالب علم کنڑی میں یا کسی دوسری ملکی زبان میں اسی زبان کے ذریعہ تعلیم پا کر ایم۔اے کا طیلسان (ڈگری) حاصل کرے۔

وظائف

آپ نے یہ فرماتے ہوے کہ تینوں ملکی زبانوں میں تحقیقات جاری رکھنے کے لئے جامعہ میں وظایف عطا کئے جاتے ہیں۔ اس توقع کا اظہار کیا کہ عنقریب مختلف ملکی قوموں کی تہذیب و ثقافت کے متعلق لکچروں (درسوں) کا آغاز ہوجائےگا۔

ادارہ ادبیات کنڑی کی کارگذاری

بعد ازاں نواب مہدی یار جنگ بہادرنے ادارہ ادبیات کنڑی کی ستائش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے کنڑی زبان اور اس کے ادب کی بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔ آپ نے زبان و ادب کی ترویج و ترقی کےلئے ادارہ کی آئندہ کوششوں کی کامیابی کی تمنا بھی ظاہر فرمائی۔

تحقیقات کے مواقع

آپ نے جتلایا کہ ''مملکت حیدرآباد کے کنڑی بولنے والے اضلاع میں تاریخی اور ادبی تحقیقات کے کثیر مواقع ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا ادارہ جو اس قسم کے کام کیلئے بالکل موزوں ہے ریاست کے محققین اور اہل علم کی مدد سے یہاں تحقیقات جاری رکھےگا۔

نئی سال سے حکومت حیدرآباد کا مسلک یہ رہا ہے کہ اس قسم کی تحقیقات کو ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں بشرطیکہ حکومت ان افراد یا جماعتوں کے احساس ذمہ داری اور قابلیت سے مطمئن ہوجائے جو اس قسم کی تحقیقات کا ذمہ لیتی ہوں۔

• • • • •

قوم سازی میں ڈاکٹروں کا حصہ

کل ہند طبی کانفرنس کے نام اعلی حضرت ظل سبحانی کا پیام مبارک

نواب صدر اعظم بہادر نے اہل ملک کی جسمانی تربیت کی جانب توجہ دلائی

ڈسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بلدہ حیدرآباد میں متعدد کل ہند جماعتوں کے سالانہ جلسے منعقد ہوے ان میں کل ہند طبی کانفرنس کی اٹھارویں میقات بھی شامل ہے جو اواخر دسمبر میں انعقاد پائی - اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ نے بمراحم خسروانہ مندوبین کے نام پیام خیر مقدم روانہ فرمایا - مندوبین میں سارے ہندوستان کے ممتاز ڈاکٹر شامل تھے - نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت نے کانفرنس کی کارروائیوں کا افتتاح فرماتے ہوے خطبہ ارشاد کیا -

اعلی حضرت اقدس واعلی کا پیام مبارک

اپنے خیر مقدمی پیام مبارک میں حضرت ظل سبحانی نے فرمایا کہ :- ''آپ سب بیماریوں کو دفع کرنے اور انسانی دکھہ درد کو کم کرنے میں مصروف ہیں اسلئے میں آپکی کوششوں کی ہرکامیابی کا متمنی ہوں -

شاید یہ جاننا آپکی دلچسپی کا موجب ہوگا کہ میری مملکت میں علاج کے الیو پتھک یونانی اور ایور ویدک طریقوں پر عمل ہوتاہے اور یہ تینوں اطمینان بخش طورپر ساتھہ ساتھہ جاری ہیں - ان طریقوں کی اپنے اپنے دائرے میں ہمت افزائی کرتے ہوے مجھے توقع ہے کہ ہرایک کی تحقیقات سے علم طب کے مشترک ذخیرہ میں قیمتی اضافے ہوجائیں گے اور ایک خصوصیت یہ ہے کہ جامعہ عثمانیہ میں اردو کے ذریعہ طبی تعلیم دی جاتی ہے''

باہمی قاعدہ

''میں امید رکھتا ہوں کہ میری مملکت کے وہ افراد جو آپکے پیشہ سے وابستہ ہیں آپکی کانفرنس کے نتایج سے مستفید ہوں گے اور اس کی کوششوں میں شریک رہیں گے مجھے اسکی بھی توقع ہے کہ آپکے ساتھ ان کا میل جول اور روابط جو آپکی آمد سے قایم ہوگئے ہیں باہمی فایدہ کے موجب ہوں گے'' -

صحت جسمانی کی ضرورت

کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوے نواب صدراعظم بہادر نے فرمایا کہ ڈاکٹر اور مریض کے درمیان ہمدردانہ تعلقات مرض کی صحیح تشخیص او صحیح علاج کے لئے نہایت لازمی ہے -صحت دماغ اور قومی سرگرمیوں کے لئے جسمانی صحت کی شدید ضرورت ہے - اس کے بغیر لوگوں کی قوت برداشت اس بار کی متحمل نہیں ہوسکتی جو موجودہ آزمایشی دنیا کے واقعات حتی کہ زمانہ امن کے واقعات روزانہ عاید کرتے ہیں -

جنگی ضروریات

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوے آپ نے فرمایا کہ ''جنگ کے اس زمانے میں ہماری توانائیاں بے حد صرف ہورہی ہیں اگر ہم اپنا وجود قایم رکھنا چاہیں اور ایک قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا اور سرسبز ہونا چاہیں تو ہمیں عوام کی جسمانی طاقت برقرار رکھنے اور بڑھانے کی تدابیر پر غور کرنا چاہئے''-

ڈاکٹروں کی خدمات

اس طاقت کے آپ لوگ ہی موزوں محافظ ہوسکتے ہیں - چاہے گنجان آبادی رکھنے والے شہر ہوں یا دیہی رقبے علم اور تجربہ کے وسایل کے باعث اس امر کی ذمہ داری بہر حال آپ ہی پر عاید ہوتی ہے کہ نہ صرف مریضوں کا علاج کریں بلکہ امراض کا انسداد بھی کریں - اور عوام کی صحت کو اس طرح بہتر بنائیں کہ وہ حتی الوسع ان متعدی امراض سے جو عام تباہی کا سبب ہوتے ہیں اور ان بیماریوں سے جو کمزور نظام جسمانی کی بدولت فروغ پاجاتی ہیں بالکل محفوظ و مامون ہوجائیں''-

قوت بخش غذا کا مسئلہ

''میں بطور خاص قوت بخش غذا کا مسئلہ توجہ اور تحقیقات کے لئے آپ کے تفویض کرتا ہوں - ہم نے بھی حالات کا جائزہ لینا شروع کیا ہے - یہ مسئلہ تمام ہندوستان میں درپیش ہے اور حیدرآباد میں بھی سرکاری خدمات پر تقررات اور فوجی بھرتی کے ضمن میں رونما ہو چنانچہ ہمیں معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی کثیر تعداد کو جوانتخاب کے وقت صحت کے اعتبار سے نا اہل قرار دئے گئے تھے ناکافی یا غیر قوت بخش غذا کے باعث محروم ہونا پڑا - اس موضوع کی ابتداء عملی نقطۂ نظر سے کی جانی چاہئیے اس سلسلے میں خود ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر نے ہندوستان کی رہنمائی فرمائی ہے جو خیر مقدم کے لائق ہے -

طبابت پیشہ حضرات کو مشورہ

شاید میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسے پیشہ سے تعلق رکھنے کے باعث جس کا تمام جماعتوں اور فرقوں سے ربط قایم ہے آپ لوگ اچھی خدمات انجام دیں گے اگر آپ اپنی اور عوام کی مدد کے لئے حکومت کے علاوہ طبقۂ امراء اور مالدار جماعتوں کی تائید حاصل کرلیں تاکہ انکے

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۹)

جذامیوں کا علاج

وکٹوریہ شفاخانہ جذام کا خاموش کام

ڈچ پلی کے ادارے کی شاندار کارگزاری

محکمہ طبابت و صحت عامہ نے اضلاع میں صحت عامہ کے کاموں کو وسعت دینے کے لئے حال ھی میں حکومت کے آگے جو تجاویز پیش کی ھیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ دیہی صفائی اور صحت عامہ کا مرکزی دفتر قائم کیا جائے جس کے ساتھہ جذام کے لئے جداگانہ شعبہ ھو ۔ مقصد یہ ہے کہ تحقیقات، پروپگنڈا اور علاج کے ذریعے جسکا عام مخفف ایس پی ۔ ٹی (S. P. T.) ہے مملکت میں جذام کے دفعیہ کی مہم کو سرگرمی کے ساتھہ چلانے کےلئے یہ شعبہ مرکزی تنظیم کا کام دے ۔ اس غرض کے تحت یہ شعبہ حکومتی دواخانوں اور ہسپتالوں کے ساتھہ ایسے علاقوں میں جذام کے شفاخانے (کلینک) قائم کریگا جہاں ان کی سخت ضرورت ھو اور جذامیوں کا علاج کرنے اور ان کے علحدہ قیام کےلئے نوآبادیاں قایم کرنے میں مقامی حکام کو مدد دےگا ۔ فی الوقت بیرونی مریضوں کےلئے جذام کے شفاخانے (۹۰) ہسپتالوں اور دواخانوں کے ساتھہ موجود ھیں حال ھی میں ظہیرآباد ضلع بیدر میں خانگی افراد کی تحریک پر جذامیوں کےلئے جداگانہ نوآبادی قایم ھوچکی ہے ۔ وکٹوریہ شفاخانہ جذام موقوعہ ڈچ پلی ضلع نظام آباد کا طریقہ کار اس سے مختلف ہے وہ ریاست کا واحد ادارہ ہے جہاں جذامیوں کا مقیم مریضوں (In-patients) کی حیثیت سے علاج کیاجاتا ہے ۔

شاندار کام

اس دواخانہ میں جو انگلش میتھوڈسٹ مشن کی جانب سے کام کررھا ہے فی الوقت پندرہ سو مریض زیر علاج ھیں جن میں سے (۶۰۰) مقیم مریض ھیں اس واقعہ سے دواخانہ کی شاندار کارگزاری ثابت ھوجاتی ہے ۔ جذامیوں میں اس دواخانہ کی مقبولیت کا اندازہ اس طرح ھوسکتاھے کہ سنہ ۱۹۴۰ع میں زیرعلاج مریضوں کی تعداد (۱۴۰۲) تھی حالانکہ عدم گنجایش کےباعث (۲۱۷) مریضوں کی درخواست مسترد کردی گئی تھی ۔ اسی سال (۳۱۳) مریضوں کو دواخانہ چھوڑنےکی اجازت مل گئی ۔ ان میں سے (۷۲) مریضوں میں جذام کے اثرات بالکل زائل ھوچکے تھے اور بقیہ (۲۴۲) کے مرض کو اسی حالت پر قائم کردیاگیا اور غیر متعدی بنا دیاگیا تھا ۔ کسی مریض کو دواخانہ چھوڑنے کی اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ کئی مہینوں تک اور بعض صورتوں میں چند سال تک نہ صرف دواخانہ کے اسٹاف نے بلکہ خود مریض نے مستقل مزاجی کے ساتھہ مرض کے دفعیہ کی کوشش کی ہے ۔ سب سے زیادہ قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس سال صرف بارہ اموات واقع ھوئیں ۔

مشکلات پر قابو پالیا گیا

اس کارگزاری کی اھمیت اور بڑھ جاتی ہے جبکہ ان مشکلات کا لحاظ کیا جائے جن پر قابو پالیا گیا ۔ اس ادارہ کی حالیہ سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ " یہ سال کئی اعتبار سے کٹھن تھا کیونکہ دواخانہ کے کام پر جنگ وباؤں اور قحط کا مضر اثر رونما ھوا ۔ اطراف کے اضلاع میں ہیضہ اور چیچک کا دورہ رھا لیکن ھمارے ایک بھی مریض کی جان ان بیماریوں کی وجہ سے تلف نہیں ھوئی ۔ غلہ کی قلت اور نرخوں کی گرانی کے باعث اور ایک دشواری درپیش ھوئی کیونکہ ان حالات میں (۸۰۰) مریضوں کی غذا کا انتظام معمولی بات نہیں لیکن دوسرے امور میں احتیاط اور کفایت شعاری برتنے سے یہ ممکن ھوگیا کہ مریضوں کی خوراک پر کسی طرح کا اثر نہ پڑے ۔ اس جنگ نے بالواسطہ طور پر ھمیں کئی طرح متاثر کیا ہے بالخصوص دواؤں کی قیمت میں اضافہ اور اسٹاف میں کمی ھوگئی ۔ لیکن ان دقتوں کےباوجود ہسپتال کا کام عام طور پر بڑی کامیابی کے ساتھہ چلتا رھا "۔

رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ " ریاست کے تمام حصوں سے ڈچ پلی میں مریضوں کی مسلسل آمد سے ظاھر ھوتا ہے کہ ان کی تعداد میں کمی نہ ھوگی اس سال (۱۴۰۷) درخواستوں میں سے (۶۹۰) کو قبول کیا گیا ۔ بقیہ کو ان کے وطن کے قریب جذام کے مرکزوں میں رجوع ھونے کی ھدایت کیگئی ۔ محکمہ طبابت و صحت عامہ سرکارعالی کی بڑھتی ھوئی دلچسپی اور ھمت افزائی کی بدولت یہ تدبیر جذام کے دفعیہ کی مہم میں ھر سال زیادہ کارگر ھوتی جارھی ہے "۔

دواخانہ کا جدید حصہ

حال ھی میں دواخانہ میں جدید حصہ تعمیر کیاگیاھے جس کی چالیس ہزار روپے کی لاگت سلور جوبلی فنڈ سے حکومت سرکارعالی نے اداکی ۔ اس طرح دواخانہ کے عام وارڈوں میں (۶۰) بستروں کی گنجایش ھوگئی ہے ۔

موازنہ

ہسپتال کا سالانہ موازنہ (۸۱،۰۰۰) روپے ہے - اس رقم میں سے حکومت سرکارعالی سالانہ روپے ادا کرتی ہے - محکمہ لوکلفنڈ سے جو رقومات ملتی ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں - مختلف ذرایع سے قلیل امدادی رقومات حاصل کرکے اور بعض بنی نوع انسان کا درد رکھنے والے افراد اور اداروں کے عطیوں سے بقیہ رقم کی تکمیل کی جاتی ہے - اس کا اظہار ضروری ہے کہ اس دواخانہ میں اس مملکت کے مریضوں کو ترجیح دیجاتی ہے اور انہیں علاج دوا خوراک اور قیام کی سہولتیں مفت فراہم کی جاتی ہیں - ریاست کے باہر کے مریضوں کا علاج بھی مفت کیا جاتا ہے لیکن انہیں قیام اور طعام کے اخراجات برداشت کرنا پڑتا ہے -

وکٹوریہ شفاخانہ جذام موقوعہ ڈچ پلی کے دواخانہ کا منظر - پیش منظر میں وہ مقیم مریض ہیں جن کا علاج ختم ہوگیا ہے اور جنہیں شفاخانے سے جانے کی اجازت مل چکی ہے -

سماجی تنظیم

دواخانہ میں خالص طبی کام کے علاوہ مقیم مریضوں کے ایسے احساسات و رجحانات دور کرنے کی خاص کوشش کی جاتی ہے جو مرض کے باعث ان میں پیدا ہوجاتے ہیں اس کام کو نہ تو نظر انداز کیا جاسکتا ہے اور نہ معمولی سمجھا جاسکتا ہے - اس سلسلہ میں دواخانہ میں رہنے والے مریضوں میں جماعتی زندگی کا احساس پیدا کیا جاتا ہے تاکہ جب وہ شفا یاب ہوجائیں تو اچھے اور کارآمد شہری ثابت ہوسکیں - اس سماجی تنظیم میں سہولت پیدا کرنیکے لئے مقیم مریضوں کو مل جل کر رہنا پڑتا ہے اور دواخانہ کے عہدہ داروں کی زیرنگرانی ان کی ایک پنچایت مقرر کی گئی ہے جو نوآبادی کے معاملات سلجھاتی ہے - خود یہ نو آبادی بائیس بستیوں پر مشتمل ہے جن میں مستطیل قطعات پر مکانات بنے ہوے ہیں - کشادہ سڑکیں ایک بستی کو دوسری سے ملحق کرتی ہیں بستی کے ہرگھر کے اطراف عمدہ باڑ موجود ہے اور اس میں ترکاری کا ایک قطعہ ایک باورچی خانہ اور ایک حمام بھی ہے - ان مکانوں میں رہنے والے گیہوں یا چاول سے جو مفت ملا کرتا ہے خود ہی اپنی غذا تیار کرلیتے ہیں - اپنے اپنے باغیچہ سے انہیں ترکاری مل جاتی ہے - بچوں کی تعداد (۱۷۰) ہے ان کے طعام و قیام کا انتظام اجتماعی طور پر عمل میں آتا ہے - عورتیں جن کی تعداد (۸۵) ہے دو علحدہ بستیوں میں رہتی ہیں -

عام پیشہ

ان مقیم مریضوں کا عام پیشہ زراعت ہے - انہیں اس قسم کی تربیت دی جاتی ہے کہ جب وہ مرض سے شفا یاب ہوکر دواخانہ چھوڑ دیں تو ایمانداررانہ طریقہ سے روزی پیدا کرسکیں - اس کام میں سہولت پیدا کرنے کے لئے حکومت سرکار عالی نے دواخانہ سے ملحقہ (۳۵۰) ایکڑ اراضی دےدی ہے محکمہ زراعت نے یہاں ایک مزرعہ قایم کیا ہے جو عمدہ قسم کے تخم فراہم کرتا ہے - مقیم مریضوں کو کاشتکاری باغبانی اور کھاد تیار کرنے کی تعلیم دینے کےلئے تین ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں - اس زمین میں دھان گیہوں - مونگ پھلی اور

نے شکر کی کاشت کی جاتی ہے ۔ سوائے نے شکر کے جیسے بودھن کی نظام شکر فیکٹری خرید لیتی ہے بقیہ اجناس دواخانہ کی ضروریات ہی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

تعلیم

بچوں اور بالغوں دونوں کی تعلیمی احتیاج پربھی توجہ کی گئی ہے تمام لڑکے اور لڑکیاں دواخانہ کے مدرسہ تحتانیہ میں روز آنہ دوگھنٹے حاضر ہوتے ہیں۔ کم عمر بچوں کے لئے نرسری جماعتیں قایم کی گئی ہیں ۔ اسی طرح بالغوں کے لئے بھی مدرسہ موجود ہے جس کی دوشاخیں ہیں ایک پڑھے لکھے لوگوں کے لئے اور دوسری ان پڑھ لوگوں کے لئے ۔ ذریعہ تعلیم اردو ۔ تلنگی اور مرہٹی ہے

تفریحات

تفریحات کے سلسلہ میں اندرون خانہ کھیلوں اور میدانی کھیلوں کا انتظام کردیاگیا ہے ۔ علاوہ ازیں انہیں مقیم مریضوں کی ''تفریحاتی کمیٹی'' ڈراموں موسیقی کے جلسوں اور سینما کے تماشوں کا باقاعدہ انتظام کرتی ہے اس غرض کے تحت پندرہ ہزار کے مصارف سے چند سال پہلے ایک وسیع ہال تعمیر کیاگیا تھا ۔ اس جگہ ایک ریڈیو سٹ بھی نصب کیا گیا ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۶)

عطیوں کے ذریعہ آپ کی کوششوں کا دائرہ وسیع اور مہارت میں اضافہ ہو''۔

افراد ملک کا جذبہ ہمدردی

آپ کو معلوم ہے کہ طبی امداد کے سلسلے میں اس مملکت کی کوششیں عوام کی غیر محدود ضروریات کی تکمیل نہیں کرسکتیں ۔ اور نیک ارادہ اور انتہائی کوشش کے باوجود بڑی کوتاہی باقی رہ جائےگی جس کی تلافی کے لئے افراد ملک کے جذبہ ہمدردی کو اجتماعی شکل دینی چاہئے یقیناً اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ انسانی ہمدردی کے اظہار کےلئے بہت کم مقاصد اس سے بہتر ہوسکتے ہیں اور اسی مقصد کی خاطر اس جذبہ کو ابھارنے کےلئے آپ کے طرز عمل سے بہتر کوئی ذریعہ بھی نہیں ہوسکتا'' ۔

معزز ناظرین

اگر آپ کو ''معلومات حیدرآباد'' کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ معلومات عامہ سرکارعالی ۔ حیدرآباد ۔ دکن ۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھیے۔

چوتھی حیدرآبادی معاشی کانفرنس

جناب محمد لیاقت اللہ خان صاحب کا خطبۂ صدارت

جناب محمد لیاقت اللہ خان صاحب ایچ سی ۔ یس معتمد فینانس سرکارعالی نے چوتھی حیدرآبادی معاشی کانفرنس میں جو بماہ گذشتہ "معاشی جماعت انجمن طیلسانین عثمانیہ" کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی اپنے خطبہ صدارت کے دوران میں فرمایا کہ "ہر ملک کے معاشیات اس ملک کے جملہ طبقوں پر محیط ہوتے ہیں ۔ پس معاشی پستی رفع کرنے کے لیئے ہر طبقہ ملک کے حالات کا مطالعہ ضروری ہے ۔"

جناب لیاقت اللہ خان صاحب نے بطور خاص حیدرآباد کی موجودہ معاشی کمزوریوں پر زور دیا اور ان کے انسداد کی نسبت مختلف تجاویز پیش کیں ۔

صنعتی ضروریات ۔ "جن ممالک میں قدرتی ذرائع بافراط موجود تھے اور جن کے باشندوں نے ان سے استفادہ کی صلاحیت حاصل کرلی وہ قدرتاً ان ممالک پر سبقت لے گئے جہاں ایسے قدرتی ذرائع نہ تھے یا اگر تھے تو ان سے استفادہ کی کافی صلاحیت وہاں کے باشندوں میں پیدا نہیں ہوئی تھی بد قسمتی سے حیدرآباد کو ان دونوں کوتاہیوں کا سامنا ہے ۔ صنعت و حرفت کے کارخانوں کے قیام کے لئے سستی قوت برقی جن پر ان کا بڑا دارو مدار ہے یہاں مفقود ہے کیونکہ میسور کے مماثل یہاں کوئی قدرتی آبشار نہیں ہے جس سے برقابی قوت حاصل کی جاسکے ۔ نظام ساگر کی تعمیر کے بعد تھوڑی مقدار میں برقابی قوت کی تولید کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں ۔ اور حکومت کے ماہرین کی ایک کمیٹی اس بارے میں تجاویز مرتب کرنے کے لئے مقرر کردی گئی ہے ۔ دوسرے آبپاشی کے کارہائے سرمایہ بھی مثلاً تنگبھدرا پراجکٹ وغیرہ جیسے جیسے تعمیر پائیں گے برقابی کی قوت کو ان سے حاصل کرنے کے مواقع دستیاب ہوسکیں گے"۔

"معدنی ذخائر کے معاملہ میں بھی حیدرآباد میں سوائے کوئلہ اور سونے کی کانوں کے کوئی بڑی کانیں موجود نہیں ہیں ۔ رائچور میں سونے کی قدیم کانوں کو مکرر کھولنے کا کام سرکارعالی نے شروع کردیا ہے جس کیلئے اس وقت تک (۵۰) لاکھ کی رقم منظور کی جاچکی ہے اور توقع ہے کہ تجارتی اصول پر سونے کی برآمدگی ممکن ہوسکے گی ۔ حکومت سرکارعالی نے بڑے ماہرین سے کریم نگر اور دوسرے مقامات پر جہاں لوہے کے موجود ہونے کا امکان تھا تفتیش کرائی مگر یہ سب اس نتیجہ پر پہنچے کہ نہ صرف لوہا گھٹیا قسم کا ہے بلکہ اس کی مقدار اتنی نہیں ہے کہ تجارتی اصول پر اس سے کوئی فایدہ اٹھایا جاسکے ہیرے کی کان کی دریافت میں بھی سرکارعالی نے بہت تجسس کیا مگر کوئی قدرتی کان دریافت نہ ہوسکی ۔ بریں ہم رائچور میں ھاسپیٹ کے مقام پر کچھ ہیرے سطح زمیں پر پائے گئے اور امتحاناً ایک کمپنی کو وہاں پراسپکٹنگ کا لائسنس دینے کی کارروائی جاری ہے ۔ اس کے برخلاف ہمسایہ ریاست میسور کو لیجئے ۔ وہاں ایک زبردست قدرتی آبشار سے قوت برقی کی وافر تولید ہورہی ہے اور بہت سستے نرخ پر وہاں کے کارخانے برقی قوت حاصل کررہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں کی مصنوعات پر لاگت نسبتاً کم آتی ہے علاوہ سونے کی زرخیز کان کے وہاں لوہے کی کان بھی موجود ہے اور ریاست میسور کی ترقی کا بڑا راز یہی ہے کہ وہاں سونا اور لوہا جیسی قیمتی دھاتوں کے ساتھ برقابی قوت بھی دستیاب ہے"۔

معدنی ذخائر کی دریافت اور ان کے استعمال سے متعلق بھی ایک خاص پروگرام مرتب کیا گیا ہے اور ڈاکٹر ھیرن وظیفہ یاب ڈائرکٹر جنرل سروے آف انڈیا کے خدمات دوسال کے لئے حاصل کئے گئے ہیں تاکہ پیمایش طبقات الارض کے کام کی تکمیل جلد سے جلد ہوجائے۔ معدنی ذخائر کی دریافت اور تجسس اور صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے سستی قوت برق کی سربراہی کی ذمہ داری حکومت پر عاید ہے"۔

اہل ملک کا فرض

محض حکومت کی کوششیں کافی نہیں ہیں تاوقتیکہ مختلف طبقات ملک بھی اپنے اپنے دائرہ عمل کو حالات وقت کے مطابق نہ کرلیں ۔ سرمایہ دار طبقہ کا یہ فرض

هو نا چاهئے که وه ملک میں صنعتی کارخانے محدود
ذمه‌داری کی کمپنیوں کی شکل میں فوراً قایم کریں۔ حالیه
تلخ تجربه یه هے که همارے هاں کے سرمایه‌دار ایک
جمود کے عالم میں هیں ۔ نظام شوگر فیکٹری اور کارخانه
کاغذ سازی میں اس طبقه نے کوئی قابل لحاظ حصه نہیں
لیا ۔ اور اگر حکومت کی جانب سے ان کمپنیوں کے حصص
نه خریدے جاتے تو یه کارخانے عالم وجود میں نه آتے ۔
معاشی کمیٹی کے پروگرام میں اگر ملکی سرمایه داروں
کے ذریعے چھوٹے بڑے کارخانوں کے قیام کی جدوجهد
بھی شامل کی جائے تو مناسب هوگا ''۔

کاریگروں کی ضرورت

ایک اهم کمی همارے ملک میں کاریگروں یعنے
میکانکس اور آرٹسنس (Mechanics and Artisans)
کی هے جن کے بغیر کوئی صنعتی کارخانه قایم نہیں هوسکتا
اس کمی کو محسوس کرکے حکومت نے ایک ماهر فن تعلیم
مسٹر ایبٹ کے خدمات حاصل کئے تھے اور ان کی سفارشات
کے بموجب سررشته تعلیم صنعتی قایم کرکے ممالک محروسه میں
صنعتی تعلیم کے مدارس کھولے جارهے هیں ۔ کارهائے
جنگ کے ضمن میں بھی ٹریننگ انٹرس قایم کرکے ان میں
تعلیم کا انتظام کیا گیا هے ۔ مگر اس وقت تک اهل ملک
کما حقه ان شعبوں سے استفاده نہیں کررهے هیں۔ اس کی وجه
یه هے که اهل ملک کا رجحان ملازمت سرکاری کی طرف
زیاده هے .... اور یه سمجھا
جاتا هے که سرکاری ملازمت ایک باوقعت پیشه هے اور
ایک مقرره ماهوار بلا کم و کاست ملجاتی هے اس کے
علاوه وظایف حسن خدمت اور ان کے پسماندوں کو ان
کے بعد وظایف رعایتی بھی ملتے هیں جس کی وجه سے
وه آئنده کی فکر سے سبکدوش هوجاتے هیں ۔ یه خیال
ایک حدتک صحیح هے مگر ساتھه هی اس کا دوسرا رخ
بھی ذهن نشین رهنے کے لایق هے وه یه هے که سرکاری
ملازمتیں محدود هیں ۔ آبادی کا صرف (۰۵) فیصد کھپت
ملازمت سرکاری میں هوسکتی هے اگر ملک کے هرنوجوان
کا نصب العین ملازمت سرکاری هو اور والدین بھی اس
خیال سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں تو لازم هے که
ان کی بهت بڑی تعداد بالاخر ملازمت حاصل کرنے سے
محروم رهےگی اور جو روپیه ان کی تعلیم پر صرف کیا گیا
نه صرف وه رائیگاں جائےگا بلکه یه سب نوجوان
بے روزگاری کی مصیبت میں مبتلا هوجائیں گے اس کا
ایک علاج یه هوسکتا هے که معاشی کمیٹی اس جزو کو
بھی اپنے لائحه عمل میں شریک کرکے اهل ملک کو
ترغیب دے که وه اپنی اولاد کو پیشه ورانه تعلیم
دلائیں جس کے لئے ملک میں وسیع میدان موجود هے
ساتھه هی میرا ذاتی خیال هے که ملازمت سرکاری میں
جو دلکشی هے وه دور کردی جانی چاهئے اور ان کے
شرائط ملازمت بھی وهی هونے چاهئیں جو کارخانوں
کے ملازموں کے هوتے هیں''۔

سرکاری ملازمین

''اب میں ملازم پیشه طبقه کے حالات سے مختصراً
بحث کروں گا ۔ اس طبقه کی حالت بظاهر اچھی معلوم
هوتی هے مگر سطح کو اگر کھرو چا جائے تو آپ دیکھیں
گے که ان کی حالت کچھ زیاده قابل رشک نہیں هے ۔
یه سفید پوش مفلس هیں ۔ اس طبقه کی اصلاح کے لئے
میرے خیال میں دفتر واری معاشی کمیٹیاں قایم کرنے
کی ضرورت هے تاکه غیر ضروری رسم و رسومات پر
قرض لے کر روپیه صرف کرنے سے ان کو باز رکھا
جائے اور ان کے لئے معاشی کتاب گھر مہیا کئے جائیں
جہاں کفایت آمیز دوقه پر ان کی تفریح کا سامان مثلاً
ریڈیو اخبارات رسایل وغیره رکھے جائیں ۔ تاکه
سنیماؤں اور چائے خانوں میں ان کو جاکر روپیه اور
صحت ضائع کرنے کی ضرورت نه رهے''۔

ذرائع رسل و رسایل

جناب لیاقت الله خانصاحب نے رسل و رسایل کے
سستے ذرائع کی اهمیت بھی جتلائی تاکه صنعتوں کو
فروغ هو ۔ آپ نے فرمایا که ملک میں ریلوے کی تعمیر کے
سلسلے میں بعض دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا هے ۔ مملکت آصفیه کا
جغرافیائی محل وقوع کچھ ایسا هے که چاروں طرف سے
هم دوسرے علاقه کی ریلوں سے گھرے هوئے هیں اور
هماری کوئی بندرگاه نہیں ۔ اس لئے اطراف کی ریلوں سے
نرخوں کے متعلق معاهده کئے بغیر جن کی شرایط معاشی
نقطۂ نظر سے سخت هوتی هیں ۔ همارے یهاں جدید ریلوے
لائین قایم کرنا بے سود هے۔ ''برین هم کم سے کم منافعه
پر بھی حکومت سرکارعالی نے بعض ریلوے لائین
قایم کردی هیں ''۔

زراعت کی اهمیت

ملک کی معاشی زندگی میں کاشتکاروں کے مقام کی
وضاحت کرتے هوئے آپ نے حکومت کی جانب سے
زراعتی تحقیقات اور جدید اصول زراعت کی ترویج کی
کوششوں کا ذکر کیا ۔ کاشتکاروں کو قرضے کے بوجھ سے
نجات دلانے کی جو تدابیر اختیار کی هیں وه بھی گنائی گئیں ۔''
یهاں تک تو حکومت نے کاشتکاروں کے مرض کی تشخیص
اور اس کا قانونی بند و بست کردیا مگر اس کی کیا
ذمه داری هے که آئنده پھر یه کاشتکار جدید قرضے
کرکے اپنے لئے پھر وهی مصیبت پیدا نه کریں گے ۔ اس کا حل
حکومت کے اقتدار سے باهر هے لیکن آپ اگر چاهیں تو اس
حصه میں کفایت شعاری کی عادت پیدا کرائیں ۔ شادیوں
اور دوسرے تقاریب پر جو فضول خرچی هوتی هے اس کو
روکیں انجمن هائے امداد باهمی سے جو قرضه کاشتکار
حاصل کرتے هیں ان کو تخم اور جانوروں کی خریدی یا
زمینات کی استواری وغیره پر صرف کرنے کی نگرانی کا انتظام
کریں ۔ ایک اور چیز جو آپ مقامی معاشی انجمنوں کے

ملاحظه هو صفحه (۲۳)

جائز ذریعہ روزگار فراہم کرنے کے لئے قیدیوں کی صنعتی تعلیم کا انتظام

حیدرآبادی محبسوں کی صنعتیں

مسابقتی قیمتوں پر عمدہ قسم کے سامان کی تیاری

ریاست حیدرآباد کے محبسوں میں صنعتوں کی تعلیم کا انتظام یہاں کے نظم و نسق محابس کا اہم جزو ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قیدیوں کو کار آمد ہنر اور صنعتیں سکھائی جائیں تاکہ رہائی کے بعد دیانتدارانہ ذرایع سے اپنے لئے روزی فراہم کرنے کی مہارت اور استعداد ان میں موجود رہے۔ علاوہ ازیں جیلوں کی یہ صنعتیں جن میں پارچہ بافی۔ رنگوائی۔ خیاطی۔ نجاری۔ آھنگری۔ معماری اور باغبانی کو اہمیت حاصل ہے محکمہ متعلقہ کی آمدنی کا مستقل ذریعہ ثابت ہوئی ہیں۔

ریاست کی جیلیں

ریاست کی جیلیں دو قسم کی ہیں۔ یعنی صدر محابس اور محابس اضلاع۔ صنعتی کارخانے صرف صدرمحبسوں میں قایم کئے گئے ہیں جہاں کارخانہ چلانے کے لئے کافی تعداد میں لوگ مل سکتے ہیں ایسے کل چار محابس ہیں جو بلدہ حیدرآباد۔ گلبرگہ۔ ورنگل اور اورنگ آباد میں واقع ہیں۔ اضلاع کی جیلوں میں جو کام سکھایا جاتا ہے وہ محدود ہوتا ہے یعنی صرف باغبانی اور معماری کے پیشے یہاں سکھائے جاتے ہیں۔ تاہم اگر کوئی محبس کوئی خاص صنعت کا انتظام کرنا چاھے تو اس پر کوئی پابندی نہیں البتہ وہ صنعت ایسی ہونی چاھئے کہ رہائی کے بعد قیدیوں کے کام آسکے۔

صدر محبس حیدرآباد

صدر محبس حیدرآباد میں قیدیوں کو کئی صنعتوں کی تربیت دی جاتی ہے جن میں کرگھوں اور کلوں کے ذریعہ پارچہ بافی ٹیپ اور نواڑ کی بنوائی۔ شطرنجی و دری سازی خیاطی۔ چرم سازی اور خیموں کی درستی شامل ہے۔ شعبہ خیاطی میں جنگ سے پہلے قیدیوں کے لباس اور جمعیت کوتوالی اور برقندازوں کی وردیاں تیار کی جاتی تھیں لیکن موجودہ جنگ چھڑجانے کے بعد اس شعبہ کو وسعت دی گئی ہے اور جدید قسم کی سلوائی کی مشینیں فراہم کی گئی ہیں تاکہ حکومت ہند کے محکمہ رسد نے فوجیوں کی پوشاک کے لئے جو آرڈر دئے ہیں ان کی عجلت کے ساتھ تکمیل ہوسکے۔ شاید یہاں اس امر کا تذکرہ بیجا نہو گا کہ شعبہ خیاطی رات دن کام کرکے روزانہ (۲۰۰۰) ملبوسات تیار کرتا ہے۔ اس شعبہ کی تنظیم اتنی اچھی ہے اور قیدیوں کو اس قدر معقول تربیت دی گئی ہے کہ یہاں کی تیار کردہ ملبوسات میں سے صرف (۳) فیصد سے بھی کم تعداد کو محکمہ رسد نے قبول نہیں کیا۔ اس طریقہ سے ایک طرف تو محکمہ رسد کو قابل قدر مدد مل رھی ہے تو دوسری طرف کئی سو قیدی فن خیاطی میں مہارت حاصل کر رہے ہیں۔ اب وہ خیاطی کی جدید ترین مشینوں کو بھی استعمال کرسکنے کے قابل ہیں۔

صدر محبس ورنگل

محبس ورنگل میں خاص طور پر اعلی قسم کی اونی اور سوتی شطرنجیاں بنائی جاتی ہیں اور فرنیچر تیار کیا جاتا ہے۔ عملاً تمام محکمہ جات سرکار عالی اور عوام کی جانب سے ہمیشہ ان اشیاء کی مانگ رھتی ہے۔ جنگ کے آغاز تک ورنگل کی شطرنجیاں پابندی کے ساتھ لندن کی ایک مشہور دکان (فرم) کو بھیجی جاتی تھیں۔ ان شطرنجیوں کی خوبی و نفاست کے باعث متعدد مرتبہ ھندوستان کی مختلف نمائشوں میں سرٹیفکیٹ اور طلائی اور نقروی تمغے محبس ورنگل کو عطا ہوئے۔

صنعت پارچہ بافی

صدر محبس ورنگل میں سوتی اونی اور ریشمی کپڑے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ خوبی و نفاست اور قیمتوں کی مقابلتاً ارزانی کے باعث ان کی فروخت بھی کافی ہے۔ جیل کے قیدیوں کے دوسرے پیشے رنگوائی اور نواڑ سازی اور ٹیپ سازی ہیں۔

صدر محبس گلبرگہ

صدر محبس گلبرگہ اپنے خیموں اور دریوں کے لئے مشہور ہے جو کثیر تعداد میں تیار ہوتے ہیں اور برطانوی ھند میں ان کی کافی فروخت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں قیدیوں کو شطرنجیوں۔ فرنیچر۔ برف۔ پارچہ اور نواڑ کی تیاری میں بھی مصروف رکھا جاتا ہے۔ اس محبس کے کارخانہ آھنگری میں وہ تمام اشیاء تیار کی جاتی ہیں جن کی اس ریاست کے جیلوں کو ضرورت پڑتی ہے۔

صدر محبس اورنگ آباد

صدر محبس اورنگ آباد میں کم عمر قیدیوں کا اصلاحی جیل بھی موجود ہے۔ یہاں بڑی عمر کے قیدیوں اور کم عمر قیدیوں دونوں کو پارچہ بافی اور نواڑ سازی سکھائی جاتی ہے۔ البتہ صرف بڑی عمر کے قیدیوں ھی کو شطرنجی اور دری سازی سکھائی جاتی ہے۔

کھادی کی تیاری

اس طرح واضح ہوگیا ہوگا کہ اس ریاست کے تمام محبسوں میں پارچہ سازی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حال حال تک ان مرکزوں میں صرف اسقدر کھادی تیار کی جاتی تھی جو قیدیوں کی پوشاک اور خیموں کی تیاری کے لئے کافی ہو لیکن مقامی مارکٹوں میں کھادی کی مانگ بڑھ جانے کے باعث کھادی اب زیادہ مقدار میں تیار کی جارھی ہے۔

قدیم اور جدید حیدر آباد

قصبه ورنگل کو جو اپنے هم نام ضلع کا مستقر هے اور حکومت سرکار عالی کا ایک اهم ریلوے جنکشن هے بلا مبالغه دکن کا ایک دلچسپ ترین تاریخی اور مذهبی مقام کهه سکتے هیں - کئی صدی قبل مسیح سے اسے تاریخی اهمیت حاصل رهی هے - آندهرا - چالوکیه - راشٹر کوٹ - کاکیتیه - تغلق اور بهمنی فرمانرواؤں نے اس پر اپنا تسلط قایم رکھا - اور اسے گردو نواح کے علاقے کا مستقر مقرر کیا تھا - یکے بعد دیگرے ان حکمران خاندانوں نے یہاں حکومت کی هر ایک کے زوال کے بعد اس سے زیادہ قوت اور بہتر ثقافت رکھنے والا خاندان برسر اقتدار هوتا گیا - ان حکمرانوں نے اپنی عظمت و شوکت کی متعدد یادگاریں چھوڑی هیں تاکه آئنده نسلیں انهیں حیرت و پسندیدگی کی نگاهوں سے دیکھیں - یه یادگاریں قلعوں - مقبروں - مسجدوں اور مندروں کی شکل میں اب تک موجود هیں ان کی تعمیری خوبی اور رعنائی اور سنگ تراشی کی نفاست و نزاکت بے نظیر هے -

ان میں سے اکثر منادر هیں جن کا تعلق دو ر وسطی کی طرز تعمیر سے هے جو شمالی اور جنوبی اسلوب تعمیر کے بین بین هے - ورنگل اور اس کے قرب و جوار کے مقامات مثلاً هنمکنڈه پالم پیٹه - گھن پور اور پلل مری کے مندر بت تراشی کے حسین نمونوں کے باعث بہترین قرار دئے جا سکتے هیں - ان میں بھی هنمکنڈه کے عظیم الشان دیول هزار ستون کو خاص اهمیت حاصل هے جس کی تصویر اوپر دی گئی هے -

اصل عمارت جس [illegible] عبادت گاهیں اور ایک دالان موجود هے سنه ۶۳ - ۱۱۶۲ ع میں تعمیر کی گئی تھی - جیسا که اسی کے ایک کتبه سے ظاهر هے - پیش دهلیز کا توسیعی حصه ' نندی منڈپ اور ستونوں والا دالان جو اصل دیول سے جداگانه هے بعد میں تعمیر کئے گئے - کتبه سے پته چلتا هے که یه مندر تین دیوتاؤں وشنو شیو اور سوریا کے نام پر بنایا گیا هر ایک کی خوبصورت مورتیاں متعلقه عبادت گاه کے دروازه کے اوپر تراشی گئی هیں - اس دیول کے نقش و نگار سے آراسته ستون اور چوکھٹ نازک سنگین جالیاں اور دربانوں کے نفیس خاص طور پر قابل ذکر هیں لیکن اس مندر کا رفیع الشان طرز تعمیر بھی جس کی نمایاں خصوصیت اونچی کرسی شاندار ستون اور دلفریب نقش و نگار مجسمے والی چھت کی بھاری سلیں هیں بہت پرشکوه هے - نندی منڈپ اور ستون دار دالان میں نقش و نگار نہیں

لیکن نندی (بیل) خود ایک شاندار بھاری مجسمہ ہے ۔

زمانہ قریب تک اس دیول کا کوئی پرسان حال نہ تھا بعض ستون اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے ۔ دیواروں اور چھتوں پر درخت اگ جانے کی وجہ سے جا بجا شگاف پڑگئے اور عمارت کے برباد ہوجانے کا اندیشہ لاحق ہوگیا ۔ دیول کے اطراف بھی خودرو جھاڑی بری طرح سے نمودار ہوگئی تھی ۔ بعض لوگوں نے یہاں پر مٹی کے مکانات بنالئے جس کے باعث دیول کا منظر نہایت بدنما ہوگیا ۔

سنہ ۱۹۱۳ع میں محکمہ آثار قدیمہ سرکارعالی کے قیام کے بعد یہ صورت بدل گئی ۔ اس وقت سے اس دیول کی مرمت اور تحفظ کےلئے سر اکبر حیدری مرحوم کی وسیع النظری اور تحریک کی بنا پر جناب غلام یزدانی صاحب ناظم آثارقدیمہ کی ان تھک کوششوں سے کثیر رقوم صرف کی گئیں جو ستون جگہ سے ہٹگئے تھے انہیں اصلی جگہ پر کر دیاگیا۔ درمیانی دالان کی پشت کو سہارا دینے کے لئے ایک دیوار تعمیر کی گئی بعض جگہوں پر فرش درست کردیاگیا ۔ پانی کی نکاسی کا بہتر انتظام کیا گیا ۔ خودرو جھاڑی کو نکال دیا گیا ہے اور دیول کے گردو پیش کی بدنما جھونپڑیوں کی جگہ درخت لگائے گئے اور خوشنما لان (گھانس کے میدان) بنادے گئے تاکہ منظر کی دیدہ زیبی میں اضافہ ہو ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۲۱)

ذریعہ کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ کاشتکار اپنے فرصت کے اوقات میں جب کہ ایک فصل ختم ہوجائے اور دوسری فصل کی تیاری کا وقت آئے یہ لوگ گھریلو صنعتوں کا کام کریں ۔اہل دیہہ کو یہ بھی ترغیب دی جاسکتی ہے کہ اپنے مکانات کے صحن میں ایک یا دو میوہ داردرخت لگائیں جن کےلئے کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں ہے دیہاتی کاشتکاروں کی معاشی حالت کو سدھارنے کا دارو مدار بہت کچھ خود ان کی توجہ پر منحصر ہے اور یہ بہت آسانی سے ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی معاشرت کو درست کرلیں‘‘ ۔

طبقۂ اناث

’’میں آخر میں ہمارے ہاں کے طبقہ اناث کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہمارے ملک کا یہ طبقہ جو سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے بہت زیادہ فراموشی کی حالت میں ہے اس میں شک نہیں کہ ہمارے ہاں اناث کی تعلیم کا بہترین انتظام ہے مگر اس سے صرف متوسط اور اعلی طبقے کے لوگ استفادہ کررہے ہیں اور یہ استفادہ بھی اس حد تک ہے کہ شادی سے پہلے لڑکیاں مدرسوں میں جاکر لکھنے پڑھنے اور سوزن کاری تکمیل کرلیتی ہیں۔ مگر بیاہ کے ساتھ ہی ان کی ایک نئی زندگی شروع ہوجاتی ہے ۔ کوئی کام جسمانی صحت کا یہ نہیں کرتیں اور متعدد ملازمین کی ان کو ہر آن محتاجی رہتی ہے رسم و رواج کو ہماری مستورات اس درجہ اہمیت دیتی ہیں کہ چاہے کل اثاث بیت فروخت ہوجائے یا قرضہ لیا جائے مگر مقررہ تقاریب نہ ٹلیں ۔ ان کی اصلاح مردوں کے بس سے باہر ہے اسلئے ان ہی کے ہاتھوں ان کی اصلاح کا انتظام ہونا چاہئے اگر سربرآوردہ مستورات کی ایک معاشی کمیٹی قایم کرکے اس بارہ میں اصلاح کی کوشش کی جائے تو مناسب ہوگا‘‘ ۔

حیدرآبادی کاشت کاروں کے مفادات کا تحفظ

محکمہ لینڈ ریکارڈ اور ریکارڈ آف رائٹس کی کارگذاری

جدید ترین نقشوں اور رجسٹروں کی ترتیب

عموماً ہر تیس سال کے اختتام پر ممالک محروسہ سرکار عالی کی زراعتی زمینات کی پیمایش کی جاتی ہے اور شرح مالگزاری مشخص ہوتی ہے ۔ اس کے بعد دوسری باری تک جو تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں انہیں شامل کرلینے کے لئے نظر ثانی ہوتی رہتی ہے ۔ لیکن عملی طور پر یہ معلوم ہوچکا ہے کہ کئی صورتوں میں وہ لوگ جن کے نام پر پہلی مرتبہ رقم مالگزاری مشخص ہوئی تھی دوسروں کے نام زمینات کی ملکیت منتقل ہوجانے کے بعد بھی کاشتکاروں سے رقم وصول کرتے رہے علاوہ ازیں دو پیمایشوں کی درمیانی مدت میں جو افتادہ زمین زیر کاشت کردی گئی ہو اس کا بھی کوئی اندراج نہیں رہتا تھا جس کے باعث حکومت کی رقم مالگزاری کا نقصان ہونے لگا ۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ لینڈ ریکارڈ کا کوئی موزوں طریقہ نہ تھا ۔ اسی طرح طاقتور زمینداروں کی جانب سے معمولی کاشتکاروں کے علاقہ میں غاصبانہ مداخلت کے سدباب کا بھی کوئی ذریعہ موجود نہ تھا ۔ ان وجوہات کی بناء پر غریب کاشتکاروں کو پریشان ہونا اور کبھی ختم نہ ہونے والی اور زیر بار کردینے والی نالشا نالشی میں لازمی طور پر مبتلا ہونا پڑا اور دوسری جانب حکومت کا بھی نقصان ہوتا رہا ۔ ان نقائص کو ساقط کردینے کے لئے سنہ ۱۹۱۸ء (سنہ ۱۳۲۸ف) میں حکومت سرکار عالی نے لینڈ ریکارڈ کا طریقہ نافذ فرمایا تاکہ تمام زراعتی و غیر زراعتی زمینوں اور ان کے مالکوں کے متعلق بالکل تازہ ریکارڈ بنائے جائیں اور برقرار رکھے جائیں ۔ لیکن اس میں رھن کے ذریعہ منتقل کی ہوئی زمینات کے متعلق اور حقوق آسایش تسلیم کرنے کے متعلق کسی قسم کے اندراجات کی گنجایش نہیں تھی ۔ سنہ ۱۳۴۰ف میں قانون داخلہ حقوق اراضی (ریکارڈ آف رائٹس) نافذ کرکے اس کمی کو بھی پورا کردیا گیا ۔ ان دونوں تدابیر سے کاشتکاروں اور حکومت کو بے حد فائدہ پہنچا ۔

لینڈ ریکارڈ کا طریقہ

ابتدائی زمانہ میں لینڈ ریکارڈ کا کام مہتمم بندوبست کے تفویض تھا ۔ جو مہتمم لینڈ ریکارڈ بھی کہلاتا تھا انتظامی مشکلات کے باعث چھ اضلاع یعنی نظام آباد اورنگ آباد محبوب نگر میدک ورنگل اور کریم نگر میں موثر کام نہ ہوسکا ۔ ان دقتوں پر قابو پانے کے لئے سنہ ۱۳۴۴ف میں حکومت نے ناظم صاحب لینڈ ریکارڈ کے تحت علحدہ محکمہ قائم کیا انہوں نے صرف دو سال کے عرصہ میں اس محکمہ کی تنظیم جدید کی اور ہر ضلع میں لینڈ ریکارڈ کے حکام ضروری عملہ کے ساتھ مقرر کئے اس سے حکومت پر زاید صرفہ عاید نہیں ہوا کیونکہ یہ عملہ دراصل محکمہ بندوبست کا عملہ تھا جسے محکمہ لینڈ ریکارڈ میں منتقل کیا گیا تھا ۔

محکمہ کے فرائض

اس محکمہ کا کام یہ ہے کہ پیمایش کے نتائج مشتہر کرنے کے بعد زراعتی اور غیر زراعتی اراضی اور انکی ملکیت کے متعلق تازہ ترین اندراجات رکھا کرے ملکیت یا قبضہ کے انتقال کا ریکارڈ رکھنا بھی اسی کے فرائض میں داخل ہے ۔ علاوہ ازیں یہ محکمہ مختلف مالکوں کی اراضی کی حدبندی کے نشانات برقرار رکھنے کا بھی ذمہ دار ہے تاکہ ایک دوسرے کی اراضی میں غاصبانہ مداخلت نہ کرسکے چونکہ تمام اضلاع کی پیمایش ہوچکی ہے نقشے مرتب ہوچکے ہیں اور مشتہر بھی ہوگئے ہیں اس لئے اضلاع کے حکام، پیمایش فی الوقت اپنے ریکارڈز کو بالکل تازہ ترین بنانے میں اور ان کی تصحیح کرنے میں نیز حدبندی کے نشانات درست کرنے میں کاشتکاروں کے قبضہ کا تعین کرنے میں بہ شرطیکہ اس کی استدعا کی گئی ہو اور ایسی افتادہ زمین کا دھارا مشخص کرنے میں جو زیر کاشت کردی گئی ہوں مصروف ہیں ۔

ریکارڈ آف رائٹس (داخلہ حقوق اراضی)

لینڈ ریکارڈ کا طریقہ ایک لحاظ سے محدود ہے کیونکہ عارضی انتقال جائداد سے جو رھن وغیرہ کے ذریعہ عمل میں آیا ہو نیز کاشتکاروں کے یا حکومت کے حقوق اراضی حقوق آسایش اور حق تصرف سے اسے سروکار نہیں ۔ یہ کام قانون ریکارڈ آف رائٹس کے تحت کیا جاتا ہے جس کا نفاذ پہلے پہل سنہ ۱۳۴۰ف میں ضلع عثمان آباد میں آزمائشی طور پر ہوا تھا ۔ قانون کی منظوری کے دو سال بعد یہ کام ناظم صاحب لینڈ ریکارڈ کے تفویض ہوا ۔ چونکہ عثمان آباد کے تجربہ سے کاشتکار اور حکومت دونوں کے حق میں اس کی افادیت ظاہر ہوچکی تھی اس لئے اضلاع اورنگ آباد بیڑ پربھنی اور بیدر میں بھی اس قانون کا اطلاق کیا گیا ہے ۔

وسعت کار

قانون ریکارڈ آف رائٹس کے تحت رجسٹرات رکھے جاتے ہیں جن سے حق تصرف رھن آسایش وغیرہ کی نسبت زمینات اور کھیتوں پر کاشتکاروں اور حکومت کے حقوق کا پتہ چل سکتا ہے ۔ اور اضلاع میں زراعتی اور غیر زراعتی زمینات کی تقسیم کا صحیح نقشہ مرتب کیا جاسکتا ہے ۔

کاشت کاروں کے فائدے

اس تدبیر سے کاشتکار کو کئی اعتبار سے نفع پہنچتا ہے سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ نالشا نالشی سے بچ جاتا ہے ورنہ کسی متنازعہ فیہ زمین کی نسبت اپنے حقوق معین کرنے کے لئے یہ چارہ کار ناگزیر تھا ۔ لیکن اب رجسٹروں میں جو مصدقہ اندراجات ہوتے ہیں وہ بالکل درست قرار دئے جاتے ہیں تاوقتیکہ ان کی تردید میں ثبوت بہم پہنچایا نہ جائے ۔ یہ رجسٹرات زمینات کے لین دین کی بابت پبلک کے لئے تفصیلی معلومات کا ماخذ بھی ہوسکتے ہیں ۔

انتظامی فوائد

انتظامی نقطۂ نظر سے بھی اس قانون کے تحت جو رجسٹرات رکھے جاتے ہیں ان سے بڑی مدد ملتی ہے مثلاً عدالت ہائے دیوانی ان کی مدد سے مقدمات کا جلد تصفیہ کرسکتی ہے کیونکہ کوئی نالش اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ رجسٹر ریکارڈ آف رائٹس کے اندراجات کی نقل پیش نہ کی جائے ۔ مزید برآں ان رجسٹروں سے رقم مالگزاری جمع کرنے میں سہولت ہوتی ہے اور آئندہ بند وبست یا نظر ثانی کے موقع پر سابقہ اعداد و شمار مہیا ہو جاتے ہیں ۔ عاملانہ نقطہ نظر سے یہ رجسٹرات پبلک امور کے لئے اراضی حاصل کرنے میں زرتقاوی تقسیم کرنے میں اور انجمن ہائے امداد باہمی کے قرضہ جات تقسیم کرنے میں بڑی مدد کا باعث ہوتے ہیں ۔

قصباتی پیمایش

حال ہی میں قصبات کی پیمایش بھی شروع کی گئی ہے تاکہ قصبات کے مضافات میں جس زراعتی زمین کو غیر زراعتی اغراض کے تحت استعمال کیاجاتا ہے اس کی پیمایش ہوسکے ۔ چونکہ اس وقت تک حکومت کی جانب سے اس کا سدباب کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اس لئے حکومت کو کثیر مالی نقصان برداشت کرنا پڑا کیونکہ ایسے نہ تو مالگزاری اراضی دی گئی اور نہ رقم نزول وصول ہوئی فی الوقت شہر حیدرآباد کے اطراف و اکناف کے مواضع میں قصباتی پیمایش جاری ہے جہاں بیرون حدود صفائی مکانات وغیرہ تعمیر کئے گئے ہیں ۔

آبپاشی پراجکٹس کے تحت کی زمینات

محکمہ لیاندریکارڈ کو آبپاشی پراجکٹس کی ماتحت زمینات کی پیمایش کا کام بھی دیاگیا ہے تاکہ ان پراجکٹس کا کام شروع کرنے سے پہلے ہی معلوم ہوجائے کہ ماتحت زمین زراعت کے قابل بھی ہے یا نہیں ۔ اور ایسی صورت پیش نہ آئے کہ کثیر رقم صرف کرنے کے بعد زمین کا زراعتی اغراض کے لئے غیر موزوں ہونا یا جمع شدہ ذخیرہ آب کے لئے کافی زمینات کا مہیا نہ ہوسکنا معلوم ہو ۔ اس قسم کی پیمایشوں سے حکومت کسی زیر غور پراجکٹ کی تعمیر سے جس نفع کی توقع ہوسکتی ہے اس کا قبل از قبل ہی بڑی صحت کے ساتھ اندازہ لگا سکتی ہے ۔

تنظیم دیہی

سرگرم کوششوں سے عمدہ نتائج حاصل ہوئے

اراکین اور ذیلی انجمنوں کی تعداد میں اضافہ

حیدرآباد میں تنظیم دیہی کے کام کو جس کا یہ پانچواں سال ہے دیہاتیوں میں جو روزافزوں مقبولیت حاصل ہے اس کا اُن اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے جو گزشتہ سال (سنہ ۱۳۵۰ف) میں کئے ہوئے کام سے تعلق رکھتے ہیں اس سال ان انجمنوں کے اراکین میں (۲۰) فیصد کا زبردست اضافہ ہوا اور فراہم کردہ چندہ کی رقم پچاس فیصد بڑھگئی - سال گزشتہ تنظیم دیہی کی مزید سات جدید انجمنیں قائم ہوئیں - اس طرح مجموعی تعداد (۱۲۷) ہوگئی - سنہ ۱۳۴۹ف میں یہ تعداد (۱۲۰) تھی - تاہم مجلس تنظیم دیہی نے زیادہ ترموجودہ انجمنوں ھی کے کام کو استوار کرنے اور وسعت دینے میں اپنی کوششیں جاری رکھین-

اضافہ اراکین

ورنگل اورمیدک کے سوائے جہاں سنہ ۱۳۴۹ف کی بہ نسبت اراکین کی تعداد کچھہ کم ہوگئی تھی عملاً تمام اضلاع مىں ان انجمنوں کی رکنیت میں کافی اضافہ درج رجسٹر کیا گیا - سنہ ۱۳۴۹ف کے اعداد کالحاظ کرتے ہوئے سب سے زیادہ اضافہ نظام آباد میں بقدر (۴۰) فیصد اور نلگنڈہ اورگلبرگہ میں بقدر (۳۳) فیصد ھوا - محبوب نگر بیڑ اور کریم نگر میں بھی ارکان کی تعداد میں اضافہ عمل میں آیا بالفاظ دیگر جملہ ارکان کی تعداد سنہ ۱۳۴۹ف کی تعداد یعنی (۱۲۶۲۶) سے بڑھکر سال زیرتبصرہ میں (۱۵۴۶۹) ہوگئی - اسی طرح ان خاندانوں کی تعداد میں جن کے ارکان تنظیم دیہی کے انجمنوں میں شریک ہوئے ہیں مماثل اضافہ ہوگیا ہے - یعنی یہ تعداد (۱۱۱۳۹) سے (۱۳۹۸۲) ہوگئی ہے - ان خاندانوں کی کل تعداد جو تنظیم دیہی کے مواضعات میں بود و باش رکھتے ہیں (۳۷۷۹۶) ہے -

اضافہ آمدنی

اس سال چندہ رکنیت کے ذریعہ آمدنی بھی بڑھگئی ہے سنہ ۱۳۴۹ف میں چندہ کی مجموعی مقدار (۱۱۹۴۰) روپے تھی اس کے برخلاف گزشتہ سال یہ آمدنی (۱۶۰۹۴) ہوگئی یعنی پیوستہ سال کی بہ نسبت تقریباً (۵۰) فیصد کا اضافہ ھوا - ۱۶ اضلاع میں سے ۱۳ میں معقول رقم جمع ھوئی اس سلسلہ میں میدک رائچور نظام آباد اور گلبرگہ کو امتیاز حاصل ہے - ان اضلاع میں پیوستہ سال کی آمدنی پر (۵۰۰) تا (۱۸۰۰) روپیوں کا اضافہ ھوا - نظام آباد گلبرگہ رائچور اور اورنگ آباد میں گزشتہ سال کے اختتام پرسلک میں معقول رقم موجود تھی -

بہتر کاروبار

تنظیم دیہی کی انجمنوں کی عملی سرگرمیوں میں "انجمن ہائے قرضہ" (کریڈٹ سوسائیٹز) اور "گرین بنک" قائم کرنا اور انہیں چلانا بھی شامل ہے - یہ دو اہم ادارے ہیں جن سے ایک طرف تو دیہاتیوں کو سستے قرضے حکومت کی نگرانی میں حاصل کرنے کی سہولت فراہم ہوگئی ہے تو دوسری جانب انہیں اپنے قلیل ذرائع آمدنی سے غلہ کی شکل میں کچھہ پس انداز کرنے کا موقع مل جاتا ہے -

انجمن ہائے قرضہ

قرض دہندہ انجمنوں کے اراکین کی تعداد گزشتہ سال (۲۹۷۵) سے بڑھکر (۳۷۰۰) ہوگئی - اسی طرح ان کے ذاتی سرمایہ میں (۱۳۴۲۶۹) روپیوں سے (۱۴۵۱۷۱) روپیوں تک اور چالو سرمایہ میں (۲۷۱۸۵۵) روپیوں سے (۲۸۷۸۷۶) روپیوں تک اضافہ ھوگیا - اس سال انجمنوں کی طرف سے جو قرضے دئے گئے ان کی مجموعی مقدار (۵۲۳۳۶) روپے تھی - سابقہ قرضوں میں سے (۷۲۱۹۷) روپے باز یافت کئے گئے-

غلہ کے بنک (گرین بنک)

اسی طرح سال گزشتہ گرین بنک کے ارکان کی تعداد بھی جو سنہ ۱۳۴۹ف میں (۳۲۶۰) تھی (۵۱۷۷) ہوگئی - اس کے بالمقابل اس غلہ کی مقدار جو شراکتی سرمایہ میں بطور حصۂ شرکاء داخل کیا گیا - (۸۱۳۸۳) سیر تھی غلہ کی جمع کی ہوئی کل مقدار سال مذکور میں (۲۶۵۰۳۸) سیر تھی اور قرض پر دی ہوئی مقدار (۲۱۹۷۹۰) تھی گویا "گرین بنک" کے (۵۱۱۷) ارکان نے گزشتہ دو سال مین (۲۶۵۰۳۸) سیر غلہ یا بحساب دس پر فی روپیہ تخمیناً (۲۶۵۰۳) روپے پس انداز کئے -

محکمہ کندیدگی باؤلیات سرکارعالی

حالیہ رپورٹ

حکومت سرکارعالی نے محکمہ کندیدگی باؤلیات اس غرض سے قایم کیا تھا کہ ان علاقوں میں جہاں پینے کے پانی کی قلت باشندوں کو اپنے مواضع چھوڑنے پر مجبور کررہی ہو سرکاری نگرانی کے تحت پانی کی فراہمی کا انتظام ہوجائے۔ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس مقصد میں محکمہ مذکور کس حد تک کامیاب رہا۔

اس رپورٹ میں سنہ ۱۳۴۷ف اور سنہ ۱۳۴۸ف کے دوران میں محکمہ کی کارگزاریوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لکھا ہے کہ "قلت آب کے باعث علی العموم قرب وجوار کے برطانوی علاقہ میں باشندگان ریاست کی منتقلی بالکل روک دی گئی ہے۔ جن علاقوں میں محکمہ مذکور نے کام شروع کیا وہاں مرض نارو تقریباً مفقود ہوچکا ہے اور ناصاف پانی کے باعث مخصوص امراض میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے۔

تعلقات صرفخاص میں محکمہ کی سرگرمیاں

اس محکمہ نے سنہ ۱۳۴۷ف میں اپنا کام تعلقہ جات شوراپور۔ شاہ پور۔ اندول۔ اور یادگیر تک محدود رکھا تھا۔ لیکن سنہ ۱۳۴۸ف میں ان تعلقوں کے علاوہ تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کے قحط زدہ علاقہ میں اور الند اور افضل پور کی پائیگاہ جاگیروں میں بھی ابتدائی تحقیقات شروع کردی گئیں۔

تکمیل شدہ کام

اس محکموں کے کاموں پر سنہ ۱۳۴۷ف میں (۵,۰۰۵,۰۰۹) روپے اور سنہ ۱۳۴۸ف میں (۴,۹۹,۰۶۱) روپے صرف ہوے۔ ان دونوں سنین میں علی الترتیب (۳۴۹) اور (۳۱۳) کام انجام دے گئے۔ سنہ ۱۳۴۷ف میں تکمیل پائے ہوے کاموں میں سے (۲۴۵) کو اسی سال اور بقیہ میں سے کئی کو سنہ ۱۳۴۸ف میں چھدہ داران دیہی کے تفویض کیا گیا۔ تحقیقات کے دوران میں اس محکمہ نے (۲۷,۳۸۳) روپیوں کی لاگت سے (۲۰) آزمایشی کنویں کھدواے تھے لیکن بعض فنی اسباب کی بنا پر انہیں ترک کردینا پڑا۔

کل مصارف

اضلاع رائچور و گلبرگہ میں کنووں کی کھدوائی کیلئے گزشتہ گیارہ سال (سنہ ۱۳۳۷ف - ۱۳۴۸ف) کے عرصہ میں حکومت سرکارعالی نے جو رقومات منظور کی ہیں ان کی مجموعی مقدار (۹۳) لاکھ (۳۸) ہزار ہے۔ اس مجموعی رقم میں سے (۴۲) لاکھ (۶۹) ہزار ضلع رائچور میں خرچ کئے گئے اور (۱۶) لاکھ (۶۳) ہزار ضلع گلبرگہ میں۔ سنہ ۱۳۴۸ف میں اس محکمہ نے قصبہ شوراپور میں فراہمی آب کی اسکیم شروع کی جو اسی سال (۱۰,۳۵۰) روپیوں کی لاگت سے تکمیل کو پہنچی۔

محکمہ کی تعریف

رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ محکمہ کا مستقر شوراپور سے کسی دوسرے موزوں مقام کو منتقل ہونے والا ہے تاکہ اس مملکت کے شمالی اضلاع کے قحط زدہ علاقوں میں ضروری انتظام کیا جائے۔ رپورٹ کے آخر میں دو عیسائی مشنریوں یعنی مس۔ جے۔ ای۔ مارو (جن کا تعلق میتھوڈسٹ مشن سے ہے) اور ریورنڈ ناناپا دیشائی کے خطوط کا حوالہ دیا گیا ہے جو انہوں نے حکومت سرکارعالی کو لکھے ہیں ان خطوط میں محکمہ کی مفید خلائق سرگرمیوں کو سراہا گیا ہے۔ مس مارو نے لکھا ہے "میں اچھی طرح محسوس کرتی ہوں کہ پینے کا صاف پانی ہزار مخلوق خصوصاً پست اقوام کے حق میں نعمت عظمی ہے............ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ صاف تازہ پانی فراہم کرنے کے شاندار انتظام سے جو خاص فواید حاصل ہوتے ہیں ان میں مواضعات کی صفائی بہتر صحت اور نارو جیسے خطرناک مرض سے دیہاتیوں کی نجات شامل ہے"۔

تانڈور میں فراہمی آب کا وسیع تر انتظام

(۲) لاکھ (۵۵) ہزار کی اسکیم

قصبہ تانڈور میں جو نظامس اسٹیٹ ریلوے کی حیدرآباد - واڑی شاخ پر واقع ہے اور ایک اہم تجارتی مرکز ہے فراہمی آب کا وسیع تر انتظام کرنے کے لئے ایک اسکیم بنائی گئی ہے جس کی تکمیل کے مصارف تخمیناً ۲ لاکھ ۵۵ ہزار روپے ہوں گے کیونکہ فراہمی آب کا موجودہ انتظام غیر تشفی بخش ثابت ہو چکا ہے - یہاں زیر زمین پانی کی سطح بہت نیچے واقع ہے جس کے باعث بارش کی قلت ہو تو باؤلیاں سوکھ جاتی ہیں -

تجویز یہ ہے کہ دریائے کاگنا کی تہ سے ایک تقطیری گیلری کے ذریعہ زیر زمین پانی حاصل کیا جائے جسے ایک پمپ والی باؤلی میں گزار کر پمپ کے ذریعہ سمنٹ کی اونچی ٹانکی میں منتقل کیا جائے - وہاں سے سمنٹ (آر - سی - سی) کے هیوم نلوں کا جال بچھا کر پانی کو قصبہ میں تقسیم کیا جائے - پانی کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے کلورین گزارنے کا ضروری انتظام بھی کیا جائےگا -

فراہمی آب کے اس انتظام سے (۱۰۰۰۰) کی حد تک آبادی کی ضروریات پوری ہوسکیں گی -

اگرچہ تانڈور جاگیری قصبہ ہے تاہم سمجھا جاتا ہے کہ حکومت نے محکمہ آبرسانی اضلاع سے یہ اسکیم تیاری کے مصارف وصول کئے بغیر مرتب کروائی ہے - تاکہ جاگیرداروں کو اپنے اپنے قصبات میں نلوں کے ذریعہ پانی مہیا کرنے کی ترغیب ہو -

اضلاع کی خبریں

گلبرگہ :- یادگیر ضلع گلبرگہ کا ایسا قصبہ ہے جو آبادی اور تجارت دونوں کے اعتبار سے تیزی سے ترقی کررہا ہے ۔ اس حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت نے اس قصبہ میں عوام کی موجودہ آسائشوں اور سہولتوں میں اضافہ کرنے کے لئے ۸ لاکھ ۸۰ ہزار کے مصارف سے حال ہی میں دو اسکیمیں منظور کی ہیں ایک اسکیم کا تعلق نلوں کے ذریعہ پانی کی فراہمی اور سطحی ڈرنیج سے ہے جو تخمیناً ۴ لاکھ کے مصارف سے تکمیل پاجائیگی دوسری اسکیم کے تحت تخمیناً ۴ لاکھ ۸۰ ہزار کی لاگت سے ایک بالکل جدید طرز کا گنج تعمیر پائے گا ۔

گنج کی تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے اس غرض کیلئے ایک وسیع رقبہ زمین حاصل کیا گیا ہے اسے ایسے (۶۰) قطعات (پلاٹس) میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے ہرایک ۳۰ فیٹ لانبا اور ۳۲ فٹ چوڑا ہے ہر پلاٹ میں چوہوں سے محفوظ گودام اور دکانیں بنائی جائیں گی ۔ دوکانوں کے سامنے اجناس تولنے کے لئے کچھ جگہ چھوڑ دی جائے گی گنج کے مرکز میں ایک وسیع حصہ گاڑیوں کو ٹھہرانے کی غرض سے کھلا رکھا گیا ہے ۔گنج کا سنگ بنیاد بھی نصب ہوچکا ہے ۔ علاوہ ازیں اسکیم میں پانی کے حوضوں پکانے کے لئے ڈھالیوں اور حفظان صحت کی جدید ضرورتوں کا بھی انتظام شامل ہے ۔

اس اسکیم کی نسبت عوام کی تائید کا نمایاں ثبوت اس امر سے فراہم ہوجاتا ہے کہ تقریباً آدھے قطعات اب تک ہی مقامی ساہوکاروں نے خرید لئے ہیں ۔

گنج کے جنوب کی طرف جدید وضع کے مکانات کی تعمیر کے لئے قطعات محفوظ کئے گئے ہیں اور مزدوروں کی نو آبادی کے لئے گنج سے ملحقہ اور ایک کھلا قطعہ زمین مختص کردیا گیا ہے ۔

سنا گیا ہے کہ یادگیر کی آبادی کی توسیع و ترقی کے باعث محکمۂ مالگزاری نے مستقر ڈیویژن کو شوراپور سے یہاں منتقل کردینے کی تحریک حکومت کے آگے پیش کی ہے ۔

ضلع گلبرگہ میں زراعت کے بعد پارچہ بافی کی صنعت کو خاص اہمیت حاصل ہے ۔ خود قصبہ گلبرگہ میں کپڑوں کی گرنی موجود ہے جس میں (۳۰۰۰) لوگ کام کرتے ہیں ۔ اس قصبہ کے بقیہ دس ہزار پارچہ باقوں کی روزی کا سہارا دستی پارچہ بافی ہے ۔ گلبرگہ سے بیس میل کے فاصلہ پر موضع الند کے باشندوں کی اکثریت پارچہ بافوں پر مشتمل ہے ۔ مشین کے بنائے ہوئے پارچہ سے مسابقت کے باوجود الند کے بافندے نفیس ساڑیوں کی تیاری میں اپنی مہارت کے لئے مشہور ہیں ۔ اس ضلع میں پارچہ بافی کے دوسرے اہم مرکز شوراپور ۔ شاہ پور گوگی اور رنگم پیٹھ ہیں ان کے علاوہ تقریباً ہر موضع میں بافندوں کے خاندان آباد ہیں ۔ ضلع بیڑ ۔ اودگی دھنگا پور ۔ مہاگاؤں کملا پور اور اس ضلع کے بعض دیگر مواضعات میں بافندے خصوصی مہارت کے ساتھ بڑے پیمانے پر کمبل تیار کرتے ہیں ۔

تاہم مملکت کے دوسرے اضلاع کی طرح اس ضلع کے دستی پارچہ بافوں کو مشین کے بناے ہوئے پارچہ اور در آمد کردہ کپڑوں کی سخت مسابقت کے باعث بہت نقصان پہنچ رہا ہے ۔ جنگ کی وجہ سے خام اشیاء کی قیمتوں میں جو گرانی پیدا ہوگئی ہے اس سے بھی ان کی مصیبتوں میں اضافہ ہوگیا ہے ۔

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے بافندوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ پندرہ ہزار کی رقم منظور کی ہے ۔ جس سے شوراپور اور شاہ پور میں سوت کے ڈپو کھولے گئے ہیں جہاں بافندوں کو زخموں کی پٹیوں کی تیاری کے لئے (جن کی جنگ کے باعث بہت زیادہ مانگ ہوگئی ہے) سوت دیا جاتا ہے ۔ صرف شوراپور میں اواخر بہمن سنہ ۱۳۵۱ ف تک (۳۰۰۰۰) گز پٹیاں تیار ہوئی تھیں علاوہ ازیں بافندوں کو قرضے کی شکل میں مالی امداد بھی دی جاتی ہے ۔ یہ امداد ہر معمولی کرگھے کو ۲۵ تا ۳۰ روپے اور اوسط یا عمدہ کرگھے کو ۶۰ روپیوں کے حساب سے دی جاتی ہے ۔

ضلع گلبرگہ کے شوراپور ڈویژن میں بماہ گزشتہ فصل تلف ہوجانے کے باعث کاشتکاروں کی حالت زبوں ہوگئی ہے ۔ ان کی دستگیری کے لئے حکومت نے کئی امدادی اسکیمیں منظور کی ہیں جن میں شکستہ تالابوں کی مرمت سڑکوں کی تعمیر اور رقم تقاوی شامل ہے ۔ مواضعات مال گٹی دیول گاؤں اور واکن گیرا میں تالابوں کی مرمت پر (۲۰۶۷۳) روپے صرف کئے جائیں گے ۔ اس طرح سو مزدوروں کو کام مل گیا ہے ۔

ایک پرانے مندر کی کھدائی کا کام بھی شروع ہوچکا ہے جس کے آثار کا قلعہ واکن گیرا کے جنوب مغربی گوشے میں انکشاف ہوا ہے ۔ اس تجویز کے تحت مقامی حاجت مند لوگوں کو ذریعہ روزگار مل جانے کے علاوہ قدیم یادگار عمارتوں میں ایک کا اضافہ ہوجائے گا ۔ مزید برآں مقامی باشندوں کی امداد کی خاطر اس ڈویژن میں سڑکوں کی تعمیر اور پتھر توڑنے کا کام بھی شروع کردیا گیا ہے جس کی بدولت کئی دیہاتی کام سے لگ گئے ان تجاویز کے سوا حکومت نے کسانوں کو زر تقاوی عطا کرنے کیلئے کثیر رقومات منظور کی ہیں ۔

تجارتی اطلاعات

ہندوستان میں روئی کی فصل کے متعلق تیسری پیش قیاسی

ممالک محروسہ سرکار عالی کی فصل واری رپورٹ بابتہ ماہ مختتمہ ۸ - جنوری سنہ ۱۹۵۲ع

روئی کی فصل کے متعلق پیش قیاسی -- ہندوستان میں (بشمول حیدرآباد) روئی کی فصل کے متعلق تیسری پیش قیاسی کے سلسلہ میں حسب ذیل اعداد شایع کئے جاتے ہیں :--

کل ہند

اقسام	ایکڑ	پیداوار گٹھوں میں (فی گٹھا = ۴۰۰ پونڈ)
بنگال	۲۸۱۵۰۰۰	۹۳۹۰۰۰
امریکن	۲۶۷۰۰۰۰	۲۱۱۴۰۰۰
مراس	۶۳۰۳۰۰۰	۱۳۲۰۰۰۰
پڑوچ	۸۴۷۰۰۰	۲۱۰۰۰۰
سورتی	۷۱۹۰۰۰	۱۶۴۰۰۰
دھولراس	۲۱۱۰۰۰۰	۳۵۹۰۰۰
دیگر اقسام	۶۸۰۵۰۰۰	۱۲۵۴۰۰۰
میزان	۲۲۲۶۹۰۰۰	۵۴۹۰۰۰۰

ان اعداد سے سال گزشتہ کی متناظر پیش قیاسی کی بہ نسبت زیر کاشت رقبہ میں ایک فیصد اور پیداوار میں (۴) فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے -

ممالک محروسہ سرکار عالی

روئی کی تجارتی اقسام کے لحاظ سے ملک سرکار عالی کی پیداوار اور رقبہ زیر کاشت کا تختہ حسب ذیل ہے :-

اقسام	رقبہ زیر کاشت	گٹھوں کی تعداد
حیدرآباد امراس	۲۰۶۳۹۳۰	۲۹۲۷۶۵
حیدرآباد گورانی	۷۸۶۶۳۷	۱۳۴۶۱۸
رائچور پکپٹا اور اپ لینڈ	۱۹۲۶۶۱	۲۵۳۵۱
ویسٹرنیز	۲۹۴۳۶۸	۴۴۰۲۶
ورنگل اور کاکناڈا	۱۷۴۲۷۷	۱۲۳۷۶
میزان	۲۹۱۱۸۷۳	۵۰۹۱۳۶

زیر کاشت رقبہ اور پیداوار کے اعداد سے سال گزشتہ کی بہ نسبت علی الترتیب (۱.۰۸) اور (۸.۷) فیصد کی کمی ظاہر ہوتی ہے -

رپورٹ فصل روئی بابتہ دے سنہ ۱۳۵۱ف - موسم خشک البتہ راتیں کسی قدر مرطوب تھیں - تیسرے ہفتے میں اضلاع ورنگل باغات نلگنڈہ اور رائچور میں چند حصے بارش ہوئی - خریف کی فصل کی چنوائی جاری تھی - تمام ممالک محروسہ میں فصل ربیع کے لئے مزید بارش کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی - تیسری پیش قیاسی کی بموجب زیر کاشت رقبہ (۲۹۱۱۸۷۳) ایکڑ تھا - سال گزشتہ اسی موسم میں (۳۲۶۵۲۸۲) ایکڑ میں روئی کی کاشت ہوئی تھی - موجودہ پیداوار کی مجموعی مقدار ازروے حساب (۵۰۹۱۳۶) گٹھے ہوگی - جس کے مقابلہ میں گزشتہ پانچ سال کا اوسط (۴۹۶۴۳۶) گٹھے تھے -

برآمد

اس مہینے میں (۴۹۷۳) گٹھے دبائے گئے حالانکہ گزشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۸۳۷۸) گٹھے ہے - ابتدائے موسم سے اس وقت تک جتنے گٹھے دبائے گئے ان کی مجموعی تعداد (۶۰۸۵) ہے جس کے بالمقابل سال گزشتہ اسی مدت میں (۱۸۸۶۶) گٹھے دبائے گئے تھے آذر سنہ ۱۳۵۱ف (اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع) میں پنج سالہ ماہوار اوسط یعنی (۳۶۵۱) گٹھوں کے بجائے (۲۹۳۱) گٹھے ریل اور سڑک کے ذریعہ برآمد کئے گئے تھے -

کرنیوں میں روئی کی کھپت

ماہ نومبر (دے سنہ ۱۳۵۱ف) میں روئی اوٹنے اور کپڑا بننے کی کرنیوں میں (۲۹۵۷۷۴۶) پونڈ (یعنی ۷۳۹۴ گٹھے) روئی کی کھپت ہوئی حالانکہ گزشتہ پانچ سال سے ماہوار اوسط (۲۰۲۱۱۸۴۰) پونڈ (یا ۵۰۰۴ گٹھے) ہے ابتدائے موسم سے کل (۷۹۲۲۷۴۶) پونڈ (۱۹۸۰۶ گٹھے) کی کرنیوں میں کھپت ہوئی - گزشتہ سال اسی مدت میں (۶۵۴۵۳۴۱) پونڈ (یا ۱۶۳۶۳ گٹھے) روئی کی کھپت ہوئی تھی -

قیمتیں

روئی کی آٹھ اہم اقسام کی مقامی مارکٹوں میں حسب ذیل قیمتیں تھیں - کپاس ابتدائی قیمتیں فی پلہ (۱۴۰ سیر) ۲۲ روپے ۲ آنے اور ۳۳ روپے ۸ آنے کے مابین رہیں اور اختتامی قیمتیں فی پلہ ۲۰ روپے ۷ آنے اور ۴۲ روپے ۳ آنے کے درمیان رہیں -

فصل واری رپورٹ بابتہ ماہ مختتمہ ۸ - جنوری سنہ ۱۹۴۳ع

موسم زیادہ تر خشک اور خوشگوار تھا - البتہ بعض راتیں مرطوب تھیں اضلاع میدک - باغات - محبوب نگر نلگنڈہ - گلبرگہ - اور رائچور کے چند حصوں میں معمولی بارش ہوئی - جس سے یکم جنوری سنہ ۱۹۴۲ع تک ریاست کی بارش کی اوسط مقدار (۲۰.۰۲۷) انچ سے (۲۰.۰۳۴) انچ ہوگئی - اسی زمانہ میں سال گزشتہ بارش کا اوسط (۳۲۰۳۶) انچ رہا - اس طرح معمول سے (۸۰۵۹) انچ کم بارش ہوئی -

فصلیں متاثر ہوئیں

بارش کی قلت کے باعث ناگزیر طور پر ربیع فصلیں مختلف طور پر متاثر ہوئی ہیں ۔ بعض علاقوں میں فصل تلف ہوگئی اور بعض میں کمزور پڑگئی بعض مقامات سے پانی اور چارہ کی قلت اور مویشیوں کی بیماری کی اطلاعات بھی آئی ہیں ۔ آبی اور خریف کی فصلوں کی کٹوائی جاری رہی اور تابی فصل کی تخم ریزی اور سینچائی کا کام چلتا رہا۔

اجناس کا نرخ

تین اہم جنسوں یعنی گیہوں چاول اور جوار کی چلر فروشی کے اوسط نرخ ماہ زیر تبصرہ کے اوائل میں حسب ذیل رہے ۔ گیہوں ساڑھے چار سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ ۔ چاول ساڑھے چار سیر اور جوار سوا دس تا سوا گیارہ سیر سال گزشتہ اسی مہینہ میں حسب ذیل نرخ تھے ۔ گیہوں پونے سات سیر چاول ساڑھے چھہ سیر اور جوار سوا چودہ سیر ۔

رجسٹر نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ | بابت ماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۱ف مارچ سنہ ۱۹۴۲ع | شمارہ ۶

فہرست

اس رسالہ میں جن خیالات کا اظہار ہوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطہ نظر کا ترجمان ہونا ضروری نہیں ۔

'For VICTORY'

● ● ● ——

شایع کردہ ۔ سررشتہ معلومات عامہ ۔ حیدرآباد دکن

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ — اردی بہشت سنہ ۱۳۵۱ف - مارچ سنہ ۱۹۴۲ع — شمارہ ۶

احوال و اخبار

فرقہ واری ہم آہنگی - ہم اس شمارے میں کسی اور جگہ وہ مشترکہ بیان پیش کررہے ہیں جو بعض ممتاز ہندو اور مسلم لیڈروں نے سنگا پور کے سقوط کے بعد ملک کی داخلی صورت حال اور ہوائی حملوں سے بچاؤ اور سیول دفاع کے متحدہ سعی و عمل کی نسبت جاری کیا ہے - حکومت کا وہ کمیونکے بھی جس میں اس مشترکہ بیان کو حیدرآباد کی بہترین روایات کے مطابق ہونے کے باعث پسندیدہ قرار دیا گیا ہے اس کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے - کمیونکے میں وعدہ کیا گیا ہے کہ حکومت اور عوام کے نمائندوں کے مابین ایک باقاعدہ شکل میں قریبی ربط قایم کیا جائے گا - اور یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ مشترکہ بیان کے ذریعہ مختلف فرقوں کے باہمی مفادات کی و نیز ان کے اور حکومت کے مفادات کی وحدت کا اس موقع پر جو اظہار کیا گیا ہے وہی مساوی قومی اہمیت رکھنے والی دیگر پبلک سرگرمیوں کی بھی نمایاں خصوصیت رہا کریگا - ان فرقوں کے درمیان افسوس ناک کشیدگی رونما ہونے کے باوجود ہمیشہ ہمارا یہ ایقان رہا ہے کہ مشترک خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں اس مملکت کے مختلف عناصر پر خلوص جذبہ کے تحت ضرور دست اتحاد دراز کرینگے اور حکومت بھی ایسی قومی سرگرمیوں کا خیر مقدم کریگی جن کی بنیاد مختلف فرقوں کے باہمی مفادات و نیز ان کے اور حکومت و فرمانروا کے مفادات کی وحدت پر ہو - مرحوم صدراعظم باب حکومت نے ایک مرتبہ مجلس وضع قوانین میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جو اشخاص فی الحقیقت اجتماعی طور پر دستوری ترقی اور عوام کی آزادی کے آرزو مند ہیں ان کا یہ اولین فریضہ ہونا چاہئے کہ وہ اس قوم کے جو فطرتاً باہمی میل ملاپ سے زندگی بسر کرنے کی عادی ہے حقیقی نمائندے بن جائیں اور ایک مشترک قومی پلیٹ فارم تعمیر کریں - آپ نے فرمایا تھا کہ اس طرح حکومت کے لئے ان کے مطالبات پر مخلصانہ غور و خوض کرنیکی یقینی بنیاد فراہم ہوجائے گی کیونکہ اس حالت میں انہیں حقیقی قومی مطالبات کہا جاسکے گا یہ ایسے مطالبات ہونگے جو فرقہ واریت سے پاک ہونگے اور ساتھ ہی ان میں ہر فرقہ کے مفاد کا خیال رکھا جائے گا - اور اسی وجہ سے وہ انتہائی پاس و عزت کے مستحق ہونگے - اس وقت سے اب تک سیاسیات کے گویا مابعد الطبیعی پہلوؤں پر بہت کچھ وقت صرف ہوچکا ہے اور الفاظ کی جنگ جاری ہے - اسی طرح اصل مقصد ہی نظر سے اوجھل ہوگیا اور اتحاد کے لئے جو گفتگوئیں جاری تھیں وہ غیر حقیقی سیاست کی چٹان پر پاش پاش ہوگئیں - سیاسی ناقدین نے بجا طور پر اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ جس اثنا میں فرانس آزادی - اخوت اور مساوات کے زور شور سے دعوے کررہا تھا اس اثناء میں اس کا انقلابی انجن غیر معمولی مرکزیت اور زبردست دفتریت کی بنیادیں مضبوط کررہا تھا - اس کے برعکس برطانوی دستور نے نہ کوئی خاص معینہ اصول پیش کئے اور نہ ان کی صحت کے متعلق کوئی پر زور دعوے کئے - اپنی پارلیمنٹ کے قوانین اور اپنے ترقی پذیر اداروں کے ذریعہ ان تمام ضروری اصولوں کو اختیار کرلیا جن پر آزادی کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں - مختلف فیہ مسائل کو جونہی وہ نمودار ہوں عملی طور پر سلجھانے کے اسی طریقہ سے ہمیں سبق لینا چاہئے - مثال کے طور پر ہم مجلس اتحاد المسلمین کی اس یاد داشت کا حوالہ دے سکتے ہیں جس کا ہم نے اس سے پہلے بھی ذکر کیا ہے - اس یاد داشت کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ فرقہ واری مطالبات سے پاک ہے حالانکہ ایک ایسے ادارے سے جو علی الاعلان صرف ایک فرقہ سے اپنا تعلق ظاہر کرے - بجا طور پر ایسے مطالبات کی توقع ہوسکتی تھی - جہاں تک ہمیں معلوم ہے وہ یاد داشت نیز ایک اور انجمن کی یاد داشت سرکارعالی کے محکموں کے زیر غور ہے - اور اس لئے ہم باور کرتے ہیں کہ حکومت ان کے مختلف ابواب پر تفصیل کے ساتھ غور کررہی ہے - ہندو قایدین نے بھی اس یاد داشت کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرنے میں تساہل نہیں برتا بلکہ اس کی تائید کی - لیکن حکومت کی خدمت میں اس یاد داشت کے پیش ہونے اور ہندو قایدین کی

جانب سے اس کی تائید میں صحافتی بیان جاری ہونے کے باوجود فریقین میں سے کسی نے بھی اتحاد قایم کرنے کی یا کم از کم اس یاد داشت کی بنیاد پر کوئی پلیٹ فارم مہیا کرنے کی کوشش نہیں کی - اگرچہ یاد داشت مذکور تمام مشکلات کو حل کرنے یا جملہ امور پر حاوی ہونے یا ہر صورت میں ممکن العمل ہونے کا ادعا نہیں کرتی تاہم وہ جیسا کہ (ہندو قایدین کے بیان سے کم از کم ثابت ہوتا ہے) مملکتی مفاد کی خاطر باہمی ربط و تعاون اور اشتراک عمل سے کام لینے کے لئے ایک مشترک بنیاد فراہم کرسکتی ہے۔ اب بھی وقت ہاتھ سے نکل نہیں گیا ہے - ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کی تدبیروں کے علاوہ دیگر معاملات میں بھی جو کہ سرکاری کمیونکے کے الفاظ میں اتنی ہی اہمیت رکھتے ہیں - مادی مسایل پر اسی طرح کا اشتراک عمل کام میں لانا چاہئے - جو حضرات اس مشترک بیان کے باعث ہوے یا جنہوں نے اس پر دستخط کئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں - لیکن اور بھی بہتر ہوگا اگر وہ قومی مفاد سے متعلقہ امور پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک مختصر مجلس قائمہ بناکر مزید ہم آہنگی کی صورت پیدا کریں تاکہ اگر بلدہ حیدرآباد میں یا اضلاع میں کسی مقام پر فرقہ واری مطالبات یا حادثات رونما ہوں بھی تو وہ اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کے جذبے کے تحت پہلے اس مشترکہ کمیٹی کے زیر غور آسکیں -

آئینی مشاورتی کمیٹیاں - یہاں تک تو خود مختلف فرقوں کے باہمی اشتراک عمل کا ذکر تھا - اس تعاون اور اشتراک عمل کو ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کی حدتک باقاعدہ شکل دینے کا ذکر کرنیکے علاوہ حکومت کے کمیونکے میں یہ جو توقع ظاہر کی گئی ہے کہ مساوی قومی اہمیت رکھنے والے دوسرے امور میں بھی مفادات کی وہی یگانگت محسوس کی جائے گی وہ بلا شبہ آئینی مشاورتی کمیٹیوں کی جانب اشارہ ہے - جو معلنہ دستوری اصلاحات کے تحت تشکیل پانے والی ہیں اور جن کے متعلق ہمیں وثوق کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ وہ عنقریب قایم ہو جائیں گی - مجوزہ کمیٹیاں اہم اور ضروری معاملات مثلاً امور مذہبی ہندوؤں اور مسلمانوں کے اوقاف - تعلیمات - صنعتی ترقی - زرعی ترقی صحت عامہ اور مالیات کی حدتک صدرالمہامان متعلقہ اور غیر سرکاری اراکین کے درمیان اشتراک عمل کا میدان فراہم کرینگی - وہی مذکورہ بالا معاملات سے متعلق پالیسی کا تعین کرینگی - اور ان اسکیموں پر غور کرینگی - جن سے مزید مصارف عاید ہوتے ہوں - خاص کر مالیاتی کمیٹی کا دائرہ عمل غیر معمولی طور پر وسیع ہے کیونکہ وہ صدرالمہام فینانس کے مرتب کردہ سالانہ موازنے پر بحث کرنے اور مشورہ دینے کی مجاز ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکاری محکموں سے خاص طور پر یہ خواہش کی گئی ہے کہ غیر سرکاری اوکان کو نامزد کرتے وقت نہ صرف متعلقہ امور سے ان کی دلچسپی کا لحاظ کیا جائے بلکہ عوام میں انہیں جو اثر حاصل ہو اس کو بھی پیش نظر رکھا جائے - امریکی دستور کے متعلمین جانتے ہیں کہ امریکہ میں مختلف سرکاری محکموں کے ساتھ جو کمیٹیاں کام کرتی ہیں انہیں رفتہ رفتہ کتنی اہمیت حاصل ہوگئی ہے - وہ اس بات سے اتفاق کرینگے کہ یہاں بھی اس بات کا امکان ہے کہ آئینی مشاورتی کمیٹیاں مقننہ سے بھی زیادہ اہمیت اختیار کرلیں کیونکہ اکثر مجالس مقننہ خواہ ان کے اختیارات کچھ ہی ہوں محض مباحثے کی انجمنیں بن کرہ جاتی ہیں جن کے پیش نظر زیادہ تر عوام کی سستی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے - اس کے برعکس جتنے عملی کام اور تدبیریں پبلک کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے متعلق ہوتے ہیں وہ مشاورتی کمیٹیوں کے ذمے کردئے جاتے ہیں -

اضلاع میں اشتراک عمل -- دارالسلطنت میں عوام کا وسیع تر اشتراک عمل حاصل کرنے کی جو تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں ان کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اضلاع میں بھی اسی طرح کے اشتراک عمل کو وسعت دی جائے - معلوم ہوا ہے کہ جہاں تک شہری دفاع کا تعلق ہے اضلاع میں بھی پبلک اشخاص کا تعاون حاصل کرنے کی کوئی ایسی ہی صورت اختیار کی جائے گی - تاکہ حکومتی عہدہ دار پبلک کی راست امداد حاصل کرکے شہری دفاع کے فرائض انجام دے سکیں - اضلاع میں دستوری اصلاحات نافذ ہونے کے بعد پبلک کے تعاون میں مزید اضافہ ہوجائے گا - معلوم ہوا ہے کہ معلنہ اصلاحات میں جن ضلع واری کانفرنسوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے متعلق نواب صدراعظم بہادر کی جانب سے بہت جلد ہدایات دی جانے والی ہیں - اس کا مطلب یہ ہے کہ شاید اسی سال ہرضلع میں وہاں کی پہلی سالانہ کانفرنس منعقد ہوجائے گی - جس کی بدولت ضلع کے حکام اور عوام اور مختلف مفادات میں پہلے سے زیادہ ربط قایم ہوجائیگا - اور پبلک کی ضروریات پر عہدہ داروں اور عوام کے درمیان کانفرنس میں بیٹھکر بحث ہوا کریگی - صوبہ داروں پر جوان کانفرنسوں کی صدارت کرینگے اور تعلقداروں پر جو ان کے انتظامات عمل میں لائینگے بڑی ذمہ داری اور مزید بار عاید ہوگا - اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ان تمام فرائض سے جو انہیں بہت جلد پیش آنے والے ہیں مناسب طریقہ پر عہدہ برآ ہونگے -

بعض جھوٹی افواہیں -- قاعدہ ہے کہ ہمیشہ نازک زمانہ میں کثرت سے عجیب و غریب قسم کی افواہیں پھیل جاتی ہیں - اکے دکے حملوں کی بابتہ دہشت انگیز گپ بازی سے لیکر قتل - منظم لوٹ مار - عزت ریزی - بموں کی تیاری اور ہتیار جمع کئے جانے تک ان کا میدان وسیع ہوتا ہے - معمولی حالات میں تو خود انسان کی عقل اس قسم کی افواہوں کی تردید کے لئے کافی ہے مگر تشویش ناک زمانہ میں لوگ آسانی سے انکا شکار بن جاتے

ہیں - حکومت کا فریضہ ہے کہ وہ ان افواہوں کی
خواہ وہ کتنی ہی بری ہوں اور خواہ ان کا کسی سے
تعلق ہو باقاعدہ طور پر ایک ایک کر کے قلعی کھولے
اور ان کی تردید کرے - دوسری جانب عوام کا فریضہ
یہ ہے کہ ایسی افواہوں کو خواہ وہ بظاہر کتنی ہی
صحیح معلوم ہوتی ہوں پھیلنے نہ دیں - بہر حال
افواہیں ایک ایسی خطرناک چیز ہیں جسے نہ تو پاس
رکھ سکتے ہیں اور نہ دوسروں کے حوالہ کرسکتے
ہیں کیونکہ اس سے دہشت پھیلتی ہے - اسلئے عوام کی
فلاح و بہبود کا تقاضا یہی ہے کہ افواہ پھیلانے والوں کو
بے نقاب کیا جائے اور دانائی کی راہ یہی ہے کہ افواہ اور
اس کا پھیلانے والا ان دونوں کی رپورٹ قریب ترین ناکہ
کوتوالی میں کردی جائے - مثال کے طور پر ہم یہاں
بعض افواہیں پیش کرتے ہیں جو مختلف ذرائع سے
ہم تک پہنچی ہیں اور جہاں تک ہمارا خیال ہے نشرگاہ
لاسلکی حیدرآباد سے ان کی تردید بھی ہوچکی ہے -
اودگیر میں فرقہ وار فساد کا واقع ہونا ظاہر کیا گیا ہے -
تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہ خبر سرا سر غلط ہے - اسی
طرح گلبرگہ میں بموں کی برآمدگی بیان کی گئی لیکن
ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ اطلاع بھی بے بنیاد ہے - یہ
افواہ پھیلائی گئی ہے کہ حیدرآباد کے ایک ممتاز امیر پر
سولجروں اور سپاہیوں نے حملہ کیا اور انہیں ضرر پہنچایا
لیکن خود امیر موصوف کو اس واقعہ کا علم نہیں - ممکن
ہے کہ آئندہ اور بھی عجیب و غریب افواہیں ہمارے
سننے میں آئیں لیکن ہمیں امید ہے کہ عام پبلک ہمیشہ
احتیاط سے کام لے گی -

شہری دفاع - اسلحہ اور گولی بارود اکٹھا کئے جانے کی
افواہوں کو تو خصوصیت کے ساتھ
جھوٹ سمجھنا چاہئے - شہری دفاع کی جو تدبیریں ابتک اختیار
کی جا چکی ہیں اور وہ جن کی ابھی تکمیل جاری ہے
اس قدر وسیع نوعیت کی ہیں اور ان میں خطرہ کے اتنے
متعدد پہلوؤں کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اگر ہمکو اجازت
بھی ہو تو ہم ان کی تفصیلات بیان نہیں کر سکتے -
ان تدبیروں میں سے اکثر کو تو ان کی نوعیت کے اعتبار
سے راز میں رکھا گیا ہے - ان میں مختلف اتفاقات اور
مختلف مقامات کے متعلق احتیاط کے ساتھ مرتب کی ہوئی
اسکیمیں شامل ہیں یہاں تک کہ ایک تخلیہ شہر کی اسکیم
بھی تیار کرلی گئی ہے - اور جو لوگ خاص کر گنجان
رقبوں سے خود اپنی مرضی سے منظم طور پر منتشر ہونا
چاہیں انہیں اس کی ترغیب دی جارہی ہے تاکہ خود
گنجانیت کے نقائص بہ ہر صورت دفع ہوجائیں - بلدہ
حیدرآباد اور اضلاع میں حکومت کی مسلح اور دوسری
قوتوں میں کافی اضافہ کیا گیا ہے تاکہ جان و مال کی مناسب
طور پر حفاظت ہوسکے - ساتھ ہی دور رس اثر رکھنے
والے قوانین بھی بنائے جارہے ہیں جن کی بدولت
عہدہ داران مجاز کو سر سری تحقیقات اور سخت سزا
دینے کے اختیارات حاصل ہو جائیں گے - جہاں تک
ہوائی حملوں سے بچاؤ کا تعلق ہے اس کی نسبت اس شمارہ
میں ایک مضمون و نیز تفصیلی ہدایات شامل کی گئی
ہیں جو اس ابتدائی نوبت پر کار آمد ثابت ہوں گی اور
ان کے مطالعہ سے ہمارے ناظرین کو کافی فائدہ پہنچے گا -

ناقابل تلافی نقصان - جناب احمد محی الدین صاحب
مدیر رہبر دکن کی بے وقت
موت پر ہر جگہ اظہار افسوس کیا گیا ہے - ان کی عمر کچھ
زیادہ نہ تھی اور وہ ایک لائق اور سرگرم صحیفہ نگار
تھے - ہم مرحوم کے پسماندوں اور رہبر کے ساتھ اظہار
ہمدردی کرتے ہیں ''رہبر'' کا یہ نقصان ہر طرح سے
ناقابل تلافی ہے -

حیدرآباد اور ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تدابیر

کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے

پبلک کس طرح مؤثر طور پر تعاون کرسکتی ہے

۔۔۔ اور سنگاپور کے سقوط کے بعد جنگ کے سیلاب نے ہندوستان کا رخ لیا ہے ۔ اور اب اس کا امکان ہے کہ جاپانی بحریہ خلیج بنگال میں داخل ہو اور ہندوستان کے مشرقی ساحل پر سے بمباری شروع کرے ۔ چونکہ جاپانی ہوائیہ پہلے کی بہ نسبت ہندوستان کے قریبی ہوائی اڈوں پر عارضی طور پر قابض ہوگیا ہے اس لئے وہ بھی سارے ملک کے لئے خطرہ کا باعث ہوسکتا ہے ۔ فی الوقت حیدرآباد پر کسی ہوائی حملہ کی توقع نہیں تاہم بہتر یہی ہے کہ ہم وقت کو ضائع ہونے نہ دیں ۔ خطرہ سے آگاہ رہیں اور ابھی سے ہوائی حملوں سے بچاؤ کی فنی تدبیریں سیکھنا شروع کردیں کیونکہ تربیت حاصل کرنے اور ضروری تنظیم عمل میں لانے کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا ۔ اسی طرح حیدرآباد میں بھی ہوائی حملوں سے بچاؤ کی آسان عملی تدبیریں اختیار کرنے کے لئے کافی توانائی صرف کرنے اور ضبط اور تنظیم سے کام لینے کا وقت آگیا ہے ۔ چنانچہ حکومت سرکار عالی ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے لئے ماہروں کی امداد اور مشورہ اور عوام کے تعاون سے منظم جماعتیں قایم کرنے کی کارروائی کرری ہے ۔ بہر حال ان تدبیروں کی کامیابی تمام تر عام شہریوں کی دلی تائیدو تعاون پر منحصر ہوگی جسکے لئے حزم و احتیاط اور ضبط و تنظیم کے ساتھ ان ہدایات کی پابندی لازمی ہے جو ان کی حفاظت ذات اور ان کے ساتھی شہریوں کی سلامتی کی خاطر وقتاً فوقتاً جاری کی جائیں ۔ اس غرض کے تحت ایک خاص شعبۂ تشہیر قایم ہوچکا ہے اور حکومت نے لاسلکی اور فلم کی خدمات حاصل کرلی ہیں ۔

جو پہلے سے آگاہ ہوتا ہے وہی تیار بھی رہتا ہے

جناب دلدار حسین صاحب نے جو حیدرآباد کے اے ۔ آر ۔ پی آفسر ہیں نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد سے تقریر کرتے ہوئے اس ضمن میں نہایت اہم مشورے دئے ہیں ۔

مسٹر دلدار حسین نے جس بات پر سب سے پہلے زور دیا وہ یہ ہے کہ دیگر امور کی طرح اے آر پی (ہوائی حملوں سے بچاؤ) میں بھی جو پہلے ہی سے آگاہ ہوتا ہے وہی تیار بھی رہتا ہے آپ نے فرمایا کہ آخری نوبت پر ہوائی حملوں کے خلاف موثر حفاظتی تدبیریں اختیار کرنا ناممکن ہے ۔ اسی طرح جب تک کسی شہر یا قصبہ کے ہر باشندہ کا پورا پورا تعاون حاصل نہ ہو یہ کام ممکن نہیں ۔

اس سلسلہ میں مختلف قسم کے انتظامات عمل میں لانے کی ضرورت ہے یعنی شہریوں کی تنظیم ۔ اور عمارتوں سڑکوں بندرگاہوں ریلوے اور فوجی مرکزوں کی حفاظت ۔ اس وقت تک جنگ سے جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ جن مقامات میں عوام نے ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیریں پہلے ہی سے اختیار نہیں کی تھیں وہاں کئی جانیں تلف ہوئیں ۔ سراسیمگی پھیل گئی اور لوگ پریشان حال ادھر ادھر دوڑنے لگے جس سے راستے رک گئے اور دشمن کے بمبار طیاروں اور مشین گنوں کو حملہ کے لئے بہترین نشانہ مل گیا ۔

پرسکون رہو

دوسرا امر جس پر دلدار حسین صاحب نے زور دیا یہ ہے کہ ہوائی حملہ کے دوران میں سب کو مطمئن رہنا چاہئے ۔ دہشت پھیلانے کے بجائے اہل شہر کو چاہئے کہ اے ۔ آر ۔ پی کے عہدہ داروں کی اعانت کریں بادلیری کے ساتھ آپس ہی میں تنظیم قایم کرکے آتش افروز بم (Incendiary bombs) بجھانے میں (بشرطیکہ وہ گرائے گئے ہوں) شریک ہوجائیں اور ان لوگوں کو بچانے کی کوشش کریں جو ایسی عمارتوں میں پھنس گئے ہوں جن پر بم برسے ہوں ۔

اور کیا کرنا چاہئے

ان لوگوں کے لئے بھی جو اس قسم کی امداد دینے سے قاصر ہوں انہوں نے بعض مشورے دئے ۔ آپ نے کہا جوں ہی ہوائی حملہ کی تنبیہ دی جائے لوگوں کو چاہئے کہ کھلی جگہ میں ٹہرے رہنے کے بجائے جو نسبتاً زیادہ خطرناک ہوتی ہے فوراً قریب ترین پبلک پناہ گاہ یا عمارت میں پناہ لیں موٹروں یا دوسری گاڑیوں میں بیٹھے ہوئے افراد کو بھی یہی کرنا چاہئے ۔ اگر اتفاقاً کوئی پناہ گاہ قریب نہ ہوتو محفوظ ترین طریقہ یہ ہے کہ زمین پر لیٹ جائیں اور جب تک حملہ ختم نہ ہو اسی طرح پڑے رہیں ۔ **پختہ عمارتوں میں دیواروں کے کونے اور نچلی منزل کے اندرونی کرے محفوظ ترین مقامات ہوتے ہیں ۔ غیر پختہ مکانات میں تخت پلنگوں یا اسی قسم کے دوسرے فرنیچر کے نیچے ہوجانا چاہئے ۔ جو طلبہ مدرسہ میں موجود ہوں یا جو لوگ سینما دیکھ رہے ہوں انہیں ہوائی**

ملہ کی تنبیہ کے بعد اپنی عمارت نہیں چھوڑنی چاہئے رنہ وہ زیادہ خطرہ میں پڑجائیں گے ۔کسی صورت یں بھی " تماشہ" دیکھنے کے لئے باہر نہیں نکلنا چاہئے ۔

دہشت انگیز افواہوں کو نظر انداز کردو

مولوی دلدار حسین صاحب نے جو تیسری بات بتلائی وہ یہ تھی کہ افواہوں کی جانب مطلق توجہ نہ کی جائے کیونکہ ان سے سراسیمگی پھیلتی ہے ورجانوں کی حفاظت کے لئے جوتدبیریں اختیار کی جائیں ان کی تنظیم میں خلل پڑجاتا ہے ۔ اس سلسلہ میں ب نے جزائر برطانیہ کے شہروں مثلاً لندن ۔ کوونٹری اور ورٹ سمتھہ کے باشندوں نے جس اعلی ضبط کا اظہار کیا ھا اس کا تذکرہ کیا ۔ علاوہ ازیں آپ نے چنگ کنگ کے ھریوں کا بھی حوالہ دیا جو دشمن کے متواتر حملوں کے اوجود پرسکون رہے اور ہر وقت بلند ہمتی سے کام لیتے رہے اس طرح انہوں نے دشمن کے اصل مقصد کو کالعدم کردیا یعنی یہ کہ شہری آبادی کی اخلاق حالت گرجائے اور دہشت پھیل جائے۔

تمام ہدایتوں کی پابندی کیجئے

ان ہدایتوں کے علاوہ ہر شخص اپنے طور پر ایسی مزید حفاظتی تدابیر اختیار کرسکتا ہے جن پر کچھ زیادہ خرچ کرنا نہیں پڑتا لیکن جن سے ہر شخص کو اسکے خاندان کو اور ہمسایوں کو بے شمار فائدے پہنچ سکتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ عوام کی اکثریت بچاؤ کے ان مختلف طریقوں سے بالکل ناواقف ہے جنہیں ہوائی حملہ کے وران میں ضرور اختیار کرنا چاہئے ۔ ان کے لئے بہترین چارہ کار یہی ہے کہ وہ ان تمام ہدایات کی سختی سے پابندی کریں جو عہدہ داران متعلقہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً دی جائیں ۔ یہ ہدایات رسالہ ہذا میں مقامی اخباروں نیز پمفلٹ (اور لیفلٹ میں شائع کی جائینگی اور نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد کے ذریعہ بھی عوام تک پہنچادی جائینگی ۔

کارآمد ہدایتیں

حسب ذیل ہدایات بہت کارآمد ثابت ہونگی جس وقت ہوائی حملہ کا الارم (خطرہ کی گھنٹی) دیا جارہا ہو اگر آپ مکان میں موجود ہوں تو اس سے باہر مت نکلئے بلکہ دروازوں اور کھڑکیوں سے بھی دور ہوجائیے ۔ اگر دروازوں کھڑکیوں اور روشندانوں پر شیشے لگے ہوئے ہوں تو ان کے بجائے لکڑی کے تختے لگادیجئے بشرطیکہ یہ ممکن ہو اور آپ میں اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت ہو ۔ ورنہ ان شیشوں کے اندرونی جانب مقوہ ۔ موٹا بھورا کاغذ یا کپڑا چپکا دیجئے ۔ ہوائی حملہ کے وقت پناہ لینے کے لئے گھر کے سب سے اندرونی کمرہ یا غلام گردش ((Passage)) کا انتخاب کرلیجئے اور ہوسکے تو اسے پہلے ہی سے زیادہ مضبوط و مستحکم بنا دیجئے ۔ پائیدار فرنیچر مثلاً میز یا تخت وغیرہ پناہ لینے کے لئے موزوں ہوسکتا ہے ۔ جب کبھی ہوائی حملہ ہورہا ہو پس و پیش کئے بغیر اس قسم کے فرنیچر کے نیچے چھپ جانا چاہئے ۔ اس سے آپ کی مزید حفاظت ہوجائے گی ۔ ہر رات تمام روشنیوں پر بھورے یا سیاہی مائل سبز رنگ کے کاغذ کا غلاف چڑھا دینا چاہئے تاکہ روشنی دروازوں اور کھڑکیوں کے باہر نکلنے نہ پائے ۔

پہلے ہی سے روشنی کا انتظام کرلیجئے

بہت ممکن ہے کہ رات کے وقت ہوائی حملہ کے دوران میں عارضی طور پر برقی روشنی کا انتظام بند کردیا جائے ۔ اس قسم کی ناگہانی صورت کے لئے تیار رہئے اور پہلے ہی سے برقی ٹارچ ۔ لیمپ ۔ قندیل ۔ موم بتیوں اور دیا سلائی کی ڈبیوں کا انتظام کرلیجئے ۔

اگر آگ لگ جائے

آتش افروز بموں (Incendiary bombs) سے آگ لگ جانے کا قوی احتمال ہے ۔ ایسے سانحات کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے ہی سے بالٹیوں اور گھڑوں میں پانی بھر کر رکھئے اور کافی مقدار میں ریت بھی فراہم کرلیجئے ۔ ٹٹیوں اور گھاس پھوس کے سائبان وغیرہ جنہیں بہت جلد آگ لگ جاتی ہے قبل از قبل ہی نکال دینا چاہئے ۔ اس طرح آگ پھیلنے کا خطرہ دور ہوجائے گا ۔

کھلی جگہ میں کیا کرنا چاہئے

اگر آپ ہوائی حملہ کے وقت کسی کھلے مقام پر ہوں اور کوئی پناہ گاہ قریب نہ ہو تو آپ پر لازم ہے کہ فوراً زمین پر اوندھے لیٹ جائیں خواہ آپ کسی کاڑی میں بیٹھے ہوئے ہوں یا پیدل ہوں ۔ مزید بچاؤ کیلئے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیجئے ۔ جب تک ہوائی حملہ ختم نہ ہو اسی طرح زمین پر پڑے رہئے ۔ عوام کے لئے موزوں مقامات پر پناہ گاہیں بنائی جارہی ہیں ۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آپ بلا تامل سختی کے ساتھ ان ہدایات کی تعمیل کیجئے جو عہدہ داران متعلقہ وقتاً فوقتاً دیا کریں ۔ ہوائی حملہ کے دوران میں جو کچھ کرنے کو کہا جائے اس کی پابندی کیجئے اور

جو کچھ نہ کرنے کے لئے کہا جائے اس سے باز رہئے۔ بہر صورت دہشت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سے خود آپ کے لئے اور دوسروں کے لئے خطرہ پیدا ہوجائیگا کھلی جگہ یا سڑک پر دوڑتے رہنا بھی خطرناک ہے حملہ کے وقت سڑک بالکل خالی رہنی چاہئے۔ اگر آپ اپنے مکان سے دور ہوں تو ہوائی حملہ کے وقت مکان واپس ہونے کی کوشش مت کیجئے۔ آپ جس مقام پر بھی ہوں وہیں پناہ ڈھونڈ لیجئے۔

اس مضمون کے ساتھ ایک پرچہ بھی منسلک کیا جاتا ہے تاکہ آپ کو فوراً معلوم ہوسکے کہ ہوائی حملہ کے وقت کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ اس پرچہ کو علحدہ کرلیجئے اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھئے اپنے تمام متعلقین اور ملازمین کو پرچہ مذکور پڑھنے دیجئے یا پڑھکر سنائیے۔ اس بات کا اطمینان کرلیجئے کہ آپ کے مکان کی خواتین اور بچوں نے جملہ ہدایتیں اچھی طرح سمجھ لی ہیں۔ خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں البتہ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے جو پہلے ہی سے آگاہ ہوتا ہے وہی پہلے سے تیار رہتا ہے۔ افواہوں کو باور نہ کیجئے۔ پریشانی کے زمانہ میں افواہیں عام طور پر پھیلا کرتی ہیں ان میں سے بعض تو بہت دہشت ناک ہوتی ہیں۔ جب تک عہدہ داران مجاز ہوائی حملہ کی اطلاع نہ دیں یہ باور کرنیکی کوئی وجہ نہیں کہ عنقریب ہوائی حملہ ہونے والا ہے۔ عہدہ داران مجاز ہوائی حملہ کی اطلاع دینے کی مختلف تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ جن سے آپ کو بہت جلد آگاہ کیا جائیگا۔

فوری طبی امداد (First-aid) کی جماعتوں کا آغاز ہوچکا ہے۔ جو لوگ خود کو مصروف رکھنا چاہتے ہوں وہ ان جماعتوں میں شریک ہوسکتے ہیں۔

معزز ناظرین

اگر آپ کو "معلومات حیدرآباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ معلومات عامہ سرکار عالی۔ حیدرآباد۔ دکن۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھیے۔

سیاسی اختلافات سے قطع نظر

مشترک خطرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے

حیدرآبادی لیڈروں کا طرز عمل

مشرق بعید میں جنگ نے جو نازک صورت حال پیدا کردی ہے اس پر غور کرنے کے لئے پچھلے مہینہ میں بلدہ حیدرآباد کے ممتاز غیر سرکاری مسلم اور ہندو نمائندے جمع ہوئے تھے انہوں نے ایسے شاندار جذبہ عمل کا اظہار کیا ہے جس کے دور رس نتائج ضرور مملکت حیدرآباد اور اس کے باشندوں کے لئے مجموعی طور پر مفید ثابت ہونگے ۔ حکومت سرکارعالی اور مقامی اخبارات دونوں نے اس روش کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے ۔ ان قایدین نے متفقہ طور پر سیاسی اختلافات کو فی الوقت پس پشت ڈال کر جنگ کے روز افزوں خطرہ سے مالک اور ملک کے جان و مال و عزت کی حفاظت کے لئے ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کی تنظیموں میں حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کا تہیہ کیا ۔

مشترکہ بیان

ان ہندو مسلم قایدین کا مشترکہ بیان حسب ذیل ہے
"مشرق بعید کی جنگ نے ہندوستان میں جو نازک صورت حال پیدا کردی ہے اس سے حیدرآباد خارج نہیں سمجھا جاسکتا ۔ ایسے نازک موقع پر ہم محسوس کرتے ہیں کہ وقت کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم اپنے سیاسی اختلافات سے قطع نظر کرکے مالک اور اہل ملک کی جان و مال اور عزت کی حفاظت اپنا اولین فرض قرار دیں۔ سیاسی مسایل اور سرگرمیوں کا جاری رہنا ہم اس وقت قطعاً نامنا سب تصور کرتے ہیں اور متفقہ طور پر حکومت سرکارعالی کی خدمت میں شہری دفاع اور ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے حسب ذیل تجاویز پیش کرتے ہیں ۔

(۱) ہمارا یہ پرزور مطالبہ ہے کہ حضرت اقدس و اعلی اور خانوادۂ شاہی کے لئے حفاظتی تدابیر فوری طور پر اور نہایت مکمل طریقہ سے روبہ عمل لائی جائیں ۔

(۲) ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کی تنظیم سے متعلق ایک مجلس شہری دفاع قایم کی جائے جو سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ہو ۔

(۳) حکومت سرکارعالی ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری محافظ دستوں کی تنظیم سے متعلق فوری اعلان کرے۔

(۴) اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ ذرائع حمل و نقل اور آمد و رفت کے وسایل بالخصوص اشیاء خورد و نوش کی درآمد و ذخائر آب کی حفاظت کا موثر انتظام کیا جائے اور ان امور کو وہی اہمیت دی جائے جو مساعی جنگ کو حاصل ہے ۔

(۵) پبلک کو حفاظتی تدابیر اختیار کرنے سے متعلق تفصیلی ہدایات دئے جائیں ۔

(۶) ہماری قطعی رائے ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دستوں کی تنظیم کے لئے فرقہ واری ادارے قایم نہ کئے جائیں اور اگر ایسے ادارے قایم ہوں تو ان سے کام نہ لیا جائے ۔

(۷) ہماری رائے میں حیدرآباد جیسے غیر محفوظ شہر میں بلیک اوٹ (عمل تاریکی) کی ضرورت نہیں ہے اس سے پبلک میں ایک طرح کی دہشت پیدا ہوتی ہے ۔ اور تاریکی کی وجہ سے حادثات کا بھی اندیشہ ہے ہم پبلک سے متوقع ہیں کہ مذکورالصدر امور میں حکومت سے کامل اشتراک عمل کریں ۔ شہری دفاعی کمیٹیوں اور شہری حفاظتی دستوں میں جب وہ قایم ہوجائیں تو ہم سب شریک ہونگے اور پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بلا لحاظ مذہب و ملت شہری حفاظتی دستوں میں شریک ہوں اور حفاظتی تدابیر کو روبہ عمل لانے میں کامل تعاون کریں افواہوں اور دہشت پھیلانے والی خبروں پر اعتماد نہ کریں دہشت زدگی ایسے حالات میں سخت مصیبت کا ذریعہ بن جاتی ہے ۔ اس سے احتراز ضروری ہے ۔

حکومت کی جانب سے مشترکہ بیان کا خیر مقدم

پبلک لیڈروں کے طرز عمل کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت نے مندرجہ ذیل کمیونکے جاری کیا ہے :-
" ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاعی تدابیر کی نسبت بعض ہندو اور مسلم نمائندوں نے جو مشترکہ بیان جاری کیا ہے اسے حکومت سرکارعالی پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور جو حضرات اس کا باعث ہوئے اور اس میں شریک ہوئے ہیں انہیں مبارک باد دیتی ہے کہ انہوں نے حیدرآباد کی بہترین روایات کے مطابق دو بڑے فرقوں کے مابین رشتہ اتحاد مستحکم کرنے کے لئے صورت حال پر حقیقت پسندانہ نظر ڈالی ہے ۔ مشترکہ بیان میں جو درخواست کی گئی ہے اس سے استفادہ کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی چاہتی ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے لئے جو تدبیریں اختیار کی جائیں ان میں دستخط کرنے والوں اور دیگر پبلک کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ قریبی طور پر شریک کرے ۔ چنانچہ بہت جلد اس اشتراک عمل کو باقاعدہ شکل دی جانے والی ہے حکومت سرکارعالی کو توقع ہے کہ مختلف فرقوں نے اپنے باہمی مفادات نیز اپنے اور حکومت کے مفادات کی وحدت کا اس موقع پر جو اظہار کیا ہے وہی طرز عمل دوسرے معاملات میں بھی جو قومی نقطۂ نظر سے اتنے ہی اہم ہیں نمایاں رہا کرے گا ۔

ہندوستان تاریخ کے چوراہے پر

حقیقی قومی جذبہ کے ارتقاء کی شدید ضرورت

سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں طیلسانین عثمانیہ کو دیوان ڈراونکور کی نصیحت

سچیوتماسر سی پی راماسوامی آیر دیوان ٹراونکور نے ماہ گزشتہ جامعہ عثمانیہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں ہندوستانی طلباء سے گہرا تعلق رکھنے والے مختلف موضوعات پر عملی اور ٹھوس مشورے دئے اپنے خطبہ میں آپ نے بطور خاص مشرق بعید میں جنگ کے باعث جو موجودہ نازک صورت حال ہے اس کا تذکرہ کیا جس کا تمام ملک کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حقیقی قومی جذبہ کے ارتقا کی شدید ضرورت جتلائی ہے سطور ذیل میں موصوف کے خطبہ کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

ہندوستان تاریخ کے چوراہے پر

جنگ کے باعث جو موقف رونما ہوا ہے اس کا اور ہندوستان پر اس کے اثرات کا ذکر کرتے ہوے سر راماسوامی نے فرمایا ”یہ بار بار دھرایا گیا ہے جس سے طبیعت اکتاگئی ہے کہ ہم تاریخ کے ایک چوراہے پر کھڑے ہیں ایسے بیانات حال حال تک خطیبانہ زور و شور سے دئے جاتے رہے لیکن شاید اس کے معنے کو پورے طور پر محسوس نہیں کیا گیا۔ لیکن اب جب کہ دشمن ہمارے درواز ے کھٹکھٹا رہا ہے اور ہمارے گرد و پیش پر بے رحمانہ اقدام کا مظاہرہ ہو رہا ہے وہ شخص اندھا ہے جو یہ محسوس نہیں کرتا کہ نئے اور عدیم النظیر نازک مسایل اب ہمارے نوجوانوں کو درپیش ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ حقیقی قومی جذبہ کو ترقی دی جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تاج اور والیان ریاست کی باقاعدہ مسلح افواج کے علاوہ ایک شہری فوج تیار کی جائے۔ جو بے علم اور بے ضبط مجمع پر نہیں بلکہ وطن پرست نوجوانوں کے متحدہ گروہوں پر مشتمل ہو جو جسمانی قابلیت سائنٹیفک ٹریننگ اور احساس استحکام سے جسمانی اور نفسیاتی اقدام کو پسپا کرنے میں مدد دے اور امن و رفاقت کا نیا دور قایم کرنے میں حصہ لے (خدا کرے ایسا جلد ہو)“

چینی طلبہ

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوے آپ نے فرمایا کہ ”اس فرض کو طلبائے چین جو ہماری طرح نسلی اور فرقہ واری دشواریوں میں مبتلا ہیں اس خوبی سے انجام دے رہے ہیں کہ اسے دنیا آسانی سے فراموش نہیں کرسکتی“ آپ نے فرمایا کہ اگر چینیوں کی طرح جانبازی نہ دکھائی جائیگی تو اس سر زمین کے نوجوانوں میں ہندوستانی قومیت کی تکمیل ناکام نہ ہوئی تو ضرور دور جا پڑیگی۔

اتحاد کی ضرورت

اس ضمن میں سر راماسوامی نے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد کی شدید ضرورت جتلاتے ہوے فرمایا کہ ”کیا میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے اس ممتاز اجتماع میں تقریر کرتے ہوے زور نہیں دے سکتا کہ ہم افتراق پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں اور آپس میں ملانے والی چیزوں کو عزیز رکھیں کیا اس یادگار سبق کا ذکر کرنا گستاخی ہوگی جو قرآن نے اصول بتاتے ہوے دیا کہ تمام ملتوں میں پیمبر اور ہادی گزرے ہیں۔

جامعہ کا مقصد

پھر آپ نے قیام اتحاد کی نسبت جامعہ کے فرائض کا ذکر کیا ” ایک جامعہ اپنا مقصد بہترین طور پر اسوقت پورا کرسکتی ہے جب وہ ان اشخاص کے ذہن اور جذبات کو ضبط میں رکھے جو اس کے ماحول میں ہوں تاکہ جیو اور جینے دو اور باہمی رواداری کی پالسی روبہ عمل آئے۔ جو ایک ترکہ ہے جو اشوک اور اکبر اور ان کے بہت سے ممتاز جانشینوں نے چھوڑا ہے“۔ ایک جامعہ اپنے اعتبار سے نہ صرف علم کے دائرہ میں بلکہ نوع انسان کی جسمانی نفسیاتی جذباتی نیز دماغی وسیع اور متعدد ضروریات سے عہدہ بر آہونے کےلئے ہمہ گیر ہو۔ مختصر یہ کہ جامعہ زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھے اور زندگی کیلئے تیاری کا کافی سامان فراہم کرے۔ ” جامعاتی زندگی کا پس منظر آزادی نیز ضبط ہونا چاہئے لکچر کے کمرے اور مباحثہ کے ہال کی چار دیواری کے اندر فکر و تقریر اور بحث کی انتہائی آزادی ہونی چاہئے۔ معلم یا متعلم کے تعلقات میں مزاحمت نہ ہونی چاہئے۔ لیکن اس آزادی کا صحیح استعمال کامل ضبط و انضباط چاہتا ہے جس کا مطلب جلسہ اور بازار اور اجتماع عام کی بیرونی سیاسیات اور ناگزیر نزاع اور ہیجان سے دوری ہے جو نوجوان مردوں اور عورتوں کی صورت میں ایسے دور کےلئے محفوظ رہے جب کردار کی تشکیل ہوتی ہے تو مربوط خیالات بنتے ہیں اور جامعہ کی آزمائش میں ذہن اور اسپرٹ کی صورت گری ہوتی ہے تاکہ اس کے طلباء دنیا کے مسایل کا مقابلہ توازن صحت عزم اور دور اندیشی سے کرسکیں“۔

اتحاد آفریں رجحانات

زمانہ قدیم میں مختلف ممالک اور مختلف مذاہب کے پیرووں کے درمیان جو اتحاد آفریں رجحانات کارفرمارہے ہیں۔ انہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد سر راماسوامی نے فرمایا۔ ” اگر میں نے ان اتحاد آفریں

جحانات اور ترقیوں کا کسی قدر تفصیل ذکر کیا ہے
تو اس کی غرض و غایت پوری طاقت سے اس پر روز
دینا ہے کہ علم اور ادب اور فنون کی قلمروؤں میں
الگ الگ درجے نہ تھے اور نہ ہونے چاہئیں اور یہ کہ
نفوذ اختیار و انجذاب کے طریقے کئی زبانوں سے باہمی
فایدہ کے لئے جاری رہے ہیں تو پھر کیوں یہ ترقی
اب رک جائے اور اندرونی و بیرونی زندگی کی تمام
سرگرمیوں پر حاوی نہ ہوجائے اور ہر قسم کی عدم
رواداری اور تنگ نظری دور نہ ہوجائے اور اختلاف
کے بجائے بنیادی اتحاد پر زور نہ دیا جائے۔ میرے
خیال میں یہ اولین خدمت ہے جو جامعات قومی
زندگی کیلئے کرسکتی ہیں دوسرا فرض نظام تعلیم میں
تبدیلی ہے تاکہ تعلیم یافتہ بے روزگاری دور کی جائے
اور تعلیم یافتہ آدمی کو ھندوستانی زرعی و تجارتی زندگی
کا جزو کلی بنایا جائے۔

جامعہ عثمانیہ

اپنے خطبہ کے دوران میں سر راماسوامی نے توصیفی
الفاظ میں جامعہ عثمانیہ کا ذکر کرتے ہوے فرمایا کہ
جامعہ دماغی بار کم کرنے میں ذھنی اپج کے نشو نما
کا سامان فراھم کرنے میں اور اعلی تعلیم یافتہ افراد اور
عوام کی درمیانی خلیج کو دور کرنے میں کامیاب رھی
حالانکہ یہی امور حال حال تک ھندوستانی جامعات کی
ناگوار خصوصیات رہ چکے ہیں ’’ ذریعہ تعلیم کےلئے
اردو کا انتخاب ، جامعہ کا وحدانی اصول تعلیم اور
دارالترجمہ نیز طلبہ کی بڑی تعداد کےلئے اقامت خانوں
کا معقول انتظام ، یہ سب امور ایسی بنیاد فراھم کرتے
ہیں جس پر ایک نفیس اور زبردست عمارت کھڑی
کی جارھی ہے ان میں سے بعض نقاط پر اختلاف رائے رھا ہے
لیکن کون انکار کرسکتا ہے کہ یہ تجربہ نہ صرف کئے جانے
کے لائق تھا بلکہ ایک قیمتی سبق بھی ثابت ہوا ‘‘ ۔

دارالترجمہ

’’ان کاغذات سے جو میرے سامنے رکھے گئے میں
نے دیکھا کہ قیمتی نتائج حاصل ہوے ہیں حیوانیات
اور ذرہ کی حرکیات سے لیکر ادبی اور تاریخی کتب عالیہ
تک کے ترجموں کی (۰۰ ۴) سے زیادہ اشاعتیں عمل میں
آئی ہیں آپ کے تحقیقاتی اداروں نے ریاضیات علوم طبیعیہ
اور حیوانات میں نمایاں نتایج پیش کئے ہیں اور یہ تجربے
دعوی کیا جاتا ہے کہ اردو کے ذریعہ تعلیم بنائے جانے
سے ان کارناموں میں رکاوٹ نہیں پڑی بلکہ مدد ملی ہے ‘‘

جواب شاہانہ

اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ نے جوبلی
مبارک کے موقع پر جامعہ کی مجلس اعلی کے سپاسنامہ کا
جو جواب ارشاد فرمایا ہے اس کا بھی دیوان ٹراونکور نے
تذکرہ کیا ۔ اس موقع پر اعلی حضرت بندگان عالی نے
جامعہ کے رہنما اصول متعین فرماتے ہوے ایسی
وسیع النظری پر جو باھمی رواداری سے اور ایسے اتحاد پر
جو ثقافتوں کے امتزاج اور اجماعی زندگی سے پیدا ہو ،
زور دیا تھا ۔ سر راماسوامی نے فرمایا کہ یہ حیرت کا
مقام نہیں اگر جامعہ عثمانیہ ایسے پیام مبارک کے تحت
ترقی کرتی گئی اور آج اپنے ساتھی اداروں میں ممتاز مقام
رکھتی ہے ۔

نئے طیلسانین کو مشورہ

نئے طیلسانین سے مخاطب ہو کر سر راما سوامی نے
فرمایا ’’اس سال کے طیلسانین کو مجھے کوئی خاص پیام نہیں
دینا ہے سوائے اس کے کہ زمانہ پرخطر ہے اور
ھمارے مسایل پیچیدہ ہیں جو آپ سے متعدد اور
مختلف مطالبات کرتے ہیں آپ میں سے بعض
شاندار طور پر کامیاب ہوے ہیں اور بعض کو اتنی
شاندار کامیابی نہیں ہوئی۔ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ کامیابی
کے دروازہ پر یہ لفظ لکھا ہوتا ہے ” ڈھکیلو “ مگر
لوگوں کو جو منکسر المزاج ہیں یہ خیال اکثر تلخ
گزرتا ہے لیکن چاہے آپ کی تعلیمی کامیابی کچھ ہی
ہو اور آپ اس کامیابی کو چاہے کسی طرح استعمال
کریں ‘‘ یہ بات ذھن نشین رکھئے کہ تیاری کے اس
دور ھی میں آپ کو آئندہ توقعات اور نصب العین کا
تعین کرلینا چاہئے تاکہ ھماری زندگیاں رائیگاں نہ ہوں ۔

ہماری جنگی کوششیں

حیدرآبادی سرمایہ اغراض جنگ کی مجلس عاملہ کی جانب سے نواب صدر اعظم بہادر نے بماہ گزشتہ ماہوار چندوں کے لئے جو اپیل فرمائی تھی اس کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے - چنانچہ چندوں کی رفتار و مقدار میں نمایاں اضافہ ہوگیا اور اس فنڈ کا مجموعی سرمایہ (۶۲۲۶۶۰) روپے (۱۰) آنے (۲) پائی سکہ عثمانیہ اور (۱۳۰۷۵۳) روپے (۱۰) آنے (۳) پائی سکہ کلدار تک پہنچ چکا ہے۔ اس فنڈ کی جانب سے حال ہی میں جو عطیے دیے گئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے - ایک ہزار پونڈ کی رقم اسٹریلیا کے اس فنڈ میں داخل کی گئی جو اسٹریلوی جہاز ''سڈنی'' کے بجائے دوسرا جہاز تعمیر کرنے کے لئے نھولا گیا ہے - جہاز مذکور دوران جنگ میں ڈوب گیا تھا - پانچ پانچ ہزار کے دو چندے برما اور ملایا میں ہوائی حملوں سے جو جانی و مالی نقصانات ہوے ہیں ان کی تلافی کے لئے د[illegible] (۲۰) روپے لندن کے ''شاہی ہوائیہ کے [illegible] میں داخل کئے گئے -

* * * * *

اضلاع کے باشندوں کو بھی اس مملکت کی عام مساعی جنگ میں شریک رکھنے کے لئے (۱۰۸) ضلع واری اور تعلقہ واری کمیٹیاں جنگ شروع ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد سے کام کررہی ہیں - ان کی نوعیت بڑی حد تک غیر سرکاری ہے۔ان تنظیمی اداروں کی کوششوں کے نتائج دیکھکر کہا جاسکتا ہے کہ ان کے قیام کا مقصد کما حقہ تکمیل پا چکا ہے - اب تک ان کے توسط سے حیدرآبادی سرمایہ اغراض جنگ میں (۳۳۳۱۰۵) روپے جمع ہوے ہیں گزشتہ سال ''حیدرآبادی ہریکن فنڈ'' کے لئے جو ۲ ½ لاکھ کی رقم جمع ہوئی تھی اس میں بھی ان کمیٹیوں کے (۱۰۹۱۸۷۸) روپے شامل تھے - انہی کمیٹیوں کی کوشش سے مملکت حیدرآباد کی دیہی آبادی نے حکومت ہند کے دفاعی قرضوں کے تحت سوا دو لاکھ کا مجموعی سرمایہ شریک کیا ہے -

نواب خسرو جنگ بہادر صدرالمہام فوج شہر حیدر آباد میں دفاعی خدمات کی نمایشی گاڑی کی حالیہ آمد کے موقع پر فوجی مظاہرات کا افتتاح فرمارہے ہیں ۔

* * * * *

سمندر پار فو[illegible] - کی تفریح کی خاطر گشتی سینما Mobile [illegible]inema [illegible] کے لئے حیدرآباد نے جو (۰۰۰۰۰) روپیوں کا عطیہ دیا ہے اس کا حکومت ہند کے جنرل ہیڈ کوارٹرز (فوجی مستقر) کی جانب سے پر خلوص شکریہ ادا کیا گیا ہے- تجویز یہ ہے کہ یہ سینما گاڑی، رویں ہندوستانی انفنٹری ڈیویژن کے حوالہ کردی جائے - اور اس کا نام '' نمبر (۱۶) حیدرآبادی آئی - اے - او - سی گشتی سینما'' رکھا جائے - اس سینما گاڑی پر ایک تختی لگائی جائیگی جس پر [illegible] تحریر کیا جائے گا کہ یہ حکومت حیدرآباد کا عطیہ ہے -

اسی طرح ایک اسپٹ فائر طیارہ خرید نے کے لئے جسکا نام ''[illegible] ایچ دی نظامس اسٹیٹ ریلوے'' ہوگا حکو[illegible] کی ریلوے کی جانب سے پانچ ہزار

ونڈ کا عطیہ وصول ہونے پر برطانوی وزیر طیارہ سازی نے اظہار تشکر کیا ہے -

وزیر طیارہ سازی لفٹننٹ کرنل مور برا بزن نے عالیجناب معزز صدر اعظم بہادر باب حکومت کے نام ۱۸ - فبروری سنہ ۱۹۴۲ع کو حسب ذیل تار بھیجا ہے -

''ایچ - ای - ایچ دی نظامس اسٹیٹ ریلوے کی جانب سے ایک اسپٹ فائر طیارہ کی خریدی کے لئے جو مزید عطیہ دیا گیا ہے اس کے لئے میں پرخلوص ہدیہ تشکر بھیجتا ہوں یہ طیارہ شاہی ہوائیہ کے علاوہ ان لوگوں کی بھی مزید تقویت اور ہمت افزائی کا باعث ہوا ہے جو طیارہ سازی جیسی اہم صنعت میں مصروف ہیں - اور اپنے معطیوں کی وفادارانہ امداد کی شاندار گواہی دے رہا ہے ''-

حیدرآبادی خواتین کی مساعی جنگ نہایت شاندار رہیں ان کی جنگی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں (بابتہ سہ ماہ مختتمہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع) جن حالیہ امدادی کوششوں کا ذکر کیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد اچھے تاثرات پیدا ہوتے ہیں - اس مدت میں کمیٹی کے توسط سے سمندر پار فوجیوں کے لئے (۵۷۸) تحفے - کتابوں اور رسالوں کے دس صندوقچے - ٹائیلٹ کے سامان مٹھائیوں سامان تحریر اور دوسری اشیاء کے تین صندوق اور (۹۰,۰۰۰) سگریٹوں سے بھرے ہوے (۶) صندوق روانہ کئے گئے - ان کے علاوہ کرسمس کے زمانہ میں لڑنے والے فوجیوں کو ایک ہزار تحفے بھیجے گئے - '' کرسمس بکس فنڈ '' کی مابقی رقم جو (۴۷۵) پونڈ تھی شاہی ہوائی فوج کے حیدرآبادی دستہ کے نام ارسال کی گئی - آخر الذکر تحفہ کے اعتراف کے طور پر لیڈی گڈنی کو حسب ذیل خبری تار وصول ہوا - ''براہ مہربانی کرسمس کے شاندار تحفوں کے لئے ہمارا شکریہ قبول فرمائیے - اور شہزادی برار باشندگان حیدر آباد اور سکندر آباد کی خدمت میں ہدیہ تشکر پہنچا دیجئے - ویائس - (۲۰۳) وان دستہ'' -

* * * * *

حیدرآبادی خواتین کے جنگی کوششوں کے مرکز میں جو کام جاری ہے وہ ہمت افزائی کے علاوہ عوام کے تعاون اور اشتراک عمل کا بھی مستحق ہے اس وقت تک متعدد ہندوستانی اور یوروپین خواتین اس میں شریک ہوچکی ہیں - ہر ہائی نس شہزادی برار اس مرکز کی صدر ہیں اور بیگم مہدی یار جنگ - لیڈی ٹاسکر - بیگم کمال یار جنگ - رانی صاحبہ امرچنتا - بیگم رستم جنگ اور رانی صاحبہ چنچولی نائب صدر ہیں - یہ مرکز نہ صرف لڑنے والے فوجیوں کے لئے تحفے فراہم کرتا اور انہیں بھیجنے کا انتظام کرتا ہے بلکہ سینے پرونے - بننے - زخمی فوجیوں کے لئے پٹیاں تیار کرنے اور ہسپتال کی دیگر ضروریات مہیا کرنے کا کام بھی انجام دیتا ہے - ان چیزوں کو بھیجنے اور مرکز کی کارگزاری کا رکارڈ رکھنے میں جس سلیقہ سے کام لیا جاتا ہے وہ دیکھنے کے لایق ہے - ان کوششوں سے سال بہ سال جو نتایج برآمد ہوئے ہیں وہ بھی تعریف و توصیف کے مستحق ہیں - قابل ذکر بات یہ ہے کہ مختلف اشیاء تیار کرنے کے لئے ہمیشہ ملکی سامان حاصل کیا جاتا ہے مثلاً مختلف حیدرآبادی گرلیوں کا کپڑا اور مرکز مصنوعات دیہی - محابس سرکار عالی اور دیگر اداروں کی صنعتی پیداوار استعمال کی جاتی ہے - خوش قسمتی سے اس مرکز کو بعض کاروباری افراد اور فوج کے کتہ داروں کی عنایت سے ضروری سامان (الماریاں وغیرہ) مل گیا ہے سر اکبر حیدری مرحوم نے بھی ایک الماری کے علاوہ سینے کی مشین مرحمت کی تھی جو نہایت کار آمد چیز ہے -

اسی اثنا میں اس کمیٹی کی جانب سے جنگی کشتی موسوم ''حیدرآباد'' کے ملاحوں کو پوستین کے جیاکٹ ہلمیٹ اور دستانے بھیجے گئے اور برطانوی جہاز ''ایچ - ام اس کوونٹری'' کے ملاحوں کے نام بھی تحفے روانہ کئے گئے - جہاز مذکور کے بعض ملاح حکومت سرکار عالی کی دعوت پر حیدر آباد آئے تھے -

۱۵ - فبروری کو بھی اس کمیٹی نے کثیر مقدار میں فوجیوں کے آرام و آسایش اور ہسپتالی ضروریات کا سامان نیز تحفے ارسال کئے - جن کی تفصیل حسب ذیل ہے اردو کتابوں کے ۶ صندوقچے - بنی ہوئی اشیاء کے تین صندوقچے جن میں (۱۰۰) پل اوور - ۳۲ مفلر - ۲۲ جوڑ دستانے - ۵۵ ساعد پوش (Mittens) ۱۹ بلاکلا والوپیاں (Balaclava) اور دیگر (۷۰) عدد اشیاء شامل تھیں - (۱۵) صندوقچوں میں ہسپتالی ضروریات کی (۶۵۶۷) چیزیں بیماروں اور زخمیوں کے لئے بھیجی گئیں - جن میں (۱۰۰۰) پٹیاں - (۳۰۰) سرجیکل پیڈ (Surgical Pads) (۲۰۰) سوکھ گدیاں (Swabs) - (۱۸۰) ایسی پٹیاں جو متضرر ہاتھ کو سہارا دینے کے لئے گلے میں ڈالدی جاتی ہیں (Slings) (۱۰۰) پائجامے اور اتنے ہی معذوروں کے جیکٹ (Helpless Jackets) شامل تھے علاوہ ازیں (۵۶۶۵) متفرق اشیاء بھیجی گئیں -

کمیٹی نے بمبئی کے ایک شفاخانے کو معذوروں کو خوراک پہنچانے کے (۱۹۸) فیڈرس (Helpless Feeders) بھیجے اور اہل سکندر آباد کے اشتراک سے ایک رخصت ہونے والی یونٹ (Unit) کو حسب ذیل تحفے دیئے - (۵۰۰۰) سگریٹ (۵۰۰) کتابیں رسالے اور مصور پرچے - (۵۰) کھیل اور معموں کے سامان - اور مٹھائیوں کے (۵۰) ڈبے -

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۲)

اشیاے جنگ کی بہم رسانی کے لئے دیسی وسائل کے استعمال میں ترقی

ہندوستانیوں کی دماغی قوت کی کامیابی مزید تجاویز اور ایجادات کی ضرورت

حکومت ہند کے محکمہ دفاع (نئی دھلی) کی جانب سے حسب ذیل پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔

''گزشتہ چار مہینوں میں سپلائی ڈیولپمنٹ کمیٹی (مجلس ترقی رسد) کے صدر دفتر میں ایک سو سے زائد اختراعی تجویزیں وصول ہوئیں اور ممکن ہے کہ ان میں سے سات تجاویز ہندوستان میں اختیار کی جائیں نو تجاویز مزید غور اور مطالعہ کے لئے انگلستان بھیجی گئی ھیں۔

امکانی مفید تجاویز کے (۱۶) فی صد کا یہ تناسب اس ½ فی صد کے مقابلے میں حد درجہ امید افزا ہے جو برطانیہ کے باشندوں کی پیش کی ہوئی تجاویز میں سے منسٹری آف سپلائی (محکمہ وزارت رسد) نے اب تک قبول کیا ہے۔

چند مہینے پہلے سپلائی ڈیولپمنٹ کمیٹی (مجلس ترقی رسد) قایم کی گئی تاکہ فوج بحریہ اور ہوائیہ کے ساز و سامان کی اصلاح کے لئے جو ایجادات اور تجاویز ہوں ان پر غور کیا جائے اور ان کے تیار کرنے میں دیسی اشیاء کا زیادہ استعمال کیا جائے۔

جنگ ہندوستان کے قریب پہنچنے کی وجہ سے یہ ضرورت اور بھی زیادہ شدید ہوگئی ہے کہ ملک کے ان تمام ذخائر کو جو دستیاب ہوسکتے ھیں کام میں لایا جائے۔ اس کا امکان ہے کہ جیسے وقت گزرتا جائے گا اشیاء کی قلت بڑھتی جائے گی اور لوگ اپنی اپنی جدت طبع سے کام لیکر نئی نئی اشیاء اور نئے نئے طریقے تجویز کرسکتے اور اس طرح اس قلت پر غالب آنے میں بڑی حد تک مدد کرسکتے ھیں۔

اس لئے سپلائی ڈیولپمنٹ کمیٹی متوقع ہے کہ اسے ہرقسم کی مزید تجاویز اور خیالات سے آگاھی بخشی جائے گی۔ ہندوستان کے مشہور ماہر سائنس سر ایس ایس بھٹناگر (ڈایرکٹر آف دی بورڈ آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ) کا کمیٹی کو تعاون حاصل ہے۔ ایسے ماہر اشخاص جو ہندوستان کی مساعی جنگ کو ترقی دینے کی خاطر نئے طریقے اور نئی اشیاء دریافت کرنے کی غرض سے اپنے تجربات کام میں لانا چاھتے ہوں کمیٹی انہیں مدد دینے اور ان کی رهبری کرنے کے لئے تیار ہے''۔

بسلسلہ صفحہ (۱۱)

سر کیمرن بیڈ نوک چیف کمشنر نے ۱۹۔ جنوری کو ''حیدرآباد نرسنگ ڈویژن'' کا معائنہ کیا ماہ مختتمہ ۲۳۔ جنوری سنہ ۱۹۴۲ع میں اس ڈویژن'' نے ہندوستانی فوجی ہسپتال (Indian Military Hospital) کو چھ رضاکاروں کی خدمات بہم پہنچائیں (Volunteer Service Men) تاکہ وھاں مزید عملہ کی جو سخت ضرورت تھی اس کی تکمیل ہو۔

اس اثناء میں آٹھ افراد کی جس اولین جماعت نے امدادی خدمات تیمارداری (Auxiliary Nursing Services) کے نصاب کی تکمیل کی اس میں حیدرآباد نرسنگ ڈویژن کے چار افراد شریک تھے۔ اس ڈویژن کے اور ایک رکن کو اس مہینے تربیت کے لئے سیاسون ھاسپٹل (Sasson Hospital) پونا کو بھیجا جارھا ہے۔

صنعتی تحقیقات اور جنگ

حیدرآبادی سرگرمیاں

جدید مجلس نے آٹھ اسکیمیں منظور کی ہیں

"حیدرآبادی سائنٹفک اینڈ ریسرچ بورڈ" نے جو حال ہی میں نواب سر عقیل جنگ بہادر صدر المہام تجارت و صنعت و حرفت کے زیر صدارت قائم ہوا ہے آٹھہ تحقیقاتی اسکیمیں منظور کیں - مختلف کمیٹیوں نے جو اسی غرض و غایت کے تحت تشکیل پائی تھیں ان اسکیموں کی تجاویز پیش کی ہیں - چنانچہ اسی سال انکا آغاز ہوجائے گا - بورڈ نے اخراجات کی پا بجائی کےلئے (۲۱,۰۰۰) روپے منظور کئے ہیں - مجوزہ تحقیقات نباتی تیلوں اور جنگلاتی پیداوار صنعتی خمروں (Industrial Ferments) ایندھن - ریشوں اور چھالوں کی مصنوعات - فن کوزہ گری - کیمیائی اشیاء اور دوا سازی سے متعلق ہونگی - ان اسکیموں کو منظور کرنے سے پہلے مذکورہ بالا ہر صنعت کےلئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کے صدر نے پہلے مجلس کے آگے اس صنعت کی نسبت مجوزہ تحقیقات کی نوعیت اور مقصد کی وضاحت کی - بعد ازاں اراکین مجلس نے مختلف تجاویز کی اضافی اہمیت اور افادیت پر کافی بحث کی اس سلسلہ میں یہ امر پیش نظر تھا کہ جنگ کی وجہ سے جن درآمدات کی فراہمی پر تحدید عاید ہوگئی ان میں سے بعض کو یہیں تیار کرنے کا انتظام ہوجائے -

مجلس کے اختیارات و فرائض

مجلس کے اختیارات و فرائض جملہ امور پر حاوی ہیں چنانچہ اس مملکت کی صنعتی ترقی کےلئے جملہ وسایل کی نسبت قابل اعتماد اور جدید ترین معلومات کی فراہمی اور ترتیب و تحقیقات کا کام اس سے متعلق ہوگا - اسی طرح جدید صنعتیں رائج کرنے کی کوششوں میں اضافہ کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے کےلئے ان وسایل کے استعمال کے طریقوں اور ذریعوں پر بھی یہی مجلس غور کرے گی - اس مقصد کے تحت حیدرآبادی مجلس ہندوستان کے "بورڈ آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ" سے گہرا ربط و تعاون برقرار رکھے گی - تا کہ مخصوص مسایل کی چھان بین کے وقت ہندوستانی بورڈ کی سفارشات بھی پیش نظر رہیں اور مقامی بورڈ کی نگرانی میں جو کام تکمیل پائے اس سے ہندوستانی بورڈ واقف رہے - حیدرآبادی بورڈ کا اور ایک اہم فریضہ یہ ہے کہ کسی نئی صنعت کا آغاز کرنے سے قبل اس کے متعلق معمل (Laboratory) میں جملہ تحقیقات کرلی جائیں - بعد ازاں نیم تجارتی پیمانہ پر تجربے کرنے کے لئے ابتدائی صنعت گاہوں کی تنصیب عمل میں آئے تاکہ وہ تمام صنعتی عمل اور تدابیر اچھی طرح معلوم ہوجائیں جو وسیع پیمانے پر اس مخصوص صنعت کی ترویج کےلئے ضروری ہیں - یہی مجلس موجودہ ملکی صنعتوں کی صورت حال کا جائزہ لے گی - اور ترقی یافتہ معاشی اصول پر صنعتی پیدا وار کے سلسلہ میں جن دقتوں کا سامنا ہوتا ہے انہیں رفع کرنے کی تدابیر معلوم کرے گی -

طریق کار

یہ مجلس تقریباً تمام متعلقہ سرکاری و غیر سرکاری صنعتی مفادات کی نمائندہ جماعت ہے اور متعدد تحقیقاتی کمیٹیوں کے ذریعہ کام کررہی ہے - ایسی آٹھہ کمیٹیاں گزشتہ چار ماہ سے برابر کام کررہی ہیں پھر بھی بوقت ضرورت ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا - ساتھہ ہی ان ماہر کمیٹیوں (Expert Committees) کی خدمات سے خانگی صنعتی کارخانوں کے مالکوں کو بھی استفادہ کا موقع دیا جارہا ہے - چنانچہ وہ اپنے صنعتی مسایل کی نسبت متعلقہ کمیٹی کا ماہرانہ مشورہ حاصل کرسکتے ہیں -

تشکیل یافتہ کمیٹیاں

اب تک جو کمیٹیاں تشکیل پاچکی ہیں وہ حسب ذیل ہیں نباتی تیلوں کے مصرف کی کمیٹی (Vegetable Oil Utilization Committee) صنعتی خمروں کی کمیٹی (Industrial Ferments) ادویہ سازی کی کمیٹی (Drugs Committee) جنگلاتی پیدا وار کے مصرف کی کمیٹی (Forest Products Utilisation Com.) تحقیقات فن سفال گری کی کمیٹی (Ceramic Research Com.) ریشوں اور چھالوں کی مصنوعات کی کمیٹی (Fibre Research Committee) اور بھاری کیمیائی اشیاء کی کمیٹی (Heavy Chemicals Committee) ان ہی کمیٹیوں کے سفارشات کی بناء پر وہ تحقیقاتی اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں جنہیں حال ہی میں مجلس نے منظور کیا ہے -

اخراجات کی پابجائی

حکومت سرکار عالی نے مجلس کو (۲۰,۰۰۰) روپیوں کی ابتدائی رقم عطا کی ہے تا کہ اس مملکت کی صنعتی ترقی کے سلسلہ میں جو مسائل در پیش ہوں ان کی تحقیقات کی جائے یہ رقم ان (۶۶,۰۰۰) روپیوں کے علاوہ ہے جو صنعتی معمل (Industrial Laboratory) کے قیام کے لئے شریک موازنہ کی گئی ہے -

حیدرآباد بمبار اور شکاری ہوائی دستے

جرمن جنگی جہاز پر ولہلم شاون میں پہلے پہل حملہ کیا گیا

جناب مقبول حسین خان صاحب کی نشری تقریر

شاہی ہوائی فوج کے حیدرآبادی بمبار اور شکاری دستوں کے شاندار کارناموں اور کامیابیوں کی اطلاعات گزشتہ دوسال کے دوران میں صرف وقتاً فوقتاً ہم تک پہنچتی رہی ہیں۔ اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ ان دستوں میں برطانیہ۔ آسٹریلیا کناڈا جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ کے جو افراد متعین ہیں وہ فطرتاً خاموش طبیعت ہیں اور نام ونمود کے خواہاں نہیں۔ چھ مہینے قبل ان کے متعلق یہ آخری اطلاع آئی تھی کہ انہوں نے دشمن کا سوان طیارہ مار گرایا ہے۔ جناب مقبول حسین صاحب نے لندن سے حال ہی میں ایک تقریر نشر کرتے ہوئے حیدرآبادی دستوں کی عمدہ کارگزاری اور طیارچیوں کی ہمت استقلال اور عزم بالجزم کا واضح نقشہ پیش کیا ہے۔ چونکہ اس موضوع سے ہمیں خاص دل چسپی ہے اس لیے وہ تقریر ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

" سنہ ۱۹۱۷ع میں پچھلی لڑائی کے موقع پر حیدرآباد کی طرف سے ہوائی جہازوں کا ایک دستہ لڑائی کے لیے بھیجا گیا تھا۔" اس دستے نے ایسا نام پیدا کیا کہ آسمان میں حیدرآبادی ہوائی جہازوں کو دیکھکر ہمارے سپاہیوں میں اور ہمت آجاتی تھی۔ اور دشمن کے سپاہی سہم جاتے تھے مگر دوست ودشمن دونوں حیدرآباد کے نام کی عزت برابر کرتے تھے۔ غرض پچھلی جنگ میں بھی اتحادیوں کو فتح دلانے میں حیدرآبادی ہوائی دستے نے بڑا کام کیا۔ جب یہ لڑائی چھڑی اور اتحادیوں کو اپنے اصولوں کو قائم رکھنے کے لیے پھر ایک مرتبہ ہتیار اٹھانے پڑے تو حیدرآبادی ہوائی دستے کو پھر نئے سرے سے ترتیب دی گئی۔ اس وقت برطانوی ہوائی فوج میں حیدرآباد کے تین دستے موجود ہیں۔ دو دستے لڑاکا ہوائی جہازوں کے ہیں اور ایک بمبار ہوائی جہازوں کا دستہ ہے"۔

حیدرآبادی بمبار دستہ کا معائنہ۔ " کچھ دن ہوئے میں حیدرآبادی بمبار ہوائی جہازوں کا دستہ دیکھنے گیا تھا۔ پہلے دستے کے کمانڈر سے میری ملاقات ہوئی۔ لمبا قد چھریرا بدن چوبیس برس کا سن نیلی روشن آنکھیں ہنس مکھ چہرا لطیف باتیں ڈی۔ یف سی کے تمغے کی پٹی سینے پر لگائے ہوئے اعلی طبقے کے انگریزوں کے اخلاق۔ مجھ سے کمانڈر صاحب خلوص اور محبت سے پیش

آئے کمرے میں ایک آتش دان تھا آتش دان کے اوپر ایک فولادی تختی ٹنگی ہوئی تھی۔ اس فولادی تختی پر یہ حرف کندہ تھے۔ "یہ اعلی حضرت نظام دکن کا عطیہ ہے" پچھلی لڑائی میں حیدرآبادی دستے کے ہر ہوائی جہاز پر یہ حرف کندہ کردئے جاتے تھے "یہ اعلی حضرت نظام دکن کا عطیہ ہے"۔ یہ فولادی تختی جو میں نے کمرے میں ٹنگی دیکھی تھی پچھلی لڑائی کے ایک ہوائی

جہاز سے نکالی گئی تھی - پرانی یادگار سمجھ کر حیدرآبادی دستہ اس کی بڑی قدر کرتا ہے اور کمانڈر کے کمرے میں ہمیشہ یہ تختی ایک نمایاں اور عزت کی جگہ پر لگائی جاتی ہے -

موجودہ جنگ کا سب سے پہلا ہوائی حملہ

"میں نے سوال کیا لڑائی چھڑنے کے کتنے عرصے کے بعد حیدرآبادی دستے نے بمباری شروع کی - مجھے جواب ملا کہ اس لڑائی میں سب سے پہلا وار ہمارے ہوابازوں نے کیا تھا" -

بہادری کی داستان

جناب مقبول حسین خاں صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ "کمانڈر نے اپنے دستہ کی تاریخ میری طرف کھسکائی - میں اس کتاب کے ورق الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا - جو صفحہ الٹئے ہوابازوں کی بہادری ان کے ہمت ان کی اٹل ارادوں کی دلچسپ داستان موجود تھی - ہوابازوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ اپنی رپورٹ جب لکھتے ہیں تو اپنی تکلیفوں کو گھٹا کر دکھاتے ہیں - مجھے معاً خیال آیا کہ نیکی کر اور دریا میں ڈال لیکن اگر کوئی شخص ذرا غور سے ان ہی رپورٹوں کو پڑھے تو وہ پورے واقعات کا نقشہ کھینچ سکتا ہے" -

جرمن جنگی جہاز پر بمباری

میں نے دیکھا کہ چوتھی ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء یعنی لڑائی چھڑنے کے دوسرے دن حیدرآبادی دستے کو حکم ملا کہ ویلہم شاون کی بندرگاہ پر جرمن جہاز کھڑے ہیں ان پر جا کر بمباری کرآو - اس وقت دستے کو اسکواڈرن لیڈر دوران کمان کر رہے تھے - یہ خود اپنے دستے کو لیکر دشمن کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوئے موسم بے حد خراب تھا بارش شدت سے ہورہی تھی بادل ہر طرف گھرے ہوئے تھے ساحل کا کہیں پتہ نہیں چلتا تھا - کئی ہوائی جہاز راستہ بھٹک گئے - مگر حیدرآبادی دستہ کے پانچ بمبار جہاز نشانے کے قریب تک چلے گئے - یہ پانچوں بمبار سمندر کی سطح سے صرف (۵۰۰) فیٹ کی اونچائی پر اڑ رہے تھے - آگے چل کر موسم اور خراب ہوگیا - بادلوں میں پہنچ کر دو بمبار اور الگ ہوگئے - مگر تین جو باقی بچے تھے انہوں نے جا کر جرمنوں کا جنگی جہاز اڈمول فانشیر ڈھونڈھ ہی نکالا - دوسرے نمبر کا جہاز اپنے لیڈر سے ذرا آگے اڑ رہا تھا دشمن کے جہاز پر پہلی نظر اس کی پڑی - جہاز دیکھتے ہی ہواباز نے بمبار ہوا میں دو کا جھٹ پلٹا کھایا اور حملہ کیا اس کا پہلا بم جہاز سے دس گز کے فاصلے پر پڑا - دوسرا بم گرانے کا جب وقت آیا تو بم ہوائی جہاز ہی میں پھنس گیا - لیکن اتنی دیر میں لیڈر بھی حملے کے لئے تیار ہورہا تھا -

لیڈر نے بالکل نڈر ہو کر اپنا جہاز ایسا نیچے کردیا کہ اگر جہاز کا منہ موقع سے یہ نہ اٹھا لیتا تو جرمن جہاز سے اس کی ٹکر ہوجاتی - اس کے ساتھ ہی ہواباز نے دیکھا کہ جرمن جہاز پر لوگ کھڑے اپنے کپڑے سکھا رہے ہیں - بس اس وقت بم گرنا شروع ہوگئے" -

دسٹنگ وشڈ فلائنگ کراس کا اولین اعزاز

"جرمنوں کو اس اچانک حملے کا شان وگمان بھی نہ تھا کہاں تو مزے سے جرمن جہاز کے تختے پر سیر کر رہے تھے کہاں دھم دھم بم گرنا شروع ہوگئے، جہاز پر بھگدڑ پڑگئی کوئی ادھر لپکا کوئی ادھر دوڑا - جبتک جرمن اپنی اپنی ہوا مار توپیں چلانے کیلئے تیار ہوے حیدرآبادی جہاز بم گرا کر چلتے بنے - اس حملہ سے جنگ کا آغاز ہوا - اسی طرح دشمن پر پہلا بم گرانے کا سہرا حیدرآبادی دستے کے سر ہے - اسکواڈرن لیڈر ڈوران کو اپنی لیڈری پر ڈی - یف - سی کا تمغہ ملا - یہ اس جنگ میں ڈی یف سی کا پہلا تمغہ تھا -

خرابی موسم

میں نے تاریخ کے دو چار صفحے اور الٹے ایک صفحے پر میری نظر گڑگئی - لکھا تھا - ایسی سردی ہے کہ برطانیہ میں ایسی سردی کئی برس سے نہیں پڑی زمین پر ہر طرف برف پڑی ہے اور ہوائی جہازوں پر بھی برف جم جاتی ہے کہر ایسا ہے کہ کچھ دکھائی نہیں دیتا اس موسم میں حیدرآبادی دستے کے ہوائی جہاز برابر دیکھ بھال کی اڑان پر جاتے ہیں کہ اگر کہیں دشمن کے جہاز یا آب دوز کشتیاں دکھائی دیں تو وہیں ان کی خبر لی جائے - ایک صفحہ پر لکھا تھا - ہواباز جب حملہ کرنے والا تھا تو اس کے ایک کاری زخم لگ گیا لیکن مرنے سے پہلے اس نے نشانے پر اپنے بم گرائے -

مشین گن چلانے والے کی جراءت

ایک اور صفحہ پر میں نے پڑھا کہ دشمن کا ایک سات ہزار ٹن وزن کا جہاز تھا اس پر ہمارے بم ٹھیک نشانے پر بیٹھے اور دشمن کا جہاز تباہ ہوگیا - دونوں ہواباز زخمی ہوگئے تھے - پیچھے سے مشین گن چلانے والا کھسکتا کھسکتا آگے گیا اور ہواباز کی مدد کی - زخمی ہواباز اپنے ہوائی جہاز کو صحیح سلامت واپس اڑا لایا - میں نے سر اٹھا کر کمانڈر کی طرف دیکھا - میں نے پوچھا آپ کس طرح کے ہوائی جہاز اڑاتے ہیں کمانڈر نے کہا میرے ساتھ چلئے میں دکھلا دوں - حیدرآبادی دستے میں بلنہم قسم کے ہوائی جہاز ہیں ان جہازوں میں دو انجن ہوتے ہیں - ہوائی جہاز کو اڑانے والا اور دیکھ بھال کرنے والا آگے بیٹھتا ہے اور مشین گن چلانے والا پر اور دم کے بیچ میں ایک جگہ ہوتی ہے وہاں بیٹھتا ہے" -

ملک سرکارعالی کے دستی پارچہ بافوں کی امداد

چار لاکھ کی اسکیم منظور کی گئی

سستا سوت اور فروخت کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی

موجودہ جنگ کے باعث مملکت حیدرآباد کے دستی پارچہ بافوں کو سوت حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش آرہی ہے کیوں کہ ایک طرف تو کپڑے کی گرنیوں میں سوت کی کھپت پہلے سے زیادہ ہونے لگی اور دوسری طرف سوت کی جو مقدار در آمد کی جاتی تھی وہ بہت کچھ گھٹ چکی ہے - جس سے سوت کی قیمت میں قابل لحاظ اضافہ ہوگیا ہے - ان حالات سے دستی پارچہ بافوں کے روزگار پر سخت ضرب لگی لہذا ان کی پریشانیوں کو رفع کرنے کےلئے حکومت سرکار عالی کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت نے دوہرے پروگرام پر عمل کرنے کا تصفیہ کیا ہے - ایک تو یہ کہ ”حیدرآباد فیکٹری ایکٹ“ کے تحت پارچہ بافی کی گرنیاں روز آنہ جتنے گھنٹے کام کرسکتی ہیں اس سے زیادہ وقت تک انہیں کام کرنے کی اجازت دی جائے تا کہ وہ سوت اور پارچہ زیادہ مقدار میں تیار کرسکیں - یہ رعایت اس شرط کی تابع ہے کہ تیار کردہ سوت کی پانچ فیصد مقدار حکومت کے حوالے کردی جائے - گرنیوں کے مالکوں نے اسے قبول کرلیا ہے - دوسرا لائحہ عمل یہ ہے کہ سستے نرخوں پر دستی پارچہ بافوں کوسوت فراہم کرنےکاانتظام کیاجائے۔پروگرام کے پہلے جزو کی حد تک ایک حالیہ اعلان کے مطابق مناسب کارروائی ہو چکی ہے - اعلیحضرت بندگان عالی نے ابھی ابھی ایک اسکیم کو شرف منظوری بخشا ہے جس کے غیر متوالی اخراجات تخمیناً (۴) لاکھ روپے اور متوالی اخراجات سالانہ (۱۴۰۰۰) روپے ہونگے - اس اسکیم کے تحت دستی پارچہ بافوں کو سستا سوت فراہم کیا جائے گا -

مالکان گرنی کا راضی نامہ

اس مملکت کی پارچہ بافی کی گرنیوں کے نمائندوں سے جو راضی نامہ طے پایا ہے اس کے بموجب توقع ہے کہ موجودہ اسکیم کے اغراض کے لئے اندازاً (۵۸۷۰۰۰) پونڈ سوت سالانہ محکمہ تجارت و صنعت و حرفت کو حاصل ہوگا لیکن سوت کی حقیقی مقدار کا تعین مختلف گرنیوں کے مالکوں سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کیا جائے گا تجویز یہ ہے کہ فی الوقت گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی ساری مقدار نہ لی جائے - البتہ جوں جوں دستی پارچہ بافوں کو سوت فراہم کرنے کا انتظام وسیع ہوتا جائے گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی مقدار میں بھی مماثل اضافہ ہوتا رہے -

مجوزہ انتظامات کا مقصد

اس اسکیم کے تحت ہاتھ سے بنے ہوئے پارچہ کی تیاری اور فروخت کے لئے جو انتظامات عمل میں لائے جائیں گے ان کے دو مقاصد ہیں یعنی (۱) جنگی اغراض کے لئے مسہری کا کپڑا زخم کی پٹیاں اور دوسرے پارچہ کی تیاری (۲) الف۔ محکمہ کے زیر نگرانی معمولی قسم کا پارچہ مثلاً دھوتی - چادر - اور ساڑیوں وغیرہ کی تیاری۔ ایسے غریبوں کے لباس کےلئے معیاری پارچہ کے طور پر فروخت کیا جائےگا - ب - جن علاقوں میں محکمہ کے زیر نگرانی معمولی کپڑے کی تیاری ممکن نہ ہو یا مشکل ہو دستی پارچہ بافوں کو سستے نرخوں پر سوت مہیا کرنے کے لئے فروخت گاہیں قایم کی جائیں - مابعد الذکر تجویز پر اسی وقت عمل ہوگا جب کہ موجودہ اسکیم کے تحت گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی قیمت اور سوت کے بازاری نرخ میں زیادہ فرق نہ ہو - توقع کی جاتی ہے کہ اس طرح سوت کے بازار پر نگرانی رکھنے میں اور پارچہ بافوں کو سستے داموں سوت مہیا کرنے میں بڑی مدد ملے گی -

پارچہ بافی کے مرکز

جن پارچہ بافوں کو اپنے طور پر کپڑے بننے میں دقت پیش آرہی ہو - ان کی مدد کےلئے حکومت نے اس اسکیم کے تحت پارچہ بافی کے کم از کم بارہ مرکز چلانے کا تہیہ کیا ہے - ان مرکزوں کے ساتھ مظاہروں کےلئے مناسب عملہ متعین کیا جائے گا - ایسے سات مرکز تو اس وقت بھی موجود ہیں اور اسکیم میں بقیہ پانچ مرکز قایم کرنے اور ان کےلئے عملہ فراہم کرنے کی گنجایش رکھی گئی ہے - اس ضمن میں سالانہ (۱۴۰۰۰) روپیوں کے متوالی اخراجات لاحق ہونگے - ان مرکزوں میں باشندوں کو ملازم رکھکر روز انہ اجرت دی جائے گی -

چالو سرمایہ

چار لاکھ کی جو رقم منظور کی گی ہے وہ محض چالو سرمایہ ہے ورنہ اس اسکیم کے کل اخراجات از روئے حساب (۶۶۰۲۵۰) روپے ہونگے - توقع ہے کہ منظورہ رقم اس غرض کےلئے کافی ہو جائے گی - کیونکہ جو کپڑا تیار ہوگا وہ ساتھ ہی ساتھ فروخت بھی ہوتا جائےگا - اور اس طرح جو رقم حاصل ہو وہ دوبارہ چالو سرمایہ میں شریک کی جاسکتی ہے - غریبوں کی پوشاک کےلئے جو معیاری کپڑا تیار کیاجائےگا اس کی قیمت فروخت محکمہ صنعت و حرفت بحالت موجودہ بتلا نہیں سکتا - کیونکہ ابھی معلوم نہیں کہ مالکان گرنی کس نرخ پر سوت فراہم کرینگے - لیکن اتنی توقع ضرور کی جاسکتی ہے کہ اس اسکیم کے جو متوالی اخراجات ہیں وہ کسی نہ کسی طرح نکال لئے جائیں گے -

حیدرآباد میں روئی کی تحقیقات

ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی کے ساتھ

اشتراک عمل

تین ترقی یافتہ اقسام کی دریافت

روئی کا شمار ممالک محروسہ سرکار عالی کی اہم ترین پیداوار میں ہوتا ہے ۔کیونکہ تقریباً (۳۰) لاکھ ایکڑ اس کے زیر کاشت ہیں اور بنولے نکالنے کے بعد سالانہ (۵۰۰۰۰۰) گٹھے صاف روئی حاصل ہوتی ہے ۔ لیکن صرف روئی کی مقدار اور زیر کاشت رقبہ ہی کے اعتبار سے حیدرآباد کو اہمیت حاصل نہیں بلکہ یہاں کی بعض اقسام بالخصوص حیدرآباد گورانی کی خوبیاں کافی مشہور ہیں ۔ تاہم جن اقسام کی فی الوقت کاشت کی جارہی ہے عملاً وہ سب کی سب غیر خالص ہیں ۔گزشتہ تیس سال سے بعض اضلاع میں بعض اعلی حیدرآبادی اقسام کے بجائے صوبجات متوسط اور صوبہ بمبئی کی ایسی اقسام استعمال ہورہی ہیں جنکا ریشہ لانبا تو نہیں ہوتا لیکن روئی کثیر مقدار میں حاصل ہوتی ہے ۔ اس رجحان کو روکنے کےلئے اور روئی کی اعلی اقسام کو ناپید ہوجانے سے بچانے کےلئے حکومت حیدرآباد نے اصلی گورانی تخم کو کثیر مقدار میں تقاوی کے طورپر تقسیم کرنا شروع کیا ہے ۔یہ تخم ایسے مرکزوں سے حاصل کئے جاتے ہیں جن کی روئی اپنی خوبیوں کے لحاظ سے ممتاز ہو ۔ روئی کی عمدہ صفات اور سابقہ شہرت کو برقرار رکھنے کےلئے اور بھی کئی تدابیر اختیار کی گئی ہیں ۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۹ع میں روئی کی کاشت اور حمل و نقل کے متعلق ایک قانون منظور کیاگیا اور ریاست کے بعض علاقوں کو اس قانون کے تحت '' محفوظ علاقہ '' (Protected area) قرار دیا گیامزید برآں اوٹنے اورگٹھے دبانے والی گرنیوں پر لازم ہے کہ وہ قانون فیکٹری کی شرایط کے مطابق اجازت نامہ حاصل کریں ۔ قانون مارکٹ ہائے زراعتی بھی تدوین پاچکا ہے جس کے تحت کئی باضابطہ مارکٹ قایم کئے گئے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ جب تک روئی کی کاشت اور اقسام کو بہتر بنانےکےلئے سائنٹفک تحقیقات جاری رکھی نہ جائیں یہ تدابیر نقایص اورکوتاہیوں کا حقیقی علاج نہیں ہوسکیں ۔

تحقیقاتی کام کا آغاز

اسی سال حکومت سرکار عالی کی درخواست پرانڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی نے سنہ ۱۹۲۹ع میں گورانی روئی کو بہتر بنانے کی ایک اسکیم منظور کی ۔ بعد ازاں ضلع رائچور میں کمپٹاس روئی اور ضلع پربھنی میں امراس روئی کی ترقی کےلئے بھی اسکیمیں منظور کی گئیں ۔ انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی کی مدد روئی کی اقسام کو بہتر بنانے تک محدود نہیں تھی ۔ بلکہ بونڈے کھاجانے والے کیڑوں کے مطالعہ روئی کی فصل کی نباتی تحقیق اور ضلع رائچور کے بعض حصص میں خالص تخم کی تقسیم پر بھی حاوی تھی ۔

تحقیقاتی اسکیمیں

انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی کی مالی امداد سے مختلف اسکیموں کی ضمن میں جو کام ہوا ہے اس کا مختصر خاکہ یہاں پیش کیا جاتا ہے ۔

حیدرآباد کاٹن ریسرچ (بٹانیکل) اسکیم

اس کا آغاز سنہ ۱۹۲۹ع میں ہوا تھا پندرہ سال کی مدت گزرنے کے بعد سنہ ۱۹۴۴ع میں یہ اسکیم ختم ہوجائیگی۔ اس وقت تک اس پر جملہ (۴،۱۰،۰۰۰) روپے صرف ہوے ہیں جن میں سے ایک تہائی کابار ریاست پرپڑا۔حکومت حیدرآباد نے ناندیڑ میں گورانی کو ترقی دینے کےلئے روئی کا تحقیقاتی مرکز (کاٹن ریسرچ اسٹیشن) قایم کیا ہے ۔ جس پر (۲۰۰۰۰) کی غیر متوالی رقم خرچ کی گئی اور (۱۲۰۰۰) روپیوں کی متوالی رقم سالانہ صرف ہوتی رہے گی ۔

گورانی کی تحقیقات

اس اسکیم کے تحت تحقیقات کے ذریعہ ترقی یافتہ قسم گورانی نمبر (۶) دریافت کرلی گئی ہے ۔ اس وقت تقریباً (۳،۰۰،۰۰۰) ایکڑ اراضی میں جو '' بانی '' روئی کے زیرکاشت اراضی کا ایک تہائی رقبہ ہے اس تخم کی کاشت کی جاتی ہے ۔ حکومت نے اس تخم کی پیداوار اور قیمتوں کے جو ریکارڈ رکھے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ پانچ سال کے عرصہ میں اس تخم کے استعمال سے کاشتکاروں کو تقریباً (۲۰۰۰۰۰) روپیوں کی مزید آمدنی ہوئی ۔ اس اسکیم کے تحت جو کام ابھی جاری ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ''بانی'' روئی کی اس سے بہتر اقسام حاصل کی جائیں ۔ خصوصاً ایسی اقسام معلوم کرلی جائیں جو کپاس کے پودوں کو مرجھانے والی بیماریوں (Cotton Wilt) کامقابلہ کرسکیں ۔ چنانچہ اسوقت تک بہت سارا کام تکمیل پاچکا ہے ۔

کمپٹا کپاس

رائچور میں کپاس کو ترقی دینے کی اسکیم سنہ ۱۹۳۷ع میں شروع کی گئی تھی تاکہ کمپٹا روئی کی اعلی اقسام حاصل ہوں ۔ گزشتہ پانچ سال کی تحقیقات سے چند ایسی اقسام دریافت کرلی گئی ہیں ۔ جن کی قابلیت پیدا وار

زیادہ ہے - اوٹنے کے بعد بھی روئی کی کثیر مقدار حاصل ہوتی ہے - اور وہ پودوں کو مرجھانے والی بیماریوں کی اچھی طرح مدافعت کرسکتی ہیں ان جدید اقسام کا وسیع پیمانہ پر کھیتوں میں امتحان کیا جائے گا - اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ع سے مزید پانچ سال تک اس اسکیم کی مدت میں توسیع کےلئے کار روائی کی گئی ہے - جس کی منظوری حاصل ہوجائے تو تحقیقاتی کام کو جاری رکھنا ممکن ہوجائیگا۔ اور توقع ہے کہ آئندہ دو تین سال گزر جانے پر علاقہ کرناٹک میں کپاس کی فصل میں قابل لحاظ ترقی ہوجائیگی ستمبر سنہ ۱۹۴۲ع تک اس اسکیم کے جملہ مصارف تخمیناً (۳۷,۰۰۰) روپے ہونگے - اس رقم کا کثیر حصہ ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی کی جانب سے ادا ہو رہا ہے -

امراس کپاس

اومراس کپاس کو ترقی دینے کی اسکیم سنہ ۱۹۴۰ع میں منظور ہوئی تھی - دوسرے سال کام شروع کیا گیا۔ چنانچہ پربھنی میں مختلف اقسام اور تخموں کی کثیر تعداد پر تقابلی موازنے کےلئے تجربات کئے جارہے ہیں - یہ اسکیم ستمبر سنہ ۱۹۴۶ع تک روبہ عمل رہیگی - اور اس پر تقریباً (۷۰,۰۰۰) روپے صرف ہونگے - اس رقم کے تخمیناً تین چوتھائی حصہ کی پابجائی ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی کی جانب سے کی جائے گی -بقیہ رقم کی تکمیل حکومت سرکار عالی کریگی -

نباتیاتی تحقیق

کپاس کی فصل کی نباتیاتی تحقیق سنہ ۱۹۳۱ع تا سنہ ۱۹۳۵ع میں ہوتی رہی - اس پر کل (۵۵,۰۰۰) ہزار روپے صرف ہوئے جس میں سے (۴۰,۰۰۰) روپے ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی نے ادا کئے - مابقی رقم حکومت حیدرآباد نے دی ہے اس سلسلہ میں ہر تعلقہ کی فصل کپاس کے اختلافی اجزا کی تشخیص کی گئی اور ممالک محروسہ سرکارعالی میں کپاس کی کاشتکاری کے طریقوں اور خرید و فروخت کے مروجہ اصول کا مطالعہ کیا گیا -

بعدازاں ان تحقیقاتی کاموں کی رپورٹ و مملکت حیدرآباد میں روئی کی کاشت کے عنوان سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے -

بونڈے کھا جانے والے کیڑے

سنہ ۱۹۳۲ع سے ۱۹۴۰ع تک دو اسکیموں کے مطابق بونڈے کھاجانے والے کیڑوں کا مطالعہ کیاگیا اور ان کے دفعیہ کی تدابیر مظاھرات کے ذریعہ کاشتکاروں کو سکھائی گئیں - اس ضمن میں تقریباً ایک لاکھ روپے خرچ ہوئے جس کا ½ حصہ ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی نے ادا کیا۔ ان تحقیقات کے نتائج سے سنہ ۱۹۳۷ع سے ۱۹۴۰ع تک تینوں موسموں میں ضلع ناندیڑ کے کاشتکاروں کو مظاھرات کے ذریعہ واقف کیاگیا جن پر پچاس ہزار روپے صرف ہوئے - فی الوقت کیڑوں کے انسداد کےلئے ایک قانون کا نفاذ حکومت کے پیش نظر ہے حکومت کے زیر غور ہے اگر یہ قانون نافذ ہوجائے تو فصلوں کو جو کیڑ لگ جاتا ہے اس کے انسداد میں بیحد سہولت ہوجائےگی -

بہتر تخم کی تقسیم

روئی کی اقسام کو ترقی دینے اور کیڑوں کی تحقیقات کے کاموں کے علاوہ ایک بہتر قسم کا تخم جس کا نام ”جیونت“ ہے ضلع رائچور کے جنوب مغربی رقبوں میں تقسیم کیا گیا ہندوستانی مرکزی کاٹن کمیٹی نے سنہ ۱۹۳۹ع میں اس کام کی مالی امداد کےلئے ایک اسکیم منظور کی تھی - روئی کی اس ترقی یافتہ قسم کی کاشت گزشتہ فصل میں ایک لاکھ ایکڑ وسیع رقبہ زمین پر کی گئی - یہ اسکیم سنہ ۱۹۴۰ع میں پایہ اختتام کو پہنچی ہے پھر بھی سررشتہ زراعت حکومت سرکار عالی نے اپنی جانب سے یہ کام جاری رکھا ہے - اس اسکیم کے اخراجات (۸۶,۰۰۰) روپے ہوئے - جن میں سے (۶۱,۰۰۰) روپے ہندوستانی سنٹرل کاٹن کمیٹی نے اور بقیہ حکومت سرکارعالی نے ادا کئے -

نظام ساگر کے ماتحت علاقہ کی ترقی

پروگرام کے نو نقاط

کاشتکاروں کو جملہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی

حکومت سرکار عالی نے گزشتہ سال ۱ اکتوبر کے مہینے میں ''سنٹرل نظام ساگر ڈیولپمنٹ بورڈ'' (ترقیات نظام ساگر کی مرکزی مجلس) قایم کرنے کا تصفیہ کیا تھا۔ تاکہ نظام ساگر پراجکٹ کے ماتحت علاقہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے اس تصفیہ کے متوقع مفید نتایج بہت جلد رونما ہوگئے ہیں۔ مجلس مذکور باب حکومت سرکار عالی کے چار اراکین پر مشتمل ہے اور صدر المہام بہادر صیغہ مال اس کے صدر نشین ہیں۔ اس مجلس نے ہر جہتی ترقی کا کام شروع کردیا ہے اور نو نقاط والا لائحہ عمل بھی مرتب کرلیا ہے۔ جس کے تحت (۵) لاکھ روپے کی ابتدائی رقم جو حکومت نے مجلس کے تفویض کی ہے خرچ کی جائے گی۔ ان اسکیموں میں زمینات اور فصلوں کی پیمایش کیڑوں اور پودوں کے روگ کا انسداد تمباکو کی کاشت کی نسبت تحقیقات کاشتکاروں کے لئے رہایشی سہولتیں سڑکوں کی تعمیر اور مویشیوں کی افزائش نسل وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے ان اسکیموں کا بہت جلد نفاذ ہوجائے گا۔

زراعتی ترقی

''زرعی ترقی کے لئے پہلا قدم جو اٹھایا گیا وہ یہ تصفیہ ہے کہ ایک ہمہ وقتی فنی عملہ مقرر کیا جائے تاکہ پیمایشوں وباؤں اور بیماریوں پر قابو پانے فصلوں کی آبی ضروریات کی تحقیقات اور دوسرے متعلقہ امور سے متعلق کام شروع کردیا جائے تجرباتی مزرعہ واقع رود رود کے لئے عصری ساز و سامان مہیا کیا جارہا ہے تاکہ تمباکو کی کاشت خفیف آبپاشی کی مدد سے خشک فصلوں کی زراعت اور دوسری نفع آور فصلوں کے متعلق جامع تحقیقات ہوسکے عملہ تشہیر میں اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ آزمائے ہوئے پودوں بیجوں وغیرہ کی قسموں کی تشہیر ہوسکے۔ اور باغبانی فصلوں کو مقبول عام بنایا جاسکے۔ اچھی قسم کے بیج کھاد اور ساز و سامان کی تقسیم کے لئے نظام ساگر کے علاقے کے تمام تعلقہ جات کے مستقروں پر ذخیرہ خانے قائم کئے جارہے ہیں۔''

کھلی جگہوں سے استفادہ

مجلس نے یہ بھی تصفیہ کیا ہے کہ کھلی جگہوں سے معاشی افادیت حاصل کرنے کے لئے سررشتہ جنگلات کی جانب سے نہر کے کناروں پر ہری کھاد اور بانس کی کاشت کا کام شروع کیا جائے تاکہ مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے وقت ضرورت کافی مقدار میں ہری کھاد اور بانس اطمینان بخش طور پر فراہم ہوسکے۔ موجودہ لوکل فنڈ کی گنجایش کے علاوہ کچھ مزید رقم منظور کی گئی ہے تاکہ اجرتی مزدوروں کے ذریعے سنبل ہٹانے کی رضاکارانہ کوشش جاری رہے اور علاقہ نظام ساگر سے سنبل کا قلع قمع کرنے کے تحقیقاتی کاموں کو تقویت دی جائے۔

دیہی امکنہ کی تعمیر

''مزید برآں مجلس نے تصفیہ کیا ہے کہ نوآبادی کے ان بسنے والوں کے لئے دیہی امکنہ تعمیر کرنے کی اسکیم بھی شروع کی جائے جن کا تعلق ایسے زرعی طبقوں سے ہے جن کے پاس زمین نہیں ہے اس اسکیم میں جو آخر کار امداد باہمی کے اصولوں پر چلائی جائے گی۔ فی الحال کچھ روپیہ تو حکومت کی جانب سے اور کچھ روپیہ ایسے بلا سودی تقاوی قرضوں سے لگایا جائے گا جو سہولت سے دستیاب ہوجائیں۔ ان قرضوں کی ادائی دس مساوی قسطوں میں ہوگی''۔

سڑکوں کی تعمیر

''مجلس نے تعمیر سڑک کے ایک مکمل پروگرام پر بھی غور کیا جو پندرہ سال کی مدت میں (۳۶) لاکھ کے مصارف سے انجام پائیگا۔ چنانچہ اس نے پروگرام کے اس جزو کو شروع کرنے کے لئے جو پہلے سال سے متعلق ہے دو لاکھ روپے منظور کئے ہیں مقصود یہ ہے کہ نظام ساگر کے علاقے سے مرکزی منڈیوں تک زرعی پیداوار کی نقل و حمل میں سہولت پیدا کی جائے''۔

مویشی کی افزائش نسل

''علاوہ ازیں مویشی کی ترقی نسل و صحت کی تدابیر بھی اختیار کی جائیں گی اور افزائش نسل کے لئے ایک فارم قایم کیا جائے گا''۔

مفت ادویہ

''دیہی علاقوں میں ادویہ کی مفت تقسیم کے لئے گنجایش رکھی گئی ہے اور انسداد ملیریا کی اسکیم جو حکومت پہلے ہی منظور کرچکی ہے فوراً روبہ عمل لائی جانے والی ہے''

مملکت آصفیہ میں مصالحت قرضہ کی کوششیں

تیسرا سال

۵۶ فیصد مقدمات کا تصفیہ

اس مملکت میں مصالحت قرضہ کے کام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا ان شائع شدہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے جو اس اسکیم کے تیسرے سال یعنی سال مختتمہ امرداد سنہ ۱۳۵۰ف (جون سنہ ۱۹۴۱ع) میں مصالحت قرضہ کی مجلسوں کی کارگزاری کی نسبت فراہم کئے گئے ہیں ان مجلسوں کے آگے جملہ (۳۲۹۰) مقدمات پیش ہوئے تھے جن میں سے (۱۸۰۴) یا ۵۶ فیصد کا فیصلہ کردیا گیا۔

۶ مجالس

اورنگ آباد جالنہ تلجاپور لاتور گلبرگہ چنچولی رائچور کشٹگی گنگاوتی لنگسگور سدی پیٹھ کلبکور اندول بودھن ورنگل اور کھمم میں کل سولہ مجلسیں کام کرتی رہیں۔ یہ مجلسیں جس مدت کے لئے تشکیل پائی تھیں وہ اختتام سنہ ۱۳۵۰ف (ستمبر سنہ ۱۹۴۱ع) پر عارض ہوجاتی ہے لیکن اس مدت میں سنہ ۱۳۵۲ف (م ستمبر سنہ ۱۹۴۳ع) کے آخر تک مزید دو سال کی توسیع کردی گئی ہے۔ اورنگ آباد اور جالنہ کی مجلسوں کے صدر مقامی دوم تعلقدار صاحبان اور بقیہ مجلسوں کے صدر مقامی منصف صاحبان ہیں۔

نالشات کا تصفیہ

امرداد سنہ ۱۳۵۰ف کے آخر تک جو نالشیں مجلس کے آگے دائر کی گئیں ان کی جملہ تعداد (۳۲۹۰) اور تصفیہ طلب رقم قرضہ (۳۹۴۱۰) لاکھ تھی۔ اس تعداد میں سے (۴۸۱) نالشات جن کی مالیت (۷۰۲۷) لاکھ تھی تحت دفعہ ۸ قانون مصالحت قرضہ اختیار سماعت سے باہر ہونے کے باعث خارج کردی گئیں۔ (۴۹۳) نالشات جن کی کل مالیت (۴۰۸۲) لاکھ تھی حسب دفعہ ۸ و ۲۱ خارج ہوئیں کیونکہ فریقین میں دوستانہ سمجھوتہ ممکن نہ تھا اور (۱۱۸) نالشات مالیتی (۹۷ ہزار) روپے دفعہ ۱۰ ضمن ۲ کے مطابق اندرون میعاد حسابات پیش نہ کرنے کی بناء پر قبول نہیں کئے گئے۔ اور تصور کیا گیا کہ وہ قرضے بے باق ہوچکے ہیں۔

مقدمات جن کی مصالحت عمل میں آئی

بقیہ (۲۱۹۸) مقدمات میں سے جن کی جملہ مالیت (۲۶۰۰۴) لاکھ روپے تھی (۷۱۲) مقدمات مالیتی (۷۰۴۸) لاکھ روپے کا دفعہ (۱۴) کے تحت بذریعہ مصالحت تصفیہ کیا گیا اور رقم مذکور (۵۰۳۳) لاکھ تک گھٹادی گئی اس طرح مطالبات میں (۲۸) فیصد کی کمی ہوگئی۔ ان (۵۰۳۳) لاکھ روپیوں میں سے (۳۰۸۱) روپے نقد ادا کئے گئے۔ اس کے علاوہ (۳۱۰۲) ایکڑ زمینات جن کا لگان (۳۴۱۳) روپے ہے قرض دھندوں کے نام عارضی طور پر منتقل کی گئیں تاکہ (۱۰۷۹) لاکھ کے قرضوں کی ادائی تکمیل پائے۔ یہ زمینات اوسطاً پانچ سال کے لئے منتقل کی گئی ہیں۔ تقریباً (۱۱۶) ایکڑ جن کا زرلگان (۲۳۱) روپے تھا قرض دھندوں کے حق میں دواماً منتقل کئے گئے تاکہ (۱۲۶۵۸) روپیوں کا قرضہ بے باق ہو۔ بقیہ رقم یعنی (۳۰۴۳) لاکھ روپیوں کی ادائی کے لئے اقساط مقرر کردی گئیں۔

ادا شدہ قرضے

دفعہ (۲۲) ضمن (۱) کے تحت مجالس مصالحت قرضہ کی جانب سے (۱۹۵۴۲) روپیوں کی بابت صداقتنامے جاری کئے گئے جن سے ظاہر ہے کہ قرضخواہوں نے بلا وجہ معقول مصالحت سے انکار کیا ہے۔ جس وقت یہ قرضخواہ دیوانی عدالتوں میں قرضہ کی باز یابی کے لئے مقدمات رجوع کرینگے انہیں سرٹیفیکٹ میں جس رقم کا واجب الادا ہونا ظاہر کیا گیا ہے اس پر (۶) فیصد سالانہ سے زیادہ سود نہیں دلایا جائیگا اور نہ خرچہ عدالت ملیگا۔

کام کی وسعت

اگست سنہ ۱۹۳۸ع (سنہ ۱۳۴۷ف) میں پہلے پہل (۹) مجالس مصالحت قرضہ (۹) منتخب تعلقات میں قائم ہوئیں۔ اور دوسرے سال دیگر سترہ تعلقوں میں مزید سترہ مجالس نے کام شروع کیا۔ سنہ ۱۳۴۹ف میں سابقہ مجالس میں سے ایک اور بعد کی مجالس میں سے (۹) کو ختم کردیا گیا کیونکہ عوام کی جانب سے بہت کم نالشات دائر ہوئی تھیں دوسرے تعلقوں میں بھی جدید مجالس قائم کرنے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ سب سے پہلے ان تعلقوں کو چن لیا جائے جہاں قرضہ کی زیر باری بہت زیادہ ہے بعد ازاں بقیہ تعلقوں میں کام کا آغاز ہو۔

نظر بازگشت

امرداد سنہ ۱۳۵۰ف کے اختتام تک (۸۶۹۳۱۵۶) روپیوں کی بابت (۸۰۱۴) درخواستیں قبول کی گئیں جن میں سے (۴۱۲۳) نالشات مالیتی (۴۰۲۴۲۹۱) روپے تحت دفعات ۸ و ۲۱ قانون مصالحت قرضہ یا تو

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۴)

تجارتی اطلاعات

ہندوستان میں چاول کی فصل کے متعلق دوسری پیش قیاسی

موسمی رپورٹ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ماہ مختتمہ ۱۰ - فبروری سنہ ۱۹۴۲ ع

چاول کی فصل کے متعلق دوسری پیش قیاسی

ہندوستان میں موسمی حالات چاول کی فصل کے لئے سازگار نہیں رہے - بعض مقامات پر ناکافی بارش ہوئی اور بعض جگہ زور دار سیلاب انگیز بارش ہوتی رہی - تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ اس فصل کی موجودہ حالت بہ حیثیت مجموعی ٹھیک ہے - تمام ہندوستان میں چاول کی فصل کے متعلق دوسری پیش قیاسی کے جو اعداد شائع ہوئے ہیں ان سے واضح ہے کہ اس سال (۶۹۹۸۲۰۰۰) ایکڑ میں چاول کی کاشت ہوئی حالانکہ گزشتہ سال اسی زمانہ میں (۶۹۱۹۵۰۰۰) ایکڑ (بعد نظر ثانی) زیر کاشت تھے - ان اعداد میں تقریباً تمام صوبہ جات ہند اور ریاستوں کی چاول کے فصل کا حساب لگایا گیا ہے جس میں ابتدائی و آخری دونوں فصلیں شامل ہیں البتہ حیدرآباد (دکن) کی آخری فصل اور کورگ و میسور کی موسم گرما کی فصل کا حساب نہیں لگایا گیا - رپورٹوں میں علی العموم اوائل ڈسمبر (سنہ ۱۹۴۱ع) تک کے عام موسمی و فصلی حالات کا تذکرہ ہے -

حیدرآبادی فصل

دوسری پیش قیاسی کی بموجب حیدرآباد کی (۶۴۵۰۰۰) ایکڑ زمین میں (جو ہندوستان کے چاول کے زیر کاشت رقبہ کا ۰٫۹ فیصد ہے) چاول کی کاشت کی گئی - اسکے برخلاف گزشتہ سال اسی زمانے میں (۷۰۸۰۰۰) ایکڑ میں چاول بو یا گیا تھا - زیر کاشت رقبہ میں اس کمی کا سبب نامساعد موسمی حالات کو بتلایا جاتا ہے پھر بھی بہ حیثیت مجموعی یہ فصل کچھ بری نہیں رہی -

گیہوں کی نسبت پہلی پیش قیاسی

گیہوں کے متعلق پہلی پیش قیاسی بابت سنہ ۱۹۴۱ع - ۱۹۴۲ع یہ ہے کہ تمام ہندوستان میں (۳۲۱۰۸۰۰۰) ایکڑ زمین میں اس جنس کی کاشت کی گئی - گزشتہ سال (۳۲۸۱۱۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت تھے - گویا سال گزشتہ کی بہ نسبت زیر کاشت رقبہ میں ۲ فیصد کمی ہوئی - اس فصل پر ناکافی بارش کے باعث مضر اثر پڑا - اس کے باوجود مجموعی حیثیت سے فصل کی موجودہ حالت امید افزا ہے -

حیدرآبادی فصل کے متعلق یہ پیش قیاسی کی گئی ہے کہ پیوستہ موسم کے (۱۶۴۴۸۷) ایکڑ کے بجائے ۱۹۴۱ع - ۱۹۴۲ع میں صرف (۶۸۶۸۶۳) ایکڑ میں گیہوں بو یا گیا نا موافق موسمی حالات اس کی کے ذمہ دار ہیں جو از روئے حساب (۴۰٫۱۳) فی صد ہے

حیدرآباد میں روئی کی فصل

محکمہ اعداد وشمار سرکار عالی کی جانب سے روئی کے متعلق جو ماہوار رپورٹ ماہ بہمن سنہ ۱۳۵۱ف (ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع) شائع ہوئی ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ ماہ مذکور میں موسم خشک رہا - البتہ اضلاع گلبرگہ و رائچور کے بعض حصص میں خفیف سی بارش ہوئی - علاقہ تلنگانہ میں فصل خریف کی روئی کی چنوائی ختم ہوچکی تھی - لیکن مرہٹواڑہ کے بعض علاقوں میں یہ کام ابھی جاری تھا - تمام مملکت میں فصل ربیع مزید بارش کی محتاج تھی -

روئی کے گٹھے

ماہ زیر رپورٹ میں (۶۳۸۵۵) گٹھے دبائے گئے اگرچہ کہ گزشتہ پانچ سال کا ماہانہ اوسط (۹۳۵۶) گٹھے ہے - اس موسم کی ابتدا سے ماہ زیر رپورٹ تک کل (۶۹۹۳۰) گٹھے تیار ہوئے حالانکہ گزشتہ سال اسی مدت میں (۶۹۶۶۲) گٹھے تیار ہوئے تھے -

برآمد

ریلوے اور سڑک کے ذریعہ ماہ دے سنہ ۱۳۵۱ف (نومبر سنہ ۱۹۴۱ع) میں کل (۱۳۶۸۶) گٹھے روئی باہر بھیجی گئی حالانکہ گزشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۱۰٫۸۳۷) گٹھے ہے - ابتدائے موسم سے مجموعی برآمد گزشتہ سال کے (۲۹۲۲۴) گٹھوں کے برخلاف صرف (۱۶۶۱۷) گٹھے رہی -

کرنیوں میں روئی کی کھپت

بہمن سنہ ۱۳۵۱ف (ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ع) میں سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی کرنیوں میں (۲۷۳۵۸۱۹) پونڈ وزن یا (۶۸۳۹) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی - گزشتہ (۵) سال سے ماہوار اوسط (۲۲۱۰۴۰۰) پونڈ وزن یا (۵۵۲۶) گٹھے رہا ہے ابتدائے موسم سے اس وقت تک کل (۱۱۱۵۸۵۶۰) پونڈ وزن یا (۲۷۸۹۶) گٹھے روئی کی مقدار کرنیوں میں کھپ گئی - گزشتہ سال کے متناظر اعداد (۹۱۰۸۷۱۱) پونڈ یا وزن (۲۲۷۷۱) گٹھے ہیں -

بازاری نرخ

مقامی بازاروں میں ماہ مذکور میں روئی کی آٹھ اہم اقسام کے نرخ حسب تفصیل ذیل تھے - کپاس کی ابتدائی

قیمتیں فی پلہ (۱۴۰ سیر) ۲۱ روپے اور ۴۹ روپے ۱۰ آنے کے مابین رہیں اور آخری قیمتیں ۱۸ روپے ۸ آنے اور ۳۴ روپے ۱۴ آنے کے درمیان تھیں۔بنولے صاف کی ہوئی روئی کی ابتدائی قیمتیں فی پلہ ۵۳ روپے ۱۱ آنے تا ۱۰۰ روپے اور آخری قیمتیں فی پلہ ۵۴ روپے ۸ آنے تا ۸۵ روپے تھیں ۔ جملہ صورتوں میں آخری نرخ سال گزشتہ کے متناظر نرخوں سے بڑھے چڑھے رہے ۔

موسمی حالات

ماہ مختتمہ ۵ ۔ فبروری سنہ ۱۹۳۲ع کی موسمی رپورٹ کے بموجب ابتدائی تین ہفتوں تک تو موسم خشک اور موافق حال رہا لیکن آخری ہفتہ میں سوائے نلگنڈہ اور رائچور کے ریاست کے اکثر حصوں میں ہلکی بارش ہوئی بارش کے ساتھ بیڑ اور پربھنی کے بعض مقامات پر اولے بھی برسے ۔ اس طرح بارش کا اوسط (۲.۰۳۴) سے بڑھکر (۲.۰۷۲) انچ ہوگیا ۔ برخلاف اس کے گزشتہ سال اسی زمانہ میں بارش کا مجموعی اوسط (۳۲۰۷۶) انچ تھا۔ اس طرح معمول سے اس سال کا اوسط بقدر (۸۰۵۴)انچ کم ہے ۔

فصل ربیع کو نقصان پہونچا

بے موقع بارش کے سبب سے بعض جگہ فصل ربیع کو جس کی کٹائی جاری تھی ۔ سخت نقصان پہنچا اور بعض جگہ بارش نہ ہونے کے باعث فصل خراب ہوگئی ۔بقیہ علاقوں میں فصل کاٹی جا رہی تھی۔ فصل خریف کی کٹوائی بھی ہوچکی تھی ۔ اور نیشکر کی فصل جمع کرنے کے مختلف مدارج طے پا رہے تھے ۔ تابی کاشت کےلئے زمین تیار کرلی گئی تھی اور تخم اندازی اور روپائی جاری تھی ۔

اجناس کے نرخ

گیہوں چاول اور جوار کی چلر فروشی کے اوسط نرخ حسب ذیل تھے گیہوں پانچ سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ۔ چاول پونے پانچ سیر اور جوار پونے تیرہ سیر ۔ گزشتہ سال اسی مہینے میں متناظر اعداد یہ تھے ۔گیہوں ساڑھے چھہ سیر ۔ چاول ۶ سیر ۲ چھٹانک اور جوار ساڑھے چودہ سیر ۔

جائنٹ اسٹاک کپنیاں

جنوری سنہ ۱۹۳۲ع میں ۵ لاکھ کے سرمایہ سے لوہے اور فولاد کا کارخانہ قایم کرنے کے لئے حیدرآباد الوین میٹل ورکس محدود (Allwyn Metal Works Ltd.) کی رجسٹری قانون ''کمپنی حیدرآباد'' کے تحت کرائی گئی ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۱۰)

مشکل کام

''میرا دھیان اس قصے کی طرف تھا کہ دونوں ہواباز زخمی ہوگئے تھے پیچھے سے مشن گن چلانے والا کھسکتا کھسکتا آگے آگیا اور ہواباز کے مدد کی ۔ میں جا کر ہوا باز کی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ مشن گن چلانےوالے اور ہواباز کے درمیان آنے جانے کا راستہ ایسا تنگ ہوتا ہے کہ اگر کوئی پیٹ کے بل لیٹ جائے تو بڑی مشکل سے سرک سکتا ہے ۔ میں پیٹ کے بل لیٹ گیا اور میں دوسری طرف جانے کی کوشش کررہا تھا لیکن میرا جہاز زمین پر تھا یہ یاد رکھئے ۔ اگر وہی ہوائی جہاز اڑ رہا ہو گولوں سے پروں میں دھا کہ ہورہا ہو ہوا کے تھپیڑوں سے جہاز اچھل رہا ہو تو یہ کام آسان نہ ہوگا'' ۔

خوش دل ہوا باز

''میں نے کہا کہ آپ کے دستے کے جو ہوا باز ہیں میں ان سے بھی مل سکتا ہوں ۔ کمانڈر نے کہا ہاں چلئے میں آپ کو ان کے کمرے میں لے چلوں کمرے تک گیا تو میں اداس تھا ۔ میں نے کہا کہ جو لوگ اس کمرے میں بیٹھے ہیں خدا جانے دوسری مرتبہ اس میں کس کی باری ہو ۔ لیکن ذرا سی دیر میں ان کے ساتھ رہا کہ میری اداسی غائب ہوگئی میں بھی انکے ساتھ ہنسنے لگا کوئی وہاں ہنس رہا تھا کوئی مذاق کررہا تھا نہ کسی کو ڈر تھا نہ گھبراہٹ تھی نہ یہاں کوئی قبل از مرگ واویلا کی ہائے ہائے مچاتا تھا ۔ نہ یہ کہتا تھا کہ اوپر جا کر میں یہ کرونگا وہ کرونگا۔ کسی نے کوئی مذاق کی بات کی ایک شخص قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا ۔

جنگ کا اصل مقصد

میں نے دل میں کہا کیا اس جنگ کا اصل مقصد یہ نہیں کہ نوجوان قہقہہ لگا کر ہنس سکیں ۔ ایک آزاد آدمی ہی دل کھول کر ہنس سکتا ہے اگر آزادی چلی گئی تو انسان کی ہنسی بھی چلی جاتی ہے ۔ میں نے دیکھا کہ مختلف ممالک کے یہ ہوا باز اعلی حضرت شاہ دکن اور حیدرآباد والوں کے عطا کردہ طیاروں کو اڑانے کےلئے جمع ہیں اور یہی وہ اتحاد ہے جس سے فتح کا ہمیں یقین ہوتا ہے ۔''

دق کی انسدادی مہم

مریض کے مکان پر ھی علاج کرنے کا انتظام

حیدرآبادی انجمن انسداد دق کا تحقیقاتی کام

ماہ مئی سنہ ۱۹۴۱ ع میں اعلی حضرت بندگان عالی کے زیر سرپرستی ممالک محروسہ سرکارعالی کی " انجمن انسداد دق " (Tuberculosis Association) قایم ہوئی تھی نواب خسرو جنگ بہادر صدر المہام طبابت اس کے صدر اور ڈاکٹر محمد فاروق صاحب نائب ناظم برائے صحت عامہ اس کے اعزازی معتمد مقرر ہوے ۔ کچھ عرصہ بعد انجمن کی مجلس عاملہ نے اپنے اراکین کی ایک مخلوط ذیلی کمیٹی مقرر کی جس میں پیشہ طبابت سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ دیگر جماعتوں کے ممتاز افراد شریک کئے گئے ۔ اس کمیٹی کا کام یہ تھا کہ اور امور کے من جملہ مملکت حیدرآباد میں دق کی انسدادی مہم کو موثر طور پر چلانے کے لئے انجمن کی مالی ضروریات کی نسبت رپورٹ مرتب کرے چنانچہ اس نے بماہ گزشتہ اپنی رپورٹ انجمن کی مجلس عاملہ کے آگے پیش کردی ھے ۔

مرض دق کی اشاعت -- مملکت حیدرآباد میں مرض دق کی وسعت کا تذکرہ کرنے کے بعد ذیلی کمیٹی نے یہ رائے قائم کی ھے کہ "حیدرآباد میں دق کے مریضوں کی کثیر تعداد کوملحوظ رکھتے ہوے علیحدہ شفاخانوں اور اداروں کے ذریعہ تمام مریضوں کا علاج ممکن نہیں ۔ " اس لئے کمیٹی نے ہنگامی تدبیر کے طور پر سفارش کی ھے کہ " حیدرآبادی انجمن انسداد دق " اپنی آئندہ جدو جہد کے لئے " گھر پر علاج کے ذریعہ انسداد مرض کی اسکیم " اختیار کرے جو ہندوستان کی " انجمن انسداد دق " نے مرتب کی ھے ۔

کثیر اموات

ذیلی کمیٹی کے سر سری حساب کے مطابق صرف شہرحیدرآبادھی میں دق کے باعث فی ہزار اشخاص تین اموات یا سالانہ تقریباً (۲۱۰۰) اموات واقع ہوتی ھیں ۔ اگر اس عدد کو پندرہ سے ضرب دیا جائے تو اس سے دق کے کل مریضوں کا محتاط تخمینہ حاصل ہوجاے گا ۔ ذیلی کمیٹی کی یہ بھی رائے ھے کہ اتنے بڑے عدد کے برخلاف شہر حیدرآباد میں علاج کا جو انتظام کیا گیا ھے وہ بالکل ناکافی ھے ۔ یعنی شفاخانہ عثمانیہ میں (۵۰) بستر ۔ شفاخانہ لنگم پلی میں (۴۲) بستر ۔ دبیر پورہ میں دق کا ایک مخصوص دواخانہ نیز شفاخانہ عثمانیہ میں غیرمقیم مریضوں کے لئے علاج کا انتظام وغیرہ ۔ کمیٹی کا خیال ھے کہ محکمہ طبابت وصحت عامہ کی تجویز کے مطابق شفاخانہ دق موقوعہ "قصر ادم نما" کے (۲۰۰) بستروں اور اننت گیری سینی ٹوریم کے (۱۵۰) بستر جملہ (۳۵۰) بستروں کے انتظام کے باوجود یہ کوتاھی اپنی جگہ برقرار رھے گی ۔

اقل ترین ضروریات

رپورٹ میں یہ بھی درج ھے کہ " ان ممالک میں جہاں دق کے انسداد پر خاص توجہ مرکوز کی گئی ھے شفاخانوں میں اموات کی سالانہ تعداد کے مساوی بستروں کا انتظام کیا جاتا ھے اس حساب سے صرف شہر حیدرآباد میں (۲۱۰۰) بستروں کی فراھمی فی الوقت ممکن العمل نہیں ۔ اس لئے حکومت کو چاہئے کہ ایسا لائحہ عمل مرتب کرے جس کے ذریعہ طبی اداروں میں چند سال کے اندر اس قدر بستروں کی گنجایش فراھم ہوسکے ۔ لیکن ایسا انتظام مکمل ہوجانے تک سوائے اس کے کوئی اور چارہ کار نہیں کہ مریضوں کے مکانوں ھی پر علاج کیا جائے ۔

ذیلی کمیٹی نے تحریر کیا ھے کہ گھروں پرعلاج کرنے کے لئے ضروری ھے کہ تمام قلمرو آصفیہ میں شفاخانوں کا سلسلہ قایم کردیا جائے ۔

کمیٹی نے بطور خاص اس امر کا بھی تذکرہ کیا ھے کہ انجمن انسداد دق " چاہتی ھے کہ فی الوقت اپنی سرگرمیوں کو شہر حیدرآباد تک محدود کرے ۔ چنانچہ تحقیقات کے بعد اس شہر کے گنجان ترین حصہ میں دق کا ایک مرکزی ادارہ قایم کیا جائیگا ۔ جس کے تحت موزوں مقامات پر ذیلی ادارے مصروف کار رھیں گے ۔

انجمن کے لئے سرمایہ کی فراہمی

ذیلی کمیٹی کے ذمہ یہ کام بھی تھا کہ وہ انجمن کیلئے سرمایہ فراہم کرنے کی تدابیر اور ساتھ ھی پروپگنڈا کے طریقے پیش کرے ۔

حکومت کی امداد حاصل کی جائے

سرمایہ کی نسبت کمیٹی کی یہ تجویز ھے کہ حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ انجمن کو آغاز کار کیلئے ابتدائی رقم عطا کرے اور انجمن کی جانب سے مناسب حدتک تعمیری کام تکمیل پانے کے بعد پبلک سے چندوں کی اپیل کی جائے تاکہ انجمن کی مستحسن کوششیں جاری رہ سکیں ۔

علاوہ ازیں یہ تجویز بھی پیش ہوئی ہے کہ اس ریاست کی جانب سے ''لیڈی لنلتھگو ٹیو بر کلوسس فنڈ'' کو جو رقم دی جاتی ھے وہ یا اس کے مساوی کوئی اور رقم انجمن کے تفویض کردی جائے ۔ یہ بھی بتلایا گیا ھے کہ کئی صوبوں اور ریاستوں کو ان چندوں کی (۹۵) فیصد مقدار واپس کردی گئی ھے جو ان کی جانب سے وایسراین کے فنڈ میں داخل کئے گئے تھے ۔ تاکہ انسداد دق کی مقامی مجلسیں اپنا جام شروع کرسکیں ۔

گھروں پر علاج کا انتظام

گھروں پر علاج کے انتظام کی اسکیم (جس کا ذکر اوپر آچکاھے) ہندوستان کے مخصوص حالات پیش نظر رکھکر مرتب کی گئی ھے ۔ اکثر یہ خیال پیش کیا جاتا ھے کہ محض معیار زندگی بڑھانے سے مرض دق ناپید ھوسکتاھے لیکن دنیا کے کسی ملک کا بھی یہ حال نہیں ۔ مختلف انسدادی تدابیر اختیار کرنے سے ھی مکمل طور پر اس مرض کا دفعیہ ممکن ھے ۔ البتہ یہ صحیح ھے کہ معیار زندگی بڑھانے سے انسدادی مہم کو بہت تقویت پہنچتی ھے ۔ لیکن جیسا کہ رپورٹ میں مذکور ھے ہندوستان جیسے ملک میں جہاں معیار زندگی بڑھانے کےلئے عرصہ درازدرکار ھےاور اس کے برخلاف مرض دق تیزی کےساتھ پھیلتاجارھاھے مرض کے اصلی سبب یعنی دق سے متاثرہ مقامات کو نظرانداز کردینا سخت نقصان کا موجب ھوگا ۔

کامل تدبیر نہیں

رپورٹ نے تسلیم کیا ھے کہ مذکورہ بالا تجویز جسے اختیار کرنے کی سفارش کی گئی ھے انسداد دق کی کامل تدبیر نہیں لیکن عملی نقطۂ نظر سے ہندوستان کے موجودہ حالات میں یہی ایک اسکیم ھے جس کے بار آور ھونے کا قرینہ ھے ۔

اسکیم کا صرف یہی مقصد نہیں کہ مکانوں پر حسب معمول علاج کیاجائے۔ بلکہ مرض کی آئندہ اشاعت کو روکنے اور ''منظم'' علاج جاری رکھنے کی تجاویز بھی اس میں شامل ھیں ۔ '' منظم سے مطلب یہ ھے کہ مرض کے علاج اور اس کی اشاعت کی روک تھام کے لئے جہاں تک ممکن ھو جدید ترین خصوصی طریقے استعمال کئے جائیں ۔ صورت حال یہ ھے کہ ہزاروں گھر مرض دق کا شکار ھیں لیکن نہ تو مکمل علاج کا کوئی انتظام ھے اور نہ مرض کو روکنے کا ۔

لازمی امور

اس اسکیم کے تحت جو امور انجام دئے جائیں گے ۔ ان کی نوعیت کے اعتبار سے (۵) قسمیں قراردی جاسکتی ھیں ۔

الف ۔ دق کے شفاخانوں کا قیام ۔

ب ۔ منتخب مریضوں کےلئے دوا خانوں میں علاج کا انتظام ۔

ج ۔ سرکاری شفاخانوں اور خانگی ڈاکٹروں میں باھمی ربط و تعاون ۔

د ۔ دوران مرض میں اور صحت یابی کے بعد شفاخانوں اور انسداد دق کی انجمنوں کے اشتراک سے مریضوں کی نگہداشت ۔

ہ ۔ دق کے صحت یافتہ مریضوں کےلئے نو آبادیوں کی تعمیر ۔

بسلسلہ صفحہ (۲۰)

اختیار سماعت سےخارج ھونے کے باعث یا مصالحت کیلئے معقول بنیاد نہ ھونے کی بنا پر خارج کردی گئیں (۴۹۴) مقدمات مالیتی (۱۰۰۱۸۵۰۴) روپے دفعہ (۱۰) ضمن (۲) قانون مذکور کے تحت منسوخ کردیے گئے ۔ اس طرح فی الحقیقت (۲۱۷۱) مقدمات کا جن کی مالیت قرضہ (۲۱۳۱۲۸۸) روپے تھی مصالحت کے تحت تصفیہ ھوا۔ اس رقم کو (۱۴۰۰۲۲۵) روپیوں تک گھٹا دیا گیا تھا گویا (۷۳۱۰۶۳) روپیوں یا (۳۴۰۳۱) فی صد کی معافی عمل میں آئی ۔ مزید (۱۴۹۸) مقدمات جن کی مالیت (۱۸۷۹۹۶۸) روپے تھی سال گزشتہ امرداد کے مہینہ میں ابھی تصفیہ طلب تھے لیکن یہ بھی توقع تھی کہ ان میں سے کئی کا اختتام سال تک تصفیہ ھوجائے گا ۔

مملکت حیدر آباد میں غذائیت کا مسئلہ

تین سالہ لائحہ عمل قریب الختم ہے

مختلف ملکوں میں غذا ئیت کے مسئلہ پر معملوں کی تحقیقات اور عام حالات کے جائزہ سے جو اہم نتیجہ اخذ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ معقول غذائیت بیماریوں کے خلاف انسان کا ایک طاقتور مدافعتی حربہ ہے علاوہ ازیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اکثر بیماریاں جن کے اسباب اس وقت تک معلوم نہ تھے یا مصدقہ طور پر معین نہ ہوسکے تھے محض غیر اصولی غذاؤں کے استعمال کے باعث لاحق ہوا کرتی ہیں محض ناقص غذا کے سبب سے لوگ سوکھے کی بیماری میں (Rickets) جس میں بدن کی ھڈیاں مڑجاتی ہیں اور بربری (Beriberi) بیماری میں جو علی العموم چاول استعمال کرنے والوں کو ہوجایا کرتی ہے مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ بہت سی بیماریوں مثلاً زروپ تھلمیا (Xeropthalmia) فرونو ڈرما (Phyronoderma) انگلر اسٹومائٹسٹس (Angular stomatitis) پلگرا (Pellagra) اسکروی (Scurvy) وسٹیو ملے شیا (Osteomalacia) کا سبب بھی یہی ہے۔ شہر میں بسنے والے اور دیہی رقبوں کے باشندے ہر دو ان کے شکار ہوجاتے ہیں۔ اور اس میں کچھ امیر وغریب یا قدیم و جدید تہذیب کی بھی تخصیص نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا میں صحت عامہ کے ذمہ دار افراد نے فراہمی آب یا متعدی امراض کے انسداد کے مسائل سے زیادہ غذائیت کے مسئلہ پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔

حیدرآبادی سرگرمیاں

حکومت سرکار عالی کے محکمہ صحت عامہ نے دوسرے ممالک میں تحقیقات سے جو نتائج اخذ ہوئے ہیں ان سے پوری مستعدی کے ساتھ استفادہ کیا ہے۔ اور جیسا کہ سابقہ شماروں میں (ماہ مئی وجولائی) تحریر کیا گیا ہے اس محکمہ نے سنہ ۱۳۴۹ف (۱۹۴۰ع) ہی سے ملک سرکار عالی کی غذاؤں کے محاسبہ کا لائحہ عمل مرتب کرلیا تھا۔ اس مقصد کیلئے حکومت نے ایک اسکیم منظور کی ہے جسکے سالانہ متوالی اخراجات (۲۳,۷۲۸) روپے ہونگے اسی زمانہ میں ایک تین سالہ لائحہ عمل مرتب کرلیا گیا تھا جس کے مطابق آٹھ اضلاع میں (جن کے حالات ممالک محروسہ کے بقیہ اضلاع سے مختلف نہیں ہیں) ایک عمدہ وقتی افسر اغذیہ کے تحت جس نے ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر ایک رانڈ ناظم معمل تحقیقات تغذیہ (Nutrition Research Lab) کے زیر نگرانی خاص تربیت حاصل کی ہے فوراً کام شروع کردیا گیا۔ ساتھ ہی آذر سنہ ۱۳۴۹ف میں افسر مذکور کے تحت محکمہ صحت عامہ میں ایک شعبہ تغذیہ (Nutrition Section) قایم کیا گیا۔

پہلی تحقیقات

اس جدید محکمہ نے سب سے پہلے بلدہ حیدرآباد کے حسب ذیل اداروں کی غذاؤں کا جائزہ لیا۔ وکٹوریا میموریل آرفینج واقع سرورنگر۔ دواخانہ عثمانیہ افضل گنج۔ اقامت خانہ عثمانیہ کلیہ طبیہ۔ وکٹوریہ زنانہ ہسپتال۔ صدر مجلس اور دواخانہ امراض دماغی۔ افسر تغذیہ نے تحقیقات کی بناء پر ان اداروں کی خوراک کو بہتر اور مفید صحت بنانے کے لئے متعلقہ حکام مجاز کو اپنی اہم سفارشات سے آگاہ کردیا ہے۔

سنہ ۱۳۴۹ف

بعدازاں بلدہ حیدرآباد کے سڑک صاف کرنے والے ملازموں اور دواخانہ عثمانیہ سے تعلق رکھنے والے مزدوروں کے (۱۱۲) خاندانوں اور شہر کے (۱۳) سرکاری مدارس تحتانیہ و وسطانیہ میں تعلیم پانے والے (۳۵۲۰) طلبہ کی غذاؤں کا جائزہ لیا گیا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد ضلع میدک کے باشندوں کی خوراک کا محاسبہ کیا گیا۔ ان تمام تحقیقات کے نتائج اور غذائیت کو بڑھانے کیلئے جو سفارشات کی گئی ہیں ان سب کا بیان سابقہ شماروں میں آچکا ہے۔ ضلع میدک میں بھی ۱۳۹ مثالی خاندانوں کی خوراک کے متعلق اعداد و شمار فراہم لئے گئے تھے۔ ان خاندانوں کا انتخاب تعلقوں کے تیرہ مواضعات سے کیا گیا تھا۔ ان میں ایسے کاشتکار۔ سوداگر زرعی مزدور اور دھیڑ شامل تھے جن کی معاشی حالت سقیم ہے۔ علاوہ ازیں اس ضلع کے دوسرے مواضعات کے تحتانیہ وسطانیہ اور امدادی مدارس میں (۱۰۹۵) لڑکوں اور (۲۲۷) لڑکیوں کا بھی طبی معائنہ کیا گیا۔ میتھوڈسٹ مشن کے تینوں اقامت خانوں میں بھی غذاؤں کی جانچ پڑتال کی گئی۔

طلسمی فانوس (میجک لنٹرن) کے ذریعہ لکچر

ان تحقیقات کے ساتھ ساتھ "غذا اور غذائیت کے موضوع پر گیارہ مواضعات میں اور ایک مشن کے ادارہ میں تقریریں کی گئیں اور طلسمی فانوس (میجک لنٹرن) کے ذریعہ مختلف قسم کی غذاؤں کے بھلے برے اثرات ذہن نشین کرائے گئے۔

گذشتہ سال کی تحقیقات

سنہ ۱۳۵۰ف (۱۹۴۱ع) اضلاع محبوب نگر اورنلگنڈہ نیز تعلقہ عالم پور ضلع رائچور میں غذائیت کے سلسلہ میں تحقیقی کام جاری رہا۔ ان علاقوں میں (۳۹۳) مثالی خاندانوں کی خوراک کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا۔ ان خاندانوں

کے متعلقین کی جملہ تعداد (۲۱۰۳) تھی علاوہ ازیں سرکاری و امدادی مدارس تحتانیہ کے (۳۱۴۴) لڑکوں اور (۲۶۸) لڑکیوں کی غذاؤں کی تشخیص کی گئی - ساری تحقیقات کے دوران میں آمدنی کے لحاظ سے (۵ روپے ماہوار تا ۵۰ روپے ماہوار) ان خاندانوں کی جماعت واری تقسیم کو بھی ملحوظ رکھا گیا -

مشاہدات

ان تحقیقات کے دوران میں حسب ذیل مشاہدات کئے گئے -گرنی کے کوٹے ہوئے چاول بہت کم استعمال کئے جاتے ھیں حالانکہ علاقہ تلنگانہ میں چاول ھی اھم ترین غذا ھے -گھر میں کوٹے ہوئے چاول محبوب نگر اور نلگنڈہ میں زیادہ استعمال کئے جاتے ھیں جہاں خاندانوں کی ماہوار اوسط آمدنی نسبتاً زیادہ ھے - عالم پور میں گھر کا کوٹا ہوا چاول بہت کم استعمال ہوتا ھے - اور علی العموم پکانے سے پہلے کئی مرتبہ دھولیا جاتا ھے - قلیل آمدنی والے خاندان علی العموم ادنی قسم کی جوار استعمال کرتے ھیں - ضلع محبوب نگر میں ایسے لوگ روز انہ غذا میں راگی کی بھی کافی مقدار شامل کرلیتے ھیں ان تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا ھے کہ ساگ اور ترکاری کا استعمال افسوس ناک حدتک کم ہوتا ھے اور اھل موضع غذائیت کے لحاظ سے ان قابل قدر ماکولات کی کاشت بھی نہیں کرتے اور نہ انہیں اپنی خوراک میں شامل کرتے ھیں یہ بھی معلوم ہوا ھے کہ دیہی باشندے دودھ بہت کم پیتے ھیں - اور ساری مقدار سے گھی تیار کرکے قریب کے قصبوں میں فروخت کردیا جاتا ھے -

غذاؤں کا تجزیہ

اس سال جن تین اضلاع میں تحقیقات کی گئیں ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ھے کہ تعلقہ عالم پور میں کم خوراک یا نیم فاقہ کشی کی وہ افسوس ناک حالت موجود نہیں جو ضلع محبوب نگر اور نلگنڈہ میں محسوس کی گئی تھی - غذاؤں کے تجزیہ سے واضح ھے کہ اضلاع مذکور کی عام خوراک میں مقوی اجزا کا باھمی تناسب ٹھیک نہیں مثلاً چربی - کیلسیم - حیاتین الف (Vitamin A) اور حیاتین ج (C) کی مقدار بہت کم ھے کیونکہ صحت بخش اشیاء یا تو استعمال نہیں کی جاتیں یا بہت کم استعمال ہوتی ھیں - چنانچہ ان علاقوں میں زروسس - انگولر سٹومٹی ٹس - گلوسٹس)اور دیگر بیماریاں عام ھیں -

مرض فلوروسس

مملکت سرکارعالی کے جنوبی اور جنوب مشرقی رقبوں میں مرض فلوروسس (Fluorosis) کی امکانی موجودگی کا پتہ چلانے کے لئے سال زیر تبصرہ میں ابتدائی تحقیقات کی گئیں - اضلاع رائچور نلگنڈہ اور محبوب نگر کے بعض مواضع میں دانتوں پر چتکبروں (Mottled enamel) کے مرض کی تحقیقات کی گئیں - ان مواضع میں باؤلی کے پانی کے (۶۰) نمونوں کا تجربہ کیا گیا اور سب میں فلورین کی موجودگی کا پتہ چلایا گیا - عالم پور اور محبوب نگر کے جس علاقہ میں تحقیقات کی گئیں - وھاں (۱۵) فیصد طلبہ اس مرض میں مبتلا پائے گئے - بعض صورتوں میں تواسکے مریضوں کی تعداد (۳۱۰۸) فیصد تک پہنچ گئی - دوسرے مقامات میں تحقیقات سے علی العموم معمر لوگوں میں جو زاید از (۲۵) سال سے ان مقامات میں سکونت پذیر ھیں ھڈیوں اور جوڑوں پر اثر انداز ہونے والی بیماریاں بھی پائی گئیں -

ادارہ جاتی تحقیقات

خوراک اور تغذیہ کی عام تحقیقات اور مرض فلوروسس کے شایع ہونے کے اسباب کی دریافت کے علاوہ تین مقامات میں ادارہ جاتی سروے (Institutional Survey) بھی کئے گئے فرح آباد ضلع محبوب نگر میں بسنے والی قدیم چنچو قوم کے غذا کے طور و طریقوں کا بھی مطالعہ کیا گیا -

علاج تدابیر

گزشتہ سال تحقیقات سے عام خوراک میں جن نقایص کا پتہ چلا ھے ان کی تلافی کےلئے سررشتہ زراعت کو حسب ذیل امور کی نسبت بعض تجاویز بھیج دی گئی ھیں

الف - مکئی کے بجائے جوار اور راگی کے استعمال اور کاشت کو مقبول بنایا جائے -

ب - باجرہ - جوار اور راگی کی مجموعی پیدا وار بڑھادی جائے -

ج - عمدہ تخم استعمال کرکے دالوں کی کاشت کو ترقی دی جائے -

د - ساگوں اور بھاجیوں کی پیدا وار بڑھا دی جائے

ھ - مواضعات میں ترکاری کے باغیچے لگانے کا شوق پیدا کیا جائے -

و - ترکاریوں کی پیدا وار میں اضافہ کیا جائے -

آئندہ لائحہ عمل

شعبہ تغذیہ کا ارادہ ھے کہ موجودہ تین سالہ تحقیقاتی پروگرام تکمیل پانے سے قبل گزشتہ تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں آئندہ لائحہ عمل مرتب ہوجائے - چونکہ مسئلہ تغذیہ کا صحت عامہ - زراعت - تنظیم دیہی پرورش مویشی اور بعض دیگر امور سے قریبی تعلق ھے - اسلئے تجویز ھے کہ ایک مجلس تغذیہ (Nutrition Committee) قایم کی جائے جس میں مذکورہ بالا تمام امور سے تعلق رکھنے والے حکام شامل رھیں تاکہ آئندہ لائحہ عمل پر سب کے تعاون سے بحسن خوبی عمل ہوتا رھے -

قدیم اور جدید حیدر آباد

حکومت سرکار عالی نے گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں رفاہ عام کے جو مشہور و معروف کام انجام دئے ہیں ان میں صحت عامہ کی ترقی - بیماریوں کا انسداد اور طبی امداد کا معقول انتظام بھی شامل ہے - اس کام کی وسعت کا اندازہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ محکمہ طبابت وصحت عامہ کا موازنہ سنہ ۱۹۱۰ع میں صرف (۸) لاکھ روپے تھا - اس کے برخلاف سال رواں کا موازنہ (۳۳) لاکھ روپیوں پر مشتمل ہے اس دوران میں ادارہ جاتی طبی امداد کا انتظام مستقل رفتار کے ساتھ ترقی پاتا رہا - چنانچہ فی الوقت سرکاری دواخانوں کے علاوہ تمام قلمرو آصفیہ میں (۱۵۱) طبی ادارے کام کررہے ہیں - شہر حیدرآباد ہی میں (۱۲) مقامات پر شفا خانے موجود ہیں اور شفاخانہ عثمانیہ جس کی تصویر اوپر پیش کی گئی ہے سب سے بڑا طبی ادارہ ہے -

یہ شفاخانہ سنہ ۱۳۳۵ف میں (سنہ ۱۹۲۶ع) (۲۴) لاکھ کی لاگت سے تعمیر کیا گیا - ابتداء یہاں صرف (۴۰۰) مقیم مریضوں کے لئے گنجایش فراہم کرنے کا خیال تھا - لیکن فی الحقیقت اب مریضوں کی دگنی تعداد یہاں مقیم ہے ... شفاخانہ کی عظیم الشان مقبولیت کی بین دلیل ہے -

غیر مقیم مریضوں نے علاج کے شعبہ کے علاوہ جہاں گزشتہ سال (۴۹۷۱۷) عورتیں - (۳۸۴۷۷) بچے اور (۹۹۰۳۰) مرد جملہ (۱۸۷۲۲۴) مریض رجوع ہوئے تھے اس شفاخانہ میں کان - ناک - حلق - آنکھ اور دانتوں کے امراض کے خصوصی شعبے اور ... **(X-rays)** اور تشخیص امراض کے شعبہ جات موجود ہیں جن کے لئے جدید ترین آلات مہیا کئے گئے ہیں- دق کے غیر مقیم مریضوں کا علاج ایک ماہر کے تفویض ہے - علاوہ ازیں یہاں (۵) جراحت خانے **(Operation theatres)** ہیں جن میں سے دو ایرکنڈیشنڈ (ایسے کمرے جن کی حرارت اور ہوا کی آمد و رفت پر قابو رکھا جاسکتا ہے) -یہ ہسپتال جو دریائے موسی کے بائیں کنارے ... ہے ترکی - مصری طرز کی تین منزلہ عمارت ہے جس میں مشرقی رعنائی تعمیر اور مغربی کمال فن یکجا کردئے گئے ہیں -

اس کے بالمقابل دریا کے دوسرے کنارے پر اور تین جدید عمارتیں موجود ہیں یعنی وکٹوریا زنانہ دواخانہ - کلیہ بلدہ (سٹی کالج) اور عثمانیہ عدالت العالیہ -

اوورسیز لیگ

تمام روئے زمین پر برطانوی رعایا کے مابین رفیقانہ تعلقات برقرار رکھنے والا ادارہ

لیگ کی حیدرآبادی شاخ کے ذریعہ جنگی کوششوں میں کس طرح مدد دی جا سکتی ہے

سنہ ۱۹۱۴ء تا سنہ ۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم نے برطانوی دولت عامہ کے شہریوں کو پہلے سے زیادہ ایک دوسرے سے قریب کردیا تھا ۔ اتنی قربت اس سے پہلے کبھی موجود نہ تھی ۔ ان قابل قدر روابط کے باعث برطانوی سلطنت میں بسنے والی مختلف نسلوں میں باہمی رفاقت اور پاس عزت کا نیا رشتہ پیدا ہوگیا ۔ امن قایم ہونے کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ ان روابط کو مستقل بنیاد پر برقرار رکھنا چاہئے اسی لئے سرایولن رینچ نے انگلستان میں اوورسیز لیگ قایم کی ۔ اس وقت سے اس تحریک کو روز افزوں مقبولیت حاصل ہے ۔ چنانچہ آج تمام روئے زمین پر اس کے اراکین کی جملہ تعداد (۷۰۰۰۰) ہے ہندوستان ہی میں لیگ کی چالیس شاخیں قایم ہوچکی ہیں جن میں (۴۰۰۰) اراکین شریک ہیں ۔ ایک شاخ حیدرآباد میں بھی موجود ہے ۔ یہ تمام شاخیں کامیابی کے ساتھ جنگ جاری رکھنے کے لئے ان قومی کوششوں میں اضافہ کر رہی ہیں ۔

لیگ کے مقاصد

لیگ کی مقامی شاخ کے نئے صدر نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت کا خیر مقدم کرنے کے لئے جو جلسہ حال ہی میں منعقد ہوا تھا اس میں راجہ دھرم کرن بہادر صدر المہام تعمیرات عامہ نے تقریر کرتے ہوئے لیگ کے مقاصد کی وضاحت فرمائی ۔ آپ نے فرمایا کہ ”لیگ کا اہم مقصد یہ ہے کہ تمام روئے زمین پر برطانوی رعایا کے مابین رفیقانہ تعلقات پیدا کئے جائیں ۔ یہاں رنگ ذات یا عقیدہ کا امتیاز نہیں اپنی شاخوں اور مراسلت کرنے والے معتمدوں کے ذریعہ یہ لیگ دنیا کے ہر حصہ سے آپ کا تعلق قایم کرسکتی ہے ۔ اس کے ماہنامہ ”اوورسیز“ کی اشاعت بہت وسیع ہے ۔ لندن کی ”مجلس استقبالیہ“ سمندر پار سے آنے والے اراکین کی شخصی طور پر خاطر مدارات کرتی ہے ۔ اس لیگ میں سماجی خدمت اور اچھی شہریت پر زور دیا جاتا ہے ۔ اس کا نشان امتیازی گویا ایک پاسپورٹ ہے جو کرہ ارض کے ہر حصے میں دوستی کا وسیلہ ہے ۔

امن قایم کرنے کی کوشش

”میں ان لوگوں میں ہوں جن کا ایقان ہے کہ ہمارے عظیم الشان ملک ہندوستان کو برطانیہ کے ساتھ دنیا میں امن و امان قایم کرنے میں اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود میں مشترکہ طور پر زبردست حصہ لینا چاہئے ۔ ہم اس وقت تک یہ حصہ نہیں لے سکتے جب تک کہ ہم ایک دوسرے کے دوش بدوش کھڑے نہ ہوجائیں ایک دوسرے سے گہرے شخصی روابط برقرار نہ رکھیں ۔ اور تعاون کے خوشگوار جذبہ کے تحت مل جل کر کام نہ کریں “ ۔

جنگی کوششوں کی امداد

” جنگ شروع ہونے کے بعد لندن کی اوورسیز لیگ نے ایک ”فیلڈ فورس فنڈ“ (لڑنیوالی فوجوں کا فنڈ) قایم کیا ہے ۔ اس میں ”ھیامپر فنڈ“ بھی شامل ہے ۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ بحری برقی اور شاہی ہوائی فوج والوں کے لئے ھیامپرس (سامان کے صندوقچے یا بکس) فراہم کئے جائیں ۔ ہر صندوقچے میں جو کسی فوجی کے نام بھیجا جائے ۔ ایک پوسٹ کارڈ معطی کے پتے کے ساتھ ڈال دیا جاتا ہے ۔ اس لیگ نے ایک ”تمبا کو فنڈ“ بھی قایم کیا ہے جس کے ذریعہ لڑنے والے فوجیوں اور زخمیوں کو سگریٹ کے پارسل بھیجے جاتے ہیں ۔ جس طرح کے جنگ عظیم میں بھیجے گئے تھے ۔ بارہ آنے چندہ دینے پر پچاس سگریٹوں کا ایک پیاکٹ (ڈبہ) خرید لیا جاتا ہے جس میں ایک پوسٹ کارڈ بھی موجود رہتا ہے تا کہ محاذ پر لڑنے والا سپاہی راست معطی کے نام وصولی کی رسید بھیج سکے ۔

صدراعظم بہادر کی اپیل

نواب صاحب چھتاری نے راجہ دھرم کرن بہادر کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے جنگی کوششوں کے سلسلہ میں لیگ کے کئے ہوئے کام کا بھی تذکرہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ ” کچھ عرصہ قبل مجھے موقع ملا تھا کہ جن متعدد طریقوں سے ہم جنگ جیتنے میں مدد دے سکتے ہیں ان کی جانب توجہ دلاؤں ۔ بالکل حال ہی میں ”جنگی امدادی فنڈ“ میں پابندی کے ساتھ ماہانہ چندہ دینے کے لئے میں ۔ ایک اپیل بھی کی ہے اوورسیز لیگ ۔ نہایت ہی عملی طریقوں مثلاً تمباکو فنڈ کے ذریعہ قومی کوششوں کو آگے بڑھانے میں مدد دینے کا اور ایک طریقہ فراہم کردیا ہے ۔ میں باور کرتا ہوں کہ جب ہم میں سے ہر ایک محسوس کرے گا کہ معمولی پیمانے

پربھی کتنے مختلف طریقوں سے مثلاً بارہ آنے کا چندہ دے کر جس کے ذریعہ کسی سپاھی یا سولجر کو جو ھمارے لیے محاذ پر لڑرھا ھو ھر ۵۰ سگریٹوں کا ایک ڈبہ بھیجا جائے گا مدد دی جاسکتی ھے تواس وقت یہاں جتنے لوگ موجود ھیں نیز وہ تمام لوگ جن تک میری متعدد اپیلیں پہنچ سکی ھیں فیاضی کیساتھ کثیر تعداد میں دست اعانت دراز کریں گے۔

سلطنت برطانیہ کی مشترک شہریت

ھز اکسلنسی صدر اعظم بہادر نے سر ایون ڈنچ کی دور بینی کی ستایش فرمائی جس کی بدولت انہوں نےلیگ کی بنا ڈالی ھے آپ نے اس امر کا اظہار کرتے ھوے کہ آپ کئی سال سے اس لیگ کے رکن ھیں آگے ارشاد کیا کہ ''سلطنت برطانیہ کی مشترک شہریت در حقیقت قابل قدر چیز ھے اور جیسا کہ سب سے بڑھ کر اس جنگ نے ثابت کردیا ھے ۔ یہ مشترک شہریت سلطنت کے تمام باشندوں کی مشترک سلامتی کی ضامن ھے کیونکہ دنیامیں اجتماعی سلامتی حاصل کرنے کا یہی ایک کامیاب اور حقیقی ذریعہ رہ گیا ھے اور امن کے مقاصد کی خاطرجدوجہد کرنے کےلئے بھی یہی اساسی اتحاد ھے ۔ موقع و حالات کے لحاظ سے یہ امر بالکل مناسب تھا کہ حیدرآباد میں بھی لیگ کی ایک شاخ موجود رھے کیونکہ برطانوی سلطنت میں اس ریاست کو اھم اور کئی اعتبار سے بے نظیر مقام افتخار حاصل ھے'' ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۳۰)

تحقیقاتی مرکز) نے روئی کی مختلف اقسام پر تحقیقاتی کام شروع کردیا ھے ۔ دوسرے پودوں کی پرورش نگہداشت پر بھی تحقیقات کا آغاز ھوچکا ھے ۔

اس تحقیقاتی مرکز کے تحت (۷۵) ایکڑ (۲۰)گنٹے وسیع مزرعہ ھے ۔ جس میں سے (۴۲) ایکڑ (۲۳)گنٹے زیر کاشت ھیں ۔ اس مزرعہ کی زمین بہترین ھے اور اس سال (سنہ ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ف) جو تجرباتی کاشت کی گئی اس کے نتائج بہت اچھے رھے ۔ قلیل بارش اور خراب موسم کے باوجودگورانی نمبر (۶) کی حاصل پیدا وار پہلی اور دوسری چنوائی (Picking) کے وقت فی ایکڑ (۵۰۰) پونڈ وزن رھی۔ دس ایکڑمیں مونگ پھلی بوئی گئی تھی جس کی حاصل پیدا وار فی ایکڑ (۱۳۰۰) پونڈ تھی یعنی مجموعی حیثیت سے فی ایکڑ (۷۰) روپے آمد نی ھوئی ۔

غالباً یاد ھوگا کہ گزشتہ سال ھی ''کاٹن ریسرچ اسٹیشن'' کو پربھنی سے ناندیڑ منتقل کیا گیا تھا اصل عمارت کی تعمیر تقریباً مکمل ھوچکی ھے البتہ بیلوں اور زراعتی آلات کے چھپر۔گودام۔انجن کا کمرہ ۔ اورمزرعہ کے عملہ کےلئے رھایشی مکانات کی تعمیر عنقریب شروع ھوجائیگی ۔

اضلاع کی خبریں

ناندیڑ -- حال ہی میں قصبہ ناندیڑ میں متعدد ہرجہتی اصلاحات کی گئیں جن میں سے بعض ابھی تکمیل پا رہی ہیں - ناندیڑ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ترقی پذیر صنعتی اور تجارتی مرکز ہے - ضلع ناندیڑ بھی جو اس مملکت میں روئی کی کاشت کا سب سے بڑا مرکز ہے جدید رنگ قبول کررہا ہے -

کچھ عرصہ ہوا کہ گرد ونواح کے مواضعات سے قصبہ ناندیڑ میں کئی مزدور تلاش روزگار میں آکر فروکش ہوگئے - چونکہ پہلے ہی سے یہاں مکانات کی کمی تھی اسلئے ان مزدوروں کےلئے رہایشی گنجایش فراہم کرنا اور بھی دشوار ہوگیا ہے -

مذکورہ بالا ضروریات کی تکمیل کےلئے حکومت سرکار عالی نے ڈیڑھ لاکھ کی فوری منظوری صادر کی ہے تاکہ قصبہ ناندیڑ میں عوام کےلئے مختلف سہولتوں کا انتظام ہوجائے - مثلاً مزدوروں کی نوآبادی - جدید گنج - مرکزی بازار - اور رہایشی مکانات وغیرہ - تعمیر پائیں

مزدوروں کی نو آبادی کےلئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے وہ ریلوے اسٹیشن کے شمال مغرب میں واقع ہے - کچھ حد تک بنیاد کھودی جاچکی ہے تاکہ نو آبادی کےلئے اس زمین کی موزونیت کا پہلے ہی سے اندازہ ہو جائے - ہر طرح اطمینان ہوجانے کے بعد حفظان صحت کے اصول کے مطابق چھوٹے چھوٹے مکانات کی تعمیر شروع ہوجائیگی

نیا گنج ریلوے اسٹیشن کے جنوب مشرق میں تعمیر کیا جائے گا کیونکہ ہنگولی - دیگلور - اور احمدپور جانے والی سڑکیں اس مقام کے قریب سے گزرتی ہیں - موجودہ گنج جو قصبہ کے بیچوں بیچ واقع ہے قصبہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کےلئے ناکافی ہے اور اس کی توسیع کی بھی زیادہ گنجایش نہیں - توقع کی جاتی ہے کہ اسٹیشن اور گرنیوں سے کافی نزدیک ہونے کے باعث نئے گنج کی کاروباری رونق بہت بڑھ جائےگی -

خرید و فروخت کے لئے جو دکانات اور بازار قائم کرنے کی تجویز اسکیم میں موجود ہے وہ اسداللہ ٹیکری کے قریب تعمیر کئے جائیں گے یہاں سے مزدوروں کی مجوزہ نو آبادی کوئی دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہوگی -

عہدہ داروں کے مکانات اور عوام کےلئے درجہ الف (اے کلاس) اور درجہ ب (بی کلاس) کے مکانات بھی بنائے جائیں گے - ان مکانات کے درمیان سے ڈھائی میل لانبی سڑک تعمیر پانے والی ہے - جو ریلوے اسٹیشن کی مغربی جانب موجودہ سڑک سے ملحق ہوجائےگی -

اس اسکیم کے ساتھ علاقہ گردواوہ کی بھی اصلاح کی جائےگی - پختہ سڑکیں اور پانی کی موریاں تعمیر ہونگی اور سڑکوں پر برقی روشنی کا انتظام کیا جائےگا -

مقامی برقی تنصیب (Electric Power Plant) میں اکثر اوقات اچانک طور پر خلل پڑ جاتا ہے جس سے ناندیڑ کے انتظامی آب رسانی (Water Works) کو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - اسلئے آئندہ قوت کی مستقل فراہمی کےلئے محکمہ برقی ضلع ناندیڑ نے طے کیا ہے کہ عثمان شاہی ملز محدود سے برقی رو خریدی جائے - اس طرح آب رسانی کے انتظام میں آئندہ کوئی خلل واقع ہونے نہ پائےگا -

حکومت نے ضلع ناندیڑ کے دیگر اہم قصبات میں بھی مانع گرد سڑکوں کی تعمیر کےلئے (۲۷۰۰۰) روپیوں کی رقم منظور کی ہے - روئی کے ہنگام میں قریبی مواضعات سے مارکٹ تک روزانہ سینکڑوں بنڈیوں کی آمد و رفت کے باعث ناقابل برداشت گرد سے جو سخت تکلیف پہنچتی تھی وہ اس طرح بڑی حد تک دفع ہوجائےگی -

دیہی رقبوں میں ذرائع آمد و رفت کا وسیع تر انتظام عمل میں آیا ہے چنانچہ گزشتہ سال (سنہ ۱۳۵۰ف) کئی مواضعات کو چھوٹی سڑکوں کے ذریعہ شاہراہوں سے ملحق کیا گیا - اسی کام پر (۱۰۰۰۰) روپے صرف ہوئے - دیہات والوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا مسئلہ بھی حل کیا جارہا ہے - پرانی باؤلیوں کی ترمیم کے علاوہ ہر سال کئی جدید باولیاں کھودی جارہی ہیں - اس سال جدید باؤلیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوجائیگا - کیونکہ حکومت نے حال ہی میں اس کام کےلئے ایک اسکیم منظور کی ہے جس پر (۳۵۰۰۰) روپے خرچ ہونگے -

پست اقوام کے ایسے افراد کی زبوں حالی دور کرنے کیلئے جو ذاتی زمینات نہیں رکھتے اور مزدوری پر دوسرے کاشتکاروں کے ہاں کام کیا کرتے ہیں حکومت سرکار عالی کے حکام مالگزاری نے اضلاع کے تعلقداروں کے نام احکام صادر کئے ہیں کہ انہیں زمینات عطا کی جائیں تاکہ وہ آزادانہ طور پر اپنے لئے ذریعہ روزگار فراہم کرسکیں -

اس سلسلہ میں اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ نے اپنے ماتحت عہدہ داروں کو حکم دیا ہے کہ وہ ضلع ناندیڑ کی ایسی اراضی کی فہرست مرتب کریں جو غریب رعایا کو عطا کی جاسکتی ہیں ان افراد کے ساتھ مزید رعایتیں بھی کی جائیں گی مثلاً دوسال تک ان سے رقم مالگزاری وصول نہیں کی جائیگی بعد ازاں برائے نام لگان لیا جائیگا -

ناندیڑ کے جدید ''کاٹن ریسرچ اسٹیشن (روئی کا

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۹)

رجسٹرڈ نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ | بابت ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۱ ف - اپریل سنہ ۱۹۴۲ ع | شمارہ ۷

جو پہلے سے آگاہ ہوتا ہے وہی تیار بھی رہتا ہے
ہوائی حملوں سے بچاؤ کی نسبت صفحات (۹ - ۱۰ و ۱۱) پر ایک
مضمون ملاحظہ کیجئے۔

فہرست

اس رسالہ میں [illegible]لات [illegible]ا ہے یا جو نتائج
اخذ کئے گئے ہیں [illegible] ان کا [illegible]ور سے حکومت
سرکار عالی کے [illegible]ونا ضروری نہیں۔

'For VICTORY'

• • • —

شائع کردہ — سررشتہ معلومات عامہ — حیدرآباد دکن

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ — خورداد سنہ ۱۳۵۱ف - مارچ سنہ ۱۹۴۲ع — شمارہ ۷

احوال و اخبار

کم سفر کرو - کچھ عرصہ سے سرکار عالی کے ریلوے عہدہ دار برطانوی ہند کے ریلوے عہدہ داروں
ں طرح "کم سفر کرو" کی مہم چلا رہے ہیں -
کن معلوم ہوتا ہے کہ اس مہم کی اہمیت اچھی طرح
وام کے ذہن نشین نہیں ہوئی - ریلوے کے عہدہ دار
لی العموم لوگوں کو سفر کرنے سے روکا نہیں کرتے -
لکہ عام حالات میں ان کی تشہیری مہم کا خاص مقصد
ہی ہوتا ہے کہ عوام کو زیادہ سفر کرنے کی ترغیب
لائی جائے - اسی لئے وقتاً فوقتاً کئی قسم کی سہولتیں
مثلاً رعایتی ٹکٹوں کی اجرائی وغیرہ پابندی کے ساتھ
پیش کی جاتی ہیں - مگر موجودہ حالات معمولی نہیں - جنگ
کے باعث تمام ملک میں ریلوے کے انتظام حمل و نقل
پر زبردست بار عاید ہوا ہے کیونکہ آج کل دشمن کو
دور رکھنے کے لئے فوجوں اور جنگی ساز و سامان کو
ملک کے طول و عرض میں مسلسل گشت کرانے کی
ضرورت پڑتی ہے - چونکہ اس زمانہ میں نئی واگنیں اور
ریل کے ڈبے فراہم کرنا دشوار ہے اسلئے یہ بار اور
بھی شدید ہوگیا ہے - لہذا اگر پبلک عام دنوں کی طرح
اب بھی ریلوں سے بہت زیادہ سفر کرنے لگے تو اس سے
ہماری جنگی کوششیں کمزور پڑ جائیں گی - غیر فوجی
لوگوں کو سفر کے لئے ایک ڈبہ دینے کا مطلب یہ ہوگا
کہ اس قدر فوجیوں کو کسی اہم فوجی مرکز تک
پہنچانے کا انتظام رک گیا - یہ ایسی حقیقت ہے جسے
ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے - اس لئے جب کبھی ہم
ریل سے سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں بہتر یہ ہے کہ
ہم اپنے آپ سے سوال کرلیں کہ آیا یہ بالکل لازمی ہے
کہ ہم ریل سے سفر کریں بعد ازاں اگر ہمارا سفر ملتوی
ہوسکتا ہے اور اس کا مقصد خط یا تار کے ذریعہ پورا
ہوسکتا ہے تو ہمیں چاہئے کہ سفر کا ارادہ ترک کردیں -
حال ہی میں ایک چینی نمائندے نے کہا ہے کہ جنگ
کے زمانے میں افواہیں دشمن کی گولیوں کی طرح ملک کے
نقصان کے باعث ہوتی ہیں ہمارا خیال ہے کہ ہر وہ
شخص جو ریل کا ایک سفر ترک کرتا ہے گویا متحدہ اقوام کی
فتح کے خاطر دشمن پر گولی چلا دیتا ہے -

بے بنیاد خبر - گزشتہ سال ستمبر کے مہینہ میں حکومت سرکار عالی نے سمکیات کا محکمہ
قایم کیا تھا جس کے دو مقاصد ہیں - ایک تو یہ کہ ملک
سرکار عالی کے دریاؤں اور تالابوں میں جو کھانے کے
قابل مچھلیاں پائی جاتی ہیں ان کی مختلف قسموں پر تحقیقات
کی جائیں اور برطانوی ہند کی مچھلیوں کی موزوں قسموں کا
یہاں اضافہ کیا جائے - دوسرا مقصد یہ ہے کہ مچھلی کے
بیوپار میں بہتر تجارتی اصول کے ذریعہ تنظیم پیدا کی جائے
جامعہ عثمانیہ کے شعبہ حیوانات کے ایک پروفیسر اس
محکمہ کے افسر اعلی ہیں اور اب مہتمم سمکیات کہلاتے
ہیں - انہوں نے مدراس کے محکمہ سمکیات میں اس ضمن میں
خاص ٹریننگ حاصل کی ہے - اپنے قیام کی تاریخ سے
محکمہ مذکور نے بعض اضلاع میں تحقیقاتی کام جاری
رکھا جن سے بعض نتائج اخذ کئے گئے ہیں - اب ضلع
نظام آباد میں جہاں ملیریا کثرت سے ہوا کرتا ہے اسی
قسم کا تحقیقاتی کام جاری ہے - اس بات کی کوشش ہو رہی
ہے کہ محکمہ سمکیات اپنی عام تحقیقات کے علاوہ خاص
طور پر کھانے کے قابل مچھلیوں کی ایسی اقسام دریافت
کرے جن کی غذا میں مچھروں کے انڈے بچے شامل ہوں
تاکہ اس ضلع میں ملیریا کی انسدادی مہم کے سلسلہ میں
ان اقسام کی مچھلیوں کو عام کیا جائے - بعض حلقوں
میں یہ غلط فہمی پھیل گئی ہے کہ حکومت محکمہ سمکیات
کے ذریعہ مچھلیاں فراہم کرنے کا انتظام خود اپنے
ہاتھوں میں لینا چاہتی ہے - جس سے یہاں کے ماہی گیر
بے روزگار ہوجائیں گے - یہ اندیشہ درست نہیں
حقیقت حال تو یہ ہے کہ محکمہ سمکیات ماہی گیروں کی
امداد اور سہولت کے لئے بعض تجاویز مرتب کررہا ہے
جن کے تحت تازہ مچھلی کی خرید و فروخت باضابطہ طور پر
ہوا کریگی - علاوہ ازیں یہ محکمہ ماہی گیروں کے متعلق
ضروری معلومات حاصل کررہا ہے تاکہ اس بات کا اندازہ
ہوسکے کہ ماہی گیروں کے طبقہ میں امداد باہمی کی
انجمنیں قایم ہوسکتی ہیں یا نہیں علاوہ ازیں حکومت
مدراس کے سمکیات کے مدرسوں کی طرح اس ریاست میں
بھی محکمہ مذکور کے تحت ایک مدرسہ کھولنے کی

تجویز زیرغور ہے تاکہ ماہی گیروں کو ان کے کاروبار کے جدید اصول سکھائے جاسکیں ۔

* * * * *

پست اقوام کی ضرورتیں ۔ حکومت سرکار عالی نے پست اقوام کے مدرسوں کے لئے ایک انسپکٹر مقرر کرنے اور ممکن ہو تو اس جائداد پر ان ہی کے کسی فرد کو مامور کرنے کا جو تصفیہ کیا ہے وہ بالکل اصولی ہے ۔ اس تصفیہ سے حکومت کی ان کارروائیوں میں اور ایک کا اضافہ ہوجاتا ہے جو اہل ملک کے اس اہم طبقہ کی فلاح و بہبود کے لئے اختیار کی گئی ہیں ۔ دس سال پیشتر اعلی حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ نے بمراحم خسروانہ سرکارعالی کی پیش کردہ مکمل اسکیم منظور فرمائی تھی جس کا منشاء یہ تھا کہ ریاست میں خاص طور پر پست اقوام کے لئے (۲۰۰) مدرسے کھولے جائیں ۔ اس اسکیم پر جزوی طورپر عمل ہوا ہے ۔ چنانچہ ان کے لئے خاص نصاب تعلیم مرتب کیا گیا ہے جس میں ان طبقوں کی مخصوص ضرورتوں کی تکمیل کے لئے فنی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے ۔ پست اقوام کو بعض سہولتیں بھی حاصل ہیں مثلاً انہیں رعایتی وظیفے اور مفت کتابیں عطا کی جاتی ہیں ۔ اور فیس معاف ہوتی ہے ۔ ساتھ ہی اس بات کی صراحت لازمی ہے کہ حکومت پست اقوام اور دیگر اقوام کا امتیاز برقرار رکھنا نہیں چاہتی سوائے اس کے کہ اس کی ضرورت محسوس کی جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ عام مدرسوں میں پست اقوام کے طلبہ کی تعداد ان طلبہ کی تقریباً چوگنی ہے جو اپنے مخصوص مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں ۔ ان کی تعلیم کا خاص انتظام ان ہی مقامات میں کیا گیا ہے جہاں اس قسم کا انتظام لازمی تھا کیونکہ حکومت کو چاہئے کہ وہ پست اقوام کی مخصوص ضرورتوں کو تسلیم کرے اور انہیں خاص طور پر سہولتیں بہم پہنچانے کا انتظام کرے ۔

* * * * *

حکومت سرکار عالی اب تک ہی قوانین کے ذریعہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کی تدبیریں اختیار کرچکی ہے لیکن اب یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ اس ریاست میں مزدوروں سے کام لینے والے افراد بھی اپنے واجبات محسوس کررہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہندوستان کے دوسرے ترقی یافتہ صنعتی مرکزوں سے مساوات قایم رکھنے میں کوشاں ہیں ۔ اس کی قابل تعریف مثال ورنگل کی اعظم جاہی ملز نے پیش کی ہے ۔ اس گرنی کے ارباب انتظام نے مزدوروں کے لئے کئی سہولتیں فراہم کیں مثلاگرنی سے ملحقہ ایک غلہ کی دوکان اور ایک پارچہ کی دوکان موجود ہے جہاں مزدور بازار سے کم نرخ پر اپنی ضرورت کا سامان خرید سکتے ہیں ۔ اور ایک دوکان میں کھانے پینے کی تیار چیزیں ملجاتی ہیں ۔ مزدورنیوں اور ان کے بچوں کے لئے خاص سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ گرنی کی جانب سے ایک نرس کا تقرر ہوا ہے جس نے دایگی کی تربیت حاصل کی ہے تاکہ وہ قانون کی دی ہوئی مراعات کی بموجب گرنی کی حاملہ مزدورنیوں کی صحت کا خیال رکھے اور زچگیوں کی نگرانی کے فرائض انجام دے مزدورنیوں کے بچوں کے لئے ایک دارالصبیان (Baby Creche) موجود ہے جو ہندوستان کے بہترین دارالصبیان میں شمار ہوتا ہے ۔ یہاں بچوں کو غذا اور دودھ مفت دئے جاتے ہیں اور ان کی نگرانی کے لئے پانچ ہوشیار عورتیں ملازم ہیں علاوہ ازیں گرنی کی حدود میں ایک باضابطہ دوا خانہ ہے جس میں کافی طبی عملہ اور سامان اور دوائیں موجود ہیں نیز مقیم مریضوں کا انتظام بھی کیا گیا ہے ۔

* * * * * *

نظم و نسق جامعہ عثمانیہ کی حالیہ رپورٹ بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۱۹۳۹ - ۱۹۴۰ع) میں بعض دلچسپ امور کا ذکر ہے ۔ جن سے ظاہر ہے کہ جامعہ کی زندگی کا یہ سال یادگار سال تھا ۔ چنانچہ اسی سال اعلی حضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے بہ نفس نفیس کلیہ فنون کی مستقل عمارت کا افتتاح فرمایا جس کی تعمیر اور آراستگی پر (۲۸) لاکھ روپے صرف ہوے ہیں ۔ اس زمانے میں طلبہ کی غیر تعلیمی سرگرمیاں بھی ترقی پر نہیں ۔ علاوہ ازیں اقامتی جامعہ کے تخیل کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے سال اول (جونیر انٹر میڈیٹ) کے تمام طلبہ پر جامعہ کے اقامت خانہ کی رہائش لازمی قرار دی گئی ۔ چنانچہ نادار طلبہ کے لئے مزید دو اقامت خانے کھولے گیے کلیہ اناث میں اضلاع سے آنے والی طالبات کے لئے ایک اقامت خانہ قایم ہوا اور ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ تلنگی ۔ مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں ایم ۔ اے کی جماعتیں کھول دی گئی ہیں ۔ اس طرح جامعہ کے تمام شعبوں میں بعد طیلسانی (Post graduate) تعلیم کا انتظام ہوگیا ہے ۔ جامعہ کے شعبہ تعلیم میں ایم ۔ ایڈ (M. Ed.) کے نصاب کا آغاز ہوا ۔ اس ریاست میں جامعہ عثمانیہ کی مقبولیت کا اس حقیقت سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف کلیوں میں شریک ہونے والے طلبہ کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ۔ چنانچہ جامعی تعلیم پانے والے طلبہ کی تعداد جو سال پیوستہ (۱۸۸۸) تھی سال زیر تبصرہ میں (۲۳۰۴) ہوگئی جس سے (۲۱) فیصد کا اضافہ ظاہر ہے ۔

شہزادی برار کی شہری دفاعی جماعت

شہزادی ممدوحہ کا خطبہ افتتاحیہ

تنظیم کی وسعت اور مقاصد

ھرھائی نس شہزادی برار نے حیدرآبادی خواتین کی سماجی جسمانی اور تعلیمی ترقی میں اس قدر نمایاں حصہ لیا ھے کہ ممالک محروسہ سرکارعالی کے ہرگھر میں آپ کے نام کا چرچا ھے - جنگ شروع ہونے کے بعد آپ نے حیدرآبادی خواتین کی جنگی کوششوں میں تنظیم پیدا کرنیکے لئے رہنمایانہ کام انجام دیا ھے - چنانچہ آپ خواتین کے مرکز مساعی جنگ کی مجلس عاملہ کی صدر بھی ہیں - اس حیثیت سے آپ ہی کی نگرانی میں لڑنے والے فوجیوں کے لئے ہسپتالی ضروریات اور آسایشی سامان باقاعدہ طور پر تیار ہوتا ھے اور ماہ بماہ بھیج دیا جاتا ھے - لہذا اگر شہزادی موصوفہ نے حیدرآبادی خواتین کی فلاح وبہبود کے لئے شہری دفاعی جماعت - ترتیب دینے میں پہل کی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں - تمام مدارج - فرقوں اور انجمنوں کی نمائندہ خواتین کے ایک جلسہ میں جو ۲۹ - اردی بہشت (۲ - اپریل) کو قصر بلاوسٹہ میں منعقد ہوا تھا - اس جماعت کا افتتاح عمل میں آیا - " شہزادی برار کی شہری دفاعی جماعت ترتیب دینے کا مقصد یہ ھے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے سلسلے میں حکومت اور اس مملکت کی خواتین کے درمیان تعلق قائم ہوجائے " ۔

افتتاحی تقریر -- اس جماعت کا افتتاح فرماتے ہوے ھرھائی نس نے ارشاد کیا " آپ سب ہماری ریاست کے مختلف مدارج - فرقوں جماعتوں اور اداروں کی ممتاز نمائندہ خواتین ہیں - میں آپ کا نہایت خلوص کے ساتھ خیر مقدم کرتی ہوں - میری دعوت پر آپ نے جو تکلیف فرمائی وہ میری ہمت افزائی کا باعث ہوئی ھے اور میں آج حیدرآباد خواتین کے لئے شہری دفاعی جمعیت کا آغاز کرتی ہوں مجھے یہ بھی امید ھے کہ آپ اس جماعت کے تعمیری کام میں بڑی مستعدی سے حصہ لیں گی -

حکومت کی تائید

میں ابتداء ہی میں اس امرکو واضح کردینا چاہتی ہوں کہ اس جماعت کو حکومت سرکار عالی کی تائید حاصل ھے - یہ جماعت ریاست کے شہری دفاعی نظام سے گہرا تعاون عمل برقرار رکھے گی - اور اس کی عام نگرانی میں کام کریگی - ایک سرکاری کمیونکے میں حکومت نے یہ توقع ظاہر کی ھے کہ " اس جماعت کے ذریعہ وہ تمام عورتیں متحد ہوجائیں گی جو اس نازک زمانہ میں ریاست کی خدمت بجالانا چاہتی ہیں " علاوہ ازیں حکومت نے ہمیں یقین دلایا ھے کہ " محکمہ امورعامہ کے تحت اے ۔ آر ۔ پی کی جو نظامت قائم ھے اس کے ذریعہ ہر ممکنہ مدد دیجائیگی " ۔

کیا کام انجام دینا ھے

غالباً آپ سب جانتی ہیں کہ شہری دفاع کا کام بےحد وسیع ھے اور بے شمار مسئلوں پر حاوی ھے جن میں سے بعض ایسے ہیں کہ انہیں حل کرنے کےلئے فنی مہارت نہایت ضروری ھے - اس قسم کا کام تو ہمارے دائرہ عمل میں شامل نہیں ہوسکتا - پھر بھی ایسے بہت سے کام ہیں مثلاً تشہیر غذا کی فراہمی - کھانے پینے کی چیزوں کی سربراہی اور خاص طور پر ہوائی حملوں سے بچاؤ کا انتظام - تیمار داری اور فوری طبی امداد کے کام وغیرہ جن کی حدتک ہم فوراً باقاعدہ تعلیم کا مناسب انتظام کرنا چاہتے ہیں -

عہدہ داران

یہ جماعت گویا عورتوں کی بہت بڑی فوج ہوگی جو ایک ہی اصول پر مرکزی کمان کی ہدایتوں کے مطابق بلدۂ حیدرآباد کے ہر حصہ میں اپنے فرائض انجام دے گی۔ اس جماعت میں رضا کار گروہ ایک مجلس مشاورت۔ ایک مجلس عاملہ اور عہدہ دار خواتین شامل رہیں گے۔

''بہ حیثیت صدر میں نے حسب ذیل خواتین کو عہدے قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔

نائب صدر - شہزادی نیلوفر اور صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ

اعزازی معتمد انتظامی - لیڈی ٹاسکر

اعزازی شریک معتمد - مس لیلا منی نائیڈو - مس احمدی ادریس کچھ عرصہ کے بعد شریک معتمدین کی تعداد میں اضافہ کیا جاسکتا ہے - یہ بھی تجویز ہے کہ ایک مرکزی دفتر قایم کیا جائے جس میں تنخواہ یاب معتمد اور عملہ ملازم رہے -

کچھ عرصہ کے بعد میں مجلس عاملہ کے ارکان نامزد کرونگی - ان میں عہدہ دار اور ایسی ماہر خواتین شامل رہیں گی جن کے تفویض مختلف شعبے کردیے جائیں گے - مشیروں کی ایک نمائندہ جماعت بھی مجلس عاملہ میں شریک کی جائے گی -

فوری مقصد

فوری مقصد یہ ہے کہ کافی تعداد میں قابل خواتین ایک جا کی جائیں اور شہری دفاعی جماعت کی مجلس مشاورت ترتیب دیجائے - اجتماعی حیثیت سے یہ خواتین مشورہ دیا کرینگی اور انفرادی طور پر شہر کے مختلف حصوں میں تنظیم تربیت اور رضا کار جماعتوں کی نگرانی کی ذمہ دار رہینگی - ''میں چاہتی ہوں کہ ان تمام خواتین کو جو اس جلسہ میں موجود ہیں مجلس مشاورت کی رکنیت قبول کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے - اعزازی معتمد انتظامی بہت جلد تمام اسکیم تفصیلات کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کریں گی - اور پھر اس ایوان کو تشریحی سوالات کرنے اور مشورے پیش کرنے کےلئے وقت دیا جائیگا - بعد ازاں ارکان مجلس کی فہرست تیار کی جائے گی کیا آپ اس مجلس میں شریک ہونگی ؟ - اور کیا آپ کام کرنے کے لئے تیار ہیں ؟ -

سخت آزمائش

'' ہم نے کئی مرتبہ شہریت کے حقوق و فرائض کے متعلق قراردادیں منظور کی ہیں اور علی الاعلان مردوں کے مساوی حقوق کا مطالبہ کیا ہے - اب ہماری باطنی طاقت اور اہلیت کی سخت آزمائش ہونیوالی ہے'' ہمارے ملک پر جنگی خطرہ اپنا سایہ ڈال رہا ہے اور یہ سایہ تاریک ہوتا جارہا ہے - گھروں اور جایدادوں کی تباہی اور نہتوں اور معصوموں کے وحشیانہ قتل عام کا منظر بھی ممکن ہے عنقریب دکھائی دے ہمیں ابھی سے آنے والے خوف و دہشت کو دور کرنے اور زخمی انسانوں کی تیمار داری کرنے کا بندوبست کرنا ہے

متحدہ محاذ

یہ مبہم قیاس آرائیوں یا اکی دکی امدادی کوششوں کا وقت نہیں عورتوں کی حیثیت سے ہمیں ایک متحدہ محاذ بنانا چاہئے اور تمام شہری دفاعی سرگرمیوں کو ایک ہی جھنڈے تلے منظم کرنا چاہئے - میں آپ کو اس جماعت میں شریک ہونیکی دعوت دیتی ہوں لیکن سوائے کام اور وہ بھی سخت کام کے کوئی معاوضہ نہیں دیسکتی راستہ آسان نہیں اور مدت بھی معین نہیں کی جاسکتی - اس نظام میں کسی جماعتی احساس یا ذاتی اختلافات کی گنجائش نہیں میں ہر رکن سے توقع رکھتی ہوں کہ وہ ریاست کی وفا دار رہیگی - جمعیت کے قواعد کی سختی سے پابندی کریگی اور ہر حالت و ہر صورت میں ہمت اور استقلال سے اس جماعت کا کام انجام دینے پر آمادہ رہیگی - اس سے زیادہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتی - آپ میں سے ہر خاتون اچھی طرح واقف ہے کہ صورت حال ہر گھنٹہ زیادہ نازک ہوتی جارہی ہے - اور اسکے نتائج بے حدو بے شمار ہیں - میں اس کو اپنی عزت افزائی سمجھتی ہوں کہ کئی افراد اور کئی اداروں نے مجھے خواتین کی شہری دفاعی جماعت کی صدارت کی دعوت دی ہے - اب میں اس کا افتتاح کرتی ہوں - ہمارے ملک والوں کی حفاظت اور مملکت کے تحفظ کے لئے میں دن یا رات کسی وقت بھی اپنی رضا کاروں میں سے سب سے کمتر رضا کار کے ساتھ مل کر کام کرنیکے لئے تیار ہوں -

کام کی وسعت اور مقاصد

بعد ازاں لیڈی ٹاسکر اعزازی معتمد انتظامی نے نئی جماعت کے کام کی وسعت اور مقاصد پر روشنی ڈالی - آپ نے کہا کہ سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے انتظامات کی حد تک حکومت اور حیدرآبادی خواتین کے درمیان تعلق قایم ہوجائے یہ جماعت شہری دفاع اور ہوائی حملوں سے

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۱)

تمام حادثات کے لئے تیار ہو جانا چاہئے

اہل حیدرآباد کو نواب صدر اعظم بہادر کی دعوت عمل

مجلس وضع قوانین میں تقریر

نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت نے بماہ گزشتہ مجلس وضع قوانین حیدرآباد میں تقریر فرماتے ہوے جنگ کے روزافزوں خطرہ کا تذکرہ کیا جو ہندوستان کو لاحق ہوگیا ھے - آپ نے تمام حادثات کے لئے تیار رہنے کی ضرورت بھی جتلائی - علاوہ ازیں ملک کی داخلی صورت حال کی نسبت مسلمان اور ہندو لیڈروں کی حالیہ مفاہمت کا بھی آپ نے خاص طور پر ذکر فرمایا - نواب صاحب نے اس امر کا انکشاف فرمایا ھے کہ حکومت نے ایک مجلس تشکیل دی ھے تاکہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کی تدبیریں فوراً اختیار کی جائیں - اور اس ضمن میں اس نے (۲۰) لاکھ کی منظوری عطا کی ھے - اسی طرح شہری دفاع کی ضروریات کی تکمیل کے لیے دور رس کارروائیاں کی جارہی ہیں دستوری اصلاحات کے سلسلے میں نواب صدر اعظم بہادر نے ہندو مسلم لیڈروں کی جانب سے تعاون و اشتراک عمل کے پیش کش کا خیر مقدم کرتے ہوے ظاہر فرمایا کہ جن ضلع واری کانفرنسوں کی تجویز اصلاحات کی اسکیم میں موجود ھے ان کا عنقریب آغاز ہوجائے گا -

ہز اکسلنسی نواب صدر اعظم بہادر نے فرمایا -

ہز اکسلنسی نواب صدر اعظم بہادر نے فرمایا ”میں آج آپ کو سب سے پہلی مرتبہ اور بڑے نازک موقع پر مخاطب کررہا ہوں مجھے یقین ھے کہ موجودہ کشمکش کے پیش نظر آپ کو اس سے اتفاق ہوگا اگر میں بجائے سال گزشتہ کے نظم و نسق پر تبصرہ کرنے کے ان فوری مسائل کا ذکر کروں جو ممالک محروسہ سرکار عالی کی حکومت اور باشندوں کو اس وقت در پیش ہیں“ -

سر اکبر حیدری مرحوم کی ستائش

” سب سے پہلے میں اپنے پیش رو رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری مرحوم کی وفات پر اپنے گہرے رنج و ملال کا اظہار کرنا چاہتا ہوں مجھے یقین ھے کہ آپ سب بھی اس اظہار غم میں میرے ساتھ شریک ہونگے -

سر اکبر حیدری مرحوم کی شخصیت نے نظم و نسق کے تقریباً ہر شعبہ میں اپنے نقوش چھوڑے ہیں اور انہوں نے اس ریاست ابد مدت میں تعلیم عامہ اور جامعہ عثمانیہ کی جو خدمت کی اور آثار قدیمہ اور تاریخی اسناد کی حفاظت کے لئے جو دلچسپی ظاہر کی اسے ہم آسانی سے نہیں بھلا سکتے“ -

جنگ کا روز افزوں خطرہ

”یہ تو آپ کو معلوم ھے کہ جاپان نے کس طرح عین اس وقت جب اس کے سفیر بہ ظاہر ممالک متحدہ امریکہ سے گفت و شنید کررہے تھے دشمن کے ساتھ ہو کر اچانک حملہ کردیا - اس نے اس طرح چند ایسی ابتدائی کامیابیاں اور سہولتیں حاصل کرلیں جن کی بدولت وہ نہ صرف ملایا پر قابض ہوگیا بلکہ سنگاپور بھی اس کے ہاتھ آگیا اور اب تو رنگون پر قبضہ پالینے کے بعد برما میں بھی صورت حال نازک ہوگئی ہے - اس طرح دشمن ہندوستان سے قریب تر آگیا ھے اور ہم کو خاص کر مشرقی ساحل

کی جانب سے حملہ کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے ۔ لہذا ہمیں ابھی سے تمام حادثات کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے اور تیاری کے لئے لازماً وقت درکار ہے"۔

نہ اطمینان کی ضرورت ہے اور نہ ہراسانی کی

"سردست کسی قسم کے فوری حملے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے لیکن چونکہ پہلے سے تیار رہنا ضروری ہے اس لئے حکومت سرکار عالی نے انتظام کیا ہے کہ بہ عجلت تمام امکانی ہوائی حملوں سے جان و مال کی حفاظت کے لئے ضروری احتیاطی تدبیریں اختیار کی جائیں اس غرض کے لئے (۲۰) لاکھ کی رقم منظور کی گئی ہے اور آبادی کے تمام طبقوں کو تقریروں اخباروں اور لاسلکی کے ذریعہ اعلی پیمانے پر ہدایتیں دی جا رہی ہیں ۔ خدا کرے کہ ہمارا سارا خوف بالاخر بے بنیاد ثابت ہو اور ہمارا غاصب دشمن بہت جلد پسپا ہوجائے ۔ پھر بھی بڑی سخت غلطی ہوگی اگر ہم محض اس امید پر اطمینان سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں ۔ ذرا صل بغیر ہراسان اور پریشان ہوے ہمیں بدترین حالات کے مقابلے کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور سنجیدگی اور ہمت و استقلال کے ساتھ کام لینا چاہیئے اس ملک کی تاریخ میں اس سے پہلے ہم کو کبھی ہوائی خطرہ کا سامنا نہیں کرنا پڑا اس لئے ممکن ہے کہ ہماری ناتجربہ کاری خود ایک حد تک ہم میں خوف پیدا کرنے کا باعث ہو لیکن ہمیں چاہیئے کہ انگلستان کے ان بہادر مرد اور عورتوں سے سبق لیں جنہوں نے اس قدر صبر اور دلیری کے ساتھ بے درد ہوائی حملوں کی غارت گری برداشت کی اور ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا ۔ روس اور چین کے مردوں اور عورتوں کو بھی نہ بھولیں جنہوں نے اپنی سرزمین پر وحشیانہ حملوں کے باعث اس سے بھی عظیم تر صدمے برداشت کئے ۔ اپنے شہروں اور قصبوں کو میدان جنگ بنتے ہوے دیکھا اور ان آزمائشوں کا انتہائی عزم اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں"۔

خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں

"بہرحال شہری دفاع کے سلسلہ میں جس جس کا میں یہاں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں ہم کو چاہیئے کہ سنجیدگی سے کام لیں اور پریشان نہوں

حکومت سرکار عالی نے نقض امن کی ہر ممکنہ صورت حال پر قابو پانے کا انتظام کرلیا ہے اور نہ صرف اپنی مسلح فوج اور پولیس میں معتد بہ اضافہ کرلیا ہے اور ایسے تدابیر اختیار کئے ہیں جو سارے ممالک محروسہ پر حاوی ہیں بلکہ اپنے نئے بہت دور رس اختیارات بھی حاصل کرلیے ہیں جن کی بناء پر ہر قسم کی خلاف قانون حرکت کا خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی ۔ موثر طریقہ پر انسداد ہوسکے گا ۔ چنانچہ لوٹ مار کی صورت میں سزائے موت اور خاص خاص حالات میں پولیس کو گولی چلانے کا اختیار بھی ان میں شامل ۔ ہے ۔ یہاں بھی ہماری یہی تمنا ہے کہ ان اختیارات کو استعمال کرنے کی نوبت نہ آئے تاہم اس مملکت کی حکومت اور رعایا ایسی نازک گھڑی میں کوئی جوکھم مول لینے کے لئے تیار نہیں ہے"۔

فرض اولین

"اس کی وجہ یہ ہے کہ مملکت آصفیہ ہندوستان کے درمیان میں واقع ہے اور اس لئے ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم اس سرزمین دکن میں امن وامان قایم رکھیں ۔ یہ فرض اولاً تو اعلی حضرت خسرو دکن نے ہم پر عائد فرمایا ہے جن کی خدمت میں ہم اس کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہیں ۔ پھر اعلی حضرت کی رعایا اور باشندگان دکن بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہم اپنے اس فرض کو انجام دینگے اور بالاخر ہندوستان کے باشندوں کی بھی امیدیں ہم سے وابستہ ہیں کہ اس مرکزی خط میں امن و امان قایم رہے گا جہاں تک پبلک کا تعلق ہے ۔ اس فرض کو بجالانے کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہ ہوسکتا تھا کہ اس مملکت کے دونوں بڑے فرقوں کے نمایندے مشترکہ طور پر اپنے متحدہ اغراض و مقاصد کا اعلان کریں اور آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر باہمی حفاظت کے مقدس فرض کی انجام دہی کے لئے تیار ہوجائیں ۔ باہمی اتحاد کا یہ مشترکہ اعلان ہندوستان کے لئے ایک درخشاں مثال ہے اور مختلف فرقوں کے قائدین نے اس طرح باہم متحد ہوکر قیام امن وامان میں ایک نمایاں حصہ لیا ہے چنانچہ، حکومت سرکار عالی نہ صرف اس کی نسبت اپنی پسندیدگی کا اظہار کرچکی ہے اور ہوائی حملے سے بچاؤ اور شہری دفاع کے تدابیر میں ان سے اشتراک عمل کا انتظام کررہی ہے بلکہ اس نے

یہ توقع بھی ظاہر کی ہے کہ وہی جذبہ دوسرے امور میں بھی جو قومی نقطۂ نظر سے اتنے ہی اہم ہیں کارفرما رہے گا"۔

کہرے تعاون کی ضرورت

"امور مذہبی مالیات تعلیمی زرعی اور صنعتی ترقی اور صحت عامہ قومی نقطۂ نظر سے کچھ کم اہم نہیں۔ ان میں سے ہر ایک شعبہ کے لئے ایک آئینی مشاورتی مجلس جلد قایم ہوجائے گی جس میں ایسے غیر سرکاری افراد بھی شریک کئے جائیں گے جو پبلک میں اثر رکھتے ہوں تاکہ وہ صدرالمہام متعلقہ کو مشورہ دیا کریں جو شعبے ان آئینی مشاورتی مجالس کے لئے منتخب کئے گئے ہیں ان کا قیام اسی مملکت اور اس کے باشندوں کی زندگی و ترقی کے لئے لازمی ہے۔ اور میں بجا طور پر یہ توقع کرسکتا ہوں کہ ان سرکاری محکموں اور رائے عامہ میں اس طرح جو تعاون اور اشتراک عمل قایم ہوگا وہ نہ صرف باہمی مفاہمت کا باعث ہوگا بلکہ اس سے محکموں کی پالیسی اور تجاویز پر باخبر رائے عامہ کا راست اثر پڑے گا"۔

اضلاع میں اصلاحات کی اسکیم پر عمل

ضلع کی مجوزہ کانفرنسوں کے ذریعہ اضلاع میں بھی بہت جلد اسی قسم کا اشتراک عمل پیدا کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمان خسروی کی تعمیل میں صوبہ دار صاحبان کے نام ہدایات جاری کی جارہی ہیں کہ اسی سال ان کانفرنسوں کا آغاز کردیا جائے۔ ان فوری انتظامات کی بدولت پایہ تخت اور اضلاع میں بعض اہم امور کی نسبت عوام کے لئے اپنی رائے گوش گذار کرنے۔ اصلی حالات سے واقفیت حاصل کرنے اور جو پالیسی تشکیل پارہی ہو یا تجاویز پیش کی جارہی ہوں ان پر اثر ڈالنے کے ذرائع مہیا ہوجائیں کے جہاں فی الحال باوجود فریقین کی مخلصانہ مساعی کے منظم اشتراک عمل کا کوئی ذریعہ موجود نہیں ہے"۔

تجاویز ملتوی نہیں کی گئیں

اس طرح آپ پر واضح ہوگیا ہوگا کہ جنگ کے باوجود آئینی اصلاحات کی تجاویز ملتوی نہیں کی گئی ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ باوجود ان تمام دقتوں کے جو ان کے مختلف پہلوؤں کو تفصیلی قوانین و قواعد کا جامعہ پہنانے میں لازماً پیش آتی ہیں۔ عجلت کے ساتھ ان کی تکمیل کی جارہی ہے سرکار عالی کا یہی رجحان ان تمام معاملات میں بھی ہے جن کا تعلق رعایا کی فلاح و بہبود اور نظم و نسق کی بڑھتی ہوئی ضروریات سے ہے۔

چنانچہ آج کل بھی جب کہ ہم "قومی تحفظ" کی کوششوں پر زور دے رہے ہیں ہم نے "قومی تعمیر" کی تجاویز کو بالائے طاق نہیں رکھ دیا۔

اس طرح جہاں ایک طرف جنگی مصارف کو پیش نظر رکھتے ہوے جن میں شہری دفاع اور ہوائی حملہ سے بچاؤ کے تدابیر نیز اجناس انسیائے خورد و نوش کی فراہمی کے انتظامات شامل ہیں سرکاری محکموں کو آگاہ کردیا گیا ہے کہ آئندہ خرچ کی ایسی تجویزیں پیش نہ کریں جن کی فوری ضرورت نہیں ہے وہاں دوسری طرف ان کی بجٹ میں سے صرف نصف رقم جنگی مصارف کے لئے سالانہ مخصوص کردی جائیگی۔ اور اس طرح ان کی جملہ محفوظات اور گرانٹ اور بجٹ کی بقیہ نصف رقم ہر سررشتہ کے حق میں اپنی ضروریات پر خرچ کرنے کے لئے چھوڑدی گئی ہیں"۔

تنخواہوں میں تخفیف

علاوہ بریں حکومت سرکار عالی ایک اور تجویز پر اسوقت غور کررہی ہے جس پر اگر آئندہ تقررات کی حد تک عمل کیا جائے تو گزیٹیڈ عہدہ داران کی تنخواہوں کی شرح میں دس لاکھ سے متجاوز تخفیف ہوگی۔"

بڑھتی ہوئی ضروریات

"یہ تو ظاہر ہے کہ اس مملکت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی تکمیل جن میں اب موجودہ صورت حال کی داخلی ضروریات بھی شامل ہیں محض گزیٹیڈ عہدہ داروں کے مشاہرے کے کم کرنے سے نہیں ہوسکتی خاص کر جب کہ ان عہدہ داروں کو بالخصوص موجودہ نازک زمانے میں روز افزوں بار برداشت کرنا پڑرہا ہے جسے وہ بطیب خاطر اور مستعدی کے ساتھ اٹھارہے ہیں کوئی اصلاح ایثار کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی"۔

اور پبلک کے ان مختلف طبقات کو بھی جو خوش حال ہیں اور ایسی قربانی کو برداشت کرسکتے ہیں ممکن ہے ایسا ہی ایثار کرنا پڑے۔ اور اگر یہ قربانیاں رضا و رغبت کے ساتھ عمل میں آئیں تو بڑے اور چھوٹے امیر اور غریب کے لیے اس کے نتایج بہتر اور امن عامہ اور رعایا کی خوش حالی پر اس کا اثر مفید ثابت ہوگا"۔

زراعت پیشہ طبقوں کی امداد

"ایسے مالیاتی توازن و تقسیم کا انتظار کئے بغیر بھی نیز قحط سالی سے متاثر بعض علاقوں کے زراعت پیشہ طبقوں کی امداد کےلئے سنہ ۱۳۵۰ف میں (چوبیس لاکھ روپیوں کی حدتک معافیاں اور تقاوی دی گئیں اور کچھ دن ہوے اضلاع گلبرگہ عثمان آباد اور رائچور میں (۱۲) لاکھ سے زاید رقم مالگزاری کی وصولی ملتوی ہونے کا اعلان بھی کیا گیا ہے"۔

جنگ کی ضروریات

"اس اثناء میں عوام کی مساعی جنگ میں اضافہ کرنے کے لئے جس میں اب خود ہمارے داخلی دفاعی انتظامات کا خرچ بھی شامل کرنا ہوگا کمیٹی اغراض جنگ جسمیں سرکاری اور غیر سرکاری ارکان دونوں شریک ہیں اس بات پر غور کررہی ہے کہ ان ماہواری چندوں کو جو میری اپیل کے جواب میں عوام سے وصول ہورہے ہیں ان مختلف مدات کےلئے بھی مختص کیا جائے جو شہری دفاع ہماری ریاست کے مقتولین جنگ کے اقرباء کی مدد اور قحط زدہ علاقوں کے لئے غلہ او راشیاء خورد و نوش خریدنے سے متعلق ہیں گو یوں عام طور پر بھی تمام ممالک محروسہ کےلئے غلہ اور خوراک مہیا کرنے کی غرض سے ہم نے ہمسایہ صوبوں سے تبادلہ خیال کرنے کے بعد ضروری تدابیر اختیار کرلی ہیں اور قیمتوں پر بھی سخت نگرانی قایم کردی گئی ہے میں آپ سب سے نیزان جملہ اصحاب سے جن تک میری اپیل پہنچ چکی ہے استدعاء کرونگا کہ اتنی آمدنی کے لحاظ سے ماہواری چندے مسلسل ادا کریں اور یہ سمجھ کر ادا کریں کہ بغیر کسی قانون کے وہ اپنے ہی جذبۂ فرض شناسی اور خطرہ کے احساس سے گویا اپنا ہی عاید کردہ محصول آمدنی اپنی دفاع کی غرض سے ادا کررہے ہیں"۔

مشترکہ ورثہ کا تحفظ

"اس امر کا ثبوت کہ وہ جذبہ جو خطرہ کے وقت ہمت کے ساتھ ہمسایہ کی خدمت اور اپنی مشترکہ میراث کی حفاظت کرنے کا عزم پیدا کرتا ہے ہم میں موجود ہے۔ نہ صرف اس مشترک بیان سے ظاہر ہوتا ہے جس کا میں پہلے تذکرہ کرچکا ہوں نہ صرف ان متعدد قرار دادوں میں مضمر ہے جو ایسی مختلف جماعتوں مثلاً انجمن تجار۔ مجلس اتحاد المسلمین اور آندھرا کانفرنس کی طرف سے حکومت کو وصول ہوے ہیں اور جن کا یہ منشاء ہے کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے سلسلہ میں حکومت جو تدبیریں اختیار کررہی ہے ان کے ساتھ پورا تعاون کیا جائے۔ بلکہ اشتراک عمل اور باہمی تعاون کے اس مظاہرہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ بیس ہزار کے ایک مشترکہ اجتماع کے روبرو مختلف جماعتوں اور فرقوں کے نمائندوں نے ایک واحد مقصد کے ساتھ اتفاق کیا۔

حکومت سرکارعالی اس مظاہرہ اور ان پیشکشوں کی قدر کرتی ہے اور میں ان سب حضرات کا جنھوں نے اس طرح ہاتھ بڑھایا ہے شکریہ ادا کرتے ہوے انہیں اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت سرکارعالی ان کی اس بروقت کوشش کا نہ صرف خیر مقدم کرتی ہے بلکہ ہماری تاریخ کی اس نازک گھڑی میں اب بڑے مقصد کے حصول میں ان کی پوری تائید کرے گی۔ خطرہ کے دور ہوجانے پر جب وقت آئے گا کہ عوام کی ان مساعی کا پورا جائزہ لیا جائے تو اس وقت مجھے یقین ہے کہ یہہ باہمی اتحاد ایک دیرپا سمجھوتہ کی بناء ڈالے گا۔ اس سمجھوتہ کی بنیاد اسی تصور پر رکھی جاسکتی ہے جو اس وقت بھی ہم سب کو خطرہ کے مقابل میں متحد کررہا ہے یعنی یہہ کہ ہم ایک ہی بادشاہ کی رعایا اور خادم ہیں۔ ایک ہی مملکت کے باشندے ہیں اور اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ذات ہمایونی اور خانوادہ آصفی کے لئے مشترکہ طور پر سینہ سپر رہیں۔ اتحاد کے یہہ متعدد رشتے ہیں ایک دوسرے سے ملائے رکھیں گے مجھے یقین ہے کہ اس آزمائش سے ہم پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور متحدہ طاقت بن کر نکلیں گے۔ اس عزم و اتحاد کی ہم کو عنقریب ضرورت ہوگی جبکہ ہندوستان کی حیثیت اور حیدرآباد اور ریاستوں کے مرتبہ کی نسبت آئینی مباحث شروع ہونگے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس کا سفر ہندوستان

مملکت آصفی کو ایک امتیازی مرتبہ حاصل ہے اور اس کے خاص اغراض و مقاصد بھی ہیں وہ برطانوی ہند کے واجبی خواہشات کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہتی اور اس امر کی آزادی چاہتی ہے کہ وہ اپنی کامل بلندی پر اپنے حقوق اور اپنے ہی حوصلوں کے مطابق اپنے کو پہنچتا دیکھے یہی وجہہ ہے کہ ایسے نازک موقع پر بھی ہم سر اسٹیفرڈ کرپس کے سفر ہندوستان کا خیر مقدم کرتے ہیں کیونکہ جو مقصد انہیں ہندوستان لارہا ہے وہ جس قدر مشکل ہے اسی قدر اعلیٰ و ارفع بھی ہے

ہوائی حملہ سے بچاؤ اور حیدرآباد

حکومتی تدبیروں کے ساتھہ عوام کا اشتراک عمل لازمی ہے

بم باری کی بعض خصوصیتیں

اس موضوع پر اردی بہشت کے شمارہ میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں ہم نے بعض ابتدائی احتیاطی تدبیروں کا ذکر کیا تھا تاکہ "جو پہلے سے آگاہ ہو وہی تیار بھی رہتا ہے" کے اصول کے مطابق امکانی ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے عوام ان تدبیروں کو اختیار کرسکیں۔ اس مضمون میں ہم ہوائی بمباری کے چند مخصوص پہلوؤں پر روشنی ڈالینگے مثلاً یہ کہ بمباری کس طرح ہوتی ہے۔ اعلی دھما کو اشیاء کا کیا عمل ہوتا ہے۔ ہلاکو بم (Anti-personal) اور آتش افروز بم کیا چیز ہیں۔ خوف اور دہشت سے کس طرح بچے رہ سکتے ہیں اور دوسروں کی اس سلسلہ میں کیونکر مدد کی جاسکتی ہے اور خطرہ کے مقامات سے شہری آبادی کا کس طرح تخلیہ کرایا جاتا ہے وغیرہ۔

عوام کا ان تمام امور سے واقف رہنا نہایت ضروری ہے تاکہ ہم میں سے ہر ایک ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے نظامات کو مدد دے سکے حکومت سرکار عالی کی جانب سے یہ نظامات عن قریب قائم ہوجائینگے چنانچہ ہز اکسلنسی نواب صدر اعظم بہادر نے مجلس وضع قوانین میں تقریر کراتے ہوے اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔

بمباری کے مقاصد

اس جنگ میں حملہ کا سب سے اہم حربہ بمبار طیارہ ہے میدان جنگ کو چھوڑکر دوسری جگہوں پر بمباری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فوجی مقامات تباہ ہوجائیں۔ اور شہری انتظامات مثلا آب رسانی اور برق کے انتظامات درہم برہم ہوجائیں۔ اس طرح وہاں کی عام رفتار زندگی میں خلل واقع ہو۔ علاوہ ازیں ہوائی حملہ کا یہ بھی مقصد ہے کہ مردوں عورتوں اور بچوں کی تمیز کئے بغیر بم برساکر شہری آبادی کو خوف زدہ کردیا جائے تاکہ ان کی اخلاقی حالت گرجائے۔ اب تک ہوائی حملوں میں اعلی دھما کو اشیاء اور آتش افروز بم دونوں کا استعمال ہوا ہے۔

بمباری کے طریقے

بمباری کے کئی طریقے ہیں کبھی تو بمبار طیاروں کی کثیر تعداد ملکر حملہ کرتی ہے اور کبھی چند طیارے بلکہ صرف ایک طیارہ حملہ آور ہوتا ہے کبھی طویل وقفوں سے حملے کئے جاتے ہیں اور وہ بھی صرف ایک طیارہ کے ذریعہ اور کبھی یکے بعد دیگرے طیاروں کی قطاریں آ آ کر بمباری کرتی ہیں۔ ان حملوں کے لئے رات اور دن کی تخصیص نہیں اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بمبار طیاروں کا حملہ ختم ہونے کے بعد بدرقے کے شکاری ہوائی جہاز اس مقام پر جھپٹتے ہیں اور مشین گنوں اور چھوٹی توپوں سے ان لوگوں کا کام تمام کردیتے ہیں جو ڈھٹائی سے کھلی جگہوں میں موجود ہوں۔ بعض صورتوں میں اعلی دھما کو بموں کے ذریعہ کسی مقام کو تباہ و تاراج کرنے کے بعد بمبار طیاروں نے آتش افروز یعنی آگ لگانے والے بم بھی گرائے ہیں۔

ہوائی حملہ کا دوران

ہوائی حملہ کا دوران دس منٹ سے $2\frac{1}{2}$ گھنٹے ہوسکتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ مدت کے لئے حملہ جاری

رکھنا ہو تو ہماروں کی تازہ ٹکڑی بھیجدی جاتی ہے - ایسے طویل حملوں کے وقت ہی شہری آبادی کی جانب سے ضبط و تنظیم کے اظہار کی ضرورت ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ ان حملوں سے کافی شدید نقصان پہنچتا ہے پھر بھی لوگ دہشت زدہ نہ ہوں اور ذمہ دار لوگوں کی دقتوں میں اضافہ نہ کریں تو حقیقی نقصان کم ہوسکتا ہے

اعلیٰ دھماکو بم

بموں کی تین قسمیں ہیں یعنی اعلیٰ دھماکو بم آتش افروز بم اور گیس بم - دھماکو بم کی ایک جاپانی قسم ملاکو بم (Anti-personal) کہلاتی ہے جسکے ٹکڑے یورپ میں استعمال ہونے والے دھماکو بموں کے برخلاف چھوٹے زاویہ میں حرکت کرتے ہیں - بموں کی آخری قسم یعنی گیس بم کا اب تک استعمال نہیں ہوا - ان تینوں میں اعلیٰ دھماکو بم زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس کا اثر فوراً ہوتا ہے اور جس شخص کے قریب یہ بم گرے وہ اس کے شعلوں سے یا اڑتے ہوے ٹکڑوں سے بہت کم بچ سکتا ہے - اگر اعلیٰ دھماکو بموں سے حملہ کیا جا رہا ہو اور اس وقت کوئی شخص کھلی جگہ پر ہو تو اسے چاہئے کہ زمین پر اوندھے لیٹ جائے سر اور کانوں کو ہاتوں سے ڈھانک لے اور دستی تہہ کرکے دانتوں میں پکڑے رہے - یہی بہترین تدبیر ہے - لیکن اگر دھماکو بموں کی جاپانی قسم یعنی (Anti-Personal Bomb) استعمال ہورہی ہو تو یہ تدبیر بے فائدہ ہوگی - اس صورت میں صرف شگافی خندقوں یا کسی عمارت میں پناہ لینے سے ہی جان کی حفاظت ہوسکے گی - رنگون پر جاپانی ہوائی حملہ سے یہ تجربہ حاصل ہوا ہے -

آتش افروز بم

آتش افروز بموں کی مختلف قسمیں معلوم ہیں جن میں سے ''ایلکٹران بم'' (Electron Bomb) جسے شاہی ہوائی فوج استعمال کرتی ہے جرمنوں کے میگنیشم اور کروڈ آئل کے بم اور جاپانیوں کے فاسفورس کے بم قابل ذکر ہیں - ان بموں کا عمل اور اس کے نتائج مختلف ہیں - اگر ان کے خلاف ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ فوراً موثر تدبیر اختیار کی جائے تو زیادہ نقصان پہنچنے نہیں پاتا حالانکہ ان سے بہت بڑی آنچ نکلتی ہے آتش افروز بم دھماکو بموں سے چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کا وزن (۲) پونڈ سے ساٹھ پونڈ تک ہوتا ہے - بڑا بمبار طیارہ وقت واحد میں ایسے ایک ہزار تا دو ہزار بم لے جا سکتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ایک حملہ آور طیارہ کئی جگہ آگ لگا سکتا ہے - اس لئے عوام کے تعاون اور اشتراک عمل کی سخت ضرورت ہوتی ہے تاکہ آگ کو بجھایا جاسکے یا کم از کم اسے پھیلنے نہ دیا جائے - اس تعاون کی ضرورت اس لئے بھی ہوگی کہ آگ بجھانے والا عملہ نہایت کارگزار اور مستعد ہونے کے باوجود وقت واحد میں ایک وسیع رقبہ پر متعدد جگہ آگ پر قابو نہیں پاسکتا

علاوہ ازیں اس کا بھی امکان ہے کہ آتش افروز بموں سے پہلے جو دھماکو بم گرائے گئے ہوں ان کے باعث پانی فراہم کرنے والے نل ٹوٹ جائیں یا سڑک اس قدر خراب ہوجائے کہ آمد و رفت مشکل ہو -

آتش افروز بموں کو بجھانے کے طریقے

آتش افروز بموں کی قسموں کے لحاظ سے ان کے بجھانے کے طریقے بھی مختلف ہیں - جرمن میگنیشم بم پر آہستہ آہستہ پانی چھڑکنے کے بعد اسے کسی محفوظ مقام پر کریدنی اور کفچہ (Rake and Scoop) کے ذریعہ منتقل کیا جاسکتا ہے - زیادہ مقدار میں پانی ڈالنے سے یہ بم تیزی سے بھڑک اٹھتا ہے - اس لئے ایسا کبھی نہ کرنا چاہئے - اگر فوراً پانی مہیا نہ ہوسکے تو بم پر گیلی ریت ڈال دینی چاہئے - لیکن اس سے صرف اتنا فائدہ ہوگا کہ آگ پھیلنے نہ پائے گی - جاپانی آتش افروز بم یعنی فاسفورس کے بم بجھانے کے لئے دوسری تدبیر اختیار کرنی ہوگی - چونکہ اس وقت ہندوستان کو جاپان ہی کی جانب سے ہوائی حملہ کا اندیشہ ہے اس لئے یہاں اس بم کی تفصیلات بیان کرنا مناسب ہوگا - فاسفورس بم میں ایک دھماکو سرا ہوتا ہے - جس کی شکل معمولی بموں کے سرے کی سی ہوتی ہے - اگلے سرے سے پچھلے سرے کی طرف یہ بم پتلا ہوتا جاتا ہے - آخری حصہ میں نو انچ چوڑے دولا نما (U) پر لگے ہوتے ہیں - اس کی کل لانبائی چالیس انچ ہوتی ہے - اس کے اندر فاسفورس کی گولیاں ڈال دی جاتی ہیں جو حجم میں لیموں کے برابر ہوتی ہیں - جب بم پھٹتا ہے تو یہ گولیاں مشتعل ہو کر چوطرف پھیل جاتی ہیں - ان گولیوں پر قابو پانے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ ہر ایک کو کفچہ اور کریدنی کے ذریعہ نکال لیا جائے اور کسی پانی کے برتن میں چھوڑ دیا جائے - چمٹے یا چمچے سے بھی یہ کام ہوسکتا ہے ان گولیوں پر صرف پانی ڈالنے کا اثر عارضی ہوگا کیونکہ پانی سوکھ جاتے ہی وہ دو بارہ مشتعل ہوجائیں گے - اسی طرح جو گولیاں جمع ہوجائیں انہیں دور کسی محفوظ مقام میں منتقل کردینا چاہئے تاکہ وہ وہیں جل کر ختم ہوجائیں -

احتیاط کیجئے

اس بات کی احتیاط کیجئے کہ فاسفورس پر آپکا قدم پڑنے نہ پائے کیونکہ اس سے آپ کے جوتے جل جائیں گے - خشک فاسفورس کو بھی جسم کے کسی حصہ سے لگنے نہ دیجئے - کیونکہ سوکھنے کے بعد بھی اس سے بدن جل سکتا ہے - اگر ان بموں کی وجہ سے کپڑے جل گئے ہوں تو انہیں ٹھنڈے پانی میں ڈال دیجئے - کھانے پینے کی کوئی چیز ہوائی حملہ میں فاسفورس بموں سے بگڑ گئی ہو تو اسے پھینک دیجئے - ان گولیوں سے یا ان چیزوں سے جن پر یہ گولیاں گری ہوں بچ کر رہنا چاہئے کیونکہ فاسفورس لگنے سے بدن پر آبلے پڑ جاتے ہیں

دہشت سے بچے رہئیے

اگر ہوائی حملہ ہو رہا ہو تو خود آپکی جان کی سلامتی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ دہشت زدہ نہ ہوں خواہ آپ اس وقت کہیں ہوں۔ بلکل پرسکون رہئے کیونکہ اس صورت میں آپ خود کو اور اپنے متعلقین کو ضرر بلکہ موت سے بچانے کی تدبیریں اچھی طرح سوچ سکیں گے

ہوائی حملہ کے دوران میں ایک حد تک تشویش ناک حالت طاری رہتی ہے۔ بتلایا گیا ہے کہ یہ حالت خوف اور بے کاری کے مجموعی اثر سے پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کے تشویش ناک احساسات پر غالب آنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی کام میں مصروف ہوجائیں تا کہ حملہ کے دوران میں آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہونے نہ پائے۔ خاص کر ان لوگوں کو جو مکانوں میں یا سرکاری پناہ گاہوں میں ہوں اس تدبیر پر عمل کرنا چاہئیے یہ بات معمولی معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت معمولی نہیں۔ اگر ہر ایک اس پر عمل کرے تو مجموعی حیثیت سے دہشت زدگی نہایت کم ہوجائے گی۔ اور اخلاقی حالت مضبوط ہوگی ہر حال میں اعلی اخلاقی معیار قایم رکھنا چاہئیے۔

شہریوں کا تخلیہ

اور ایک اہم بات ذہن نشین رہے وہ یہ کہ ایسے زمانہ میں جب کہ تخلیہ کی مطلق ضرورت نہ ہو خواہ شہر کو نہ چھوڑیں۔ اس جنگ نے خاص طور پر یہ سبق سکھایا ہے کہ جو مقامات راست خطرہ کی زد میں ہوں یا خطرہ کی زد میں سمجھے جاتے ہوں ان کا بھی بد حواسی کے عالم میں تخلیہ کرنے سے خطرناک نتائج پیدا ہوے ہیں۔ اگر محاذ جنگ کے مقامات کی نسبت جنہیں ہوائی حملوں سے سابقہ پڑتا ہے یہ بیان درست ہے تو ہماری حد تک اس کی صداقت میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ کیونکہ سردست ہمیں اس قسم کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ایسا خوف جو محض خیال ہی خیال یا کبھی کبھی سادہ لوحی کا نتیجہ ہو اس خطرہ سے زیادہ نقصان دہ ہوگا جس سے ہم بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ **اگر واقعی ایسی صورت پیش آئے تو خود حکومت با قاعدہ طور پر شہریوں کے تخلیہ کا انتظام کریگی کیونکہ حکومت کی سہولت اسی میں ہے کہ نا گہانی خطرناک حالات میں شہریوں کی حفاظت کی ذمہ داری لینے کے بجائے انہیں خطرہ کے مقام سے ہٹادیا جائے** ہرجگہ جہاں ہوائی حملوں کا خطرہ لاحق ہوا تھا سب سے پہلے خود حکومت ہی نے شہریوں سے تخلیہ کی خواہش کی۔ حیدرآباد میں بھی اسی اصول پر عمل ہوگا۔

بسلسلہ صفحہ (۴)

بچاؤ کے سلسلہ میں خواتین سے متعلقہ امور کی حدتک حکومت کو مشورہ دیا کرے گی۔ اس طرح اس مجلس کے ذریعہ حکومت عورتوں کو معلومات بہم پہنچانے اور ہدایتیں دینے کے قابل ہوگی۔ ورنہ عام خواتین تک حکومت کی رسائی دشوار ہے۔ یہ جماعت حکومت کے زیرنگرانی رہے گی اور شہری دفاع کی تمام تجویزوں کی نسبت حکومت سے ممکنہ طور پر تعاون کرے گی۔

پبلک کی حدتک یہ جماعت معلومات اور ہدایتیں حاصل کرنے کا ذریعہ رہے گی۔ خاص خاص کاموں کے لئے بھرتی عمل میں لائے گی۔ مختلف سرگرمیوں کے سلسلہ میں خواتین کی جماعتوں کی تربیت کے لئے متعدد مقامات پر تقریروں اور تربیت گاہوں کا انتظام کرے گی۔ خواتین کی جو انجمنیں ہوائی حملوں سے بچاؤ اور شہری دفاع کے کام انجام دے رہی ہیں ان میں باہمی ربط پیدا کریگی۔ تا کہ ایک ہی کام کے لئے مختلف کوششیں نہ ہوں اور بے ضرورت توانائی ضائع نہ ہو۔

لیڈی ٹاسکر نے تفصیل کے ساتھ یہ بھی بتلایا کہ ہر سرگرمی کی ضمن میں مقصد کس طرح پورا ہوسکتا ہے بعد ازاں ہر ہائی نس شہزادی برار نے خواتین کو مجلس مشاورت میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

ہماری جنگی کوششیں

صنعتی شعبوں کی مساعی میں مستقل اضافہ

ٹریننگ کی اسکیموں کی ترقی

اس ریاست میں جو مختلف نوعیتوں کی جنگی کوششیں جاری ہیں ان کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرنے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ جنوری اور فبروری سنہ ۱۹۴۲ء میں کئی نئے ریکارڈ قایم کئے گئے ہیں - جنگی کوششوں کے لائحہ عمل میں مختلف امور شامل تھے مثلاً ہوائی فوج کے لئے امیدواروں اور میدان جنگ کے لئے فن دانوں کی تربیت - فوجی ضرورت کے سامان کی تیاری نادرہ دھاتی ٹکڑے جمع کرنا - اے - آر - پی (ہوائی حملوں سے بچاؤ) اور امبولنس (زخمیوں کی امداد) کا کام - سمندر پار کاریگروں اور انجنوں کو بھیجنے کا انتظام - مرمت اور درستی کے عام امور وغیرہ - صنعتی میدان میں جنگی کوششیں پہلے کی طرح اب بھی نہایت کامیاب رہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل اعداد سے ظاہر ہوگا -

صنعتی جنگی کوششیں

جو شعبے جنگی ضروریات کے لئے صنعتی کام انجام دینے کے ذمہ دار ہیں ان میں سے ایک شعبہ نے (۴۲) مختلف اقسام کی جملہ (۵۷۶۹۹) چیزیں تیار کیں حالانکہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں (۳۹) مختلف اقسام کی (۲۲۸۰۱) چیزیں تیار ہوئی تھیں - اس مدت میں (۶۱) مختلف اقسام کی (۴۷۴۴۵۲) اشیاء کی تیاری کے لئے فرمایش قبول کی گئی اور (۱۹) اقسام کی مزید (۷۱۱۵۸) چیزوں کی تیاری کی نسبت گفت و شنید جاری رہی گزشتہ چند مہینوں میں اس قدر کام کی ذمہ داری لی گئی ہے کہ جسے انجام دینے کے لئے تمام مقامی ورکشاپوں کو آئندہ چند مہینے تک بالکل مصروف رکھنا ہوگا - چنانچہ محکمہ رسد کے جنگی سامان فراہم کرنے کے لئے ان دو مہینوں میں ایک اہم ورکشاپ کے لوگ جملہ (۱۲۸۳۱۱) گھنٹے کام کرتے رہے اس کے برخلاف ڈسمبر سنہ ۱۹۴۱ء میں کل (۴۳۰۲۲) گھنٹے کام ہوا تھا -

دوسری مصنوعات

اور ایک شعبہ کی نگرانی میں (۱۳) اقسام کی تقریباً (۱۸۳۸۰) چیزیں بنائی گئیں - تیسرا محکمہ (۹) اقسام کی (۳۲۰۰) اشیاء کی تیاری کا ذمہ دار ہے - علاوہ ازیں (۳۷۰۰۰) بند ہونے والے چاقو - گیلوانائزڈ لوہے کی کنڈیاں پیتل کے چشمے - (۳۶۰۹۴۶) عدد فوجی ملبوسات (۴۰۰) خیمے اور آٹھ کروڑ چالیس لاکھ سگریٹ تیار ہوئے جن کے آرڈر مختلف لوگوں کو دئیے گئے تھے -

تربیت کا انتظام

فوج کی ٹکنیکل یونٹوں اور ریلوے یونٹوں میں لوگوں کو بھرتی کرنے کا کام ان دو مہینوں میں بدستور جاری رہا - چنانچہ اسی مدت کے اختتام پر صرف ایک ذریعہ ہی سے (۸۱۴) لوگ بھرتی کئے گئے حالانکہ اتنے لوگوں کو منتخب کرنے کے لئے تقریباً (۸۳۰۰) درخواست گذاروں سے گفتگو کرنا پڑا - ہندوستانی ہوائی فوج کے ڈرائیور میکانکوں اور ہوابازوں کی تربیت کا کام بھی ترقی پذیر رہا - جنوری کے مہینے میں ہوا بازوں کو تربیت کے لئے مجموعی طور پر صرف (۵۰۱) گھنٹے پرواز کرائی گئی - اس کی وجہ یہ ہے کہ میقاتی تعطیلات اسی زمانہ میں واقع ہوئی تھیں -

ٹریننگ کی اسکیمیں

دونوں مہینوں میں آرٹزان ٹریننگ (کاریگروں کی تربیت) اور انڈین آرمی ٹریننگ کی اسکیموں پر عمل ہوتا رہا - ان دونوں اسکیموں کے تحت فبروری کے اختتام پر کل (۶۹۹) افراد زیر تربیت تھے اس طرح ریکارڈ قایم ہوگیا ہے اس دوران میں (۵۶۴) لوگوں کی تربیت کے لئے بھرتی کیا گیا - دونوں مہینوں میں جملہ (۱۸۷) تربیت یابوں نے نصاب کی تکمیل کی - انڈین آرمی ٹریننگ اسکیم کے تحت (۲۰۵) افراد زیر تربیت تھے اور (۴۲۲) بھرتی کئے گئے تھے - اور (۱۶۳) نے اپنی ٹریننگ مکمل کرلی تھی -

جنگ کے بعد سہولتیں

اسی اثنا میں حکومت سرکار عالی نے تصفیہ کیا ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد بھی اٹھارہ مہینوں تک ٹکنیکل ٹریننگ اسکیم پر عمل ہوتا رہے - تاکہ وہ تربیت یاب جنہیں ٹریننگ مکمل کرنے سے پہلے ہی جنگ میں شریک ہوجانا پڑے موجودہ شرائط ہی کے تحت جنگ کے بعد نصاب کی تکمیل کرسکیں -

جنگ اور قیمتوں کی نگرانی

طلب یا رسد میں سے کسی ایک پر نگرانی قائم رکھنا ضروری ہے

ڈاکٹر امیر علی خان صاحب چیف مارکٹنگ افسر حکومت سرکار عالی نے حال ہی میں نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے جنگ کے زمانہ میں قیمتوں پر نگرانی رکھنے کے مسئلہ کا ماہرانہ جائزہ لیا ۔ اور اس کی مشکلوں اور ان پر قابو پانے کی تدبیروں کا ذکر کیا ۔ مملکت حیدرآباد میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ بیوپاریوں کے نمائندوں سے اقرار حاصل کرنے کے بعد مخصوص دکانوں پر خاص اجناس کی انتہائی قیمت فروخت کا حکومت اعلان کردیتی ہے آپ نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اس طریقہ کار سے اب تک نہایت اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔

قیمتوں میں اضافہ

ڈاکٹر امیر علی خان صاحب نے تقریر کے آغاز میں قیمتوں کے اس اچانک اضافہ کا ذکر کیا جو جنگ شروع ہونے کے بعد چند ہفتوں کے اندر صورت پذیر ہوا ۔ ’’ ہر شخص نے دل میں یہ سوچا کہ اب گزشتہ جنگ کی مانند قیمتیں بڑھینگی ۔ لہذا ضروریات زندگی کا جس قدر بھی ذخیرہ جمع کرلیا جائے بہتر ہے ‘‘ اس طلب کی بناء پر قیمتوں میں یکا یک اتنا اضافہ ہوگیا کہ حکومت ہند نے ایک کانفرنس کی ضرورت محسوس کی تا کہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے اور ان افواہوں پر غور کیا جائے جو مہنگائی کے باعث مزدور پیشہ لوگوں کی جانب سے گوداموں کے لوٹے جانے کے متعلق عام ہوگئی تھیں ۔ اس سے الٹا اثر ہوا اور قیمتیں گھٹنے لگیں ۔ حتی کہ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء میں جب دہلی میں نگرانی قیمت اشیاء کی پہلی کانفرنس منعقد ہوئی تو صوبہ جات اور ریاستوں کے اکثر نمائندوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ جنگ کے ابتدائی چند ہفتوں میں تو قیمتیں بڑھ گئی تھیں لیکن اس کے بعد خود بخود کم ہوگئیں ۔

قیمتوں پر نگرانی

بعد ازاں آپ نے وضاحت کی کہ قیمت کا انحصار دراصل ’’طلب‘‘ اور ’’رسد‘‘ پر ہوتا ہے ۔ جب تک ان دونوں میں سے کسی ایک پر قابو پالیا نہ جائے قیمتوں کی نگرانی کی کوشش بے سود ہوگی ۔ یہ سچ ہے کہ بیوپاری طبقہ کے اکثر افراد گاہکوں کو لوٹنے کے لئے سامان جمع کرنا شروع کرتے ہیں ۔ اس طرح رسد میں کمی واقع ہوتی ہے اور قیمتیں نفع اندوزی کی حدتک بڑھ جاتی ہیں لیکن ایسے طریقے جو کھم سے خالی نہیں علاوہ ازیں اس طبقہ کے محتاط بننے کے باوجود ایسی ترکیبوں کی ناکامی بتلاتی ہے کہ بیوپاریوں کو کیسے غیر یقینی حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

نگرانی کا مفہوم

قیمتوں کی نگرانی کا مسئلہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے لفظ ’’نگرانی‘‘ کا مفہوم واضح ہوجانا چاہئے ۔ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جہاں عام جہالت کے باعث حکومت کے احکام سے سب لوگ واقف نہیں ہوسکتے ’’قیمتوں کی نگرانی‘‘ کا مسئلہ کچھ آسان نہیں البتہ یہ آسان ہے کہ انتہائی قیمت مقرر کردی جائے تا کہ اس سے زیادہ نرخ پر تاجر وہ شے بیچ نہ سکے ۔ لیکن اس بات کا یقین حاصل ہونا مشکل ہے کہ مقررہ قیمت سے زیادہ وصول نہیں کی جائےگی ۔ ایسے ملک میں جہاں جملہ امور کا انحصار سرکاری ملازمین پر ہے خرید و فروخت کے ہر معاملہ پر نگرانی رکھنے کےلئے خود فوج کے برابر وسیع عملہ کی ضرورت ہوگی ۔ اگر ایسا ہو بھی تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ تنخواہیں کم ہونے کے باعث یہ عملہ سرکاری احکام سے اپنے حق میں ناجائز استفادہ نہیں کریگا ۔ علاوہ ازیں اس عملہ کو برقرار رکھنے کا بار آخر کار خود رعایا پر پڑےگا ۔

کھانے پینے کی چیزیں

ڈاکٹر صاحب نے بتلایا کہ سب سے زیادہ کھانے پینے کی چیزوں کی قیمتوں پر نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ آبادی کے غریب طبقوں کا بھلا ہو ۔ لیکن انہی چیزوں پر نگرانی رکھنا بہت مشکل ہے ۔ خورد نوش کی ہر چیز مختلف اقسام کی ہوتی ہے ۔ ان کی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں اور ان کی طلب گھٹتی بڑھتی ہے ۔ جن مقامات میں غلہ کی کاشت ہوتی ہے وہاں اس کی قیمت ان مقامات کی قیمت سے مختلف ہوتی ہے جہاں غلہ جمع کیا جاتا ہے ۔ اس طرح قیمت فروخت بھی جداگانہ ہوتی ہے ۔ اگر ان تمام امور کا لحاظ رکھا جائے اور ان کے حدود مقرر کرنے کی کوشش کی جائے تو سرکاری احکام اسقدر کثرت سے نافذ کرنا ہوگا کہ بجائے سہولت کے اور پیچیدگیاں لاحق ہوجائیں گی ۔

حیدرآباد کا طریق کار بہترین رہا

پہلی کانفرنس کے بعد یہ ثابت ہوا ہے کہ حیدرآباد میں عاجلانہ طور پر کسی انتظام کا نہ کیا جانا ہی دور اندیشی پر مبنی تھا ۔ نگرانی قیمت اشیاء کےلئے جو کمیٹی حیدرآباد میں قائم کی گئی تھی اس کی صدارت پہلے مسٹر بھروچہ اور اب جناب غلام محمود صاحب قریشی جیسے تجربہ کار افسروں نے کی ۔ بعد غور و خوص اس کمیٹی نے جو اقدام کیا وہ نہایت موزوں اور کافی موثر ثابت ہوا ۔ اس انتظام سے آپ سب واقف ہونگے ۔

پہلے تو ہر ضلع میں قیمتوں کی نگرانی کے لئے کمیٹیاں قایم کی گئیں پھر اس خیال سے کہ رعایا کو تکلف زیادہ تر اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کے اضافہ سے ہوگی یہ تصفیہ کیا گیا کہ ان ہی پر نگرانی کا انتظام کیا جائے -

شہر حیدرآباد میں پہلے چند ایسی دوکانیں منتخب کی گئیں جو مقررہ نرخ پر اجناس فروخت کرنے کے لئے آمادہ ہوگئیں - کمیٹی نے ہفتہ میں ایک مرتبہ ان دوکانوں کے نام اور جنس واری ٹھوک اور چلر نرخ اخبار اور لاسلکی کے ذریعہ نشر لئے جانے کا انتظام کیا اور لوگوں کو یہ تاکید کی گئی کہ اگر مقررکردہ قیمتوں سے زیادہ قیمت طلب کی جائے تو رسید حاصل کرکے کمیٹی مذکور کو اطلاع دی جائے - یہ ایک آسان اور ممکن العمل انتظام تھا کہ آج تک کامیابی سے جاری ہے- منتخب دوکانداروں کو نفع اندوزی نہ کرنے سے جو نقصان ہوتا تھا اس کی تلافی تشہیر اور زیادہ بکری کے ذریعہ ہوگی - ان دوکانداروں کی وجہ سے دوسرے دوکانداروں پر بھی روک عاید ہوگی -

منظم تجارت کی ضرورت

ان ہی اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھی جاسکتی ہے جن کے بیوپار میں تنظیم ہو - اس قسم کی تنظیم نہ ہونے کے باعث ہی ہندوستان میں نگرانی کے سلسلے میں دقتیں پیش آرہی ہیں -

باٹوں اور ناپوں میں جو اختلاف ہے اس سے بھی بے حد دقتیں پیش آتی ہیں - ہر ضلع میں یہ پیمانے بدلتے جاتے ہیں - بعض جگہ سیر سے خاص ناپ مراد ہے اور بعض جگہ سیر سے وزن مراد ہے جو بیس تولے سے (۸۰) تولے تک ہوسکتا ہے - اس طرح حکومت کی جانب سے اوزان مقرر ہونے کے بعد بھی مقامی معیار کے اختلاف کے باعث دقتیں بدستور برقرار رہیں گی -

اشیاء کی درجہ بندی

علاوہ ازیں قسم خوبی کے اعتبار سے غلہ کی باضابطہ درجہ بندی موجود نہیں اگر اعلی قسم کی کوئی قیمت مقرر کردی جائے تو اس کا کیا یقین ہے کہ اچھے غلہ میں ادنی قسم شامل کرکے وہی قیمت وصول نہیں کی جائے گی - غلہ وغیرہ کا بیوپار دلالوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے جو بیوپار میں تنظیم وغیرہ کی اہمیت سے واقف نہیں چونکہ عام حالات میں بھی قیمتیں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اس لئے غیر معمولی حالات میں تو ان پر نگرانی رکھنا نہایت مشکل کام ہے اور اس سے اس وقت تک خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا جب تک کہ تجارت میں تنظیم قایم نہ کی جائے اور ساتھ ہی حکومت کی جانب سے جملہ ممکنہ سہولتیں بہم پہنچائی نہ جائیں -

لازمی شرط

مذکورہ بالا بیان کے ثبوت کے لئے جناب مقرر نے منظم کاروبار کی مثالیں دیں - مثلا پٹرول - شکر اور کوئلہ کی تجارت میں نہ صرف قیمتوں پر معقول نگرانی رکھی جاسکتی ہے بلکہ راشننگ بھی سہولت سے ہوسکتی ہے - تقریر ختم کرتے ہوے آپ نے کہا کہ راشننگ کے ذریعہ در اصل طلب پر نگرانی رکھی جاتی ہے - مذکورہ بالا چند اشیاء کی قیمتیں معین کردینے میں جو کامیابی ہوئی ہے اس سے واضح ہے کہ اسی صورت میں قیمتوں کو ایک خاص حد تک برقرار رکھا جاسکتا ہے جب کہ طلب و رسد میں سے کسی ایک پر قابو حاصل ہو- اس کے برخلاف طلب یا رسد پر قابو رکھے بغیر قیمتوں کو معین کردینا بالکل بے اثر ہوگا -

---

یاد رکھئے

کہ ہوائی حملہ کے وقت پناہ کے لئے مکان کا سب سے اندرونی کرہ محفوظ ترین مقام ہوگا

بین الاقوامی برادری کی تحریک

نواب صاحب چھتاری نے حیدرآبادی مرکز کا افتتاح فرمایا

اتحاد اور خیرسگالی کے لئے مسز سروجنی نائڈو کی موثر اپیل

ہمہ گیری کی ہوس آج کل ساری دنیا پر جو ظلم ڈھارہی ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوے بین الاقوامی اتحادی جذبہ کو ترقی دینے کا خیال شاید متروک اور فرسودہ معلوم ہوگا لیکن گزشتہ مہینہ میں بین الاقوامی برادری کے حیدرآبادی مرکز کے افتتاحی جلسہ سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ حقیقت حال برخلاف ہے۔ اس موقع پر مختلف قومیتوں اور فرقوں کا کثیر مجمع موجود تھا اور انسانی بھائی چارہ کے دو نہایت سرگرم ہندوستانی موئیدین یعنی ہز اکسلنسی سر احمد سعید خان نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت اور مسز سروجنی نائڈو نے نہایت موثر تقریریں فرمائیں نواب سر امین جنگ بہادر نے جنہیں ازراہ محبت حیدرآباد کا مرد بزرگ قرار دیا گیا اسی جلسہ کی صدارت کی۔

بین الاقوامی برادری کے مقاصد ۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ڈاکٹر سید عبد اللطیف صاحب نے فرمایا جو بین الاقوامی فیلوشپ کے کل ہند وفاق کے رکن ہیں اور جن کی خاص کوششوں سے مقامی مرکز قایم ہوا ہے۔ اس موقع پر مختصر تقریر کے دوران میں ڈاکٹر صاحب نے اس تحریک کے مقاصد اور انہیں حاصل کرنے کے ذریعوں پر روشنی ڈالی ۔ آپ نے فرمایا کہ تحریک کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ تمام نسلوں قوموں اور مذہبوں میں جو باہمی مفاد کے متعلق اختلاف خیال رکھتے ہیں ایک دوسرے کی بھلائی چاہنے کا احساس اور ہم آہنگی پیدا کی جائے ۔ یہ کام سیاسی اداروں سے نہ ہوسکا حیدرآبادی مرکز کا مقصدیہ ہوگا کہ اس ریاست کی تمام جماعتوں اور فرقوں کے ارباب فکر و نظر کے لئے مشترکہ مفادات کی ضمن میں انفرادی اور اجتماعی طور پر باہمی خیر سگالی کے احساسات کو ترقی دینے کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھتے ہوے ہم خیال ہوجائیں۔

اجتماعی تعمیری سرگرمیوں کی ضرورت

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ آج جن ممتاز خواتین و حضرات کا یہاں اجتماع ہوا ہے ان کا ہر طبقہ سے تعلق ہے ۔ ان کی نمائندہ حیثیت اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ ہمارے درمیان ایسا جذبہ موجود ہے جو ایک دوسرے کی بہبودی کے لئے ذریعہ اتصال ہوسکتا ہے اور ایسے دائرہ عمل میں جسکا ہمارے باہمی مفادات سے تعلق ہے ۔ ہماری زندگی کو ایک دوسرے کے افکار و تجربات سے مالا مال کردیگا ۔ اسی جذبہ عمل کو منظم اور اجتماعی تعمیری سرگرمیوں میں منتقل کرنے کے لئے جو سب کیلئے مفید ثابت ہوں حیدرآباد کا بین الاقوامی فیلو شپ کا ادارہ قایم کیا گیا ہے ۔

آصف جاہوں کی رواداری

بعد ازاں نواب صاحب چھتاری نے مرکز کا افتتاح فرماتے ہوے ارشاد کیا کہ تحریک فیلو شپ کے اغراض ان سب کو اپیل کرینگے جو مختلف نسلوں فرقوں قوموں مذاہب اور ان کے فلسفہ اور تہذیبوں کی ہم آہنگی کے خواہاں ہیں ۔ خانوادہ آصفی کی سرپرستی میں مملکت حیدرآباد خلوص اور باہمی رواداری اور مختلف فلسفوں اور تہذیبوں کے امتزاج کے لئے مشہور ہے لہذا حیدرآباد میں مرکز فیلو شپ کا قیام انتہائی خیر مقدم کے لائق **اور ہمدردی و حوصلہ افزائی کا مستحق ہے ۔**

سیاسی ادارہ نہیں

حیدرآباد فیلوشپ کوئی سیاسی ادارہ نہیں ہے اور نہ کوئی سیاسی مسلک یا پروگرام رکھتا ہے اس کے ارکان کو جو مسلک یا مذہب چاہیں اختیار کرنے کی آزادی حاصل رہیگی اور اس کے دروازے بلا لحاظ فرقہ و مسلک ان تمام لوگوں کے لئے کھلے رہیں گے جو حیدرآباد

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۷)

کاشت کاروں کی مزید امداد

تین اضلاع میں رقم مالگزاری کی جمع بندی ملتوی کی گئی

گزشتہ سال کی ناکافی بارش کے نتائج

حکومت سرکار عالی نے گزشتہ مہینے میں اضلاع دانھور گلبرگہ اور عثمان آباد کے بعض علاقوں میں ساڑھے بارہ لاکھ کی حدتک رقم مالگزاری کی جمع بندی ملتوی کی ہے ۔ اور چارہ کےلئے تقاوی کے طور پر ایک لاکھ کی رقم تقسیم کی ہے ۔ یہ تدبیریں من جملہ اور تدبیروں کے کاشتکاروں کی امداد کی خاطر اختیار کی گئی ہیں کیونکہ موجودہ زراعتی سال میں ناکافی بارش ہونے کے باعث مذکورہ بالا علاقوں کی ربیع اور خریف کی تخم اندازی پر مضر اثر پڑا ہے ۔ اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے حسب ذیل کمیونکے جاری ہوا تھا :-

موجودہ زرعی سال کے دوران میں چونکہ بارش ناکافی اور غیر مساوی طور پر ہونے کے باعث اضلاع دانھور اور گلبرگہ کے بعض علاقوں میں خریف اور ربیع کی فصلوں کی پیداوار کم رہی ۔ لہذا حکومت سرکار عالی نے از راہ مہربانی حسب صراحت ذیل (۱۲۳۸۳۱۳-۶-۳ روپے) محصول مالگزاری کی جمعبندی ملتوی کردی ہے ۔

نام ضلع	خریف پائی	خریف آنہ	خریف روپیہ	ربیع پائی	ربیع آنہ	ربیع روپیہ
گلبرگہ	۹	۰	۲۶۲۵۶	۲	۱۰	۲۵۷۵۸۶
دانھور	۳	۳	۱۱۰۳۰۹	۰	۱	۷۸۷۲۵۳
عثمان آباد	۰	۰	۰	۰	۱	۲۷۰۰۸
	۰	۱۰	۱۷۶۵۶۵	۳	۱۲	۱۰۷۱۸۳۸

امدادی کام

متاثرہ علاقوں کے بے روز گاروں کو مزدوری بہم پہنچانے کی غرض سے صوبے کے چاروں ضلعوں میں تعمیرات عامہ اور لوکلفنڈ کے بہت سارے کام شروع ہوچکے ہیں کاشتکاروں کے فائدے کےلئے و نیز قحط کی انسدادی تدبیر کےطور پر ماہر زرعی افسروں کی رہبری میں کھیتوں پر بند تعمیر کرنے کا کام اضلاع دانھور اور گلبرگہ و نیز افضل پور پائیگاہ میں کیا جارہا ہے اور کاشتکاروں کو تقاوی قرضے دئے جارہے ہیں جو آسان قسطوں میں وصول کئے جائیں گے ۔

پانی کا معقول انتظام

آدمیوں اور مویشیوں کو پینے کا پانی کافی مقدار میں بہم پہنچانے کےلئے محکمہ لوکلفنڈ نے ہرضلع کے لئے دس ہزار روپے منظور کئے ہیں تاکہ کنوئیں گہرے اور صاف کئے جائیں اور نئے کنوئیں بھی کھدوائے جائیں اور دیہاتیوں کے قریب نہروں اور تالابوں میں مویشیوں کے لئے عارضی حوض تعمیر کئے جائیں ۔ مندرجہ بالا رقموں کے علاوہ قحط فنڈ کی گنجایش سے اس قسم کی اغراض کےلئے ہر ضلع کے واسطے مزید دس ہزار روپیوں کی منظوری دی گئی ہے ۔

جن رقموں کا ذکر اوپر کیاگیا ہے ان میں قحط کے وہ کام شامل نہیں ہیں جو صوبے کےچاروں ضلعوں میں محکمہ تعمیرات عامہ اور محکمہ لوکلفنڈ کی طرف سے آج کل عملی طور پر جاری ہیں ۔

غیر خالصہ علاقے

صرف خاص پائیگاہوں اور جاگیروں کی طرف سے بھی اپنے اپنے علاقوں میں اسی قسم کی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں۔ قصبہ گنگا پور مندر سے چوراپور تک اور وہاں سے غربی سمت افضل پور تک اور پھر نہر بھیما کے گھاٹ سے جاملنے کےلئے ایک سڑک کی ضرورت مدت سے محسوس کی جارہی تھی تاکہ وہ بری جانب برطانوی ہندکی سڑک سے جاملے ۔ حکومت سرکار عالی نے اس سڑک کی تعمیر کی منظوری دیدی ہے اور پائیگاہوں اور خالصہ کی جانب سے مشترکہ امدادی کام کے طور پر تعمیر شروع کی جارہی ہے ۔ اور بعدمیں اگر مزید روزگار بہم پہنچانے کی ضرورت لاحق ہوئی تو قصبہ گنگا پور مندرتا چوراپور سڑک کوگنگا پور ریلوے اسٹیشن تک وسیع کیا جائیگا ۔

بلاخدمت امداد

ہر ضلع کے تعلقدار صاحب کو پانچ ہزار روپیوں کی رقم دی گئی ہے تاکہ وہ ان ''سیت سندھیوں'' اور ''نیرادیوں'' کو امداد بہم پہنچائیں جنھیں التوائے مالگزاری یا ان کی کھیتوں پر فصلوں کی خرابی کے باعث اپنی خدمات کا پورا پورا معاوضہ نہیں مل سکتا ۔

چارہ کے لئے تقاوی

مزید براں حکومت سرکار عالی نے ایک لاکھہ روپیوں کی زاید رقم بھی منظور کی ہے تاکہ متاثرہ علاقوں کے کاشتکاروں کو چارے کے لئے تقاوی کے طور پر دی جاسکے۔

جلاھوں کی امداد

شاہپور شورا پور اور یادگیر تعلقوں کے جلاھوں کی امداد کے لئے حکومت سرکار عالی نے ایک لاکھہ دس ہزار روپیوں کی رقم منظور کی ہے تاکہ وہ پارچہ بافی کا کام جاری رکھہ سکیں اور اس طرح انہیں اطمینان کے ساتھ کافی روزگار میسر آسکے۔

بسلسلہ صفحہ (۱۰)

کے باشندوں کے درمیان امن یگانگت اور ہم آہنگی نیز ان کی اخلاقی و مادی ترقی سے دلچسپی رکھتے ہیں

"نوع انسانی کے اتحاد کے لئے جو انسان اور انسان کے درمیان رفاقت کے احساس کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا رہنمایان سلف نے ہمیشہ تلقین کی ہے اور کوئی ملک اس سے مستثنی نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی ملک سب سے زیادہ اتحاد کا محتاج ہے تو ہمارا ملک ہے اور اگر کسی وقت اتحاد کی سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ یہی وقت ہے مجھے امید ہے کہ ہم حیدرآباد کی اس فیلوشپ میں تہذیبی ترقی کے لئے کوشش کرکے ہمارے شہر کی مختلف جماعتوں اور مذھبوں میں اتحاد کی فضاء پیدا کرسکیں گے۔

اتحاد کی ضرورت

"مجھے یقین ہے کہ یہ مرکز جملہ فرقوں کی خیرسگالی کی اسپرٹ میں فیلوشپ کے مقصد کے حصول کی کوشش کریگا اور اس طرح ارکان کی تہذیبی عمرانی ذھنی اور اخلاقی ترقی کے لئے تدابیر اختیار کرکے ملک کے مشترکہ مسائل کا حل دریافت کرنے میں مدددیگا۔ اس وقت جبکہ خطرہ سے ہم دو چار ہیں ہندوستان کے متضاد مفادات کے درمیان مصالحت کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے ھاتھ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے مضبوط ہوسکیں اور ہندوستان کی مختلف اقوام کے مابین اتحاد اور زیادہ خوشگوار تعلقات کے لئے فیلوشپ جیسے اداروں کی مساعی نہایت منفعت بخش ہیں۔

خطبۂ افتتاحیہ

مسز سروجنی نائڈو نے خطبۂ افتتاحیہ میں ہزاکسلنسی صدراعظم بہادر کے خیالات کی تائید کرتے ہوے فرمایا کہ آج کل تمام دنیا کے مردوں اورعورتوں کو یہ تلخ حقیقت محسوس کرلینی چاہئیے کہ تہذیب و تمدن انسانی ترقی امن اور خوش حالی کو تباہی حرص و ہوس اور ہمہ گیری کی خواہش سے بچانے کے لئے اور عام انسانوں اور قوموں میں انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے باھمی خیر سگالی اور مشترک سمجھوتے کے احساسات پیدا کرنے کے لئے کسی کی رھنمائی کی ضرورت ہے یہی دنیا کا سب سے بڑا فرض ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حیدرآبادی مرکز میں اس وقت چالیس ارکان ہیں۔ لیکن یہ چالیس ارکان گیہوں کے چالیس دانے بن سکتے ہیں جو فصل کے اختتام پر لاکھوں دانوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ میری یہ توقع ہے کہ ان چالیس ارکان کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ اور لاکھوں کھا مرد اور عورتیں اس ادارے میں شامل ہوجائیں گی اور اس کے تصورات سے مستفید ہونگی۔ میری تمنا ہے کہ یہ مرکز ہمیشہ قایم رہے اور قومی ورثہ کے طور پر ایک نسل سے دوسری نسل کے تفویض ہوتا جائے۔

شاھان آصفی کی ستائش

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوے مسز سروجنی نائڈو نے خاندان آصفیہ کی خدمت میں توصیف و تعریف کا خراج پیش کیا آپ نے فرمایا کہ دودمان آصفی کی عظمت و سر بلندی کا نشان فرقہ واری اتحاد و خلوص کی چٹان پرلہرا رھا ہے۔ ایک قلیل المدۃ افسوسناک واقعہ کے سوا ہمیشہ اھل دکن نے اس نصب العین کی پیروی کی ہے ممکن ہے کہ اھل دکن نے ابھی تک اس نصب العین کو حاصل کیا نہ ہو لیکن میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ اس ریاست میں ایک بھی ایسا فرد بشر ہے جس کی دلی تمنا یہ نہیں کہ اس نصب العین کی تکمیل ہو اور جس ریاست کی بنیاد اھل ملک کے اتحاد اور خلوص و محبت پر قایم ہے اس کی آئندہ نسلوں کے لئے مستحسن کوششیں کی جائیں۔

تحریک امداد باہمی کا مالی استحکام

حیدرآباد ڈومینین بنک کی کارگزاری

مستقل ترقی کا ریکارڈ

ممالک محروسہ سرکار عالی میں امداد باہمی کے اصول کے تحت بنک کاری کا آغاز ہو کر زیادہ عرصہ نہیں گزرا کیونکہ سنہ ۱۹۱۵ع میں اس کی ابتداء ہوئی سال مذکور میں مرکزی انجمن کی حیثیت سے حیدرآباد کواپریٹو سنٹرل بنک قایم ہوئی تھی اس کی ذمہ داریاں محدود تھیں اور ''قانون انجمن ہائے امداد باہمی'' ممالک محروسہ سرکارعالی (بعد نظرثانی) کے تحت جو سابقہ سال منظور ہوا تھا اس کی رجسٹری عمل میں آئی بنک کی ابتداء معمولی طور پر ہوئی - اس کے (۷۶) ارکان تھے جن میں سے (۷۰) تو مختلف افراد تھے اور بقیہ (۶) کریڈٹ سوسائٹیاں تھیں - اس کا وصول شدہ سرمایہ صرف (۲۳۱۱۰) روپے تھا لیکن یہ بنک بہت کامیاب ثابت ہوا - کیونکہ پہلے سال ہی کے اختتام پر جمع شدہ رقم اور مختلف اشخاص اور ابتدائی انجمنوں کو دی ہوئی قرضہ کی رقم ہر ایک مذکورہ بالامقدار کی تقریباً تگنی ہوچکی تھی بعدازاں اس سال کے دوران میں اضلاع میں بھی متعدد بنک قایم ہوگئے - اسی اثنا میں تمام مملکت کے لئے امداد باہمی کے مالی مرکز کی ضرورت روز بروز محسوس ہونے لگی - چنانچہ سنہ ۱۹۲۳ع میں طے پایا کہ حیدر آباد کواپریٹیو سنٹرل بنک کو اعلی بنک میں تبدیل کردیا جائے اور منظورہ سرمایہ کی مقدار (۵) لاکھ سے دس لاکھ کردی جائے اس طرح بنک کے کاروبار نے ''کو اپریٹیو ڈومینین بنک'' کی حیثیت سے دوسری نوعیت اختیار کرلی -

ابتدائی دقتیں

اس تبدیلی کے بعد بھی بعض اضلاع میں ابتدائی انجمنوں سے بنک کا راست تعلق باقی رہا کیونکہ مختلف اسباب کی بناء پر مقامی سنٹرل بنک کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ ابتدائی انجمنوں سے ڈومینین بنک کے دئے ہوئے قرضے وصول کریں - لیکن بہت جلد ان دقتوں پر قابو حاصل ہوگیا - اور سنہ ۱۹۲۶ع میں ورنگل اور کھمم کی بنکوں کے سوا بقیہ سب نے اپنے اپنے حدود میں ایسے قرضوں کی رقم اپنے حساب میں شریک کرنے پر رضامندی ظاہر کی اس طرح ڈومینین بنک کے لئے دوسرے امور کی انجام دہی آسان ہوگئی -

بنک کی پالیسی

بنک نے اس سہولت سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے کاروبار میں بے حد وسعت پیدا کرلی - چنانچہ بنک کا وصول شدہ سرمایہ جو سنہ ۱۹۱۵ع میں صرف (۲۳۱۱۰) روپے تھا - گزشتہ سال (۵۶۰۰۵) روپے ہوگیا اب مختلف محفوظ مدات کی مجموعی مقدار تقریباً دس لاکھ تک پہنچ گئی ہے - حقیقی عدد (۹۵۸۳۹۷) روپئے ہے - اس کے برخلاف سنہ ۱۹۲۰ع میں متناظر رقم صرف (۲۲۶۳۶) روپے تھی - بنک کی پالیسی یہ ہے کہ مالی حالت مستحکم کرنے کے لئے منافعوں میں سے کچھ حصہ مد محفوظ میں شریک ہوتا جائے - یہی وجہ ہے کہ مد محفوظ کی رقم اس قدر کثیر ہوگئی - ہر سال قانونی شرائط کے مطابق مد محفوظ میں رقم شریک کرنے کے علاوہ اتفاقی حالات مثلاً ڈوبے ہوئے قرضوں خارج از میعاد منافعوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بھی کچھ رقم محفوظ رکھی جاتی ہے -

جمع شدہ رقمیں

اس طرح مالی حالت مستحکم کرنے کی پالیسی نے بنک کے کاروبار پر بہت اچھا اثر ڈالا - ہر سال جمع شدہ رقموں کی مقدار میں جو اضافہ ہورہا ہے اس سے بنک پر پبلک کا اعتماد ظاہر ہوتا ہے - سنہ ۱۹۱۵ع میں جو بنک کا پہلا سال تھا فکسڈ ڈپازٹ کی مجموعی مقدار (۷۰۳۹۷) روپے تھی - گزشتہ سال یہ مقدار (۱۹۳۵۵۲۱) روپے ہوگئی حالانکہ سنہ ۱۹۱۶ع میں ایک سال اور دو سال کے لئے فکسڈ ڈپازٹ پر علی الترتیب (۵) فیصد اور $5\frac{1}{2}$ فیصد منافع لیا جاتا تھا - اور اب جولائی سنہ ۱۹۳۰ع سے علی الترتیب $2\frac{1}{2}$ اور (۳) فیصد منافع دیا جارہا ہے - بنک کے کرنٹ اکونٹ اور سیونگس اکونٹ کے اعداد سنہ ۱۹۲۳ع میں علی الترتیب (۲۲۳۱۱) روپے اور (۱۰۵۱۰) روپے تھے - گزشتہ سال کے اعداد (۲۳۶۶۲۶) روپے اور (۳۳۵۳۶۸) روپے ہیں - سنٹرل بنک اور کریڈٹ سوسائٹیاں بھی اپنی زاید رقمیں اسی بنک میں داخل کردیتی ہیں - اور ضرورت کے وقت ان رقوم کی ضمانت پر قرضے حاصل کرتی ہیں ان قرضوں پر منافع کی شرح داخل کردہ رقموں کے منافع کی شرح سے بقدر ایک فیصد زیادہ ہوتی ہے - گزشتہ سال کے اختتام پر سنٹرل بنکوں اور کریڈٹ سوسائٹیوں کے ڈپازٹ کی مجموعی مقدار (۵۱۳۰۹۱) روپے تھی -

سنٹرل بنکوں کو دئے ہوئے قرضے

سنٹرل بنکوں کو جو قرضے دئے جاتے ہیں ان پر سنہ ۱۹۲۳ع تک (۹) فیصد سود لیا جاتا تھا - لیکن اس سال سے شرح سود میں کمی ہوتی گئی حتی کہ جنوری سنہ ۱۹۳۰ع سے (۵) فیصد سود لیا جانے لگا -

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۲)

ملک سرکارعالی کے دستی پارچہ بافوں کی امداد

چار لاکھ کی اسکیم منظور کی گئی

سستا سوت اور فروخت کی سہولتیں مہیا کی جائینگی

موجودہ جنگ کے باعث مملکت حیدرآباد کے دستی پارچہ بافوں کو سوت حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش آرہی ہے کیونکہ ایک طرف تو کپڑے کی گرنیوں میں سوت کی کھپت پہلے سے زیادہ ہونے لگی اور دوسرے طرف سوت کی جو مقدار درآمد ہوتی تھی وہ بہت کچھ گھٹ گئی جس سے سوت کی قیمت میں قابل لحاظ اضافہ ہوگیا ہے ان حالات نے دستی پارچہ بافوں کے روزگار پر سخت ضرب لگائی ہے لہذا ان کی پریشانیوں کو دفع کرنے کیلئے حکومت سرکارعالی کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت نے دوہرے پروگرام پر عمل کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ حیدرآباد فیکٹری ایکٹ کے تحت پارچہ بافی کی گرنیاں روزانہ جتنے گھنٹے کام کرسکتی ہیں اس سے زیادہ وقت تک انہیں کام کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ سوت اور پارچہ زیادہ مقدار میں تیار کرسکیں۔ اور سستے نرخوں پر دستی پارچہ بافوں کو سوت فراہم کرنے کا انتظام ہوجائے۔ پروگرام کے پہلے جزو کی حد تک ایک حالیہ اعلان کے مطابق مناسب کارروائی کی جاچکی ہے۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی نے ابھی ابھی ایک اسکیم کو شرف منظوری بخشا ہے جس کے غیر متوالی اخراجات تخمیناً ۴ لاکھ روپے اور متوالی اخراجات سالانہ (۱۰۰۰۰) روپے ہونگے۔ اس اسکیم کے تحت دستی پارچہ بافوں کو سستا سوت فراہم کیا جائے گا۔ تاکہ وہ دیہاتیوں کے لئے معیاری کپڑا اور محکمہ رسد کی فرمائش کا کپڑا تیار کرسکیں۔ اس ریاست کی گرنیوں نے حکومت کو ۵ فیصد سوت دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ حکومت ہند کے محکمہ رسد کی جانب سے فوجی ضرورت کے لئے جس دام پر کپڑا خریدا جائے گا اس کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی سوت کی قیمت مقرر کرے گی یہ بات قابل ذکر ہے کہ گرنیاں فوجی اغراض کے لئے ۱۰ فیصد پارچہ تیار کرنے پر تیار ہیں یہ بھی طے پایا ہے کہ اگر وہ فوجی اغراض کے لئے ۲۰ فیصد کپڑا تیار کریں تو گرنیوں پر لازم نہوگا کہ وہ گرنیوں کا راضی نامہ اس مملکت کی پارچہ بافی کی گرنیوں کے نمائندوں سے جو راضی نامہ طے پایا ہے کہ اسکی بموجب توقع ہے کہ موجودہ اسکیم کے اغراض کے لئے اندازاً (۵۸۷۰۰۰) پونڈ (تقریباً ادہ سیر) سوت سالانہ محکمہ تجارت صنعت و حرفت کو حاصل ہوگا لیکن سوت کی حقیقی مقدار کا تعین مختلف گرنیوں کے مالکوں سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کیا جائے گا تجویز یہ ہے کہ فی الوقت گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی ساری مقدار نہ لی جائے۔ البتہ جوں جوں دستی پارچہ بافوں کو سوت فراہم کرنے کا انتظام وسیع ہوتا جائے گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی مقدار میں بھی تماثل اضافہ کیا جائے۔

مجوزہ انتظامات کا مقصد

اس اسکیم کے تحت ہاتھ سے بنے ہوئے پارچہ کی تیاری اور فروخت کے لئے جو انتظامات عمل میں لائے جائیں گے ان کے دو مقاصد ہیں یعنی (۱) جنگی اغراض کے لئے مہری کا کپڑا زخم کی پٹیاں اور دوسرے پارچہ کی تیاری (۲) الف محکمہ کے زیر نگرانی معمولی قسم کا پارچہ مثلاً دھوتی۔ چادر۔ اور ساڑیوں وغیرہ کی تیاری اسے غریبوں کے لباس کے لئے معیاری پارچہ کے طور پر فروخت کیا جائے گا۔ ب۔ جن علاقوں میں محکمہ کے زیر نگرانی معمولی کپڑے کی تیاری ممکن نہ ہو یا مشکل ہو دستی پارچہ بافوں کو سستے نرخوں پر سوت مہیا کرنے کیلئے فروخت گاہیں قایم کی جائیں۔ مابعد الذکر تجویز پر اسی وقت عمل ہوگا جب کہ موجودہ اسکیم کے تحت گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی قیمت اور سوت کے بازاری نرخ میں زیادہ فرق نہ ہو۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس طرح سوت کے بازار پر نگرانی رکھنے میں اور پارچہ بافوں کو سستے داموں سوت مہیا کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۸)

ممالک محروسہ سرکار عالی کے خانگی مدرسے

قواعد میں ترمیمات

محکمہ تعلیمات کی سفارش پر حکومت سرکار عالی نے ان قواعد میں بعض ترمیمات منظور فرمائی ہیں جو ممالک محروسہ میں خانگی مدارس قایم کرنے سے متعلق ہیں ترمیم شدہ قواعد کی رو سے مدارس تحتانیہ او روسطانیہ کے قیام کے لئے اب محکمہ تعلیمات کی اجازت قبل از قبل حاصل کرنی لازم نہ ہوگی - لیکن مدارس فوقانیہ سے متعلق جو شرط مقرر ہے وہ بدستور قایم رہے گی یعنی ان کے قیام کےلئے محکمہ سرکار (صیغہ تعلیمات) کی اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی - مدرسہ تحتانیہ یا وسطانیہ کے بانی یا بانیان کےلئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ ایسے ادارے کے قیام کی نسبت پندرہ روز کے اندر اندر محکمہ تعلیمات کے متعلقہ افسر کو مطلع کریں اور ایک مقررہ فارم پر ادارے کے اغراض و مقاصد نصاب اور دوسرے متعلقہ امور کے بارے میں تفصیلات مہیا کریں - خانگی مدرسوں کے منتظمین پر یہ بھی لازم ہوگا کہ وہ متعلقہ افسر کے پاس داخلے وغیرہ کے سالانہ اعداد و شمار پیش کریں -

حکومت کی جانب سے ایک اہم شرط یہ عاید کی گئی ہے کہ ایسے مدارس کے نصابوں کی تشکیل میں یہ احتیاط برتنی ہوگی کہ ان سے ایسے تمام سیاسی یا غیر سیاسی مضامین خارج رہیں جن سے فرمانروا یا خانوادۂ آصفیہ یا حکومت سرکار عالی کے متعلق غیر وفا شعارانہ احساسات کے پیدا ہونے یا ان کے بڑھنے کا امکان ہو - نیز یہ کہ ایسے تمام مذہبی مضامین کو بھی شامل کرنے میں انتہائی احتیاط برتی جائے گی جن سے اعلی حضرت بندگان عالی کی رعایا کے کسی طبقے کے مذہبی احساسات کے مجروح ہونے کا امکان ہو۔

محکمہ تعلیمات کے افسروں کو اس کا حق حاصل رہے گا کہ وہ ہرقسم کے خانگی مدارس کا معائنہ کریں اور ایسے مدارس کے منتظمین پر یہ لازم ہوگا کہ وہ معائنے کے لئے جملہ سہولتیں بہم پہنچائیں -

---

اے - آر - پی
بلیٹن نمبر (۲)

ہوائی حملے کا خطرہ

اے - آر - پی بلیٹن نمبر (۱) میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے متعلق چند ضروری ہدایتیں دی گئی تھیں - پبلک سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان پر جلد از جلد عمل کرکے اپنی جانوں کی حفاظت کا انتظام کرے گی - اب ویزاگ پٹم اور کاکناڈا پر جو ہوائی حملہ ہوا ہے اس کے پیش نظر پبلک کو حسب ذیل مزید ہدایتیں دی جاتی ہیں۔

(۱) خطرے کی سیرن سیٹی آواز کے چڑھاؤ اتار کے ساتھ دومنٹ تک بجتی رہے گی اور ساتھ ہی پولیس مسلسل سیٹی بجا کر پبلک کو آگاہ کریگی - تاکہ لوگ فوراً اپنے اپنے گھروں کے اندرونی پناہ کے کمروں میں چلے جائیں جو امید ہے کہ اب تک ہی منتخب کرلئے گئے ہوں گے۔

(۲) اس وقت جو لوگ راستوں پر ہوں وہ قریب کے دوکانوں یا عمارتوں وغیرہ میں فوراً پناہ لیں -

(۳) جو لوگ گاڑیوں یا موٹروں میں ہوں وہ بلیٹن نمبر (۱) کی ہدایتوں کے مطابق اپنی گاڑیاں یا موٹریں سڑک کے کنارے ٹھہرائیں اور قریبی دکانوں یا عمارتوں میں پناہ لیں یا اپنی گاڑی کے نیچے چھپ جائیں -

(۴) خطرہ دور ہونے ہی دوسری سیرن سیٹی بجائی جائے گی جس کی آواز میں چڑھاؤ اتار نہ ہوگا بلکہ اس کی آواز یکساں ہوگی - سیرن سیٹی بجنے کے تھوڑی دیر بعد لوگ پناہ گاہوں سے باہر آسکتے ہیں -

(۵) بلیٹن نمبر (۱) میں جو ہدایتیں دی جاچکی ہیں ان کو دوبارہ پڑھ لیجئے اور ان پر فوراً عمل کیجئے -

(۶) اگر بلیٹن نمبر (۱) یا ان ہدایتوں کی مزید کاپیاں درکار ہوں تو کوتوالی بلدہ یا محکمہ صفائی بلدہ یا نظامت معلومات عامہ یا دفتر کنٹرولر اے-آر-پی سے طلب فرمالیجئے ان کی انگریزی اردو تلنگی مرہٹی اور کنڑی کاپیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(معلومات عامہ)

دیہی علاقوں میں صحت عامہ کے کام

مشکلات کو کس طرح حل کیا جارہا ہے

اضلاع کے عہدہ داران صحت عامہ کی ششماہی کانفرنسیں

دیہی علاقوں میں صحت عامہ کے مسائل سے گہری واقفیت پیدا کرنے اور اس سلسلہ میں مقامی عہدہ داروں کے تعاون سے ضروری تدابیر کی جانچ پڑتال کے لئے محکمہ طبابت و صحت عامہ سرکار عالی نے سنہ ۱۹۳۰ع سے صحت عامہ کے عہدہ داران اضلاع کے مستقروں پر ششماہی کانفرنس منعقد کرنے کا طریقہ رائج کیا ہے ۔ متعدی بیماریوں کے خلاف جد و جہد کرنے مرض ملیریا پر قابو پانے اور صحت عامہ کی حد تک دیہی اصلاح کے کام انجام دینے ۔ اموات اور ولادت کے صحیح اندراجات کرنے پانی فراہم کرنے مدرسوں کے طلبہ کا طبی معائنہ کرنے اور قبرستانوں اور مرگھٹوں پر نگرانی رکھنے سے جتنے بھی مسائل تعلق رکھتے ہیں ان سب پر کانفرنس میں بحث کی جاتی ہے ۔ ان امور پر اور دیگر متعلقہ امور پر حکومت ہند کے مرکزی مشاورتی مجلس صحت عامہ (   ) کی سفارشات کی روشنی میں غور کیا جاتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو ان سفارشات کی بموجب تجاویز مرتب کی جاتی ہیں ۔

چوتھی کانفرنس

اس قسم کی چوتھی کانفرنس حال ہی میں منعقد ہوئی جس میں مختلف امور کے منجملہ زچہ اور بچہ کی فلاح ۔ دیہی دائیوں کی تربیت اموات اور ولادت کے اعداد و شمار کی تصحیح ۔ دق اور جذام کے مزید شفاخانوں کا قیام وسیع پیمانہ پر چیچک اندازی مدرسہ کے طلبہ کے طبی معائنے ۔ بینائی میں کسی قسم کی خرابی ہو تو غریب طلبہ کو مفت عینک دینے کا انتظام ۔ اور صحت عامہ کے پروپگنڈا میں اضافہ کرنے کے متعلق اہم تصفیے کئے گئے ۔

زچہ اور بچہ کی فلاح

اضلاع میں زچہ اور بچہ کی فلاح کے متعلق کانفرنس نے موجودہ انتظام کو وسعت دینے پر زور دیا اور اضلاع کے تمام بڑے قصبوں میں بہبودی اطفال کے مرکز تعمیر کرنے کی نسبت حکومت کو توجہ دلائی ۔

دیہی رقبوں میں دائیوں کی تربیت

ساتھ ہی اس کانفرنس نے لوکل فنڈ کمیٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ محکمہ صحت عامہ کی تجویز کے مطابق دیہی دائیوں کی تربیت کے لئے ضروری رقم فراہم کرے ۔ نیز اضلاع میں دائیوں کی تربیت کے لئے محکمہ سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ اپنے مستقر میں یکساں نصاب تیار کرولے ۔ کانفرنس نے یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ جب تک قابل حلقہ وزیٹرز (معائنہ کنندگان طبی) میسر نہ ہوں موجودہ ضروریات کی تکمیل کے لئے شہر حیدرآباد کے بہبودی اطفال کے مرکزوں میں تربیت پائی ہوئی دائیوں کو مددگار حلقہ وزیٹر کی حیثیت سے اضلاع میں مامور کیا جائے ۔

اعداد و شمار اموات

اور ایک قرار داد کے ذریعہ کانفرنس نے اضلاع کے عہدہ داران صحت عامہ کو ہدایت دی ہے کہ جب کبھی وہ تعلقوں کا دورہ کریں تو صفائی و حفظ صحت کے سلسلہ میں وہاں کے مڈیکل آفیسرز کی کارگزاری کی تنقیح کریں ۔ اور خاص طور پر اس امر کا خیال رکھیں کہ تعلقوں کے مڈیکل آفیسرز اپنے مستقر کے اموات و ولادت کے رجسٹر کی تنقیح کیا کرتے ہیں یا نہیں ۔

دق اور جذام کے شفاخانے

دق اور جذام کے مریضوں کو مزید سہولتیں بہم پہنچانے کی نسبت کانفرنس نے دو اہم تصفیے کئے ۔ دق کی حد تک ورنگل رائچور ناندیڑ اور اورنگ آباد کے عہدہ داران صحت عامہ کو ہدایت دی گئی کہ وہ دق کے ابتدائی آثار دریافت کرنے کے لئے لاشعاعیں (اکس رے) استعمال کریں اگر ان کے ضلع میں ایسا انتظام موجود ہو تو ایسے مریضوں کے ضروری علاج کے لئے خاص طور پر حلقہ میں ایک دن مقرر کردیں ۔ علاوہ ازیں محکمہ صحت عامہ کے مقتدر حکام سے سفارش کی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اضلاع میں مرض دق کے سلسلہ میں خاص تربیت پائے ہوئے مددگاروں کو متعین کیا جائے ۔ جذام کے انسداد کی نسبت طے پایا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں تمام سرکاری دواخانوں کے ساتھ جذام کے شفاخانے کھول دئے جائیں اور جملہ تعلقوں کے مڈیکل افسروں کو انسداد جذام کے متعلق مختصر تربیت دینے کا انتظام کیا جائے ۔

چیچک کا ٹیکہ

اضلاع میں چیچک کے ٹیکے نکالنے کے سلسلہ میں کانفرنس نے طے کیا کہ (۱) حلقہ انسپکٹر اور سب انسپکٹر دورہ کے وقت بچوں کو چیچک کا ٹیکہ نکالیں ۔

(ب) چیچک براور برسات کے موسم میں مستقر پر ہی رہا کرتے ہیں لیکن آئندہ سے اس موسم میں بھی ان سے کام لیا جائے ۔

(ج) تعلقہ کے چیچک براور مستقر میں نہ رہیں بلکہ دیہات میں ٹیکہ اندازی کا کام جاری رکھیں ۔ مستقر میں ٹیکے نکالنے کا کام ان چیچک براوروں کے تفویض کیا جائے جنہیں مقامی دفاتر صفائی و دفاتر بلدیہ متعین کریں

(د) تمام عہدہ داروں اور عملے کے ذریعہ جن کے ذمہ چیچک کے انسداد کا انتظام ہو ہر جگہ دو بارہ ٹیکہ نکلوانے کی ترغیب دلائی جائے مددگار علتہ افسروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وقتاً فوقتاً علتہ انسپکٹروں کی کارگزاری کی تنقیح کریں ۔ دیہات میں صحت عامہ کا پروپگنڈا جاری رکھنے کے لئے طے پایا کہ ہر علتہ انسپکٹر کو ایک طلسمی فانوس (میجک لینٹرن) اور چند سلائیڈز (تصویریں) دی جائیں جب کبھی ممکن ہو لوکل فنڈ ضلع سے مالی امداد حاصل کی جائے گی ۔

نادار بچوں کے لئے عینکیں مفت فراہم کرنے کا انتظام

کانفرنس میں دیگر اہم امور کے منجملہ یہ بھی طے پایا کہ مدرسے کے نادار طلبہ کو جن کی بینائی کمزور پڑگئی ہو عینکیں مفت فراہم کی جائیں ۔ طے کیا گیا کہ محکمہ تعلیمات نے اس غرض کے تحت جو (۵۰۰۰) روپیوں کی رقم منظور کی ہے وہ اضلاع میں تقسیم کردی جائے اور علتہ افسر بینائی کا امتحان کرنے کے بعد ممکنہ حد تک مستحق طلبہ کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو عینکیں فراہم کریں ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۸)

سال گزشتہ اکتوبر کے مہینہ میں سنٹرل بنکوں کو دئے ہوئے قرضوں پر شرح سود میں مزید تخفیف ہوئی اور ۴½ فیصد سود مقرر ہوا ۔ یہ بنک علی العموم قلیل مدت کے اور فوری قرضے دیا کرتا ہے ۔ جو مدت ختم ہوتے ہی فوراً ادا طلب ہوجاتے ہیں بنک کے نظماء وقتاً فوقتاً حالات کا لحاظ کرتے ہوئے قرضے کی ادائی کی مدت میں توسیع کرسکتے ہیں ۔ لیکن ہر سال یہ مدت پانچ سال سے زاید نہیں ہوسکتی ہے ۔ اس وقت تک تو بنک کو دئے ہوئے قرضے وصول کرنے میں مجموعی حیثیت سے بہت کم دقتیں پیش آئی ہیں گزشتہ دس سال سے ڈومینین بنک سالانہ تقریباً پانچ لاکھ کے اوسط سے سنٹرل بنکوں کو قرضے دے رہا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۹ع میں سب سے زیادہ مقدار یعنی ۷ لاکھ ۸ ہزار کی رقم قرضے پر دی گئی تھی ۔

سرکاری ملازمین کو دئے ہوئے قرضے

امداد باہمی کے مالیاتی امور انجام دینے کے علاوہ بنک کو حکومت نے اجازت دی ہے کہ وہ تعمیر مکان کے لئے سرکاری ملازمین کو قرضے دیا کرے ایسے قرضے کی رقم اس ملازم سرکار کے بارہ مشاہروں کی مجموعی مقدار کی حد تک ہوسکتی ہے ۔ جسے (۶) فیصد شرح سود کے حساب کے (۶۰) قسطوں میں ادا کرنا ہوگا ۔ اس ضمن میں گزشتہ سال کے اختتام پر جو قرضے واجب الوصول تھے ان کی مجموعی مقدار (۷،۸۶،۷۰۷) روپے تھی اس کے برخلاف گزشتہ (۶) سال سے بنک کو اوسط طور پر سالانہ (۳۸۰۰۰) روپیوں کا منافع پہنچتا رہا ۔

دوسری خصوصیات

یہ بنک ذاتی عمارت میں واقع ہے ۔ اس نے اپنے عملہ کے لئے ایک پراویڈنٹ فنڈ بھی قایم کیا ہے ۔ جس میں ہر ملازم کو تنخواہ کا بارھواں حصہ دینا پڑتا ہے ۔ سال کے اختتام پر بنک کی جانب سے ہر ملازم بنک کے حساب میں اس کے شریک کردہ حصہ کے مساوی رقم شامل کی جاتی ہے ۔ اور مجموعی رقم پر (۶) فیصد کے حساب سے منافعہ دیا جاتا ہے ۔ گزشتہ سال بنک نے اپنے منافعہ کی رقم میں سے "سنٹرل کوآپریٹیو یونین" کو امداد باہمی کی تعلیم اور پروپگنڈے کیلئے (۲۰۰۰) کی رقم دی ہے ۔

قدیم اور جدید حیدرآباد
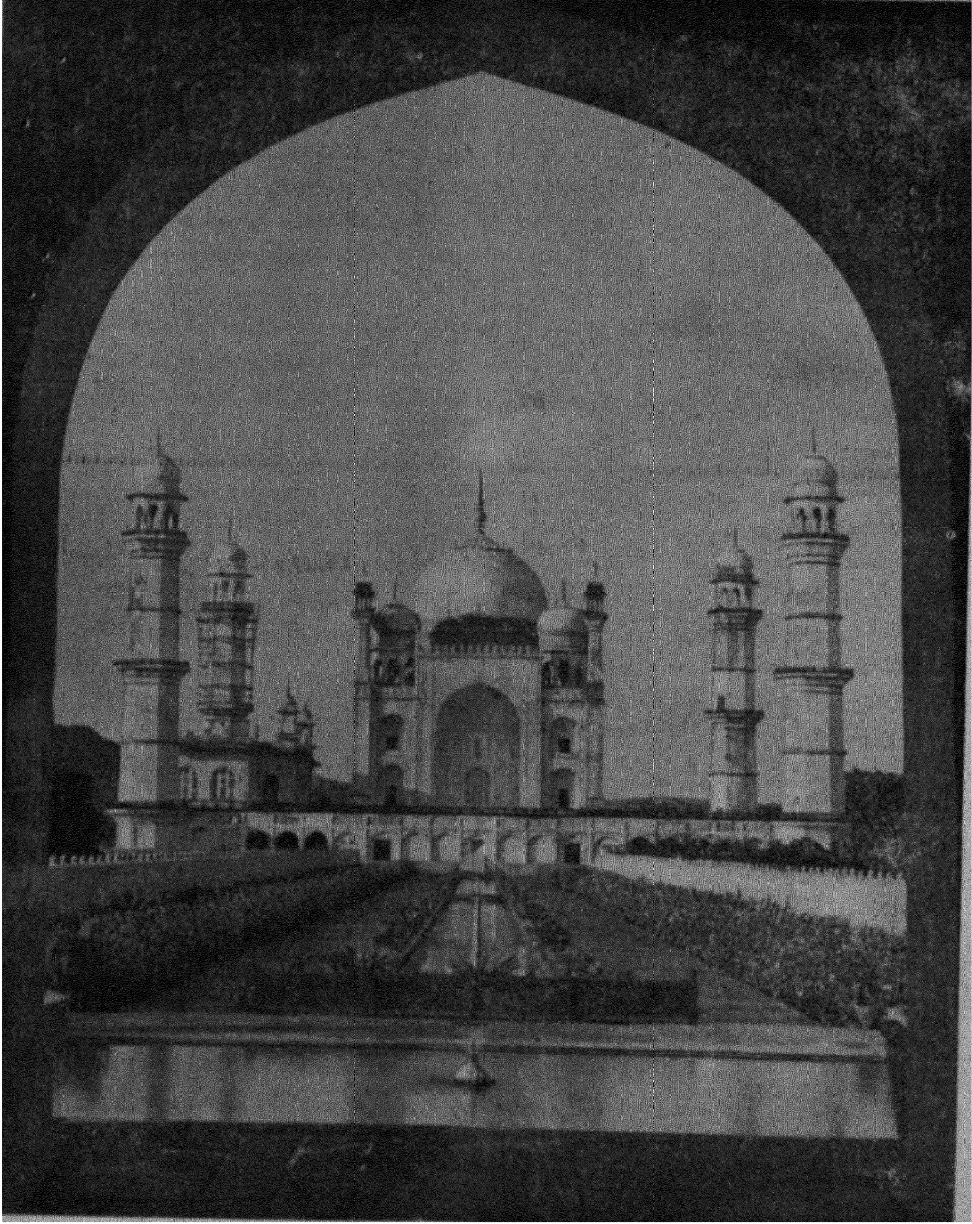
ملک سرکارعالی کے چند اور شہروں کی طرح اورنگ آباد بھی اپنے [illegible] ادکاروں
پر فخر کرسکتا ہے - جن سے ہندو [illegible] خطے میں مسلمانوں کے عہد حکومت اور خاص طور پر مغلوں
کے دور کی یاد تازہ ہوجاتی ہے - ان تاریخی عمارتوں میں دولت آباد کا قلعہ اور اس سے ملحقہ چاند مینار
اور بی بی کا مقبرہ (جس کی تصویر اوپر دی گئی ہے) مشہور و معروف ہیں -

[illegible] اورنگ زیب
[illegible] رابعہ دورانی کے
[illegible] انض انجام دے رہے

[illegible] ہے -

یہ مقبرہ شہر کے جنوبی جانب موجودہ محلہ بیگم پورہ سے کچھ ہی فاصلہ پر واقع ہے ۔ اور رفیع الشان عمارت ہونے کے باعث ہرطرف کئی میل دور سے نظر آتا ہے ۔ تاج محل کے برخلاف یہ مقبرہ تمام تر پتھر اور چونے سے تعمیر کیا گیا ہے ۔ صرف گنبد مینار اور مزار کے اطراف کی ہشت پہلو جالی سنگ مرمر کی ہے تاہم تاج محل کی دوسری خصوصیات یعنی داخلہ کی شاندار کمان ۔ مسجد بارہ دری ۔ ہریالی کا فرش ۔ نہریں اور مغلیہ طرز کے باغ وغیرہ ان سب کی پوری پوری نقل کی گئی ہے ۔

فن تعمیر کے اعتبار سے بی بی کے مقبرے میں وہ اعلی تناسب موجود نہیں جو روضہ تاج محل کی امتیازی خصوصیت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں تاج محل مغلیہ طرز تعمیر کے کمال کا مظہر سمجھا جاتا ہے وہاں اس مقبرہ کو اس طرز کے زوال کی علامت قرار دیا گیا ہے ۔ پھر بھی اس مقبرہ میں بعض ایسی خصوصیات موجود ہیں جن کی بناء پر اس کو مغلوں کے فن تعمیر کے بہترین نمونوں میں شمار کرسکتے ہیں ۔

اس مقبرہ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ روضہ تاج کے برخلاف اس میں صرف اورنگ زیب کی رفیقۂ حیات کی قبر ہے ۔ خود اورنگ زیب کی مذہبیت نے اس کے لئے سادہ مزار کا انتخاب کیا جو اورنگ آباد سے آٹھ میل دور خلدآباد میں ایک ولی کے روضہ کے پائیں واقع ہے ۔

تجارتی اطلاعات

شائع کردہ محکمہ اعداد و شمار حکومت ہند

ہندوستان میں روئی کی فصل کی نسبت چوتھی پیش قیاسی کے حسب ذیل اعداد شائع کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد آخرمرتبہ اور ایک پیش قیاسی کی جائے گی۔

کل ہند

اقسام	رقبہ زیر کاشت (ایکر میں)	پیدا وار (گٹھوں میں)
بنگال	۲۷۸۷۰۰۰	۹۰۵۰۰۰
امریکن	۲۷۷۸۰۰۰	۱۳۳۴۰۰۰
امراز	۶۴۷۹۰۰۰	۱۴۱۱۰۰۰
بڑوچ	۸۵۹۰۰۰	۲۵۲۰۰۰
سرتی	۷۰۴۰۰۰	۱۷۱۰۰۰
دھولر	۲۱۵۹۰۰۰	۳۵۹۰۰۰
دیگر اقسام	۷۴۷۹۰۰۰	۱۳۸۸۰۰۰
جملہ	۲۳۳۴۵۰۰۰	۵۸۱۸۰۰۰

ان اعداد سے گزشتہ سال کی متناظر پیش قیاسی کی بہ نسبت رقبہ زیر کاشت میں دوفیصد اور مجموعی پیداوار میں(۴۰) فیصد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے مملکت حیدرآباد کی حد تک روئی کی ہر تجارتی قسم کے محاذی زیر کاشت رقبہ اور پیدا وار کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:--

حیدرآباد امراز	۱۶۴۹۴۶۵	۲۹۷۸۲۴
حیدرآباد گورانی	۷۸۹۶۸۲	۱۳۵۰۳۷
رائچور کمپٹا او راپ لینڈ	۲۳۸۴۳۹	۳۰۶۶۱
وسٹرن	۳۶۹۸۸۶	۵۲۷۵۹
ورنگل اورکا کناڈا	۹۵۰۸۶	۱۶۳۵۰
جملہ	۳۱۴۲۵۵۸	۵۳۲۶۳۱

مذکورہ بالا اعداد سے رقبہ زیر کاشت اور مجموعی پیدا وار میں علی الترتیب (۸۰۴) فیصد اور (۶۱۰) فیصد کی کمی ظاہر ہے۔ عام اعتبار سے فصل کی حالت اچھی ہے۔

سرمائی روغنی تخم کی فصلوں کے متعلق پہلی پیش قیاسی بابتہ سنہ ۱۹۴۱ع تا سنہ ۱۹۴۲ع

یہ پیش قیاسی جو حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات و اعداد شمار تجارتی کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ ان رپورٹوں کی بموجب مرتب کی گئی جو سرسوں۔ رائی اور السی کی کاشت کرنے والے صوبوں اور ریاستوں نے بھیجی ہیں۔ اس طرح ان تخموں کے مجموعی زیر کاشت رقبہ میں سے (۹۴) فیصد رقبہ کے متعلق رپورٹیں وصول ہوئی ہیں۔ عام حالت کا بیان موجود ہے جن میں وسط دسمبر سال گزشتہ تک فصل کی تخم اندازی کے وقت موسمی حالات سازگار نہیں تھے۔ تاہم مجموعی حیثیت سے فصل کی موجودہ اور آئندہ حالت کے متعلق بہتر توقعات کی جاسکتی ہیں۔

سرسوں اور رائی

رپورٹوں میں جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق سرسوں اور رائی کا زیر کاشت رقبہ سال گزشتہ اسی موسم کے مرتبہ تخمینہ یعنی (۳۰۹۰۰۰۰) ایکڑ کے برخلاف سال حال (۳۱۵۹۰۰۰) ایکڑ رہا جس سے (۲) فیصد اضافہ ظاہر ہے اس حساب میں صوبجات متحدہ کی مخلوط کاشت شامل نہیں۔ پنجاب۔ بنگال۔ بہار اور آسام میں ان فصلوں کی وسیع پیمانہ پر کاشت ہوئی جہاں علی الترتیب (۸) لاکھ (۹۱) ہزار ایکڑ (۷) لاکھ (۳۶) ہزار ایکڑ (۴) لاکھ (۹۴) ہزار ایکڑ اور (۴) لاکھ (۷۵) ہزار ایکڑ رقبہ زیر کاشت رہا۔ حیدرآباد میں (۴۰۰۰) ایکڑ زمینات میں یہ تخم بوئے گئے تھے۔ سال گزشتہ بھی اس قدر رقبہ زیر کاشت تھا۔

السی کی فصل

رپورٹوں سے واضح ہے کہ اس سال (۲۷۰۷۰۰۰) ایکڑ میں السی کی کاشت کی گئی اس میں صوبہ جات متحدہ کی مخلوط فصل کا حساب نہیں لگایا گیا۔ سال گزشتہ (۲۸۰۲۰۰۰) ایکڑ اس فصل کے تحت تھے۔ اس طرح رقبہ میں (۳) فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے۔ تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ممالک متوسط وبرار۔ بہار اور حیدرآباد میں اس فصل کی سب سے زیادہ کاشت ہوئی چنانچہ علی الترتیب (۱۱۶۰۰۰۰) ایکڑ (۵۴۴۰۰۰) ایکڑ اور (۳۴۱۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت رہے۔

تل کی فصل کے متعلق عام یاد داشت بابتہ سنہ ۱۹۴۱ع مختلف صوبوں اور ریاستوں سے تل کی کاشت کے متعلق جو رپورٹیں آئی ہیں وہ کل ہندوستان کے تل کے زیر کاشت رقبہ میں (۸۶) فیصد رقبہ سے متعلق ہیں۔ ان رپورٹوں کے مطابق اس سال (۳۹۰۰۰۰۰) ایکڑ میں تل کی کاشت ہوئی حالانکہ سال گزشتہ اسی زمانے میں (۳۸۶۹۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت تھے۔ اس طرح کاشت کا رقبہ میں (۲) فیصد اضافہ ہوا۔ اندازہ ہے کہ مجموعی پیداوار (۳۹۶۰۰۰) ٹن رہے گی حالانکہ گزشتہ سال (۴۰۱۰۰۰) ٹن تل حاصل ہوئی تھی۔ گویا پیدا وار میں (۱) فیصد کی کمی واقع ہوگئی عام اعتبار سے اس فصل کی حالت اطمینان بخش بتائی گئی ہے۔ تفصیلی اعداد و شمار بتلاتے ہیں کہ صوبہ جات متحدہ میں تل کی سب سے زیادہ کاشت ہوئی اس کے بعد مدراس (۵ لاکھ ۳۶ ہزار ایکڑ) بمبئی (۵ لاکھ ۱۰ ہزار ایکڑ) ممالک متوسط و برار (۴ لاکھ ۸۳ ہزار ایکڑ اور ریاست حیدرآباد (۴ لاکھ ۴ ہزار ایکڑ) کا نمبر ہے۔

رپورٹ روئی بابت اسفندار سنہ ۱۳۵۰ ف

محکمہ اعداد و شمار سرکار عالی نے مملکت حیدرآباد

میں روئی کی فصل کے متعلق جو ماہوار رپورٹ بابتہ اسفندار سنہ ۱۳۵۱ ف مرتب کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ تلنگانہ کے بعض حصوں میں کبھی کبھی معمولی بارش ہوئی ۔ ریاست کے بقیہ علاقوں میں موسم موافق رہا ۔ راتیں ٹھنڈی اور کچھ حد تک مرطوب تھیں ۔ اس مہینہ میں خریف کی چنوائی ختم ہوئی لیکن تمام ریاست میں فصل ربیع کو مزید بارش کی ضرورت تھی ۔ بعض بعض جگہوں پر ابتدائی فصل کی چنوائی جاری رہی ۔

روئی کے گٹھے

اس مہینہ میں کل (۱۰۳۹۹۹) روئی کے گٹھے دبائے گئے گزشتہ پانچ سال سے ماہوار اوسط (۹۱۵۰۵) گٹھے ہے۔ ابتدائے موسم سے ماہ زیر رپورٹ تک کل (۱۷۳۹۳۹) گٹھے تیار ہوئے تھے ۔ حالانکہ گزشتہ سال اسی مدت میں (۱۹۰۰۹۶) گٹھے تیار ہوئے تھے

برآمد

ریل اور سڑک کے ذریعہ جملہ (۴۰۹۸۱) گٹھے برآمد کئے گئے ۔ گزشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط برآمد (۱۷۲۰۶) گٹھے ہے ۔ گزشتہ سال کے (۱۰۶۱۶۰) گٹھوں کے برخلاف اس سال ابتدائے موسم سے ماہ زیر رپورٹ تک کل (۶۸۹۹۳) گٹھے برآمد کئے گئے ۔

کرنیوں میں کھپت

اسفندار (جنوری سنہ ۱۹۴۲ع) کے مہینہ میں کرنیوں میں (۲۹۴۱۰۹۹) پونڈ وزن یا (۷۳۰۴) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی گزشتہ پانچ سال سے ماہوار اوسط (۲۲۶۹۲۰۰) پونڈ وزن یا (۵۶۳۷) گٹھے رہا ہے ۔

ابتدائے موسم سے اس وقت تک کل (۱۴۱۰۰۱۶۴) پونڈ وزن یا (۳۵۰۲۰) گٹھے روئی کی مقدار کرنیوں میں کھپ گئی ۔ گزشتہ سال کے متناظر اعداد (۱۱۷۹۰۸۴۴) پونڈ وزن یا (۲۹۴۷۷) گٹھے ہیں ۔

نرخ

جنوری سنہ ۱۹۴۲ع میں روئی کی اہم اقسام کی قیمتیں مقامی بازاروں میں حسب ذیل رہیں ۔ کپاس کی ابتدائی قیمتیں فی پلہ (۱۴۰ سیر) (۱۸) روپے (۱۰) آنے اور (۴۰ روپے) (۴) آنے کے درمیان اور آخری قیمتیں (۱۵) روپے (۶) آنے اور (۲۹) روپے (۱۰) آنے کے درمیان رہیں ۔ اکثر صورتوں میں آخری قیمتیں سال گزشتہ کی قیمتوں کی بہ نسبت بہتر تھیں ۔ بنولے صاف کی ہوئی روئی کی ابتدائی قیمتیں فی پلہ (۱۴۰ سیر) (۴۲) روپے (۱۴) آنے تا (۸۵) روپے اور آخری قیمتیں (۳۳) روپے (۸) آنے تا (۴۷) روپے (۱) آنہ تھی ۔

موسمی رپورٹ بابتہ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ع

موسمی رپورٹ بابتہ ماہ مختتمہ ۱۲ ۔ مارچ سنہ ۴۲ع کے مطابق مہینہ کے آخری نصف حصہ میں موسم گرم اور خشک رہا ۔ حالانکہ ابتدائی حصہ میں سوائے اضلاع ورنگل محبوب نگر اور عثمان آباد کے تمام ریاست میں ہلکی بارش ہوتی رہی ۔ اس طرح بارش کا اوسط (۲۰۰۷۲) انچ سے (۲۱۰۰۶) انچ ہوگیا۔ اس کے برخلاف سال گزشتہ اسی مدت میں اوسط (۳۲۰۸۸) انچ بارش ہوئی تھی اس طرح گزشتہ سال کے اوسط سے (۸۰۵۶) انچ بارش کم رہی ۔

فصلیں

پہلے ہفتہ میں نیشکر کے پودے لگانے کا کام ختم ہوا بعض حصوں میں فصل ترقی پذیر تھی ۔ ربیع کی فصل کاٹی جاچکی تھی البتہ کہیں کہیں کٹوائی کا کام جاری تھا کریم نگر نظام آباد ۔ ناندیڑ اور پربھنی کے بعض مقامات پر بے موقع بارش کے باعث ربیع کی فصل کو جس کی کٹوائی ہنوز جاری تھی خفیف نقصان پہنچا ۔ موسم کے آخری حصہ میں جو فصل لگائی گئی تھی وہ باغات اور رائچور کے بعض علاقوں میں کمزور پڑگئی اور میدک کریم نگر پربھنی اور عثمان آباد کے بعض حصوں میں تلف ہونے لگی ۔ اس مہینہ میں تابی فصل کی تخم اندازی اور روپائی اور کھیتوں کی آب پاشی کا کام جاری رہا ۔ ورنگل کے ایک قلیل رقبہ میں پودوں کو کیڑ لگ جانے کی اطلاع ملی ہے ۔ بعض مقامات پر آئندہ فصل کے لئے زمین تیار ہو رہی تھی ۔

اجناس کے نرخ

ماہ زیر رپورٹ کے اختتام پر گیہوں چاول اور جوار کے چلر فروشی کے نرخ حسب ذیل تھے گیہوں (۵) سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ چاول ۴¾ سیر تا ۵ سیر جوار ۱۳½ تا ۱۴ سیر۔ گزشتہ سال کے متناظر اعداد یہ ہیں گیہوں ۶½ سیر چاول ۶½ سیر اور جوار ۱۴½ سیر ۔

جائنٹ اسٹاک کمپنیاں

فبروری سنہ ۱۹۴۲ع میں قانون کمپنی حیدرآباد کے تحت ”حیدرآباد ان وسٹ منٹ ٹرسٹ لمیٹیڈ“ اور ”رام چندر وینس اینڈ میژرس لمیٹیڈ“ کی رجسٹری عمل میں آئی پہلی کمپنی (۲۵۰۰۰۰۰) روپے کے سرمایہ سے اور اور دوسری کمپنی (۲۰۰۰۰) روپے کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے ۔ ان وسٹ منٹ ٹرسٹ کے مقاصد یہ ہیں کہ بنکرز اور مالی لین دین کرنے والوں کے کاروبار کو ترقی دی جائے اور حصص ۔ اسٹاک اور ڈبنچرز کا بھی کاروبار کیا جائے ۔ رام چندر کمپنی ریاست حیدرآباد میں معیاری اوزان اور ناپ تیار کرنے اور فروخت کرنے کی غرض سے قایم ہوئی ہے ۔

اضلاع کی خبریں

جنگ اور ریاست کے مالی وسایل پر جنگ کے عاید کردہ بار کے باوجود حکومت سرکار عالی نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ اس کی قومی تعمیر کی سرگرمیاں محض ایسی رکاوٹوں سے متاثر نہ ہونے پائیں جو کسی نہ کسی طرح رفع کی جاسکتی ہیں - رعایا کو ضروری آسائش اور سہولتیں فراہم کرنے کے مسئلہ پر خاص توجہ مرکوز کی گئی ہے - مثلاً یہ کہ پینے کےلئے مقطر پانی - برقی روشنی - طبی امداد اور صحت عامہ کی ضروریات - بیماریوں کے انسداد وغیرہ کا معقول انتظام کیاجائے خاص کر اضلاع میں ان کی سخت ضرورت ہے ہر مہینہ ہمیں نئی نئی اسکیموں کی اطلاع ملتی ہے جنکے تحت کئی لاکھ کے مصارف منظور کئے جاتے ہیں - ان میں جدید ترین اسکیم قصبۂ پٹن میں پانی کی فراہمی اور برقی روشنی کے انتظام سے تعلق رکھتی ہے یہ قصبہ ضلع اورنگ آباد میں ہم نام تعلقہ کا مستقر ہے - اور ایک اسکیم قصبہ محبوب نگر میں پانی مہیا کرنے کےلئے مرتب کی گئی ہے - ان دونوں اسکیموں کے مجموعی مصارف (۵۶۰۰۰) روپے ہونگے -

اورنگ آباد

پٹن دریائے گوداوری کے مشرقی کنارے پر واقع ہے اس مقام پر دریا میں گردو نواح کے تقریباً (۷۲۰۰) مربع میل رقبہ زمین کا پانی بہ کر آتا ہے - یہ دریا تمام سال جاری رہتا ہے - مجوزہ اسکیم یہ ہے کہ دریا کی تہ میں تقطیری گیلری ((infiltration gallery)) بنا کر زیر زمین پانی حاصل کیا جائے - اس گیلری میں سے پانی کو ایک پمپ والی باؤلی میں پہنچایا جائیگا - جو تین سو فیٹ دور تعمیر کی جائےگی - اس باولی سے برقی پمپ کے ذریعہ پانی خزانہ آب میں منتقل ہوگا جو قصبہ کے بلند ترین حصہ میں تعمیر پائےگا - یہاں کلورین سے پانی کو صاف کرنے کے بعد ہیوم پائپ کے جال کے ذریعہ تمام قصبہ میں پانی تقسیم ہوگا -

اس اسکیم کے مطابق زیادہ سے زیادہ دس ہزار کی آبادی کےلئے عام طور پر فی شخص دس گیالن فی روز کے حساب سے پانی فراہم ہوسکےگا - جاترا کے زمانے میں جس کےلئے پٹن مشہور ہے - پچاس ہزار لوگوں کو فی شخص فی روز چار گیالن کے حساب سے پانی فراہم ہوسکےگا - پٹن کی موجودہ آبادی (۶۲۹۳) نفوس ہے -

برقی روشنی کے اسکیم کے تحت قصبہ کے مرکز میں ایک پاور ہوز تعمیر پائےگا - پانی کے پمپ چلانے جاترا کے زمانے میں روشنی کے عارضی انتظام اور قصبہ کی زیرین آبادی میں روشنی کے مستقل انتظام کیلئے پمپ والی باولی کے قریب برقی قوت کی فراہمی کا خزانہ قائم کیا جائے بقیہ قصبہ میں برقی روشنی کا پاور ہوز سے راست تعلق رہےگا - قصبہ کی تمام اہم سڑکوں پر روشنی کردی جائےگی اور خانگی افراد کو بھی برقی قوت فراہم کی جائےگی -

ان دونوں اسکیموں کے مصارف (۳۱۰۰۰) روپے ہوں گے -

محبوب نگر

محبوب نگر میں پانی فراہم کرنے کی اسکیم کا کام شروع ہوچکا ہے - اس کے اخراجات تخمیناً (۲۰۰۰۰) روپے ہونگے - پانی ایک کافی گہری وادی سے حاصل کیا جائےگا جو قصبہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے - لیکن معلوم ہوا ہے کہ اگر بارش معمول سے کم ہوتو اس وادی کا پانی کفایت نہیں کریگا - اسلئے تجویز ہے کہ اس وادی میں جو دو تالاب یعنی کوتا چرو اور ہنمنت چرو واقع ہیں ان کا پانی یک جا کیا جائے - اس طرح فراہمی آب کا کافی اور مستقل انتظام ہوجائےگا ہنمنت چرو میں موجودہ چادر کے علاوہ کم تر سطح پر اور ایک چادر بنائی جائےگی تاکہ اس کا پانی کوتا چرو میں منتقل ہوجاسکے - مگر ساتھ ہی مٹی بھی بہکر اس تالاب میں داخل نہ ہو کیونکہ کوتا چرو میں اتنی گنجائش نہیں کہ مزید پانی کے علاوہ مٹی وغیرہ بھی سما سکے اور نہ اس مٹی کو خارج کرنے کا کوئی انتظام ہے - اس تالاب کی مرمت بھی کی جارہی ہے - سست تقطیر (Slow filtration) کے بعد تالاب کا پانی دو خزانوں میں منتقل کیا جائےگا - جن میں سے ایک تو پہلے ہی سے موجود ہے اور (۳۷۰۰۰) گیالن کی گنجائش رکھتا ہے دوسرے کی گنجائش (۶۳۰۰۰) گیالن ہوگی - یہ خزانہ آب تعمیر ہورہا ہے - اس اسکیم سے (۲۰۰۰۰) کی آبادی کو فی روز فی شخص دس گیالن کے حساب سے پانی مہیا کیا جائےگا -

پربھنی

قصبہ سیلو جو ضلع پربھنی کے سیاہ روئی کے علاقہ میں واقع ہے - ممالک محروسہ سرکار عالی میں روئی کے ایک اہم مارکٹ کی حیثیت سے روز بروز ترقی کرتا جارہا ہے چنانچہ اس کی تجارتی ترقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے حال ہی میں اس ڈویژن کا مستقر یہاں منتقل کیاگیا ہے - اور آبادی کو ترقی دینے کی متعدد کارروائیاں کی گئی ہیں جن کے تحت فراہمی آب اور ڈرینج کاانتظام بہتر ہو گیا ہے سڑکیں پہلے سے زیادہ وسیع اور صاف کردی گئی ہیں اور تعلیم کی سہولتوں میں اضافہ ہوا ہے -

اس قصبہ کو وسعت دینے کی تدابیر سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں فی الوقت آبادی (۲۰۰) ایکڑ رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے جن میں سے (۱۰۰) ایکڑ کرنیوں کی ملک ہیں متعلقہ حکام آبادی کی توسیع کےلئے مالکان گرنی سے چند قطعات اراضی خریدنے کی کارروائی کررہے ہیں ۔ علاوہ ازیں سیلو سے جینتور جانے والی سڑک سے جو جدید سڑک نکالی گئی ہے اس کے باعث مزید سوا یکڑ رقبہ زمین پر مکانات تعمیر ہوسکیں گے ۔ اس رقبہ زمین کے ایک حصہ پر محکمہ امداد باہمی اپنے عملہ کےلئے رہایشی مکانات تعمیر کرنے والا ہے اس کے ساتھ ہی پانی اور ڈرینج کے انتظام میں اصلاح ہوئی ہے۔ سطح زمین کے نیچے کافی مقدار میں پانی ہونے کے باعث کثرت سے ٹیوب باؤلیاں (tube-wells) تعمیر ہوسکتی ہیں چنانچہ تقریباً ہر مکان میں ایسی ایک باؤلی موجود ہے ۔ کئی محلوں میں (۳۰۰۰۰) روپے کی لاگت سے پختہ موریاں تعمیر کی گئی ہیں۔ واٹربورڈ نے مزید (۳۰۰۰۰) روپے کی رقم قصبہ کی مجلس صفائی کے حوالہ کی ہے تاکہ بقیہ محلوں میں بھی اسی قسم کی موریاں تعمیر کی جائیں ۔

مذکورہ بالا دونوں انتظامات کے باعث اھل قصبہ کی عام صحت بہتر ہوگئی ہے ۔ تلی بڑھ جانے کی شکایت اور مرض نارو میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے ۔

اس قصبہ میں دو جدید وضع کے مسلخ بھی تعمیر کئے گئے ہیں ۔ جن میں ٹیوب باؤلیاں بھی ہیں تاکہ روز انہ انہیں دھویا جاسکے ۔ قصبہ کے مرکزی حصہ میں قصابوں کےلئے چھوٹی دکانیں بنادی گئی ہیں ۔

سیلو میں حال ہی میں تمام سڑکوں پر پٹرومکس یا مٹی کے تیل کی قندیلیں نصب کردی گئی ہیں اور مختلف محلوں میں مردوں اور عورتوں کےلئے علحدہ علحدہ بیت الخلا بنائے گئے ہیں ۔ چونکہ اس قصبہ میں کئی گرنیاں موجود ہیں اسلئے خانگی افراد آسانی سے برقی قوت حاصل کرسکتے ہیں چنانچہ تقریباً ایک تہائی مکانات میں بجلی کی روشنی موجود ہے ۔

ان اصلاحی کارروائیوں سے کافی فائدہ پہنچا چنانچہ مجلس صفائی کی سالانہ آمدنی جو سنہ ۱۳۴۹ف میں (۷۰۰۰) تھی اب (۱۷۰۰۰) ہوگئی ہے ۔ اس طرح گھر پٹی اور مارکٹ پٹی سے پہلے (۲۵۰۰) روپے وصول ہوتے تھے اب اس کی دوگنی رقم وصول ہوئی ہے ۔ یہ اضافہ آمدنی رفاہ عام کے کاموں پر صرف کیا جاتا ہے ۔ چنانچہ مجلس صفائی نے سڑکوں کی ترمیم اور نگہداشت کےلئے حال ہی میں (۲۰۰۰۰) روپے منظور کئے ہیں ۔

تعلیم کے سلسلہ میں بھی کچھ کم کوششیں نہیں ہوئیں پبلک اسپرٹ رکھنے والے بعض مقامی حضرات کے عطیوں اور سیلو کی مجلس صفائی کی امدادی رقم کی بدولت قصبہ میں دو مدرسے موجود ہیں ۔ ایک تو تحتانی مدرسہ ہے جہاں مفت تعلیم دی جاتی ہے ۔ اور دوسرا ثانوی مدرسہ اس قصبہ میں ایک دواخانہ بھی ہے جس کے مصارف کی پابجائی مجلس صفائی مارکٹ کمیٹی اور عوام کی جانب سے کی جاتی ہے ۔ اس دواخانہ میں دائیوں کی زچگی کے جدید اصول کی تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے ۔

بسلسلہ صفحہ (۱۹)

پارچہ کے بافی مرکز

جن پارچہ بافوں کو اپنے طور پر کپڑے بننے میں دقت پیش آرہی ہو ۔ ان کی مدد کے لئے حکومت نے اس اسکیم کے تحت کم ازکم بارہ پارچہ بافی کے مرکز چلانے کا تہیہ کیا ہے ۔ ان مرکزوں کے ساتھ مظاہروں کےلئے مناسب عملہ متعین کیاجائے گا ۔ ایسے سات مرکز تو اس وقت بھی موجود ہیں اور اسکیم میں بقیہ پانچ مرکز قایم کرنے اور ان کے لئے عملہ فراہم کرنے کی گنجایش رکھی گئی ہے ۔ اس ضمن میں سالانہ (۱۴۰۰۰) روپیوں کے متوالی اخراجات لاحق ہونگے۔ ان مرکزوں میں نائندوں کو ملازم رکھکر روزانہ اجرت دیجائے گی ۔

چالو سرمایہ

چار لاکھ جو رقم منظور کی گئی ہے وہ محض چالو سرمایہ ہے ورنہ اس اسکیم کے کل اخراجات از روے حساب (۶,۶۰,۲۵۰) روپے ہونگے۔ توقع ہے کہ منظورہ رقم اس غرض کےلئے کافی ہوجائیگی ۔ کیونکہ جو کپڑا تیار ہوگا وہ ساتھ ہی ساتھ فروخت بھی ہوتا جائیگا ۔ اور اس طرح جو رقم حاصل ہو وہ دوبارہ چالو سرمایہ میں شریک کی جاسکتی ہے ۔ غریبوں کی پوشاک کےلئے جو معیاری کپڑا تیار کیا جائے گا اس کی قیمت فروخت محکمہ صنعت وحرفت بحالت موجودہ بتلا نہیں سکتا ۔ کیونکہ ابھی معلوم نہیں کہ مالکان گرنی کس نرخ پر سوت فراہم کرینگے ۔ لیکن اتنی توقع ضرور کی جاسکتی ہے کہ اس اسکیم کے جو متوالی اخراجات ہیں وہ کسی نہ کسی طرح نکال لئے جائیں گے ۔

رجسٹر نمبر ۱۸۳

معلوماتِ حیدرآباد

جلد ۴ | بابت ماہ تیر سنہ ۱۳۵۱ف - مئی سنہ ۱۹۴۲ع | شمار ۸۰

جو پہلے سے آگاہ ہوتا ہے وہی تیار بھی رہتا ہے ہوائی حملوں
سے بچاؤ کی نسبت صفحہ (۱۰) پر ایک مضمون
[illegible]ور کتابچہ ملاحظہ کیجئے۔

فہرست

'For VICTORY'

● ● ● ——

شایع کردہ - سررشتہ معلومات عامہ - حیدرآباد دکن

لیلا چٹنس آپ سے وعدہ کر رہی ہے کہ اُسکے بتلائے ہوئے طریقہ پر عمل کرنے سے آپ اپنی جلد کے حُسن کو چند در چند بڑھا سکتے ہیں!

LUX TOILET SOAP

اس ذی جمال فلم ستارہ کی بیش قیمت صلاح کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ "میں آپ سے لکس ٹائلیٹ صابون کے استعمال کی سفارش کرتی ہوں۔ میں خود ہمیشہ اسے استعمال کرتی ہوں حُسن و خوشنمائی کے لئے میرا نسخہ یہی ہے۔ میں اسی صابون سے اپنی جلد کی حفاظت کرتی ہوں۔ اس کی خوشگوار جھاگ جلد کے تمام مساموں کو خوب صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جلد سے تمام میل اور کثافت بالکل نکل جاتی ہے اس لئے جلد میں کسی نقص کے پیدا ہونے کا اندیشہ باقی نہیں رہتا۔ اس صابون کے استعمال سے جلد مخمل سی نرم بن جاتی ہے جلد کی تازگی اور ملائمت ہمیشہ برقرار رہتی ہے۔"

لکس ٹائلیٹ صابون

فلم ستاروں کا حسن اسی صابون کا مرہون منت ہے

LTS. 61—60 UD LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ | تیر سنہ ۱۳۵۱ف۔ مئی سنہ ۱۹۴۲ع | شمارہ ۸

احوال و اخبار

ضلع کانفرنسیں ۔ جریدۂ غیر معمولی سرکار عالی مورخہ ۱۹ خورداد سنہ ۱۳۵۱ف مطابق ۲۳ ۔ اپریل سنہ ۱۹۴۲ع کے ذریعہ اسکیم اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں پہلی کارروائی عمل میں آچکی ہے ۔ صدراعظم بہادر باجلاس کونسل کی جانب سے ضلع کانفرنسوں کی نسبت صوبہ داروں کے نام جو ہدایات جاری ہوئی ہیں اور اس ضمن میں جو قواعد مرتب ہوے ہیں انہیں جریدہ مذکور میں شائع کیا گیا ہے ۔ ہدایات اور قواعد دونوں کی ترتیب کے وقت نہایت احتیاط برتی گئی تھی تاکہ اضلاع میں سالانہ کانفرنسوں کی سفارش کرتے ہوے جو مقصد آئنگار کمیٹی کے پیش نظر تھا اس کی پوری تکمیل ہو غالباً یاد ہوگا کہ کمیٹی مذکور میں ایک رائے یہ پیش ہوئی تھی کہ یہاں بھی میسور کی نقل کی جائے اور مقننہ کے علاوہ ریاست میسور کے نمونہ پر ایک نیابتی اسمبلی قائم ہو ۔ اس رائے سے اختلاف کرتے ہوے اور ایک فریق نے کمیٹی میں اصرار کیا کہ ایک ہی قسم کی دو مجلسوں میں فرائض اور اختیارات کے اختلاف کے باعث آپس میں تصادم ہوجانے کا اندیشہ ہے ۔ یہ بھی کہا گیا کہ میسور کے سوا ہندوستان میں کسی جگہ بھی ایسی سبھا کا وجود نہیں نیز کئی افراد کی جانب سے آئنگار کمیٹی کو جو یادداشتیں وصول ہوئی ہیں ان میں سے صرف دو نے اس قسم کی تجویز پیش کی ہے ۔ آخرکار ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد اصلاحات کمیٹی نے جو دیوان بہادر آروامودو آئینگار صاحب ۔ جناب غلام محمود صاحب قریشی ۔ پروفیسر قادر حسین خان صاحب ۔ جناب کاشی ناتھ راؤ صاحب ویدیا اور جناب میر اکبر علی خان صاحب پر مشتمل تھی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی کہ دارالسلطنت میں ایسی سبھا قائم کرنے کے عوض مناسب ہوگا کہ ہر ضلع میں کسی منتخب مقام پر سال میں ایک دفعہ صوبہ دار کی صدارت میں ایک عام کانفرنس ہوا کرے جس میں اس ضلع کے باشندے آزادی کے ساتھ شرکت کرسکیں ۔ اور مقامی ضروریات کی نسبت یادداشتیں بھی پیش کرسکیں ۔ ضلع کانفرنسوں کے ضابطہ اور طریق کارروائی سے بحث کرنے کے علاوہ کمیٹی نے اس بات پر زور دیا کہ ان مواقع سے استفادہ کرتے ہوئے نمائشوں اور مظاہرات کا انتظام بھی ہوسکتا ہے ۔ اور ان افراد کی خدمات کا اعتراف بھی کیا جاسکتا ہے جنہوں نے رفاہ عام کے یا کوئی اور نمایاں کام انجام دئے ہوں کمیٹی نے یہ بھی بیان کیا کہ ایسی کانفرنسوں کے نتائج دوررس ہونگے ۔ ان سے عوام کو سیاسی تعلیم ملے گی ۔ وہ حکومت کے اغراض و مقاصد اور نظم و نسق کی دقتوں سے واقف ہوسکیں گے ۔ ان کی نظر وسیع ہوگی ۔ ان میں انسان دوستی اور رفاہ عام کے کاموں کی امنگیں پیدا ہونگی ۔ علاوہ ازیں یہ کانفرنسیں دیہی افسروں اور دوسرے سرکاری ملازمین کو بھی بالواسطہ طور پر چوکس رکھیں گی اور وہ مرکزی حکومت کے آگے اپنے خیالات اور خواہشات ظاہر کرنے کے قابل ہونگے ۔ دوسری طرف حکومت بھی نظم و نسق کے مقامی عہدہ داروں کی کارگزاری اور ان کی کمزوریوں سے واقف ہوسکے گی ۔ اور مقننہ کو بھی مسودات مرتب کرنے کے لئے کافی مواد بہم پہنچے گا ۔

جاری کی ہوئی ہدایات کے بموجب ان کانفرنسوں کا انعقاد ۱۰ ۔ تیر سے پہلے عمل میں آنا چاہئے لیکن وقت کم ہونے کی وجہ سے خاص احکام کے ذریعہ اس مدت کو ختم تیر تک بڑھا دیا گیا ہے ۔ اور اسی بناء پر اس سال ہر صوبے کے صرف ایک ضلع میں کانفرنس ہوگی ۔ جو کچھ معلومات اب تک حاصل ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جن اضلاع میں کانفرنسیں ہونے والی ہیں وہاں کے عوام شرکت کے متعلق گہری دلچسپی کا اظہار کررہے ہیں صوبہ دار صاحبان نے کانفرنسوں کی تاریخوں کا اعلان کردیا ہے ۔

حیدرآباد میں ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تدبیریں :۔ ناظرین کی توجہ اے ۔ آر ۔ پی بلٹین نمبر (۳) کی جانب منعطف کرائی جاتی ہے ۔ جو اس شمارہ کے صفحہ (۱۰) کے مقابل موجود ہے ۔ گھروں ہی میں بچاؤ کی تدبیریں اختیار کرنے کے متعلق جو تفصیلی ہدایتیں اس بلٹین میں دی گئی ہیں وہ خاص طور پر ذہن نشین رہنی چاہئیں ۔ یہاں ان کوششوں کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا جو ہوائی حملہ سے بچاؤ اور شہری دفاع کی جماعتیں قائم کرنے اور انتظامات عمل میں لانے کے لئے کی جارہی ہیں ۔ پہلے ہی اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ہوائی حملہ سے بچاؤ کے انتظامات دراصل شہری دفاع کے مختلف امور میں سے صرف ایک کی تکمیل کرتے ہیں شہری دفاع کے مختلف پہلوؤں میں طبی امداد ۔ آگ بجھانے ۔ مخدوش

عمارتیں ڈھادینے - اشیاء کو زہریلے اثرات سے پاک کرنے ضرورت کے وقت بڑی تعداد میں شہریوں کا تخلیہ کرانے اور زندگی کے لازمات مثلاً غذا پانی اور برقی روشنی فراہم کرنے کے انتظامات اور ریلیف خدمات وغیرہ شامل ھیں - ان میں سے ہر ایک کو باقاعدہ طور پر انجام دینے کے لئے تربیت یافتہ لوگوں کی اور اکثر صورتوں میں خاص عملہ اور سامان مہیا کرنے کی شدید ضرورت ہے - پھر ان انتظامات پر جس قدر وقت محنت اور رقم صرف کرنا پڑتی ہے وہ جداگانہ ہے - ان تمام دقتوں کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ لگانا زیادہ دشوار نہیں کہ وقت کم ہونے کے باوجود (کیونکہ سنگاپور ہاتھ سے چلے جانے کے بعد ہی اس قسم کی ضرورت پیش آئی تھی) حیدرآباد میں ہوائی حملہ سے بچاؤ اور شہری دفاع کے سلسلہ میں موثر انتظامات عمل میں لانے کی کاروائیاں کس قدر سرعت سے طے پا رہی ہیں چنانچہ اے - آر - پی کے ضروری عملہ کی تربیت کے لئے بہت کچھ ابتدائی کام تکمیل پاچکا ہے - دفتر بلدیہ واقع دارالشفاء میں اے - آر - پی کے معلموں کی تربیت کے لئے جو جماعت کھولی گئی ہے وہ قابل قدر کام انجام دے رہی ہے چنانچہ اے - آر - پی کے محافظوں کی تربیت کے لئے سردست معلموں کی ضروری تعداد فراہم ہوچکی ہے - محافظوں کی تربیت کے لئے بارہ جماعتیں شہر کے مختلف حصوں میں کھول دی گئی ھیں تعلیم بھی شروع ہوچکی ہے - اور یہ کام اس قدر سرگرمی سے کیا جارہا ہے کہ کم سے کم مدت میں (۸۰۰۰) محافظ اپنے نصاب کی تکمیل کرلینگے - اے - آر - پی کے دوسری نوعیت کے عملہ کی تربیت بھی ساتھ ساتھ جاری ہے - آگ بجھانے کے لئے اس وقت جو انتظام ہے اس میں مزید توسیع کی گئی ہے - دو نئے ٹریلر پمپ خریدے گئے ہیں دو ہفتوں میں اور ایک ہزار پمپ آجائینگے آگ بجھانے والی جماعتیں بھی قائم ہوئی ہیں طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے شفاخانہ عثمانیہ اور وکٹوریہ زنانہ ہسپتال میں وقت ضرورت ۵۰۰ بستر فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے - نواب ثریا جنگ بہادر کی دیوڑھی واقع یاقوت پورہ اور مہاراجہ بہادر آنجہانی کی کرن کھاٹک دیوڑھی میں مزید سو سو بستروں کی گنجائش نکالی گئی ہے - جامعہ عثمانیہ اڈیکمیٹ کے عارضی اقامت میں بھی دو ہفتہ کے اندر مزید سو بستر ڈالنے کا انتظام عمل میں آرہا ہے - اسطرح ناگہانی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کل (۱۲۰۰) بستر فراہم کئے جائینگے -

یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے کہ ان انتظامات کے تحت شفاخانہ عثمانیہ کے کئی مریضوں کو شفاخانہ چھوڑنے کی ہدایت دی گئی ہے - امبولنس کے کام یا زخمیوں کو بروقت طبی امداد پہنچانے کے انتظام کے لئے اے - آر - پی کے حکام نے امبولنس کی چھ گاڑیاں مہیا کرلی ہیں - بہت جلد مزید تین کا اضافہ ہوگا - اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ اگر ہوائی حملہ کے باعث فراہمی آب کے موجودہ انتظام میں خلل واقع ہو تو دوسرے ذرائع سے پانی مہیا کیا جاسکے - اس سلسلہ میں شاید عوام کو معلوم نہ ہوگا کہ صرف بلدہ حیدرآباد میں (۲۳۰۰) قدیم باؤلیوں کو کھولنے اور ان کا پانی صاف کرنے کی کاروائی جاری ہے - علاوہ ازیں ۸۰ جدید باؤلیاں بھی کھودی گئی ہیں - واضح رہے کہ جملہ انتظامات صرف انہی امور تک محدود نہیں - اس بات کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ دو ورقی رسالوں لاسلکی اور اخباروں کے ذریعہ نہایت سرگرمی کے ساتھ پروپگنڈا کا کام ہورہا ہے اور لوگوں کو اے - آر - پی کے جملہ پہلوؤں سے واقف کرایا جارہا ہے -

نئی دھلی کے ڈائرکٹر جنرل سیول ڈیفنس نے تسلیم کیا ہے کہ یہ انتظامات صحیح اصول پر عمل میں آرہے ہیں - اور کام اطمینان بخش رفتار سے ترقی کررہا ہے - چنانچہ انہوں نے حال ہی میں بیان کیا ہے کہ حیدرآباد میں ہوائی حملہ سے بچاؤ اور شہری دفاع کے سلسلہ میں مختلف انتظامات عمل میں لانے کے لئے اے - آر - پی کے عہدہ داروں نے نہایت قلیل مدت میں اس قدر تیزی سے کام کیا ہے کہ عام رفتار کے تحت اسی کام کو انجام دینے کے لئے چھ مہینے درکار ہوتے تاہم ابھی بہت کچھ کرنا ہے - اور اگر عوام پہلے سے زیادہ تعاون سے کام لیں تو انہیں تیز تر رفتار سے انجام دینا ممکن ہوگا -

غلہ کی فراہمی - غلہ اور ماکولات کی فراہمی کے سلسلہ میں مملکت حیدرآباد کی موجودہ حالت ایسی نہیں کہ اس سے عنقریب کسی قسم کی پریشانی کا اندیشہ ہو -

حقیقت یہ ہے کہ جوار کی جو اس مملکت کی اہم جنس ہے اس سال توقع سے بہتر کاشت ہوئی ہے - اس لئے اگر حسب معمول جوار برآمد کی جائے تو اس صورت میں بھی یہاں اس کی قلت کا کوئی اندیشہ نہیں - علاوہ ازیں ہمسایہ صوبوں سے جو تصفیئے کئے گئے ہیں ان کے بموجب بمبی سے آٹا اور بجواڑہ سے چانول درآمد ہوگا - چانول کی حد تک البتہ کچھ کمی محسوس کی جارہی ہے - ہاپوڑ (یوپی) اور لائل پور (پنجاب) سے ہندوستان کے وھیٹ کمشنر ناظم برائے گیہوں کی وساطت سے گیہوں اور چنا درآمد کیا جارہا ہے -

اسطرح ظاہر ہے کہ غلہ کی حد تک حیدرآباد میں کسی قسم کے اندیشے کی ضرورت نہیں - تاہم حکومت سرکار عالی نہ صرف غلہ محفوظ کرنے کی کاروائی کررہی ہے - بلکہ کاشت کے رقبہ میں توسیع کرنے کی ممکنہ کوشش کررہی ہے -

معلومات حیدرآباد کا دوسرا سال :-

اس مہینہ سے "معلومات حیدرآباد" کا دوسرا سال شروع ہوتا ہے اس لئے شاید نامناسب نہ ہوگا اگر ہم گذشتہ بارہ مہینوں کی مدت میں اس رسالہ نے جو کچھ خدمات انجام دی ہیں ان پر نظر باز گشت دوڑائیں اور ان کے اچھے برے ہونے کا فیصلہ خود ناظرین پر چھوڑدیں اس رسالہ کی بے نظیر خصوصیت یہ ہے کہ اسے قلمرو آصفیہ میں بولی جانے والی پانچوں اہم زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے - اسکی اجرائی کے وقت دو مقاصد مدنظر تھے - ایک تو یہ کہ پبلک کے آگے باقاعدہ طور پر حکومت سرکار عالی کی مختلف سرگرمیوں کے متعلق مستند معلومات پیش ہوتی رہیں - دوسرے یہ کہ اس ریاست کے

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۸)

صدر شفاخانہ یونانی میں اعلحضرت بندگانعالی کی تشریف آوری

حضور پرنور نے دو نئے وارڈوں کا افتتاح فرمایا

گذشتہ ماہ اعلحضرت بندگان عالی خلداللہ ملکہ و سلطنتہ نے یونانی صدر شفاخانہ نظامیہ میں ، فرمایا اور مقیم مریضوں کے دو زنانہ وارڈوں اور جراحت خانہ کا افتتاح فرمایا - اس جراحت خانہ کے ساتھ ان مریضوں کے لئے ایک وارڈ بھی موجود ہے جن پر عمل جراحی کیا جاتا ہے -

دائیوں اور چند ادنی خدمت گار عورتوں پر مشتمل ہے - اس وارڈ کے اخراجات کی پا بجائی کے لئے حکومت نے سالانہ (۱۴۰۰۰) روپیوں کی سوائی رقم منظور کی ہے - اس حقیقت سے نہ افتتاح عمل میں آنے کے بعد دونوں کے اندر ھی اس وارڈ میں کوئی بستر خالی نہیں رہا اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کے مزید انتظام کی کس قدر شدید ضرورت ہے -

جراحت خانہ

جراحت خانہ اور اس سے ملحقہ وارڈ قائم کرنے سے اس شفاخانہ میں علاج کی جو سہولتیں اس وقت موجود ھیں ان میں قابل قدر اضافہ ہو گیا ہے - اس وارڈ میں چھہ مریضوں کی گنجایش ہے - اعلحضرت بندگان عالی نے اس حصہ کا بھی

پچھلے مہینہ صدر یونانی شفاخانہ کے آپریشن ڈھیٹر کی افتتاحی رسم انجام پائی - اعلحضرت بندگان عالی فیتہ قطع فرما رھے ھیں -

اس تقریب میں ممتاز افراد کی مختصر جماعت ... جس میں ہز ہائی نس شہزادہ برار نواب اعظم جاہ بہادر ہز ہائی نس شہزادی برار - شہزادہ والاشان نواب معظم جاہ بہادر شہزادی نیلوفر صاحبہ صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر - صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ اور معز زباب حکومت سرکار عالی کے بعض ارکان شامل تھے -

زنانہ وارڈ

... جسے علیا حضرت مادر دکن کی ہم نامی ... سرف ... شفاخانہ کے نچلی منزل کے ایک بازو واقع ہے - (۶۳۰۰۰) کے مصارف سے اس کے لئے ساز و سامان مہیا کیا گیا اس میں اکیس مقیم مریضوں کی گنجایش ہے اور اس کا عملہ بھی الگ ہے - جو ایک مقیم طبیب - انیس (نرس)

... سے افتتاح فرمایا - چونکہ یہ جراحت خانہ دوسری منزل میں اصل گنبد کے نیچے واقع ہے اس لئے دن کے وقت عمل جراحی کے لئے یہاں روشنی کا مصنوعی انتظام کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی - اس جراحت خانے میں مغربی شفاخانے کے جراحت خانہ کا تمام ساز و سامان موجود ہے - اس کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تقریباً سارا ساز و سامان ملتان کی ایک مشہور ہندوستانی فرم نے صرف (۴۰۰۰) روپے کے عوض تیار کیا -

چھوٹے پیمانے پر کام کا آغاز

اس وقت جراحت خانہ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ نظامیہ طبی کالج کے ... جراحت کی عملی تربیت دی جائے کیونکہ ان کے نصاب ... فن بھی شامل ہے -

شاہان آصفیہ کی مذہبی رواداری

بعض قائل کردینے والی حقیقتیں

رانی صاحبہ بھوم سمستان کی نشری تقریر

رانی صاحبہ بھوم سمستان نے نشر گاہ لاسلکی اورنگ آباد سے شاہان آصفیہ کی مذہبی رواداری پر تقریر نشر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اس مختصر سی تقریر میں اس موضوع پر اچھی طرح روشنی ڈالنا ممکن نہیں ۔ بدقسمتی سے بیرونی افراد اور اداروں اور ان کے مقامی کارکنوں نے اس موضوع کے متعلق طرح طرح کی بحثیں پیدا کر دی ہیں اس لئے میں صرف بعض نمایاں حقیقتیں اور اعداد و شمار پیش کرونگی جو تمام غلط فہمیوں کو رفع کر دیں گے رانی صاحبہ نے اپنے خیالات ظاہر کرنے سے پہلے اس بات کا دعوی کیا کہ شاہان آصفیہ کی سرپرستی میں حیدرآباد کے ہندوؤں کو جو مرفہ الحالی حاصل ہے وہ اگر اس ریاست کے فرمانروا ہندو ہوتے تو بھی انہیں نصیب نہ ہوتی بعد از آں اس دعوی کی تائید میں آپ نے اس ریاست کے ہندوؤں کی مذہبی زندگی پر روشنی ڈالی ۔

ہندوؤں کے مذہبی ادارے

رانی صاحبہ نے فرمایا کہ ’’حیدرآباد میں ہندوؤں کے تقریباً (۲۷,۰۰۰) ادارے ہیں جو تمام ممالک محروسہ میں مختلف مقامات پر واقع ہیں ان میں سے (۲۴۰۰۰) مندر ہیں صرف محکمہ امور مذہبی کی جانب سے ان مذہبی اداروں کی دیکھبھال کے لئے سالانہ تقریباً (۳,۲۰,۰۰۰) ہزار روپیے صرف ہوتے ہیں ۔ ان کے علاوہ انفرادی حیثیت سے کئی مندروں اور مٹھوں کو بڑی بڑی جاگیریں اور معاشیں دوامی طور پر دی گئی ہیں ۔

مندروں کے نام عطیات

جن مندروں اور مٹھوں کے نام معاش جاری ہے ان کی فہرست بہت طویل ہے ۔ ان میں سے بارہ مشہور مذہبی اداروں کے نام پیش کرتی ہوں ۔

نام		سالانہ مدد معاش	
شری ایکناتھ جی ۔	پٹن	۲,۳,۰۳۰	روپیے
مندر سیتا رام باغ ۔	حیدرآباد	۰۰,۰۰۰	”
مندر جہام سنگھ ۔	”	۸,۴۰۸	”
قائم داس کا مٹھ ۔	”	۱۲,۳۶۶	”
مندر کشن باغ ۔	”	۱۶,۴۲۰	”
رام باغ کا مندر ۔	”	۱۰,۰۰۰	”
سکھر دیول ۔	ماہور	۶۰,۰۰۰	”
بھدرا چلم کا دیول ۔		۳۰,۲۰۰	”
مندر وینکٹیشور سوامی	ایکل واڑہ	۴۰,۰۰۰	روپئے
تلجا بھوانی کا مندر ۔	تلجاپور	۱۸,۰۰۰	”
گرو گوبند کا گردوارہ ۔	ناندیڑ	۳۳,۰۱۲	”
یادگار پلی کا مندر ۔	بھونگیر	۲۰,۰۰۰	”

محکمہ امور مذہبی

خود محکمہ امور مذہبی کی ہیئت ترکیبی اس مذہبی رواداری کی آئینہ دار ہے جو ہندوؤں کے ساتھ برتی جاتی ہے اور اس اعتماد کی مظہر ہے جو اس ریاست کے حکمران اپنی ہندو رعایا پر رکھتے ہیں ۔

ہر موضع کا پٹیل اور پٹواری ہر تعلقہ کا تحصیلدار ۔ ہر ضلع کا اول تعلقدار اور ہر صوبہ کا صوبہ دار خواہ وہ ہندو مسلمان پارسی یا عیسائی ہو ان اختیارات کی حد تک جو اس کے عہدہ کے لحاظ سے عطا کئے گئے ہوں اپنے اپنے علاقہ کا عہدہ دار امور مذہبی ہے ۔

ہندوؤں کا غالب اثر

’’اگر ہمیں یہ بات یاد رہے کہ ۵۶ ہزار پٹیل پٹواریوں میں سے جو اس مملکت میں کارگزار ہیں ۴۰ ہزار ہندو ہیں تو ہم ہندوؤں کے اس غالب اثر کو محسوس کر سکتے ہیں جو اس ریاست کے سررشتہ امور مذہبی میں کارفرما ہے ۔ یہاں اس امر کی صراحت لازمی ہے کہ سررشتہ امور مذہبی کسی قسم کے تبلیغی کام سے دور کی بھی دلچسپی نہیں رکھتا ۔

اعلحضرت بندگانعالی کا فرمان مبارک

ہرفرقه کے ارکان کوآزادی کے ساتھه اپنے مذہبی رسوم انجام دینے کے متعلق حکومت کامسلک ایک فرمان مبارک سے واضح ہوجاتاھے جس کا مفہوم یہاں پیش کیا جاتاھے :-

ایسے ملک میں جہاں مختلف نسلیں آباد ہیں اور جنکے مذاہب مختلف ہیں کوئی حکومت کسی مذہبی کام کو روکنا پسند نہیں کرے گی جب تک که اس کام کی انجام دہی سے دوسرے مذہب کے پیرووں کے جذبات اس قدر مشتعل نه ہوں جس سے پبلک کے امن و امان اور سلامتی کے لئے خطرہ پیدا ہوجائے - عام امن وامان میں خلل واقع ہونے کے اندیشه ہی کو دفع کرنے کی خاطر میری حکومت نے یه قاعدہ بنایا ھے که اگر کوئی شخص کوئی جدید مذہبی عمارت یا احاطه تعمیر کرنا چاہے مثلا مسجد گرجا یا کوئی عبادتگاہ یا مدرسه یا قبرستان وغیرہ تو اسے چاہئے که پہلے ہی سے حکومت کی منظوری حاصل کرے -

پوجا پاٹ کی پوری پوری آزادی

ایسے اور بھی فرامین کا حواله دیا جاسکتا ھے جن سے ظاہر ہوگا که باجه نوازی جلوسوں اور مذہبی تبلیغ کے سلسله میں حکومت کے احکام اور گشتیات بھی اسی پالیسی کے تحت نفاذ پاتے ہیں - ان تمام امور کی حد تک جمله فرقوں کو کامل آزادی حاصل ھے بشرطیکه اس آزادی کا غلط استعمال نه ہو اور امن وامان میں خلل واقع ہونے کا احتمال نه ہو اس غرض کے لئے بعض قواعد کی شکل میں ان طریقوں کی صراحت کردی گئی ھے جن کے ذریعه اس آزادی کا استعمال ہوسکتا ھے - یه واضح کرنے کی ضرورت نہیں که اعلی حضرت اقدس واعلی کے یه فرامین جو عوام کے مفاد ہی کے لئے نظم و نسق کے عمدہ اصول پر مبنی ہیں اس قسم کے تمام معاملات کی حد تک آئندہ بھی پالیسی کے سلسله میں حکومت سرکار عالی کی رہنمائی کرتے رہینگے -

فوراً کارروائی کرنے کا انتظام

ہندوؤں اور مسلمانوں کی جانب سے حکومت کے پاس اس امر کی نسبت محضر پیش کئے گئے ہیں که مذہبی عمارتوں کی تعمیر یا ترمیم کے سلسله میں محکمه امور مذہبی سے اجازت حاصل کرنے میں دیر ہوتی ھے - چنانچه حکومت نے حال ہی میں تعلقداروں اور تحصیلداروں کو ضروری اختیارات دے دئے ہیں تاکه اس قسم کی درخواستوں کا بہت جلد تصفیه ہوجائے -

آمدنی کا مناسب استعمال

محکمه امور مذہبی اس بات کی تنقیح کررہا ھے که مذہبی اداروں کے نام جو جاگیریں اور معاشیں عطا ہوئی ہیں ان کی کثیر آمدنی متعلقه طبقوں کی اخلاقی و روحانی اصلاح کے لئے صرف کی جارہی ھے - یہاں اس سلسله میں اس محکمه کی پالیسی حسب ذیل اقتباس سے ظاہر ھے جو محکمه امور مذہبی کی رپورٹ نظم و نسق سے لیا گیا ھے اور جسے حکومت کی پوری تائید حاصل ھے -

ظاہر ھے که متذکرہ بالا امور کی حد تک غیر فرقه واری اساس پر ہی ترقی کرنی چاہئے - اگرچہ چکی جاگیر واقع اورنگ آباد کی بچت سے ایسی مسلم اقامت گاہ چلائی جاسکتی ھے جس میں اسلامی ثقافت کا جو ایک بیش بہا ورثه ھے خاص خیال رکھا جائے تو دوسری طرف مندر سیتارام باغ اور یادگیر کے ہندو اوقاف کی بچت ضرور ہندو ثقافت کو برقرار رکھنے کی خاطر صرف کی جاسکتی ھے - جو زمانه قدیم کا قیمتی ورثه ھے -

شاستروں کی تعلیم

سلسله تقریر جاری رکھتے ہوئے رانی صاحبه نے فرمایا که پرانوں اور شاستروں کی تعلیم دینے اور کتھائیں سنانے کے لئے محکمه امور مذہبی کی جانب سے جو پنڈت اور شاستری مقرر ہیں انہیں سالانه (۶۰۰۰) کی معاش ملتی ھے - خاص خاص موقعوں پر ہندو مذہبی رسوم اور تقریبیں منانے کے لئے ہرسال موازنه میں (۶,۰۰۰) روپے کی متوالی رقم شریک کی جاتی ھے -

مذہبی معاشیں

مذہبی معاشوں کے تحت ان ۲۳۴ مواضعات کا ذکر ضروری ھے جن کی سالانه آمدنی تین لاکھ روپے سکه حالی ھے اور جو دوامی طور پر ۱۰۷ ہندو مہنتوں اور پجاریوں کو عطا کی گئی ہیں تاکه وہ اپنے زیر نگرانی مذہبی اداروں کی دیکھ ریکھ کریں علاوہ ازیں مدد معاش کے طور پر ۱۳۰۰ دیولوں کو سالانه کل (۳,۱۱,۰۰۰) روپے دئے جاتے ہیں -

شاہان آصفیه کی مذہبی رواداری کی اور ایک نمایاں مثال اس حقیقت میں ملتی ھے که مسلمانوں کے (۱۰۶) مذہبی اوقاف کی نگرانی دائمی طور پر ہندوؤں کے سر ھے جو اپنے مسلمان نائبوں کے ذریعه تولیت کے فرائض انجام دیتے ہیں -

ہندو طبقوں کی آمدنی

ہندو پٹیل پٹواریوں اور دیسمکھوں کی تعداد (۵۰۲۸۴) ھے اور ان کی سالانه آمدنی تیس لاکھ ھے - ہندو منصبداروں کی سالانه آمدنی ایک لاکھ سے زیادہ ھے ہندو جاگیرداروں کی آمدنی سالانه (۲۱) لاکھ ھے - ہندو سمستانوں کی آمدنی (۳۲) لاکھ اور ہندو امرا کی آمدنی

(۲۳) لاکھ ہے۔ ہندو پٹہ داروں اجارہ داروں اور رسوم داروں کی تعداد (۱۸) لاکھ سے زیادہ ہے ۔ قلمرو ے آصفیہ کی زرعی پیداوار کی سالانہ مالیت ۲۰ کروڑ روپے ہے ۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اس ریاست میں زراعت پر صرف ہندوؤں ہی کا قبضہ ہے بجا طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ۲۰ کروڑ سالانہ کی یہ رقم دراصل اس ریاست کے ہندو عوام کی آمدنی ہے ۔ ملازم سرکار ہندوؤں کی تعداد (۵۲۹۷۶) ہے ۔

آثار قدیمہ

بدھمتی جینی اور برہمنی آثار کے تحفظ کے لئے حکومت نے اس وقت تک ۷ لاکھ سے زیادہ رقم صرف کی ہے

اجنٹہ ۔ ایلورہ پیتل کھورہ بھوکردن ۔ عثمان آباد اور عادل آباد کے غاروں کو دیکھنے کے بعد ہرشخص قائل ہوجائے گا کہ خانوادہ آصفی نے قدیم ہندو تمدن کے شاندار آثار کو محفوظ کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا ۔ اسی طرح انور ۔ ڈچ پلی ۔ گھن پور ۔ رنگی کو کھنوز ۔ پانگل ۔ رامپا اور ھنمکنڈہ کی دیولوں کو دیکھنے کے بعد اس عالی ظرفی اور کشادہ دلی کا مادی ثبوت فراہم ہوجائے گا جس کی بدولت حکومت نے ہندوؤں کی ان پرستش گاہوں کو برباد ہونے سے بچایا ہے ۔ صرف اس سڑک کی تعمیر پر جس کے ذریعہ ہندو آرٹ اور تمدن کے شیدائی ایلورہ اور اجنٹہ تک پہنچ سکتے ہیں ۸ لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں ۔

مزید حقیقتیں

اب مزید حقیقتیں پیش کی جاتی ہیں جن سے حیدرآباد کے مسلمان حکمرانوں کی رواداری اور وسیع النظری بخوبی نمایاں ہوجاتی ہے :-

ہندو بھائیوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے حیدرآباد کے مسلمانوں کو کئی سال سے بقرعید کے موقع پر گائے کی قربانی سے جو ان کا مذہبی حق ہے محروم رکھا گیا ہے ۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر کے لئے کئی درخواستوں کو حکومت نے محض اس لئے مسترد کردیا کہ اس محلہ کے ہندوؤں کو اعتراض تھا ۔ اسی طرح ایک عیدگاہ جو ناندیڑ کے سکھ گردوارہ کے بالکل قریب تھی دوسرے مقام پر منتقل کی گئی اور حیدرآباد کے موٹرخانہ عامرہ کے پاس جو مسجد تھی اسے کتب خانہ میں تبدیل کیا گیا کیونکہ یہ مسجد ایک دیول کے بالکل قریب واقع ہے ۔

دوسری قابل ذکر خصوصیات

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے رانی صاحبہ نے فرمایا۔ اگر مندروں کو ضرر پہنچے تو خود حکومت اس کی تلافی کرتی ہے ۔ چنانچہ شرن بسپا کے مندر یا بخشی گنج کے مندر کو اس طرح معاوضہ دیا گیا ۔ پہلے مندر کو مرمت کے لئے (۲۰،۰۰۰) روپئے عطا ہوئے ہندو عورتوں کو بھی اپنی جاگیرات اور زمینات کا انتظام کرنے کا حق دیا جاتا ہے ۔ دیوداسی بنانے کی رسم اور بیگار کا طریقہ جس کے تحت مفت جبری خدمت لیجاتی تھی موقوف کردیا گیا ہے فقہ اسلامی کی طرح شاستروں کو بھی قانون ملک تسلیم کیا جاتا ہے جملہ ہندو تہواروں کے دن تعطیل دی جاتی ہے۔ اور اگر ہندو ملازمین سرکار اپنے مذہبی مقامات کو جانا چاہیں تو انہیں سالم پیشگی تنخواہ کے ساتھ چھ مہینے کی رخصت دی جاتی ہے ۔

معزز ناظرین

اگر آپ کو "معلومات حیدرآباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ معلومات عامہ سرکار عالی ۔ حیدرآباد ۔ دکن ۔ کو مطلع کیجیے اور اپنا پورا پتہ لکھیے ۔

ملک و مالک کو آپ کی ضرورت

فوجی خدمات کے لئے ہزہائینس شہزادۂ برار بالقابہ کی پرجوش اپیل

نوجوانان ملک کے نام نشری پیام

نواب صدر اعظم بہادر کی تقریر

ہزہائینس والا شان شہزادہ برار ولیعہد دولت آصفیہ وسپہ سالار افواج باقاعدہ سرکارعالی نے ۳۰/ اپریل (۲۶/خورداد سنہ ۱۳۵۱ف) کو نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد سے ملک کے نوجوانوں کے نام ایک پرجوش اپیل نشرفرمائی۔ اسی موقع پر ہزاکسلنسی نواب صدراعظم بہادر نے بھی تقریر نشرفرماتے ہوے ملک کے نوجوانوں سے خاص طورپر خواہش کی کہ وہ آقائے ولی نعمت اوراہل ملک کے ناموس کی خاطر اپنے ہردلعزیز شہزادہ کے دوش بدوش کھڑے ہوجائیں۔

شہزادۂ والا شان کی اپیل

ہزہائنس شہزادۂ برار نے ارشاد کیا

جنگ ہم سے قریب ہوتی جارہی ہے اس لئے ملک کے ہر نوجوان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے ملک اور مالک کی حفاظت کے لئے سپاہی بنجائے اورفوج باقاعدہ کی نگرانی میں ٹریننگ حاصل کرکے فوجی خدمات انجام دے۔ میں ٹریننگ اورتربیت کے انتظامات میں ذاتی دلچسپی لے رہا ہوں۔

میں ان نوجوانان ملک سے مخاطب ہوں جوموقع کی نزاکت کو صحیح طور سے سمجھ چکے ہیں جنکی ہمتیں جوان جن کے حوصلے بلند اورجن کے دل میں ملک اورمالک کے ساتھ وفاداری کے جذبات موجزن ہیں اوردکن کی روایات کوبرقراررکھنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ اٹھیں اورجس سرزمین کی آغوش میں پرورش پائی ہے اس کی حفاظت کا فرض میرے دوش بدوش ادا کریں۔

دیکھنا ہے کہ اس آوازپرکون لبیک کہتے ہیں اور اپنے اسلاف کی طرح ہمت وعمل کا ثبوت دیتے ہیں۔

نواب صدراعظم بہادر کا پیام

بعد ازاں ہزاکسلنسی سراحمد سعید خان نواب صاحب چھتاری صدراعظم بہادر باب حکومت نے حسب ذیل پیام نشرفرمایا

آج کا دن حیدرآباد کی تاریخ میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے کہ جب ولیعہد سلطنت آصفیہ اپنی گوناگوں مصروفیات اوراس عظیم الشان مرتبہ اور شوکت کے باوجودجوخالق ارض وسمانے اسے عطاء فرمائی ہے اپنی ذمہ داری کے کامل احساس کے ساتھ ملک کے نوجوانوں کو اپنے دوش بدوش کھڑا ہونے کی دعوت دے رہا ہے تاکہ وہ اس پرآشوب زمانہ میں ایک جان ہوکر ملک کی حفاظت اور مالک کی خدمت کی عزت حاصل کرسکیں۔

خطرہ کی آمد

اس جنگ کی خون فشان موجیں ہمسایہ ممالک کے حدود سے گزرکراب خود ہمارے اپنے ملک

کے ساحل سے ٹکرا رہی ہیں۔ ایسے وقت میں جب کہ بیرونی خطرہ سے دوچار ہونے کے علاوہ داخلی انتظام میں بھی بالعموم پیچیدگی اور نزاکت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نوجوانان حیدرآباد کا یہ فرض ہے کہ وہ اٹھیں اور اپنے ہر دلعزیز اور والا گہر شہزادہ کے دوش بدوش کھڑے ہو کر ملک کی عزت اور اہل ملک کے ناموس کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہو جائیں اور تمام وہ مختلف خدمات جو اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے ضمن میں آن پڑیں وقتاً فوقتاً عائد ہوں مستعدی اور خندہ پیشانی کے ساتھ انجام دیں۔ جنگ کے مصائب تو مسلم ہیں۔ لیکن وہ ہولناک ہے صرف ان لوگوں کے لئے جو یا تو بزدل ہیں اور یا گمراہ مگر ہیں اپنے دل سے یہ حقیقت فراموش نہ کرنی چاہئے کہ جو لوگ اپنے گھر بار بیوی بچوں اور عزیز اور ہمسایوں کی عزت اور ناموس کی حفاظت کو ایک مذہبی فرض سمجھکر اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنے آپ کو اس خطرہ کی آگ میں ڈالتے ہیں وہ اس خطرہ سے ہراساں یا گریزاں نہیں بلکہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔

مملکت آصفیہ کے وقار کا تحفظ کریں

ہز ہائینس شہزادہ ولیعہد بہادر نے اس جذبہ اور عزم کے تحت نوجوانان وطن کو بلا امتیاز مذہب وملت اہل ملک کے جان ومال اور تاج آصفیہ کے وقار کی حفاظت کے لئے اپنی قیادت میں مجتمع ہونے کی دعوت دی ہے۔ شاہزادہ ممدوح الشان نوجوان بھی ہیں۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کی افواج کے کمانڈر انچیف بھی ہیں اور اس سلطنت ابد مدت کے ولیعہد بھی۔ اس لئے اس نازک دور میں آپ کی اپیل کو جو ابھی نشر کی گئی ہے ایک خاص اہمیت حاصل ہے جو محتاج بیان نہیں۔

وفا داری کی شان دار روایات

مجھے ملک کے نوجوانوں کی وفاداری کی شاندار روایات کے پیش نظر جو ہر حیدرآبادی کا طغرائے امتیاز ہیں اور جن پر ہم سب کو بجا طور پر فخر و ناز ہے پوری توقع ہے کہ وہ اس نازک گھڑی میں ذات ہمایونی کے بعد حیدرآباد کی سب سے بڑی ہستی کی دعوت پر لبیک کہکر اپنے خدا اور بادشاہ دونوں کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ مجھے یقین ہے اور میں بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہوں کہ وہ رشتہ خلوص وعقیدت جو شاہزادہ ذیجاہ اور بندگانعالی کی نوعمر اور نوجوان رعایاء کے درمیان قائم ہے ہمیشہ قائم رہے گا اور روز بروز زیادہ مستحکم اور استوار تر ہوتا جائے گا تاکہ سب ملکر ملک کی خدمت اور اپنے آقائے ولی نعمت کے نمک کا حق ادا کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

> "معلومات حیدرآباد" میں شایع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزئی طور پر دوبارہ شایع کئے جا سکتے ہیں۔

خواتین کی شہری دفاعی جماعت

کونسل کا پہلا جلسہ

شہزادی نیلوفر صاحبہ کی تقریر

شہزادی برار کی شہری دفاعی جماعت برائے خواتین حیدرآباد جس کا افتتاح اوائل ماہ اپریل میں خود شہزادی موصوفہ نے فرمایا تھا اب اپنا کام شروع کر چکی ہے چنانچہ اس جماعت کی مجلس کا پہلا جلسہ ۱۲ - اپریل کو شہزادی نیلوفر صاحبہ کے زیر صدارت منعقد ہوا تا کہ آئندہ لائحہ عمل پر غور کیا جائے۔

شہزادی نیلوفر صاحبہ کی تقریر

مجلس سے مخاطب ہو کر شہزادی نیلوفر صاحبہ نے ارشاد کیا کہ جماعت کے لئے معین لائحہ عمل مرتب ہوچکا ہے۔ آپ نے ان خواتین سے جو مجلس کی اراکین ہیں پرزور خواہش کی کہ وہ اس جماعت کی جانب سے مختلف امور کی تربیت حاصل کرنے کے جو مواقع فراہم کئے گئے ہیں ان سے استفادہ کریں تا کہ ضرورت پیش آنے پر وہ اچھی طرح خدمت انجام دے سکیں۔ شہزادی موصوفہ نے فرمایا کہ وہ سب خواتین جو اس جماعت میں شریک ہوں ایک بیاج استعمال کرسکیں گی جس پر شہزادی برار کا امتیازی نشان رہے گا۔

ہمت اور ضبط کی ضرورت

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے شہزادی ممدوحہ نے فرمایا :-

”مجھے یقین ہے کہ جب حقیقی خطرہ کی ساعت آجائیگی تو ہماری خواتین بھی چین برطانیہ اور روس کی خواتین کی طرح تمام مشکلات کو صبر و سکون سے برداشت کرینگی اور حالات کا بے باک ہمت اور مصمم ارادہ کے ساتھہ مقابلہ کرینگی۔ مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ آپ اس جماعت کا ضبط و نظم برقرار رکھیں گے اور شہزادی برار نے خدمت خلق اور وفاداری کا جو پرچم ہم خواتین کے درمیان بلند کیا ہے اسے کبھی نیچے ہونے یا اس کی شہرت پر حرف آنے نہ دینگی۔

مجلس کی ہئیت ترکیبی

بعد ازاں لیڈی ٹاسکر اعزازی معتمد انتظامی نے بیان کیا کہ اس وقت تک اس جماعت کی مجلس یا کونسل میں ۶۰ خواتین شریک ہوچکی ہیں اور اگر نائب باش خواتین کو بھی شمار کیا جائے تو یہ تعداد ۸۰ ہوجاتی ہے۔ ہر ہائی نس شہزادی برار اپنے صوابدید سے مزید ارکان کا اضافہ فرماسکیں گی لیڈی ٹاسکر نے یہ بھی بتلایا کہ ایک مختصر مجلس عاملہ ترتیب دی گئی ہے جس میں عہدہ دار خواتین اور کونسل کی چند اراکین شریک رہیں گی۔ کنٹرولر صاحب اے۔ آر۔ پی نے اپنے دفتر میں جو دارالضرب سیف آباد سے متصل واقع ہے اس جماعت کے دفتر کے لئے ایک کمرہ مخصوص کردیا ہے جہاں پردہ کا معقول انتظام ہے ساتھہ ہی محبوبیہ گرلز اسکول میں مظاہرات اور استفسارات کا مرکز بھی کھول دیا گیا ہے

کونسل کی اراکین

کونسل کے اراکین کے فرایض بتلاتے ہوئے لیڈی ٹاسکر نے کہا کہ سب سے پہلا فریضہ یہ ہے کہ وہ تین عام فہم تقریریں سن کر اے۔ آر۔ پی کی معلومات حاصل کریں۔ شہر کے مختلف محلوں میں بوقت واحد مختلف زبانوں میں ان تقریروں کا انتظام کیا جارہا ہے۔ ان تقریروں کا سلسلہ بار بار دہرایا جائے گا۔ لیڈی ٹاسکر نے کہا کہ خواتین کا دوسرا فریضہ یہ ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اس جماعت میں شریک ہونے کی ترغیب دیں۔

کونسی خدمات اپنے ذمہ لی جاسکتی ہیں

اس سلسلہ میں لیڈی ٹاسکر نے بیان کیا کہ جو خواتین اے۔ آر۔ پی کی تربیت حاصل کرنے کے علاوہ مزید کاموں کی تربیت حاصل کرنا چاہیں وہ حسب ذیل امور میں سے کسی کے لئے بھی اپنی خدمات پیش کرسکتی ہیں۔

(۱) خواتین وارڈن (۲) کھانے پینے کی چیزوں کی سربراہی
(۳) دفتری کام (۴) امبولنس کا کام
(۵) فوری طبی امداد (۶) گھر گھر کا معائنہ
(۷) تیمارداری جو سب میں اہم ہے۔

آمد و رفت کا انتظام

لیڈی ٹاسکر نے اس امر کی بھی صراحت فرمائی کہ کونسل کی ایک ذیلی مجلس آمد و رفت کی سہولتیں فراہم کرنے کے مسئلہ پر غور کررہی ہے۔ تا کہ جن اراکین کے لئے اس قسم کا انتظام لازمی ہو ان کی مدد کی جاسکے۔ اگر ضرورت ہو تو اس انتظام کے اخراجات کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے گا۔

مزید تفصیلات حسب ذیل پتہ سے حاصل ہوسکتی ہیں

اعزازی معتمد انتظامی۔ شہری دفاعی جماعت برائے خواتین بتوسط جناب اے۔ آر۔ پی افسر صاحب سیف آباد۔

ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تدبیریں

وارڈنوں کی جماعتیں کھول دی گئیں

گذشتہ دو ماہ کے دوران میں کئی دقتوں کا سامنا کرنے کے باوجود اے۔ آر۔ پی کی موثر اور کارگذار تنظیم قایم کرنے اور اس سلسلہ میں تربیت یافتہ افراد فراہم کرنے کا کام ترقی پاتا رہا۔ شہر کے اہم اہم مقامات میں سائرن نصب کئے گئے۔ انہیں مقامی طور پر ہی تیار کرنا پڑا تھا۔ جس قدر جلد ممکن ہو شہر میں اور خاص طور پر مضافات میں مزید سائرن نصب کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی اخباروں نیز دو ورقی رسالوں کے علاوہ جو تمام مقامی زبانوں میں شائع کئے جاتے ہیں، ریڈیو اور اے۔ آر۔ پی کی تقریروں اور جماعتوں کے ذریعہ نہایت سرگرمی کے ساتھ پروپگنڈا کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عوام ان موثر طریقوں کو سیکھ لیں جن کی بدولت ہوائی حملہ کے وقت ان کی حفاظت ہو سکے اور نقصان پہنچنے کا امکان کم سے کم ہو جائے۔

اے۔ آر۔ پی کی تربیت

اسی اثناء میں اے۔ آر۔ پی کی تربیت کا انتظام ابتدائی مراحل طے کر چکا ہے۔ چنانچہ محکمہ بلدیہ واقع دارالشفاء میں اے۔ آر۔ پی کے معلموں کا دس ہفتوں کا نصاب ختم ہو چکا ہے۔ گذشتہ ماہ اس تربیت کے اختتام پر جو امتحان لیا گیا اس میں ۹۲ امیدوار شریک تھے۔ سب کے سب کامیاب ہوئے۔ اور ایک جماعت نے بھی اپنے نصاب کی تکمیل کر لی ہے اسی طرح نئے امیدواروں کو تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ انکی جماعتیں یکے بعد دیگرے اپنے نصاب کی تکمیل کرتی جائیں گی۔ ان تربیت یافتہ معلموں کی مدد سے اے۔ آر۔ پی کے وارڈنوں کی تربیت کے لئے مرکز قایم کئے جا رہے ہیں۔ ایسے کل ۱۰۰ مرکز قائم کرنے کا ارادہ ہے ان میں سے ۱۲ مرکزوں کا کام شروع ہو چکا ہے۔

وارڈنوں کی تربیت کے مرکز

بلدہ حیدرآباد کے حسب ذیل مقامات میں جن میں سے اکثر سرکاری مدرسے ہیں وارڈنوں کی تربیت کے مرکز قائم کئے گئے ہیں۔

(۱) مدرسہ فوقانیہ دارالشفاء (۲) مدرسہ وسطانیہ مغلپورہ (۳) سٹی کالج (۴) مدرسہ فوقانیہ چنچل گوڑہ (۵) مدرسہ وسطانیہ سلطان بازار (۶) مدرسہ وسطانیہ مستعدپورہ (۷) مدرسہ تحتانیہ چوڑی بازار (۸) مدرسہ وسطانیہ شاہ گنج (۹) مدرسہ وائی ایم سی اے نارائن گوڑہ (۱۰) مدرسہ فوقانیہ کوشہ محل (۱۱) مدرسہ فوقانیہ نامپلی (۱۲) کلیہ فنون جامعہ عثمانیہ اڈیکمیٹ۔ یہ تعلیم شام میں ۴ سے ۶ بجے تک دی جاتی ہے۔ تربیت کا نصاب ۰۰ دن کا ہے۔ ہفتہ کے دن سے نصاب شروع ہوتا ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد امتحان لیا جاتا ہے۔

رضا کاروں کی سخت ضرورت ہے۔ عوام میں سے جو حضرات یہ تربیت حاصل کرنا چاہیں انہیں چاہئے کہ مذکورہ بالا بارہ مرکزوں کو یا اے۔ آر۔ پی کنٹرولر صاحب سیف آباد کے نام اپنی درخواستیں روانہ کریں عوام سے یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اے۔ آر۔ پی کے معلمین کی تربیت بھی حاصل کریں۔ سٹی پولیس کے ایک عہدہ دار جنہوں نے کلکتہ میں اے۔ آر۔ پی کی خاص تربیت حاصل کی ہے محکمہ بلدیہ واقع دارالشفاء میں یہ تعلیم دے رہے ہیں۔

ہماری جنگی کوششیں

حیدرآباد کے سرمایہ اغراض جنگ میں مسلسل چندے دیے جا رہے ہیں - اس وقت اس سرمایہ کی مجموعی مقدار (۸۔ روپے ۹ آنے - ۱۱ پائی سکہ عثمانیہ اور (۱۳۳۱۱۰) روپے - ۱ آنہ - ۱۱ پائی سکہ کلدار ہے - اور مختلف جنگی اور متعلقہ اغراض کے لئے اس فنڈ میں سے اب تک جو رقوم دی گئی ہیں ان کی مقدار (۶۱۳۳۰۳) روپے (۱۰۱۹۹۰) روپے آنے ۱۱ پائی سکہ کلدار ہوتی ہے -

گذشتہ دو مہینوں میں اس فنڈ میں سے جو رقوم صرف ہوئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

وائسرائے کے ا... (۱۷۳۰۷ - روپے ۳ آنے) فنڈ ... (V Bau... کی تیاری) کے لئے روپے

برما میں ہوائی حملہ سے متضرر ہونے والوں کی امداد کے لئے (۵۰۰۰) روپے کلدار میدان جنگ ... حیدرآبادی سپاہیوں کو تحفے بھیجنے کے لئے ... روپے کلدار ... کے جنگی قیدیوں کی ہفتہ وار خوراک کے لئے ... ہوائی فوج کے خیراتی فنڈ (لندن ... روپے - سینٹ ڈالسٹن کی جماعت کو (۲۰۰۰ ... ر کلکتہ کی نیشنل وائی - ڈبلیو - سی - ائی کے نام (۲۰۰۰) روپے کلدار تاکہ مشرق وسطی میں وائی - ڈبلیو - سی - اے کی جنگی ... پہنچے - علاوہ از ... کے لئے جو فنڈ کہ ...) پونڈ شریک کئے گئے اور ہز مجسٹی کی بحری فوجوں کے ملاحوں کو آسائشی سامان تحفتاً دینے کے لئے (۱۰۰۰) روپے کلدار خرچ کئے گئے -

اس اثناء میں حیدرآبادی خواتین کے مرکز کارہائے جنگ نے ان نوجوں کے نام جو سمندر پار جنگی خدمات انجام دے رہی ہیں اور ایک بار انجمن صلیب احمر کی آسائشی چیزیں روانہ کی ہیں جو انگریزی تفریحی ادب کے پانچ صندوق - ساڑھے پانچ درجن مستعملہ ٹینس کے گولے - اور مزید ۲ صندوقوں پر مشتمل تھیں - آخری ۲ صندوقوں میں ہسپتالی ضرورت کی (۳۰۵) چیزیں تھیں - جن میں (۱۰۰۰ پٹیاں - ۵۰ ۳ ڈرلینگ گون - ۶۰ پاجامے - ۱۲۰ ... ۱۰۰ معذور و... جیکٹ - ۹۰ ... اور (۱۶۷۵) مسری چیزیں شامل تھیں

پھر سے شاہی ہوائی فوج کے ایک حیدرآبادی دستے یعنی ۱۵۲ ویں شکاری ہوائی دستے کے متعلق خبریں وصول ہو رہی ہیں فرانس کے مغربی ساحل پر بمقام بریسٹ جرمن آبدوزوں کی بندرگاہ پردن کے وقت جو زبردست حملہ کیا گیا تھا اس میں یہ دستہ بھی شریک تھا - اس کارروائی کی جو تفصیلات ملی ہیں وہ حسب ذیل ہیں ۱۵۲ واں حیدرآبادی دستہ دوسرے دو دستوں کے ساتھ اس ارادہ سے نکلا کہ ... کی فوجی جگہوں پر حملہ کرے ... رہا تھا ... مسر شمدت ۱۰۹ ... پر آئے لیکن ۱۵۲ ویں دستے نے اسکواڈرن لیڈر ڈ.... کی رہبری میں دشمن کے جہازوں کی ترتیب بگاڑدی اور انہیں معمولی جھڑپوں میں مصروف رکھا - جس میں دشمن کا ایک جہاز تباہ ہوا اور تین کو سخت نقصان پہنچا - بعدازاں ہمارا دستہ اپنے مقام کو صحیح و سلامت پہنچ گیا -

ہم نے شاہی ہوائی فوج کے حیدرآبادی بمبار اور شکاری ہوائی دستوں اور ان کے بہادر افسروں اور ہوا بازوں کی جن میں برطانوی - کناڈائی - اسٹریلیائی اور نیوزی لینڈی اشخاص شامل ہیں کئی تصویریں حاصل کی ہیں - ان میں سے تین تصویریں یہاں پیش کی جاتی ہیں - اوپر کی تصویر میں حیدرآبادی بمبار دستے کے افسروں اور سارجنٹ پائلٹس کو دکھایا گیا ہے -

اگسٹ سنہ ۱۹۴۰ع میں آنریبل رزیڈنٹ بہادر اور سر اکبر حیدری مرحوم سابق صدر اعظم باب حکومت نے حیدرآباد ہریکین فنڈ میں چندوں کے لئے جو مشترکہ اپیل جاری کی تھی اس کی یاد ابھی تک دلوں سے محو نہیں ہوئی اس اپیل کے جواب میں بیس لاکھ سے زاید رقم کی جو مقدار جمع ہوئی اسکا مادی ثبوت اس تصویر سے فراہم ہوتا ہے جس میں حیدرآباد ہریکین شکاری دستے کے افسر اور سارجنٹ پائلٹس دکھائے گئے ہیں۔ پس منظر میں ایک طیارہ ہے جس کا نام " شہر حیدرآباد " ہے۔
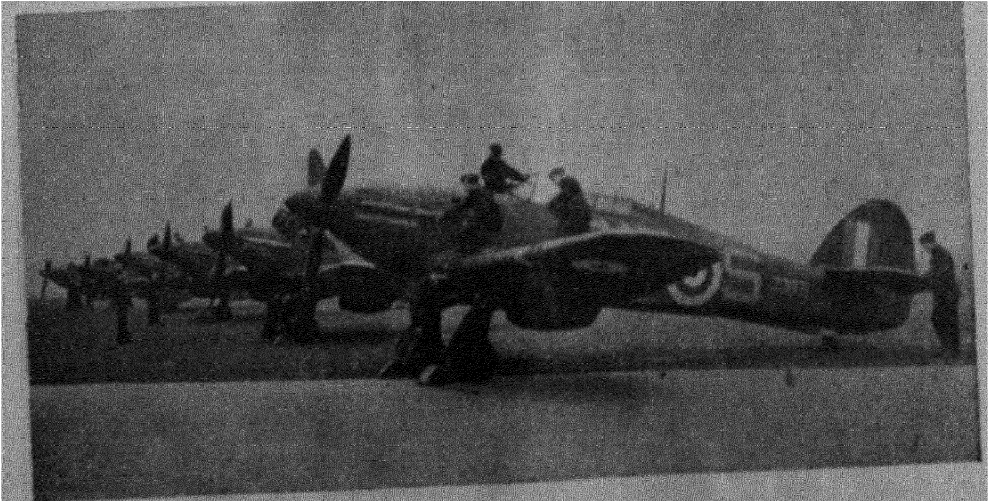
اس تصویر میں حیدرآباد ہریکین شکاری دستے کے چھ طیارے دکھائے گئے ہیں قریب ترین طیارہ کا نام " سمستان ۲ " ہے۔

اساتذہ کی ذمہ داریاں

تعلیمی ترقی میں معلمات کا حصہ

نواب صدر اعظم بہادر نے عثمانیہ ٹریننگ کالج کا معائنہ فرمایا

ہزاکسلنسی سر احمد سعید خان نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت نے پچھلے مہینہ میں پہلی مرتبہ عثمانیہ ٹریننگ کالج کا سرکاری حیثیت سے معائنہ فرمایا نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات و معین امیر جامعہ عثمانیہ بھی موجود تھے ۔ اس تقریب میں جو سپاسنامہ پیش کیا گیا تھا اس کا جواب دیتے ہوئے نواب صدر اعظم بہادر نے اساتذہ کی ذمہ داریاں جتلائیں جو قوم سازوں کی حیثیت سے ان پر عاید ہوتی ہیں اور ان خصوصیات کا تذکرہ کیا جو اساتذہ میں موجود رہنی چاہئیں تاکہ وہ کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے سکیں ۔

سب سے پہلے نواب صاحب نے اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ عثمانیہ ٹریننگ کالج میں شرکت کی دعوت دے کر انہیں ایسی جماعت سے ملنے کا موقع دیا گیا ہے جس کے افراد ملک کے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنی عمر وقف کر چکے ہیں ۔ آپ نے ارشاد کیا کہ ٹریننگ کالج ان لوگوں کی تعلیم و تربیت کا گہوارہ ہے جن پر ہمارے بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔

اساتذہ کی ذمہ داریاں

''مجھے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اگر غلطی سے یہ خشت اول خمیدہ رکھی گئی یا ٹیڑھی ہوگئی تو پھر پوری عمارت ہمیشہ کے لئے ٹیڑھی ہوجائے گی ۔ لہذا آج کے ان تلامذہ کو جو آگے چل کر اساتذہ بننے والے ہیں بچوں کی تربیت ان کے مزاج کی افتاد اور ان کے نفسیات پر کامل ہونا چاہئے ۔

نواب صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو تعلیم دینا آسان نہیں

''انہیں محض پڑھنا اور لکھنا سکھادینا کافی نہیں ہے بلکہ اصل ضرورت اس کی ہے کہ ان میں صحیح کردار اور اچھی سیرت پیدا کی جائے اور ان میں وہ جوہر سلیم پیدا کیا جائے جس کی بدولت ان میں چیزوں کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ کرنے کی استعداد پیدا ہو اور وہ خدا ترس انسان اور اچھے اور مفید شہری بن سکیں ۔

کامیابی کی کلید

''اس سلسلہ میں میں یہ بھی عرض کرونگا کہ انہیں اپنے اس مقصد کے حصول میں کبھی کامیابی نہ ہوگی خواہ ان کی علمی قابلیت کتنی ہی مسلمہ کیوں نہ ہو جب تک انہیں اطفال ملک کے ساتھ وہ گہرا تعلق نہ ہوگا جو ایک باپ کو اپنے بچوں کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اگر یہ کیفیت ان میں پیدا ہوگئی ہے تو یقیناً وہ ایک کامیاب استاد ثابت ہوں گے ۔ لیکن جو لوگ اس سے بے بہرہ ہیں ان کے لئے بچے کی ذہنیت ہمیشہ ایک ایسی غیر مانوس کتاب کے مانند ہوگی جس کے مضمون کو سمجھنے پر وہ کبھی قادر نہ ہوسکینگے ۔

باربار ذہن نشین کرنے کی ضرورت

''میں عرض کرونگا اسلئے نہیں کہ میرے خیال میں اس چیز کی کمی ہے بلکہ اس لئے کہ ان محسوسات کا صحیح اندازہ کرنا ہمارے اساتذہ کے لئے اتنا ضروری ہے کہ اگر باربار بھی یہ ان کے ذہن نشین کیا جائے تو نامناسب نہوگا کہ انہیں شروع ہی سے اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کس نوعیت پر ایک بچے کی تعلیم و تربیت کی نشوونما کرنا چاہتے ہیں ۔ انہیں شروع ہی سے بچے کے دماغ میں اپنے ملک کی محبت قانون کا ادب و احترام اور اپنے حکمراں کی عزت اور اطاعت کے جذبات پیدا کرنے چاہئیں ۔

تعلیمی ترقی میں معلمات کا حصہ

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے ارشاد کیا مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ آپ نے اس ادارہ میں جماعت اناث بھی قایم کی ہے جس کی تعلیم بذریعہ معلمات ہوتی ہے یہ بڑا مبارک اقدام ہے ۔ اسلئے کہ میرے خیال میں چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے اچھے معلم سے زیادہ اچھی معلمہ درکار ہیں اور اگر وہ اسی مادری شفقت کے ساتھ جو قدرت نے ہر خاتون کے دل میں ودیعت کی ہے ان بچوں کی تعلیم اپنے ہاتھ میں لینگی تو یقیناً بہتر نتائج مترتب ہوں گے ۔

بڑے ماہر تعلیم

عثمانیہ ٹریننگ کالج کے شاندار کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے نواب صدر اعظم بہادر نے مولوی سجاد مرزا صاحب پرنسپل کو مبارکباد دی اور نواب عماد الملک مرحوم کی ستائش کی جنہوں نے دیگر امور کے علاوہ اس ریاست کی تعلیمی ترقی میں بہت بڑا حصہ لیا ہے ۔

شاندار کارنامے

نواب صاحب نے بیان فرمایا کہ ''انتہائی ناشکر گزاری ہوگی اگر میں سب سے پہلے اس ادارہ کے بانی نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی مرحوم کے شاندار کارناموں کی جانب اشارہ نہ کروں ۔ اس ملک کے لئے نواب صاحب مرحوم و مغفور کی قیمتی خدمات اس درجہ وقیع ہیں کہ ان کا کسی ایک تقریر میں بیان کرنا آسان نہیں ۔ ابھی چند روز ہوئے مجھے کتب خانہ آصفیہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ جس کا وجود اہل حیدرآباد کے لئے بجا طور پر مایہ ناز خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ بھی نواب صاحب مرحوم ہی کی توجہات اور

علم دوستی کا نتیجہ ہے ۔ آج میں اس ادارہ میں حاضر ہوا ہوں جو اپنے وجود کے لئے اس دور ہیں نگہ کا مرہون منت ہے ۔ نواب صاحب نے نہ صرف یہاں کے انتظامی اور تعلیمی امور میں ترقی کی راہیں کھولیں بلکہ جو اس سے بھی بڑا کام مرحوم کے ہاتھ سے انجام پایا وہ یہ تھا کہ انہوں نے اپنے ذاتی کردار سے اعلیٰ اور مضبوط سیرت اور پاکیزہ اخلاق کا ایک ایسا قابل تقلید نمونہ پیش کیا جو مملکت کے لئے ایک دلیل ہدایت اور مرحوم کے پسماندگان کے لئے ہر آئینہ چراغ راہ ثابت ہوا ہے ۔

مایہ ناز فرزند

"مجھے مسرت ہے کہ ان کے مایہ ناز فرزند اور میرے لائق اور فاضل دوست نواب مہدی یار جنگ بہادر اس وقت ہماری ریاست کے تعلیمی کشتی کے ناخدا ہیں اور جو درخت کہ ان کے والد مرحوم نے اب سے پچاس سال قبل اپنے زمانے میں نصب کئے تھے ان کی آبیاری کی خدمت کے فرائض بڑی عمدگی اور خوبی سے انجام دے رہے ہیں ۔ اس سے بہتر جانشین ملنا ناممکن تھا ۔

صدر المہام تعلیمات کی تقریر

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے بھی اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ گریجویٹ خواتین کے لئے جو بی ۔ ایڈ کی ڈگری حاصل کرنا چاہتی ہوں کلیہ اناث میں معلمات کی ٹریننگ جماعت کھولی گئی ہے اور عثمانیہ ٹریننگ کالج میں ایم ۔ ایڈ کی ڈگری کیلئے حال ہی میں دو سالہ نصاب کی تعلیم کا انتظام کردیا گیا ہے ۔ آپ نے توقع ظاہر فرمائی کہ بی ۔ ایڈ کے امتحان میں کامیاب ہونے والی معلمات کے لئے بھی ایم ۔ ایڈ کے سلسلہ میں اسی قسم کا انتظام ہو جائے گا ۔

نواب صدر المہام تعلیمات نے اس امر کا انکشاف کیا کہ اردو زبان میں تعلیم کے موضوع پر اہم کتابوں کا ترجمہ کیا جا رہا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی (۲۸) کتابوں کا ترجمہ ہوچکا ہے اور سوائے ایک کے بقیہ سب شائع ہوگئی ہیں ۔ علاوہ ازیں اس مضمون سے متعلق چار ہزار فنی اصطلاحات کے مترادف اردو اصطلاحات وضع ہوچکے ہیں ۔ آپ نے واضح کیا کہ اس کام کی نظیر سارے ہندوستان میں کہیں نہیں مل سکتی ۔

پیشہ وری تعلیم اور صنعتی ترقی

نواب صدر اعظم بہادر نے تعاون کی ضرورت جتلائی

عثمانیہ ٹکنیکل کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

' نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت نے عثمانیہ ٹکنیکل کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوے اس حقیقت پر زور دیا کہ جنگ کے بعد دوبارہ تنظیم کے لئے صنعتوں کی ترقی اور فنی و پیشہ ورانہ تعلیم کی تشکیل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہوگی آپ نے یہ بھی ارشاد کیا کہ ہمارے معاشی نظام العمل میں نہ صرف صنعتوں کی ترقی کا خیال رکھا جائے گا بلکہ مختلف قسم کے پراجکٹ کارہائے تعمیر۔ زیادہ سے زیادہ مشینوں کا استعمال اور وسائل حمل و نقل کی اصلاح یہ سب امور اس میں شامل ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ وقت آنے پر ٹکنیکل کالج اس محکمہ کے ایک جزو کی حیثیت سے جسے ابھی سے مستقبل کی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے تیاری شروع کردینی چاہئے۔ اس طرح کی منظم ترقی کو ممکن بنادیگا۔

کالج کی ترقی

تقریر کے دوران میں نواب صدر اعظم بہادر نے فرمایا
""آپ نے اپنے کلیہ کی ترقی اس کے نصاب کی وسعت اور جنگی اغراض کے لئے فنی تربیت کے انتظام میں اس کی قابل قدر کوششوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے میں نے نہایت مسرت کے ساتھ سنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان میری موجودگی میرے لئے بے حد خوشی کا باعث ہوئی کیونکہ میں پہلے ہی سے اس ادارے کا معاینہ کرنا چاہتا تھا تقسیم انعامات کی تقریب نہایت خوشگوار ہوتی ہے جس میں اساتذہ طلبا اور مہمان ادارے کی کارگذاری طلبہ کی حاصل کی ہوئی مہارت اور دوسروں کی جانب سے تعریف و تحسین پر اپنا اطمینان ظاہر کرنے اور خوشی منانے کے لئے ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں۔ لہذا میں بھی آپ کے مہمان کی حیثیت سے ابتداء ہی میں صدر کلیہ اور اساتذہ کی گہری دلچسپی اور طلبہ کی کارگذاری کے متعلق اطمینان وخوشنودی کا اظہار کرتا چاہتا ہوں اور ان طلبہ کو مبارک باد دیتا ہوں جو انعام کے مستحق قرار پائے ہیں اور ابھی ابھی انعام پانے والے ہیں۔ دوسرے اداروں کی جانب سے اس کلیہ کو تسلیم کروانے اور اعلی نتائج حاصل کرنے میں اب تک جو کچھ کامیابی ہوئی ہے اس سے بھی میں بہت متاثر ہوا۔

ستائش

""سر اکبر حیدری مرحوم کی وفات پر آپ کے رنج و ملال میں میں بھی دل سے شریک ہوں۔ تعلیمی معاملات سے جس میں فنی تعلیم بھی شامل ہے مرحوم کی گہری دلچسپی مشہور تھی۔ میں اس امر کا بھی اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کلیہ اپنی ترقی اور توسیع کے لئے مولوی خان فضل محمد خان صاحب کی کوششوں کا بھی رہین منت ہے""۔

کالج کی ضرورتیں

آپ نے دو امور کا تذکرہ کیا ہے۔"" لیکن بلاشبہ آپ یہ تسلیم کریں گے کہ میں آج ہی ان کا راست جواب نہیں دے سکتا۔ میرا اشارہ اس کلیہ کے طلبہ کو سرکاری ملازمت میں لینے کے لئے کاڈر کے تعین اور کلیہ کی مستقل عمارت کے محل وقوع کی جانب ہے۔ دونوں مسئلوں کو احتیاط سے جانچنے کی ضرورت ہے کیونکہ خاص کر آخری مسئلہ کی نسبت دو بلکہ زیادہ رائیں ہوسکتی ہیں مجھے خوشی ہوگی اگر یہ امور ضابطہ کے مطابق مناسب ذریعہ سے میرے آگے پیش ہوں۔ تاہم اس نوبت پر میں صرف اسی قدر وعدہ کرسکتا ہوں کہ آپ کے پیش کئے ہوے نقطہ نظر پر احتیاط اور ہمدردی کے ساتھ غور کروں گا۔""

صنعتی تربیت کی اہمیت

""آپ نے بجا طور پر فنی تربیت کی اہمیت جتلائی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف اس وقت جب کہ میکانی دور کی ایک جامع جنگ کی ضرورتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فنی تربیت دینے پر مجبور کر رہی ہیں بلکہ مستقبل میں بھی جب کہ موجودہ جنگ سے سبق سیکھ کر ہم اپنے آپ کو صنعت گر بنالیں گے اور ہماری پیداوار میکانی طریقوں کے تابع ہوجائے گی آپ کے ادارے کو اہم مقام حاصل رہے گا۔ میں نے اس سے پہلے بھی بعض موقعوں پر ریاست کے بہترین مفاد کی خاطر فنی تربیت کی اہمیت کا ذکر کیا ہے چنانچہ زیادہ سے زیادہ افراد کو اس قسم کی تربیت حاصل کرنے اور اس نازک ساعت میں نیز مستقبل میں ریاست کی خدمت کرنے کی ترغیب دینے کے لئے ہم نے فنی تربیت پانے والوں اور مسلمہ جنگی کاموں میں مصروف رہنے والوں کو ان لوگوں میں شامل کرلیا ہے جنہیں جنگی خدمات بجالانے کے بعد حکومت ملازمت دے گی بشرطیکہ وہ اہلیت کی دوسری شرطیں پوری کرتے ہوں۔""

جنگ کے بعد تنظیم جدید

""مجھے اس خیال سے اتفاق ہے کہ جنگ کے بعد دوبارہ تنظیم کا جب وقت آئے گا تو صنعتوں کو ترقی اور فنی پیشہ ورانہ تعلیم کی تشکیل میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی بہت کچھ ضرورت لاحق ہوگی۔ بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ ہمارے معاشی نظام العمل میں نہ صرف صنعتوں کی ترقی کا خیال رکھا جائے گا بلکہ مختلف قسم کے پراجکٹ۔ کارہائے تعمیر زیادہ سے زیادہ مشینوں کا استعمال اور وسایل حمل و نقل کی اصلاح۔

یہ سب امور بھی اس میں شامل ہونگے ۔ چنانچہ معاشی ماہروں کی ایک کمیٹی قائم کرنے کی نسبت متعلقہ محکمہ سے تجویز یں طلب کی گئی ہیں تاکہ وہ اس طرح کے ایک جامع معاشی نظام العمل کی نسبت مناسب طریق کار کی سفارش کرے ۔ اس اثناء میں کونسل کی ایک ذیلی کمیٹی اس مسئلہ پر غور و خوض میں مصروف ہے کہ ملکی ترقی کی موجودہ شدید ضرورتوں کو نقصان پہنچائے بغیر کون سے پراجکٹ اور دوسرے کام دوران جنگ تک ملتوی رکھے جاسکتے ہیں تاکہ جنگ ختم ہونے کے بعد جو فنی تربیت پائے ہوئے اشخاص واپس ہونگے ان کے لئے ملازمت اختیار کرنے اور کام کرنے کے موقعے فراہم ہوسکیں ۔

ٹکنیکل کالج کا حصہ

"مجھے یقین ہے کہ وقت آنے پر یہ ٹکنیکل کالج اس محکمہ کے ایک جز کی حیثیت سے جسے ابھی سے مستقبل کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے تیاری شروع کر دینی چاہئے ان وسائل کی تنظیم و ترتیب میں حصہ لے گا جن کی بدولت آئندہ زمانے میں ایک سوچے ہوئے نظام العمل کے مطابق ترقی کرنا ممکن ہو"

جسمانی محنت کا مرتبہ

جسمانی محنت کے مرتبہ کی طرف آپ کا اشارہ بہت ہی برمحل ہے مدت ہوئی وہ دن گزر گئے جب کہ جسمانی محنت کو لوگ شاہوں کارخانوں اور تربیت گاہوں میں کام کرنے والوں اور کام سکھانے والوں کو بہت اہمیت حاصل ہوچکی ہے جس کی باعث انہیں سوسائٹی میں ایک ایسی جگہ حاصل ہوگئی ہے جو جسمانی محنت کے مرتبے فن و ہنر کے کمال اور پیدایش دولت کی افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہ صرف ناگزیر ہے بلکہ عزت کی مستحق ہے ۔ جس وقت اصلاحات کے سلسلے میں مقامی ادارے جدید طرز پر تشکیل پائینگے اور مجوزہ مجلس مقننہ قائم ہوگی ان طبقوں کی اہمیت کو اور بھی زیادہ تسلیم کیا جائے گا ۔ کیونکہ دوسرے اہم مفادات کے ساتھ کاشت کاروں اور کاریگروں کے مفادات کی بھی نمایندگی ہوا کرے گی اور اس طرح انہیں مملکت کی بلدی زندگی اور قانون سازی کے سلسلے میں اپنی آواز بلند کرنے کا موقع مل جائیگا"

اعلحضرت اقدس واعلی کی تعلیم سے مستقل دلچسپی

اعلحضرت اقدس واعلی خلداللہ ملکہ و سلطنتہ کی درازی عمر و اقبال اور خانوادہ آصفی کے قیام دوام کے لئے میں بھی آپ کی دعاؤں میں شریک ہوں ۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں (اگر ایسا یقین دلانے کی ضرورت ہو) عام طور پر تعلیم سے اور خاص طور پر فنی تعلیم سے جنہیں اس دور رہنمایونی میں اس قدر فروغ نصیب ہوا ہے اعلحضرت بندگان عالی کو مستقل اور دیرپا دلچسپی ہے "۔

یاد رکھئے

کہ ہوائی حملہ کے وقت پناہ کے لئے مکان کا سب سے اندرونی کمرہ محفوظ ترین مقام ہوگا

اصلاحات کی اسکیم پر عمل

اسی مهینه میں ضلع کانفرنسون کا آغاز هوجائے گا

هدایات و قواعد

ضلع کانفرنسون کے انعقاد کے متعلق قواعد جریدہ سرکار عالی میں شائع هوچکے هیں اور تجویز یہ هے که اس بارے میں فوراً عملی کام شروع کردیا جائے۔ یہ کانفرنسیں ایسے ادارون کا کام انجام دیں گی جن کے ذریعہ خاص مقامی مطالبات وضروریات کا اظہار کیا جاسکے گا۔ نواب صدر اعظم بہادر نے حال هی میں مجلس مقننه میں تقریر کرتے هوئے یہ اشارہ فرمایا تها که اصلاحات کی اسکیم کا یہ حصه جس کا مقصد یہ هے که ملک کے مختلف مفادات اور حکومت کے درمیان زیادہ موثر اشتراک عمل پیدا هوجائے فوراً نافذ کردیا جائے گا۔ مقامی ضروریات کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں اضلاع کے باشندون اور مقامی عهدہ دارون کے مابین ضلع کانفرنسون کی بدولت اتصال قائم هوجائے۔

کمیٹی اصلاحات کی تجاویز

یاد هوگا که کمیٹی اصلاحات نے جس کے صدرنشین دیوان بہادر ایس۔ آر ومدو آئینگار صاحب تهے یہ سفارش کی تهی که هر ضلع میں کسی مناسب مقام پر متعلقه صوبه دار صاحب کی صدارت میں خاص خاص تاریخون کے درمیان سالانه کانفرنس منعقد هوا کرے جس میں" اس ضلع کے رهنے والون کو آزادی کے ساتھ شرکت کا موقع دیا جائے تاکہ وہ اپنی مقامی عام ضروریات کے بارے میں اظہار خیال کرسکیں،، باب حکومت نے اس سفارش سے اتفاق کرتے هوئے یہ تجویز کی تهی که ضلع کانفرنسون کی کارروائیون کو باضابطه طریقے پر چلانے کے لئے صدر اعظم بہادر مناسب هدایات جاری فرمائیں نیز یہ که محکمه مال گزاری صوبه دار صاحبان کے مشورے سے ضروری قواعد مرتب کرے۔ اعلی حضرت بندگان عالی نے براحم خسروانه اس تجویز کو شرف قبولیت بخشا اور حکم صادر فرمایا که صدر اعظم بہادر حسبه هدایات جاری کریں۔

هدایات وقواعد مرتب هوگئے

چنانچه اس ضمن میں هدایات وقواعد مرتب هو کر آج جریدہ غیر معمولی میں شائع هوچکے هیں تاکہ پبلک ان سے آگاہ هوجائے اور متعلقه عهدہ داران کی تعمیل کریں۔ ان قواعد کے تحت صوبه دارون کو اختیار هوگا که وہ اپنی صوابدید سے اپنے صوبے کے هر ضلع میں کسی مقام کا تعین کریں۔ جهان ۱۰۔ اردی بهشت اور ۱۰۔ تیر کے درمیان مناسب تاریخون میں کانفرنس منعقد هوگی اور ان تاریخون کی وسیع اور موثر تشہیر عمل میں لائی جائے گی اگر تاریخ یا مقام بدل دیا جائے تو اس کی بهی اسی طرح تشہیر کی جائے گی۔ لیکن کسی کانفرنس کو ملتوی کرنے کا اختیار صرف حکومت هی کو حاصل رهے گا۔

طریقه کار

هر کانفرنس میں طریقه کار یہ هوگا که صوبه دار صاحب به حیثیت صدر نشین کے اپنی افتتاحی تقریر میں ضلع کے اندر مختلف سررشتون کی سال گذشته کی سرگرمیون پر تبصرہ کریں گے اور حاضرین سے خواهش کرینگے که وہ سوالات کریں یا اپنی مقامی ضرورتون کو بیان کریں۔ ان سوالات اور بیانات پر کانفرنس میں تبصرہ کیا جائے گا۔ سوائے اس صورت کے جب که کسی خاص سوال یا بیان کے متعلق پہلے سے استفسار کرنا ضروری هو۔

کانفرنس میں شریک هونے والون کا انتخاب

ضلع کے جو باشندے کانفرنس میں شرکت کے خواهش مند هون انہیں چاهئے که کانفرنس کی مقررہ تاریخ سے تیس دن قبل اول تعلقدار صاحب کو اپنے ارادہ کی اطلاع دیں۔ ان میں سے صوبه دار صاحب به مشورہ اول تعلقدار صاحب کانفرنس میں شریک هونے والون کا اس طرح انتخاب کریں گے که ان کی تعداد تین سو سے زیادہ نه هونے پائے اور ان میں ایسے اشخاص شامل رهیں جنهون نے عوام یا ملک کے مفاد کے لئے کوئی خدمت انجام دی هو۔ کانفرنس

میں مختلف سررشتوں کے صدر اور دوسرے مقامی عہدہ دار بھی جنہیں صوبہ دار صاحب مدعو کریں شریک رہیں گے۔

کانفرنس کی روئداد

صوبہ دار صاحب ہی ہر کانفرنس کی روئداد تیار کریں گے اور اسے اپنی رپورٹ کے ساتھ غور و خوض اور مناسب کارروائی کی غرض سے حکومت کے آگے پیش کریں گے اور آئندہ کانفرنس کی افتتاحی تقریر میں بتلائینگے کہ سوالات یا بیانات کے ذریعہ جن امور کی جانب ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تھی ان کی نسبت کیا کارروائی عمل میں لائی گئی۔

کانفرنس کی غرض و غایت

یہ قواعد جو گشتی کی شکل میں تمام صوبہ داروں اور تعلقداروں کے نام جاری ہوئے ہیں اور صدر اعظم بہادر باب حکومت کی ہدایات کے بموجب مرتب کئے گئے ہیں کانفرنس کی غرض و غایت پر خاص طور پر روشنی ڈالتے ہیں کانفرنس کی غرض یہ بتائی گئی ہے :۔ ''حکومت کے عہدہ داروں اور دیہات کے باشندوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنا تاکہ ان کے تعلقات زیادہ استوار ہوجائیں۔ مقامی ضروریات کے سلسلے میں دیہات کے باشندوں کو آسانی کے ساتھ براہ راست حکومت کے عہدہ داروں تک پہنچنے کے ذریعہ فراہم کرنا نیز حکومت کی جانب سے ان ضرورتوں کی تکمیل میں مزید سہولت پیدا کرنا۔

ہم آہنگی کی فضا

''صوبہ داروں اور تعلقداروں سے یہ کہد یا گیا ہے کہ حکومت ان سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ مذکورہ بالا غرض کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ سعی کریں گے۔ اور کانفرنس میں صاف اور ہم آہنگی کی فضاء پیدا کرنیکی انتہائی کوشش کریں گے۔ اس سلسلے میں حکومت نے یہ احکام بھی دئے ہیں کہ وقت کم ہونے کی وجہ سے اس سال ہر صوبہ کے صرف ایک ایک ضلع میں کانفرنس منعقد ہوجس کے لئے ماہ تیر ختم ہونے سے پہلے کوئی تاریخ مقرر کرلی جائے۔

بسلسلہ صفحہ (۲)

باہر کے جو حضرات حیدرآبادی حالات و واقعات سے دلچسپی رکھتے ہوں ان کی رہبری اور حوالہ کے لئے مستقل ریکارڈ فراہم ہوجائے۔

مذکورۂ بالا دونوں مقاصد کی تکمیل کے لئے ہم نے ایک وسیع دائرے سے مضامین کے عنوانات منتخب کئے ہیں اور انہیں خاص انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے ہمارا مدعا یہ ہے کہ عوام کے آگے دہال مہینوں کا اظہار کردیا جائے تاکہ ایک طرف تو وہ ان مستند معلومات کی بناء پر عوام کے مفاد کی خاطر حکومت جو کوششیں کررہی ہے ان کی نسبت خود ہی نتائج اخذ کرلیں اور دوسری طرف بعض غرض مند افراد کی جانب سے اس سلسلہ میں جو پروپگنڈا کیا جاتا ہے اس کی حقیقت کا اندازہ لگاسکیں۔ یہ بتلانا ہمارا کام نہیں کہ ہمیں اس مقصد میں کس حد تک کامیابی ہوئی جو کچھ کامیابی ہوئی ہے اس میں حکومت سرکارعالی کے مختلف محکموں کے تعاون کو بہت بڑا دخل ہے جنہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ ہمارے ضروریات کی تکمیل کی اور اس رسالہ کے لئے ہمیں مواد فراہم کرنے میں باقاعدہ طور پر مدد دی ہے۔ ہم ارباب صحافت کے اور ہمارے بے شمار ناظرین کے بھی جو بلدہ حیدرآباد اضلاع اور برطانوی ہند میں سکونت رکھتے ہیں شکرگزار ہیں کیونکہ انہوں نے ہماری کوششوں کا اعتراف کیا اور ہمت افزائی کرتے ہوئے وقتاً فوقتاً دوستانہ مشورہ دئے۔ کاروباری لوگوں کے اصول کے مطابق آپ کی طمانیت ہماری کامیابی ہے ہمیں توقع ہے کہ اس نئے سال کے دوران میں جو ابھی شروع ہورہا ہے ہم دونوں امور میں قابل لحاظ اضافہ کرسکیں گے۔

حیدرآباد میں زچہ اور بچہ کی فلاح کا انتظام

شرح اموات میں نمایاں کمی

حکومت موجودہ انتظام کو وسعت دینے کی تجاویز پر غور کر رہی ہے

گزشتہ صدی کے اواخر میں جب خواتین کو بھی ہندوستان کے مختلف دواخانوں میں طبی خدمات پر مامور کیا گیا تو انہیں بار بار زچگی کے سلسلہ میں سانحات سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ سانحات علی العموم زچگی کے بعد زچہ کی معقول نگہداشت کی عدم موجودگی۔ ملکی غیر تربیت یافتہ دائیوں کی جہالت اور بچوں کی معقول پرورش کے طریقوں سے ماؤں کی لاعلمی کے باعث واقع ہوتے تھے۔ چنانچہ طبابت پیشہ مرد اور خواتین ہندوستانی انجمن صلیب احمر اور بعض خانگی افراد نے جو پبلک خدمات انجام دینے کے آرزومند تھے اجتماعی طور پر زچاؤں اور بچوں کی اموات کی زبردست شرح کم کرنے کے لئے متحدہ کوششیں شروع کر دیں۔ اسی باعث ہندوستان میں بہبودی اطفال و فلاح زچہ کی تحریک عام ہوئی۔

کل ہند کام -- صحت عامہ کے یہ کام تقریباً جملہ ہندوستانی صوبوں اور ریاستوں میں مقبول ہوتے جارہے ہیں اور شاید اسی کا راست نتیجہ ہے کہ سنہ ١٩١٨ع سے بچوں کی شرح اموات میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ حکومت ہند کے ناظم صحت عامہ نے سنہ ١٩٣٩ع کی جو رپورٹ پیش کی ہے اس سے مترشح ہے کہ ایک ہزار زچگیوں میں (جبکہ بچہ صحیح سلامت تولد ہوا ہو) ماؤں کی اموات کا تناسب ٢٤٠٠ اور بچوں کی اموات کا تناسب ١٠٠٥٦ رہتا ہے۔

حیدرآبادی کوششیں

ریاست حیدرآباد میں زچگیوں کے بہتر انتظام اور بہبودی اطفال کی خدمات کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے تقریباً دس سال پہلے محلہ سلطان بازار میں ایک مرکز بہبودی اطفال قایم کیا گیا تھا۔ علاقہ رزیڈنسی کے استرداد کی تاریخ تک اس مرکز کا انتظام اور اس کے اخراجات کی پابجائی ہندوستانی انجمن صلیب احمر کی شاخ سکندرآباد کے ذمہ تھی۔ سنہ ١٣٤٠ف میں مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر آنجہانی کی دلچسپی کے باعث محلہ دارالشفاء میں ایک مرکز وجود پذیر ہوا اور راجہ سر بنسی لال موتی لال کے فیاضانہ عطیہ سے محلہ بیگم بازار میں بھی اسی طرح کا ایک مرکز قایم کیا گیا۔ جس کا افتتاح سنہ ١٣٤٣ف میں سرکاری طور پر عمل میں آیا۔ محلہ بوگل کنٹہ میں ڈاکٹر ایس راجو کی علو ہمتی سے جو بلدی مرکز قایم ہوا تھا اسے سنہ ١٣٤٩ف میں بلدیہ حیدرآباد نے مرکز بہبودی اطفال و فلاح زچہ میں تبدیل کردیا ہے۔ ہرا نے پل کے قریب لیڈی حیدری میموریل سنٹر (Lady Hydari Memorial Centre) کی تعمیر تکمیل پاجانے کے بعد شہر حیدرآباد میں بہبودی اطفال و فلاح زچہ کے کل پانچ مرکز ہوجائینگے۔

عملہ اور نگرانی

ہر ایک مرکز میں ایک معائنہ کنندہ ڈاکٹر (Health Visitor) ایک تربیت یافتہ دائی ایک فراش۔ ایک آیا اور ایک چپراسی متعین ہیں۔ سلطان بازار کے مرکز میں جہاں (١٦) بچوں کی گنجایش رکھنے والی ایک ”پرورش گاہ“ (Creche) بھی موجود ہے ایک زاید آیا مامور کی گئی ہے۔ سنہ ١٣٤٩ف تک ان مرکزوں کا انتظام محکمہ طبابت و صحت عامہ کے تفویض تھا اور ان کے اخراجات کا بار بلدیہ پر عائد ہوتا تھا۔ لیکن سنہ مذکور میں سارے انتظامی اختیارات بھی بلدیہ کے تفویض ہوگئے۔ ان مرکزوں کے سالانہ اخراجات (٢١١٩٣) روپے ہیں۔

شرح اموات میں کمی

ان کارروائیوں کا راست نتیجہ زچاؤں اور بچوں کی شرح اموات میں نمایاں کمی کی شکل میں رونما ہوا۔ چنانچہ شہر حیدرآباد میں ان مرکزوں کی نگرانی کی بدولت سنہ ١٣٤٩ف میں فی ہزار زچگیاں ماؤں کی تعداد اموات ٢٨٫٤ اور بچوں کی تعداد اموات ١٢٨ رہی۔

ھلتھ وزیٹر کا کام

سنہ ۱۳۵۰ف میں سلطان بازار - دارالشفاءاور بیگم بازار کے مرکزوں میں زچگی سے قبل (۱۸۶۸) حاملہ عورتوں کا علاج کیا گیا - اور تینوں مقامات کے ھلتھ وزیٹرز کے زیر نگرانی (۱۳۰۷) زچگیاں کرائی گئیں ان عہدہ داروں نے حاملہ عورتوں کے گھروں پر (۱۹۳۱۳) مرتبہ معائنہ کیا تاریخ پیدائش سے پانچ سال کی عمر تک بچوں کی صحت اور تندرستی پر نگرانی قایم رکھی - ان فرایض کے علاوہ انہوں نے سالانہ پندرہ دائیوں کو زچگی کے جدید طریقوں کی تربیت دی ہے - ان دائیوں کا نصاب یکسالہ ہے - جس کی تکمیل کے بعد امتحان لیا جاتا ہے - یہ دائیاں خانگی طورپر جتنی زچگیاں کرتی ہیں ان سے ھلتھ وزیٹرز کو بھی واقف رکھتی ہیں اور اگر کوئی دشواری لاحق ہوتوان سے مشورہ کرتی ہیں -

خوراک کا انتظام

حاجتمند عورتوں اور بچوں کو دودھ - مچھلی کا تیل کیلسئم ھڈیوں کاشوربہ - ٹمالو اور دوسری غذائیں روزانہ تقسیم کیجاتی ہیں پبلک ھمدردی کا جذبہ رکھنے والی بارہ خواتین کی ایک مجلس بھی تشکیل دی گئی ہے جو ان مرکزوں کی سرگرمیوں کی رھبری کے لئے مجلس مشاورت کا کام دیتی ہے -

انتظام میں مرکزیت

متذکرہ بالا عملہ کے علاوہ حکومت سرکارعالی نے ماہ دے سنہ ۱۳۴۹ف میں بہبودی اطفال و فلاح زچہ کےلئے ایک خاتون مڈیکل آفیسر کی جایداد قایم کی ہے اس جائداد پر ڈاکٹر مسز مقبول علی کا تقرر ہوا ہے - اس کے اخراجات کا بار محکمہ طبابت و صحت عامہ برداشت کریگا - اس خاتون کا فرض یہ ہوگا کہ اس سلسلہ کی جملہ کوششوں میں باھمی ربط و تعاون برقرارر کھے اور ان میںسرعت رفتار پیدا کرے - فانوسی تقاریر کے ذریعہ شعور عامہ بیدار کرنے کےلئے گرل گائیڈز-طالبات- شادی شدہ عورتوں اور مقامی غیر تربیت یافتہ دائیوں کو اس ضمن میں تعلیم و تربیت دے - بچوں اور زچاؤں کی اموات کے اسباب کی تحقیق و تفتیش کرے اور لاعلمی وجہالت کے باعث حاملہ عورتوں اور نو عمر بچے جن بیماریوں اور مصیبتوں کا شکار ہوجاتے ہیں ان کے دفعیہ کی مناسب تجاویز پیش کرے -

خاتون مڈیکل آفیسر کے فرائض

خاتون مڈیکل آفیسر کے فرایض میں یہ بھی داخل ہے کہ طبی معائنہ کنندگان کے ھمراہ ان گھروں کادورہ کرے جہاں سے کہ ان کی خدمات کےلئے درخواست آئی ہو - قبل ولادت اور بعدولادت (Pre natal and Anti natal) طبی علاج کےلئے مرکزوںمیں جو شفاخانے موجود ہیں ان کا انتظام بھی اسی کے تفویض ہے روزانہ وہ ان مرکزوں کا معائنہ کرتی اور ماؤں اور بچوں کو صحت کے بارے میں مشورہ دیتی ہے اور اگر ضرورت ہوتو علاج کے لئے موزوں سرکاری ھسپتالوں اور دوا خانوں میں رجوع ہونے کی ھدایت کرتی ہے - مرکزوں میں ماؤں کو "حفظان طب" سکھایا جاتا ہے اور یہ امر ان کے ذھن نشین کردیا جاتاہے کہ ان مرکزوں میں بیماریوں کو لاحق ہونے سے قبل ھی روکنے کی تدابیر سیکھی جاسکتی ھیں لیکن ان کا علاج یہاں نہیں ہوتا -

بعض اعداد وشمار

سنہ ۱۳۵۰ف میں خاتون مڈیکل آفیسر نے شہر حیدرآباد کے جملہ ھسپتالوں اور دوا خانوں کے طبی عہدہ داروں اور میڈیکل اگزامنر صاحب نارائن گولہ کی دلی تائید اور تعاون سے حسب تفصیل ذیل طبی معائنے کئے اور ضروری چارہ کاراختیار کیا۔

وہ حاملہ عورتیں جن کا قبل از زچگی طبی معائنہ کیاگیا............... ۱۸۶۸

وہ حاملہ عورتیں جنہیں علاج کےلئے رجوع شفاخانہ ہونے کی ھدایت دی گئی .. ۳۰۰

وہ حاملہ عورتیں جنہیں خون کے امتحان کےلئے رجوع شفا خانہ ہونے کی ھدایت دی گئی ۱۲۹

وہ حاملہ عورتیں جنہیں وکٹوریا زنانہ ھسپتال کی خاتون دندان ساز کے پاس رجوع ہونے کی ھدایت دی گئی ۳۰

ان حاملہ عورتوں کی تعداد جن کا قبل از زچگی طبی امداد کے شفاخانوں میں معائنہ کیاگیا.................. ۰۰

ان زچگیوں کی تعداد جو مرکزوں کی زیر نگرانی کرائی گئیں ۱۳۰۷

زچگی کے بعد طبی معائنے ۳۷

زچگی کے بعدخون کامعائنہ (جن صورتوں میں بچہ بے حس و حرکت پیدا ہواتھا) ۳۰

وہ مائیں جن کے خون کا معائنہ کیاگیا (ایسی مائیں جو زچگی سے قبل مرکز میں رجوع نہیں ہوئی تھیں)........... ۳۰

معائنہ کنندہ طبی کے ھمراہ ایسے مکانوں کا معائنہ جہاں زچگی ہوئی ہو ۲۷

ان بچوں کی تعداد جن کا طبی معائنہ مرکزوں میں عمل میں آیا ۳۱۹۲

وہ بچے جنہیں شفاخانوں میں رجوع ہونے کی ھدایت دی گئی ۱۹۶۲

وہ بچے جنہیں بالائے بنفشی شعاعوں (Ultra Violet Rays) کے علاج کےلئے دوا خانہ عثمانیہ میں رجوع ہونے کی ھدایت دی گئی ۱۰۰

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۸)

ممالک محروسہ میں تغذیہ کا مسئلہ

بعض علاقوں سے خوراک کے نقائص دور کرنے کے لئے تجویزیں مرتب کی گئیں

غذاؤں کے جائزہ کے نتائج

سنہ ۱۹۴۰ع میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے احکام مبارک کی تعمیل میں ممالک محروسہ سرکارعالی میں تغذیہ کے مسئلہ پر تحقیقات شروع ہوئیں جو اب تک جاری ہیں ان کے نتائج یکجا کئے جارہے ہیں ۔ ابتدائی اٹھارہ ماہ کے دوران میں مختلف اضلاع کی نسبت جو اعداد و شمار فراہم ہوے ہیں ان سے متعلقہ علاقوں میں خوراک کے نقائص کی بابت متعدد نتائج اخذ کئے گئے ہیں اور ان نقائص کو دور کرنے کے لئے محکمہ طبابت و صحت عامہ کی جانب سے تجویزیں مرتب ہورہی ہیں جن سے اس مملکت کی آئندہ زرعی پالیسی پر دور رس اثرات نمایاں ہونگے ۔

مرض پلگرا

تعلقہ سدی پیٹھ ضلع میدک میں پلگرا (Pellagra) کے مریض پائے گئے ۔ یہ مرض ناقص غذا کے سبب لاحق ہوجاتا ہے ۔ ابتداء بدن کے جو حصے کھلے رہتے ہیں وہاں کی جلد اور زبان اور آنتیں متاثر ہوجاتی ہیں بعد ازاں اعصاب اور دماغ پر اثر پڑتا ہے ۔ یہ مرض تعلقہ مذکور کے ایسے حصوں میں موجود ہے جہاں مکئی کی کاشت ہوتی ہے اور وہی غذا کا اہم ترین جزو ہے۔ اس کے قریبی علاقوں میں جہاں چاول گیہوں اور جوار کا استعمال ہوتا ہے اس مرض کا پتہ نہیں چلا ۔ بعض جگہ بالکل غریب لوگ بھی جن کی غذا نہایت ہی معمولی تھی مرض پلگرا میں مبتلا پائے گئے اس لئے جن علاقوں میں یہ مرض شائع ہے وہاں کی مروجہ خوراک کے بالکل بدل دئے جانے پر زور دیا گیا ہے اور سررشتہ زراعت سرکار عالی سے سفارش کی گئی ہے کہ وہ ان علاقوں میں مکئی کے بجائے جوار اور راگی کی کاشت پر اپنی توجہ مرکوز کرے ۔

چاول کے نقائص

جن رقبوں میں چاول کا استعمال ہوتا ہے وہاں کے غریب طبقہ کی جانب بھی سررشتہ مذکور کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے ۔ یہ لوگ صرف چاول اور چٹنی یا اچار کا استعمال کرتے ہیں ۔ ان کی حد تک تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس غذا کی افادیت میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ اضلاع تلنگانہ میں جہاں چاول کا زیادہ استعمال ہوتا ہے جوار اور راگی کی کاشت کروائی جائے ۔

دالوں کا نہایت ہی کم استعمال

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ چاول کھانے والے دالوں کا استعمال بہت کم مقدار میں کرتے ہیں حالانکہ دالوں میں بعض ایسے ضروری اجزا پائے جاتے ہیں جو چاول میں موجود نہیں ۔ اس نقص کو رفع کرنے کے لئے مشورہ دیا گیا ہے کہ سررشتہ زراعت چاول کے علاقہ میں دالوں کی کاشت وسیع پیمانہ پر کروائے اور اس مقصد کے تحت عمدہ ترقی یافتہ اقسام استعمال کروائے ۔

ترکاریاں زیادہ مقدار میں استعمال کی جائیں

اضلاع میدک ۔ محبوب نگر اور رائچور میں خوراک کا جو جائزہ لیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ دیہی رقبوں میں ترکاریاں بہت کم استعمال کی جاتی ہیں ۔ حالانکہ خواہ کسی قسم کی ترکاری استعمال کی جائے غذائیت میں کافی اضافہ ہوجائے گا ۔ مثال کے طور پر بتلایا گیا ہے کہ چاول کے ساتھ ساگ بھاجی کا استعمال نہایت ضروری ہے کیونکہ ان میں حیاتین ''الف'' (A) اور ''ج'' (C) اور کیلشیم موجود رہتا ہے ۔ اسلئے محکمہ طبابت و صحت عامہ نے سررشتہ زراعت سے خواہش کی ہے کہ وہ ساگوں کی وسیع کاشت کروائے ۔ جن دیہات میں کھاد اور پانی وافر مقدار میں فراہم ہوسکے وہاں ساگ ترکاری کے باغیچہ لگانے کی ضرورت بھی خاص طور پر جتلائی گئی ہے ۔

پالم پیٹہ کا قدیم دیول

ورنگل میں کاکتیہ راجاؤں کی یادگاریں

دور وسطی کے شاندار دکنی مندر

ہندوؤں ... کی قابل دید یادگاریں قلمرو ئے سرکار عالی میں ... سے موجود ہیں جن میں سے بعض تو ... کی ابتدائی صدیوں میں تعمیر پائی تھیں۔ مقبرے قلعے مندر اور مسجدیں تالاب ... و آب رسانی کے انتظامات کی شکل میں دکن کے زمانہ قدیم نے جگہ جگہ اپنے نقوش چھوڑے ہیں - جن سے یکے بعد دیگرے مختلف شاہی گھرانوں کا عروج و زوال آشکار ہے - آندھرا راشٹر کوٹ چالوکیہ - خلجی - بہمنی اور قطب شاہی فرمانروا یہاں بر سر اقتدار ہوے اور گزر بھی گئے - لیکن انہوں نے آرٹ فن تعمیر اور فکر و تخیل کا شاندار ورثہ چھوڑا ہے - کاکتیہ خاندان نے جو چالوکیہ گھرانے کی شاخ ہے ورنگل کو اپنا پایہ تخت بنایا اور گیارھویں صدی عیسوی سے کئی صدیوں تک حکمرانی کرتے رہے - کاکتیہ حکومت کے متعدد آثار ورنگل کے اطراف و اکناف میں پائے جاتے ہیں - ان میں ہنمکنڈہ کا دیول ہزار ستون اور قدیم موضع رامپا (حال موضع پالم پیٹہ تعلقہ ملگ ضلع ورنگل) کے مندر بہت شاندار ہیں - رامپا کے مندر تعداد میں آٹھ ہیں جن میں سب سے بڑا دیول جو رامپا کا دیول کہلاتا ہے مشہور و معروف ہے - اس دیول کے احاطہ ہی میں اور تین مندر ہیں - بقیہ چار رامپا کے تالاب کے قریب بڑے دیول سے ساڑھے ... کی دوری پر مختلف جگہوں پر واقع ہیں - اس تالاب کے مشرق جانب ایک زبردست بند ہے جو کاکتیہ دور میں فن تعمیر کے کمال کی شہادت فراہم کرتا ہے -

سر رشتہ آثار قدیمہ سرکار عالی کے زیر نگرانی پالم پیٹھ کے بڑے دیول کا ایک عام منظر

رامپا کا دیول

رامپا کے دیول کے ... مشہور گھنا جنگل ہے جس میں شیر اور دوسرے خطرناک جنگل جانور کثرت سے موجود ہیں - اس دیول کے اطراف (۹) فیٹ اونچی اور ... ½ فیٹ چوڑی زبردست حصار ہے جو زیادہ اونچی نہیں - اس کی لنبائی شرقاً غرباً (۲۷۲) فیٹ اور شمالاً جنوباً (۲۹۰) فیٹ ہے -

پالم پیٹھ کے بڑے دیول کی جانبی مورت - اس قسم کی ایک درجن مورتیں اس دیول کو زینت دے رہی ہیں یہ مورتیں عورتوں کی ہیں اور تقریباً قد آدم ہیں -

مورتوں سے آراستہ دروازے

اس حصار میں دو پست دروازے ایک دوسرے کے مقابل واقع ہیں دونوں پر دربانوں اور دیوتاؤں کے نفیس مجسمے تراشے گئے ہیں - مشرقی دروازے کی مورتیاں اب تک صحیح سالم ہیں - اس دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک منہدم شدہ منڈپ کے آثار ملیں گے جس کی کرسی کافی اونچی ہے - کرسی کے بیرونی رخ پر بیل پھول اور ہاتیوں اور مطربوں کی تصویریں سلسلہ وار بنائی گئی ہیں - یہ دراصل نندی منڈپ تھا مگر مقدس نندی (بیل) اب دیول کے مشرقی پیش دالان میں رکھا گیا ہے - اور فن مجسمہ سازی کا شاہکا ہے -

صدر دیول

صدر دیول میں سنگ [illegible] نے موجود ہیں - اس [illegible] صلیبی وضع کا ہے - جس [illegible] کہ مندر کے اطراف دس [illegible] جگہ رہ جاتی ہے - اس جگہ پر کھڑے ہو [illegible] ون کو اچھی طرح دیکھ سکیں [illegible] جانب آراستہ ہے - ان [illegible] بازی گروں - مطربوں اور ناچنے والیوں کی کئی تصویریں شامل ہیں - جو مختلف حالتوں میں دکھائی گئی ہیں - دیول تک پہنچنے کے لئے جو گلیاریاں ہیں ان کے دروازوں پر دونوں جانب چھجوں کے نیچے زنانی مورتیں بنائی گئی ہیں - یہ مورتیں تقریباً قد آدم ہیں اور جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے چکنے سیاہ پتھر میں بڑے احتیاط کے ساتھ تراشی گئی ہیں - یہ مورتیں اس مندر کی نمایاں خصوصیت ہیں لیکن محض آرایش کے لئے بنائی گئی ہیں - ان سے کوئی خاص تعمیری مقصد وابستہ نہیں دروازوں کے جانبی [illegible] ون (Figure Brackets) کے بارہ جوڑے تو عورتوں کے ہیں بقیہ ویالی (روایتی شیر) کے مجسمے ہیں جن کو ہاتھیوں کے سروں پر سہارا گیا ہے -

اندرونی نقش ونگار

دیول کے اندر سنگ تراشی اور مجسمہ سازی کے نہایت ہی دلفریب نمونے ہیں جن میں قدیم روایتی قصوں - راماین - پران اور زمانہ مابعد کی مقدس کتابوں کے مناظر دکھائے گئے ہیں - ستونوں کی ترتیب ایسی ہے کہ اس سے چھت کے کئی قطعے بن گئے ہیں - ہر قطعہ میں اعلی قسم کی سنگ تراشی کی گئی ہے - اور کھلے ہوے کنول سے لیکر شہد کے چھتے کی وضع تک ہر قسم کے بیل پھول اور ہندسی شکلیں بنائی گئی ہیں -

عالی شان طرز تعمیر

تمام عمارت کا طرز تعمیر نہایت عالیشان ہے - دوسری تین دیولوں کا بھی یہی حال ہے - جو بڑے دیول کے دونوں جانب کچھ ہی فاصلہ پر واقع ہیں - اونچی کرسی بلند ستون وسیع ہال - بھاری بھاری چھت کی سلیں - اور شان دار کلس یہ سب اپنے معماروں کے بلند حوصلے اور وسعت نظر کی گواہی دیتے ہیں - اس مندر سے دو وسطی میں دکنی فن تعمیر کا کمال ظاہر ہے -

دوسرے دیول

بڑے دیول کے احاطہ میں تین چھوٹے مندر بھی ہیں - جو شاید تہواروں کے [illegible] ہی - ان میں بھی تعمیری خوبیاں موجود [illegible] سی حد تک یہ بھی سنگتراشی کے اچھے نمونوں سے آراستہ ہیں لیکن بقیہ چار دیولوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے - ان میں سے بہترین مندر طرز تعمیر او [illegible] کے اعتبار سے بڑے دیول کے مشابہ ہے یہ شیو کی پوجا کے لئے مخصوص تھا - اس کے دالان کے اطراف نفیس جالی ہے اور دیواروں کے دونوں جانب سنگتراشی کی گئی ہے - تینوں دیولوں کے پاکھوں - سردلوں [illegible] بنائی گئی ہیں - جانبی جالیاں نہایت نازک ہیں - ان دیولوں کی بیرونی جانب بھی اسی طرح ابھری ہوئی مورتیں دیوتا دیویاں پرند بیل پھول [illegible] گئے ہیں [illegible] شکستہ حالت میں موجود [illegible] خصوصیت موجود ہیں ان سب کا [illegible] یکساں ہے جہاں بھی سنگتراشی کا کمال تو دکھایا گیا ہے - [illegible] جاندار معلوم ہوتی ہیں [illegible]

کاشت کاروں کے ساتھ رعایتیں

گزشتہ سال کی ناکافی بارش کے نتائج

چارہ کی کمی کی تلافی

گزشتہ سال مان سون بارش نہ ہونے کے باعث ملک سرکارعالی کے دونوں خطوں یعنی تلنگانہ اور مرہٹواڑی میں۔ خریف کی کاشت معمول سے نصف رقبہ زمین میں کی گئی ۔ آبی کاشت بھی نہ ہوسکی کیونکہ تالابوں میں جس قدر پانی تھا وہ آبی فصل کے لئے ناکافی تھا ۔ علاقہ تلنگانہ میں اضلاع نظام آباد اور عادل آباد کے علاوہ صرف انھی مقامات میں آبی کاشت ہوسکی جہاں آب پاشی کے قابل اعتماد ذریعے موجود تھے بقیہ تمام علاقہ میں پانی کے انتظار میں تخم ریزی کا زمانہ گزر گیا اور آبی فصل کی کوئی توقع نہ رہی ۔ ضلع نلگنڈہ کے تعلقات مریال گوڑہ اور دیورکنڈہ میں مطلق بارش نہ ہونے کے باعث نہایت تشویش ناک حالات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا ۔ چارہ نہ ملنے کی وجہ سے مویشی مررہے تھے اور ہزار دقتوں کے بعد بھی کاشت کاروں کو کہیں ملازمت نہ مل سکی حکومت سرکارعالی کے محکمہ مال گزاری نے فوراً تلافی کے لئے امدادی تدابیر شروع کردیں تاکہ اس صورت حال کا مقابلہ کیاجائے اور خاص طور پر چارہ کی کمی کا علاج ہو ۔

امدادی تدبیریں

مجلس قحط کی گرانی کمیٹی نے ۱۴ - آبان سنہ ۱۳۵۰ ف کو ایک اجلاس منعقد کیا اور اس صورت حال کے متعلق اضلاع کی رپورٹوں کی جانچ پڑتال کی اور یہ تجویز کی کہ چارہ کی فراہمی کے لئے اور بھی تدبیریں اختیار کرنے کے علاوہ آبی فصل کے تحت تری زمینوں میں فوراً چارہ وغیرہ اگانے کا انتظام کیاجائے ان تجویزوں کے مطابق محکمہ مالگزاری نے کاشت کاروں کے ساتھ حسب ذیل رعایتیں برتنے کا تصفیہ کیا۔

(الف) سال حال سنہ ۱۳۵۱ف میں ان زمینات کا محصول نہ لیاجائے جو باؤلیوں کے پانی سے کاشت کی گئی ہوں بشرطیکہ رعایا چارہ فراہم کرنے والی فصلیں مثلاً جوار مکئی اور باجرے کی کاشت کرے۔ یہ رعایت تمام ضلع نلگنڈہ اور ضلع ورنگل کے تعلقات کھمم ومدھرہ ضلع رائچور کے تعلقات مانوی ۔ سندھنور ۔ دیودرگ اور رائچور ۔ ضلع عثمان آباد کے تعلقات لاتور اور پرینڈہ اور ضلع گلبرگہ کے تعلقات یادگیر ۔ شوراپور شاہ پور اور اندولہ کے کاشتکاروں کے ساتھ کی جائے ۔

(ب) رعایا کو اجازت دی جائے کہ وہ سرکاری ذرائع آب رسانی سے احتیاط کے ساتھ کم مقدار میں پانی حاصل کرکے چارہ اور اجناس کی کاشت کریں ۔ یہ اجازت اضلاع کریم نگر نلگنڈہ ۔ ورنگل محبوب نگر اور باغات کے تمام تعلقات میں

نیز ضلع رائچور کے تعلقات دیودرگ ۔ سندھنور مانوی و رائچور اور ضلع گلبرگہ کے تعلقات یادگیر۔ شاہپور ۔ شوراپور اور اندولہ میں تمام کاشتکاروں کو دی جائے گی ۔ یہ بھی طے پایا کہ اس اجازت کے تحت پانی کی کمتر تعداد استعمال کرکے اجناس اور چارہ کی جو کاشت کی جائے اس پر متعلقہ تعلقوں کے خشکی دھارے کی زیادہ سے زیادہ مقدار کا ڈیڑھ گنا محصول لیاجائے اور تابی فصل کے وقت ان فصلوں کی کٹوائی ہو ۔

دوسری رعایت

بعداز اں اور ایک جلسہ میں گرانی کمیٹی نے سفارش کی کہ کاشتکاروں کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ کرشنا ۔ ڈنڈی اور موسی جیسے دریاؤں کا پانی لے کر چارہ فراہم کرنے والے اجناس کی کاشت کریں ۔ کمیٹی مذکور نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ اس طرح جو زمینات کاشت کی جائیں ان سے صرف مقامی خشکی دھارے کی زیادہ سے زیادہ رقم لی جائے ۔

تجویزیں منظور ہوئیں

مجلس قحط نے یہ ساری تجویزیں قبول کرلیں ۔ بعدازان حکومت نے انہیں منظور کیا ۔ ساتھ ہی صوبہ دار صاحب میدک کی سفارش پر یہ تصفیہ کیا گیا کہ ضلع میدک کے تعلقہ سدی پیٹھ میں بھی اسی نوعیت کی رعایتیں برتی جائیں جو نلگنڈہ محبوب نگر اور باغات کے معمولی طور پر کاشت ہونے والی زمینات کے سلسلہ میں منظور کی گئی ہیں ۔

تابی فصل

تابی فصل کے متعلق محکمہ مالگذاری نے حسب ذیل سفارشات کی ہیں :--

(الف) تابی کاشت صرف تہ بندی کی زمینات میں کی جائے جو . . یا ۵۰ سے زیادہ تہ بندی زمین رکھنے والے تالابوں کے تحت ہوں ۔

(ب) تہ بندی علاقہ کے سوا رعایا کو زیادہ سے زیادہ وسیع رقبۂ زمین پر چارہ اگانے کی اجازت دی جائے ۔

(ج) جن تالابوں کی تہ بندی زمین پچاس ایکڑ سے کم ہو وہاں کی رعایا کو چارہ اگانے کی ترغیب دی جائے لیکن جبر کیا نہ جائے ۔

نتائج

اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے حکومت نے جو مختلف تدبیریں اختیار کی ہیں ان کے نتائج پرویرا اور پالیر کے

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۵)

حیدرآباد اسٹیٹ بنک

ممالک محروسہ میں صنعت وحرفت کے فروغ کو تقویت ہوگی

افتتاحی رسم کے وقت نواب سرعقیل جنگ بہادر کی تقریر

آنریبل نواب سرعقیل جنگ بہادر رکن تجارت و صنعت وحرفت سرکارعالی نے ۷ اپریل ۴۳ - خورداد سنہ ۱۳۵۱ ف کو ایک جلسہ کی صدارت فرمائی جو سرکاری طور پر حیدرآباد اسٹیٹ بنک کے افتتاح کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر نواب صاحب نے فرمایا کہ یہ بنک نہ صرف اس ریاست ابدمدت کی تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں کے سلسلہ میں ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کرے گا بلکہ ذہین ملکی افراد کے لئے ملازمت کے مواقع بھی فراہم کریگا۔

دیرینہ ضرورت کی تکمیل

" نواب سرعقیل جنگ بہادر نے فرمایا" عالیجناب نواب صدراعظم بہادر کی ناگزیر غیر موجودگی کی وجہ سے جو سرکاری کام پر تشریف لے گئے ہیں آج کے فریضہ کی ادائی کی عزت مجھ کو عطا فرمائی گئی ہے۔

قبل اس کے کہ میں بنک کا رسمی طور پر افتتاح کروں میں اس امر کا اظہار مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ بنک اس ریاست ابدمدت اور اس کی رعایا کی ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کریگا - اس بنک کے قیام سے نہ صرف ملکی اشخاص کے لئے ملازمت کا ایک نیا میدان کھل جائیگا بلکہ ممالک محروسہ میں صنعت وحرفت کے فروغ کو تقویت حاصل ہوگی زراعت کی ترقی میں مدد ملے گی اور ملک کی عام معاشی زندگی کے لئے یہ بنک ممدو معاون ثابت ہوگا۔

سکہ کی ترویج کا انصرام

اس کے علاوہ اسٹیٹ بنک ریاست کے سکہ کی ترویج کا انصرام اور حکومت کے قرضہ اور دیگر بنکی کاروبار کا انتظام کرے گا۔ اس صنعتی دور میں کوئی ملک صنعتی ترقی اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک کہ اس قسم کا بنک مستحکم وسائل کے ساتھ موجود نہ ہو۔

حکومت کی تائید

یہ امر کہ اسٹیٹ بنک کے سرمایہ میں حکومت کا ۵۱ فی صد حصہ ہے اور اقلا ۳ فی صدی منافعہ کی طمانیت بھی حکومت کی جانب سے دی گئی ہے اس کا ضامن ہے کہ اس بنک کی ساکھ نہ صرف اھل ملک میں بالعموم اور بالخصوص کاروباری طبقہ میں قائم ہوجائے گی بلکہ بیرون ملک بھی اس کا اثر اچھا مترتب ہوگا۔

اور ایک شاندار کارنامہ

حضرت بندگان عالی مدظلہ العالی کے دور حکومت میں جہاں بہت سارے اصلاحات اور ترقیات روبہ عمل آئی ہیں وھاں اسٹیٹ بنک کا قیام بھی ایک نمایاں حیثیت سے تاریخ ممالک محروسہ کے قرطاس پر جگہ پائے گا۔

میں اب اسٹیٹ بنک کا افتتاح کرتا ہوں اور صمیم قلب سے دعا کرتا ہوں کہ اس بنک کا مستقبل کامیاب ہو اور یہ ملک اور رعایا سے سرکارعالی کی مزید خوش حالی کا باعث ہو اور حضرت ظل سبحانی کو بہ افضال ایزدی عمر نوح عطا ہو تا کہ حضور پرنور کے زیر سایہ یہ ملک ہمیشہ پھولتا پھلتا رہے۔

بسلسلہ صفحہ ۴

اسسٹنٹ انجینیر نے اپنی رپورٹ میں روشنی ڈالی ہے - یہ رپورٹ سال حال کے پانچ مہینوں کی مدت سے متعلق ہے جو ۱۰ فروردی پر ختم ہوتی ہے - اسسٹنٹ انجینیر نے بتلایا ہے کہ پانی کی جومقدار رعایا کو مل سکتی تھی وہ صرف (۹۰۰) ایکڑ زمین کو سیراب کرنے کے قابل تھی - جس سے رعایا کو زیادہ سے زیادہ (۹۰۰) کھنڈی دھان مل سکتے تھے اس طرح حکومت کو ۱۲ روپیے فی ایکڑ کے حساب سے زیادہ سے زیادہ (۱۰۸۰۰) روپیے مالگزاری وصول ہوسکتی تھی - لیکن حقیقی صورت حال یہ ہے کہ (۱۱۰۰) ایکڑ میں جوار کی کاشت کی گئی اور رعایا کو (۵۰۰) کھنڈی جوار حاصل ہونے کے علاوہ چارہ کی کثیر مقدار ہم دست ہوئی - دوسری جانب حکومت کو (۱۵۰۰۰) روپیے رقم مالگزاری مل

قدیم اور جدید حیدرآباد

فوٹو راجہ دین دیال

تمام ہندوستان میں شاید ہی کوئی ایسا مقام ہوگا جہاں حیدرآباد کی طرح طب یونانی کو فروغ حاصل ہو اور جہاں کے عوام علاج پر اسی قدر اعتقاد رکھتے ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ یونانی طریقہ علاج کے احیاء اور ترقی کے لئے جو کوششیں جاری ہیں ان میں اعلحضرت بندگان عالی خلداللہ ملکہ وسلطنتہ کی ذاتی دلچسپی اور حوصلہ افزائی کو بہت بڑا دخل ہے آج سے کوئی پچاس سال پہلے سنہ ... ف میں پہلی مرتبہ طب یونانی کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا اور اعلحضرت غفران مکان نے بلدہ حیدرآباد میں شفاخانہ یونانی اور ایک مدرسہ طبیہ قایم کرنے کی منظوری عطافرمائی ۔ سنہ ۱۳۲۶ف میں اعلحضرت فرمانروا ے حال نے ان دونوں اداروں کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک تفصیلی اسکیم طلب فرمائی جس کی وجہ سے کئی اصلاحات عمل میں آئیں ۔ آٹھ سال بعد ایک اور فرمان مبارک شرف صدور لایا جس کے ذریعہ طب یونانی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو مدنظر رکھتے ہوے عمارت کی توسیع کا حکم فرمایا گیا اور اس غرض کے لئے ۸ لاکھ کی رقم منظور ہوئی ۔ آج سے دو سال پہلے اعلحضرت نے بہ نفس نفیس شفاخانہ کی نئی عمارت کا رسمی افتتاح فرمایا اور اس کا نام "یونانی صدر شفاخانہ نظامیہ" رکھا گیا ۔ یہ عمارت جس کی تصویر اوپر پیش کی گئی ہے قلب شہر میں چارمینار کے قریب واقع ہے ۔ یہ شفاخانہ تمام ہندوستان میں جدید وضع کا واحد شفاخانہ ہے نظامیہ طبی کالج کا تعلق اسی شفاخانہ سے ہے جہاں طالب علموں کو طبیب مستند اور طبیب ماہر کی اسناد کے لئے تربیت دی جاتی ہے ۔ دونوں جماعتوں کے نصاب کی مدت علی الترتیب تین اور پانچ سال ہے ۔

اس شفاخانہ میں غیر مقیم مریضوں کے شعبہ کے علاوہ مقیم مریضوں کے تین وارڈ اور ایک زنانہ وارڈ ہے جن میں ۱۰ مریضوں کیلئے مفت قیام و علاج کی گنجایش رکھی گئی ہے ۔ جراحت خانہ معمل نرسوں کی اقامت گاہ اور دواؤں کا مخزن بھی موجود ہے ۔ اس طرح وہ جملہ سہولتیں موجود ہیں جن کا جدید قسم کے شفاخانے میں موجود ہونا لازمی ہے ۔ مزید گنجایش فراہم کرنے کے ... روپیوں کی اور ایک رقم منظور ہوئی ہے ۔

... خانہ کی دو اہم خصوصیتیں ہیں جو فوراً دیکھنے والے کی توجہ اپنی طرف منعطف کرلیتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ سارے شفاخانہ میں حتی کہ باورچی خانہ میں بھی صفائی کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ کل فرنیچر اور ساز و سامان ہندوستان ہی میں بنایا ہوا ہے ۔

تجارتی اور فصل واری اطلاعات

حکومت سرکار عالی کے محکمه اعداد شمار نے ارنڈ ـ نیشکر مونگ پھلی ـ تل اور دیگر روغنی تخموں کی فصلوں کی نسبت اس سال کی آخری پیش قیاسی کے طور پر اعداد شمار شائع کردیے ہیں ـ گزشته سال مان سون بارش ناکافی ہونے کے باعث موجوده موسم (سنه ۱۹۴۱ع سنه ۱۹۴۲ع) میں ان فصلوں کی پیداوار (سنه ۱۹۴۰ع ـ سنه ۱۹۴۱ع) کے اعداد کے مقابله میں بیس پچیس فی صد کم رہے گی ـ

ارنڈ

موجوده موسم میں ارنڈی کی کاشت کے متعلق جو یادداشت مرتب کی گئی ہے اس کے بموجب تمام ہندوستان میں تقریباً (۹۳۱۰۰۰) ایکڑ میں ارنڈ کی کاشت کی گئی حالانکه گذشته سال (۱۰۲۱۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت تھے ـ اس طرح ۹ فیصد کی کمی ظاہر ہے ـ حاصل پیداوار بھی تخمینه کے بموجب (۸۹۰۰۰) ٹن رہے گی ـ گذشته سال (۱۰۵۰۰۰) ٹن حاصل ہوئے تھے گویا پیداوار میں ۱۵ فی صد کی کمی واقع ہوگی ـ بہرحال اس فصل کی عام حالت ٹھیک بتلائی جاتی ہے ـ

ممالک محروسه سرکار عالی

حیدرآباد میں ارنڈ کی کاشت ہندوستان کے دیگر صوبوں اور ریاستوں سے زیاده ہوتی ہے ـ چنانچه یہاں (۳۰۶۷۰۹) ایکڑ زیر کاشت رہے گذشته سال کا عدد (۳۱۰۱۷) ایکڑ ہے مدراس (۲۴۵۰۰۰ ـ ایکڑ) اور میسور (۱۰۳۰۰۰ ـ ایکڑ) کا دوسرا اور تیسرا نمبر ہے ـ سال گذشته کے (۳۹۱۱۶) ٹن کے برخلاف اس سال حیدرآباد میں (۳۰۲۸۰) ٹن ارنڈ حاصل ہونے کی توقع ہے ـ ارنڈ کی کاشت تمام ریاست میں لیکن زیاده تر علاقه تلنگانه میں ہوتی ہے ـ خاص طور پر تلنگانه کے اضلاع محبوب نگر (۱۰۱۰۰۰ ـ ایکڑ) نلگنڈه (۹۶۱۸۱ ـ ایکڑ) ورنگل (۶۰۹۴۲ ـ ایکڑ) اور میدک (۲۴۳۹۴ ـ ایکڑ) میں اور مرہٹواڑه کے ضلع رائچور (۱۳۱۷۰) میں ارنڈ کی کاشت کی جاتی ہے ـ اس سال فی ایکڑ (۱۹۰) پونڈ وزن یا تقریباً ۹۵ سیر ارنڈ حاصل ہونے کی توقع ہے ـ سال گذشته فی ایکڑ (۲۰۳) پونڈ وزن ارنڈ حاصل ہوئی تھی ـ

ممالک محروسه میں سال گذشته کے (۴۶۴۴۰۰) ایکڑ کے برخلاف اس سال (۳۲۷۰۱۱) ایکڑ میں دوسرے روغنی تخموں کی کاشت کی گئی اس طرح اس سال ان تخموں کی (۷۹۶۸) ٹن مقدار حاصل ہونے کی توقع ہے ـ حالانکه گذشته سال (۱۶۰۳۰) ٹن حاصل ہوئے تھے ـ موسمی حالات ناموافق ہونے کے باعث ارنڈ اور دوسرے روغنی تخموں کے زیر کاشت رقبه اور تخمینی حاصل شده مقدار میں کمی واقع ہوئی ہے ـ

نے شکر

حکومت ہند کے محکمه اعداد وشمار و اطلاعات تجارتی کی عام یادداشت کے مطابق موجوده موسم (سنه ۱۹۴۱ع و ۱۹۴۲ع) میں ہندوستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں میں جمله (۳۴۶۶۰۰۰) ایکڑ میں نے شکر کی کاشت ہوئی ـ گذشته سال (۴۵۹۸۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت تھے ـ اندازه ہے که گڑ کی کل (۳۹۵۷۰۰۰) ٹن مقدار حاصل ہوگی ـ گذشته سال (۵۷۹۴۰۰۰) ٹن گڑ حاصل ہوا تھا ـ اسطرح ۳۲ فیصد کمی ظاہر ہے ـ مختلف اطلاعوں کے مطابق اس فصل کی حالت بحیثیت مجموعی اچھی ہے ـ

ممالک محروسه سرکار عالی

سنه ۱۹۳۷ع ـ ۳۸ع سے قبل کے پانچ سال کا اوسط رقبه جس میں نے شکر کی کاشت ہوئی ہندوستان کے زیر کاشت رقبه کا (۱٫۳) فیصد ہے ـ موجوده فصل میں (۴۰۵۶۶) ایکڑ میں کاشت ہوئی ـ گذشته سال متناظر مدت میں (۴۴۹۸۲) ایکڑ نے شکر کے زیر کاشت تھے ـ اس طرح اس فصل میں (۹٫۸۱) فی صد زیر کاشت رقبه گھٹ گیا ـ یه کمی ناموافق موسمی حالات کے تابع ہے ـ اندازه یه ہے که سال گذشته کے (۱۰۳۳۲۵) ٹن کے مقابله میں اس سال (۸۱۳۶۰) ٹن نے شکر حاصل ہوگی ـ اس طرح حاصل مقدار میں (۲۱۲۵) فی صد کمی ہوگی ـ

ظاہر ہے که تمام ممالک محروسه سرکار عالی میں ضلع نظام آباد میں نے شکر کی کاشت سب سے زیاده ہوتی ہے یعنی (۱۲۸۳۷) ایکڑ ـ اس ضلع کے بعد بیدر (۱۹۲۱۷) ایکڑ عثمان آباد (۵۲۸۷) ایکڑ اورنگ آباد (۹۴۵۴) ایکڑ رائچور (۳۸۳۷) اور پربھنی (۱۴۵۳) کو اہمیت حاصل ہے ـ گذشته سال کے (۵۱۴۵) پونڈ وزن کے مقابله میں اندازه یه ہے که اس سال فی ایکڑ (۴۹۲۴) پونڈ وزن نے شکر حاصل ہوگی ـ

حیدرآباد میں تل کی فصل

حیدرآباد کا رقبه اراضی جس میں تل کی کاشت ہوا کرتی ہے ہندوستان کے تل کے زیر کاشت رقبه کی (۱۱٫۳) فی صد ہے ـ اس جنس کے متعلق جو تیسری یادداشت اور تیسری اور آخری پیش قیاسی کی گئی ہے اس کے بموجب (۴۰۴۴۶۵) ایکڑ زیر کاشت تھے حالانکه گذشته سال (۴۰۰۹۰۸) ایکڑ زیر کاشت تھے یعنی (۷٫۳) فی صد کی کمی ہوئی ـ اندازه یه ہے که گذشته سال کے (۳۴۴۲۰) ٹن کے برخلاف اس سال (۳۲۸۲۷) ٹن تل حاصل ہوگی یعنی (۷٫۷۱) فی صد کمی واقع ہوگی سال گذشته کے (۱۸۶) پونڈ وزن کے برخلاف اس سال فی ایکڑ (۱۸۵) پونڈ وزن تل حاصل ہونے کی توقع ہے ـ

ممالک محروسه میں مونگ پھلی کی فصل

تیسری اور آخری پیش قیاسی کے بموجب مونگ پھلی کی کاشت (۱۳۹۵۳۶۴) ایکڑ میں کی گئی سال گذشته (۱۶۸۶۳۷۲) ایکڑ زیر کاشت تھے ـ اسطرح (۱۷٫۲۶) فی صد کمی واقع ہے ـ توقع ہے که سال گذشته کے (۶۱۲۷۱۷) ٹن کے بجائے اس سال (۴۱۴۳۰۰) ٹن یعنی (۳۲٫۳۸) فی صد کم مقدار حاصل ہوگی ـ فی ایکڑ اوسط (۶۶۵) پونڈ وزن مونگ پھلی حاصل ہوگی ـ گذشته سال (۸۱۴) پونڈ مقدار حاصل ہوئی تھی ـ

گیہوں کے متعلق دوسری پیش قیاسی

ریاست میں (۸۲۶۰۱۹) ایکڑ میں گیہوں بویا گیا۔ حالانکہ گذشتہ سال (۹۷۰۱۶۰) ایکڑ میں کاشت ہوئی تھی گویا موسمی حالات ناموافق ہونیکے باعث رقبہ کاشت میں (۱۰۰۲۴) فی صد کمی ہوگئی۔

حیدرآباد میں روئی کی فصل کی حالت

وسیع رقبہ میں ہلکی بارش ہوئی جس سے ماہ فروردی میں بعض اضلاع کی فصل ربیع کو نقصان پہنچا اس فصل کی روئی چنی جارہی تھی حالیہ پیش قیاسی کے مطابق سال گذشتہ کے (۳۴۳۲۸۰۱) ایکڑ کے بجائے (۳۱۴۲۰۰۸) ایکڑ زمین میں روئی کی کاشت ہوئی۔ امید ہے کہ اس فصل سے (۵۲۲۶۳۱) گٹھے روئی حاصل ہوگی۔

دبائے ہوئے گٹھے

ماہ زیر رپورٹ (فروردی) میں (۶۷۳۳۴) گٹھے دبائے گئے۔ گذشتہ پانچ سال سے ماہوار اوسط (۶۳۷۱۰) گٹھے رہا ہے۔ اس موسم کی ابتدا سے اب تک (۲۴۱۲۷۳) گٹھے دبائے گئے گذشتہ سال اسی مدت میں (۲۸۴۶۰۹) گٹھے تیار ہوئے تھے۔

برآمد

ماہ اسفندار سنہ ۱۳۵۰ف میں جملہ (۴۹۰۶۶) گٹھے روئی باہر بھیجی گئی۔ حالانکہ گذشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۹۴۲۹۹) گٹھے ہے۔ آغاز موسم سے اس ماہ تک کل (۱۱۸۰۰۹) گٹھے برآمد کئے گئے گذشتہ سال اسی مدت میں (۱۹۷۴۰۳) گٹھے بھیجے گئے تھے۔

گرنیوں میں کھپت

ماہ فروردی میں (۷۰۰۶) گٹھوں کی کھپت گرنیوں میں ہوئی سابقہ پانچ سال کا اوسط (۵۱۴۴) گٹھے ہے۔ اسی موسم کی ابتداء سے کل (۴۲۲۰۲) گٹھوں کی گرنیوں میں کھپت ہوئی حالانکہ گذشتہ سال کا عدد (۳۰۱۷۲) گٹھے ہے۔

بازار کے نرخ

ماہ فروردی میں حیدرآبادی روئی کی ساتوں اقسام کی قیمتیں مقامی مارکٹوں میں حسب ذیل تھیں:۔ فی پلہ (۱۴۰) سیر کپاس کی ابتدائی قیمتیں یا کھلتا بھاؤ ۱۰ روپیے ۷۔ آنے اور ۳۰ روپیے ۱۰ آنے کے درمیان رہا۔ آخری قیمتیں ۱۴ رپیے ۷ آنے اور ۲۷ روپیے ۶ آنے کے درمیان تھیں۔ بنولے صاف کی ہوئی روئی کی قیمتیں فی پلہ حسب ذیل تھیں۔

کھلتا بھاؤ ۳۵ روپیے ۱۴ آنے سے ۸۹ روپئے ۱۱ آنے تک اور آخری بھاؤ ۳۷ روپیے ۵ آنے سے ۷۶ روپیے ۳ آنے تک۔

موسمی رپورٹ

موسمی رپورٹ بابتہ ماہ مختتمہ ۹۔ اپریل سنہ ۱۹۴۲ع کے مطابق دن خشک اور راتیں ٹھنڈی تھیں۔ ممالک محروسہ کے اکثر حصوں میں معمولی بارش ہوئی۔ ربیع کی کٹائی یا تو ختم ہوچکی تھی یا ختم ہورہی تھی۔ تابی کے لئے زمین تیار کی جارہی تھی اور بعض مقامات پر کاشت شروع ہوچکی تھی۔ نیشکر کی فصل ترقی کررہی تھی۔ اس مہینہ میں اوسط بارش ۲۷.۰۰ انچ سے ۲۱.۰۸ انچ ہوگئی۔

اجناس کی قیمتیں

اس مہینہ میں گیہوں۔ چاول اور جوار کے چلر فروشی کے نرخ حسب ذیل تھے۔ گیہوں ۴¾ سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ چاول ۴¾ سیر اور جوار ۱۴ سیر۔ گذشتہ سال اسی مہینہ میں حسب ذیل نرخ تھے۔ گیہوں ۶½ سیر۔ چاول ۹ سیر اور جوار ۱۱½ سیر۔

بسلسلہ صفحہ (۲۰)

شرح اموات میں کمی

ان تدابیر سے جو خاطر خواہ نتایج برآمد ہوے ہیں وہ ماؤں اور بچوں کی گزشتہ دو سال کی شرح اموات سے اچھی طرح واضح ہوجاتے ہیں جنہیں یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

	سنہ ۱۳۴۹ف	سنہ ۱۳۵۰ف
ماؤں کی شرح اموات	۵	۔
بچوں کی شرح اموات	۸۲	۳۳
مردہ بچوں کی ولادت	۳۸	۲۵

دیہی رقبوں میں فلاح زچہ و بچہ کا انتظام

دیہی علاقے میں زچہ اور بچہ کی فلاح کا انتظام ابھی بالکل ابتدائی نوبت پر ہے۔ نظام آباد میں چار سال سے ایک مرکز بہبودی اطفال موجود ہے گلبرگہ میں اور ایک مرکز قایم کرنے کےلئے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی سلور جوبلی کے فنڈ سے رقم دی گئی ہے۔ رائچور میں بھی اسی طرح کا ایک مرکز زیر تعمیر ہے۔ یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ تمام اضلاع کے مستقروں میں نیز لاتور جالنہ۔ نارایں پیٹھ اور کھمم میں بہبودی اطفال کے مرکز قایم کئے جائیں۔

دائیوں کی تربیت

محکمہ صحت عامہ نے دائیوں کی تربیت کےلئے ایک مکمل اسکیم حکومت کے آگے پیش کی ہے۔ جس میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ دیسی دائیوں کی تربیت کے بعد زچہ کی فلاح و نگہداشت اور زچگیوں کا انتظام بہتر اور وسیع تر کردیا جائیگا۔ اس اسکیم میں (۲۰۷) دائیوں کو تربیت دینے کی گنجایش رکھی گئی ہے جس کے سالانہ متوالی اخراجات (۲۰,۰۰۰) روپے ہونگے۔

زچگی خانے

بہبودی اطفال کے ساتھ جو زچگی خانے قایم کئے گئے ہیں۔ انہیں فلاح زچہ کے انتظام کےلئے معیاری قرار دے سکتے ہیں۔ یہاں مقامی دائیاں تعلیم و تربیت بھی پاسکتی ہیں۔ فی الوقت رائچور۔ گلبرگہ۔ جالنہ اور اورنگ آباد۔ نظام آباد۔ مشیرآباد۔ پربھنی۔ محبوب نگر ہنمکنڈہ اور نلگنڈہ میں جملہ دس زچگی خانے موجود ہیں۔ بیڑ۔ نارایں پیٹھ۔ یادگیر اور شورا پور میں مزید چار زچگی خانے تعمیر ہورہے ہیں لاتور میں اور اضلاع کے بقیہ مستقروں میں زچگی خانے تعمیر پانے کے بعد موجودہ لائحہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

اضلاع کی خبریں

بیڑ - تعلقہ آشٹی ضلع بیڑ ممالک محروسہ سرکارعالی کے قحط زدہ رقبہ میں واقع ہے - اور حال حال تک بارش کی قلت یہاں اکثر پریشانی کا موجب ہوا کرتی تھی - خصوصاً کاشت کاری کے لئے پانی فراہم کرنے کا کوئی بھروسہ کے قابل ذریعہ نہ تھا - اسکی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جارہی تھی لیکن ۶ لاکہ کے مصارف سے روٹی پراجکٹ تعمیرپانے کے باعث اس شدید ضرورت کی تکمیل ہوگئی - یہ خزانہ آب قصبہ آشٹی سے ساڑھے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے - اس کا بندجو (۴۹۳۹) فیٹ بنا ہے بوکری اور کیسرندی کے سنگم سے کچھہ نیچے ڈالا گیا ہے - اس خزانہ آب میں تقریباً ۸۰ مربع میل رقبہ زمین کا پانی شامل ہوتا ہے اس کے تحت (۸۰۴) ایکڑ زمین کی کاشت ہوسکتی ہے - ایک بڑی نہر کے ذریعہ جو ۱۳ میل لانبی ہے پانی کھیتوں کو پہنچایا جاتا ہے - اس بڑی نہر سے کئی چھوٹے نالے نکالے گئے ہیں - روٹی پراجکٹ کی تعمیر سے اس تعلقہ کے کاشت کاروں کی حالت بہت کچھہ سنبھل گئی ہے -

• • • • •

نئے خزانہ آب کو استعمال کرکے اس ریاست کے مچھلیوں کے کاروبار کو فروغ دینے کی کوشش ہورہی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت سرکارعالی کا محکمہ سمکیات یہاں کھانے کے قابل مچھلیوں کی مختلف اقسام کی پرورش کرنا چاہتا ہے - توقع ہے کہ اس طرح مچھلیاں کثرت سے فراہم ہوسکیں گی اور اطراف واکناف کے ریاستی علاقوں کے علاوہ برطانوی ہند کے ملحقہ صوبوں میں بھی انکی خوب بکری ہوگی -

• • • • •

تعلقہ آشٹی میں پینے کے صاف پانی کی بھی شدید ضرورت تھی حال حال تک جو پانی فراہم ہوتا تھا وہ مضر اثرات سے پاک نہ تھا - اس لئے نارو اور دوسرے امراض جو ناصاف پانی کی وجہ سے پھیل جاتے ہیں یہاں عام تھے - لیکن اب محکمہ کندیدگی باؤلیات کی بدولت یہ تمام حالات بدل چکے ہیں - اس تعلقہ کے تقریباً تین چوتھائی حصہ میں کھری باؤلیاں کھودی گئی ہیں جن میں زیرزمین کا صاف پانی آتا ہے - ہر موضع میں ایسی دو باؤلیاں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ اس تعلقہ میں نارو کا مرض اب زمانہ رفتہ کی بات ہوکر رہ گیا ہے -

ان اصلاحات کے ساتھ ساتھ قصبہ آشٹی کو جدید وضع کا بنایا جارہا ہے - تنگ اور گردآلود سڑکوں کی جگہ کشادہ پختہ سڑکیں لے رہی ہیں سڑکوں کے دونوں جانب موریاں تعمیر کی گئی ہیں جن کی یہاں سخت ضرورت تھی - قدیم شکستہ مکانوں کی جگہ اصول حفظ صحت کے مطابق جدید وضع کی عمارتیں تعمیر پارہی ہیں - اب تک اس قسم کے (۱۰۰) مکانات بن چکے ہیں - علاوہ ازیں قصبہ کے مختلف حصوں میں عورتوں اور مردوں کے لئے جدا جدا بیت الخلا تعمیر کئے گئے ہیں - قصبہ میں کھیل کے میدان اور گلشن اطفال بھی موجود ہیں - ان تبدیلیوں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نہ صرف قصبہ آشٹی میں بلکہ اس تعلقہ کے دیگر دیہات میں بھی ریڈیو سٹ نصب کئے گئے ہیں - ان کے ذریعہ دیہاتیوں کو صحیح معلومات پہنچانے میں اور غلط اور گمراہ کن پروپگینڈہ کا اثر زائل کرنے میں بڑی مدد ملرہی ہے -

• • • • • •

جنگی کوششوں میں اس تعلقہ کے باشندوں نے جو حصہ لیا ہے وہ ایک نمایاں کارنامہ ہے - باوجود ان حقیقتوں کے یہ تعلقہ ملک سرکارعالی کے قحط زدہ رقبہ میں داخل ہے اور یہاں کے باشندوں کی اوسط آمدنی اس ریاست کی عام اوسط آمدنی سے کم ہے اس تعلقہ کے باشندے جنگی کوششوں میں دوسرے تعلقوں سے پیچھے نہیں - اس وقت تک حیدرآباد کے سرمایۂ اغراض جنگ میں اس تعلقہ کی جانب سے (۲۲۰۰۰) روپیے داخل ہوچکے ہیں -

• • • • •

بیدر - قصبہ بیدر میں جہاں اب تک فراہمی آب کے لئے صرف باؤلیوں ہی پر دارومدار تھا - اب (۲۸۹۲۳۰) روپیوں کی لاگت سے جدید قسم کا انتظام عمل میں آنے والا ہے - جنگ کوکی کمبروائی نامی وادی میں جو اس قصبہ سے کوئی دو میل دور ہے ایک تقطیری گیلری تعمیر کرکے زیرزمین پانی حاصل کیا جائے گا - یہ پانی ایک مہوالی باولی میں جمع ہوگا - جہاں سے اسے برقی پمپ کے ذریعہ ایک اونچی خزانہ آب میں پہنچایا جائے گا - خزانۂ آب سے پانی شہر میں تقسیم ہوگا - اس اسکیم کے مطابق فی شخص روزانہ ۲۰، گیلن کی شرح سے زیادہ سے زیادہ (۲۰۰۰۰) لوگوں کیلئے پانی فراہم ہوسکیگا -

رجسٹرڈ نمبر ۱۸۳

معلومات حیدرآباد

جلد ۴ | بابت ماہ امرداد سنہ ۱۳۵۱ ف - جون سنہ ۱۹۴۲ع | شمارہ ۱

جو پہلے سے آگاہ ہوتا ہے وہی تیار بھی رہتا ہے ہوائی
حملوں سے بچاؤ کی نسبت صفحہ (۲) پر
کتابچہ ملاحظہ کیجئے۔

فہرست

'For VICTORY'

شائع کردہ - سررشتہ معلومات عامہ - حیدرآباد دکن

ڈیفنس سیونگس اسٹامپ خریدیے
اور
روپیہ پیدا کیجیے

ہر دس روپیہ کی رقم پر دس سال میں تین روپے نو آنے منافع ہوجاتا ہے۔ پوسٹ آفس سے چار آنے۔ آٹھ آنے اور ایک روپیہ والے سیونگس اسٹامپ مل سکتے ہیں۔ جونہی آپ انہیں خریدیں ایک سیونگس کارڈ پر جو ہر پوسٹ آفس سے مفت ملتا ہے چپکاتے جائیں۔ جب کارڈ پر دس روپے کی قیمت کے اسٹامپ ہوجائیں تو پوسٹ آفس سے اس کے تبادلے میں ایک ڈیفنس سیونگس سرٹیفکٹ لے لیں

اپنا سیونگس کارڈ ابھی لے لیجیے

دی پروڈنشیل کوآپریٹیو سنٹرل اینڈ اربن بینک لمیٹڈ سکندرآباد

صدر دفتر

کنگس وے۔ سکندرآباد

۱ ایک دو اور تین سال کی میعادی امانتوں پر ترتیب وار ۲ ½ فیصد ۳ فیصد اور ۴ فیصد سالانہ سود ادا کیا جاتا ہے۔

۲۔ سیونگ بنک کا کھاتہ ۲ ½ فیصدی سالانہ شرح سود پر کھولا جاتا ہے اور رقم کی واپسی بذریعہ چیک عمل میں آتی ہے۔

شاخ

رانڈ روڈ۔ بلارم

۳۔ چالو کھاتہ ¾ فیصد سالانہ شرح سود سے کھولا جاتا ہے۔

۴۔ کفایت شعاری کی اسکیموں کی ماہانہ متوالی امانتیں قبول اور نقدی صداقت نامے اجرا کئے جاتے ہیں۔

۵۔ بلز و ظائف و منصب وصول کئے جاتے ہیں۔

۶ سرکاری تمسکات خرید اور فروخت کئے جاتے ہیں۔
مزید تفصیلات معتمد صاحب اعزازی سے دریافت فرمائیے

حیدرآباد کوآپریٹیو انشورنس سوسائٹی محدود بشیر باغ روڈ حیدرآباد دکن

اعلان

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ انجمن ہذا کے پالسی کنندوں کو جو فوجی ملازم نہ ہوں۔ لیکن اسی دشمن کے کارروائیات کی وجہ سے یعنی ہوائی حملہ یا بموں کے حادثہ کی وجہ سے موت واقع ہوجائے تو بھی انجمن ہذا برابر ان کے پسماندگان کو تحت قواعد پالسی کی رقم ادا کریگی۔ اور ساتھ ہی کوئی پالسی کنندہ (A.R.P.) ہوائی حملہ کے بچاؤ میں کام کر رہا ہو یا شہری حفاظت میں مصروف رہکر انتقال کر جائے تو ایسے پالسی ہولڈروں کے متعلق بھی مذکورہ بالا رعایت رکھی جائیگی۔

اس لئے اگر اب تک آپ بیمہ نہیں کروائے ہیں تو آج ہی آپ کے اس ملکی ادارہ میں بیمہ کروا کر اپنی ذمہ داری اور حب الوطنی کا ثبوت دیجیے۔ فقط

داغ دھبے اور جھریوں کے بغیر!
شوبھنا سمرتھ
کہتی ہیں کہ جلد کو ملائم۔ صاف
شفاف رکھنا آسان ہے
خوبصورتی کی دیوی شوبھنا
کہتی ہیں کہ روزانہ جس طریقہ پر
میں اپنی جلد کی حفاظت کرتی ہوں
وہ بالکل آسان ہے۔ میں
اپنی جلد کی حفاظت کے لئے
لکس ٹائلیٹ صابون
استعمال کرتی ہوں۔ آپ
کو بھی اسی طریقہ پر کاربند
ہونا چاہیئے۔ یہ جلد کے
لئے عجیب و غریب ہے
LUX
TOILET SOAP
لکس ٹائلیٹ صابون
فلم اسٹاروں کے لئے خوبصورتی کا صابون
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلوماتِ حیدرآباد

جلد ۲ — امرداد سنہ ۱۳۵۱ف - جون سنہ ۱۹۴۲ع — شمارہ ۹

احوال و اخبار

ہمارے نئے صدر المہام فینانس-- یہ حیدرآباد کی خوش قسمتی ہے کہ گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں یہاں یکے بعد دیگرے قابل افراد فینانس کی صدرالمہامی پر فائز ہوئے - اس اہم خدمت پر تقررات کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی جوہر شناس نگاہ انتخاب ہی اس مملکت کے مالی استحکام کا اصلی سبب ہے -مالیاتی انتظام کی ابتداء سر جارج کیسن واکر آنجہانی نے کی تھی اور سر اکبر حیدری مرحوم نے اسے ہرجہتی ترقی عطا فرمائی - خاص طور پر سررشتہ واری سبیل بندی کی بدولت نہ صرف قومی تعمیر کے محکموں کی ضروریات پوری ہوتی رہیں بلکہ جنگ عظیم (سنہ ۱۹۱۴ع تا ۱۹۱۹ع) کے بعد کے زمانہ میں بھی جبکہ معاشی کساد بازاری کا دور دورہ تھا ہرسال بچت رکھنے والے موازنوں کی ترتیب ممکن ہوگئی - سرجارج کیسن اور سر اکبر کے بعد نواب ظفر یار جنگ بہادر اس خدمت پر مامور ہوئے - آپ نے عرصہ تک معتمد فینانس کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں - اگر صحت کی خرابی آپ کو سبکدوش ہونے پر مجبور نہ کرتی تو قوی توقع تھی کہ صدرالمہام فینانس کی حیثیت سے آپ اس مملکت کی بہتر خدمت بجا لاتے - نواب صاحب موصوف کے بعد قایم مقامانہ انتظامات کئے گئے اور نواب مہدی یار جنگ بہادر نے کامیابی کے ساتھ سررشتہ تعلیمات کے علاوہ سررشتہ فینانس کا بھی قلمدان صدرالمہامی سنبھالا - ان افراد کی جانشینی کے لئے مولوی غلام محمد صاحب سے بہتر فرد کا انتخاب مشکل تھا - آپ اس شہرت کے ساتھ حیدرآباد تشریف لائے ہیں جو برطانوی ہند میں وسیع تجربہ رکھنے والے ماہر معاشیات و نظم ونسق کی حیثیت سے آپ کو حاصل رہی ہے -

آپ نے ایسے وقت یہاں ملازمت قبول کی ہے جبکہ موجودہ جنگ کی نازک صورت تمام دنیا کی حکومتوں پر اتنا شدید بار عاید کر رہی ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی - اس وقت روزمرہ نظم و نسق کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ جنگی ضروریات کی بھی فوری تکمیل لازمی ہے - خاص طور پر آج کل جب کہ دشمن ملک کے دروازہ پر آن پہنچا ہے ہندوستان کے دوسرے صوبوں یا ریاستوں کی طرح حیدرآباد کو بھی ان مسائل سے عہدہ برآ ہونا ہے - لیکن ہمیں یقین ہے کہ صدرالمہام فینانس کی رہنمائی کی بدولت اس مملکت کے مالی استحکام میں مزید اضافہ ہوگا - آپ کے دور صدرالمہامی کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہم توقع رکھتے ہیں کہ موزوں خرچ اور مناسب بچت اس کے خاص نصب العین رہیں گے -

مولوی غلام محمد صاحب سنہ ۱۸۹۰ع میں لاہور میں تولد ہوئے - آپ نے علی گڈھ یونیورسٹی میں تعلیم پائی اور معاشیات اور قانون کی ڈگریاں حاصل کیں پھر سنہ ۱۹۲۰ع میں برطانوی ہند کے سررشتہ محاسبی و تنقیح حسابات میں ملازم ہوئے - ملازمت کا کچھ حصہ محکمہ ریلوے میں بھی گزارا - سنہ ۱۹۲۰ع میں آپ حکومت ہند کے ریلوے بورڈ کے نائب معتمد مقرر ہوئے اور خاص طور پر محکمہ ریلوے کے مختلف شعبوں میں کارگزار رہے -

سنہ ۱۹۳۱ع میں آپ نے نواب صاحب بھوپال کے ہمراہ جو اس وقت ایوان والیان ریاست کے چانسلر تھے لندن کی دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت فرمائی اور کانفرنس کی مالیاتی کمیٹی میں نمایاں کام انجام دیا۔ سنہ ۱۹۳۳ع میں آپ نے ہندوستانی دستوری اصلاحات کے سلسلہ میں جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے آگے اعلیٰ ہندوستانی عہدہ داروں کی جانب سے شہادت پیش کی -

اس دوران میں ایک قلیل وقفہ ایسا بھی ہے جسمیں آپ نے ریاست بھوپال میں ڈیولپمنٹ کمشنر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں لیکن بہت جلد ہی آپ برطانوی ہند کے محکمہ ڈاک و ٹیلیگراف میں ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل (فینانس) مقرر کئے گئے بعد ازاں محکمہ رسل و رسایل میں مشیر مالیات بنے - اس زمانے میں آپ نے سیول ہوابازی اور نشریات لاسلکی کی ترقی میں بہت حصہ لیا - اور پھر آپ چیف کنٹرولر آف اسٹورز مقرر ہوئے آپ پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں یہ عہدہ دیا گیا - بعد ازاں آپ کنٹرولر جنرل

آف برجیزس بنائے گئے - چند مہینے بعد آپ حکومت ہند کے محکمہ رسد کی زاید معتمدی پر مامور ہوئے مختلف حیثیتوں سے آپ کی کارگزاری کے صلہ میں آپ کو سی - آئی - ای کا اعزاز ملا -

سرکاری فرائض بجالانے کے علاوہ آپ بیس سال سے علی گڈھ یونیورسٹی کی بھی خدمت کرتے رہے ہیں - چنانچہ آپ یونیورسٹی کے کورٹ میں رکن کی حیثیت سے شریک رہ چکے ہیں - کئی سال تک آپ لیڈی ڈفرن فنڈ کے خازن رہے - ہز اکسلنسی وائسرائن صاحبہ اس کی صدر ہیں -

خوب غلہ اگاؤ -- کچھ عرصہ سے حکومت سرکار عالی غلہ اور اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کے مسئلہ پر احتیاط کے ساتھ غور کررہی ہے - کیونکہ جنگ نے جو نازک صورت اختیار کرلی ہے اس کی وجہ سے یہ مسئلہ نہایت اہم ہوگیا ہے - اس سلسلہ میں سب سے پہلے قیمتوں کی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس میں سرکاری عہدہ دار - غیر سرکاری ارکان اور غلہ کے ماہرین شریک ہیں - کمیٹی کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ نفع اندوزی کو روک دیا جائے اور قیمتیں جائز حدود سے بڑھنے نہ پائیں - اس کمیٹی کی کارگزاری ان دو سر بر آوردہ غیر سرکاری اصحاب کی رائے سے واضح ہے جو کمیٹی کی کوششوں میں دخل رکھتی ہیں - ان کے بیانات اس شمارہ میں کسی اور جگہ شائع کئے گئے ہیں - ساتھ ہی ملک میں غلہ کی جو کچھ مقدار اس وقت موجود ہے اسے محفوظ رکھنے کی کارروائی کی گئی ہے - علاوہ ازیں جہاں تک عملاً ممکن ہو بیرون ریاست سے مزید غلہ درآمد کرنے کی کوشش بھی جاری ہے - بعض اجناس خصوصاً جوار کی برآمد پر ممانعت عاید کردی گئی ہے - غلہ کی درآمد کی حد تک باہر سے گیہوں چاول اور چنے کی خریدی کے دوسرے صوبوں کی حکومتوں سے تصفیے کرلئے گئے ہیں - مزید سہولتیں عطا کرنے کے لئے ان اجناس پر عام محصول درآمد گھٹادیا گیا ہے اور حمل و نقل کا بھی بہتر انتظام کیا گیا ہے -

حکومت نے حال ہی میں "خوب غلہ اور چارہ اگاؤ" کی مہم شروع کرنے کا جو معقول فیصلہ کیا ہے اس سے غلہ کی فراہمی کی کارروائی اور ایک قدم آگے بڑھ گئی ہے - اس مہم سے غلہ کی فراہمی کی حد تک اس ریاست کو خود مکتفی بنانے میں جو زبردست مدد ملے گی اس کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں - لیکن اس مہم کے مختلف پہلوؤں پر احتیاط کے ساتھ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوگی اس مہم کی سب سے پہلی اور موزوں تدبیر یہ ہے کہ نقدی فصول مثلاً روئی - ارنڈ وغیرہ کی کاشت کا رقبہ گھٹا دیا جائے کیونکہ جنگ کی وجہ سے ان اجناس کی برآمد مسدود ہوگئی ہے اور بیرونی بازاروں میں ان کی طلب باقی نہیں رہی اس طرح نقدی فصول کی جو زمینات بلا کاشت رہ جائیں گی ان میں غلہ مثلاً چاول - گیہوں جوار وغیرہ بویا جائے - لیکن یہ کام اس وقت تک تکمیل نہ پائے گا جب تک کہ سرگرم پروپگنڈے کے ذریعہ کاشتکاروں کو قائل کردیا نہ جائے کہ نقدی فصول کی جگہ غلہ کی کاشت کرنے میں خود انہیں کا فائدہ ہے - نیز یہ کہ حکومت بھی انہیں کئی طرح سے امداد دیا کرے گی - علاوہ ازیں رعایا کو ترغیب دینے کے لئے حکومت کو دیگر متعدد کارروائیاں کرنا پڑیں گی مثلاً سستے نرخوں پر عمدہ تخم اور کھاد کی مناسب مقدار میں تقسیم - آب پاشی کا مزید انتظام - تقاوی قرضوں کی منظوری - محاصل مالگزاری میں تخفیف اور مال کی نکاسی کا بہتر انتظام وغیرہ - چنانچہ حکومت کی تجویزوں میں ان تمام امور کا لحاظ رکھا گیا ہے -

اس مہم کو تقویت پہنچانے کے لئے وسیع پیمانہ پر عوام سے اپیل کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ مملکت کے ہر مرد اور عورت کو معلوم ہوجائے کہ وہ اپنی سماجی یا معاشی حیثیت سے قطع نظر اس مہم کو کامیاب بنانے میں کس قدر حصہ لے سکتا یا لے سکتی ہے - مثلاً ایسے ہر گھر میں جہاں باغ موجود ہو ایک مختصر قطعہ میں آسانی کے ساتھ پھلوں اور ترکاریوں کی کاشت کی جاسکتی ہے - اس سے ایک طرف تو اشیاء خورد و نوش کی پیداوار بڑھ جائے گی اور دوسری طرف حمل و نقل کے انتظام پر اس وقت جو بار عاید ہے اس میں اضافہ ہونے نہیں پائے گا -

اور ایک سنگ میل - جدید دستوری اسکیم کے مطابق گزشتہ مہینے میں سالانہ ضلع کانفرنسوں کا آغاز ہوا - اس طرح دستوری میدان میں مملکت حیدرآباد کی ترقی کا اور ایک سنگ میل نصب کیا گیا - ان کانفرنسوں سے متعلقہ قواعد ماہ خورداد (اپریل) کے آخری ہفتہ میں جریدہ سرکار عالی میں شائع ہوچکے ہیں - ان قواعد کی بموجب ماہ تیر کے آخری ہفتہ میں کانفرنسوں کا انعقاد لازمی تھا - مگر وقت نہایت کم ہونے کی وجہ سے اس سال ہر صوبہ میں ایک سے زائد اضلاع میں کانفرنسوں کا انتظام ممکن نہ تھا - تاہم یہ امر باعث طمانیت ہے کہ جن غیر سرکاری نمائندوں نے شرکت کی ان کی تعداد اور طرز عمل کے اعتبار سے یہ کانفرنسیں جو اضلاع ناندیڑ عثمان آباد ورنگل اور نلگنڈہ میں منعقد ہوئی تھیں نہایت کامیاب رہیں - متعلقہ صوبہ دار صاحبان نے صدارت کی - ہر کانفرنس میں (۲۰۰) سے (۳۰۰) تک غیر سرکاری اشخاص شریک ہوئے جو مختلف مقامی مفادات مثلاً جاگیرداروں - دیسمکھوں - انعامداروں اور کسانوں وغیرہ کی نمائندگی کررہے تھے - انہوں نے کانفرنس کی کارروائیوں میں سرگرم حصہ لیا - مثال کے طور پر ناندیڑ کی کانفرنس میں تمام ضلع کی جانب سے چالیس تحریکیں پیش ہوئی تھیں - جن میں مختلف موضوعات مثلاً صحت عامہ

ملاحظہ ہو صفحہ (۵)

حیدرآباد سیول سرویس

واکر مڈل اور حیدری مڈل کی تقسیم نواب صدراعظم بہادر کی نصیحت۔ تنظیم جدید کی تجویزیں۔ جنگی خدمات انجام دیے ہوئے امیدواروں کے ساتھ خاص رعایتیں

ہزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدراعظم بہادر باب حکومت نے گذشتہ ماہ حیدرآبادی سیویلینس کے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تمام سرکاری ملازمین اور خصوصاً سیول سرویس کے ارکان کا فریضہ ہے کہ وہ وفاداری اور سرگرمی کے ساتھ حکومت کی پالیسی پر جو وقتاً فوقتاً نافذ ہوتی رہے عمل پیرا ہوں یہ تقریب امتیاز کیساتھ کامیاب ہونے والے امیدواروں کو کیسن واکر اور اکبر حیدری طلائی تمغے عطا کرنے کے لئے انجام پائی تھی۔

نواب صدراعظم بہادر نے ارشاد کیا کہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں حیدرآبادی سیویلینس اور دوسرے سرکاری عہدہ داروں کو چاہئے کہ وہ اعلی معیار پیش نظر رکھیں جو انڈین سیول سرویس کے ارکان نے قائم کیا ہے آپ نے فرمایا کہ انڈین سیول سرویس نے سرمیلکم (بعد ازاں لارڈ ہیلی) اور سرہربرٹ ایمرسن جیسے نظم ونسق کے ممتاز ماہرین پیش کئے ہیں۔

دو تخریبی عناصر -- سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے نواب صاحب نے دو ایسے تخریبی عناصر کا ذکر کیا جو کسی مقصد یا ادارے کی ترقی میں حارج ہوتے ہیں۔ ایک تو سستی اور خلوص دل کے ساتھ کام کرنے پر عدم آمادگی ہے اور دوسرے تعاون اور باھمی سمجھوتہ کا فقدان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ادارہ یا مقصد اس وقت تک مخالف عناصر پر غلبہ نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کے ارکان وفاداری اور عقیدت کے رشتہ سے مربوط نہ ہوں اور مشترک مقصد حاصل کرنے میں خلوص دل سے منہمک نہ ہوں۔ یہ عام تجربہ کی بات ہے کہ اچھے مقاصد بھی غیروں کی دشمنی سے زیادہ اپنوں کی سردمہری کے باعث ناکام ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح باھمی تعاون اور سمجھوتہ کے جذبہ کی بھی ضرورت ہے تاکہ متصادم ہونے والے مفادات میں ہم آہنگی پیدا کی جاسکے۔

آئی سی ایس کی تقلید

ہزاکسلنسی نے ارشاد کیا کہ اس وقت تک آپ کو حیدرآباد کے سیویلینس سے بہت کم ربط رہا ہے۔ البتہ آپ آئی۔سی ایس عہدہ داروں کی کارگزاری سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس علم کی بناء پر آپ نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ آئی۔سی۔ایس عہدہ دار کارگزاری کے اعتبار سے دنیا کے بہترین عہدہ داروں میں سے ہیں۔

آپ نے ایچ۔سی۔ایس کے ارکان اور دوسرے عہدہ داروں کو نصیحت فرمائی کہ وہ آئی۔سی۔ایس کی خوبیوں کی تقلید کریں اور حکومت خاص طور پر وقتاً فوقتاً جو پالیسی نافذ کرے اس پر کاربند ہوں۔ صدر اعظم بہادر نے اس امر سے اتفاق کیا کہ ایک حد تک کسی معاملہ کے سلسلہ میں ملازمان سرکار کو آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی صوابدید کا استعمال کریں لیکن جب حکومت اس معاملہ کی نسبت کوئی فیصلہ کرلے تو پھر ان عہدہ داروں کا فریضہ ہے کہ اس فیصلہ کی بلا چون و چرا دلی تائید کریں اور ایمانداری اور سرگرمی کے ساتھ متابعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کو اپنے احکام کی تعمیل کے بارے میں عہدہ داروں پر بھروسہ نہ ہوتو نظم و نسق کی کل ہی بگڑ جائے گی۔

حکومت کی تائید

تقریر ختم کرتے ہوئے نواب صدراعظم بہادر نے فرمایا "حکومت کی جانب سے میں سرکاری عہدہ داروں کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ حکومت کی پالیسی پر دیانتداری کے ساتھ کاربند رہیں تو اپنے فرائض کی بجا آوری کے سلسلہ میں انہیں حکومت کی پوری تائید اور حفاظت حاصل رہے گی۔ مجھے امید ہے کہ میرے جو رفقاء کار یہاں موجود ہیں وہ بھی میرے بیان سے اتفاق کریں گے۔

تنظیم جدید کی تجویزیں

سرکاری خدمتوں پر تقررات کی نسبت اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کے حالیہ احکام مبارک کی تعمیل میں اہم تجاویز زیر غور ہیں جو سیول سرویس کے آئندہ تقررات اور نگرانی پر موثر ہونگی۔ ان میں سے ایک تجویز سیول سرویس کمیٹی کی تشکیل جدید سے تعلق رکھتی ہے۔ دوسری تجاویز یہ ہیں کہ شرکت سیول سرویس کے لیے امتحان مقابلہ کے نصاب پر نظرثانی ڈالی جائے اور فوجی خدمات انجام دئے ہوئے امیدواروں کے حقوق کا لحاظ ہو۔

کمیٹی کی ہیئت ترکیبی

سیول سرویس کمیٹی کی تشکیل جدید کی نسبت جریدۂ غیر معمولی ۱۹ - جولائی سنہ ۱۹۳۹ع میں اصلاحات معلنہ کے تحت یہ تجویز موجود ہے کہ مذکورہ کمیٹی آئندہ سے مجلس باب حکومت کی ذیلی کمیٹی ہوگی - اس کے صدر نواب صدراعظم بہادر ہوں گے اور دونوں فرقوں میں سے ہر ایک کا کم از کم ایک رکن کمیٹی میں شریک رہیگا - اگر کسی ایسے محکمہ کی کارروائی زیر غور ہو جو ارکان کمیٹی کے تحت نہ ہو تو اس محکمہ کے صدر المہام بھی اس کارروائی کی حد تک ذیلی کمیٹی کے رکن تصور کئے جائینگے - یہ ذیلی کمیٹی ''مجلس تقررات'' کے ذریعہ ہر محکمہ میں عمل میں آنے والے تقررات پر نگرانی رکھیگی - اور مختلف محکموں کے قواعد تقرر میں باہمی ربط قائم کریگی - یہ ذیلی کمیٹی بدستور حیدرآباد سیول سرویس کے تقررات کی بھی ذمہ دار ہوگی - یہ تمام تجاویز منظوری حضرت اقدس و اعلیٰ کی منتظر ہیں - جس کے بعد سیول سرویس کی جدید کمیٹی اصلاحات معلنہ کے تحت قائم ہونے والے محکمہ جات میں ''مجلس تقررات'' کے ذریعے جایدادوں پر تقررات کئے جانے کی نسبت قواعد مدون کریگی -

مضامین پر نظرثانی

اس اثناء میں موجودہ کمیٹی نے امتحان مقابلہ (برائے داخلہ سیول سرویس) کے نصاب میں خفیف سی تبدیلیاں کی ہیں - فی الوقت مضامین یہ ہیں :- مضمون نویسی بزبان انگریزی و اردو - ترجمہ - حالات حاضرہ تحریری و تقریری - کمیٹی کے آگے اس سلسلہ میں متعدد تجاویز تھیں جن میں سے ایک کو ''انجمن طیلسانین عثمانیہ'' نے پیش کیا تھا یعنی یہ کہ آئی سی ایس کی طرح امتحان ایچ سی ایس کے لئے بھی مضامین اختیاری رکھے جائیں چونکہ ایچ سی ایس میں بہت کم امیدوار شریک ہوتے ہیں اس لئے انجمن طیلسانین عثمانیہ کی تجویز کو مفید سمجھا نہیں گیا - البتہ کمیٹی نے تصفیہ کیا ہے کہ ترجمہ اور حالات حاضرہ کے پرچوں کی تعداد بڑھائی جائے یعنی ترجمہ میں خلاصہ نویسی کا اضافہ ہو اور حالات حاضرہ کے تحت تاریخ ہند پر بہ تعلق خاص حیدرآباد اور جغرافیہ عام پر بہ تعلق خاص دکن، سوالات کئے جائیں ''روز مرہ سائنس'' کے پرچہ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے - ان نصابی تبدیلیوں کو اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے حال ہی میں منظور فرمایا ہے چنانچہ اس سال سے ایچ سی ایس کے امتحان مقابلہ میں ان ترمیمات پر عمل ہوگا -

ملکی زبانوں کا مطالعہ

سرکاری عہدہ داروں کو ملکی زبان سیکھنے کی ترغیب دینے کے خیال سے کمیٹی نے بعض قواعد وضع کئے ہیں جو فی الحال حکومت کے زیر غور ہیں - یہ قواعد ایچ سی ایس کمیٹی کے زیر نگرانی ملکی زبانوں میں لازمی اور اختیاری امتحانات لئے جانے سے تعلق رکھتے ہیں - جو عہدہ دار لازمی امتحان کے علاوہ اختیاری امتحانات میں اعلیٰ نشانات کے ساتھ کامیاب ہوں انہیں خاص انعامات عطا کئے جائینگے -

جنگی خدمات انجام دئے ہوئے امیدوار

اس اثناء میں ان نوجوانوں کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے جنہوں نے اپنی خوشی سے فوجی کمیشن حاصل کیا ہو نیز فوجی خدمات کی طرف نوجوانوں کو راغب کرنے کے خیال سے حکومت نے خاص مراعات منظور کی ہیں - فوجی خدمات انجام دئے ہوئے امیدوار جو سیول سرویس میں شرکت کے خواہاں ہوں - اس مدت کی حدتک عمر کی قید سے مستثنی قرار پائینگے - جو انہوں نے فوج میں گزاری ہو - علاوہ ازیں جنگ کے بعد تین سال تک ہر سال دو جایدادیں ایسے امیدواروں کے لئے محفوظ رہینگی - مذکورۂ بالا تجاویز کے باوجود جنہیں حکومت نے قبول کرلیا ہے اور جواب منظوری اعلیٰ حضرت اقدس و اعلیٰ کی منتظر ہیں ' جنگی خدمات انجام دئے ہوئے طیلسانیوں پر قواعد سیول سرویس کے مطابق دوسری شرائط کی پابندی لازمی ہوگی مثلاً نامزد کرنے والے بورڈ کے آگے پیش ہونا وغیرہ - یہ بورڈ ان امیدواروں کی جنگی خدمات پر بھی غور کریگا -

ماضی پر تبصرہ

حیدرآباد کی دیگر اہم سیاسی و انتظامی اصلاحات کی طرح حیدرآباد سیول سرویس کے قیام کی تجویز بھی عظیم المرتبت مدبر سرسالار جنگ اول کی ذہانت کی ممنون ہے مگر ان کی وفات (سنہ ۱۸۸۳ع) کے دو سال بعد تک اس ضمن میں کوئی عملی قدم اٹھایا نہیں گیا -

سیول سرویس کی پہلی جماعت

سنه ۱۸۸۴ع میں سیول سرویس کی پہلی جماعت قائم ہوئی جو سنه ۱۸۹۱ع تک کام کرتی رہی ۔ اسکا دو ساله نصاب تعلیم انگریزی ثانوی زبان ریاضی تاریخ و جغرافیه گھوڑے کی سواری پیمائش اور قانون پر مشتمل تھا ۔ پہلے گروہ میں اٹھائیس امیدوار تھے جن میں سے گیارہ نے کامیابی حاصل کی ۔ عملی ٹریننگ پانے کے بعد جو بعض کو برطانوی ہند میں دی گئی انہیں سرکاری محکموں میں خدمات دیدی گئیں ۔ سیول سرویس میں امتحان مقابله کے ذریعه سال به سال سنه ۱۸۹۱ع تک داخله جاری رہا ۔ لیکن اس دوران میں صرف (۹) امیدواروں نے آخری امتحان میں کامیابی حاصل کی ۔ اس طرح سیول سرویس کی پہلی جماعت نے حقیقتاً صرف بیس سیویلین تیار کئے ۔

تنظیم جدید

ایسا کوئی دفتری حواله نہیں ملتا جس سے سنه ۱۸۹۱ع میں سیول سرویس جماعت کے بند کئے جانے کے وجوهات ظاہر ہوں ۔ سنه ۱۹۰۷ع میں سرجارج کیسن واکر صدرالمہام فینانس نے دوباره اس جماعت کا احیاء کیا ۔ ان کے حکم پر مسٹر (جو بعد میں سر بنائے گئے ہیں) اکبر حیدری نے جو اُس وقت صدر محاسب تھے ، ایک نوٹ مرتب کیا جس میں دور رس اهم سفارشات تھیں ' جو آج تک سیول سرویس کی ٹریننگ پر مسلسل اثر انداز رہی ہیں۔ ان سفارشات میں سے اکثر ان خامیوں کو رفع کرنے کے متعلق تھیں جن کا تجربه سیول سرویس کی پہلی جماعت میں ہوا تھا ۔ مثلاً سرکاری خدمات کی وسعت سیویلینوں کے لئے جایدادوں کو محفوظ رکھنا ، تنخواهوں کے مساوی گریڈ مقرر کرنا وغیره ۔

قواعد کی تدوین کے لئے کمیٹی کا تقرر

ان تجاویز کو سرجارج کیسن واکر اور صدرالمہام وقت مہاراجه سرکشن پرشاد بہادر نے پسند فرمایا چنانچه قواعد مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی اور آخری تجاویز اعلی حضرت بندگان عالی کے حضور میں پیش کی گئیں ، جو اس دوران میں مسند نشین دکن ہوگئے تھے ۔ ان تجاویز کو ۶ ۔ فبروری سنه ۱۹۲۳ع کو شرف منظوری حاصل ہوا ۔

اسی سال سیول سرویس کلاس دوباره کھولی گئی ، اور سنه ۱۹۲۰ع تک جاری رہی ۔ اس دوران میں مقام ٹریننگ مدرسه عالیه سے موجوده سیول سرویس هاؤز خیریت آباد ، کو منتقل کیا گیا ۔ اس مدت میں جمله انتالیس (۳۹) سیویلینوں کو ٹریننگ دی گئی اور پھر جماعت بند کردی گئی ، کیونکه ٹریننگ یافته سیویلینوں کی تعداد ضرورت سے زیاده محسوس کی جانے لگی تھی ۔

جماعت کا دوباره احیاء

بعد ازاں دوباره سنه ۱۹۲۶ع میں صدرالمہام فینانس سر اکبر حیدری کی تحریک پر بروئے فرمان مبارک اس جماعت کا احیاء ہوا اور قواعد کا جدید مجموعه منظور ہوا ۔ سیول سرویس کی یه جماعت اب تک جاری ہے ۔

بسلسله صفحه (۲)

و صفائی ۔ تعلیمات ۔ دیہی ترقی ۔ تعمیر مکانات اور ذرائع رسل و رسایل کے متعلق تجویزیں شامل تھیں ۔ ان تحریکات پر کامیاب طریقه سے غور و خوض کیا گیا اور ہر فریق نے دوسرے کی دقتوں کا لحاظ رکھا ۔ جمله کانفرنسوں کی سب سے نمایاں خصوصیت یه تھی که غیر سرکاری نمایندوں نے کانفرنسوں کے آغاز کی نسبت حکومت کے تصفیه کا دلی خیر مقدم کیا کیونکه ان کے ذریعه مقامی باشندوں سے سرکاری عہده داروں کا ربط قایم ہوجاتا ہے ۔ اور وہ پہلے سے بہتر طور پر اهل ضلع کی خاص ضروریات سے واقف ہوسکتے ہیں ۔ اس سلسله میں ناندیڑ کے گردواره کے منتظم بلدیو سنگھ صاحب کا تبصره قابل ذکر ہے ۔ آپ نے فرمایا " اس ضلع کے باشندوں کے جمله طبقوں نے کانفرنس کا خیر مقدم کیا ہے آخر کار یه کانفرنسیں عوام کے لئے رحمت ثابت ہونگی " مسٹر اے ۔ ایچ زبیری صدر مجلس اتحاد المسلمین ناندیڑ کا خیال ہے که ان کانفرنسوں کے ذریعه ترقی کی جانب قدم اٹھایا گیا ہے اور یه کانفرنسیں حقیقتاً ملک کے لئے مفید ثابت ہونگی ۔ مسٹر سری راو دیسپانڈے وکیل ناندیڑ نے کانفرنس کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر طمانیت کا اظہار کیا که اس کی بدولت عوام کو مقامی حکام سے قریبی ربط پیدا کرنے کا ذریعه فراہم ہوگیا ہے ۔

اس طرح کا آغاز ان سالانه ضلع کانفرنسوں کے مستقبل کی نسبت فال نیک ہے ۔

صنعتی جنگی کوششیں

مرکزی ٹول روم کی اسکیم

ماہ مئی میں اس ریاست کی صنعتی جنگی کوششوں کی بابت جو اعداد و شمار سرکاری طور پر فراہم کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف قسم کی چیزیں پہلے سے زیادہ تعداد میں بنائی گئیں۔ پروگرام کے اہم اجزا یہ ہیں۔

فوجی ضرورت کے سامان کی تیاری ہندوستانی ہوائی فوج کیلئے ہوابازوں اور زمینی عملہ کی تربیت جنگی ضروریات کے لئے انجنوں اور گاڑیوں کی فراہمی اور درستی و مرمت کے عام کام وغیرہ اس مہینہ میں مرکزی ٹول روم اسکیم کے سلسلہ میں ضروری کارروائی کیگئی۔ اسکیم عمل میں آنے کے بعد ریاستی صنعتی ترقی کی رفتار بہت بڑھ جائیگی چنانچہ اس اسکیم کے لئے جس خاص عملہ کی ضرورت ہے اس کی تربیت کا انتظام کیا جارہا ہے۔

فوجی ضروریات

ایک شعبہ نے جو فوجی ضروریات کی تکمیل کا ذمہ دار ہے۔ اس مہینہ میں (۳۳) اقسام کی (۲۵۵۰۸) چیزیں تیار کیں حالانکہ کل (۲۸۰۰۰) چیزیں تیار کرنے کا ارادہ تھا۔ گزشتہ دو مہینے کے متناظر اعداد (۲۴) اور (۵۷۶۹۶) ہیں۔ اس وقت تک اس شعبہ نے پچاس اقسام کی کل (۲۱۷۲۸۵) چیزیں تیار کی ہیں۔ اس مہینہ میں جن چیزوں کی تیاری کے لئے کنٹراکٹ دیا گیا انکی تعداد (۸۰۷۷۱۵) ہے اور دس اقسام کی مزید (۸۶۳۵۳) چیزوں کی تیاری کے لئے گفت و شنید جاری تھی۔ علاوہ ازیں سات اقسام کی (۱۷۰۵۵۶) اشیاء کی تیاری کے لئے فرمائش قبول کی گئی۔

روز کا کام

اس مہینہ میں کام کے دنوں کی تعداد (۲۲) تھی۔ حالانکہ فبروری میں (۲۳) دن اور جنوری میں (۲۴) دن کام ہوا۔ اس لحاظ سے اگر کام کے دنوں ہی کو شمار کیا جائے تو ماہ مارچ میں فی روز (۱۱۶۰) چیزیں تیار ہوتی رہیں۔ اس کے برخلاف سابقہ مہینہ میں روزانہ (۱۳۷۳) چیزیں تیار ہوتی تھیں۔ اس خفیف سی کمی کا ایک سبب یہ ہے کہ اس مہینہ میں گاڑیوں اور انجنوں کو چالو رکھنے کے لئے ضروری کام انجام دینا پڑا۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ بعض اشیاء کی تیاری ترک کردی گئی کیونکہ ان کی تنقیح کا کام دقت طلب تھا۔ علاوہ ازیں سابقہ مہینوں کی بہ نسبت اس مہینہ میں جنگی سامان کی طلب بھی گھٹ گئی تھی تاہم اس وقت جو کام قبول کیا گیا ہے اور عنقریب جس قدر کام قبول کئے جانیکی توقع ہے وہ اتنا ہوگا کہ اس شعبہ کو پوری سرگرمی اور قوت سے کام کرنا ہوگا۔

سنٹرل ٹول روم

اس اسکیم کے تحت حیدرآباد میں جو مشینیں منتقل ہونے والی ہیں ان کی تعداد بہت کچھ بڑھادی گئی ہے۔ عنقریب بعض مشینیں یہاں پہنچ جائیں گی۔ فی الوقت انہیں ایک ذیلی کارخانہ میں نصب کیا جائے گا۔ بعد ازاں ان کی تنصیب کا مستقل انتظام عمل میں آئے گا۔ توقع ہے کہ اس اسکیم سے حیدرآباد کی صنعتی ترقی کی رفتار بہت بڑھ جائیگی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ رسد کو حیدرآباد کی جنگی کوششوں پر کس قدر اعتماد ہے۔ اس اسکیم کے لئے ماہرانہ کام انجام دینے والے مخصوص عملہ کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ ان کی تربیت کے مسئلہ پر جو نہایت ضروری ہے خاص توجہ مبذول کی گئی ہے۔

دوسرے کام

اور ایک شعبہ کی نگرانی میں (۸) اقسام کی (۱۰۰۰۰) چیزیں تیار کی گئیں۔ اس طرح (۱۴۴۱۰۱) چیزوں کی فرمائش میں سے اس وقت تک جملہ (۶۵۷۷۸) چیزیں فراہم کی گئی ہیں۔ دو اور شعبوں نے مل کر (۲۱۷۸) عدد سامان تیار کئے جن کی مجموعی مالیت تقریباً (۱۰۰۰۰) روپے ہے۔ علاوہ ازیں مختلف ذرائع سے حسب ذیل چیزیں تیار کرائی گئیں اور محکمہ رسد کو فراہم کی گئیں۔ (۳۱۰۰۰) چاقو (۷۰۰۰) گروس پیتل کے حلقے ایک کروڑ بیس لاکھ سگریٹ (۶۶۰۰۰۰) مختلف قسم کا پارچہ اور زخموں کی پٹیاں اور (۲۰۵۰۰۰) عدد فوجی ملبوسات وغیرہ۔

فوج کی فنی جماعتیں

اس مہینہ میں بھی فوج کی فنی جماعتوں کے لئے رنگروٹوں کی بھرتی اور ریلوے یونٹوں کی تربیت کا انتظام حسب معمول جاری رہا مہینہ کے اختتام پر جملہ رنگروٹوں کی تعداد (۹۰۹) تک پہنچ گئی (۸۵۰۰) افراد کا معائنہ کرنے کے بعد ان رنگروٹوں کا انتخاب عمل میں آئیگا۔

ہوابازوں کی تربیت

ہندوستانی ہوائی فوج کے لئے ہوابازوں کی تربیت کا انتظام بھی اطمینان بخش رہا۔ چنانچہ اس مہینہ میں امیدواروں کی معقول تعداد کو تربیت دی گئی۔ اور انہیں تقریباً ایک ہزار گھنٹے کی تعلیمی پرواز کرائی گئی۔ تربیت کے لئے طیاروں کی تعداد کافی تھی۔

تربیت کی دوسری اسکیمیں

اس مہینہ میں آرٹزان اور انڈین ارمی ٹریننگ اسکیم بھی بدستور جاری رہی جملہ تربیت یابوں کی تعداد (۶۳۸) تھی (۱۳۰) رنگروٹوں کا انتخاب کیا گیا۔ اور (۳۹) تربیت یافتوں نے اپنے تربیتی نصاب کی تکمیل کی۔ انڈین آرمی ٹریننگ اسکیم کے تحت تربیت یابوں کی تعداد (۱۶۵) تھی۔ (۴۰) لوگوں کو بھرتی کیا گیا اور (۲۳) نے اپنے تربیتی نصاب کی تکمیل کی۔

اپنے پناہ کے کمرہ کا بندوبست کرلیجئے

مکان داروں کو ہدایتیں

اگر خدا نخواستہ حیدرآباد پر ہوائی حملہ کی بلا نازل ہو تو آپ اپنے گھر کے اندر ہی بہت زیادہ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ **اس لئے آپ کو چاہئے کہ بچاؤ کے لئے اپنے مکان کی نچلی منزل میں پناہ کا کمرہ منتخب کرلیں۔**

نقشہ نمبر (۱) میں جس طرز کا مکان دکھایا گیا ہے اس میں صرف کونہ کا چھوٹا موریخانہ ہی پناہ کا کمرہ بن سکتا ہے۔ اگر دیوار (الف) کی موٹائی کافی بچاؤ کرنے کے قابل ہے تو کمرہ نمبر (۱) کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔

اگر احاطہ کی دیوار صرف (۹) انچ موٹی ہے تو امکان ہے کہ سڑک کی جانب (لا) نے والے بم کا کوئی نہ کوئی ریزہ احاطہ کی دیوار کو توڑ کر تیر سے دکھائی ہوئی سمت میں کٹ کرتا ہوا پناہ کے کمرہ کے اندر تک پہنچ جائے۔ اس امکان کی روک تھام اس دیوار سے ہوسکے گی جو مقام (ب) پر بم کی تیز دھکا دینے والی ہوائی لہر سے محفوظ رہنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔

معمولی طرز کے رہائشی مکان میں جس کی تصویر نقشہ نمبر (۲) میں دی گئی ہے بیچ کا کمرہ (د) سب سے زیادہ موزوں کمرہ نکلے گا۔ ورانڈہ کی طرف کھلنے والے دروازہ کی حفاظت کے لئے مقام (الف) پر ایک دیوار کھڑی کرلی جائے مقام (ب) کے دروازہ کی بھی اسی طرح حفاظت کرلی جاسکتی ہے۔

۱۔ کمرہ کا انتخاب

کنکریٹ اینٹ یا پتھر کے ٹھوس فرش والے کمرہ کا انتخاب کیا جائے یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ کھڑکیوں کی چوکھٹوں کے آگے کے پتھر کافی اونچے ہیں اور ایسا کوئی دروازہ نہیں جو صحن احاطہ یا سڑک پر کھلتا ہو۔ ایسا کمرہ جو باغ یا کھلے میدان کے محاذی ہو اس کمرے سے بہتر ہے جو کسی کوچے یا فرش بچھے ہوئے صحن کے محاذی ہو کیونکہ اول الذکر کمرہ کو بم کے پرزوں سے بہت کم نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کسی مکان میں نعمت خانہ چھوٹا مودی خانہ چھوٹا سونے کا کمرہ پناہ کے لئے بہترین کمرے ثابت ہوسکتے ہیں۔ یا پھر ایسا راستہ جو اطراف کے کمروں اور دیواروں سے گھرا ہوا اور محفوظ ہو اس غرض کے لئے کارآمد ہوسکتا ہے۔ اگر آپ کے پناہ کے کمرہ کی دیواریں پختہ اینٹ کی ہیں تو کافی بچاؤ کے لئے ان کی موٹائی کم از کم (۱۸) انچ ہونی چاہئے۔ لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ صرف پناہ کے کمرہ کی دیواروں پرہی ساری حفاظت کا دار و مدار ہے اس میں ان دیواروں کی موٹائی بھی قابل لحاظ ہوتی ہے جو پناہ کے کمرہ سے کم و بیش (۲۵) فٹ کے فاصلہ پر واقع ہوں۔ اس امر کا بھی اطمینان کرلیجئے کہ پناہ کے کمرہ کی دیواریں پختہ اینٹ یا کنکریٹ ہی کی بنی ہوئی ہیں۔ معمولی غیر محکم سمنٹ کنکریٹ کی دیواریں ہوں تو کافی حفاظت کے لئے ان کی موٹائی کم از کم (۱۵) انچ کی ہو۔ پناہ کے کمرہ کی دیواروں کی موٹائی کا اندازہ لگاتے وقت اگر اس کے اطراف کی ساری دیواروں کی موٹائی بھی اس میں شریک کرلی جائے تو اس سے یہ احتمال پیدا ہوجاتا ہے کہ کہیں خاص پناہ کے کمرہ کی دیواریں پتلی نہ رہ جائیں اور ضرر پہنچنے کی صورت میں کمرہ کی چھت کو سہارا نہ دے سکیں۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ عمارتوں میں بھی اس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر ضرورت ہو تو دیواروں کی استرکاری ہٹا کر پکی دیواروں کی مضبوطی کا اطمینان کرلیجئے۔

۲۔ کمرہ کی وسعت

چھوٹا اور تنگ کمرہ قابل ترجیح ہے۔ اگر پناہ لینے والوں کی تعداد کے مدنظر کسی بڑے کمرہ کی ضرورت ہو تو ضروری ہوگا کہ اس کمرہ کی چھت میں ایسی لکڑیاں لگائی جائیں جو ان کو سہارا دے سکیں اس کام کو کسی ایسے انجینیر کے سپرد کرنا ہوگا جو اس میں خاص مہارت رکھتا ہو۔

ایک بڑے کمرہ کے بجائے چھوٹے چھوٹے کمرے یا کمروں کے درمیانی تنگ راستے بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں فی کس چھ مربع فٹ کے حساب سے کمرہ کی وسعت کا اندازہ لگالیا جائے۔

۳۔ بلاسٹ دیواریں

(وہ دیواریں جو بم کی تیز دھکا دینے والی ہوائی لہر سے محفوظ رکھتی ہیں)

اگر پناہ کے کمرہ کی کھڑکیاں اور دروازے کسی دوسری قریبی عمارت یا کسی دوسری دیوار کی آڑ میں نہ ہوں تو انہیں بلاسٹ اور بم کے پرزوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بیرونی حصہ میں ایک اینٹ کی دیوار کھڑی کردی جائے۔ جو ان دروازوں اور کھڑکیوں کے بالکل مقابل واقع ہو۔ اگر یہ دیوار دروازہ یا کھڑکی سے دو فٹ کے فاصلہ پر ہو تو اس کی کم از کم لمبائی (۲) فٹ + دروازوں یا کھڑکی کی چوڑائی + (۲) فٹ ہوگی۔ اگر وہ تین فٹ کے فاصلہ پر ہو تو اس کی لمبائی (۳) فٹ + دروازوں یا کھڑکی کی چوڑائی + (۳) فٹ رکھی جائے گی۔ گویا دروازہ یا کھڑکی کے دونوں جانب ۲ یا ۳ - ۳ فٹ دیوار رہے گی اور دیوار کی پوری لمبائی میں کھڑکی یا دروازہ کی چوڑائی بھی شامل رہے گی۔ اگر پناہ لینے والے حملہ کے وقت چلنے پھرنے کی سہولت چاہتے ہوں تو اس دیوار کو کمرہ کے فرش سے کم از کم چھ فیٹ بلند رکھا جائے۔ اگر وہ لیٹے یا بیٹھے رہنے پر آمادہ ہوں تو کمرہ کے فرش سے ساڑھے تین فیٹ کی بلندی کافی ہوگی۔ اگر کھڑکیوں کی بلندی اس دیوار کی بلندی کے برابر ہو تو **کھڑکیوں کی حفاظت کے لئے کسی دوسری دیوار کی ضرورت نہ ہوگی** ریت کے تھیلوں کی ڈھائی فٹ موٹی دیوار بھی اس غرض کے لئے کھڑی کی جاسکتی ہے اس میں ہر قسم کے تھیلوں سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اگر ریت نہ مل سکے تو مٹی استعمال کی جاسکتی ہے۔

مورم یا ٹوٹی ہوئی اینٹوں کو بھی صندوقوں تختوں یا لہر دار لوہے یا جستے کی چادروں کے درمیان (۲) فٹ موٹائی کے ساتھ دیوار کی شکل میں کھڑا کرکے بچاؤ کا کام لیا جاسکتا ہے بچاؤ کی اس قسم کی دیواروں کی لمبائی اور اونچائی اتنی ہی رکھی جانی چاہئے جتنی کہ اینٹ کی دیواروں کی رکھی جاتی ہے ایسی دیواریں جو بلاسٹ یا بم کے پرزوں کی روک تھام کرنے کے قابل نہ ہوں انہیں بھی اسی طرح محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ شیشے

پناہ کے کمرہ کے اندر جس قدر بھی شیشے ہوں ان پر کوئی توجہ کرنی چاہئے۔ آئینے۔ شیشوں کے چراغ پوش اور الماریوں کے شیشہ دار پٹوں کو نکلوا دینا چاہئے۔ شہر کے قدیم گھروں میں بڑے بڑے جھاڑ فانوس رکھے ہوتے ہیں انہیں بالائی منزلوں سے نکلوا کر نچلی منزل کے کسی کمرہ میں منتقل کردینا چاہئے۔ **رنگون کے ہوائی حملوں کے دوران میں دیکھا گیا کہ شیشوں پر کپڑا کاغذ یا مقوہ لگا دینے سے خاطر خواہ حفاظت نہ ہوسکی۔ اس لئے ہم نے آپ کو اپنے پچھلے بلیٹنوں میں اس بارے میں جو ہدایت دی تھی براہ کرم اب اس ہدایت کو کالعدم تصور کیا جائے۔ سب سے بہتر طریقہ جس کی پر زور سفارش کی جاسکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جملہ شیشے نکال دئے جائیں۔**

یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو "پلائی وڈ" "فایبر بورڈ" یا "ٹین کے بورڈ" کی تختیاں کھڑکیوں کی

غلہ اور چارہ کی فراہمی

ریاست کو خود مکتفی بنانے کی مہم

گیارہ لاکھ کی رقم منظور کی گئی

اشیاء خورد و نوش کی فراہمی کے سلسلہ میں اس ریاست کو خود مکتفی بنانے کے اہم مسئلہ پر حکومت سرکار عالی کچھ عرصہ سے غور کر رہی ہے - جنگ نے حال ہی میں خطرناک صورت اختیار کرلی ہے نیز جنگی ضروریات کی وجہ سے حمل و نقل کے ذرائع میں رکاوٹیں پیدا ہوگئی ہیں اور آیندہ ان مشکلات میں مزید اضافہ ہونے کا اندیشہ ہے - نتیجہ یہ کہ اشیاء خوردونوش کی کافی مقدار میں فراہمی کا مسئلہ فوری توجہ کامستحق ہوگیا ہے - لہذا حکومت نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ خوب غلہ اور چارہ اگانے کے لئے ممالک محروسہ میں فوراً ایک مہم شروع کی جائے - چنانچہ اس غرض کے تحت ابتداءً گیارہ لاکھ کی رقم منظور کی گئی ہے جسے ان تدبیروں کو کامیاب بنانے پر صرف کیا جائیگا جو نقدی فصول (یعنی کپاس - ارنڈی وغیرہ) کی جگہ غلہ اور چارہ کی فصلیں اگانے کے لئے عمل میں لائی جائینگی - اس مہم کے تحت خاص طور پر جوار - باجرہ - گیہوں - چنا اور چاول جیسی غلہ کی فصلیں کاشت کرنے کی ترغیب دلائی جائےگی -

چاول کی کاشت کیلئے تقاوی

سب جانتے ہیں کہ برما پر جاپانیوں کے حملہ کے بعد ہندوستان میں وہاں کے چاول کی درآمد بند ہوگئی ہے - حیدرآباد میں سالانہ ستر ہزار ٹن چاول در آمد کیاجاتا تھا لیکن جب تک موجودہ حالات بر قرار ہیں اس کی مشکل سے توقع کی جاسکتی ہے کہ حسب سابق یہ مقدار در آمد ہوسکےگی اس کمی کی تلافی کےلئے تصفیہ کیاگیا ہے کہ ایک طرف تو چاول کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کرکے اور دوسری طرف عمدہ تخم اور بہتر کھاد کا زیادہ استعمال کر کے پیداوار کی مقدار بڑھائی جائے - کسانوں کو کاشتکاری کے ترقی یافتہ طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دینے کے لئے حکومت نے (۸) لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے - جس میں نصف رقم صرف کرکے کاشتکاروں کو بہتر قسم کے تخم دلائے جائیں گے - اور بقیہ نصف رقم سے ان کے لئے مونگ پھلی کی کھلی فراہم کی جائےگی تاکہ وہ اسے چاول کے کھیتوں میں استعمال کریں - یہ رقم کاشت کاروں میں بطور تقاوی تقسیم کی جائےگی اور اس پر کوئی سود نہیں لگایا جائےگا - مزید رعایت کے طور پر تقاوی لینے والوں کو نرخوں میں ۲۰ فی صد رعایت کے ساتھ تخم اور کھاد دیا جائےگا - اور اس تقسیم کا انتظام کرنے کےلئے ممالک محروسہ سرکارعالی میں اکیس مرکز قایم کئے جائیں گے - اس کے علاوہ آب پاشی کی مزید سہولتیں مہیا کرنے کےلئے اور دو لاکھ روپے بطور تقاوی تقسیم کئے جائیں گے تاکہ رعایا باؤلیوں کی تعمیر و ترمیم کرسکے -

روئی کی پیداوار میں کمی

اضلاع اورنگ آباد - پربھنی - بیڑ اور عادل آباد میں نقدی فصول اور خاص کر کپاس کے زیر کاشت رقبہ کا تناسب غلہ کے زیر کاشت رقبہ سے کہیں زیادہ ہے - چنانچہ اندازہ کیاگیا ہے کہ چھوٹے ریشہ کی کپاس کا مجموعی رقبہ ان اضلاع میں ½۱۳ لاکھ ایکر سے کم نہیں ہے - جنگ میں جاپان کی شرکت کے بعد سے چھوٹے ریشہ کی کپاس کی برآمد بالکل موقوف ہوگئی ہے - اور لڑائی ختم ہونے سے پہلے کوئی توقع نہیں کہ دو بارہ اس کی مانگ پیدا ہوگی - لہذا یہ تجویز ہے کہ ان اضلاع میں آیندہ موسم پر کپاس کا رقبہ کم ازکم پچاس فی صد گھٹا دیا جائے اور جو رقبہ اس طرح خالی ہو اس پر جوار باجرہ - گیہوں - چنے وغیرہ کی کاشت کی جائے جو کاشتکار کپاس کے بجائے غلہ کی فصلوں کی کاشت کرنے پر آمادہ ہوں انہیں صرف نصف رقم مالگزاری دینا پڑیگی - اگر خارج از کھاتہ اور قابل لاؤنی اراضیات کاشت پر اٹھائی جائیں تو ان پر بھی محاصل میں پچاس فی صد معافی دیجائےگی -

کوٹ گیر میں حکومت کی کارروائیاں

سرکار عالی کی یہ بھی خواہش ہے کہ ہلکی آبپاشی کے ذریعہ علاقہ کوٹ گیر کی زیر نہر اراضیات میں جوار اورگیہوں کی کاشت کو رواج دیا جائے - چنانچہ رعایا کو اس قسم کی کاشت کا خوگر بنانے کےلئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ دو سال محاصل اور دھارہ آب میں جوار کی حد تک (۲۰) فیصد اورگیہوں کی حدتک (۵۰) فیصد معافی عطا کی جائے - اندازہ لگایاگیا ہے کہ اسطرح آیندہ موسم میں جوار کے تحت تقریباً پانچ ہزار ایکڑ اور گیہوں کے تحت دس ہزار ایکڑ زمینات کاشت ہونگی -

اصلاح یافتہ تخم کی تقسیم

اس کے علاوہ حکومت نے سررشتہ زرعی (اشاعت) کو بلا سودی تقاوی تقسیم کرنے کے لئے ایک لاکھ روپے کی مزید رقم عطا کی ہے تاکہ اس سررشتہ کے ذریعہ کاشتکار جوار گیہوں اور باجرہ کے ترقی یافتہ تخم حاصل کرسکیں - اس تخم کی تقسیم زیادہ تر مرہٹواڑی اور کرناٹک میں عمل میں آئےگی - اور نرخوں میں بھی (۲۰) فیصد کی رعایت کی جائےگی -

جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے یہ ساری کارروائی موجودہ نازک حالات کے مدنظر کی جارہی ہے - حکومت سرکارعالی کو توقع ہے کہ اشیاء خورد و نوش کی حد تک اپنے علاقہ کو خود مکتفی بنانے کے لئے وہ جو تدبیریں اختیار کررہی ہے ان سے تمام متعلقہ اشخاص پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے -

اندرونی جانب لگادی جائیں - کھڑکیوں پر ½ انچ اور ¾ انچ لمبائی کے تار کے جال چڑھادے جائیں تو اس طرح شیشوں کے ٹکڑے اڑنے نہیں پائیں گے تار کے جال اور شیشوں کے درمیان کپڑے کے پردے بھی لٹکا دینے سے مزید حفاظت ہوجائے گی - ان پردوں کو زیادہ مضبوط یا وزنی بنانے سے کوئی فایدہ نہیں کیونکہ اگر وہ بلاسٹ سے اڑجائیں تو جس قدر ہلکے ہونگے اسی قدر کم مضرت رساں ہونگے اگر انہیں کیلوں سے یا کسی دوسرے طریقہ سے مضبوط بٹھا دیا جائے تو وہ بلاسٹ کے زور سے پارہ پارہ ہو جائیں گے اس لئے انہیں اپنی جگہ صرف لٹکادیا جائے تاکہ وہ گریں بھی تو عملا کوئی نقصان نہ پہنچے - اور آسانی سے دوسرے پردے چڑھا دئے جا سکیں - یہ واضح رہے کہ ایسے پردے اگر بلاسٹ سے گر جائیں تو شیشے کے پرزے کھڑکی کے قریب ہی گرینگے -

۵ - زاید پناہ گاہیں

منہدم مکانوں میں سے ایسے کئی اشخاص کی جانیں بچائی گئیں جنہوں نے کسی معمولی میز کی آڑلی تھی اس میز نے گرنے والے اینٹ پتھر کے بوجھ کو اپنے اوپر روک لیا اور اس طرح پناہ گزیں کو محفوظ رکھا - اس قسم کی زاید پناہ گاھوں سے پورا پورا فایدہ اٹھانا چاھئے - اس غرض کے لئے ایک خاص فریم بھی تیار کرلیا جاسکتا ہے -

۶ - اطلاع جو دیجانی چاھئے

محافظوں کی چوکیاں بہت جلد قایم ہوجانے والی ہیں ان کے قایم ہوتے ہی آپ اپنے پناہ کے کمرہ کا نقشہ اپنے ہوائی حملوں کے محافظ کے ہاں بھیجدیجیے -

اگر آپ کو کسی چیز کے بارے میں کچھ شبہ ہوتو اے - آر - پی کے عہدہ داروں سے ماہرانہ مشورہ حاصل کیجئے - **اپنے بچاؤ کے لئے آج ہی اپنے پناہ کے کمرہ کا بندوبست شروع کر دیجئے -**

آپ کے پناہ کے کمرہ میں ان ان چیزوں کا رہنا ضروری ہے -

۱ - قندیل اور ایک برقی ٹارچ
۲ - ایک تخت - میز یا خاص فریم جن کے نیچے پناہ لی جاسکے -
۳ - متعدی جراثیم کو ھلاک کرنے والی دوا کا ایک شیشہ مثلا فینائل لسول ڈیٹال وغیرہ
۴ - فوری طبی امداد کے سامان کا صندوقچہ (معیاری صندوقچہ - جو ہر دوا ساز کی دوکان سے مل سکتا ہے)
۵ - پینے کے پانی کے گھڑے اور پیپے
۶ - چند ریت کے تھیلے -
۷ - پانی سے بھری ہوئی بالٹیاں اور پیپے آگ بجھانے کے لئے -
۸ - انگیٹھی کوئلہ اور ایک دیگچی - پکوان کے لئے -

مدد سے راستہ پھوڑ کر باہر نکل سکتے ہیں -

۱۱ - چاء کا پتہ کافی کا سفوف اور ڈبوں کے بسکٹ
۱۲ - ڈبہ کی بند غذائیں ایک ڈبہ کھولنے کا آلہ - یا سیو دال بھونے چنے مرمرے بٹانے مرکل خشک میوے بتاشے لڈو اور اسی قسم کی دوسری کھانے پینے کی چیزیں جو زیادہ عرصہ تک بغیر خراب ہوئے رہ سکیں مثلا لیمو اور ترکاریوں میں ٹماٹے جن میں غذائیت بھی زیادہ ہوتی ہے- زیادہ عرصہ تک محفوظ بھی رہ سکتے ہیں اور انہیں کچا بھی کھایا جاسکتا ہے -
۱۳ - خوراک کی دوسری اشیاء مثلا چاول دال وغیرہ -
۱۴ - سارے پناہ لینے والوں کی ایک مکمل فہرست -
۱۵ - کانوں میں رکھنے کے لئے روئی اور اس کو بھگونے کے لئے گلیسرین - اور دانتوں میں دبائے رہنے کے لئے رسی یا ربر کے ٹکڑے جیسی نرم چیزیں -

(ب) اگر آپ حسب ذیل چیزوں کو بھی فراہم کرسکیں تو مناسب ہے -

۱ - قیمتی پرانے اخبار یا بادامی کاغذ
۲ - سوئیاں اور روئی اور دھاگا
۳ - ہتوڑی اور کیلے
۴ - بیسن صابون توالیں کتابیں
۵ - بچوں کے کھلونے - تاش کے پتے - بلانکٹ یا کمبل -
۶ - بچھانے کے لئے گدے توشکیں یا دریاں -
۷ - اگر پناہ کے کمرہ میں بجلی کا "پلگ" موجود ہو تو ایک لاسلکی سٹ -
۸ - ایک برقی کیتلی -اگر موجود ہو -

غلہ کی فراہمی اور نفع اندوزی

نگرانی نرخ اشیاء کی کمیٹی کا قابل قدر کام

دو غیر سرکاری افراد کی رائے

جیسا کہ ہم نے گزشتہ شمارہ میں لکھا ہے غلہ کی فراہمی کے سلسلہ میں حیدرآباد کی موجودہ حالت بالکل اطمینان بخش ہے ۔ تا ہم حکومت سرکار عالی نے متعدد تدبیریں اختیار کی ہیں جن کے من جملہ '' خوب غلہ اور چارہ اگاؤ'' کی مہم بھی عنقریب شروع کردی جائے گی۔ علاوہ ازیں بعض جنسوں مثلاً گیہوں ۔گیہوں کا آٹا۔ چاول اور چنا وغیرہ کی در آمد کے سلسلہ میں بعض برطانوی صوبوں سے تصفیے کرلئے گئے ہیں ۔ کیونکہ ان اجناس کی حد تک کچھ کمی محسوس کی جارہی ہے ساتھ ہی حکومت نے نگرانی نرخ اشیاء کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے ۔ جس میں تاجر ۔گاہک ۔ غلہ کے ماہرین اور سرکارعالی کے عہدہ دار شامل ہیں ۔ اس کمیٹی نے کچھ عرصہ سے کام شروع کردیا ہے تا کہ نفع اندوزی کے سدباب کے لئے جملہ عملی تدبیریں اختیار کی جاسکیں ۔ اس ریاست سے غلہ کی برآمد کو روکنا ۔ بعض اجناس کی در آمد پر محصول کروڑگیری میں تخفیف کرنا اور تجارت پیشہ افراد کے تعاون کے ساتھ مقررہ اور سستی قیمتوں پر اشیاء فروخت کرنے کے لئے غلہ کی دوکانیں قایم کرنا وغیرہ یہ تمام تدبیریں اس لائحہ عمل میں شامل ہیں ۔

غیر سرکاری افراد کا تعاون

حکومت کی ان کوششوں کا عام پبلک کو بھی احساس ہے اور وہ حکومت کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ ہے ۔ چنانچہ اس کا ثبوت ان بیانات سے ملتا ہے جو مسٹر لکشمی نواس گنیر وال معتمد انجمن ساہوکاران اور مسٹر مرزا مقصود احمد خاں گتہ دار نے مقامی اخبارات میں حال ہی میں شائع کئے ہیں۔ دونوں حضرات ''نگرانی نرخ اشیاء'' کی کمیٹی کے غیر سرکاری ارکان ہیں ۔

مسٹر گنیر وال کی رائے

یونائیٹڈ پریس کو بیان دیتے ہوئے مسٹر گنیر وال نے ''نگرانی نرخ اشیاء'' کی کمیٹی کے تصفیہ کا تذکرہ کیا یعنی یہ کہ غریب طبقہ کی مشکلات کم کرنے کے لئے سستے داموں پر غلہ کی چلر فروشی کی دوکانیں بلدہ حیدرآباد میں قایم کی جائیں ۔ آپ نے بیان کیا کہ انجمن ساہوکاران اس تصفیہ کو روبہ عمل لانے کے لئے دلی تعاون پیش کرے گی تا کہ وہ فلاح عامہ کی کوششوں میں اپنا حصہ ادا کرے ۔ اس سلسلہ میں آپ نے ظاہر کیا کہ ساہوکاروں نے یہ بات قبول کرلی ہے کہ اپنے اخراجات سے برطانوی ہند سے غلہ در آمد کریں اور یہاں صرف فی روپیہ نصف آنہ نفع لے کر فروخت کریں ۔ کنٹرولر صاحب نرخ اشیاء قیمتوں کا تعین کریں گے ۔

حکومت کی مدد کی ضرورت

آپ نے توقع ظاہر کی کہ برطانوی ہند میں خریدے ہوئے غلہ کو اس ریاست میں منتقل کرنے کے سلسلہ میں حکومت بھی ضروری سہولتیں بہم پہنچائے گی ۔ علاوہ ازیں ساہوکاروں کی دوکانوں کی حفاظت کا انتظام کریگی تا کہ مفسدین کو شرارت کا موقع نہ ملے ۔ آپ نے عہدہ داران مقتدر کی تعریف کی کہ انہوں نے اسی ریاست میں غلہ کے اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے پبلک کو بھی تعاون کی دعوت دی ہے ۔ بیان ختم کرتے ہوئے آپ نے کہا ''حکومت اور تجارت پیشہ طبقہ کے درمیان تعاون کا ذریعہ فراہم کرکے حیدرآباد نے بقیہ ملک کے لئے ایک مثال قایم کی ہے '' ۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

اسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر مرزا مقصود احمد خاں نے یہ رائے ظاہر کی کہ گزشتہ موسم میں بارش کی قلت کے باوجود حیدرآباد میں غلہ کی فراہمی کا مسئلہ اتنا پریشان کن نہیں جتنا کہ برطانوی ہند میں ہے ۔ آپ نے حکومت کی ستائش کی کہ اس نے اس مسئلہ سے نمٹنے کے لئے متعدد تدبیریں اختیار کی ہیں ۔

کارروائیوں کی نوعیت

یہ بتلانے کے بعد کہ نا مساعد حالات مثلاً ناکافی بارش اور در آمدات میں کمی کا غلہ کی فراہمی پر راست اثرمترتب ہوتا ہے ۔ اور قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں ۔ آپ نے واضح کیا کہ نگرانی نرخ اشیاء کی کمیٹی کی سفارشوں کے مطابق حکومت نے غلہ کی فراہمی کے مسئلہ سے عہدہ برآ ہونے کی فوری تدبیریں اختیار کی ہیں مثلاً یہ کہ جوار کی برآمد پر پابندیاں عاید ہوچکی ہیں اور چاول کے محصول در آمد میں آٹھ آنے کی کمی کردی گئی ہے ۔ چاول کی در آمد کے لئے ریلوے کی جانب سے بھی مزید سہولتوں کا انتظام کیا گیا ہے ۔ آپ نے بیان کیا کہ خود حکومت چاول کی کثیر مقدار در آمد کررہی ہے تا کہ مقامی تاجر نفع اندوزی نہ کرسکیں ۔ علاوہ ازیں جوار کی برآمد روک دینے کی وجہ سے اسکی قیمت میں اضافہ ہونے نہ پایا ۔ چنانچہ یہاں جوار کا نرخ سوائے صوبہ مدراس کے ہرجگہ کے نرخ سے کم ہے ۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۰)

حیدرآباد میں ورجینا تمباکو کی کاشت

تجربوں کے نتیجے حوصلہ افزا رہے

پیداوار کی نکاسی کے لئے مقامی بازار کا انتظام

ریاست حیدرآباد میں اعلی قسم کے ورجینا تمباکو کی کاشت کے لئے پانچ سال پہلے سررشتہ زراعت سرکار عالی کی تحریک سے پانچ دس اور پندرہ ایکڑ کے چھوٹے چھوٹے قطعوں میں تجربے شروع کئے گئے تھے جن کے شان دار نتائج حاصل ہوے خاص طور پر ضلع ورنگل کے تعلقات مدھرہ اورکھمم میں جو احاطہ مدراس کے تمباکو کی کاشت کے مرکزوں یعنی گنٹور اور بجواڑہ سے ملحق ہیں یہ تجربےکامیاب رہے - احاطہ مدراس کے مذکورہ بالا مقامات ہی سے تمباکو کی کاشت ملک سرکار عالی میں بھی رائج ہوئی - تین سال پہلے تمام ریاست میں زیادہ سے زیادہ سو ایکڑ میں ورجینا تمباکو کی کاشت ہوتی تھی لیکن اس موسم میں (۱۵۰۰) ایکڑ زیر کاشت ہیں جن میں سے (۱۰۰۰) ایکڑ تعلقات کھمم اور مدھرہ میں واقع ہیں - کاشت کے رقبہ میں یک بیک اس قدر اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ حال ہی میں گنٹور اور بجواڑہ کے تمباکو کی کاشت کو ''ٹوکرا'' نامی روگ لگنے کے باعث وہاں کے کاشتکاروں نے مدھرہ میں کاشت شروع کردی ہے کیونکہ یہاں تمباکو کی کاشت اچھی طرح کی جاسکتی ہے - علاوہ ازیں بازار میں قیمت بھی اچھی وصول ہوتی ہے - چونکہ حاصل پیداوار میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے ' اس لئے اس سال بازار میں پیداوار کی نفع بخش نکاسی کا سوال پیدا ہوا ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں چیف مارکٹنگ افسر نے سررشتہ مالگزاری - سررشتہ زراعت اور سررشتہ امداد باھمی کی دلی تائید اور تعاون سے ماہ مارچ میں بمقام مدھرہ ایک مقامی بازار قایم کیا ہے - اس کے ذریعہ ریاستی کاشتکاروں نے تمباکو کی جو کل مقدار یعنی (۱۲۰۶) گٹھے بھیجے تھے ان میں سے (۹۷۰) گٹھے (۳۴۰۰۰) روپئے سکہ کلدار کے عوض فروخت کردئے گئے - گاھک زیادہ تر برطانوی ہند سے آئے تھے -

اس کارروائی کے اسباب

کئی اسباب کی بناء پر مقامی بازار قایم کرنے کا تصفیہ کیا گیا مثلا یہ کہ اب تک فروخت کے لئے مقامی فصل کو گنٹور اور بجواڑہ لیجانا ضروری تھا - یہ مقامات تیس چالیس میل دور ہیں - اس طرح کاشتکاروں پر ریلوے سڑک کے ذریعہ حمل و نقل کے اخراجات کا بار پڑتا تھا - اس کے علاوہ بجواڑہ اور گنٹور کے بازار میں فروخت کا انتظام بھی ٹھیک نہیں - مال ہراج ہونے کے بجائے راست کسی نہ کسی گرنی کو بھیجا جاتا ہے جہاں مالک اسے منہ بولی قیمت پر خرید لیتا ہے مقامی کاشتکاروں کو بھی اس قیمت پر مال حوالہ کرنے کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا کیونکہ مال فروخت نہ ہونے کی صورت میں آمد و رفت کے اخراجات خواہ مخواہ لاحق ہونے کا اندیشہ تھا - ریلوے کے ذریعہ حمل و نقل کی سہولتیں کم ہوجانے اور جنگ کے باعث بیرونی بازار مسدود ہوجانے کے باعث ان دقتوں میں اضافہ ہوگیا - اس لئے ریاست کے حدود ھی میں ایک مقامی مارکٹ قایم کرنے کا خیال پیدا ہوا تاکہ کاشتکار کافی نفع حاصل کرسکیں - ہراج کے ذریعہ فروخت عمل میں لانے کے جو دوسرے فوائد ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں - جنوبی ہند کے دوسرے بازاروں میں ہراج کا طریقہ رائج نہیں - بازار قایم کرتے وقت یہ بھی امید تھی کہ ملحقہ برطانوی ہند کے کاشتکاروں کو اس بازار میں تمباکو فروخت کرنے کی ترغیب ہوگی -

دقتوں پر قابو پالیا گیا

مدھرہ میں مقامی بازار قایم کرنے کی نسبت چیف مارکٹنگ افسر کی مرتب کی ہوئی اسکیم کو عمل میں لانے کے سلسلہ میں کئی دقتوں کا سامنا ہوا - برطانوی ہند کے گاھکوں کو تمباکو خریدنے کے لئے نئے بازار کو آنے کی ترغیب دینا پڑا اور ہراج کے متعلق ان کے جو کچھ اعتراضات تھے انہیں رفع کرنے کی ضرورت پیش آئی ساتھ ھی مقامی کاشتکاروں کو آمادہ کرنا پڑا کہ وہ قسم و خوبی کے لحاظ سے مال کے مختلف درجے قایم کروائیں نیز درجے قایم کرنے مال فروخت کرنے اور نگرانی کے اخراجات برداشت کریں - ہراج کے متعلق گاھکوں کے اعتراض کو یوں رفع کیا گیا کہ انہیں تحریر کے ذریعہ انفرادی طور پر واجبی قیمت پیش کرنے کی اجازت دی گئی تاکہ وہ لوگ جو تمباکو کے اقسام اور خوبیوں کو اچھی طرح پہچانتے ہیں دوسرے گاھکوں کی ناتجربہ کاری سے بیجا فائدہ نہ اٹھا سکیں - خوبی اور اقسام کے لحاظ سے تمباکو کے مختلف درجے قرار دینے کے سلسلہ میں خریدار اور فروخت کرنے والے دونوں اس بات پر رضامند ہوگئے کہ گنٹور کے تمباکو کے مشہور کارخانوں میں جو لوگ اس کام کی خصوصی مہارت رکھتے ہیں ان کی خدمات سے استفادہ کیا جائے -

تین ہراج

جب ابتدائی مراحل سب کی رضامندی کے ساتھ طے پاگئے تو ۵ - مارچ سے ۲۹ - مارچ کی مدت میں پندرہ دنوں کے فصل سے تین ہراج مقرر ہوئے - تینوں متعلقہ محکموں کے افسروں کی موجودگی میں اور مدھرہ کے دیہی بنک کی نگرانی میں ہراج عمل میں آئے بہت سے لوگ مال لینے آئے ہوئے تھے - ۵ - مارچ کو جو

ہراج ہوا اس میں (۲۶۱) گٹھے جن کا مجموعی وزن (۳۱۰۰۰) پونڈ تھا ۔ (۱۳۰۱۴) روپیوں کے عوض فروخت ہوے اس طرح فی پونڈ (۵۰۳) آنے وصول ہوئے ۔ دوسرے ہراج میں جو ۱۰ و ۱۶ مارچ کو ہوا تھا (۲۶۰) گٹھے جن کا وزن (۳۳۱۷۳) پونڈ تھا (۱۴۲۵۳) روپے (۳) آنے (۹) پائی کے عوض ہراج کئے گئے ۔ اس طرح ان دو ہراجوں میں (۵۲۱) گٹھے فروخت ہوئے جن کا وزن تقریباً (۶۵۰۰۰) پونڈ تھا ۔ اور جن کی قیمت تقریباً (۲۵۰۰۰) روپے وصول ہوئی

بعد ازاں ۲۹ ۔ مارچ کو تیسرے ہراج میں مزید (۲۵۸) گٹھے جن کا وزن (۳۸۲۴۳) پونڈ تھا ہراج کےلئے لائے گئے ان میں سے (۲۷۶) گٹھے (۹۶۰۰) روپیوں کے معاوضہ میں فروخت ہوئے ۔ آخری ہراج میں نسبتاً کم قیمت آنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہراج ذرا دیر سے ہوا تھا ۔ اس وقت تک موسمی حالات بدل جانے کے باعث تمباکو کچھ بگڑ گیا تھا ۔ علاوہ ازیں گنٹور میں بھی قیمتیں گرگئی تھیں ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۸)

حکومت کی غلہ کی دوکانیں

جناب مقصود احمد خاں صاحب نے حکومت کی ستائش کی کہ اس نے غلہ کی ارزاں فروشی کی دکانیں قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ آپ نے کہا کہ اس کارروائی سے نفع اندوزی کی امید رکھنے والوں پر روک عاید ہو جائے گی ۔ اس سلسلہ میں آپ نے عوام سے ہمدردی رکھنے والے ساہوکاروں مثلاً سیٹھ رام دیال گھانسی رام کی بھی توصیف کی کیونکہ انہوں نے چلر فروش کی دوکانوں کے ذریعہ حکومت کے ساتھ تعاون عمل میں لانے کا پیش کش کیا ہے ۔ اور یہ شرط قبول کی ہے کہ فی روپیہ ۶ پائی سے زیادہ نفع نہیں لیا جائے گا ۔۔ آپ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ساہوکاروں کے اس قابل تعریف طرز عمل سے خصوصاً غریب طبقوں کا بہت فائدہ ہوگا ۔

نفع اندوزی کرنےوالوں کا مقاطعہ

آپ نے نگرانی نرخ اجناس کی کمیٹی کے اس فیصلہ کی بھی تعریف کی کہ ایسے بیوپاریوں کو جو کمیٹی کے مقرر کئے ہوئے نرخوں پر غلہ فروخت کرنے پر آمادہ نہ ہوں غلہ فراہم نہ کیا جائے اور انہیں حمل و نقل وغیرہ کی سہولتیں بھی نہ دی جائیں ۔

قحط کے امدادی کام

مختلف ناگہانی اوقات میں جملہ ۲ کروڑ ۸۳ لاکھ کی رقم صرف کی گئی

ہمیشہ کاشتکاروں کو فوراً مدد دی جاتی رہی

ممالک محروسہ سرکار عالی جیسے وسیع رقبہ میں جو (۸۲۰۰۰) مربع میل سے زیادہ ہو ' بجا طور پر توقع ہوسکتی ہے کہ بعض حصوں میں معمول سے کم یا زیادہ بارش ہوتی رہے - خاص طور پر ایک قطعہ میں جو ریاست کے جنوب مغربی گوشہ میں واقع ہے اکثر ناکافی بارش ہوتی ہے اسے ''قحط کا علاقہ'' کہتے ہیں اس میں اضلاع نلگنڈہ محبوب نگر - رائچور - گلبرگہ - عثمان آباد - بیڑ اور اورنگ آباد کے بعض علاقے داخل ہیں - اس حصہ میں بارش کا اوسط علی العموم (۲۵) انچ سے کم رہتا ہے اس لئے انسداد قحط کے دستورالعمل کے مطابق دوسرے مقامات کے برخلاف یہاں بار بار امدادی کام اور دوسری تدبیریں اختیار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے -

مستقبل انتظام

ان ہی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک مدت قبل ہی سے حکومت سرکارعالی نے اس قسم کی کاروائیوں کے لئے ایک مستقل ادارہ قایم کیا - جسکا نام ''مجلس قحط'' ہے اور جو محکمہ مال کے زیر نگرانی اپنے فرائض انجام دیتا ہے - قحط اور بارش کی قلت کی صورتوں میں امدادی کام انجام دینے اور اضلاع میں ضروری کاروائیوں کا پروگرام مرتب کرنے کی ذمہ داری کمشنر قحط پر ہے - ان کاروائیوں میں تنظیم و ترتیب پیدا کرنے کے لئے دستورالعمل بھی وضع ہوچکا ہے -

طریق کار

اگر قحط کے علاقہ میں ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں بارش نہ ہو یا بالکل ناکافی ہو تو گرانی اور قحط کے آثار پیدا ہوجاتے ہیں - ملک سرکار عالی کے کسی علاقہ کی نسبت اسی قسم کی اطلاع وصول ہوتے ہی سب سے پہلے قحط کے فنڈ سے تقاوی قرضے دئے جاتے ہیں - محصول مالگزاری فیاضانہ طور پر معاف ہوتا ہے - علاوہ ازیں بن چرائی کا محصول نہیں لیا جاتا - کھلے اور محصورہ جنگلوں اور محکمہ مالگزاری کے رمنوں میں جانوروں کوچرانے کی عام اجازت دی جاتی ہے - اضلاع اورنگ آباد اور ناندیڑ میں قحط کے زمانہ میں چارہ فراہم کرنے کے لئے جو علاقے محفوظ کردئے گئے ہیں وہاں سے قحط زدہ علاقوں میں چارہ منتقل کیا جاتا ہے - اور سررشتہ جات تعمیرات لوکل فنڈ اور جنگلات کی جانب سے متعدد امدادی کام تجربہ کے طور پر شروع کئے جاتے ہیں تاکہ اس بات کا پتہ چلے کہ حقیقتاً کس قدر امداد کی ضرورت ہے - اگر تشویش ناک حالات میں اضافہ ہو تو فوراً سڑکوں کی تعمیر اور آبپاشی کے وہ کام شروع کردئے جاتے ہیں جو ضلع کے انسداد قحط کے پروگرام میں داخل ہوں - رقمی امداد دی جاتی ہے - اور خانگی امدادی چندے وصول کرنے کا انتظام ہوتا ہے - اس طرح دستورالعمل میں جو طریقہ کار بتلایا گیا ہے اس کی پوری پوری پابندی کی جاتی ہے - چنانچہ سنہ ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ف میں اضلاع کریم نگر اور عادل آباد کے بعض حصوں میں اس پر نہایت عمدگی کے ساتھ عمل کیاگیا -

قحط کا امدادی فنڈ

قحط یا نگرانی کے وقت جو تدبیریں عمل میں لائی جاتی ہیں ان کے تمام اخراجات قحط کے فنڈ سے ادا ہوتے ہیں - یہ فنڈ گذشتہ انیس سال سے قایم ہے - اور اس کے لئے ہر موازنہ میں سالانہ (۱۰) لاکھ کی رقم مختص کردی جاتی ہے - علاوہ ازیں زاید رقم کا سود بھی اس میں شامل کیا جاتا ہے - اس وقت زائد رقم کی مقدار (۸) لاکھ ہے - گزشتہ سال کے اختتام تک اس فنڈ سے جو رقم خرچ کی گئی اس کی جملہ مقدار تقریباً (۲) کروڑ (۸۳) لاکھ پچاس ہزار ہوتی ہے -

سنہ ۱۳۴۶ف سے سنہ ۱۳۴۹ف (سنہ ۱۹۳۷ع - ۱۹۴۰ع) تک چار سال کی مدت میں قحط کے امدادی فنڈ سے مختلف کاموں پر (۶۹) لاکھ (۱۳) ہزار کی رقم خرچ کی گئی گزشتہ سال اس فنڈ سے مزید (۳۰) لاکھ نکالے گئے - اس سال بھی (۳۵) لاکھ (۶) ہزار کی رقم امدادی کاموں کے لئے مختص کی گئی ہے -

مالی امداد

اس فنڈ کے ذریعہ خاص طور پر قحط کے علاقے میں آب پاشی کے پراجکٹ تعمیر پاتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ضلع بیڑ میں (۶۰۶۲) لاکھ کے مصارف سے روٹی پراجکٹ تکمیل پایا اور تعلقہ دیورکنڈہ ضلع نلگنڈہ میں ڈنڈی پراجکٹ شروع ہوا جس کی تعمیر پر تخمیناً (۳۰۰۲) لاکھ خرچ ہونگے -

اس پراجکٹ کے تحت (۳۴) مواضعات کی (۳۹۰۰۰) ایکڑ زمین سیراب ہونے کی توقع ہے یہ خزانہ آب جو سررشتہ آب پاشی کی جانب سے تعمیر ہورہا ہے نہایت نفع بخش ہوگا - اس کی تعمیر تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور آئندہ مانسون کے وقت اس کا پانی استعمال کیا جاسکے گا - کھیتوں میں نالے تیار کرنے کے لئے (۱۰۱۷) لاکھ رقم تقاوی دی گئی ہے - علاوہ ازیں دوران جنگ اور بعد جنگ زمانے میں غلہ اور چارہ کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے متعلق حکومت ہند کی جو تجویزیں

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۳)

مویشیون کی کامیاب نمائش

سالانہ رپورٹ سررشتہ علاج حیوانات ممالک محروسہ سرکار عالی

سرکار عالی کے محکمہ علاج حیوانات کی رپورٹ نظم و نسق بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف میں یہ بتایا گیا ہے کہ مویشیوں کی نمایش سے مویشی پرورش کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کے مدنظر اس سال دو جدید نمائشیوں کا آغاز کیا گیا - ایک تو ضلع کریم نگر میں اور دوسری ضلع رائچور میں - پرورش کنندگان میں سرگرم مقابلہ رہا اور مختلف نمایشوں میں جو مویشی پیش کئے گئے ان کی عام حالت میں نمایاں اصلاح پائی گئی - دوران سال میں گھوڑوں اور مویشیوں کی کل (۱۸) نمائشیں منعقد ہوئیں جن میں (۲۱۸۹) روپے نقد (۳۱۱۵) تولے چاندی کے کڑے اور پانچ چاندی کے تمغے بطور انعام تقسیم کئے گئے -

طبی کام

اس سال شفاخانوں دواخانوں اور دورہ کرنے والے عہدہ داروں نے جن جانوروں کا علاج کیا ان کی تعداد (۴۴۴۴۲۱) رہی اس کے برعکس سنہ ۱۳۴۸ف میں ان کی تعداد (۴۳۹۲۷۵) تھی رنڈرپسٹ اور ہیموراجک سپٹی سیمیا جیسی دو خطر ناک بیماریوں سے اکثر و بیشتر جانور مرے - امراض متعدی میں مبتلا ہو کر مرنےوالے جانوروں کی کل تعداد جو سنہ ۱۳۴۸ف میں (۸۶۴۵) تھی بڑھکر سنہ ۱۳۴۹ف میں (۱۰۹۰۴) ہوگئی -

اس سال کے دوران میں جو ٹیکے لگائے گئے ان کی مجموعی تعداد (۲۲۴۴۱۰) رہی اس کے برعکس گزشتہ سال (۱۸۱۹۴۴) ٹیکے لگائے گئے تھے -

تخمی جانور

محکمہ نے اپنے ضلع واری حیوان گاہوں میں (۳۱) تخمی گھوڑے اور (۶۳) تخمی سانڈ رکھے - محکمہ علاج حیوانات کے شعبہ سمیت نے اس سال کے دوران میں بلڈ و پرس (خون کا مادہ سمی) کے (۲۵۷ سی سی) اور ٹیشو ویکسین کی (۳۲۳۹۰۰) خوراکیں تیار کیں -

دورہ کرنے والے عہدہ داروں نے زبانی تفہیم تقریروں - طلسمی فانوس ڈراموں اور عملی مظاہروں وغیرہ کے ذریعہ جانوروں کی پرورش و علاج کے نسبت بدستور تشہیری کام جاری رکھا -

سال زیر تبصرہ میں محکمہ کے مصارف کی مقدار (۵۶۰۱۸۹) روپے رہی -

محصول کروڑ گیری میں اضافہ

سالانہ رپورٹ نظم و نسق محکمہ کروڑ گیری سرکار عالی

رپورٹ نظم و نسق محکمہ کروڑگیری سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف کے بموجب اس سال جنگ کی وجہ سے تجارت ابتر ہونے اور پیوستہ سال کی بہ نسبت زرعی موسم ناموافق ہونے کے باوجود محصول کروڑگیری میں (۲۰۸۰۹۵۴) روپیوں کا اضافہ ہوا جس سے سنہ ۱۳۴۸ف کے جملہ محصول کروڑگیری پر (۱۶۰۱) فی صد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے -

اس رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ ۱۳۴۹ف کا محصول کروڑگیری جس کی مجموعی مقدار (۱۵۰۳۱۷۲۱) روپے ہے سابقہ پانچ سال کی اوسط مقدار سے بقدر (۲۰۶۴۱۵۳) روپے یا (۱۵۰۹) فیصد زیادہ ہے اس اضافہ کا خاص سبب یہ بتایا گیا ہے کہ سال مذکور میں روئی اور ارنڈی کی پیداوار پہلے سے زیادہ رہی - ممالک محروسہ کے گیارہ دیاسلائی کے کارخانوں سے جملہ (۶۲۳۹۸۴) روپیوں کی حد تک محصول کروڑگیری وصول ہوا - اس کے برخلاف سنہ ۱۳۴۸ف میں (۱۱۱۰۰۱۶) روپے وصول ہوئے تھے - جنگی حالات نے جو دقتیں پیدا کردی ہیں ان کے باعث دیاسلائیاں بہت کم تعداد میں تیار ہورہی ہیں - یہی سبب ہے کہ ان کے محصول کروڑگیری میں نمایاں کمی ہوگئی -

شرح محصولات بڑھائی نہیں گئیں

سال زیر رپورٹ میں کوئی اہم تبدیلی نہیں کی گئی - یکایک قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بعض تجارتی جنسوں مثلاً روئی اور مونگ پھلی کا محصول عارضی طور پر بڑھادیا گیا - رپورٹ میں لکھا ہے کہ یہ کارروائی زیادہ تر پیش بینی کے طور پر کی گئی تھی - اس لئے اس کا اثر عارضی رہا چنانچہ پھر شرح محصول کو گھٹا دینا پڑا -

جنگ کے اثرات

جنگ چھڑتے ہی محفوظ جہاز رانی کی سہولتوں میں ناگہانی طور پر خلل واقع ہونے اور ساتھ ہی دشمن ملکوں سے تجارت ختم ہوجانے کے باعث ہندوستان کی بیرونی تجارت کو کافی نقصان پہنچا - لیکن جہازوں کے ذریعہ حمل و نقل کی حفاظت کے لئے بدرقہ کا طریقہ استعمال کرنے سے اور جو تجارت دشمن ملکوں سے ہوا کرتی تھی اس کے دوسرے ملکوں کی طرف منتقل ہوجانے کی وجہ سے سال کے آخری مہینوں میں بیرونی تجارت کچھ بہتر ہوگئی - برطانوی ہند کے تجارتی حالات ممالک محروسہ کی تجارت پر بھی اثر ڈالتے رہے - چنانچہ درآمدات کی جملہ مالیت جو سنہ ۱۳۴۸ف میں (۱۲۴۹۶۰۰۰) روپے تھی سنہ ۱۳۴۹ف میں (۱۳۷۲۱۶۰۰) روپے ہوگئی - اسی طرح برآمدات کی جملہ مالیت (۱۱۹۵۲۰۰۰) روپیوں سے (۱۴۹۶۳۸۰۰) روپے ہوگئی -

(الف)

آپ کا پناہ لینے کا کمرہ

ان ان چیزوں کا رہنا ضروری ہے

۱ - قندیل اور ایک برقی ٹارچ -
۲ - موم بتیاں اور دیاسلائیاں -
۳ - ہتوڑی اور کیلے -
۴ - ''پلائی وڈ'' یا ''کارڈ بورڈ'' کے تختیے یا بلانکٹس - کھڑکیاں ٹوٹ پھوٹ جائیں تو ان سے حفاظت کا کام لیا جاسکتا ہے -
۵ - متعدی امراض کے جراثیم کو ہلاک کرنے والی دوا کا ایک شیشہ مثلاً فینائل یسول - ڈیٹہال وغیرہ -
۶ - فوری طبی امداد کے سامان کا صندوقچہ (معیاری صندوقچہ - ہر دوا ساز کی دوکان سے مل سکتا ہے) -
۷ - پینے کے پانی کا ذخیرہ -
۸ - چند ریت کے تھیلے -
۹ - پانی بھری بالٹیاں اور پیپے - آگ بجھانے کے لئے -
۱۰ - پاٹ - طشت - کھڈیاں وغیرہ تاکہ صفائی کا انتظام ہوسکے - انہیں خاص کمرہ سے علحدہ یا پردہ کی آڑ میں رکھا جائے -
۱۱ - کدال - پھاوڑا - اور سبل - اگر خدانخواستہ پناہ گزیں کمرہ کے اندربند ہوکر رہ جائیں تو ان کی مدد سے راستہ پھوڑکر باہر نکل سکتے ہیں -
۱۲ - پکوان کے لئے انگیٹھی - کوئلہ اورایک دیگچی -
۱۳ - چاہ کا پتہ - کافی کا سفوف اور ڈبوں کے بسکٹ -
۱۴ - ڈبوں کی بند غذائیں - یا تازہ غذائیں - مثلاً سیو دال - نمک پارے - بگھارے بیگن - اور اسی قسم کی دوسری غذائیں - جو زیادہ عرصہ تک بغیر خراب ہوئے رہ سکتی ہوں
۱۵ - خوراک کی دوسرے اشیاء - جیسے چاول وغیرہ -
۱۶ - سارے پناہ گزیں جو اس وقت وہاں موجود ہیں - ان کی ایک فہرست -
۱۷ - کانوں میں رکھنے کے لئے سوتی اونی کپڑا - اورگلیسرین تاکہ اس میں وہ کپڑا بھگولیا جائے - دستی یا ربر کے ٹکڑے جیسی نرم اشیاء - دانتوں میں دبا لینے کے لئے -

(ب) اگر آپ حسب ذیل چیزوں کو بھی فراہم کرسکیں تو مناسب ہے -

۱ - قینچی - پرانے اخبار یا بادامی کاغذ -
۲ - سوئیاں - روئی اور دھاگا -
۳ - میز اور تخت -
۴ - ڈبوں کی غذائیں مثلاً سارڈن - سالن وغیرہ اور ایک ڈبہ کھولنے کا آلہ -
۵ - سلفچی - صابون - توالیں اور کتابیں -
۶ - بچوں کے لئے کھلونے - تاش کے پتے - بلانکٹ یا کمبل -
۷ - بچھانے کے لئے ایک یا دو چار توشکیں -
۸ - اگر پناہ لینے کے کمرہ میں بجلی کا ''پلگ'' موجود ہو تو ایک لاسلکی سٹ -
۹ - برقی کیتلی ہو تو ایک برقی کیتلی -

(اعلان)

فرح آباد کی چنچو قوم

جنوبی ہند کے سب سے قدیم باشندے

ان کی مفاظت کے لئے حکومت سرکارعالی نے خاص قواعد مرتب کئے ہیں

تعلقہ امرآباد ضلع محبوب نگر میں فرح آباد کی پہاڑیوں پر جو چنچو قوم آباد ہے اسے بعض مستند ماہرین نے جنوبی ہند کی سب سے قدیم قوم بتلایا ہے ریاست سرکارعالی کے جنگلوں میں پانچ اور اصلی قومیں بستی ہیں۔ پرکلے۔کرشنا اور نربدا کے درمیانی علاقہ میں اکثر جگہ نظر آتے ہیں۔بھیل اضلاع بیڑ۔ پربھنی اور اورنگ آباد کے پہاڑی حصوں میں آباد ہیں۔ بھیلوں کے علاقہ کی مشرقی جانب اندھ قوم کا علاقہ ہے۔ گونڈوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ لوگ ضلع عادل آباد سے ضلع ورنگل تک سارے علاقہ میں آباد ہیں۔ کویا قوم مشرقی اضلاع کے پہاڑی حصوں میں سکونت رکھتی ہے۔

چنچو قوم ۔ چنچو قوم تعداد میں زیادہ نہیں ۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے بموجب ریاست کے کل (۱۷۴۵۶۲) اصلی باشندوں میں ان کی تعداد صرف (۲۲۶۴) ہے ۔ تاہم علم الانسان کے ماہرین نے ان سے زیادہ دلچسپی لی ہے کیونکہ اپنی طبعی اور جسمانی خصوصیات کی بناء پر وہ آسٹرلائڈ نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو آسٹریلیا کی قدیم نسل ہے ۔ ان کا قد چھوٹا رنگ سیاہ سر لانبا اور بھویں نمایاں ہوتی ہیں ۔ سر کے بال لہردار اور کبھی گھنگرو دار ہوتے ہیں ۔ لیکن جیسا کہ بعض وقت خود ماہرین بھی دھوکا کھا جاتے ہیں، یہ بال اون کی طرح چٹے دار نہیں ہوتے ۔

ملا پورم پنٹا کا ایک چنچو جو آسٹرلائیڈ نسل کا نمونہ ہے اس نسل کے لوگ نہایت ہی کم ہیں۔

ایک ماہر کی رائے

جناب غلام احمد خاں صاحب نے جو سنہ ۱۹۳۱ء میں ناظم مردم شماری تھے چنچو قوم کی ابتدا ۔ ان کی طرز زندگی اور رسم و رواج کا خاص مطالعہ کیا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں ''ہندوستانی سائنس کانگریس'' میں انہوں نے جو مضمون پڑھا اس میں لکھا ہے کہ ''ان لوگوں کی نسلی خصوصیات آسٹریلیا ۔ سیلون انڈو نے شیا اور ملے نے شیا کے باشندوں سے ان کا تعلق ظاہر کرتی ہیں ان کے بال ان کا رنگ اور جلد میں پسینے کے غدودوں کی کثرت بتلاتی ہے کہ گرم ملکوں کے طبعی حالات نے جسم کی بناوٹ پر کیا اثر ڈالا ہے ۔ ان میں اب بعض بھورے بال والے بھی نظر آتے ہیں جو بحر متوسط کے قریب کے نسلوں سے میں جول کا نتیجہ ہے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خالص نسلوں کا وجود محض لغو بات ہے بلومن بیاک (Bluman back) کے اس قول کی بھی تائید ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی ان گنت قسمیں ہیں جو رنگ و نسل کے مختلف مدارج کے باعث ایک دوسرے سے ممیز کی جاسکتی ہیں ۔

اصلی مقام کے متعلق اختلاف رائے

اس امر پر علم الانسان کے ماہرین متفق نہیں کہ جس نسل کو درست یا غلط طور پر آسٹریلیائی نسل کہا جاتا ہے اس کا اصلی مقام کونسا ہے ۔ کیونکہ اس نسل کے لوگ نہ صرف بحرالکاہل کے جزیروں میں بلکہ آسٹریلیا میں بھی آباد ہیں ۔ ہندوستان میں بھی ان کی موجودگی جزائر سلے بیز ۔ جزیرہ نمائے ملایا اور لنکا سے اس ملک کا تعلق قایم کردیتی ہے ۔ ہم اپنے قیاس کو اور آگے بڑھا سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ دراصل آسٹریلوی ہندوستان نہیں آئے بلکہ ہندوستان کی ایک قوم آسٹریلیا میں منتقل ہوئی ۔

چنچو کہاں رہتے ہیں

ریاست حیدرآباد کے چنچو تعلقہ امرآباد میں نلاملائی نامی پہاڑی سطح مرتفع پر آباد ہیں یہ پہاڑیاں (۲۰۰۰) تا (۳۰۰۰) فیٹ بلند ہیں اور گھنے جنگل سے ڈھکی ہوئی ہیں ۔ جس میں جنگلی درندے کثرت سے موجود ہیں تیس سال قبل تک سرکار عالی کے اس علاقہ میں مہذب انسانوں کی آمد و رفت نہ تھی ۔ لیکن اس وقت ناظم صاحب جنگلات نے جنگل میں سب سے اونچے مقام تک سڑک بنوادی تاکہ یہاں گرمائی مستقر قایم کرنے کے امکانات معلوم ہوسکیں ۔ اس مقام کا نام انہوں نے فرح آباد رکھا ۔ سڑک کا ابتدائی حصہ موٹر چلانے کے قابل ہے چنچو قوم کی آبادی منانور سے کچھ دور واقع ہے ۔ یہ مقام اس سڑک کے پہلے تنگ موڑ پر واقع ہے ۔

عادات و اطوار

چنچو قوم نہ تو وجیہ ہے اور نہ طاقتور ۔ البتہ بلند تر مقامات پر رہنے والے میدانی علاقہ سے قریب رہنے والوں کی بہ نسبت زیادہ مضبوط جسم رکھتے ہیں ۔ ان کی مخصوص روایات اور رواجات ہیں ۔ انڈے ۔ مرغی ۔ دودھ اور شہد بیچ کر گزارہ کرتے ہیں اور زیادہ تر یہی پھلاری ۔ جڑیں ۔ گڈے کھاتے ہیں ۔ تیروں سے خرگوش سور وغیرہ کا شکار کر کے ان کا گوشت بھی استعمال کرتے ہیں ۔ انہیں صرف ٹوکرے بننے کا فن آتا ہے ۔ بکروں اور مرغیوں کی بھی پرورش کرتے ہیں اور کتے پالتے ہیں اس قوم کی دو ممتاز خصوصیتیں ہیں ایک تو یہ کہ ملازمت حتی کہ کاشتکاری سے انہیں سخت نفرت اور دوسرے یہ کہ بھیلوں اور گونڈوں کے برخلاف غیرلوگوں سے میل جول رکھنے سے ڈرتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گھنے جنگل میں آباد ہیں جہاں مختلف مقامات پر ان کی چندچند جھونپڑیاں جنہیں ''پنٹا'' کہاجاتا ہے ۔ نظر آئیں گی ۔ کبھی کبھی اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لئے وہ قریبی مواضعات میں آجاتے ہیں ۔ ان کی دو اور خصوصیتیں یہ ہیں کہ وہ راستباز ہیں ۔ اور کوئی ان کے علاقہ میں آجائے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں ۔ کہاجاتا ہے کہ ایک مرتبہ دو چنچوؤں پر شراب کی ناجائز کشید کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا اگرچہ کہ کوئی عینی گواہ نہ تھا پھر بھی ان لوگوں نے جرم سے انکار نہیں کیا اور خوشی کے ساتھ سزا برداشت کرلی ۔ کوئی ان کے ساتھ برا سلوک کرے تو بھی یہ لوگ مصالحت پر آمادہ ہوجاتے ہیں اور اپنے سردار کے احکام کی بلا تامل پابندی کرتے ہیں اس اعتبار سے بالکل ابتدائی تمدن کے باوجود انہیں منظم جماعت کہہ سکتے ہیں ۔

چنچوؤں کے لئے محفوظ رقبہ

چند سال سے حکومت سرکار عالی بعض تجویزوں پر غور کررہی تھی تاکہ فرح آباد کی چنچو قوم دوسری قوموں کی دست برد سے محفوظ رہے اور ان کی نسل ختم ہونے نہ پائے ۔ ان تجویزوں میں اس بات کا خاص لحاظ رکھاگیا ہے کہ یہ قوم اپنی طرز زندگی

چنچوؤں کی ایک جھونپڑی سامنے جو چنچو عورتیں موجود ہیں انھوں نے عرصہ ہوا ستر پوشی پتوں کا لباس ترک کر دیا ہے اور اب چولی ساری پہنتی ہیں ۔

ڈالنے پر آمادہ نہیں ۔ اب ان تجویزوں کے مطابق تصفیہ کیاگیا ہے کہ تجربے کے طور پر امراباد کے محصورہ جنگلات میں سے (۱۰٫۸۵۳) ایکڑ چنچوؤں کےلئے پانچ سال تک محفوظ کردئے جائیں ۔ چنچوؤں کے محفوظ رقبے کے حدود اور وہ قواعد جن کے تحت چنچوؤں کو خاص مراعات حاصل رہیں گی ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ مشتہر کردئے گئے ہیں ۔ ان پر بہت جلد عمل ہونے والا ہے ۔

رعایتوں کی نوعیت

مذکورۂ بالا قواعد کے تحت چنچوؤں کے ساتھ حسب ذیل رعایتیں کی جائیں گی (الف) محفوظ رقبے میں رہنے والے چنچوؤں کو عام اجازت ہوگی کہ وہ اپنے رسم و رواج اور نسلی میلانات برقرار رکھیں اور اپنے استعمال کے لئے جنگل کی معمولی پیداوار جن کی صراحت کردی گئی ہیں حاصل کریں ۔ (ب) جنگل کی دوسری معمولی پیداوار محکمہ جنگلات کی جانب سے ھراج نہیں کی جائیں گی ۔ جیسا کہ اب تک ہوتا رہا ہے اس کے بجائے چنچو اس پیداوار کو جمع کرکے محکمہ جنگلات کے ہاتھ فروخت کردیں گے پھر یہ چیزیں نکاسی کےلئے فرح آباد بھیج دی جائیں گی ۔ ان چیزوں کی قیمتیں بھی مقرر کردی گئی ہیں ۔ (ج) محفوظ رقبہ میں کوئی شخص جو چنچو قوم کا نہ ہو مستقل طور پر سکونت اختیار نہیں کرسکے گا ۔ جب تک کہ وہ ناظم صاحب جنگلات کی خاص اجازت حاصل نہ کرے (د) جنگلاتی پیداوار (مثلا لکڑی وغیرہ) حاصل کرنے کےلئے جو لوگ اس محفوظ رقبہ میں گتہ پر کوپ حاصل کریں انہیں چنچوؤں سے کام لینے کی ممانعت ہوگی ۔ اگر خود چنچو کام پر آمادہ ہوں تو انہیں اس شرح سے اجرت دینی پڑیگی جو ھراج کے وقت ناظم صاحب جنگلات مقرر کریں ۔ ان گتہ داروں پر لازم ہوگا کہ تمام اجرتیں نقد ادا کریں اور جو چنچو ملازم ہیں ان کے نام اور اجرت کی تفصیلات رجسٹر میں درج کریں ۔ رینج افسر ماہانہ ان رجسٹروں کی تنقیح کریں گے اور ان کے درست ہونے کی تصدیق کریں گے ۔ کوئی چنچوؤں سے جبری طور پر کام نہیں لے سکے گا ۔ (ھ) چنچوؤں کو محصول ادا کئے بغیر اپنے مویشی چرانے کی اجازت ہوگی البتہ ہرخاندان کے لئے مویشی کی تعداد مقرر کردی جائے گی ۔ اس تعداد سے زیادہ مویشی ہوں تو ان پر بن چرائی کا عام محصول لیا جائے گا ۔ لیکن پانچ سال تک یہ محصول بھی معاف ہوگا ۔ کیونکہ چنچو مویشی کو سارے قوم کی ملک سمجھتے ہیں (و) جو چنچو اپنے ''پنٹا'' کے قریب کی زمین میں کاشت کرنا یا باغ لگانا چاہیں انہیں اجازت دی جائے گی اور پانچ سال تک محصول معاف رہے گا ۔ اس مدت تک مخصوص پھلوں وغیرہ کے تخم مفت فراہم کئے جائیں گے ۔ کسی شخص کو بھی جو چنچو قوم کا نہ ہو محفوظ رقبہ میں کاشت کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔ (ز) محفوظ رقبہ اور فرح آباد کے درمیان خاص تعلق قایم کردیا جائے گا ۔ اور چنچوؤں کو ترغیب دی جائے گی کہ وہ فرح آباد کو اپنے مال کی نکاسی کےلئے بازار بنائیں ۔ خرید و فروخت کے جملہ معاملے حکومت سرکار عالی کی ایک ''انجمن خرید و فروخت'' کی وساطت سے طے پائیں گے ۔ یہ انجمن تمام معمولی پیداوار جو چنچو فروخت کےلئے لے آئیں خریدے گی اور ان کی ضرورت کا سامان انہیں فروخت کیا کرے گی ۔ محفوظ رقبہ میں رہنے والے چنچوؤں سے کوئی بقال کارو بار نہیں کرسکے گا ۔ (ح) چنچوؤں کے علاج کےلئے امرابا د کے طبی افسر کے زیر نگرانی فرح آباد میں ایک دوا خانہ کھولا جائے گا ۔ خاص طور پر کویا روگ کے علاج کا انتظام کیا جائے گا کیونکہ یہ مرض چنچوؤں میں عام ہے ۔ کونین اور اسی قسم کی دوسری معمولی دواوں کی کافی مقدار اس علاقے کے مقامی عہدہ داران جنگلات کے تفویض کردی جائے گی تا کہ انہیں چنچوؤں میں مفت تقسیم کیا جائے ۔

فنی اور پیشہ وری تعلیم

مجلس امتحان تشکیل دی گئی

نصاب اور امتحان کے معیار میں یکسانیت قائم کرنے کی کوشش

ممالک محروسہ سرکارعالی میں فنی اور پیشہ وری تعلیم کی تنظیم جدید کے متعلق اعلحضرت بندگان عالی نے جو اسکیم سنہ ۱۳۴۸ف (سنہ ۱۹۳۹ع) میں منظور فرمائی تھی اسے موثر طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مجلس امتحان تشکیل دی جانے والی ہے۔ اس مجلس کے قیام کے متعلق محکمہ متعلقہ نے جو تجویزیں مرتب کی تھیں انہیں حکومت نے منظور کرلیا ہے۔ چنانچہ اس مہینہ سے مجلس مذکور اپنا کام شروع کردے گی۔ یہ مجلس بالکل سرکاری جماعت ہوگی۔ جس میں سولہ ارکان ہوں گے۔ مولوی سید محی الدین صاحب جو فنی اور پیشہ وری تعلیم کے کمشنر اور معتمد ہیں اس مجلس کے صدر ہونگے اور مولوی صابرعلی صاحب ہاشمی معتمدی کے فرائض انجام دیں گے مختلف سرکاری محکموں سے ارکان کا انتخاب کیا جائے گا۔

دواہم امور

دو اہم امور ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس امتحان قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پہلے یہ کہ تنظیم جدید کی جس اسکیم پر اب تک عمل ہو رہا ہے اس میں بعض کوتاہیاں موجود ہیں۔ یعنی تعلیمی نصاب میں یکسانیت نہیں ہر ادارہ کا نصاب جداگانہ ہے اور صدر کی صوابدید پر منحصر ہے۔ علاوہ ازیں امتحانات کا معیار بھی جداگانہ ہے۔ حالانکہ یہ بات نہ ہونی چاہئے۔

نئی مجلس قایم ہونے کے بعد یہ کوتاہیاں رفع ہوجائیں گی کیونکہ یہ مجلس نہ صرف مسلمہ اداروں کی جانب ایسے آخری امتحانات کا انتظام جن کی کامیابی پر صداقت نامہ یا ڈپلوما دیا جائے گا بلکہ وہ اس مملکت کے مختلف فنی اورپیشہ وری مدرسوں کے نصاب کی تیاری اور ترمیم پر بھی نگرانی رکھے گی۔

نصاب کی کوتاہیاں

مجلس امتحان قایم کرنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ جو لوگ سرکاری محکموں میں ملازمت کے خواہشمند ہیں ان کے متعلق اکثر یہ شکایت سننے میں آتی ہے کہ انہوں نے اس خدمت کی موزوں تربیت نہیں پائی جس کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اس دقت پر قابو پانے کے لئے مجلس امتحان میں مختلف محکموں کے نمائندے شریک کئے جائیں گے تاکہ اس اہم معاملہ میں وہ رہنمائی کرسکیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نصابوں کی تیاری کے وقت صرف سرکاری محکموں کی ضروریات ہی کو پیش نظر رکھا جائے گا۔ البتہ ان کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے گا۔ تاکہ عملی طور پر جو دشواریاں پیش آرہی ہیں وہ رفع ہوجائیں۔

مجلس کے اختیارات

عام طور پر اس مجلس کو ان امور کی حدتک جوریاست میں فنی اور پیشہ وری تعلیم کے امتحانات سے متعلق ہوں ہرقسم کے اختیارات حاصل رہیں گے۔ اس کی سفارشات قطعی ہوں گی۔ اور صرف صدرالمہام بہادرصیغہ تعلیمات کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً اسے اختیار ہوگا کہ کامیاب امید واروں کو صداقت نامجات اورڈپلوما عطا کرے۔ ایسے خانگی اداروں کو تسلیم کرے جو فنی مضامین کی تربیت دیتے ہوں۔ نیز فنی اور پیشہ وری تعلیم کے موجودہ معیار کو بڑھانے کے متعلق تجویزیں پیش کرے۔

مجلس کی ہئیت ترکیبی

صدر اور معتمد کے علاوہ جو بحیثیت عہدہ اس مجلس کے ارکان رہیں گے محکمہ مذکور کے مزید چار نمائندے شریک رہیں گے بقیہ ارکان کا انتخاب حسب ذیل عمل میں آئے گا۔ تعلیمات عامہ کے دو نمائندے ہونگے۔ ایک تو مجلس تعلیم ثانوی کا معتمد اور دوسرے ایسی خاتون جو تعلیم عامہ کی ماہر ہو۔ علاوہ ازیں جامعہ عثمانیہ محکمہ تجارت و حرفت مجلس ریلوے سرکارعالی محکمہ برقی سررشتہ تعمیرات عامہ اور سررشتہ فینانس کی جانب سے ایک ایک رکن نامزد کیا جائے گا۔ بقیہ دو نشستوں پر دوسرے محکموں کے نمائندے باری باری سے نامزد کئے جائیں گے۔ چنانچہ سال حال سررشتہ زراعت اور محکمہ امور دستوری کے نمائندے لئے گئے ہیں۔

تعلقہ دیورکنڈہ میں ملیریا کی انسدادی مہم

ڈنڈی اور پنڈری پاکلہ پراجکٹ کے علاقوں میں شاندار کام

ملیریا کی اموات میں قابل لحاظ کمی

ماہ مہر سنہ ۱۳۴۹ف اور ماہ بہمن سنہ ۱۳۵۰ف کی درمیانی مدت میں تعلقات دیورکنڈہ کے کئی مواضعات ملیریا کا شکار بنے تھے - مگر فوراً ہی انسدادی تدبیریں اختیار کی گئیں اور (۲۰۰۰۰) مریضوں کا علاج کیا گیا مرض دفع ہوجانے کے بعد تحقیقاتی کام شروع ہوا جسکی بناء پر ملیریا کی انسدادی مہم کو شدت کے ساتھ چلانے کے لئے تجویزیں مرتب کی گئیں اور ان پر عمل بھی شروع ہوگیا - اس سلسلہ میں ڈنڈی اور پنڈری پاکلہ سے سیراب ہونے والے رقبہ کے (۳۱) مواضعات میں بعض مستقل انجنیری کام کے علاوہ ایسے کام بھی انجام دئے گئے جنھیں ہرسال دھرانے کی ضرورت ہوگی - عام اندازہ کے مطابق ان کاموں پر سالانہ (۶۱۶۹) روپے صرف ہوتے رہیں گے چنانچہ ضلع نلگنڈہ کی رقم لوکل فنڈ سے ان اخرجات کی پابجائی کا تصفیہ ہوچکا ہے - اس مہم کے تحت ماہ آبان سے فروردی تک چھ مہینے کی مدت میں مچھروں کی نئی نسل کو تباہ کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں - اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ پہلے موسم ہی میں متاثرہ مواضعات میں ملیریا کا زور کم ہوگیا -

لائحہ عمل

یہ انسدادی مہم آبان سنہ ۱۳۵۰ف میں پانچ مرکزوں یعنی کونکل - کندکور - چندم پیٹ ٹاٹی کول اور پنڈری پاکلہ میں شروع کی گئی ہرمرکز میں ایک ہلتہ سب انسپکٹر ہے جس کے تحت ۵ یا ۶ مواضعات ہوتے ہیں اس کی امداد کے لئے ہرمرکز میں ایک ملیریا کی انسدادی جماعت بھی موجود ہے - جسمیں مقامی لوگوں ہی کو بھرتی کیا گیا - ہر جماعت کا کام یہ ہے کہ مسلسل گشت لگاکر چھ دن میں ایک مرتبہ ہر موضع کو جایا کریں اور مچھروں کے انڈے بچے تباہ کردیں تاکہ وہ بڑھنے نہ پائیں تمام مرکزوں کی کارگزاری کی تنقیح ایک ہمہ وقتی مڈیکل افسر کے تفویض ہے جس نے مخالف ملیریا کاموں کی خاص تربیت پائی ہے - ساتھ ہی اس مڈیکل افسر کے پاس کونین کی کافی مقدار محفوظ کردی گئی ہے - تاکہ ہرمرکز میں جہاں کہیں بھی ضرورت پڑے کونین فوراً فراہم کی جاسکے -

حوصلہ افزا نتائج

اس مہم کے نتائج شاندار رہے جس کا ثبوت یوں ملتا ہے کہ مہم شروع کرنے کے تین مہینے بعد ہی ملیریا کی وارداتیں بہت کچھ کم ہوگئیں - مثال کے طور پر ماہ آبان سنہ ۱۳۴۹ف اور ماہ آذر سنہ ۱۳۵۰ف کے مابین دواخانہ دیورکنڈہ میں (۲۸۱۷) مریض رجوع ہوئے تھے اس کے برخلاف موجودہ موسم میں اتنی ہی مدت میں جن مریضوں کا علاج کیا گیا ہے ان کی تعداد (۳۲۶) ہے یعنی (۸۹) فی صد کمی واقع ہوئی - اسی طرح آذر سنہ ۱۳۵۰ف میں جو مریض ڈنڈی کے دواخانہ میں زیرعلاج تھے ان میں سے (۵۸) فی صد فوت ہوگئے تھے لیکن آذر سنہ الیہ میں وفات پانے والوں کی تعداد صرف (۱۲) فی صد رہی -

دیہاتی خوش ہیں

ان کامیاب تدبیروں کا دیہاتیوں پر بہت اچھا اثر پڑا - متاثرہ مواضعات کے رہنے والے خوش ہیں - کہ انہیں ایک سالانہ وبا سے نجات مل گئی - وہ حکومت کے بہت ممنون ہیں - قریبی مواضعات والوں نے درخواستیں دی ہیں کہ اس انسدادی مہم کو وسیع کر کے ان کے مواضعات بھی اس کے تحت کرلئے جائیں -

ڈنڈی اور پنڈری پاکلہ کے اسپیشل افسر مالگزاری کے توسط سے مزید دس مواضعات کی جانب سے بھی اسی قسم کی درخواستیں وصول ہوئی ہیں - محکمہ صحت عامہ ان پر غور کررہا ہے -

دوسری تدبیریں

اسی اثنا میں نائب ناظم صحت عامہ نے بعض منتخب مواضعات کا معائنہ کیا جو اس انسدادی مہم کے تحت علاقہ میں واقع ہیں آپ نے حکم دیا ہے کہ تمام علاقہ میں امراض طحال کی تحقیق کی جائے اور علاوہ ازیں ہر مرکز کے ایک ایک موضع میں مچھروں کے انڈے بچے تباہ کرنے کے لئے موجودہ طریقہ استعمال کرنے کے بجائے تجربہ کے طور پر پائرو سائڈ (۲۰) چھڑکا جائے تاکہ ملیریا انسداد کی دونوں تدبیروں سے جو نتائج نکلتے ہیں ان کا مقابلہ کیا جاسکے - اسی مقصد کے تحت بعض مواضعات کے قریب سے گذرنے والی ندیوں میں تیل چھڑکنے کے بجائے آئیل بوم (Oil Boom) کا استعمال ہوگا - اس بات کی بھی کوشش ہورہی ہے کہ خاص علاقہ ڈنڈی کے تالابوں میں کامبوزیا افی لنس (ایک قسم کی مچھلی جو مچھروں کے انڈے بچے کھاتی ہے) کی پرورش کی جائے - بعد ازآں اس علاقہ کے دوسرے مقامات میں بھی اس مچھلی کی نسل بڑھانے کی کوششیں کی جائیں گی -

ملک سرکار عالی میں تغذیہ کا مسئلہ

نلگنڈہ اور نظام آباد میں تحقیقاتی کام کے نتائج

افسر تغذیہ کی رپورٹ

ممالک محروسہ سرکار عالی میں تغذیہ کا تحقیقاتی کام ترقی پذیر ہے ۔گزشتہ سال اعلی حضرت بندگان عالی کی منظوری حاصل ہونے کے بعد اس کا آغاز ہوا تھا اب اضلاع نلگنڈہ اور نظام آباد کی مساحت کے دوران میں جو نتائج اخذ ہوے ہیں اور ان کی بناء پر جو سفارشیں کی گئی ہیں وہ معلوم ہوسکتی ہیں ۔ ضلع نلگنڈہ میں تحقیقاتی کام اس غرض سے کیاگیا کہ فلورین سے پیداہونے والے پرانے امراض کا پتہ چلایا جائے معلوم ہوا ہے کہ اس ضلع کے ان علاقوں میں جہاں غذاؤں کا محاسبہ کیاگیا آس پاس کے علاقوں یعنی ضلع محبوب نگر اور تعلقہ عالم پور ضلع رائچور کی بہ نسبت فلور وسس مرض کی کثرت ہے ۔ ضلع نظام آباد میں تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہاں امراض زروسس انگلر استوما ٹائی ٹس اورگلاسٹس کم و بیش موجود ہیں ۔ یہ امراض ناقص غذاؤں کے باعث پیدا ہوتے ہیں ۔

نلگنڈہ میں تحقیقاتی کام

گزشتہ سال اگست اور ستمبر کے مہینوں میں تقریباً سارے ضلع نلگنڈہ میں غذاؤں کا محاسبہ کیاگیا ۔ اس زمانہ میں ابتدائی مان سون ہواؤں کے نہ چلنے کی وجہ سے قحط کے آثار پیدا ہوگئے تھے ۔ اور اناج اور چارہ کی کاشت ناکام رہی ۔ خوراک کی تحقیقات کے تحت ہر تعلقہ کے دو تین مواضعات میں سے جملہ (۱۳۸) خاندانوں کی غذاؤں کا معائنہ کیاگیا ۔ اس طرح کل (۶۷۳)لوگوں کی خوراک کا جن میں کاشتکار ۔ زرعی مزدور اور معمولی بیوپاری شامل تھے امتحان کیاگیا ۔ ان میں سے اکثر پست اقوام سے تعلق رکھتے تھے ۔ علاوہ ازیں موضع چلکور تعلقہ حضور نگر کے ایک درجن لمباڑہ خاندانوں کی خوراک کا بھی امتحان کیاگیا ۔ جو اپنی قوم کی عام خصوصیت کے برخلاف موضع مذکور سے کچھ فاصلہ پر مستقل طور پر بود و باش اختیار کر چکے ہیں ۔

خاندانوں کی تقسیم

ان خاندانوں کو ماہانہ آمدنی کے اعتبار سے پانچ گروہوں میں تقسیم کیاگیا ہے ۔ آمدنی کا معیار کم سے کم پانچ روپے اور زیادہ سے زیادہ (۲۰) تا (۳۰) روپے رکھا گیا ۔ علاوہ ازیں کل (۲۰۷۳) بچوں کا بھی طبی امتحان کیاگیا تاکہ غذائیت کی کمی سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان کا پتہ چلایا جائے ۔ ان بچوں میں (۳۲) سرکاری مدرسوں کے طلبہ شامل تھے ۔ تحقیقاتی کام کےلئے دیہاتیوں میں سے اُن لوگوں کو ترجیح دیگئی جو زیادہ تر باؤلیوں کا پانی پیا کرتے ہیں ۔ تاکہ اس پانی میں فلورین کا تناسب معلوم ہوسکے ۔

عام خوراک

معلوم ہوا ہے کہ ان علاقوں میں علی العموم گھر میں کٹا ہوا چاول کھایا جاتا ہے ۔ اکثر خاندان کبھی کبھی چاول کے بجائے جوار بھی استعمال کرتے ہیں ۔اناج کی مقدار ہرخاندان کی استطاعت پر منحصر ہے ۔ (۲۰ تا ۳۰) روپے ماہوار آمدنی رکھنے والے طبقہ میں دال کااستعمال مطلوبہ تناسب کے مطابق ہواکرتا ہے ۔ لیکن بقیہ تینوں طبقوں میں دال بہت کم استعمال ہوتی ہے ۔ چربی اور تیلوں کا بھی یہی حال ہے ۔ ساگ اور ترکاری کی بھی بہت کم مقدار اور بہت کم اقسام استعمال ہوتی ہیں ۔ کسی بھی خاندان میں دودھ نہیں پیا جاتا ۔

خوراک کا تجزیہ

خوراک کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہواکہ دوسرے نقائص کے علاوہ نچلے تین طبقوں میں کیلسیئم اور حیاتین (الف اور ج) (Vitamin A. & C.) کا بہت کم استعمال ہوتا ہے ۔ البتہ تمام طبقوں کی غذا میں پروٹین اور حیاتین (ب ـ الف) ضرورت سے زیادہ شامل رہتی ہے ۔ تمام طبقوں میں نباتی تیلوں کا استعمال مطلوبہ تناسب سے بہت گھٹا ہوا ہے ۔ اسی وجہ سے (۶۷۳) افراد میں سے (۴۸۹) لوگ ایسی بیماریوں میں مبتلا پائے گئے جو خوراک کے صحت بخش نہ ہونے کے باعث پیدا ہوجاتی ہیں ۔ نچلے دو طبقوں میں خون کی کمی یا انیمیا (Anæmia) کی بیماری عام ہے ۔ سب سے پست طبقہ نہایت ناقص غذا استعمال کرتا ہے ۔ البتہ ماہوار آمدنی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ غذا بہتر ہوتی جاتی ہے ۔ فلوروسس کا مرض باشندوں کی معاشی حالت سے معکوس تناسب رکھتا ہے ۔ خصوصاً (۴) مواضعات میں تو اس کی کثرت تھی ۔ عام طور پر سب سے غریب لوگ بیماریوں کا زیادہ شکار بن گئے تھے حتی کہ لمباڑے بھی جو بھاجی ترکاری کا زیادہ استعمال کرتے ہیں مرض فلوروسس سے نہ بچ سکے ۔ اس مرض کی شدید شکلیں جن میں ہڈیوں اور جوڑوں پر اثر پڑتا ہے کہیں پائی نہیں گئیں ۔ زیر تحقیق مواضعات میں باؤلیوں کے پانی کا امتحان کرنے کے بعد معلوم ہواکہ پانی میں فلورین کی مقدار جتنی زیادہ ہو اتنا ہی مرض فلور وسس عام ہوتا ہے ۔ ساتھ ہی اس بات کا پتہ چلا کہ ناقص غذا استعمال کرنے والوں پر یہ مرض شدت سے حملہ کرتا ہے کیونکہ نچلے طبقوں میں اس کی کثرت محسوس کی گئی ۔

ان تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا کہ اکثر سات اور بائیس سال کے درمیان عمر والے لوگ فلوروسس کا شکار ہوتے ہیں - اوپری طبقوں کے بعض بچوں پر یہ مرض غالب نہ آسکا حالانکہ وہ جو پانی استعمال کرتے تھے اس میں فلورین کی کافی مقدار ہوتی تھی - یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ ایسے بچوں کی غذا میں چربی کا جز زیادہ تھا - تاہم یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ پانی میں فلورین کی مقدار زیادہ ہونے کے باوجود وہ کیوں فلوروسس سے بچے رہے -

علاجی تدبیریں

خوراک کے موجودہ نقائص کو دور کرنے کی خاطر افسر تغذیہ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ان لوگوں کی خوشحالی اور بہتر خوراک کا انحصار ان کی معاشی حالت پر ہے - اسلئے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ زرعی پیداوار کو بہتر بنانے اور ان کی مقدار میں اضافہ کرنے کے علاوہ حکومت مواضعات میں وہاں کے ماحول کے اعتبار سے معمولی پیمانے کی مناسب صنعتیں رائج کرے انہوں نے سفارش کی ہے کہ دیہی رقبوں میں ابتدائی تعلیم جبری کردی جائے تاکہ اس سے دیہاتیوں کی نظر وسیع ہو اور وہ بالواسطہ طور پر اچھی غذائیں استعمال کریں - انہوں نے اس خیال کی بھی تائید کی ہے کہ پروپگنڈا کے ذریعہ مختلف قسم کی غذاؤں کے فوائد دیہاتیوں کے ذہن نشین کئے جائیں - علاوہ ازیں حسب ذیل تجویزیں پیش کی گئی ہیں - محکمہ صحت عامہ اور سررشتہ زراعت کے مسلکوں میں زیادہ سے زیادہ ربط اور تعاون قایم کیا جائے تاکہ ساگوں اور ترکاریوں کی کاشت میں اضافہ ہو اور ان جنسوں کے بجائے جن سے زیادہ آمدنی حاصل ہونے کی توقع ہو غذا میں کام آنے والے اناج زیادہ تر اگائے جائیں - غذا میں مختلف چیزوں مثلاً دالوں - مختلف اناجوں اور تیل گھی اور دودھ وغیرہ کا عام استعمال ہو -

ضلع نظام آباد

ضلع نظام آباد میں پانچ تعلقوں میں سے (۲۰) مواضعات میں تحقیقات کی گئیں - اسطرح کاشتکاروں - زرعی مزدوروں - بیوپاریوں اور پست طبقوں کے (۱۴۹) خاندانوں کی خوراک کا معائنہ ہوا - ان خاندانوں کو ماہوار آمدنی کے اعتبار سے چھ طبقوں میں تقسیم کیا گیا - اور پانچ روپے سے لیکر (۵۰) روپے یا اس سے زائد تک مختلف درجہ قرار دئے گئے - علاوہ ازیں اس ضلع کے (۱۹) مواضعات کے امدادی اور سرکاری مدرسوں میں جملہ (۱۰۹۸) طلبہ کی خوراک اور جسمانی صحت کا معائنہ کیا گیا - تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہاں بھی نلگنڈہ کی طرح کٹا ہوا چاول اور جوار کا استعمال زیادہ ہے - کبھی کبھی نچلے طبقے راگی اور مالدار طبقے گیہوں استعمال کرلیتے ہیں - (دالوں مثلا تور - مونگ - اڑد) کا استعمال خصوصاً نچلے طبقوں میں بہت کم ہے - دودھ تو کوئی بھی نہیں پیتا - البتہ معقول آمدنی رکھنے والے لوگ چائے کے ساتھ تھوڑا سا دودھ اور چھاچھ کی کافی مقدار استعمال کرتے ہیں - البتہ جملہ طبقوں میں ترکاریاں اور بھاجیاں وغیرہ بہت کم کھائی جاتی ہیں -

خوراک کے اجزاء

غذاوں کا تجزیہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجموعی حیثیت سے یہاں بھی خوراک تلنگانہ کے دوسرے اضلاع سے بہتر ہے - اس میں کیا لریز (Colories) اور پروٹین کی کافی مقدار ہوتی ہے البتہ حیاتین الف اور (ج) کا تناسب ضرورت سے کم ہے کیونکہ بھاجیوں کا استعمال زیادہ نہیں ہوتا - یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں کی تمام قسم کی خوراکوں میں چربی زیادہ نہیں رہتی -

غذا کو بہتر بنانے کی تدبیریں

افسر تغذیہ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ متعلقہ حکام کو چاہئے کہ گرنیوں میں کٹے ہوئے چاول کا استعمال کم کروائیں اور سررشتہ زراعت اس بات کی کوشش کرے کہ بھاجیوں اور ترکاریوں کی وافر مقدار اگائی جائے - ساتھ ہی دیہاتیوں پر ترکاریوں کی افادیت واضح کرنے کےلئے اور انہیں ترکاریوں کے باغچے لگانے کی ترغیب دینے کےلئے پروپگنڈا کیا جائے - غذاوں میں دال اور دودھ بھی شریک کرنے کی ترغیب دی جائے انہوں نے اس ضلع میں مرض ملیریا کی کثرت کا ذکر کیا ہے اور انسدادی مہم کو شدید کرنے کی ضرورت بھی جتلائی ہے -

دکھنی قومیت

هندو مسلم تہذیبوں کا امتزاج

تاریخ کا مقدس ورثہ

جناب غلام معین الدین صاحب نے حال هی میں نشرگاہ لاسلکی حیدرآباد ــــ تقریر کرتے ہوئے دکنی قومیت کے ارتقاء۔ اسکی خصوصیت اور مقاصد اور متحدہ هندوستان کی تعمیر میں دکن کے نمایاں حصہ کی وضاحت کی۔ آپ نے اس حقیقت پر خاص زور دیا کہ دکن میں قومی جذبہ کی ترقی یہاں کے مسلمان فرمانرواؤں کی پرخلوص سرپرستی کی ممنون ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جامعہ عثمانیہ کی ان کوششوں کا بھی ذکر کیا جو هندوستان کی مشترکہ زبان کو فروغ دینے کے لیے کی گئی هیں۔

دوتہذیبوں کا امتزاج - ایران اور عربستان سے آنے والوں نے جب هندوستان میں اپنے قدم جمالئے اور اس دیس کو اپنا دیس بنالیا تو ان نئے حکمرانوں کی تہذیب قدیم هندوستانی تہذیب میں گھل مل گئی - ان حکمرانوں نے اپنی تہذیب کو هندوستانیوں کے سر پر دے نہیں مارا بلکہ رفتہ رفتہ وہ قدیم هندوستانی تہذیب سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ نئی اور پرانی تہذیب کے تانے بانے سے ایک نئی تہذیب جسے هندوستانی تہذیب کہنا چاهئے عالم وجود میں آئی - یہ هندوستانی تہذیب صدیوں کے میل جول اور بھائی چارہ کا نتیجہ هے - دو قومیں اس طرح ایک دوسرے سے ملی تھیں کہ ان کی زبان ان کا تمدن غرض سب کچھ ایک دوسرے سے مختلف تھا مگر چونکہ اس ملک کی قسمت کا دامن ان حکمرانوں کے ساتھ بندھ چکا تھا اسلئے انہوں نے اس دامن کو تار تار کرنے کے بجائے اس پر اپنے خلوص کی مہر لگادی - اس ملک کے بسنے والوں کے مستقبل کو انہوں نے اپنا مستقبل بنالیا۔ اور اس سرزمین کو اس طرح اپنا بنالیا کہ پہلے جو غیر بنکر آئے تھے وہ اب اپنے ہوگئے - اس باهمی میل جول اور شتراك کا اثر سب سے پہلے زبان پر پڑا -

مشترکہ زبان کی ضرورت

دو اجنبی قوموں کے درمیان اظہار خیال کے لئے ایک نئی زبان کا وجود ناگزیر تھا - مگر یہ ایک عجیب بات هے کہ شمالی هند میں یہ اثر ذرا دیر میں شروع ہوا اور شمالی هند سے بہت پہلے یہ زبان دکن میں عالم وجود میں آچکی تھی - اظہار خیال کی اس یگانگت نے اسی وحدت کے شعور کو جنم دیا اور دکن میں یہ جذبہ اس قدر بڑھا کہ اس نے ایک نئی قومیت کو تشکیل دی - اور یہ قومیت دکھنی قومیت تھی - تاریخ میں یہ جذبہ دکن پر بیرونی مداخلتوں کے وقت اور زیادہ اجاگر ہوجاتا هے - اور جیسا کہ نواب علی یاور جنگ بہادر نے هسٹری کانگریس کے خطبہ صدارت میں فرمایا تھا - کہ یہ جذبہ سب سے پہلے چاند بی بی اور ملك عنبر میں رونما ہوا جنہوں نے اپنے ملك کو بیرونی حملہ آوروں سے بچانے کے لئے پوری کوششیں صرف کردیں - ملك عنبر اس طرح دکن کا سب سے بڑا هیرو هے جس نے برسوں تک احمد نگر کو مغلوں سے بچائے رکھا - مگر جب سلطان ابراهیم عادل شاہ مغلوں سے مل گیا تو ملك عنبر کو مجبوراً هتیار ڈالدینے پڑے - کچھ عرصہ بعد هی دکھنی سپاهیوں کی مدد سے اس نے پھر اقتدار حاصل کرلیا اور مغلوں کی فوجوں سے مقابلہ کرتا رہا یہاں تک کہ مغل صلح پر آمادہ ہوگئے - ملك عنبر کی یہ کوششیں اصل میں اسی جدو جہد کی ایک مثال هیں جو همیشہ سے دکن اور بیرون دکن کے مقابلہ میں جاری رهی هیں -

آثار قدیمہ

سرزمین دکن میں هندوستان کی قدیم سے قدیم تہذیب کے نقوش دفن هیں - ایک طرف یہاں قدیم دراوڑی تہذیب کی نشانیاں ملتی هیں تو دوسری طرف آریائی حکمرانوں کے آثار بھی - مسلمانوں نے بھی اپنے خلوص اور یگانگت کو اس سرزمیں پر ثبت کردیا هے - اور یہ سب آثار دکن کی مشترکہ میراث هیں - دکھنی قومیت کی تشکیل میں یہاں کے سلاطین اور بادشاهوں نے بہت بڑا حصہ لیا هے - سب سے پہلے انہوں نے اظہار خیال کے ذریعہ

کو اپنایا اور فارسی کو چھوڑکر دکھنی اردو کو اس قدر ترقی دی کہ وہ سب کی زبان بن گئی - زبان کی اس یگانگت سےجو دورتھے ان کو قریب سے قریب تر کردیا - اسطرح زبان کی یگانگت کا اثر رفتہ رفتہ خیالات رہنے سہنے کے طریقوں اور رسم و رواج پربھی پڑنےلگا اور ان میں بھی یکسانیت پیدا ہوتی گئی -

ادب قوم کے جذبات اور احساسات کی تصویر ہے - اس دور کے ادب میں بھی جسے بادشاہوں کی سرپرستی حاصل تھی دکھنی قومیت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں - اس سلسلے میں محمد قلی قطب شاہ کا نام سر فہرست رہیگا جس نے اپنی شاعری میں مقامی رنگ کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کرنے کی کوشش کی -

قطب شاہوں کی کوشش

سچ پوچھئے تو قطب شاہوں نے دکھنی قومیت کے جذبہ کو مستحکم کرنے میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے- اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے تہذیب و تمدن پر دکھنیت کا رنگ چڑھانے کا سہرا ان ہی کے سر ہے انہوں نے اپنی شاہی میں جو رواداری برتی اس کی وجہ سے باہمی اشتراک اور اتحاد واضح ہوتاگیا - صرف قابلیت ہی کو انہوں نے مناسب اور اعزازات کا معیارٹھیرایا - اکنا اور مادنا اس کی مثال ہیں -

سلاطین آصفی

قطب شاہوں کے بعد سلاطین آصفی نے اس جذبہ میں زیادہ خلوص کا رنگ چڑھایا حضرت آصفجاہ اول نے اس چیز کو محسوس کیا کہ اس ملک کی قسمت یہاں کے بسنے والوں کے اشتراک عمل اور باہمی اتحاد سے بندھی ہے - اور اسے حاصل کرنے کےلئے انہوں نے اپنی پوری کوششیں صرف کردیں - ان ہی پر خلوص مساعی کا نتیجہ تھاکہ ان کے عہد نے لالہ من سارام اور لالہ لچھمی نارائن شفیق جیسے لوگ پیدا کئے جن کے کلام کو پڑھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کسی ہندو کا کلام ہے یا مسلمان کا - اس دور کی معاشرت ہی ایسی تھی کہ ان دونوں فرقوں کے درمیان کم سے کم فرق باقی رہگیا تھا - اس لئے کہ سب کا مفاد مشترک تھا - سب کا ملک ایک تھا - سب کی زبان ایک تھی - اور سب سے بڑھکر یہ کہ نصب العین ایک تھا -

ہندوستانی تہذیب کا نمونہ

دکن ہمیشہ سے اپنی سیاسی وحدت کو قایم رکھتے ہوئے ہندوستانی تہذیب کا نمونہ بنا رہا - اس تہذیب کا جو ہندو مسلمانوں کے میل جول سے بنی ہے اور جو تاریخ کی ایک مقدس میراث ہے - سلاطین آصفی شروع میں جس طرح اس جذبہ قومیت کو نوازتے رہے ہیں اس کی معراج ہم اس مبارک دور عثمانی میں دیکھتے ہیں اس دور میں جذبہ قومیت اور احساس وطنیت کو ایک حیات نو نصیب ہوئی - مگر جیسا کہ دکن ہمیشہ سے بیرونی مداخلتوں کا آماجگاہ بنا رہا ہے اس دور میں بھی بیرونی تحریکیں زیادہ شدت کے ساتھ اپنا اثر ڈالتی رہی ہیں - لیکن اسی طرح اس کے خلاف رد عمل بھی ہوتا رہا ہے -

دکنی قومیت کا مقصد

جنگ عظیم کے بعد سے وطنی قومیت کی جو تحریک چلی ہے اس سے ہندوستان اور حیدرآباد بھی متاثر ہوا اور ایک گروہ ایسا پیدا ہوگیا جو دکھنی قومیت کے بجاے ہندوستانی قومیت کے تخیل کو اجاگر کرنا چاہتا ہے اور اس جذبہ کا مخالف ہے کہ ہندوستان کو کئی قومیتوں میں تقسیم کر کے ایک بلند تر نصب العین کو نقصان پہنچایا جائے - مگر ہندوستانی قومیت کی تحریک کے حامیوں کو یہاں کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے-دکھنی قومیت سے یہ مطلب نہیں ہے کہ مشترکہ ہندوستانی قومیت کی راہ میں رکاوٹ کا کام دے اور ہندوستان کے دوسرے حصوں سے اپنا رشتہ توڑلے - اصل میں دکھنی قومیت کا مقصد یہ ہے کہ اپنی سیاسی وحدت کو قایم رکھتے ہوئے ایک عظیم تر ہندوستان کی تعمیر میں کوشش کی جائے اور اس بلند نصب العین کے حصوں کی کوششوں کو کمزور کرنے کے بجائے انہیں اور تقویت دیجائے - یہ کہا جاسکتا ہے کہ مشترکہ زبان کے ذریعہ ہندوستانی قومیت کی اولین تعمیر کا سہرا حیدرآباد ہی کے سر ہے -گزشتہ نصف صدی سے ایک مشترکہ زبان کو رائج کرنے کی جو کوششیں کی جارہی تھیں اور اس کے خلاف جو رد عمل ہورہا تھا وہ ہندوستان کی قومی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگا - مرحوم دہلی کالج اور سرسید اسکول کے کارکنوں نے جن نیک مقصد کے تحت اس تحریک کو اٹھایا تھا افسوس ہے کہ مخالف عناصر نے رفتہ رفتہ اسے پیچھے ڈھکیل دیا اور یہ خواب کہ اپنی قومی زبان میں تعلیم عام کیجائے شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا -

مشترکہ تہذیب اور تمدن

ہندوستانی رہنماؤں کےلئے مشترکہ زبان اور اس کے ذریعہ مشترکہ تہذیب و تمدن کا مسئلہ بڑا پیچیدہ مسئلہ بن گیا - ہندوستانی قومی تحریک کو آگے بڑھانے کےلئے یہ ضروری تھا کہ جدید علوم و فنون اور عالمی رجحانات کو عوام تک پہنچانے کےلئے ان کی اپنی زبان ہو جس کی وجہ سے مغربی تعلیم صرف چند ہندوستانیوں تک پہنچ سکتی تھی - اور عام ہندوستانیوں کی اس تک رسائی نہ ہوسکتی تھی اس مشکل مسئلہ میں حیدرآباد نے جامعہ عثمانیہ قایم کرکے سارے ہندوستان کی رہنمائی کی اور ہندوستانی قائدین کے اس خواب کو کہ ایک مشترکہ زبان کو رائج کرکے ہندوستانی قومیت کی تعمیر کی جائے چلتا پھرتا کردکھایا -

جامعہ عثمانیہ

گزشتہ پچیس سال سے حیدرآباد نے مسلسل اس امر کی کوشش کی ہے کہ یہاں کے بسنے والوں کے درمیان جو بھی سماجی اور تمدنی دوری ہے اسے کم سے کم کیا جائے ان کوششوں کا سب سے بڑا مرکز جامعہ عثمانیہ رہا ہے ۔ جہاں مشترکہ زبان کے ذریعہ مشترکہ قومیت کے احساس کی تربیت کی جاتی رہی ہے ۔ اردو دو قوموں کی تہذیب و تمدن کے باھمی امتزاج کی نشانی ہے البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ زبان کو زیادہ سادہ اور مقامی کیا جائے تاکہ یہ ھندوؤں اور مسلمانوں دو نوں کے لئے قابل قبول ہوسکے ۔

ملک عنبر کا جذبہ

جامعہ عثمانیہ کے قیام اور دکھنی قومیت کی تحریک پر مشترکہ زبان کے سلسلہ میں بیرونی نزاع کا اثر نہ پڑ سکا ۔ اور جو جذبہ ملک عنبر کو بیرونی مداخلتوں کو روکنے پر اکساتا رہا ہے وھی اب بھی بیرونی اثرات کو دور کرنے میں کار فرما ہے ۔ جامعہ عثمانیہ نے نہ صرف زبان کو ایک کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اس کا مقصد یہ رہا ہے کہ دلوں کو بھی ایک کیا جائے اور اس کا بہترین نمونہ جامعہ عثمانیہ کی عمارتیں ہیں ۔ جہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کے طرز تعمیر کو ایک دوسرے میں سمو دیا گیا ہے ۔ اگرچہ کہ اس کے خلاف مخالفانہ عناصر بھی اپنا کام کرتے رہے ہیں پھر بھی ملک کے مفاد اور بھلائی کی یہ تحریکیں جس جوش اور خلوص سے اٹھائی گئی ہیں اس کو روکا نہیں جاسکیگا اور دکھنی قومیت کا جذبہ زیادہ اثر اور قوت حاصل کرتا جائیگا ۔ اور یہ احساس اب پختہ تر ہوتا جائیگا کہ دکھنی قومیت ایک تاریخی ورثہ ہے جسے ماضی نے امانت کے طور پر ہمارے سپرد کیا ہے اور جسے ہم اپنے سینوں سے لگائے رکھینگے ۔

بہ سلسلہ صفحہ (۱۱)

ہیں ان کے مطابق دو اور تالابوں کی تعمیر حکومت سرکار عالی کے زیر غور ہے ۔ ایک تو ضلع محبوب نگر میں بندر پلی کا تالاب جس پر تخمیناً (۱۷٫۸۷) لاکھ خرچ ہونگے دوسرے تعلقہ سرسلہ ضلع کریم نگر میں مانیر کا تالاب جو (۳۵) لاکھ کے مصارف سے تکمیل پائےگا ۔ فی الوقت حکومت کی کارروائیاں قحط کے رقبہ یعنی عثمان آباد ۔ گلبرگہ رائچور اور بیڑ تک محدود ہیں ۔

محکمہ کندیدگی باؤلیات کی کارگذاری

علاوہ ازیں محکمہ کندیدگی باؤلیات کو جس کی کارگذاری صرف قحط کے رقبوں تک محدود ہے اس فنڈ سے سالانہ (۸) لاکھ کی رقم دی جاتی ہے ۔ یہاں اس امر کا تذکرہ مناسب ہوگا کہ پائیگاہ آسمان جاھی اور ربھوم جاگیر نے حکومت سرکار عالی کے توسط سے اپنے اپنے علاقوں میں باؤلیوں کی تعمیر پر رضامندی ظاہر کی ہے مجلس قحط نے تصفیہ کیا ہے جن جاگیرداروں کی ضرورت ہو انہیں ۲ فی صد شرح سود سے قرضہ دیا جائے جو (۳۰) اقساط میں واجب الادا ہوگا ۔ اس تصفیہ کے مطابق حکومت نے مذکورۂ بالا دونوں علاقوں کو (۵٫۳۲) لاکھ کی رقم منظور کی ہے ۔
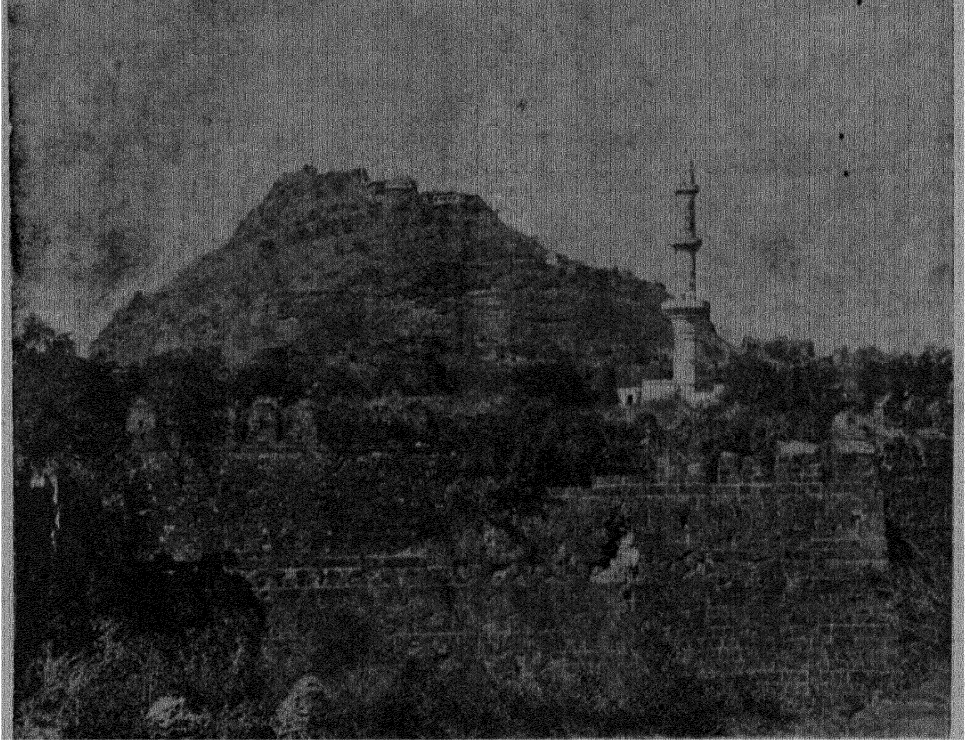
بعض اعداد

پریشان حال رعایا کو جو مدد دی جاتی ہے اس کا اندازہ کچھ اس حقیقت سے ہو سکے گا کہ گزشتہ پانچ سال کی قلیل مدت میں فصل تلف ہوجانے کے باعث (۳,۰۱,۶۴,۴۱۸) روپیوں کی حدتک رقم مالگزاری معاف کی گئی ۔ علاوہ ازیں موجودہ معاشی کساد بازاری کا لحاظ رکھتے ہوئے اس دوران میں عارضی طور پر تری دھارا اور زیر باؤلی زمینات کے محصول میں (۳۷,۸۰,۳۳۲) روپیوں کی حدتک معافی عمل میں آئی ۔ حال حال میں سلور جوبلی مبارک کے سلسلہ میں مزید (۴۳) لاکھ کی معافی عطا کی گئی تھی ۔ یہ اعداد صرف علاقہ دیوانی سے متعلق ہیں ۔ صرف خاص مبارک اور جاگیرداروں کی جانب سے جو معافیاں دی گئیں ان کا شمار نہیں کیا گیا ۔

قدیم اور جدید حیدر آباد

قلعہ دولت آباد جس کا قدیم نام دیوگری ہے ممالک محروسہ سرکار عالی میں اورنگ آباد سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ یہ دکن کا سب سے مشہور اور شاید سب سے قدیم قلعہ ہے جو اب تک برقرار ہے ۔ بارھویں صدی عیسوی میں یہ دیوگری کے راجاؤں کا فوجی مرکز تھا ۔ عرصہ تک اطراف و اکناف کے علاقہ پر ان راجاؤں کی حکومت رہی ۔ یہ قلعہ (۶۴۰) فیٹ بلند پہاڑی پر واقع ہے اور کئی میل تک اردگرد کا علاقہ اس کی زد میں ہے ۔ اسی فوجی اہمیت کی بنا پر شمال کے حملہ آوروں یعنی خلجیوں ۔ تغلقوں ۔ اور مغلوں نے اسے اپنانشانہ بنایا ۔ ان کے علاوہ یہ قلعہ یکے بعد دیگرے بہمنیوں ۔ عادل شاہیوں ۔ اور نظام شاہیوں کی عملداری میں بھی شامل رہا ۔ قلعہ دولت آباد کی تاریخ کئی اہم واقعات سے بھری پڑی ہے ۔ سنہ ۱۶۸۷ع میں اورنگ زیب کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد آخری قطب شاہی تاجدار تانا شاہ یہیں اپنی وفات تک نظر بند رہا ۔ تین سال بعد سیواجی کا بیٹا سمبھاجی اور اس کی ماں اور بیٹی کو اسی قلعہ میں قید رکھا گیا ۔ سنہ ۱۷۰۷ع میں اورنگ زیب کی وفات پر یہ قلعہ مغلوں کے قبضہ سے نکلکر نظام الملک آصف جاہ اول کے تصرف میں آگیا جو خانوادہ آصفی کے مو[illegible] تک یہ قلعہ قلمروئے آصفیہ میں شامل ہے ۔

قلعہ کی بیرونی فصیل جو نہایت شاندار اور گہری خندق سے گھری ہوئی [illegible]
ڈھال اتنا خطرناک ہے کہ چیونٹی یا سانپ بھی بمشکل اوپر چڑھ سکے ۔ [illegible]
خلجی کی بنائی ہوئی مسجد ہے جو دیول کو مسجد میں تبدیل کرنے کی ایک [illegible]
علاوہ ازیں مشہور قید خانہ چینی محل جہاں ابوالحسن تانا شاہ نے اپنی زندگی کے [illegible]
گزارے نیز احمد نگر کے نظام شاہی فرماں رواؤں کے محلات بھی قلعہ ہی میں واقع ہیں ۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۵)

قدیم اور جدید حیدر آباد

قلعہ دولت آباد جس کا قدیم نام دیوگری ہے ممالک محروسہ سرکار عالی میں اورنگ آباد سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - یہ دکن کا سب سے مشہور اور شاید سب سے قدیم قلعہ ہے جو اب تک برقرار ہے - بارھویں صدی عیسوی میں یہ دیوگری کے راجاؤں کا فوجی مرکز تھا - عرصہ تک اطراف و اکناف کے علاقہ پر ان راجاؤں کی حکومت رہی - یہ قلعہ (۶۴۰) فیٹ بلند پہاڑی پر واقع ہے اور کئی میل تک اردگرد کا علاقہ اس کی زد میں ہے - اسی فوجی اہمیت کی بنا پر شمال کے حملہ آوروں یعنی خلجیوں - تغلقوں - اور مغلوں نے اسے اپنانشانہ بنایا - ان کے علاوہ یہ قلعہ یکے بعد دیگرے بہمنیوں - عادل شاہیوں - اور نظام شاہیوں کی عملداری میں بھی شامل رہا - قلعہ دولت آباد کی تاریخ [illegible] اہم واقعات سے بھری پڑی ہے - سنہ ۱۶۸۷ع میں اورنگ زیب کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد آخری قطب شاہی تاجدار تانا شاہ یہیں اپنی وفات تک نظر بند رہا - تین سال بعد سیواجی کا بیٹا سمبھاجی اور اس کی ماں اور بیٹی [illegible] ھا گیا - سنہ ۱۷۰۷ع میں اورنگ زیب کی وفات پر یہ [illegible] مغلوں کے قبضہ سے نکلکر نظام الملک آصف جاہ اول کے تصرف میں آگیا جو خانوادہ آصفی کے محترم بانی ہیں - چنانچہ آج تک یہ قلعہ قلمروئے آصفیہ میں شامل ہے -

قلعہ کی بیرونی فصیل جو نہایت شاندار اور گہری خندق سے گھری ہوئی ہے تین میل [illegible] - پہاڑ کا ڈھال اتنا خطرناک ہے کہ چیونٹی یا سانپ بھی بمشکل اوپر چڑھ سکے - قلعہ کے اندر [illegible] میں مبارک خلجی کی بنائی ہوئی مسجد ہے جو [illegible] مسجد میں تبدیل کرنے کی ایک قدیم مثال ہے - علاوہ ازیں مشہور قید خانہ چینی [illegible] گزارے نیز احمد نگر کے نظام شاہی [illegible]

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۵)

تانڈور میں سطحی ڈرینیج کا انتظام

ایک لاکھ کی اسکیم

قصبۂ تانڈور کے لئے جو ضلع گلبرگہ کا ایک ترقی پذیر اہم تجارتی مقام ہے فراہمی آب کی ایک اسکیم حال ھی میں مرتب کی گئی تھی اس کے تحت اب ایک لاکھ روپیوں کے مصارف سے سطحی ڈرینیج کا انتظام کرنے کی تجویز ہوئی ہے جس کا مجموعی طول تقریباً (۱۴) میل ہوگیا - اس طرح قصبہ مذکور میں صفائی وصحت عامہ کا انتظام بہت بہتر ہوجائے گا -

قدیم اور جدید آبادی

یہ اسکیم قدیم اور جدید دونوں آبادیوں پر حاوی رہےگی قدیم آبادی کا رقبہ (۶۰) ایکر ہے اور یہاں کی مردم شماری (۳۰۰۰) نفوس ہے - جدید آبادی کو تہ پیٹھ کہلاتی ہے - اس کا رقبہ (۱۰۵) ایکڑ اور مردم شماری (۱۱۰۰۰) نفوس ہے فراہمی آب کی جدید اسکیم کے تحت جو فی کس فی روز دس گیلن پانی کے حساب سے زیادہ سے زیادہ (۱۵۰۰۰) نفوس کے لئے مرتب کی گئی ہے - مستعملہ اور غلیظ پانی کی جو انتہائی مقدار ہوگی اس کی نکاسی کے لئے سطحی ڈرینیج کا جدید انتظام کافی ہوگا -

اسکیم کی نوعیت

ڈرینیج کے عمدہ انتظام کے لئے قصبہ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے - ہرحصہ میں ایک صدر نالی رہےگی - جس میں چھوٹی نالیوں اور موریوں کے ذریعہ اس حصہ کا غلیظ پانی جمع ہوجائےگا - تمام موریوں کی مجموعی لانبائی (۷۴۱۹۰) فیٹ یا (۱۴۰۰۵) میل ہوگی - یہ نالیاں شاہ آبادی پتھر اور چونے سے تعمیر کی جائیں گی - ضرورت کی دوسری چیزیں بھی مقامی طور پر فراہم کرلی جائیں گی -

دیگر سہولتیں

ڈرینیج کے انتظام کے علاوہ اس اسکیم کے تحت عوام کے لئے چار بیت الخلاء اور چھ پیشاب خانے بنائے جائیں گے - جن پر (۱۰۰۰۰) روپے خرچ ہونگے - غلیظ پانی کو کام میں لانے کے لئے خاص مزرعے بھی قایم ہونگے -

نگہداشت

اسکیم مکمل ہونے کے بعد اس کی نگہداشت پر سالانہ تقریباً (۴۰۰۰) روپے صرف ہوتے رہیں گے - تجویز یہ ہے کہ معمولی سا محصول عاید کرکے اس رقم کی پابجائی کی جائے -

---

بہ سلسلہ صفحہ (۲۴)

قلعہ کے اگلے حصہ میں چاند مینار ہے جو سنہ ۱۴۳۵ع میں سلطان علاؤالدین حسن بہمنی نے تعمیر کیا تھا - یہ مینار (۲۱۰) فیٹ بلند ہے اور اس کی مستطیل کرسی میں جو (۷۰) فیٹ کا احاطہ رکھتی ہے (۲۴) کمرے بنائےگئے ہیں - یہ مینار ہندوستان میں اسلامی طرز تعمیر کا نہایت نفیس نمونہ ہے - اس میں تین گول کنگرے لگے ہوئے ہیں - حال حال تک یہ کنگرے نہایت شکستہ حالت میں تھے لیکن اب محکمہ آثار قدیمہ نے ان کی مرمت کردی ہے - باہر کی جانب مینار پر نیلی چینی لگائی گئی تھی جسکے بعض ٹکڑے اب بھی موجود ہیں -

قلعہ اور اس کی اندرونی عمارتیں محکمہ آثار قدیمہ سرکار عالی کی کوششوں سے نہایت اچھی حالت میں برقرار ہیں -

تجارتی اور فصل واری اطلاعات

ہندوستان میں روئی اور مونگ پھلی کی فصلوں کے متعلق آخری یاد داشت

موسمی رپورٹ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ماہ مختتمہ ۱۲- مئی سنہ ۱۹۴۲ء

(جاری کردہ محکمہ اعداد و شمار)

کلکتہ کے اطلاعات و اعداد شمار تجارتی کے ڈائرکٹر جنرل نے جو آخری عام یاد داشتیں جاری کی ھیں ان سے روئی اور مونگ پھلی کی سال حال کی فصلوں کے متعلق اھم امور اور اعداد و شمار کا علم ہوتا ہے -

روئی کی فصل

روئی کے متعلق جو یاد داشت پیش کی گئی ہے وہ تمام زیر کاشت رقبہ پر حاوی ہے اور ابتدائی اور آخری دونوں فصلوں سے متعلق ہے - اس وقت (۲۳۲۴۵۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت ھیں حالانکہ گزشتہ سال مماثل تاریخ کا مرمیہ عدد (۲۲۸۳۹۰۰۰) ایکڑ ہے - اس طرح (۲) فیصد کا اضافہ ہوا - سال گزشتہ کے (۵۷۹۸۰۰۰) گٹھوں کے بجائے اس سال (۴۰۰) پونڈ وزن کے (۵۸۱۸۰۰۰) گٹھے روئی حاصل ہوگی - حیدرآباد کا زیر کاشت رقبہ (۳۱۴۳۰۰۰) ایکڑ ہے جس سے (۵۳۳۰۰۰) گٹھے روئی حاصل ہوگی - ان اعداد و شمار میں ریاست کے بعض علاقوں کی آخری فصل شامل نہیں کی گئی ہے -

مونگ پھلی

برطانوی ہند کے پانچ صوبوں اور ریاست ھائے حیدر آباد و میسور کی رپورٹوں کے مطابق مونگ پھلی کی فصل کی نسبت یہ یادداشت مرتب کی گئی ہے - کل زیر کاشت رقبہ (۶۹۰۰۰۰۰) ایکڑ ہے - گزشتہ سال (۸۷۷۰۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت تھے - اس طرح (۲۱) فی صد کی کمی واقع ہوی - اندازہ ہے کہ اس سال (۲۵۴۶۰۰۰) ٹن مونگ پھلی حاصل ہوگی - حالانکہ گزشتہ سال (۳۷۰۲۰۰۰) ٹن پھلی حاصل ہوئی تھی - یعنی کل پیداوار میں (۳۱) فی صد کی کمی ہوجائے گی - پھر بھی اس فصل کی عام حالت ٹھیک بتائی جارہی ہے - مونگ پھلی کے کل رقبہ کا تقریباً (۲۰) فی صد حصہ حیدرآباد میں واقع ہے اور یہاں (۴۱۴۰۰۰) ٹن پھلی حاصل ہونیکی توقع ہے - حیدرآباد میں فی ایکڑ اوسطاً (۶۶۵) پونڈ وزن پھلی حاصل ہوگی -

گیہوں کی فصل

ممالک محروسہ سرکار عالی کی گیہوں کی فصل کے متعلق جو تیسری یاد داشت پیش ہوئی ہے اس کے مطابق (۱۰۵۲۴۰۹) ایکڑ میں اس جنس کی کاشت ہوئی اس کے برخلاف سال گزشتہ (۱۰۸۴۹۸۵) ایکڑ زیر کاشت تھے یعنی رقبہ میں (۳۰۱) فی صد کمی ہوگئی ہے - اندازہ ہے کہ حاصل پیداوار معمول کا (۷۱) فی صد یعنی (۱۲۶۷۴۲) ٹن ہوگی - گزشتہ سال (۷۸) فی صد یعنی (۱۴۹۳۶۷) ٹن پیداوار حاصل ہوئی تھی - اس طرح (۱۵۰۱۴) فی صد پیداوار گھٹ جائے گی - زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں اس کمی کا سبب یہ ہے کہ موسمی حالات موافق نہیں رہے - سوائے (۱۰۰۶۰) ایکڑ کے گیہوں کا بقیہ زیر کاشت رقبہ علاقہ مرہٹواڑہ میں خصوصاً اضلاع اورنگ آباد پربھنی بیڑ اور عثمان آباد میں واقع ہے - ان کے بعد ناندیڑ اور رائچور کا نمبر آتا ہے -

جوار کی فصل

ممالک محروسہ کی جوار کی فصل کی نسبت آخری یاد داشت سے بعض اعداد یہاں پیش کئے جاتے ھیں :-- کل زیر کاشت رقبہ (۷۶۰۰۳۰۳) ایکڑ ہے - گزشتہ سال (۷۷۱۴۹۰۹) ایکڑ میں جوار کی کاشت ہوئی تھی - اس طرح (۱۰۰۴۸) فی صد رقبہ گھٹ گیا - حاصل پیدا وار (۱۴۹۴۹۲۱) ٹن کے برخلاف اس سال (۱۳۳۴۰۷۷) ٹن ہوگی - یعنی (۱۰۰۷۵) فی صد کمی ہوجائے گی - دوسرے الفاظ میں اسی سال معمول کی صرف (۷۸۰۶) فی صد مقدار حاصل ہوگی - حالانکہ گزشتہ سال یہ تناسب (۸۷) فی صد تھا - تلنگانہ میں اس فصل کی ایک تہائی سے کچھ زیادہ کاشت ہوتی ہے - بقیہ زیر کاشت رقبہ مرہٹواڑہ میں ہے جوار کا سب سے زیادہ رقبہ (۱۰۸۱۰۹۱) ایکڑ ضلع گلبرگہ میں واقع ہے - اس کے بعد ضلع عثمان آباد (۷۵۰۰۸۱ - ایکڑ) کا نمبر آتا ہے - اضلاع اورنگ آباد - بیڑ پربھنی اور رائچور میں سے ہرایک میں تقریباً (۶۵۰۰۰۰) ایکڑ میں جوار کی کاشت ہوتی ہے -

روئی کے متعلق رپورٹ بابتہ ماہ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۱ف - اس مہینہ میں تمام ریاست میں کبھی کبھی بارش ہوتی رہی جس کی مجموعی اوسط مقدار (۰۲۹) حصے ہے - گزشتہ سال اسی مدت میں (۰۱۵) حصے بارش ہوئی تھی - اس بارش سے ربیع کی فصل کو خفیف سا نقصان پہنچا - بعض مقامات پر ابھی روئی چنی نہیں گئی تھی -

دبائے ہوئے گٹھے

اس مہینہ میں جملہ (۵۱۴۳۰) گٹھے دبائے گئے حالانکہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۴۶۰۴۴) گٹھے ہے - موسم کی ابتدا سے اس مہینہ تک جملہ (۲۹۲۷۰۳) گٹھے دبائے گئے -

اس کے برخلاف سال گزشتہ اتنی ہی مدت میں (۳۴۸۹۹۴) دبائے گئے تھے۔

برآمد

ماہ فبروری (فرودی سنہ ۱۳۵۱ف) میں ریل اور سڑک کے ذریعہ صرف (۳۸۳۲۰) گٹھے باہر بھیجے گئے اگرچہ کہ پانچ سال سے برآمد کا ماہوار اوسط (۶۷۱۰۷) گٹھے رہا ہے۔ گزشتہ سال کے (۲۸۶۶۹۵) گٹھوں کے برخلاف اس سال ابتدائے موسم سے اس وقت تک (۱۵۶۸۸۴) گٹھے ہی برآمد کئے گئے۔

گرنیوں میں کھپت

ماہ مذکور میں گرنیوں میں (۲۱۲۷۰۵۷) پونڈ وزن یا (۵۳۱۷) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی۔ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۱۹۹۰۸۰۰) پونڈ وزن یا (۴۹۷۷) گٹھے ہے۔ ابتدائے موسم سے اس مہینہ تک کل (۴۷۵۶۹) گٹھوں کی کھپت ہوئی۔ گزشتہ سال کا متناظر عدد (۴۱۰۸۲) گٹھے ہے۔

قیمتیں

ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ع (اردی بہشت سنہ ۱۳۵۱ف) میں روئی کی سات اہم قسموں کی قیمتیں مقامی بازاروں میں حسب ذیل تھیں فی پلہ (۱۴۰ سیر) کپاس کا کھلتا بھاؤ (۱۴) روپے (۱۱) آنے اور (۲۸) روپے (۳) آنے کے درمیان اور آخری بھاؤ (۱۴) روپے (۱۳) آنے اور (۲۴) روپے (۳) آنے کے درمیان رہا۔ اکثر صورتوں میں آخری بھاؤ گزشتہ سال کے متناظر بھاؤ کی بہ نسبت بہتر رہا۔

موسمی رپورٹ بابتہ اپریل سنہ ۱۹۴۲ع

تمام ممالک محروسہ سرکار عالی میں ماہ مختتمہ ۱۲ - مئی سنہ ۱۹۴۲ع میں موسم گرم اور خشک رہا۔ البتہ کبھی کبھی معمولی بارش ہوگئی۔ اس سے بارش کا اوسط (۲۱۰۸۳) انچ تک بڑھ گیا۔ برخلاف اس کے گزشتہ سال اسی زمانہ میں بارش کا اوسط (۳۳۰۱۶) انچ تھا۔ اسطرح معمول سے (۸۰۷۸) انچ کم بارش ہوگئی۔

فصل کی حالت

اس مہینہ میں نے شکر کی فصل ترقی کر رہی تھی۔ بعض حصوں میں تابی کی فصل کاٹی جارہی تھی۔ کہیں کہیں فصل کاٹی بھی نہیں گئی۔ ورنگل کے ایک چھوٹے سے رقبے میں کیڑوں کی وجہ سے اور عادل آباد کے بعض حصوں میں روگ کی وجہ سے اس فصل کو نقصان پہنچا آنے والے موسم کے لئے زمین تیار ہورہی تھی۔

غلہ کے نرخ

ماہ زیر تبصرہ میں گیہوں۔ چاول اور جوار کے نرخ حسب ذیل تھے۔ گیہوں ۴ ۱/۲ سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ چاول ۴ ۲/۳ سیر کے اور جوار ۱۳ ۱/۲ تا ۱۴ ۱/۴ سیر گزشتہ سے کے متناظر اعداد یہ ہیں۔ گیہوں ۶ ۳/۴ سیر۔ چاول ۶ سیر اور جوار ۱۴ ۱/۴ سیر۔

جائنٹ اسٹاک کمپنیاں

ماہ اپریل میں تین نئی جائنٹ اسٹاک کمپنیاں قایم ہوئیں اور قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت ان کی رجسٹری عمل میں آئی۔ ایک کمپنی تو ''حیدرآباد ہوز اینڈ اسٹیٹ سنڈیکیٹ'' ہے جو (۵) لاکھ روپے سکہ عثمانیہ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے۔ یہ کمپنی عمارتوں کی تعمیر۔ خرید و فروخت اور جائدادوں کی نگرانی کا کاروبار کریگی۔ دوسری کمپنی یادگیر کی ''کمرشیل بنکنگ کمپنی لمٹیڈ'' ہے جس کا سرمایہ ایک لاکھ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ تیسری کمپنی بھی بنک کاری سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا نام ''محبوبیہ کاری چور کمپنی'' اور سرمایہ (۲۰۰۰۰) روپے سکہ عثمانیہ ہے۔

معزز ناظرین

اگر آپ کو "معلومات حیدرآباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہو رہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ معلومات عامہ سرکار عالی۔ حیدرآباد۔ دکن۔ کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے۔

نیز دیگر طریقوں سے کاشتکاری کرنے کی ترغیب ہو اور اضلاع کی زرعی زندگی کی جو جدید تنظیم عمل میں آئی ہے اس سے رعایا مانوس ہوجائے انہی مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے سابقہ فوجیوں اور تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی نو آبادیاں قایم کرنے کی اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں ۔

نظام ساگر کے ماتحت رقبہ میں سابقہ فوجیوں کو بسانے کے سلسلے میں قواعد مرتب ہوچکے ہیں جو زمینات کی تقسیم اور حقوق قبضہ و تصرف وغیرہ سے متعلق ہیں ۔ افواج باقاعدہ سرکار عالی کے سابقہ فوجیوں کی نو آبادی کےلئے تعلقہ بودھن کے مواضعات ناگے پور بھاگے پلی اور کونا پلی میں (۱۲۰۰) ایکڑ زمین مختص کردی گئی ہے ۔ نوآبادی موسومہ فتح نگر کی تعمیر جاری ہے (۱۹) سابقہ فوجیوں کی جماعت رود رور کے مزرعہ میں تربیت پانے کے بعد اب تعلقہ بودھن کے مواضعات ابراهیم پور اور کونڈا پور میں مولوی امجد علی خان صاحب اور مولوی اکرام علی خان صاحب کے خانگی مزرعوں میں عملی تربیت حاصل کررہی ہے ۔

تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی نو آبادی قایم کرنے کی اسکیم پر بھی حکومت خاص توجہ مبذول کررہی ہے اس غرض کے تحت (۲۰۰۰) ایکڑ زمین تعلقہ نظام آباد میں مختص کردی گئی ہے ۔

محکمہ مال نے بھی سالانہ (۵۰,۰۰۰) روپیوں کے مصارف سے ان نو آبادیوں کےلئے (۲۵۰) مکانات تعمیر کرنے کی تجویز قبول کرلی ہے ۔ اس سال رقم میں زیادہ گنجائش نہ ہونے کے باعث صرف (۳۰,۰۰۰) روپے عطا کئے گئے ہیں ۔ جدید نوآبادیوں میں ضروریات زندگی فراہم کرنے کےلئے (۲۰,۰۰۰) روپیوں کی مزید رقم منظور ہوئی ہے ۔ اس وقت تک (۳۹,۴۰۰) روپیوں کی لاگت سے اس ضلع کے مختلف مرکزوں میں (۲۰۵) مکانات تعمیر ہوچکے ہیں ۔ مزید (۵,۷۶۰) روپیوں کے اخراجات سے باولیاں کھودی گئیں اور (۱۲,۵۰۰) روپیوں کے مصارف سے معاون سڑکیں اور بنڈیوں کے راستے بنائے گئے ہیں ۔

"میں اپنی جلد کی حفاظت اس طرح کرتی ہوں"

1*

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ شہر یور سنہ ۱۳۵۱ف - جولائی سنہ ۱۹۴۲ء شمارہ ۱۰

احوال و اخبار

ہمارے جنگی سورما

یہ اطلاع ہمارے لئے باعث فخر و مسرت ہوگی کہ حیدرآبادی انفنٹری کی پہلی بٹالین کے چار فوجیوں کو بہادری کے صلہ میں اعزاز ملا - اس اطلاع کی تفصیلات یہ ہیں - لفٹننٹ ہیسٹلنگر ایڈ مس کو جو اس بٹالین کے مڈیکل افسر تھے ''ملٹری کراس'' دیا گیا - لانس نایک ذبیح اللہ خاں کو ان کی وفات کے بعد ہندوستانی آرڈر آف مرٹ درجہ دوم کا تمغہ عطا ہوا - صوبہ دار میجر شیخ محمد اور جمعدار شیخ احمد کو ''انڈین ڈسٹنگ وشد سرویس'' کے تمغے ملے - ان بہادر فوجیوں کے کارناموں کی تفصیلات ابھی نہیں ملیں لیکن ہمیں اتنا معلوم ہے کہ اس قسم کے اعزاز صرف انہیں لوگوں کو دئے جاتے ہیں جو دشمن کی آتش باری کے مقابلہ میں نہایت جواں مردی اور ہوشیاری سے کام لیں - اس لئے ہمیں فخر ہے کہ ان فوجیوں نے اپنے شاندار کارناموں سے فوجی خدمت کی شہرت و عزت میں اضافہ کیا ہے - ساتھ ہی ہم لانس نایک ذبیح اللہ خاں کی وفات اور اس فوجی یونٹ کے دوسرے اراکین کی ہلاکت پر اپنے رنج و ملال کا اظہار کرتے ہیں - اور مہلوکین کے رشتہ داروں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں - ان کا نام بھی ان بہادر فوجیوں کی فہرست میں شامل رہےگا جنہوں نے اعلیٰحضرت بندگان عالی کے حکم کی تعمیل میں دشمن سے لڑتے ہوئے جان دی ہے -

اے - آر - پی اور شہری دفاع

یہ امر باعث طمانیت ہے کہ حیدرآباد میں شہری دفاع اور اے - آر - پی کی تنظیموں کی جملہ شاخوں کا کام ترقی پذیر رہا - ہوائی حملوں سے عوام کو آگاہ کرنے کا انتظام وسیع کردیا گیا ہے - چنانچہ پانچ جدید سائرن نصب کئے گئے - اس طرح شہر حیدرآباد اور مضافات میں کل گیارہ سائرن موجود ہیں - حال ہی میں ان کی آزمایش کی گئی تھی اس آزمایش کے نتائج رپورٹ اینڈ کنٹرول سنٹر کے عملہ کی جانب سے نقشوں پر درج کئے جارہے ہیں - اس سلسلہ میں عوام کو بھی مشورہ دیا گیا تھا کہ سائرن کی آواز سنتے ہی بچاؤ کی مشق کریں لیکن اس مشورہ کا زیادہ اثر نہ ہوا - پھر بھی یہ کہنا بےجا نہ ہوگا کہ اس قسم کی مشقوں سے ہمیں حقیقی خطرہ کے وقت بڑی مدد ملےگی - اے - آر - پی کے عملہ کی تربیت کا انتظام بھی خاطر خواہ رہا - دارالشفاء کے تربیتی مرکز میں اب تک اے - آر - پی معلمین کی پانچ جماعتوں نے اپنے نصاب کی تکمیل کرلی ہے - اس طرح اس مرکز میں (۲۰۰) معلمین کو تربیت دی گئی جن میں سے (۱۴۶) نے امتحان کامیاب کیا - شہر کے (۴) مرکزوں میں وارڈنوں کی تربیت جاری ہے - ان کی تعداد (۱۹۲۱) تک پہنچ گئی ہے - بلدہ حیدرآباد کے لئے ایک چیف وارڈن کا تقرر عمل میں آیا ہے اور وارڈنوں کے (۵۰) حلقے مقرر کئے گئے ہیں جو شہر حیدرآباد کے ایک بڑے رقبہ پر مشتمل ہیں - عنقریب یہ کام تکمیل پائیگا - تین ڈیویژنل وارڈن بھی مقرر ہوئے ہیں جو وارڈ کمشنر کہلائینگے - ساتھ ہی فوجی نہج پر اے - آر - پی افسروں کی کیڈٹ جماعت قایم ہوئی ہے - اس جماعت کے لئے اس وقت تک تیس تربیت یافتہ اے - آر - پی معلمین منتخب کئے گئے ہیں - اے - آر - پی کے جملہ کاموں کی تربیت حاصل کرنے کے بعد جس کے لئے تین ماہ کا نصاب مقرر ہے یہ کیڈٹ اے - آر - پی عہدوں کے مستحق ہوسکیں گے - اے - آر - پی کے پیام رسانوں کی تربیت کا انتظام بھی جاری ہے - تاکہ ٹیلیفون کے ذریعہ پیام رسانی کا سلسلہ ٹوٹ جائے تو ان سے کام لیا جاسکے - اس وقت تک کل (۳۶۶) پیام رسانوں کا انتخاب عمل میں آچکا ہے - اور انہیں فوجی اصول پر تربیت دی جارہی ہے - فوری طبی امداد کے مرکز بھی قایم ہوگئے ہیں لیکن ابھی اصل تجویز کے مطابق مکمل انتظام عمل میں نہیں آیا - فوری طبی امداد کا سامان (جس کے لئے فرمائش دی جاچکی ہے) وصول ہونے کے بعد اس انتظام میں مزید توسیع کردی جائیگی - کل (۷۳۰) امیدوار (جن میں عورت مرد دونوں شامل ہیں) فوری طبی امداد کے امتحان میں کامیاب رہے ان میں سے (۱۱۸) کو فوری طبی امداد کی جماعتوں کے لئے منتخب کیا گیا ہے چنانچہ اس وقت تک (۱۴) جماعتیں قایم ہوچکی ہیں - ہرہائی نس شہزادی برار کی شہری دفاعی جماعت بھی نہایت مفید کام انجام دے رہی ہے - گھر گھر معائنے کے ذریعہ غریب گھروں کی عورتوں کو سکھایا جارہا ہے کہ ہوائی حملوں کی صورت میں وہ کس طرح اپنی جانوں

و فکر سے یہ خدمت انجام دی۔ حیدرآباد کی ثقافتی زندگی میں بھی آپ نے اپنی صلاحیتوں کے باعث کافی حصہ لیا۔ انجمن تاریخ و آثار قدیمہ سے آپ کو عملی دلچسپی تھی چنانچہ آپ نے اس کے جلسوں میں بعض مضامین بھی پڑھے ہیں آپ ھی نے دکن کے ثقافتی ورثہ پر ایک کتاب تالیف کروانے کا مشورہ دیا تھا۔ آپ کے تیار کئے ہوئے کئی مسودوں سے آپ کی علمیت اور جامعیت ظاہر ہے۔ ان مسودوں کو پڑھکر خوشی ہوتی ہے۔

اس موقع پر لیڈی ٹاسکر کا ذکر بھی ضروری ہے۔ حیدرآباد میں اپنے پندرہ سالہ قیام کے دوران میں آپ نے یہاں کی سماجی فلاح و بہبود اور خاص طور پر خواتین کی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیا جنگ چھڑ جانے کے باعث حیدرآبادی خواتین پر جو ذمہ داریاں عاید ہوئی ہیں ان سے عہدہ برآ ہونے کےلئے آپ مستعدی کے ساتھ تیار ہوگئیں۔ خواتین حیدرآباد کی ''انجمن ترقی معشیت و معاشرت''حیدرآباد وائی۔ ڈبلیو۔ سی۔ اے۔ حیدرآبادی خواتین کی انجمن کار ہائے جنگ اور ہر ہائی نس شہزادی برار کی شہری دفاعی جماعت ان سب کی سرگرمیوں میں آپ نے جوش و انہاک کے ساتھ حصہ لیا۔ آپ کی سادگی عمل پسندی اور ہر دلعزیز شخصیت ہر اس کام کی کامیابی کی ضمانت ہے جس میں آپ شریک ہوں۔ حیدرآبادی خواتین کی آٹھ مشہور انجمنوں کی جانب سے لیڈی ٹاسکر کو وداع کرنے کےلئے رزیڈنسی میں ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں ہر ہائی نس شہزادی برار دام اقبالہ نے جو پیام روانہ فرمایا تھا اس سے بہتر الفاظ میں آپ کی تعریف و توصیف ممکن نہیں۔

'' اس موقع پر میں چاہتی ہونکہ ہندوستانی خواتین اور خاص طور پر حیدرآبادی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے لیڈی ٹاسکر نے گہری دلچسپی اور ہمدردی کے ساتھ جو نمایاں کام کئے ہیں ان کی تعریف و ستایش کروں۔ معتمد کی حیثیت سے آپ نے خواتین کی شہری دفاعی جماعت قایم کرنے اور حیدرآبادی خواتین کی مجلس کار ہائے جنگ کی مساعی جاری رکھنے میں مجھے جو فیاضانہ امداد دی ہے اس کا بھی شخصی طور پر اعتراف کرتی ہوں ''

کی اور اپنے گھروں کی حفاظت کرسکتی ہیں - فوری طبی امداد اور تیمار داری کی جماعتوں کے لئے خواتین کی بھرتی عمل میں آرہی ہے - علاوہ از یں کھانے پینے کی چیزوں کی فراہمی کے لئے شہری دفاعی جماعت کا ایک ڈپو قایم کیا جارہا ہے - بارہ دری گوشہ محل میں اے - آر - پی سرویس ڈپو موجود ہے جو مختلف سرگرمیوں کا مرکز ہے- یہاں صبح کے وقت ڈرل اور ورزش جسانی کرائی جاتی ہے دوپہر میں تقریروں اور جنگی کاموں کا انتظام ہے - شام میں کھیل ہوتے ہیں -

جو کام اے - آر - پی سے بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں ان کی حد تک اے - آر - پی افسروں کی پالیسی شروع ہی سے یہ رہی ہے کہ موجودہ انتظامات اور ذرائع ہی سے مددلی جائے مثلاً جدید باؤلیوں کی تعمیر نیز قدیم باؤلیوں کے پانی کو پاک صاف کرنے کا انتظام بلدیہ کے تفویض کردیا گیا ہے - سڑکوں پر عمل تاریکی کا انتظام محکمہ برقی کے ذمہ ہے- خندقوں اور پناہ گاہوں کی تعمیر محکمہ آرائش بلدہ کے سپرد ہے اور سرکاری عمارتوں کی حفاظت کا کام محکمہ تعمیرات عامہ کو دیدیا گیا ہے - حالیہ چند ہفتوں میں ان محکموں نے اپنا اپنا کام تشفی بخش طور پر انجام دیا ہے - اس وقت تک (۹۸) قدیم کنویں پھر سے کھولدے گئے ہیں - عنقریب مزید (۱۵۰) کا اضافہ ہوجائےگا - تجویز یہ ہے کہ شہر کے (۱۳) احاطوں میں کل (۳۶۵) باؤلیوں کا پانی استعمال کیا جائے -علاوہ ازیں پانی کی ٹاکیاں بھی فراہم کرلی گئی ہیں تاکہ ناگہانی حالات کا مقابلہ ہوسکے ان انتظامات کے لئے حکومت ہند کے آتش فرو انتظامات کے مشیر سے مشورہ کیا گیا تھا - اسی طرح سرکاری عمارتوں کی حفاظت کے سلسلہ میں شہر کے (۲۳) شفاخانوں کی حفاظت کا معقول انتظام ہوا ہے -

ہر دلعزیز صدر المہام کی خدمت سے سبکدوشی

اس مہینے کے اوائل میں سر تھیوڈور ٹاسکر صدرالمہام مالگزاری و پولیس حکومت سرکارعالی نے اپنی خدمت سے سبکدوش ہوکر حیدرآباد کو خیر باد کہا - آپ کا تقرر ڈیرہ ڈون کے ہندوستانی سیول سرویس کے پروبیشنرز کیمپ پر عمل میں آیا ہے - آپ کی روانگی سے کارگزاری کا ایک ایسا طویل دورختم ہوتا ہے جس میں دکھاوے کے بجائے ملک کی مفید خدمت بجالائی گئی - صاحب موصوف پہلے ڈائریکٹر جنرل و معتمد مال کی حیثیت سے سنہ ۱۳۳۶ف میں تشریف لائے تھے آٹھ سال بعد سنہ ۱۳۴۴ف میں آپ سرشنوکس ٹرنچ کی جگہ صدرالمہام مال و پولیس مقرر کئے گئے - سر تھیوڈور نے جو ہندوستانی سیول سرویس کے رکن ہیں اپنے زمانہ ملازمت میں اس سکون و استقلال واقف کاری اور معاملہ فہمی سے کام لیا جو ہندوستانی سیول سرویس کا طرۂ امتیاز ہے - معتمدی اور صدرالمہامی کے زمانہ میں سر تھیوڈور نے کامیابی کے ساتھ سررشتہ مال اور دوسرے ماتحت محکموں میں دور رس اصلاحات نافذ کیں - آپ کی کامیابی کا راز نہ صرف آپ کی دیانت داری ہے بلکہ نام و نمود سے استغناء اور خوش اخلاقی بھی جس کے باعث کونسل کے رفقائے کار اور عوام میں آپ کو مقبولیت اور عزت حاصل ہوئی - یہ ممکن نہیں کہ اس مختصر سی تحریر میں آپ کی کارگزاریوں پر روشنی ڈالی جائے - اتنا کہنا کافی ہوگا کہ نظم و نسق کے مختلف سررشتوں مثلاً مالگزاری- کروڑگیری آبکاری - جنگلات - لوکلفنڈ - تنظیم دیہی - پولیس وغیرہ میں جو آپ کے ماتحت تھے آپ نے اپنی قابلانہ رہنمائی کے دیر پا نقوش چھوڑے ہیں - یہاں دو نمایاں مثالیں پیش کی جاتی ہیں - حیدرآباد آنے کے چند دنوں بعد ہی آپ کی کوششوں سے محکمہ کندیدگی باؤلیات قایم ہوا تاکہ قلمرو ے سرکار عالی کے مواضعات میں خصوصاً ان مواضعات میں جو ''قحط کے رقبے'' میں واقع ہوں پانی کی مستقل فراہمی کا انتظام ہوجائے ملک سرکار عالی کے ایسے رقبہ کا دورہ کرنے کے بعد جہاں بارش علی العموم بہت کم ہوا کرتی ہے آپ نے اس محکمہ کے قیام کی تجویز فرمائی تھی - اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت اضلاع رائچور گلبرگہ - اور عثمان آباد میں (۳۷۵۲) ایسی باؤلیاں موجود ہیں جو محکمہ مذکور کی جانب سے (۳۷) لاکھ کے مصارف سے کھودی گئی ہیں - یہ رقم قحط کے فنڈ سے ادا کی گئی - اس فنڈ کے قیام میں بھی آپ کی کوششوں کو بڑا دخل ہے آپ کا دوسرا نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ سنہ ۱۳۳۸ ف میں اضلاع کے لئے مجالس فراہمی آب قایم کی گئیں اس اسکیم کے تحت اضلاع میں پانی کی فراہمی اور ڈرینج کا انتظام عمل میں آرہا ہے - چنانچہ اس وقت تک اضلاع کے قصبوں میں پانی کی فراہمی اور حفظ صحت کے کاموں پر تقریباً ایک کروڑ روپیہ صرف ہوچکا ہے - اس کارروائی سے جو فوائد حاصل ہوے ہیں اندازو شمار سے باہر ہیں -

سر تھیوڈور ہی کی تحریک سے جمعیت کوتوالی کی جدید تنظیم عمل میں آئی - سررشتہ مال کے لئے عہدہ داروں اور عمال کا انتخاب بہتر اصول پر ہونے لگا - اور ''مجلس برقی'' قایم ہوئی - اس مجلس نے کام شروع کردیا ہے - پہلی اور دوسری گول میز کانفرنس کے وقت آپ مجلس امور دستوری کے رکن بنائے گئے تھے -دونوں حیثیتوں سے آپ نے دستوری میدان میں اس ریاست کی پالیسی کی تشکیل میں اہم حصہ لیا - آپ کی یہ کارگزاری مستقل قدر و قیمت رکھتی ہے - حال ہی میں اس ریاست میں ہوائی حملہ سے بچاؤ اور شہری دفاع کی جماعتیں تنظیم دینے کی ذمہ داری بھی آپ ہی پر عاید کی گئی تھی- وقت کی تنگی اور ضروری ساز و سامان کی فراہمی میں موجودہ دقتوں کے باوجود اس وقت تک جو کچھ کام ہوا ہے - اس سے ظاہر ہے کہ سر تھیوڈور نے کس قدر انہماک اور غور

وفکر سے یہ خدمت انجام دی۔ حیدرآباد کی ثقافتی زندگی میں بھی آپ نے اپنی صلاحیتوں کے باعث کافی حصہ لیا۔ انجمن تاریخ و آثار قدیمہ سے آپ کو عملی دلچسپی تھی چنانچہ آپ نے اس کے جلسوں میں بعض مضامین بھی پڑھے ھیں آپ ھی نے دکن کے ثقافتی ورثہ پر ایک کتاب تالیف کروانے کا مشورہ دیا تھا۔ آپ کے تیار کئے ہوے کئی مسودوں سے آپ کی علمیت اور جامعیت ظاھر ھے۔ ان مسودوں کو پڑھکر خوشی ھوتی ھے۔

اس موقع پر لیڈی ٹاسکر کا ذکر بھی ضروری ھے۔ حیدرآباد میں اپنے پندرہ سالہ قیام کے دوران میں آپ نے یہاں کی سماجی فلاح و بہبود اور خاص طور پر خواتین کی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیا جنگ چھڑ جانے کے باعث حیدرآبادی خواتین پر جو ذمہ داریاں عاید ہوئی ھیں ان سے عہدہ برآ ھونے کے لئے آپ مستعدی کے ساتھ تیار ھوگئیں۔ خواتین حیدرآباد کی ''انجمن ترقی معیشت و معاشرت'' حیدرآباد وائی۔ ڈبلیو۔ سی۔ اے۔ حیدرآبادی خواتین کی انجمن کار ھائے جنگ اور ھر ھائی نس شہزادی برار کی شہری دفاعی جماعت ان سب کی سرگرمیوں میں آپ نے جوش و انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ آپ کی سادگی عمل پسندی اور ھر دلعزیز شخصیت ھر اس کام کی کامیابی کی ضمانت ھے جس میں آپ شریک ھوں۔ حیدرآبادی خواتین کی آٹھ مشہور انجمنوں کی جانب سے لیڈی ٹاسکر کو وداع کرنے کے لئے رزیڈنسی میں ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں ھر ھائی نس شہزادی برار دام اقبالہ نے جو پیام روانہ فرمایا تھا اس سے بہتر الفاظ میں آپ کی تعریف و توصیف ممکن نہیں۔

'' اس موقع پر میں چاھتی ھوں کہ ھندوستانی خواتین اور خاص طور پر حیدرآبادی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے لیڈی ٹاسکر نے گہری دلچسپی اور ھمدردی کے ساتھ جو نمایاں کام کئے ھیں ان کی تعریف و ستایش کروں۔ معتمد کی حیثیت سے آپ نے خواتین کی شہری دفاعی جماعت قایم کرنے اور حیدرآبادی خواتین کی مجلس کار ھائے جنگ کی مساعی جاری رکھنے میں مجھے جو فیاضانہ امداد دی ھے اس کا بھی شخصی طور پر اعتراف کرتی ھوں ''

جنگی کوششوں میں حیدرآباد کا شاندار حصہ

هز رائل هائی نس ڈیوک آف گلوسٹر نے ستائش فرمائی

رفاقت کی آزمایش کی اصلی گھڑی وہ ہے جب کے طوفان آگھیرے

هز رائل هائی نس ڈیوک آف گلوسٹر، هندوستانی جنگی اداروں اور کارخانوں کا دورہ کرتے هوئے ۲۰ - جون م ۱۰ - امرداد سنہ ۱۳۵۱ف کو حیدرآباد میں تشریف فرما هوے - اعلحضرت اقدس و اعلی - آنریبل سرکلاڈ گڈنی رزیڈنٹ بہادر، هز هائی نس والاشان شہزادہ برار شہزادہ والاشان نواب معظم جاہ بہادر، نواب لبسالت جاہ بہادر، اور صدراعظم باب حکومت هز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری نے مہمان شاهی کا استقبال فرمایا - اس موقع پر افواج باقاعدہ سرکار عالی کے ایک گارڈ آف آنر نے سلامی دی -

دوسرے مقامات کی طرح حیدرآباد میں بھی ڈیوک آف گلوسٹر کا قیام نہایت مختصر تھا - اس کے باوجود آپ نے دو تربیتی مرکزوں میں مملکت حیدرآباد کی افواج باقاعدہ کا معائنہ فرمایا - اور انہیں مختلف قسم کے هتیاروں کا استعمال سیکھتے هوئے بچشم خود ملاحظہ فرمایا آپ یہاں کے فوجیوں اور فوجی عہدہ داروں کی سرگرمی اور انہماک سے بہت متأثر هوئے چنانچہ اس پیام میں جو یہاں سے روانہ هوتے هوے آپ نے اعلحضرت کے نام ارسال کیا ھے ان کی بہت ستائش فرمائی۔

ھماری جنگی کوششیں - اس ریاست کی ھر جہتی جنگی کوششوں کے متعلق هز رائل هائی نس کو معلومات بہم پہنچانے کے لئے ممدوح کی خدمت میں ایک باتصویر رسالہ پیش کیا گیا جو شہزادہ کی آمد کی تقریب میں خاص طور پر سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی کے زیر اهتمام طبع کیا گیا تھا - رسالہ مذکور میں اس حقیقت کا انکشاف کیا گیا کہ حیدرآباد کے ایک فوجی یونٹ نے جسے جنگی خدمات بجالانے کے لئے سمندر پار بھیجا گیا تھا اپنی بہادری کے صلہ میں چار تمغہ حاصل کئے - یعنی ایک ایم - سی - دو آئی - ڈی - ایس - ایس اور ایک آئی - او - ایم

غیر رسمی عشائیہ!

هز رائل هائی نس قصر فلک نما میں ٹھیرے رہے آپ کے والد محترم ملک معظم جارج پنجم آنجہانی بھی سیاحت حیدرآباد کے وقت یہیں اقامت گزیں هوئے تھے - شہزادہ ممدوح کے اعزاز میں اعلحضرت بندگان عالی نے ایک عشائیہ ترتیب دیا - اس عشائیہ میں نہ صرف امرا اور عہدہ دار شریک تھے بلکہ ان ممتاز شہریوں اور مختلف فرقوں کے قائدوں کو بھی دعوت دی گئی جو اب حیدرآبادی دفاعی مجلس میں شامل هیں -

هز رائل هائی نس کا پیام

دوسرے دن مدراس میں وارد هونے کے بعد ڈیوک آف گلوسٹر نے خسرو دکن کے نام حسب ذیل پیام ارسال فرمایا -

”هندوستان کی سب سے بڑی ریاست حیدرآباد میں میری آمد هندوستانی ریاستوں میں سب سے پہلے تھی اگرچہ میرا قیام بہت هی مختصر رها لیکن یہ بھی میری خوش نصیبی تھی کہ میری آمد تاریخ عالم کے ایک نازک دور اور ایک ایسی جنگ کے دوران میں هوئی جو دنیا کی دوسری تمام جنگوں سے زیادہ شدید اور قسمت آزما ھے - وفاداری اور رفاقت کی آزمایش اس وقت نہیں

ہوتی جب کشتی پرسکون سمندر کی سطح پر تیر رہی ہو ۔ امتحان کی اصلی کڑی وہ ہے جب طوفان آگھیرے۔ یہاں حیدر آباد میں مین نے موجودہ جنگ کے نتیجہ کی نسبت کامل اعتماد اور دوستوں اور متحدین کے ساتھ غیر متزلزل وفا داری کا جذبہ موجود پایا ۔

یہ چیز ہندوستان کے والیان ملک اور ان کی ریاستوں کی دیرینہ خصوصیات میں سے ہے جنہوں نے اس جنگ کے چھڑتے ہی بلکہ اس سے پہلے بھی بڑی آمادگی اور بہادرانہ فراخ دلی سے اپنے مسلح نوجوان اپنے خزانہ اور اپنے ملک کے تمام ذرائع ملک معظم کی خدمت میں پیش کردئے ۔ یہی وہ جذبہ ہے جس سے یاران رزم کے دل گرما جاتے ہیں اور یہ جذبہ بالاخر ہمارے دشمنوں کو ہراسان کردیگا ۔

یور اکزالٹیڈ ہائنس اور اہل حیدرآباد نے ہندوستان کی مساعی جنگ میں گراں قدر حصہ لیا ہے میں نے حیدرآباد افواج کی اعلی خصوصیات کا ذاتی مشاہدہ کیا جن میں سے ایک بڑی تعداد بیرون ریاست خدمات انجام دیرہی ہے ۔ اور بعض نے بہادری کے انعامات بھی حاصل کئے ہیں شاہی بحریہ اور شاہی ہندوستانی بحریہ کے کئی ایک جہاز حیدرآباد ہی کی فیاضی نے مہیا کئے ہیں نیز شاہی فوج میں جنگی طیاروں کے دو دستوں کو حیدرآباد کا نام اور اس کا قومی نشان لڑائیوں میں ممتاز کرنے کا فخر حاصل ہے ۔

یہ ان متعدد صورتوں میں سے صرف چند کا ذکر ہے جن سے اس ریاست کے وسائل ہمارے مشترکہ مقصد کی فتح کا یقین حاصل کرنے میں بے دریغ صرف کئے گئے ہیں ۔ اور جن سے اس بات کا پھر ثبوت ملتا ہے کہ یور اکزالٹیڈ ہائنس ''یار وفا دار'' کے جس قابل فخر لقب کے حامل ہیں وہ یور اکزالٹیڈ ہائنس کو واقعاً پورا زیب دیتا ہے''

شخصی پیام

اور ایک شخصی پیام میں جو بذریعہ تار بھیجا گیا تھا ہز رائل ہائنس نے ارشاد کیا '' حیدرآباد کے خوشگوار اور دلچسپ لیکن بالکل مختصر سفر اور قیام کے لئے میں یور اکزالٹیڈ ہائنس کا بے حد ممنون ہوں '' ۔

حضرت بندگان اقدس کا جواب

اعلی حضرت بندگان عالی نے حسب ذیل جوابی تار روانہ فرمایا ۔

''آپ نے اپنی عنایت و مہربانی سے جو دو تار مجھے بھیجے وہ وصول پاکر اور یہ معلوم کرکے مجھے بےحد مسرت ہوئی کہ یور رائل ہائنس نے اپنے حیدرآباد کے سفر کو خوشگوار پایا ۔ مجھے اس کا افسوس ہے کہ آپکا قیام اتنا مختصر تھا کہ بہت کچھ جو آپ یہاں دیکھ سکتے تھے نہ دیکھ سکے ۔ گو کہ مجھے توقع تھی کہ آپ کا قیام یہاں کافی عرصہ تک رہےگا لیکن بعض مجبوریوں کے باعث یہ ممکن نہ ہوسکا ۔ بہر حال حیدر آباد کے لئے آپکی آمد باعث شرف و اعزاز ہوئی ۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان میں آپکا وقت خوشگوار ہوگا اور آپ سلامتی کے ساتھ انگلستان واپس پہنچیں گے '' ۔

حکومت ہند کی سائنٹفک وصنعتی تحقیقاتی مجلس

حیدرآباد میں اجلاس منعقد ہوا

اعلی حضرت بندگان عالی کا پیام مبارک

حکومت سرکار عالی کی دعوت پر حکومت ہند کی سائنٹیفک وصنعتی تحقیقاتی مجلس کے اجلاس (۳۰) جون سنہ ۱۹۴۲ع م ۲۵- امرداد سنہ ۱۳۵۱ف اور اس کے مابعد دنوں میں منعقد ہوے۔ آنریبل سرامے راما سوامی مدلیار رکن تجارت حکومت ہند و صدرمجلس نے ان اجلاسوں کی صدارت فرمائی ہزاکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت نے اجلاس کا افتتاح فرمایا اور اعلی حضرت اقدس واعلی کا پیام مبارک سنانے کی عزت حاصل کی۔ پیام شاہانہ کے الفاظ یہ ہیں۔

"اپنی مملکت کے دارالخلافہ میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں میری تمنا ہے کہ آپ کے اہم مباحث کامیاب ہوں خاص طورپر اس لیےکہ جنگ کے ان ایام میں صنعتی تحقیقات کا فتح کی معاونت اور تنظیم سے راست تعلق ہے"۔

حیدرآباد کی عزت افزائی۔ اجلاس کی کارروائیوں کا افتتاح فرماتے ہوے نواب صاحب چھتاری نے پیام شاہانہ کے بعد حسب ذیل تقریر فرمائی۔

"مجھے اجازت دیجئے کہ میں حکومت سرکار عالی اور رعایائے مملکت کی طرف سے آپ تمام کا پرخلوص استقبال کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مجلس کے قیام کے بعد سے یہ پہلا اجلاس ہے جو کسی ہندوستانی ریاست میں منعقد ہورہا ہے۔ یہ امر ہمارے لئے موجب تشکر ہے کہ حیدرآباد کی دعوت کو قبول کرتے ہوے آپ نے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کی عزت افزائی کی ہے۔ اس طرح آپ نے ہمیں شخصی اور قریبی تعلق پیدا کرنے اور صنعتی تنظیم اور تحقیقات کی نسبت مجلس کے وسیع تجربوں اور معلومات سے مستفید ہونے کا جو موقع دیا ہے اس کی ہم بے حد قدر کرتے ہیں۔ جو اہم کام اس مجلس کو انجام دینا ہے اس کے سلسلہ میں حیدرآباد اپنے پورے تعاون اور احساسات خیر سگالی کا یقین دلاتا ہے۔

عوام کی فلاح

جو کام آپ کے آگے ہے وہ سارے ملک کے لئے بہت اہم اور قطعی مفید ہے ملک کی معاشی ذرائع سے عصری اور صنعتی تحقیقات کی مدد سے پوری طرح استفادہ کرنا اور صنعتی اداروں کی اصولی اور ٹھوس اساس پر تنظیم یہ وہ امور ہیں جن سے آپ جنگ کی کامیاب مقاومت میں جو ہماری ایک اہم ضرورت ہے نہ صرف مدد دے رہے ہیں بلکہ آپ ان بے شمار ذرائع کی تشکیل کررہے ہیں جن سے زمانہ امن میں اس وسیع ملک کے بسنے والے فائدے اٹھائیں گے۔ ہر ہندوستانی اور ہر اس شخص کو جو اس بورڈ کو وجود میں لائے اور اپنی ہمت دانائی اور اپنے تدبر کے مظاہر سے ہماری رہنمائی کرے۔

سرراماسوامی کی ستایش

دیوان بہادر سرراما سوامی مدلیار کا نام ہندوستان کی موجودہ اور آئندہ نسلوں میں عزت اور فخر کے ساتھ لیا جائےگا۔ ان اہم خدمات کےلئے جو انہوں نے اس ملک کی انجام دی ہیں خصوصاً آج صنعتی نظام کے اصول کو صنعتی اور عصری مساعی کے ذریعہ سے ایک ٹھوس بنیاد پر قایم کیا گیا ہے۔ بورڈ نے اب تک جو نتائج حاصل کئے ہیں اس مختصرمدت میں وہ نتیجہ ہیں بہتر قیادت کا اور ان سے آئندہ کی کامیابیوں کا یقین ہوتا ہے ہمیں توقع رکھنی اور دعا کرنی چاہئے کہ جو کام انہوں نے شروع کیا ہے وہ جاری رہے اور مادروطن کے لئے خوش حالی کا باعث بنے۔

حیدرآبادی مجلس

آپ کو اس امر کا علم ہے کہ حکومت سرکار عالی نے بھی سائنٹیفک اور انڈسٹریل ریسرچ کا ایک بورڈ قایم کیا ہے جس کے مقاصد وہی ہیں جو آپ کے بورڈ کے ہیں

کئی تحقیقاتی کمیٹیاں اس بورڈ کے تحت ان امور کی تحقیقات میں مصروف ہیں جن کا راست تعلق مقامی مساعی جنگ اور مملکتی صنعتوں کی ترقی سے ہے میں امید کرتا ہوں کہ دونوں بورڈ کے یہ مشترکہ اجلاس دونوں بورڈ کے ارکان میں شخصی پر خلوص تعارف ایک قریب تر ربط پیدا کردیں گے اور اس طرح قریبی تعاون کے رہنمائی کریں گے - مقامی بورڈ کے لئے اس طرح ایک موقع حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مساعی کی جانچ کرتا رہے تاکہ کوششوں میں کہیں دو عملی نہ پیدا ہو '' -

سر راما سوامی کا جواب

اعلی حضرت بندگان عالی کے پیام عطوفت نشان کا شکریہ ادا کرتے ہوے سر راما سوامی نے فرمایا -

''جناب عالی مجھے یہ باور کرانے دیجئے کہ دارالسلطنت مملکت آصفیہ میں ہماری آمد پر حضرت اقدس واعلی شہر یاردکن و برار نے بطور خیر مقدم جو پیام عطوفت نشان سے ہمیں نوازا - ہم سب باادب اس نوازش کے انتہائی شکر گزار ہیں - اب جبکہ مجلس اپنی رسمی کاردوائی کا آغاز کرنے والی ہے یہ میرا پہلا فرض ہے کہ مجلس سے خواہش کروں کہ حضرت بندگان اقدس کی بارگاہ جلالت پناہ میں اس خیرمقدمی پیام کی قرار داد تشکر پیش کی جائے -

خلوص کے تحت کی ہوئی محنت

نواب صاحب چھتاری نے اس بورڈ کی تشکیل اور جو کام اس نے انجام دئے ان کو میری دلچسپی کا باعث قرار دیا تھا - واقعہ یہ ہے کہ اس عظیم ادارہ میں کام کرنے کا مجھے کچھ موقع ملا آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نہ میری شرکت کوئی ایسی اہم ہے اور نہ میری خدمت گزاری کوئی قابل ذکر جس کو آئندہ نسلیں یاد رکھیں گی - حقیقت میں یہ سب کچھ اس تعاون امداد اور رہنمائی کے مظاہر ہیں - یہ نتائج ہیں ملک کے ان سائنس دانوں اور صناعوں کی محنت اور مساعی کے جنکو آئندہ نسلیں عزت و احترام سے یاد کریں گی - اس صحبت میں وہ مشہور ترین سائنس داں اور صناع شریک ہیں جنہیں ہندوستانی سرزمین نے پیدا کیا - یہ ان کی محنت ان کے پرجوش اور پرخلوص تعاون عمل کا نتیجہ ہے حکومت ہند کی دعوت پر ان حضرات نے جس طرح لبیک کہا وہ ہمارے لئے موجب تشکر بھی ہے اور باعث امتنان بھی - یہ وہ جماعت ہے جو ستایش کی تمنا اور صلہ کی پروا کئے بغیر اس سرزمین کی خدمت میں منہمک ہے جس پر وہ رہتے ہیں اور جس سے ان کو محبت ہے -''

مجلس کا آیندہ کام

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوے سر راما سوامی نے فرمایا ''ان حالات کی موجودگی میں مجلس کے تحقیقات کے مستقبل پر کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا میں نے اس کام میں بڑی دلچسپی لی ہے - لیکن مجھے نہیں معلوم کہ آیا اس موقع پر اس کے اظہار کرنے کی اجازت دی جائے گی لیکن ان بہت ساری چیزوں میں سے جنہیں میں نظر انداز کرتا جاؤں گا کوئی کام صرف میری کوشش یا دلچسپی سے نہیں ہوا بلکہ ہر منزل پر مجلس تحقیقات اور اس کے ملحقہ احساد کا تعاون شریک رہا - یہ میری تمنا ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جو کام اس عمدگی سے شروع ہوا جاری رہیگا اور پھولے پھلیگا اور اگر اس کام کو کسی مستقبل اساس پر چلانے میں میں کامیاب ہو جاؤں تو خواہ میں کہیں بھی رہوں یہ میری مسرت کا باعث بنیگا کہ ان عمدہ نتائج کے حصول میں میرا بھی تھوڑا حصہ رہا -

اظہار مسرت

''تقریر ختم کرتے ہوئے صاحب موصوف نے فرمایا - آج کی یہ صبح ہمارے لئے مسرور کن ہے کہ ہم خود کو آپ تمام کے درمیان پارہے ہیں - ایک عرصہ سے میری یہ تمنا تھی کہ مجلسوں کے اجلاس مختلف مقامات پر ہوں اور میں مسرور ہوں کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ترقی یافتہ ریاست کو ارکان مجلس کے خیر مقدم کا سب سے پہلا موقع ملا - سائنس اور صنعتی تحقیقاتی مجلس کے لئے ریاست نے جو دلچسپ رویداد تشکیل دی میں اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہمیں امید ہے کہ ہم تبادلہ خیال سے ایک دوسرے کو خاطر خواہ فائدہ پہنچالیں گے - اس موقع پر میں ایک اہم رخ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں میں تشویش میں تھا اور خود حکومت بھی مشوش تھی کہ ملکی سائنسی تحقیق میں دوعملی نہ ہو لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ ان دو مجالس کے اشتراک عمل سے اس تشویش کے رفع کرنے میں بڑی مدد ملی اور دوعملی خواہ مسئلہ تحقیق میں ہو یا روپیہ اور محنت کے صرف میں محض بیکار جاتی اگر ایک ہی مقصد اور ایک ہی چیز پر دونوں بورڈ کی توجہ مبذول رہتی میں مسرور ہوں کہ مقامی بورڈ کے ارکان نے اس اجتماع میں شرکت کی اور یہ میرا فرض ہوگا کہ جن مسائل کو حل کرنے میں انہوں نے سعی کی ہے مرکزی مجلس کے ارکان کو ان سے واقف کراؤں اور آپ کو آزادانہ تبادلہ خیال کا موقع دوں اور یہ دیکھوں کہ کس طرح ہم ایک دوسرے کی معاونت کرسکتے ہیں'' -

مشترکہ اجلاس کے ختم ہونے پر مجلس نے اپنا کام جاری رکھا اور مختلف اسکیموں کا جن میں گرافائٹ کاربن الیکٹروڈ اور دواؤں کی تیاری شامل تھی جائزہ لیا علاوہ ازیں دوسرے امور کی نسبت مجلس کی رپورٹ کا مطالعہ کیا گیا - ہندوستانی مجلس نے صوبہ وار مجلسوں اور ریاستی مجلسوں کی رپورٹوں پر بھی غور کیا چنانچہ طے پایا کہ ان مقامی مجلسوں سے خواہش کی جائے کہ آئندہ سے وہ پوری تفصیلات پیش کریں تاکہ ہندوستانی

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۷)

صنعتی جنگی کوششیں

ماہ اپریل کی مصنوعات میں اضافہ

تربیتی اسکیموں کی ترقی

اپریل سنہ ۱۹۴۲ع کے متعلق جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں ان سے واضح ہے کہ ماہ مذکور اس ریاست کی صنعتی جنگی کوششوں میں قابل لحاظ اضافہ ہوا - زیر تبصرہ مدت میں ایک محکمہ نے (۲۶) مختلف اقسام کی جملہ (۲۹۴۰۲) چیزیں تیار کیں - جن کو شمار کرتے ہوئے جنگ کے آغاز سے اب تک (۵۵) اقسام کی کل (۲۴۶۶۸۷) چیزیں تیار ہوئی ہیں اسی مہینہ میں مزید (۸۸۹۰۲۸) اشیاء جن کی فراہمی کا گتہ دیا گیا تھا تیار ہورہی تھیں - علاوہ ازیں (۸۲۳۵۳) چیزوں کی فراہمی کے لئے گفت و شنید جاری تھی - ماہ اپریل میں در اصل (۳۰۰۰۰) اشیاء تیار کرنے کا ارادہ تھا -

روز کا کام

ماہ اپریل کے اختتام تک گزشتہ چھہ ماہ کام کے دنوں کا ماہوار اوسط (۲۲) اور (۲۶) کے درمیان رہا اور ماہانہ تیار کی ہوئی اشیاء کی تعداد تقریباً (۲۲۰۰۰) اور (۲۹۰۰۰) کے درمیان رہی - اسی طرح ہر کام کے دن کم سے کم (۹۶۲) اور زیادہ سے زیادہ (۱۳۷۳) چیزیں بنتی رہیں - اس مہینہ میں گزشتہ مہینوں کی بہ نسبت کم چیزیں تیار ہوئیں - ان دونوں مہینوں کے اعداد علی الترتیب (۱۱۶۰) اور (۱۱۳۱) ہیں تاہم مئی کے ابتدائی پندرہ دنوں میں تیاری کی رفتار بڑھ گئی -

دوسری مصنوعات

دوسرے محکمے نے اپنی نگرانی میں لوہے اور فولاد کا سامان پارچہ - پوشاک خیمے اور متفرق چیزیں سرکاری اور دوسرے صنعتی کارخانوں میں تیار کروائیں اس سامان کی مجموعی مالیت (۵۱۵۴۵۰) روپے ہے صرف ایک سرکاری کارخانے ہی میں دس اقسام کی (۱۴۷۰۰) چیزیں بنائی گئیں - اور دوسرے کارخانے میں آٹھ اقسام کی مزید ایک ہزار اشیاء تیار ہوئیں - علاوہ ازیں اس مہینے میں (۱۸۰۰۰) دستے دار چاقو بنائے گئے - حسب ذیل اشیاء بھی فراہم کی گئیں - (۲۲۵۰) روپے مالیت کی گنڈیاں - (۳۰۰) پیتل کے حلقے جن کی قیمت (۱۲۰۰۰) روپے ہوتی ہے - پارچہ قیمتی (۱۷۳۰۰۰) روپے (۲۱۰۰۰۰) عدد ملبوسات قیمتی (۵۴۱۴۹) روپے اور ایک کروڑ بیس لاکھ سگریٹ جن کی مالیت (۳۸۷۵۲) روپے ہے -

تربیتی اسکیمیں

مختلف تربیتی اسکیموں کا کام بھی ترقی پر رہا - مثلاً ماہ اپریل کے اوائل میں (۲۲۲) اشخاص ڈرائیور میکانک کی تربیت پارہے تھے - مزید (۱۱۳) کو اس تربیت کے لئے منتخب کیا گیا - اور (۸۴) امتحان میں کامیاب رہے اس اسکیم کی ابتدا سے اب تک کل (۱۸۹۷) تربیت کے لئے منتخب ہوئے ہیں - علاوہ ازیں فوج کے ''ڈرائیورنگ اسکول'' میں محکمہ حمل و نقل کے ڈرائیوروں کی تربیت پانے کے لئے شریک کیا گیا -

آرٹزن ٹریننگ

حال ہی میں آرٹزان اور انڈین آرمی ٹریننگ کی اسکیموں کے لئے رنگروٹوں کی معقول تعداد بھرتی کی گئی خواہش مندوں کی تعداد بھی اس قدر ہے کہ آئندہ ضرورت کی تکمیل ہوتی رہے گی - زمینی عملہ کو جو وظیفہ دیا جاتا ہے اس کی مقدار (۲۵) سے (۳۷) روپے ماہوار کردی گئی ہے تاکہ لوگوں کو اس قسم کی تربیت پانے کی ترغیب ہو - شرکت کے لئے جو ابتدائی امتحان مقرر کیا گیا ہے اس میں کامیاب ہوجانے کے بعد امید واروں کو یہ زاید وظیفہ دیا جائے گا - ہر دو اسکیموں کے تحت کل تربیت یابوں کی تعداد (۸۵۱) ہوتی ہے - اس مہینہ میں مزید (۳۸۰) کو تربیت کے لئے منتخب کیا گیا اور (۱۹) نے اپنے نصاب کی تکمیل کی - ہندوستانی ہوائی فوج کے لئے ہوا بازوں کی تربیت کے سلسلہ میں اس مہینہ میں اطمینان بخش کام ہوا - کل (۸۱۴) گھنٹے کی پرواز متعلمین کو کرائی گئی - ریلوے ملٹری یونٹوں کے لئے بھی رنگروٹ بھرتی کئے گئے - ماہ اپریل کے اختتام تک ریلوے کے لیبر افسر نے کل (۹۳۰۰) درخواست گزاروں سے انٹرویو کرنے کے بعد (۱۰۷۹) کو منتخب کیا -

مملکت حیدرآباد کی صنعتی ترقی پر تبصرہ

مقامی اسٹاک اکسچینج کے قیام کی ضرورت

مزید قوانین کے نفاذ اور جنگی نقصانات کے خلاف بیمہ کے لئے

خان بہادر احمد علاؤالدین صاحب کی اپیل

حیدرآبادی ایوان تجارت کا سالانہ عشائیہ

۲۰۔جون سنہ ۱۹۴۲ع م ۵۔امرداد سنہ ۱۳۵۱ ف کو خان بہادر احمد علاء الدین کی صدارت میں حیدرآبادی ایوان تجارت کا دوسرا سالانہ عشائیہ ٹاؤن حال میں ترتیب دیا گیا۔ ہزاکسلنسی سر احمد سعید خان نواب صاحب چھتاری صدر اعظم باب حکومت اور آنریبل مولوی غلام محمد صاحب صدرالمہام فینانس خصوصی مہمان تھے۔ ہر دو اصحاب نے ریاست کی معاشی ترقی سے تعلق رکھنے والے موجودہ اور آئندہ مسائل پر تفصیل کے ساتھ تبصرہ فرمایا۔ شرکاء میں نواب سر عقیل جنگ بہادر صدر المہام تجارت وصنعت وحرفت۔ نواب سر خسرو جنگ بہادر صدر المہام فوج اور نواب سالار جنگ بہادر کے نام قابل ذکر ہیں۔ نواب صاحب چھتاری نے ایوان تجارت کے ارکان اور مملکت کے تجارتی وصنعتی طبقوں کو یقین دلایا کہ اعلی حضرت بندگانعالی خلداللہ ملکہ اور ان کی حکومت اس مملکت کی صنعتی وتجارتی ترقی کا جو عظیم تر حیدرآباد کی تعمیر کے لئے لازمی ہے کامل احساس رکھتی ہے۔ مولوی غلام محمد صاحب اور خان بہادر احمد علاء الدین نے بھی حیدرآباد کی صنعتی ترقی اور معاشی مسائل پر تقریریں کیں۔

صدر ایوان تجارت کی تقریر۔ اپنی تقریر کے دوران میں **خان بہادر احمد** علاءالدین نے جو ایوان تجارت کے صدر ہیں گزشتہ بارہ مہینہ کے دوران میں حیدرآباد کی صنعتی ترقی پر تبصرہ کیا اور تفصیل کے ساتھ بعض فوری ضروریات کی طرف اشارہ کیا۔ مثلا یہ کہ ایک مقامی صرافہ قایم کیا جائے۔ مقدمات کے جلدتر تصفیہ کے لئے عدالت العالیہ میں کمرشیل بنچ کا تقرر عمل میں آئے برطانوی ہند کے اصول پر قانون کمپنی اور قانون بیمہ میں ترمیمات کی جائیں۔ تجارتی قانون سازی کے تحت ثالثی پراویڈنٹ فنڈ نشان تجارت (ٹریڈ مارک) اور رجسٹریشن کے متعلق قوانین نافذ ہوں جنگی خطرات سے چیزوں کے بیمہ کی اسکیم اختیار کیجائے اور ٹرنک ٹیلیفون سے حیدرآباد کو بھی منسلک کیا جائے۔

جنگ کے بعد کے مسائل

جو مسئلہ آج ارباب صنعت پر مستولی ہے وہ یہ ہے کہ حال کا مقابلہ بہترین طریقہ پر کس طرح کیا جائے اور مستقبل کے لئے لائحہ عمل کس طرح بہترین طریقہ پر مرتب کیا جائے اور وہ بھی ان دونوں میں کسی کو قربان کئے بغیر جنگ اور اس کے کامیاب انصرام کی ضرورت حال پر مشتمل ہے اور زمانہ مابعد جنگ ایسے مسائل پیش کریگا جن کا حل آسان تر ہوگا اگر ان کا مطالعہ ان کے تمام فروغ کے ساتھ آج ہی سے کیاجائے۔ یورا کسلنسی کے الفاظ میں جو سال حال اپریل میں عثمانیہ ٹکنیکل کالج کے تقسیم انعامات کے موقع پر ارشاد فرمائے گئے تھے ''مابعد جنگ تعمیر جدید۔ صنعتوں کی نشو و نما اور فنی و پیشہ ورانہ تعلیم کی تشکیل میں قابل لحاظ تامل کی طالب ہوگی''۔

یور اکسلنسی کے اس اعلان سے ہماری حوصلہ افزائی ہوئی کہ ماہرین معاشیات کی ایک کمیٹی قایم کی جائیگی تاکہ جامع لائحہ عمل کے اصول کی سفارش پیش کیجائے ہم جو صنعت و تجارت کی نمائندگی کرتے ہیں نہ صرف زیادہ عملی پیشہ ورانہ فنی تعلیم بلکہ ماہرین کی ایک ایسی کمیٹی کی ضرورت کو بھی عرصہ دراز سے تسلیم کرتے ہیں جو ارباب صنعت کے اشتراک سے کام کرتے

ہوئے صنعت کے عملی پہلوؤں کی نسبت ماہرانہ مشورہ دے سکے - ایک طرف ''انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ'' کے وجود اور دوسری طرف اس فیاضانہ امداد سے جو ہماری روشن خیال حکومت جنگ کے مطالبات کے باوجود ملکی صنعتوں کو عطا کر رہی ہے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مالی امداد ہر ایسی اسکیم کے لئے یقینی ہے جس سے ملکی صنعتوں کی ترقی میں مدد ملے ارکان ایوان اس امر پر اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ دوران سال میں بڑے اور چھوٹے پیمانہ کی متعدد صنعتیں حکومت کی فیاضانہ امداد سے وجود میں آئیں اور بعض دیگر اسکیمیں زیر ترتیب ہیں - ہم اپنے فرض سے قاصر رہینگے اگر ہم ان خدمات پر اپنی اعلی قدر و ستایش کا اظہار نہ کریں جو آنریبل نواب سر عقیل جنگ بہادر صدرالمہام صنعت و تجارت و صدر سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ بورڈ نے انجام دی ہیں -

ایک بندرگاہ کی ضرورت

صاحب موصوف نے ریلوے کے ارباب نظم و نسق کو مبارک باد دی کہ انہوں نے نہایت خوبی اور اعلی کار کردگی کے ساتھ حمل و نقل کی بڑھتی ضروریات کی تکمیل کی نیز مہتمم زغال کی حیثیت سے مینجنگ ڈائرکٹر کے تقرر کا خیر مقدم کیا آپ نے فرمایا کہ سڑک ریل اور طیاروں کے تعاون سے حمل و نقل کا جو موجودہ انتظام ہے اس میں مزید اضافہ کے لئے بندرگاہ کی ضرورت ہے ''عام پبلک کی طرح ارکان ایوان مسرت آمیز توقع کے ساتھ اس گفت و شنید کے نتائج کے اعلان کے منتظر ہیں جو شاید حکومت سرکار عالی نے ایک بندرگاہ کے اصول کے لئے جاری رکھے ہیں -

فرض کی راہ

ہمارے فرماں روا ہزاکزالٹیڈ ہائنس نظام حیدرآباد و برار نے ہمیں اپنے فرض کی راہ دکھادی اور آپ کے فیضان و رہنمائی کے تحت ہماری مملکت نے سپاہیوں رقم اور سامان میں شاندار حصہ لیا جس پر ہم فخر کرسکتے ہمیں یور اکسلنسی کو یہ یقین دلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ ہزاکزالٹیڈ ہائنس کے ولولہ انگیز مطالبہ پر جو سعئی جنگ سے متعلق رعایا سے فرمایا گیا ارکان ایوان نے وفادارانہ لبیک کہی اور بدستور لبیک کہتے رہیں گے کیونکہ مادی بہبودی امن کے بغیر پروان نہیں چڑھ سکتی اور دنیا میں اس وقت تک کوئی دیرپا امن نہیں ہوسکتا جب تک کہ فاسطیت کو خواہ وہ مغربی نمونہ کی ہو یا مشرقی نمونہ کی جڑ پیڑ سے اکھیڑ نہ دیا جائے''

عظیم تر حیدرآباد

ہزاکسلنسی صدراعظم بہادر نے جواب دیتے ہوئے ارشاد کیا ''آپ نے اپنی تقریر میں موجودہ اور آئندہ زمانہ سے تعلق رکھنے والے متعدد وسائل سے بحث کی ہے میرے لئے اس سے بہتر کوئی اور صورت نہیں کہ میں اپنے ممتاز پیشرو سر اکبر حیدری مرحوم کے خوشگوار الفاظ دہراؤں جو خود آپ کے حوالہ کے مطابق گزشتہ سال اسی تقریب میں کہے گئے تھے یعنی یہ کہ ''ان امور پر ہم پہلے ہی سے غور و خوض کر رہے ہیں - اگر میں اپنی سرکاری حیثیت اور ان امور کی خاص نوعیت کا لحاظ کرتے ہوئے اس سلسلے میں کوئی پبلک بیان دینے سے باز رہوں تو اس سے یہ مطلب نہیں نکالنا چاہئے کہ یہ اور ان جیسے دوسرے امور کو حکومت کے لائحہ عمل میں پہلی جگہ نہیں دی گئی '' یقیناً آپ سب جانتے ہیں کہ کسی سرکاری عہدہ دار کے لئے حکومت کے مسلک کی نسبت ہمیشہ پبلک بیانات دینا آسان کام نہیں لیکن میں آپ کو اور آپ کے ذریعہ نہ صرف اس چیمبر کے اراکین بلکہ حیدرآباد کے صنعتی اور تجارتی طبقوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اعلی حضرت بندگان عالی خلداللہ ملکہ و سلطنتہ اور ان کی حکومت اس مملکت کی صنعتی و تجارتی ترقی کا جو عظیم تر حیدرآباد کی تعمیر کے لئے لازمی ہے کامل احساس رکھتی ہے '' -

خاص منظوری

یہ امر باعث طمانیت ہے کہ دستی پارچہ بافی کی امداد کے لئے جو چار لاکھ کی رقم منظور کی گئی ہے اس کی اہمیت کو ایوان تجارت محسوس کرتا ہے اور اسے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتا ہے - جدید صنعتیں آغاز کرنے کی ضرورت کا پورا پورا خیال رکھنے کے علاوہ حکومت سرکار عالی گھریلو صنعتوں اور خاص طور پر دستی پارچہ بافی سے غافل نہیں - مالی مشکلات کے باوجود اعلی حضرت بندگان عالی نے از راہ مرحمت یہ رقم منظور فرمائی ہے - مجھے امید ہے کہ اس سے پارچہ بافوں کی حالت سدھارنے میں بڑی مدد ملے گی - ہم گھریلو صنعتوں کی ترقی کی ضرورت بھی محسوس کرتے ہیں تاکہ اس طرح معیار زندگی میں اضافہ ہو عوام زیادہ سے زیادہ چیزیں خرید سکیں '' -

حادثات جنگ کے خلاف بیمہ

آپ نے کئی مشورے دیئے مثلاً ایک اسٹاک اکسچینج کا قیام اور برطانوی ہند کے ''کمپنی ایکٹ'' ''اور انشورنس ایکٹ'' کی قسم کے قوانین کی ترتیب وغیرہ - اس نوبت پر میں اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ حکومت ان مشوروں پر اچھی طرح غور کریگی - البتہ حادثات جنگ سے بیمہ کی نسبت آپ کی علم و اطلاع کے لئے میں یہ بیان کرونگا کہ حکومت ہند سے اس سلسلہ میں مراسلت ہورہی ہے اور جنگی حادثات کے خلاف کارخانوں کا بیمہ کرنے کی تجویز سے ہم اصولی حد تک متفق ہوچکے ہیں اس قسم کے حادثات کے خلاف عام اشیاء کے بیمہ کی جو اسکیم تھی اسے شاید حکومت نے نا منظور

کیا ہے کیونکہ اس وقت جس تجارتی طبقہ سے مشورہ لیا گیا تھا وہ اس کے خلاف تھا - اب اگر آپ سب کا خیال یہ ہے کہ اس قدر مدت گزر جانے کے بعد اس طبقہ کے خیالات بھی بدل چکے ہیں تو میں یہ مشورہ دونگا کہ آپ حکومت سرکار عالی کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت کے آگے تفصیلی تجویزیں پیش کریں تاکہ ان پر جلد غور کیا جاسکے '' -

انصاف ہی کی فتح ہوگی

''آج ساری دنیا کی نگاہیں اس ہمہ گیر جنگ پرلگی ہوئی ہیں جو متحدہ قومیں جارحانہ اقدام اور استبداد کی قوتوں سے لڑ رہی ہیں اس جنگ میں دنیا کے چار براعظم شریک ہیں اور اسی میں فوجیں نہیں بلکہ قومیں حصہ لے رہی ہیں یہ لڑائی ایک یا معدودے چند افراد کی تمناؤں کے خلاف ہے جو دنیا پر قبضہ کرلینا اور دوسری نسلوں اور قوموں کے حقوق کو پیروں تلے کچل ڈالنا چاہتے ہیں اس جنگ کے نتیجہ ہی پر دنیا اور تہذیب کا مستقبل منحصر ہوگا - جنگ کے بعد ہی اس سوال کا جواب مل سکے گا کہ آیا آئندہ قومیں اور افراد آزادی کے ساتھ زندگی بسر کیا کریں گے یا ایک انسان سے دوسرے انسان اور ایک قوم سے دوسری قوم کے تعلقات پر غلامی کا اطلاق ہوگا - مجھے یقین ہے کہ انصاف ہی کی فتح ہوگی اور وہ اٹل قانون جو ہمارے سارے معاملات پر حاوی ہے ان جھگڑوں کو اس طرح چکا دے گا کہ ظلم اور استبداد کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا - چنانچہ اس کے آثار بھی نمایاں ہوچکے ہیں - گزشتہ دو ہفتوں سے متحدہ اقوام نے پانسہ الٹنا شروع کیا ہے اور فتح قریب تر نظر آرہی ہے - مجھے فخر ہے کہ اس جد و جہد میں حیدرآباد کا حصہ شاندار ہے اور یقیناً ہر حیدرآبادی اس فخر میں میرا شریک رہے گا - ہمارا مصمم ارادہ ہے کہ دلی تائید اور تعاون کا جو امتیاز ہمیں حاصل ہوا ہے اسے برقرار رکھیں یہ امتیاز اعلی حضرت بندگان اقدس و اعلی کے خصوصی لقب ''یار وفا دار'' سے آشکارا ہے -''

ریلوے کا حصہ

''ہماری جنگی کوششوں کا قابل لحاظ حصہ ہماری ریلوے کے ارباب نظم و نسق کا ممنون ہے حالانکہ انہیں حمل و نقل جیسے مسایل کا بھی سامنا کرنا ہے جو جنگ کے باعث رونما ہوگئے ہیں - ان دقتوں کے باوجود ہمارے ریلوے کی کارکردگی میں کوئی فرق آنے نہیں پایا علاوہ ازیں نہ تو عوام کی سہولتوں میں کوئی کمی ہوئی اور نہ آمدنی میں سب کچھ کرنل سلاٹر کی سرگرم اور مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے اب مسٹر نندا جیسے قابل فرد ان کی جگہ جنرل منیجر کی حیثیت سے کارگزار ہیں - مجھے یقین ہے کہ صدرالمہامی فینانس اور ریلوے بورڈ کی نائب صدارت پر میرے نئے رفیق کار مولوی غلام محمد صاحب کے تقرر سے ریلوے کو خاص مدد ملے گی کیونکہ آپ کو رسد کی فراہمی - مالیات اور ریلوے کے مالی کار و بار کا بہت وسیع اور مختلف قسم کا تجربہ حاصل ہے آپ سب کے ساتھ میں بھی غلام محمد صاحب کا خیرمقدم کرتا ہوں '' -

دعائے سلامتی

میں اس تقریر کو اعلی حضرت بندگان عالی کی درازی عمر و اقبال کی دعا پر ختم کرتا ہوں - اللہ تعالی حضور پرنور کے قوائے جسمانی و ذہنی کو دائم برقرار رکھے تاکہ اس مشکل زمانہ میں نیز مستقبل میں جس سے ہمارے توقعات وابستہ ہیں ہم ہدایات خسروی سے فیضیاب ہوتے رہیں -

صدرالمہام بہادر فینانس کی تقریر

صدرالمہامی فینانس کاجائزہ حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلی مرتبہ پبلک تقریر فرماتے ہوے جناب غلام محمد صاحب نے بیان کیا ''میں حیدرآباد ایوان تجارت کا شکرگزار ہوں کہ مجھے اس کے ارکان سے ملنے اور تجارتی و صنعتی مفادات کی نمائندہ جماعت کی اس تقریب میں شریک ہونے کا موقع عطا فرمایاگیا -

میں جناب صدر اور ہز اکسلنسی عالی جناب نواب صدر اعظم بہادر کا مشکور ہوں کہ میرے متعلق بہت ہی شفقت آمیز جذبات ظاہر فرمائے گئے اور میں اپنے قیام حیدرآباد کے دوران میں اس کی کوشش کرونگا کہ میں ان خیالات کا مستحق بنوں دو سال پہلے حکومت ہند کے محکمہ رسد میں مجھے حیدرآباد کے بعض ماہران صنعت و حرفت سے ملنے کا موقع ملا تھا اوران میں ممتاز ترین ماہر آپ کے ایوان کے صدر تھے صدر ناظم خریدی اشیاء اور زائد معتمد محکمہ رسد حکومت ہند کی حیثیت سے مجھے ان کاموں کا اندازہ لگانے کا موقع حاصل رہا جو کرنل سلاٹر صاحب کی نگرانی میں مملکت حیدرآباد کی جانب سے بہمرسانی اشیاء جنگ کے ضمن میں سرانجام پا رہے ہیں -

میں ان دقتوں سے پوری طرح واقف ہوں جن سے آپ کو دو چار ہونا پڑا اور ان مسائل سے بھی بےخبر نہیں ہوں جو آپ کو جنگی رسد کے کاموں کو موجود معیاروں پر لانے میں حل کرنے پڑے مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ آپ کا کام بہت قابل قدر رہا اور افشائے راز نہ ہوگا اگر میں یہ کہوں حکومت ہند کے ادارہ رسد سے جن حضرات کا تعلق ہے انہوں نے اس کام کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا -

معاشی خود کفیلی

معاشی خود کفیلی کے متعلق صدر ایوان تجارت کے خیالات کا تذکرہ کرتے ہوے صاحب موصوف نےفرمایا ''حیدرآباد کو معاشی طور پر خود کفیل بنانے کی

خواہش پر احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت ہے موجودہ جنگ جہاں اور چیزوں کے خلاف لڑی جارہی ہے وہاں معاشی قوم پرستی کی تنگ نظری کے خلاف بھی یہ جنگ جاری ہے اور سنہ ۱۹۴۲ ع کے مسعود سال میں یہ خیال بالکل دور از کار ہوگا کہ کوئی شخص معاشی خود کفیلی کا مضبوط منصوبہ سوچے - میں نہیں چاہتا کہ میرے مطلب کو سمجھنے میں غلط فہمی ہو - میرا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں صنعتوں کی ترقی کا ارادہ نہ کرنا چاہئے اور نہ میری مراد یہ ہے کہ بعض حالتوں کے تحت نئی صنعتوں کی حفاظت کرنا غیر واجب ہے - ایک ایسے ملک میں جو زیادہ زرعی ہو اور جہاں کے باشندوں کے بہت بڑے حصہ کے روزگار کا دار و مدار زراعت پر ہو یہ ضروری ہے کہ وہاں کی ترقی کی ہر ایک اسکیم میں زرعی اصلاحوں کو نمایاں جگہ دینی چاہئے اور ملک کی خام پیدا واروں کو صنعتی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی صورتیں پیدا کرنی چاہئیے - اگرچہ صنعتوں کو ترقی دی جانی چاہئے تاہم ہمیں ایسی بے توازن معاشی ترقی سے احتراز کرنا چاہئے جس سے حیدرآباد کے بہترین مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو -

کلیدی صنعتوں کو قومی بنانے کی ضرورت

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے صاحب موصوف نے فرمایا ''بہر حال میں بلا پس و پیش یہ کہونگا کہ حیدرآباد میں چند صنعتوں کی موجودہ ترقی کا سبب زیادہ تر وہ حالات ہیں جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں - صلح ہوتے ہی یہ حالات قائم نہ رہیں گے - بین الاقوامی تجارت کی عارضی بے ترتیبی اور موجودہ پیچیدگیاں ہمیشہ جاری نہیں رہ سکتیں - جنگ کے بعد نئی قوتیں کار فرما ہونگی نئی معاشی کشمکش شروع ہوگی - دور رس معاشرتی اور معاشی تبدیلیاں رونما ہونگی - یہ بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ معاشی تصور کا آئندہ رخ کلیدی صنعتوں کو زیادہ سے زیادہ قومی بنانے کی طرف ہوگا - تجارت و حرفت کے رہبروں کی حیثیت سے آپ کو ان بعض جنگی مسائل کو حل کرنا ہے - آپ اس اہم فرض سے اسی وقت عہدہ برآ ہوسکیں گے جب آپ مستقبل کو صحیح طور پر دیکھیں اور آپ کے سامنے صحیح تصورات ہوں '' -

وسائل محفوظ رکھے جائیں

ممکن ہے کہ مجھ پر ادعاء پسندی کا الزام لگایا جائے - لیکن مجھے یقین ہے کہ جن نتائج پر میں پہنچا ہوں و ناگزیر ہیں آج جبکہ ترقی کی لہر چڑھاؤ پر ہے آپ بڑے بڑے منافعے پیدا کرتے ہیں مگر خوش بختی کی یہ رفتار نہ قائم رہے گی اور نہ رہ سکتی ہے جنگ کے بعد اس میں اتار ضروری ہے صنعتی حالات بدل جائیں گے موجودہ مصنوعی حالات رفتہ رفتہ مفقود ہوجائیں گے اور کچھ مدت کے لئے توازن بڑ جائے گا - ایسی ہی ناگہانی صورت حال کے مقابلہ کے لئے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جنگ کے بعد ہمیں مسابقت سے دو چار ہونا پڑےگا - اور اس لئے ہمیں چاہئے کہ ایسے ناموافق دن کے لئے ہم اپنے وسایل محفوظ رکھیں - اس جنگ کے خاتمہ پر کیفیت یہ ہونی چاہئے کہ حیدرآباد کی صنعتیں مضبوطی سے جمی ہوئی ہوں اور ان کے وسائل زیادہ سے زیادہ محفوظ ہوں تاکہ بعد جنگ زمانہ کے افراتفری کا مقابلہ آپ اطمینان اور قوت کے ساتھ کرسکیں '' -

صنعتی ترقی میں پیش قدمی

ایک نووارد کی حیثیت سے یہاں جو چیز مجھے نمایاں معلوم ہوئی وہ دانشمندانہ مسلک ہے جو صنعتی ترقی کے متعلق اختیار کیا گیا ہے اور اس طرح دوسروں کی رہنمائی کی گئی ہے جیسا کہ میں دیکھتا ہوں اس بارے میں ابتدا حکومت حیدرآباد کے طرف سے کی گئی کسی حد تک اس امر پر فخر کیا جاسکتا ہے کہ حکومت حیدرآباد نے برطانوی ہند کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ قایم کیا جہاں تک میں سمجھتا ہوں صنعتی ترقی کا یہ دور بین مسلک سر اکبر حیدری مرحوم کی پر خلوص کوششوں سے شروع ہوا اور موجودہ حالت زیادہ تر اس مسلک کا نتیجہ ہے - آپ کے صنعتی انتظامات کی دو خصوصیتیں اہم ہیں - پہلی خصوصیت '' حیدر آباد انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ '' کا قیام ہے اور دوسری خصوصیت وہ ترقی پذیر مسلک ہے جس کے تحت صنعتی اداروں کے سرمایہ حصص میں حکومت بھی شریک ہوتی ہے ان تدبیروں میں جو اصلی مسلک مضمر ہے وہ دانشمندانہ اور صحیح ہے یہ مسلک بہر حال اس خواہش پر مبنی ہے کہ معاشی تعمیر کا دارو مدار حکومت کی تحریک اور حکومت کی نگرانی پر رہے - ظاہر ہے کہ ایسے مسلک کی کچھ حدبندیاں بھی ہوتی ہیں - اگر حیدرآباد کو ترقی کرنی ہے تو آئندہ ایسے کاموں کی ابتداء آپ حضرات کی جانب سے ہونی چاہئے جو ممالک محروسہ کی تجارت و حرفت پر نگرانی رکھتے ہیں صنعتوں کے میدان میں رہبری کا سہرا آپ کے سر ہونا چاہئے - صنعتوں کی ترقی کے لئے آپ کی رہبری اور پیش قدمی کی سخت ضرورت ہے حکومت کو چاہئے کہ وہ آپ کے لئے درست راہ عمل تجویز کرتی رہے - لیکن میرے خیال میں حکومت اپنی دلچسپی کو صرف انتظامی اور دوسرے امور تک ہی جو صنعتوں کے تحفظ کے مدنظر ضروری ہو محدود رکھے میرے اس بیان سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں حکومت کو کسی صنعت کے ضمن میں ابتداء کرنے سے باز رکھنا چاہتا ہوں - میرا مقصد آپ لوگوں پر اس حقیقت کو اچھی طرح واضح کردینا ہے کہ آپ کو اپنے فرایض زیادہ سے زیادہ موثر طریقہ پر انجام دینے ہونگے اور یہ کہ آپ کو صنعتی ترقی کے میدان عمل میں اپنی حقیقی جگہ حاصل کرنے کے لئے خود کو تیار کرنا چاہئے '' -

زرعی ترقی

زرعی ضروریات پر زور دیتے ہوئے صدرالمہام بہادر نے فرمایا ''میں اس بات کو دوبارہ آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ زراعت کو ترقی دینے کی سخت ضرورت ہے ملک میں اصلی زرعی پیدا واروں کی صنعتی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے بہتیرے امکانات ہیں ۔ آپ کی صنعتیں صرف آپ کے ملک کے ذخیروں پر ہی پروان چڑھ سکتی ہیں کیونکہ کئی صورتوں میں انہیں یہیں کی اصلی زرعی پیدا واروں کا دست نگر رہنا پڑھتا ہے لوگوں کی خوش حالی کو چاہے وہ صنعتی ہو چاہے زرعی ہو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہئے '' ۔

تحقیقات کے لئے مالی امداد

اس سلسلہ میں آپ نے سائنٹیفک اور صنعتی تحقیقات کی ضرورت جتلائی خاص طور پر حیدرآباد کی خام پیدا وار کی نسبت اس نقطہ نگاہ سے تحقیقات کرنا لازمی ہے آپ نے حکومت کے اس تصفیہ پر اظہار مسرت کیا کہ حیدر آباد میں صنعتی اور زرعی تحقیقاتی مجلس قایم کیجائے کارخانہ داروں سے اپیل کی کہ وہ تحقیقاتی فنڈ میں فیاضی کے ساتھ حصہ لیں حکومت کی ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ''صنعتی تحقیقاتی کاموں کی ذمہ داری جس قدر کارخانہ داروں کے سر ہے اسی قدر حکومت پر بھی عاید ہوتی ہے لیکن صنعتی ترقی کو تیز کرنے کے لئے جن تحقیقاتی کاموں کی ضرورت ہوتی ہے ان کی امداد بڑی حد تک خود غیر سرکاری ذرائع سے ہونی چاہئے '' ۔

قانون سازی

موجودہ قوانین کی ضروری ترمیم اور اضافہ کی نسبت صدر ایوان کی تقریر سے بحث کرتے ہوئے صدرالمہام بہادر فینانس نے فرمایا ''آپ نے اپنی تقریر میں حیدرآباد کی تجارت اور صنعتوں سے متعلقہ بعض قانونی اور دوسری تدبیروں کی ضرورت بتلائی ہے ہز اکسلنسی عالی جناب صدراعظم بہادر فرماچکے ہیں کہ حکومت ان امور کو نظر انداز نہیں کرسکتی ۔ میں حیدرآباد .... میں نو وارد ہوں اور یہاں جب میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے مطالبے برطانوی ہند کے قانونی اور دوسری تدابیر کے مطابق ہوتے ہیں تو میں انتہائی اطمینان محسوس کرتا ہوں '' ۔

اسٹاک اکسچینج کے مسئلہ کی نسبت صاحب موصوف نے فرمایا ''مجھے توقع ہے کہ آپ چاہے کوئی راہ عمل اختیار کریں حصص کی خرید و فروخت میں یہاں شیرز مارکٹ کے بعض معیوب پہلو رونما نہ ہونگے اور یہ کہ اگر کبھی حیدرآباد اسٹاک اکسچینج قایم ہوجانے کی نوبت آجائے تو اس کے قیام کا خاص مقصد یہ ہوگا کہ حصہ داروں اور کاروباری سرمایہ لگانے والی پبلک کے قانونی اور اصلی مفادات کا تحفظ کیا جائے '' ۔

اسٹیٹ بنک

ملک کی صنعتی ترقی سے حیدرآباد اسٹیٹ بنک کا تعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے ارشاد کیا ''ایک اسٹیٹ بنک کو قایم کرنے کے اصلی مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ صنعتوں کو بڑھانے اور ان کی مالی امداد کرنے کی کوئی صورت نکالی جائے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تجارتی اور صنعتی طبقے نے اسٹیٹ بنک کے کاموں کی پوری حدوں کو اب تک نہیں پہنچایا اور نہ اس نے مہیا کردہ سہولتوں سے کما حقہ فائدہ اٹھایا مجھے آپ کی چند دقتوں کا اندازہ ہے میں جانتا ہوں کہ پرانے طریقوں سے دست کش ہونے اور پرانے مسلکوں کو چھوڑنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ آپ کی عارضی ضرورتیں بعض اوقات آپ کو مجبور کردیتی ہیں کہ آپ روپیہ مہیا کرنے کے دوسرے طریقے اختیار کریں حیدرآباد میں حکومت نے اس بارے میں ابتداء کی ہے تاکہ صنعتوں کو امداد دی جاسکے ۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور بنک کے ساتھ تعاون کریں '' ۔ کوئی بنک صنعتوں کے لئے سرمایہ مہیا نہیں کرسکتا تاوقتیکہ اس میں پبلک کی طرف سے امانتیں نہ جمع کی جائیں اور کوئی بنک صرف اپنے حصص کے سرمایہ پر کاروبار نہیں چلاسکتا ۔ اس سلسلہ میں ان صنعتوں پر ایک خاص ذمہ داری عاید ہوتی ہے جن کی ابتداء اور کامیاب کارکردگی حکومت حیدرآباد کی تحریک اور امداد کی مرہون منت ہے ۔ مجھے توقع ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرینگی اور ان کی امداد کے لئے جو ادارہ تشکیل دیا گیا ہے اس کی حمایت میں پیش قدمی کرینگی '' ۔

ملکی بیمہ

حیدرآباد میں مجھے ایک چیز کی کمی نظر آئی اور وہ ایک ملکی بیمہ کمپنی کی عدم موجودگی ہے بیمہ کمپنیوں کا مستقبل بہت شاندار ہے اور مجھے شبہ نہیں ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستان میں بیمہ کا کام بہت پھیلے گا یہی وقت ہے کہ آپ اپنی تجویزیں سونچ لیں اور اس معاملہ میں پہل کرنے کے لئے تیار رہیں ۔

ملک سرکار عالی کے معدنی وسائل

محکمہ طبقات الارض کی تحقیقات

اہم نتائج اخذ کئے گئے

یہ تو سبھی کو معلوم ہے کہ جن ملکوں میں معدنی وسائل موجود ہیں وہاں ان قدرتی وسائل سے صنعتی طور پر استفادہ کرنے کے بعد ہی صنعت و حرفت - حمل و نقل - انجینیری اور جنگ وغیرہ کے سلسلے میں ترقی ہوسکی - قومی مرفہ‌الحالی اور سیاسی اہمیت کا انحصار بڑی حد تک حسب ذیل دو امور پر ہے ایک تو یہ کہ ماہران طبقات الارض ان معدنی وسائل کا پتہ چلائیں جن سے استفادہ کیا جاسکتا ہے دوسرے یہ کہ اہل صنعت ان وسائل کو معاشی منفعت کےلئے استعمال کرنے کے امکانات معلوم کریں - ماہر طبقات الارض کا فریضہ یہ ہے کہ تحقیقات کے بعد نہایت صحت کے ساتھ مختلف اقسام دریافت کرے اور اگر مزید انکشافات ہونے کا یقین ہو تو احتیاط کے ساتھ گڑھے کھدوا کر طبقاتی مطالعہ کرے - مثلاً دکن میں سونا کی ایک خاص قسم کا دھاتی مرکب دھاروار بہت پایا جاتا ہے - اسی طرح گرانائٹ اور جنیک مرکبات میں کوارٹز فلسپار اور بعض قیمتی پتھر مثلاً نیلم اور زمرد ملتے ہیں - خاص قسم کی چٹانوں میں جو ترسیبی عمل سے بنی ہیں اور بینگن پلی کا نگمولریٹس کہلاتی ہیں ہیرے پائے جاتے ہیں ان کے برخلاف کوئلہ گونڈوانے کے حصے میں (یہ نام ماہران طبقات الارض کا رکھا ہوا ہے) اس طرح واضح ہے کہ اس ملک میں معدنیات کا پتا چلنے کےلئے ایک معدنی نقشہ تیار کرنا نہایت ضروری ہے -

حیدرآباد میں طبقات الارض کی تحقیقات

ممالک محروسہ سرکار عالی میں طبقات الارض کی تحقیقات کےلئے سر ایڈون پیاسکو سابق ناظم طبقات الارض حکومت ہند کے مشورے سے سنہ ۱۳۳۱ف ھی میں محکمہ طبقات الارض قائم ہوچکا تھا مولوی خورشید مرزا صاحب اس محکمہ کے ناظم مقرر ہوئے - محکمہ مذکور قائم ہونے کے بعد سات سال کے عرصہ میں اضلاع عادل آباد اور نظام آباد کا سارا علاقہ اور اضلاع اطراف بلدہ - کریم نگر اور نلگنڈہ کے بعض حصوں میں طبقات الارض کی پیمایش عمل میں آئی - اس طرح کل (۱۳۵۰۰) مربع میل علاقے کے متعلق سرکاری تختے مرتب کئے گئے - سنہ ۱۳۳۷ اور سنہ ۱۳۴۴ف کی درمیانی مدت میں یہ محکمہ کیپٹن من آنجہانی کے تحت رہا جو جدید محکمہ کندیدگی باؤلیات کے اسپیشل افسر بھی مقرر کئے گئے تھے -

اس زمانہ میں دوآبہ رائچور کا سارا علاقہ اور اضلاع گلبرگہ - محبوب نگر اور عثمان آباد کے بعض حصوں کی جن کا مجموعی رقبہ (۹۰۰۰) مربع میل ہے پیمایش کی گئی بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اضلاع رائچور اور گلبرگہ میں سونے کی کانوں سے دوبارہ استفادہ کرنے کےلئے جو کارروائی کی گئی ہے وہ اسی پیمایش کا نتیجہ ہے - اس پیمایش میں کان کنی کے قدیم مقامات کا بھی انکشاف ہوا ہے - اس زمانے کے تحقیقات میں دوسرے معدنیات کا بھی جو معاشی اہمیت رکھتے ہیں پتہ چلا ہے مثلاً لوہے کی کچھ دھاتیں کوارٹز - فلسپار - زیولائٹس - تانبے کی کچھ دھاتیں ملی ہوئی مٹی - ابرق اور بعض نیم قیمتی پتھر وغیرہ -

تیسرا دور

کیپٹن من کے انتقال پر یہ محکمہ دوبارہ مولوی خورشید مرزا صاحب کے تحت حکومت سرکار عالی کو مسترد کیا گیا اور اضلاع گلبرگہ - محبوب نگر اور نلگنڈہ میں تحقیقات جاری رکھی گئیں - سنہ ۱۳۴۵ف سے سنہ ۱۳۴۹ف تک (۷۰۰۰) مربع میل کی پیمایش کی گئی - اس طرح سنہ ۱۳۴۹ف تک کل (۲۹۵۰۰) مربع میل یعنی مملکت حیدرآباد کے ایک تہائی سے زاید رقبہ کی طبقات الارض تحقیقات مکمل ہوچکی ہیں -

ماہر فن کو مشیر مقرر کیا گیا

سنہ ۱۳۴۹ف میں ڈاکٹر اے - ایچ ہیرن کو جو حکومت ہند کے سابق ناظم طبقات الارض ہیں حکومت سرکار عالی نے اسپیشل افسر اور مشیر معدنیات حکومت سرکار عالی کی حیثیت سے مامور کیا - انہوں نے محکمہ طبقات الارض کی کارگزاری کی تعریف کی اور راست معلومات حاصل کرنے کےلئے ریاست کے کئی علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد ایک لائحہ عمل مرتب کیا جس میں ان علاقوں کو ترجیح دی گئی ہے جہاں فوری معاشی استفادہ کے امکانات ہیں - اس لائحہ عمل کے مطابق پہلے اضلاع محبوب نگر اور نلگنڈہ کی تحقیقات مکمل کی جائیں گی اور دریائے کرشنا کے شمالی جانب ہیرے کے ذرات رکھنے والے مرکبات پر خاص توجہ کی جائے گی - اضلاع ورنگل - کریم نگر اور میدک اور اضلاع عادل آباد اور نظام آباد کے بعض حصوں کی پیمایش ایک ساتھ ہوگی کیونکہ یہاں سائنٹیفک اور معاشی اہمیت رکھنے والے معدنیات ملنے کی توقع ہے - ڈاکٹر ہیرن کے بتائے ہوئے پروگرام کے مطابق کام شروع ہوچکا ہے -

معدنی صنعتیں

اس وقت تک جو تحقیقات ہوئی ہیں معاشی اہمیت

دکھنے والی (۳۰) معدنیات کا پتہ چلا ہے لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ریاست میں ان کی اتنی مقدار ہے بھی یا نہیں جس سے بڑے پیمانے پر متعلقہ صنعتوں کا آغاز ہوجائے لیکن چونکہ ابھی تقریباً دو تہائی ریاست کی پیمایش باقی ہے اور اس کے بعض حصوں میں معدنیات کے کثیر مقدار دستیاب ہونے کی توقع ہے اس لئے امید کی جاسکتی ہے کہ ان میں سے اکثر معدنیات کی اتنی مقدار حاصل ہوگی جس سے صنعتی طور پر استفادہ کیا جاسکے ۔ حسب ذیل فقروں سے معلوم ہوگا کہ جو معدنیت اس مملکت میں زیادہ مقدار میں مل سکتی ہیں ان سے متعلقہ صنعتیں کس طرح شروع کی جاسکیں گی ۔

لوہا

ریاست کے کئی حصوں میں اور خاص طور پر ضلع عادل آباد میں لوہے کی کچی دھاتوں کی اتنی مقدار کا پتہ چلا ہے جو صنعتی استفادہ کے لئے کفایت کریگی ۔ لیکن لوہے کو پگھلانے والا کوئلہ نہ ہونے کی وجہ سے لوہے کی صنعتیں شروع نہیں کیجاسکتیں ۔ البتہ برقابی قوتوں کی اسکیم مکمل ہوجانے کے بعد یہ دشواری دفع ہوجائے گی ۔

فن کوزہ گری

بیدر ۔ نلگنڈہ ۔ گلبرگہ اور اطراف بلدہ میں خاص قسم کی مٹی جو گیرو کہلاتی ہے اور کاؤلن کی کافی مقدار موجود ہے ۔ اس مٹی کے بعض اقسام کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ فن کوزہ گری کے لئے یہ نہایت موزوں ہے ۔

شیشہ سازی

رائچور ۔گلبرگہ ۔ محبوب نگر ۔ نلگنڈہ اور اطرف بلدہ میں گار پتھر اور ریت کی وافر مقدار ہے ۔ اور اضلاع رائچور ۔گلبرگہ اور محبوب نگر میں سوڈا مل سکتا ہے ۔ اس علاقوں میں زمانہ گزشتہ میں مقامی خام پیداوار کی مدد سے کانچ کی چوڑیاں بنائی جاتی تھیں ۔

دیگر مصنوعات

اضلاع نلگنڈہ اور ورنگل میں کورنڈم گارنٹ اور اسٹاؤلائٹس جیسی معدنیات موجود ہیں ۔ جن میں سے بعض کی مقدار بھی کافی ہے ۔ اس طرح نہایت تراش خراش اور صیقل وغیرہ کی مصنوعات جاری کی جاسکتی ہیں ۔

تیلوں کو پاک صاف کرنا

دنیا کے ارنڈ کے بڑے مرکزوں میں سے ایک حیدرآباد بھی ہے ۔ علاوہ ازیں یہاں مونگ پھلی ۔ تل اور نباتات کے تیل بھی تیار ہوتے ہیں ۔ ان تیلوں کو پاک و صاف کرنے کے لئے خاص قسم کی مٹی مثلا فلر کی مٹی کی ضرورت ہے حال ھی میں اضلاع گلبرگہ اور اطراف بلدہ میں اس مٹی کی کثیر مقدار کا پتہ چلایا گیا ۔

سونا

سونے کی برآمدگی کی صنعت ابتدائی مدارج طے کرچکی ہے ۔ خاص طور پر ہٹی میں یہ صنعت فروغ پائے گی ۔

رنگ اور رنگ دار روغن

لوہے کے اکسائیڈز اور مختلف قسم کی رنگ دار مٹیوں کی کافی مقدار اضلاع گلبرگہ اور اطراف بلدہ میں پائی جاتی ہے جس سے رنگوں اور رنگدار روغنوں کی تیاری میں بہت مدد ملے گی ۔

نمک

محکمہ طبقات الارض نے نمک سازی کی قدیم صنعت کے احیاء کا امکان بھی بتلایا ہے ۔ چنانچہ اضلاع رائچور گلبرگہ اور محبوب نگر میں کھانے کے نمک اور دباغت کے نمک کے علاوہ شورا ۔ سوڈا اور کیلسیئم سلفیٹ بھی مل سکے گا ۔

رنگ کٹ سفوف

ضلع نلگنڈہ میں گیلینا کے ساتھ خالص قسم کی کیلسائیٹ بھی موجود ہیں ۔ حکومت ہند کے محکمہ طبقات الارض نے تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ خالص کیلسائیٹ کی مدد سے رنگ کٹ سفوف تیار ہوسکتا ہے ۔

معدنی اون

''معدنی اون'' حال حال میں دریافت کیا گیا ۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اسے چونے دار نرم پتھروں سے تیار کیا جاتا ہے ۔ مختلف صنعتوں میں اس کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے ۔ اس قسم کے نرم چونے دار پتھر اضلاع نلگنڈہ ۔ محبوب نگر اور گلبرگہ میں کثیر مقدار میں موجود ہیں ۔

تاریخ آصفی کا ایک اور سنگ میل

ضلع کانفرنسوں کا آغاز - شاندار کامیابی

اصلاحات کا نفاذ

حالیہ دستوری اصلاحات میں جن ضلع کانفرنسوں کا ذکر ہے ان کا پہلا سلسلہ اضلاع ناندیڑ - عثمان آباد - ورنگل اور نلگنڈہ میں ۲۰ - تیر اور ۳۱ - تیر سنہ ۱۳۵۰ ف کے درمیان جاری رہا - بعض ممتاز غیر سرکاری شرکاء کے بیان کے بموجب ان کانفرنسوں کی کامیابی شک وشبہ سے بالاتر ہے - ہر کانفرنس میں متعلقہ ضلع کے (۲۰۰) تا (۳۰۰) غیر سرکاری مندوبین جو مقامی آبادی کے مختلف طبقات مثلاً جاگیرداروں - انعامداروں - کسانوں اور دیگر مفادات کی نمائندگی کر رہے تھے شریک ہوئے صدارت کے فرائض متعلقہ صوبہ دار صاحبان نے انجام دیے - چونکہ کانفرنسوں کی نسبت قواعد ماہ اپریل کے اواخر میں شائع ہوئے تھے اور ماہ جون کے ابتدائی ہفتہ ہی میں ان کا آغاز لازمی تھا اس لئے تنگیٔ وقت کے مد نظر اس سال ہر صوبہ میں صرف ایک ضلع میں کانفرنس کا انعقاد ہوسکا -

افتتاحی خطبے -- کانفرنس میں متعلقہ صوبہ دار صاحبان نے افتتاحی خطبے پڑھے - انہوں نے اس امر کی صراحت کی کہ کانفرنس کے انعقاد سے یہ مقصد حکومت کے پیش نظر ہے کہ ہر مقام کے سرکاری عہدہ دار اور عوام ایک دوسرے سے قریب تر ہوجائیں اور دیہات کے باشندے اپنی ضروریات اور مشکلات کا اظہار حکومت کے آگے کرسکیں صوبہ دار صاحبان نے جملہ طبقات سے دلی تائید اور تعاون کی اپیل کی تاکہ یہ مقصد پورا ہوسکے - آپ نے مندوبین سے خواہش کی کہ وہ اپنی ضروریات بلا تامل بیان کریں - افتتاحی خطبوں کے آخر میں ان کارروائیوں کا ذکر کیا گیا جو رعایا کی فلاح و بہبود کیلئے حال ہی میں حکومت کی جانب سے عمل میں لائی گئی ہیں -

قراردادیں

غیر سرکاری مندوبین کی جانب سے پیش کی ہوئی قراردادوں کی کثرت سے ظاہر ہے کہ کانفرنس کی کارروائیوں میں انہوں نے کس قدر دلچسپی لی - یہ قراردادیں مختلف موضوعات مثلاً تعلیم - صحت عامہ - و صفائی - دیہی ترقی - حمل و نقل کی سہولتوں زراعت - مذہبی تعلیم فراہمی آب - آگ بجھانے کا انتظام اور امتناع مسکرات سے متعلق تھیں -

بعض عنوانات پر بحث ہوئی

مثال کے طور پر ناندیڑ کی کانفرنس میں اس تجویز پر بحث کی گئی کہ ناندیڑ اسٹیشن کو جانے والی سڑک سمنٹ کی کشادہ سڑک میں تبدیل کردی جائے - کیونکہ اس پر آمد و رفت بہت زیادہ ہوگئی ہے - صوبہ دار صاحب نے بتلایا کہ محکمہ لوکل فنڈ نے پہلے ہی سے اس مقصد کے تحت (۷۰۰۰۰) کی رقم منظور کی ہے - اور ایک تجویز میں اس ضرورت پر زور دیا گیا کہ قصبہ ناندیڑ میں جدید سڑکیں تعمیر کی جائیں - اور افتادہ زمینات حاصل کرکے پبلک کے لئے رہائشی مکانات بنائے جائیں - حکومت کے نمائندے نے وعدہ کیا کہ یہ تجویز غور کے لئے محکمہ لوکل فنڈ کے آگے پیش کی جائے گی - ضلع میں مزید کتب خانوں کے قیام سرکار عالی کی بسوں میں زنانہ کے لئے معقول انتظام - اور ناندیڑ کے سنیما گھروں میں روشن دانوں اور صفائی کے بہتر انتظام کے متعلق جو تجویزیں پیش کی گئی تھیں ان کے متعلق بھی اسی قسم کے وعدے کئے گئے - نلگنڈہ کی کانفرنس میں اور تجویزوں کے من جملہ سریا پیٹھ میں ایک ہسپتال کی تعمیر - مدرسوں میں مذہبی تعلیم کے انتظام - ہر تعلقہ میں ایک زنانہ وسطانیہ مدرسہ کے قیام جنگاؤں میں جدید تالاب کی تعمیر - جملہ دیہات میں آگ بجھانے کے آلات کی فراہمی اور دواخانوں کے قیام نیز تمام ضلع میں امتناع مسکرات سے متعلق تجویزیں پیش کی گئیں - ان تحریکوں کا جواب دیتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے بتلایا کہ ہر ایک کی حد تک حکومت کیا کارروائی کرچکی ہے اور کیا کرنے والی ہے - دوسری کانفرنسوں کی طرح نلگنڈہ کی کانفرنس کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ دونوں فریق نے ایک دوسرے کی دقتوں کا خاص لحاظ رکھا -

دعائے سلامتی

ہر کانفرنس دو دن تک جاری رہی - کارروائی کے اختتام پر اعلیٰ حضرت بندگان عالی اور حکومت سرکار عالی سے عقیدت و وفاداری کا اظہار کیا گیا اور کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا - آخر میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی اور خانوادہ آصفیہ کی درازی عمر و اضافہ اقبال و دولت اور مملکت آصفیہ کی مرفہ الحالی کے لئے دعائیں کی گئیں -

پبلک لیڈروں کی رائے

مولوی اخلاق حسین صاحب زبیری صدر اتحاد المسلمین ناندیڑ نے کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ’’حکومت سرکار عالی نے عوام کے ساتھ ارتباط بڑھانے اور ان کو اپنی ضروریات سے

روشناس کرنے کے لئے جو ضلع واری کانفرنسیں قایم کی ہیں وہ ایک اہم آئینی اقدام ہے - یہ کانفرنسیں فی الحقیقت نعمت غیر مترقبہ ثابت ہونگی -

انہوں نے توقع ظاہر کی کہ حکومت نے جو اقدام کیا ہے وہ عوام کے لئے بہت نفع بخش ثابت ہوگا - اور آئندہ ان کو متعدد امور کی طرف سے مطمئن کردے گا -

مسٹر گوئند راؤ نے جو ناندیڑ کے وکیل ہیں اس کانفرنس کی نسبت رائے کا اظہار کیا کہ ضلع کانفرنس کے قیام کی اہمیت کو جو آئندہ دستوری تعمیر کا پیش خیمہ ہے عوام نے ابھی اچھی طرح نہیں سمجھا ہے - مناسب ہوگا کہ آئندہ حکومت کی جانب سے کسانوں کو کانفرنس کے مقاصد بہ وضاحت سمجھانے کا انتظام کیا جائے -

انہوں نے مزید کہا کہ عوام کو ایسے مواقع حکومت سے تعاون کرنا چاہئے اور تعمیری کام سے ممکنہ حد تک فائدہ اٹھانا چاہئے -

مسٹر سری راؤ دیسپانڈے وکیل نے بیان کیا کانفرنس بلا شبہ بہت کامیاب رہی مگر لوگوں نے زیادہ توجہ نمایش پر صرف کی انہوں نے بتایا کہ عوام نے اپنی تجویز اور مطالبات کانفرنس میں پیش کئے - لیکن حکومت ان تجاویز کو روبہ کار لانے کا انتظام کرے موصوف نے عوام کی نمائندگی کرتے ہوے کہا کہ وہ حکومت کے اس اقدام کو نہایت مستحسن تصور کرتے ہیں جس سے ان کو پھر موقع ملا کہ عہدہ داروں سے اسلئے قریبی ربط قایم کریں کہ بالخصوص اپنے ضلع کی صلاح و فلاح اور بالعموم رفاہی امور کے لئے اپنے مطالبات پیش کرسکیں -

نعمت عظمی

مسٹر بلدیو سنگھ نے جو گردوارہ ناندیڑ کے منتظم ہیں کانفرنس کی توصیف کرتے ہوئے کہا "ضلع کانفرنس کا انعقاد ابھی عمل میں آیا ہے لیکن آئندہ چل کر یہ کانفرنس عوام کے لئے ایک نعمت عظمی ثابت ہوگی" -

کانفرنس میں پیش کردہ مطالبات میں سے کم از کم نصف مطالبات بھی حکومت منظور کرلے تو اس سے لوگ بہت متاثر ہونگے اور باشندگان ضلع ناندیڑ کی حالت بھی بہتر ہوجائےگی ناندیڑ کے گوشہ گوشہ میں ضلع واری کانفرنس کے انعقاد کا پر جوش خیر مقدم کیا جارہا ہے - فرقہ سکھان کے اہم مسائل پر بحث کرتے ہوئے مسٹر بلدیو سنگھ نے کہا کہ حکومت فرقہ مذکور کی فلاح و بہبود کی طرف انتہائی متوجہ ہے -

ورنگل کے پبلک لیڈروں کے بیانات

ورنگل میں مولوی فضل حسین صاحب نے جو مقامی مجلس اتحاد المسلمین کے صدر ہیں اس امر پر اظہار طمانیت کیا کہ کانفرنس میں عوام نے بلا امتیاز مذہب و ملت شرکت کی -

مسٹر چلپت راؤ نے جو ورنگل کے ایک پبلک لیڈر ہیں یہ رائے ظاہر کی کہ کانفرنس کے ذریعہ عوام میں شہریت کا احساس پیدا ہوگیا ہے اور انہیں حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی اہمیت معلوم ہوگئی ہے - علاوہ ازیں عوام کو حکومت کے آگے اپنے جائز مطالبات پیش کرنے کا موقع فراہم ہوگیا ہے -

بہ سلسلہ صفحہ (۷)

مجلس اور مقامی مجلسیں سب ہی سب اچھی طرح مستعد ہوں - ان اجلاسوں میں آنریبل مولوی غلام محمد صاحب صدرالمہام فینانس حکومت سرکار عالی - کرنل سلاٹر مشیر محکمہ صنعت و حرفت نواب حسن یار جنگ بہادر - نواب رئیس جنگ بہادر خان بہادر احمد علاءالدین سیٹھ پنا لال پلتی لال بتی - مولوی احمد محی الدین صاحب ڈاکٹر مظفر الدین صاحب قریشی اور ڈاکٹر خواجہ حبیب حسن صاحب نے حیدرآبادی مجلس کی نمائندگی کی -

مجلس نے جو قرار دادیں منظور کیں ان میں سے ایک کے ذریعہ اعلی حضرت بندگان عالی کی خدمت میں پیام شاہانہ کے لئے اظہار تشکر کیا گیا دوسری قرار داد کے ذریعہ حکومت سرکار عالی کا شکریہ ادا کیا گیا - کہ اس نے مجلس کو حیدرآباد میں اپنا اجلاس منعقد کرنے کی دعوت دی -

اعلیحضرت اقدس واعلی سے سکھوں کی غیر متنزلزل عقیدت

ناندیڑ کے پبلک لیڈر کا اعتراف

سکھوں کو فیاضانہ مراعات دی گئی ہیں

گردوارہ تک جدید سڑک کی تعمیر

ناندیڑ کے گردوارہ تک سمنٹ کی جو جدید سڑک تعمیر کی گئی ہے اسکا افتتاح مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار اورنگ آباد کے ہاتھوں عمل میں آیا ۔ اس تقریب کے سلسلہ میں جو جلسہ منعقد ہوا تھا اس میں سرکاری اور غیر سرکاری حضرات کی کثیر تعداد شریک تھی ۔ قصبہ ناندیڑ کی تمام سکھ آبادی موجود تھی ۔ گردوارہ کا راستہ اور خود گردوارہ اور اس کا منور طلائی قبہ نفاست کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا ۔ اس تقریب کی خصوصیت یہ ہے کہ سکھ فرقہ کے ایک سربرآوردہ قائد سردار سندر سنگھ صاحب نے اعلیٰ حضرت اقدس واعلی کی ذات گرامی کے ساتھ ممالک محروسہ کے سکھوں کی غیر متزلزل عقیدت کا اظہار کیا ۔

(۸,۰۰۰) کی رقم خرچ ہوئی

جدید سڑک جو (۱۲۰۰) فیٹ لانبی اور (۱۰) فیٹ چوڑی ہے گردوارہ کے دروازے سے شاہ راہ عام تک تعمیر کی گئی ہے ۔ اس کے مصارف (۸,۰۰۰) روپے ہوئے ۔ رسمی طور پر سڑک کا افتتاح کرنے کے بعد مولوی عبدالحمید صاحب اول تعلقدار اور دیگر ممتاز مہمانوں کی ہمراہی میں جناب صوبہ دار صاحب گردوارہ کے احاطہ میں داخل ہوئے جہاں ''کیرتن'' کے بعد سردار بلدیو سنگھ صاحب نے جو گردوارہ کے منتظم ہیں مہمان خصوصی کی خدمت میں ''سروپا'' پیش کیا ۔

سکھوں کی وفا داری

عصرانہ کے بعد سردار سندر سنگھ صاحب نے صوبہ دار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے جدید سڑک کے افتتاح کی دعوت قبول فرمائی ۔ سردار صاحب نے کہا کہ سڑک کی تعمیر کے لئے سکھ فرقہ کی درخواست کو حکومت نے مستعدی کے ساتھ قبول کیا ہے ۔ یہ ایک امثال ہے

گردوارہ ابوھل نگر سری حضور صاحب ناندیڑ (فوٹو راجہ دین دیال)

عہدہ داران سرکار کے اس خلوص کی جو ہمیشہ سکھ فرقہ کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں ظاہر کیا جاتا رہا ۔ آپ نے کہا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں سکھہ فرقہ تعداد میں نہایت قلیل ہونے کے باوجود حکومت سرکار عالی نے ایسے فیاضانہ مراعات دی ھیں ۔ اس فرقہ کی فلاح و بہبود کےلئے زندگی کے ہرشعبہ میں کافی گنجائش رکھی گئی ھے ۔ تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے ذات ھمایونی سے سکھوں کی غیر متزلزل وفاداری اور عقیدت کا اظہار کیا جس کا جواب پرجوش نعروں اور طویل تصفیق سے دیاگیا آپ نے کہا کہ زمانہ ماضی میں سکھہ ہمیشہ وفا شعار رہے ھیں ۔ سردار بلدیو سنگھ صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی درازی عمر و اقبال کےلئے دعا کی ۔

بعض قابل ذکر خصوصیات

ممالک محروسہ سرکار عالی میں سکھوں کی کل تعداد (۵۳۳۰) ھے ۔ یہ زیادہ تر بلدہ حیدرآباد ۔ ناندیڑ اورنگ آباد ۔ اور کریم نگر میں آباد ھیں ۔ دوسرے فرقوں کی طرح یہ فرقہ بھی حکومت کی سرپرستی اور روا دارانہ سلوک سے مستفید ہوتا ھے ۔ قابل ذکر بات یہ ھے کہ ممالک محروسہ کے تمام گردواروں کے ۲ ''گرنتھیوں'' کو حکومت سرکار عالی کی جانب سے تنخواہ دی جاتی ھے ۔ سکھوں کے ساتھ حکومت کا تعلق خاطر اس حقیقت کے اظہار سے اور بھی نمایاں ہوجاتا ھے کہ ناندیڑ کے گردوارہ کےلئے جو اس ریاست کا سب سے مشہور گردوارہ ھے (سالانہ ۲۲,۰۰۰) روپے آمدنی کی جاگیر دی گئی ھے ۔ علاوہ ازیں نقار خانہ کےلئے ماھانہ (۵۰) روپے دئے جاتے ھیں ۔ گردوارہ کے سلسلہ میں محصول کروڑگیری اور رجسٹریشن کے اخراجات بھی نہیں لئے جاتے ۔ گردوارہ کا منتظم اور عملہ سکھہ فرقہ ھی سے تعلق رکھتا ھے گردوارہ کی مرکزی انتظامی کمیٹی نے نہایت دوررس اصلاحات کی ھیں ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سقیم مالی حالت کے بجائے اب سلک میں چار لاکھہ کی رقم موجود ھے ۔

سکھوں کی جمعیت

حکومت سرکار عالی مذھبی امور کے علاوہ دیگر امور میں بھی اس فرقہ کی جائز ضروریات اور مفادات سے غافل نہیں ناظم کوتوالی اضلاع کے تحت (۴۷۵) سکھوں کی ایک جمعیت مقرر ھے ۔ علاوہ ازیں اسی فرقہ کے کئی افراد کوتوالی بلدہ اور دوسرے سرکاری محکموں میں ملازم ھیں جو سرکاری ملازم نہیں وہ علی العموم اضلاع ناندیڑ۔ کریم نگر اور اورنگ آباد میں زراعت کرتے ھیں سکھوں کی جمعیت تاریخی اعتبار سے بہت اہم ھے ۔ یہ جمعیت دکن میں اس وقت قائم ہوئی جبکہ پنجاب میں مشہور سکھہ راجہ رنجیت سنگھ حکمراں تھا ۔ دوسری سرکاری ملازمتوں کے برخلاف اس جمعیت کے تقررات موروثی ھیں خاص خاص کوتوالی و فوجی فرایض اس جمعیت کے تفویض ھیں ۔ اس جمعیت کے سکھوں کی اولاد کےلئے تیس سال سے ایک مدرسہ من جانب سرکار قایم ھے جسمیں سرکاری اخراجات سے (۶۰) بچوں کو مذھبی اور عام تعلیم دی جاتی ھے ۔ اور ان کے قیام و طعام کا انتظام بھی موجود ھے ۔ اس طبقہ کی لڑکیوں کی تعلیم کےلئے جداگانہ انتظامات کئے گئے ھیں۔ سنہ ۱۹۴۰ع میں سکھوں کی جو تعلیمی کانفرنس بمقام حیدرآباد منعقد ہوئی تھی اس کی قرار داد کے مطابق عنبر پیٹھ میں جو بلدہ حیدرآباد کے مضافات میں ھے لڑکیوں کےلئے ایک مدرسہ قایم کیا گیا ھے اس کے اخراجات کے لئے سکھ طبقہ سے چندہ جمع کیا گیا ۔ وظایف کےلئے ایک فنڈ کھولا جائے گا ۔ حکومت نے امداد کے لئے کوتوالی اضلاع کے ایک عہدہ دار کی خدمات مستعار دی ھیں۔ تاکہ بچوں کو تعلیم دی جائے دوسرے فرد کی خدمات مستعار دینے کےلئے جو درخواست سکھ طبقہ نے پیش کی ھے اس پر غور کیا جارہا ھے ۔

ذرائع نقل و حمل وار جنگ

هندوستانی ریلوں کے ذرایع نقل و حمل پر شدید بار هیں

اس مسئله کے بعض پہلو

جناب مشتاق احمد خانصاحب نے جو سرکارعالی کے ایک ریلوے عہده دار هیں حال هی میں نشرگاه لاسلکی حیدرآباد سے ایک تقریر نشر کرتے هوے اس مسئله کے مختلف پہلوؤں پرروشنی ڈالی جو دوران جنگ کے غیر معمولی زمانے میں هندوستانی ریلوں کے ذرایع حمل و نقل سے تعلق رکھتے هیں - آپ نے اس امر پر زور دیا که جنگ کے باعث سیول زندگی کے هر صیغه پر خصوصاً معاشی سرگرمیوں پر مضر اثر رونما هوا هے - ان معاشی سرگرمیوں کا لازمی جزو ملك کے ذرائع حمل و نقل هیں آپ نے واضح کیا که حمل و نقل کی سہولتوں کی مانگ اس قدربڑھ گئی هے که اس کی نظیر زمانه سابق میں نہیں مل سکتی یہی وجه هے ریلوے کے ارباب انتظام نے ملك سے تعاون کی اپیل کرتے هوئے بے ضرورت آمد و رفت ترك کردینے کی خواهش کی هے -

مسئله اهم پہلو

جناب مشتاق احمد خاں صاحب نے تقریر کے دوران میں فرمایا ”آپ نے اس زمانه میں اکثر ڈبوں کی کمی کی شکایت سنی هوگی - اگر آپ کا تجارت پیشه طبقه سے تعلق هے تو ممکن هے آپ کو اس کا ذاتی تجربه بھی هو - ممکن هے آپ نے مسافر گاڑیوں میں جگه کی قلت کا بھی چرچه سنا هوگا اگر اس زمانه میں سفر کا اتفاق هوا هو - تو شاید اس وجه سے آپ بے آرام بھی هوے هوں - اس کے ساتھ ساتھ سررشته ریلوے کی اپیل بھی آپ کی نظروں سے گزری هوگی جو مال کے ڈبوں کے استعمال اور مسافرگاڑیوں کے متعلق وقتاً فوقتاً شائع هوتی رهی هے - ان شکایات کی بناء پر جس کی تصدیق کی حد تك ممکن هے آپ کو اپنے تجربه کی بناء پر هو چکی هو - اور آئےدن اس قسم کی اپیلوں کو دیکھکر آپ نے ذهن میں یه خیال ضرور کیا هوگا که آخر ایسی کونسی دقتیں هیں جن سے یه صورت حال پیدا هوگئی - میں اس سوال کا جواب عرض کرنے کی کوشش کرونگا -

یوں تو مہذب زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو جنگ کے اثرات سے محفوظ هو لیکن معاشی نظام پر جو اثر پڑا هے وه ایك انقلابی حیثیت رکھتا هے - تجارت زراعت صنعت و حرفت غرض کے معاشی زندگی کا کوئی ایسا شعبه نہیں جو اس سے متاثر نه هوا هو - ذرائع نقل و حمل پر جنگ کا اثر دو طرح سے پڑا - ایک تو جیسا که میں نے اپنے گذشته مقاله میں عرض کیا تھا - معاشی نظام اور ذرائع حمل و نقل میں چولی دامن کا ساتھ هے - یه لازمی امر تھا که معاشی نظام میں ردو بدل جنگ کی وجه سے براه راست یا بالواسطه پڑ رها هے وه ذرائع نقل و حمل پر بھی اثر انداز هو - دوسرے جنگی اغراض کیلئے نقل و حمل کی سہولتوں پر اتنا زبر دست اثر پڑا هے که هندوستانی ریلوے کے تجربه میں اس کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی -

جس طرح یه جنگ گزشته تمام جنگوں سے اپنی نوعیت کے اعتبار سے بالکل جدا هے اور جس طرح اس نے معاشی دنیا میں بہت سے مسائل پیدا کردئے هیں اسی طرح دنیا ئے رسل و رسائل میں بھی اس نے بہت اهم اور پیچیده مسائل سے دوچار کردیا هے - هندوستانی ریلوں کے لئے یه بہت آزمایش کا وقت هے که اپنے موجوده وسائل سے روز افزوں اور مختلف النوع فوجی ضروریات کو پورا کرے - سامان حرب کے بروقت نقل و حمل کا انتظام کرے - اور اس کے ساتھ ساتھ ملك کی معاشی ضروریات کی سربراهی کرے -

موجوده صورت حال کیوں اورکیسے پیدا هوگئی - اس پر دو پہلوؤں سے غور کرنا ممکن هے - ایک تو یه که موجوده حالت کے تحت ٹریفک - دگنا تگنا اور بعض حالتوں میں کئی گنا بڑھ گیا هے - دوسرے یه که بڑھتی هوئی ضروریات کے ساتھ ساتھ وسائل میں اسی نسبت سے تو کسی قسم سے بھی زیادتی ناممکن هے -

ٹریفك بڑھ جانے کے اسباب

اب آپ شاید یه پوچھیں که ٹریفک کے اتنا بڑھ جانے کے کیا اسباب هیں پہلے آپ اس ٹریفک کو لیجئے جس کا جنگی ضروریات سے براه راست تعلق نہیں لیکن موجوده حالات کے تحت هی اس کا نقل و حمل معرض بحث میں آیا - وه مال جو اب تک سمندر کے راستے سے ایک مقام سے دوسرے مقام تک (جہازوں) کے ذریعه آیا جایا کرتا تھا - سمندری راستے کے خطره کے مدنظر یا جہازوں کا فوجی اغراض کے لئے مختص هوجانے کی وجه سے وه سب یا اس کا بیشتر حصه ریل کے راستے سے آنے لگا - میں اعداد پیش کرکے آپ کی سمع خراشی نه کرونگا - اتنا عرض کرنا کافی هے که صرف ایک یہی ٹریفک هندوستانی ریلوں کے وسائل کے لئے ایک بار عظیم ثابت هورها هے - میں اس امر کی وضاحت کی غرض سے چند مثالیں پیش کرونگا -

چند مثالیں

بنگال کا کوئله اب تک کلکته سے سمندری راستے سے مغربی ساحلی مقامات پر جایا کرتا تھا - اب وه هزاروں میل ریل کے راستے سے جانے لگا - یہی حالت پنجاب کے گیہوں

اور چنے کی ہے - اس کا معتدبہ حصہ اب تک کراچی سے مدراس سمندری راستے سے آتاتھا - وہ قریب قریب تمام ریل کے راستہ پر منتقل نہ ہوگا - آپ خود اندازہ لگا لیجئے کہ سمندری ٹریفک کے بیشتر حصے کو ہزاروں میل ریل کے راستہ سےلے جانے سے کتنی ویگنیں کتنے انجن اور کتنے ڈبے اور کام پر لگ گئے ہونگے - وہ ٹریفک جو اب تک عام طور پر سڑک سے ہوتی تھی اور جس کو حاصل کرنے کےلئے ایک زمانے میں ریلوں کو خاص جدو جہدکی ضرورت تھی وہ بلا کسی جدوجہد کے ریل پر منتقل ہوگیا -

جنگی ضروریات

اسی طرح جنگی ضروریات کے تحت ہندوستانی صنعتی دنیا میں ایک انقلاب رونما ہوا - نئی صنعتوں کی بناء پڑی - اور نئی فیکٹریوں کا آغاز ہوا - یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہےگا - صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ سررشتہ نقل و حمل پر خام پیداوار یعنی (　　　) مہیاکرنے اور تیار شدہ اشیاء کو مارکٹ میں پہنچانے کی روز افزوں ذمہ داری عاید ہوتی ہے - صنعت کے فروغ اور کاروبار میں ترقی کے ساتھ کاروباری لوگ یا مزدور پیشہ طبقہ لازمی طور پر زیادہ سفر کرنے لگتے ہیں اس کی وجہ سے مسافرگاڑیوں میں بھی بھیڑ ہونا شروع ہوجاتی ہے -

فوجی ٹریفک

''جنگ شروع ہونے کے بعد ہندوستانی ریلوں کو فوجی ٹریفک کی سبیل کا انتظام کرنا پڑ رہا ہے - فوجی سپاہیوں کی آمد و رفت کا انتظام کیا جائے بلکہ ان کے لئےگولہ بارود ٹینک - لاریاں - غلہ اور سربراہی کے پورے سامان کا انتظام اس پیمانہ پر ہو جس پر کہ موجودہ طریقہ جنگ میں فوجی اغراض کے تحت ہونا چاہئے - بحراوقیانوس کی لڑائی شروع ہونے کے بعد نقل و حمل کی مانگ شدید طور سے بڑھ گئی ہے - فوجی ساز و سامان کا ایک لا متناہی سلسلہ ہے جو ہر لحظہ ہر منٹ ہندوستانی ریلوں پر آتا جاتا ہے -

شہری آبادی کا تخلیہ

'' اس لڑائی کے بعد ایک نیا بار جو ذرائع نقل و حمل پر پڑا ہے - وہ تخلیہ یا (　　　) سے متعلق ہے - ایک بہت ہی محدود اورکم وقت میں شہری آبادی کے ایک بڑے حصہ کو پورے ضروری سامان کے ساتھ منتقل کرنا اگر دشوار نہیں توکم ازکم انتظام میں پیچیدگیاں ضرور پیدا کرتا ہے - بڑے اسکیل پر تخلیہ کے علاوہ موجودہ حالت میں شہری آبادی میں اکثر لوگ حفظ ماتقدم کےلئے شہر سےگاؤں اور ایک گاؤں سے دوسرےگاؤں کو نقل مکان کرتے ہیں اسطرح سے سفر کرنے والوں کی تعداد بڑھتی ہے - اگر ایک مسافر کے ساتھ دو من سامان کا بھی اوسط لگا لیجئے تو آپ خود اندازہ لگا سکیں گے - ایک تخلیہ کرنے سے ہی مسافرگاڑیوں کی کتنی مانگ بڑھ جاتی ہے -

مانگ اور رسد

''ایک طرف تو مانگ اور ضروریات کا یہ عالم اور دوسری طرف یہ کیفیت ہےکہ سررشتہ نقل وحمل کےلئے اپنے وسائل میں اپنی دن بدن بڑھتی ہوئی ضروریات سے کماحقہ عہدہ برآ ہونے کےلئے کوئی اضافہ کرنا ممکن نہیں - اور ان تمام وسائل کو اچھی حالت میں رکھنا تک بھی دشوار ہے کیونکہ اول ضروری سامان مہیا کرنے میں بہت دقت ہے دوسرے ریل کو ورکشاپ جنگ سے متعلق دوسرے کاموں میں لگی ہیں پھر ریلوےکے فنی اور دوسرے اسٹاف اکثر تعداد میں جنگی کاموں میں منہمک ہیں - اس لئے مرمت اور انجن ڈبے وغیرہ کو اچھی حالت میں رکھنے میں وہ توجہ ممکن نہیں بہرحال ان سب چیزوں کو ہر لحظہ اور ہرگھڑی مصروف رکھنے کی وجہ سے انہیں ضروری مرمت کےلئے بروقت اورپروگرام کے مطابق ورکشاپ میں نہیں بھیجا جاسکتا ان حالات کے تحت ظاہر ہےکہ ٹریفک کی بار برداری کا مسئلہ دن بدن زیادہ اہم ہوتا جارہا ہے - یہ کیفیت صرف ریل ہی تک محدود نہیں ہے تمام ذرائع رسل و رسائل کی یہی حالت ہے چاہے وہ موٹر لاریاں ہوں یا تار ہو - سبکو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کےلئے تھوڑی بہت دقت ضرور محسوس ہورہی ہے'' -

مسئلہ کا حل

''اب آپ پوچھیں گے کہ جب یہ صورت ہے - تو پھر آخر اس مسئلے کے حل کی کیا صورت ہے - اس کا حل موجودہ حالات کے تحت صرف ایک ہے - اور وہ یہ ہےکہ تمام غیر ضروری ٹریفک کو حتی الامکان کم کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ موجودہ وسائل حتی الامکان ضروری ٹریفک کےلئے استعمال اور محفوظ ہوسکیں - ضروری ٹریفک کی تعریف میں وہ تمام ٹریفک شریک ہے جوفوجی اغراض سے براہ راست یا بالواسطہ متعلق ہو - اس کے بعد سیول آبادی کے لئے اشیائے ما یحتاج کی بہم رسانی ان مطالبات کو پورا کرنے کے بعد غیر ضروری ٹریفک کا نمبر آتا ہے غیر ضروری ٹریفک میں وہ تمام چیزیں اور نقل وحمل کے وہ تمام مطالبات شامل ہیں جو قومی ضروریات سے متعلق نہیں ہے بلکہ ان کا تعلق افراد سے ان کی انفرادی اغراض کےلئے ہے - مثلا محض تفریح کی غرض سے سفرکرنا - یا ایسی چیزوں کا مانگنا یا بھیجنا جو سامان تعیش کی تعریف میں آتا ہے - غیر ضروری ٹریفک سمجھا جاتا ہے -

ملاحظہ ہو صفحہ (۲۴)

مملکت حیدرآباد میں فنی اور پیشہ واری تعلیم

گزشتہ چھہ ماہ میں کیا کام ہوا

لڑکوں کے لئے پانچ جدید صنعتی مدرسے کھولے گئے۔

مملکت حیدرآباد میں فنی اور پیشہ وری تعلیم کی اشاعت کے سلسلہ میں گزشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں کافی کام ہوگیا ہے ۔ چنانچہ (۵) اضلاع میں لڑکوں کے لئے (۵) صنعتی مدرسہ کھولے گئے اور لڑکیوں کے لئے بھی اضلاع میں اسی قسم کے چار مدرسے قایم کرنے کی نسبت تجویزیں مرتب ہوچکی ہیں ۔ ساتھ ہی محکمہ تعلیمات فنی و پیشہ وری نے اپنے مدارس میں ان اوزاروں کی تیاری کا کام شروع کردیا ہے جو تجاری ۔ آہن گری اور دیگر پیشوں میں استعمال ہوتے ہیں ۔ محکمہ مذکور نے حکومت کے آگے یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ آئندہ سے ممالک محروسہ سرکار عالی ہی میں ڈرائنگ کا امتحان لیا جائے ۔

جدید مدرسے

جالنہ ۔ بیڑ ۔ کریم نگر ۔ رائچور اور نرمل میں لڑکوں کے لئے جو جدید صنعتی مدرسے کھولے گئے ہیں وہ بعض تحتانوی مدرسے ہیں ۔ یہاں گزشتہ مہینہ سے کام شروع ہوگیا ہے ۔ ہر مدرسہ میں تین یا چار شعبہ قایم ہیں ۔ مثلاً نجاری آہن گری ۔ پارچہ بافی ۔ اور بید بافی ۔ وغیرہ اورنگ آباد بیدر ۔ گلبرگہ اور ورنگل میں بھی لڑکیوں کے لئے چار صنعتی مدرسے کھولنے کی تجویز ہے ۔ یہاں لڑکیوں کو پکوان ۔ پارچہ بافی ۔ رنگوائی کھلونے اور ٹوکریاں بنانے کا کام ۔ سیون اور باغبانی سکھائی جائیگی علاوہ ازیں اس محکمہ نے اس اسکیم پر بھی غور و خوض کیا جس کا تعلق اس ریاست میں زرعی مدرسوں کے قیام سے ہے ۔ ان زرعی مدرسوں میں سے دو کا درجہ مدارس فوقانیہ کے مماثل ہوگا ۔ ایک مدرسہ مرہٹواڑی میں اور دوسرا تلنگانہ میں قایم کیا جائیگا ۔ اس اسکیم کے اخراجات کی پابجائی محکمہ تعلیمات فنی و پیشہ وری کی رقمی گنجایش سے کیجائے گی ۔ ان مدرسوں میں زراعت پیشہ لوگوں کی اولاد کو غلہ ۔ ترکاریوں اور میووں کی کاشت اور مرغبانی ۔ شیر خانہ اور شہد کی مکھیوں کو پالنے کی تعلیم دی جائے گی ۔

اوزاروں کی تیاری

صنعتی مدرسوں میں جو اوزار تجارتی ۔ آہن گری اور دوسرے شعبوں میں استعمال ہوتے ہیں وہ باہر سے خریدے جاتے ہیں ۔ چونکہ جنگ کی وجہ سے ان اوزاروں کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے اسلئے خود صنعتی مدرسوں میں انہیں تیار کرنے کی کوشش جاری ہے ۔ چنانچہ اس کام کا آغاز ہوچکا ہے گلبرگہ کے صنعتی مدرسے میں وہ اوزار تیار ہوچکے ہیں جو لوہے کو صیقل دینے کے لئے ضروری ہیں اس وقت ان اوزاروں کی خوبی جانچی جارہی ہے ۔

نقشہ کشی کے امتحانات

محکمہ تعلیمات کی جانب سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ آئندہ سے نقشہ کشی کے امتحانات ممالک محروسہ سرکار عالی ہی میں لئے جائیں تاکہ یہاں کے امید واروں کو بمبئی یا مدراس جانے کی ضرورت نہ رہے ۔ اس تجویز پر غور کرنے کے بعد رپورٹ پیش کرنے کا کام محکمہ تعلیمات فنی و پیشہ وری کے تفویض کیا گیا تھا ۔ مجوزہ اسکیم کے مطابق ہر سال خاص مرکزوں میں نقشہ کشی کے دو امتحانات لئے جائیں گے ۔ ایک امتحان پہلے درجہ کے لئے ہوگا اور دوسرے درجہ کے لئے پہلے درجے کا امتحان سال میں دو مرتبہ لیا جائیگا ۔ مجوزہ نصاب ایسا ہے کہ کامیاب امید واروں کو ملازمت کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل رہیں ڈرائنگ کے استادوں کے لئے بھی خاص نصاب مقرر کیا گیا ہے ۔ ان نصابوں میں اختیاری مضامین کی کافی تعداد شریک کی گئی ہے ۔

دوسری اسکیم

اور بھی کئی اسکیمیں اس محکمہ کے زیر غور ہیں مثلاً کارگزار اہلکاروں کی تربیت کا انتظام ۔ بیدر ۔ نظام آباد اور بلدہ حیدرآباد کے صنعتی مدرسوں کے نصابوں کی نظر ثانی ۔ صنعتی مدرسوں کی عمارت کے لئے معیاری نقشہ کی ترتیب وغیرہ ۔

قدیم اور جدید حیدرآباد

بلدہ حیدرآباد کا کتب خانہ آصفیہ سنہ ۱۳۰۰ف میں نواب عمادالملک بہادر کی تحریک پر قایم ہوا تھا ۔ گزشتہ سال اس نے اپنی طلائی جوبلی منائی ۔ حیدرآباد کی علمی و تمدنی زندگی میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہاں مشرقی اور خاص کر عربی و فارسی کتابوں اور قلمی نسخوں کا نادر ذخیرہ موجود ہے ۔ ان میں سے بعض کی کتابت پانچویں اور چھٹی صدی ہجری میں ہوئی تھی ۔ سال بسال کتابوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا ہے چنانچہ گزشتہ سال کے ختم پر شعبہ مشرقی ہی میں (۳۰۰۳۳) کتابیں تھیں جن میں سے (۱۱۲۷۵) قلمی نسخے تھے ۔ علاوہ ازیں شعبہ مغربی میں (۱۷۴۰۰) مطبوعہ کتابیں موجود تھیں ۔

سنہ ۱۹۳۱ء ہی میں اس کتب خانہ کے لئے وسیع عمارت فراہم کرنے کا مسئلہ پیدا ہوچکا تھا چنانچہ ایک نئی عمارت تعمیر کرنے کی تجویزیں مرتب کی گئیں ۔ یہ عمارت جس کا ایک منظر اوپر پیش کیا گیا ہے دریائے موسی کے کنارے واقع ہے ۔ ۶ ۔ امفندار سنہ ۱۳۴۱ف کو اعلی حضرت بندگان عالی سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اس کا افتتاح فرمایا ۔ یہ عمارت بھی ناکافی ہونے کی وجہ سے ایک اسٹاک روم کا اضافہ کیا گیا علاوہ ازیں اعلی حضرت اقدس و اعلی نے فولادی الماریوں اور ریک (Racks) فراہم کرنے کے لئے ۱ ¼ لاکھ کی رقم منظور فرمائی ۔ اس کتب خانہ کو سالانہ (۴۰۰۰۰) کی رقم دی جاتی ہے ۔

کتب خانہ کے ناظرین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس میں روز اضافہ ہورہا ہے گزشتہ سال ناظرین کی روزآنہ تعداد (۲۶۱) تھی اور مطالعہ کے لئے روزآنہ (۳۲۷) کتابیں نکالی جاتی تھیں ۔ ناظرین کی سہولت کے لئے تعطیلات کی تعداد بہت گھٹادی گئی ہے ۔ سوائے جمعہ کے ہر روز کتب خانہ ۸ ساعت صبح سے ۸ ساعت شام تک کھلا رہتا ہے ۔ البتہ جمعہ کے اوقات ۴ ساعت سہ پہر تا ۷ ساعت شام ہیں ۔

حیدرآباد میں ملیریا کی انسدادی مہم

تعلقہ گنگاوتی میں تین سالہ سرگرمیوں کے نتائج

طحالی امراض میں غیر معمولی کمی

مملکت حیدرآباد کے اضلاع میں ملیریا کی انسدادی مہم خاموش مگر موثر طور پر جاری رہی طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے ایسے خاص خاص علاقے چن لئے جائیں جہاں اس مرض کی شدت ہو اور وہاں حسب ضرورت مختلف مدتوں کے لئے نہایت سرگرمی کے ساتھ انسدادی مہم چلائی جائے۔ خاص طور پر مرض کی اشاعت ہی روک دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ اور مقامات کے منجملہ حالیہ چند مہینوں میں اضلاع نظام آباد نلگنڈہ اور رائچور میں یہ مہم کامیابی کے ساتھ جاری رہی تعلقہ گنگاوتی ضلع رائچور میں تین سال کی مہم سے جو نتائج حاصل ہوئے ہیں وہ ابھی ابھی شائع کئے گئے ہیں ان سے مملکت کے دوسرے حصوں میں بھی مہم کی کامیابی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

گنگاوتی میں انسدادی مہم

سنہ ۱۳۴۸ف میں محکمہ لوکلفنڈ نے سالانہ (۵۰۰) روپیوں کے اخراجات کے تحت ایک تین سالہ اسکیم منظور کی تاکہ تعلقہ گنگاوتی کے ایسے سات مواضعات میں ملیریا کے انسداد کی کوششیں کی جائیں جو تنگبھدرا سے نکالی ہوئی نہروں کے علاقہ میں واقع ہیں اس مرض کی اتنی کثرت تھی کہ تین مواضعات یعنی ویپرا۔ اچل پور اور ناگرھلی کے باشندوں کو اپنا اپنا موضع چھوڑ دینا پڑا چنانچہ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ مرض کی کثرت کا راست سبب یہ ہے کہ یہاں کی نہروں میں خاص قسم کے مچھر پرورش پاتے ہیں چنانچہ فوراً انسدادی تدبیریں شروع کی گئیں۔ آب پاشی کی نہروں۔ گڑھوں باؤلیوں اور مچھروں کی پیدائش کے دوسرے مقامات پر ''پیرس گرین'' نالی دوا ڈالی گئی اور جہاں کہیں ممکن تھا ان گڑھوں وغیرہ کو پاٹ دیا گیا۔

نتائج

ان تدبیروں سے نہایت حوصلہ افزا نتائج حاصل ہوئے مہم کے بعد ان مواضعات میں (۲) سال سے (۱۲) سال کی عمر رکھنے والے لڑکوں کی جسمانی صحت کے متعلق جو اعداد و شمار ڈھائی سال کے دوران میں فراہم کئے گئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ طحالی امراض بہت کم ہوچکے ہیں انسدادی مہم سے پہلے امراض کے (۱۶٫۸۲) اور (۶۶٫۰۶) فی صد کے درمیان تھے لیکن مہم کے بعد یہ اعداد (۶٫۲۵) اور (۱۳٫۳۳) کے درمیان پائے گئے۔ طحالی امراض کی تحقیق کے لئے جن (۵۸) مریضوں کے خون کا امتحان کیا گیا ان میں سے صرف (۳) (یعنی ۵ فی صد سے کچھ زاید) مریضوں میں ملیریا کے جراثیم پائے گئے۔ اس کے علاوہ وہ بخار میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد بہت کچھ گھٹ گئی ہے۔ اموات کی شرح میں بھی نمائل کمی ہوئی۔ اس طرح دیہاتیوں کی عام صحت بہت بہتر ہوگئی ہے۔

افسر ملیریا کی سفارشات

اپنی رپورٹ میں رائچور کے ملیریا افسر نے اس حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ ملیریا کی اشاعت کے نقطہ نظر سے چاول کی کاشت کی بہ نسبت نیشکر کی کاشت کم نقصان پہنچاتی ہے۔ کیونکہ دو فصلوں کے درمیان نیشکر کی زمینات کو بالکل خشک کردیا جاتا ہے۔ انہوں نے سفارش کی ہے کہ ان مواضعات میں بھی چاول کے بجائے نیشکر کی کاشت کروائی جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ جب تک ملیریا کے جراثیم کی پیدایش ہی روکنے کا مناسب انتظام عمل میں نہ لایا جائے اس علاقہ میں زیر کاشت اراضی بڑھا دینے سے لازمی طور پر مرض میں بھی اضافہ ہوجائے گا۔

اسکیم کی توسیع

رائچور کے ملیریا افسر کی مذکورہ بالا سفارشات پر حکومت غور کررہی ہے۔ تاکہ گنگاوتی میں ملیریا کی انسدادی مہم کو جس کی مدت گزشتہ ماہ خورداد میں ختم ہوچکی ہے مزید پانچ سال کے لئے توسیع دی جائے تاکہ کام رکنے نہ پائے اور جو عمدہ نتائج اس وقت تک حاصل ہوئے ہیں ان میں اضافہ ہو۔

بہ سلسلہ صفحہ (۲۱)

غیر ضروری ٹریفک کو روکنے کی مہم

سررشتہ ریلوے کی جانب سے شائع شدہ اپیلوں کی اصل غایت یہی ہے کہ یہ غیر ضروری ٹریفک کسی نہ کسی صورت سے کم ہوجائے۔ اسی مقصد کے تحت کرایہ میں رعایتوں کو بند کردیا ہے۔ ایک ایسے سررشتہ کیلئے جس نے گزشتہ چند سالوں میں تفریحی سفروں۔ کرایہ میں رعایتوں اور دیگر ذرائع سے ٹریفک کو فروغ دینے کی لگاتار کوشش کی ہو یہ امر حد درجہ تکلیف دہ ہے کہ اب اسی ٹریفک کو کم کرنے کے لئے خاص پروپیگنڈا کرنا پڑے۔ ہر زمانہ میں ہر نوع کے حالات کے تحت قومی زندگی میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے۔ قومی مذاق بدلتا ہے۔ قومی ضروریات بدلتی ہیں۔ ان بدلتی ہوئی ضروریات کی سبیل کے لئے وسائل میں بھی مناسب رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔ اس وقت آپ کی قومی ضروریات اس کی متقاضی ہیں کہ نقل و حمل کے وسائل کو حتی الامکان ضروری ٹریفک کے لئے محفوظ کردیا جائے۔ اس میں ممکن ہے آپ کو تکلیف ہو۔ اس پالیسی کے قیود آپ کو ناگوار خاطر ہوں لیکن یہ ایثار کا وقت ہے۔ اس عارضی تکلیف کو گوارہ کیجئے اور ملکی ضروریات کی سبیل کے لئے انتظام میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ یہ آپ کا اور ہمارا دونوں کا قومی فرض ہے۔

انسداد بے رحمی بر جانوران

انجمن کی چھٹی سالانہ رپورٹ

هم اپنے دوستوں همدردوں اور خیر خواهوں سے دو باره اپیل کرتے هیں که وه همارے مقصد کو فراموش نه کریں جس کی خاطر هم عالگیر جنگ کے باوجود اپنی حسب بساط جد و جهد کررهے هیں کیونکه اس کام کو جاری رکھنا لازمی هے -

اوپر لکھی هوئی اپیل حیدرآباد کی انجمن انسداد بے رحمی بر جانوران کے اعزازی شریک معتمد نے سالانه رپورٹ بابته سنه ۱۳۵۰ف میں درج کی هے -

انجمن مذکور کا هسپتال

رپورٹ میں یه بھی لکھا هے که انجمن کے هسپتال واقع پل مسلم جنگ میں همدردانه کام جاری رها - سال زیر تبصره میں (۱۱۲۸۰) جانوروں کا علاج اور مرهم پٹی کی گئی حالانکه پیوسته سال جب که هسپتال مذکور قائم هوا تھا صرف (۳۴۳۶) جانوروں کو طبی امداد پهنچائی گئی تھی - (۶۴۶) جانوروں کو تو علاج کےلئے دواخانه هی میں رکھا گیا تھا - بقیه (۱۰۶۳۴) جانوروں کا بیرونی طور پر علاج کیا گیا روزانه اوسط (۳۰) رها - سنه ۱۳۴۹ف میں مفت علاج کیا جاتا تھا - لیکن سال زیر رپورٹ میں کمیٹی نے طے کیا که مالدار مالکوں سے معمولی سا معاوضه لیا جائے - یه تصفیه اس لئے کیا گیا که جنگ کے باعث چندوں کی مقدار کم هوگئی تھی -

عثمان گنج کا دواخانه

پل مسلم جنگ کے هسپتال کے علاوه عثمان گنج کے دواخانه میں بھی (۹۳۰۰) جانوروں کا علاج کیا گیا - یعنی روزانه اوسط (۲۵) تھا - رپورٹ میں لکھا هے که عثمان گنج میں روزانه جو جانور جمع هوتے هیں انهیں فوری طبی امداد پهنچانے میں اس دواخانه سے بڑی مدد ملی -

چالانات

(۳۴۴) لوگوں پر بے رحمی بر جانوران کے سلسله میں مقدمات چلائے گئے اور ان پر جرمانے عاید کئے گئے جنکی مجموعی مقدار (۳۹۱) روپے ۴ آنے تھی سرکاری رقمی امداد کو شامل کرتے هوئے سال زیر تبصره میں کل (۲۸۸) روپے ۹ آنے کلدار اور (۶۳۰۹) روپے ۱۰ آنے ۲ پائی حالی چنده جمع کیا گیا - اس سال انجمن کے کل (۴۷۱) ارکان تھے جن میں سے (۳۳) دوامی ارکان هیں -

اضلاع کی انجمنیں

اضلاع اورنگ آباد - ورنگل - رائچور - گلبرگه - نلگنڈه - بیڑ اور بیدر کی مقامی انجمنوں نے بھی اس سال علاج - پروپگنڈه اور بے رحمی کرنے والوں پر مقدمه چلانے کے سلسله میں تشفی بخش کام کیا - اورنگ آباد میں ایک ایس - پی - سی - اے (انجمن انسداد بے رحمی بر جانوران) دواخانه بھی قایم هے - اور محله نظام گنج میں ایک هسپتال کی تعمیر کی تجویز زیر غور هے - لوکل فنڈ کمیٹی نے سالانه (۶۰۰) روپیوں کی رقمی امداد منظور فرمائی - هسپتال کی عمارت کےلئے گوشاله کی کمیٹی نے بھی (۹۰۰) روپیوں کے عطیه کا وعده کیا هے - ضلع گلبرگه میں ایک ایس - پی - سی - اے بلڈنگ کی تعمیر تقریباً ختم هوچکی هے - یه عمارت فنڈ کی جانب سے تعمیر هورهی هے - یهاں بھی لوکل فنڈ کی مقامی کمیٹی نے انجمن کو (۶۰۰) روپے سالانه کی رقمی امداد منظور کی هے - نلگنڈه میں سرکاری امداد سے مقامی انجمن نے ایک هسپتال تعمیر کیا هے - رائچور میں گزشته سال ایک هسپتال کا افتتاح هوچکا هے - ورنگل میں انجمن کا ایک دواخانه موجود هے - اس سال جناب میر مجلس صاحب نے انجمن کو (۶۰۰) روپے عنایت کئے -

ممالک محروسہ میں باؤلیوں کی کھدوائی

سنہ ۱۳۴۹ف میں کیا ہوا کام

رپورٹ نظم و نسق محکمہ کندیدگی باؤلیات سرکارعالی بابت سنہ ۱۳۴۹ف سے واضح ہے کہ سال مذکور میں اس سررشتہ کی سرگرمیاں ضلع گلبرگہ کے تعلقات صرفخاص یعنی شوراپور - شاہ پور - اندولہ اور تعلقات دیوانی یعنی یادگیر و گلبرگہ نیز ضلع عثمان آباد کے تعلقات تلجا پور و پرینڈہ تک محدود رہیں - علاوہ ازیں تعلقات آشٹی و پاٹودہ (ضلع بیڑ) تلجا پور - ضلع ورنگل اور بھوم جاگیر واقع تعلقہ پرینڈہ ضلع عثمان آباد میں پانی کی قلت اور مرض نارو کا پتہ چلانے کے لئے تحقیقات کی گئیں -

کیا ہوا کام

اس محکمہ نے سال زیر رپورٹ میں (۲۶۵) جدید باؤلیاں کھدوائیں اور (۹۵) قدیم باؤلیوں کو ترمیم کے بعد جدید وضع کا بنا دیا - اس کام پر کل (۴۳۳۷۱۵) روپے ۶ - آنے ۷ پائی خرچ ہوئے - گزشتہ سال (۳۱۴) جدید و قدیم باؤلیوں کی تعمیر و ترمیم ہوئی تھی اور (۳۰۰۷۲۳) روپے ۵ آنے ۱ پائی خرچ کئے گئے تھے - محکمہ مذکور کے عملہ اور انتظامی امور پر (۱۷۲۸۴۹) روپے ۳ آنے ۹ پائی خرچ ہوئے اس طرح کل خرچ (۶۰۶۵۶۴) روپے ۱۰ آنے ۴ پائی رہا - اسی سال موازنہ میں اس محکمہ کے لئے ۵ لاکھ کے بجائے (۶۰۰۶۰۰) روپیوں کی رقم منظور کی گئی - اس طرح (۳۵) روپیہ ۵ آنے ۸ پائی کی معمولی سی بچت رہی -

باؤلیوں کی جملہ تعداد

سال زیر رپورٹ کے اختتام تک اس محکمہ کی جانب سے ضلع گلبرگہ میں کل (۱۴۳۱) جدید و قدیم باؤلیوں کی تعمیر یا ترمیم کی گئی - اس کام کے کل اخراجات (۱۵۵۴۲۹۵) روپے ۲ آنے ۵ پائی ہوئے - اسی طرح ضلع عثمان آباد میں (۳۷) باؤلیوں کے سلسلہ میں (۳۳۱۵۰) روپے ۷ آنے ۷ پائی خرچ ہوئے -

صدرالمہام بہادر عدالت نے ستائش فرمائی

رپورٹ میں درج ہے کہ تامل واڈی ضلع عثمان آباد میں جو پہلی باؤلی کھودی گئی ہے اس کی افتتاحی تقریب میں عالی جناب مولوی سید عبدالعزیز صاحب صدرالمہام عدالت نے اس محکمہ کی کارگزاری کی ستایش فرمائی - آپ نے اس موقع پر ارشاد کیا کہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں باؤلیوں کی تعمیر کی تجویز یا تو زیر غور ہے یا اسے معمولی پیمانہ پر عملی جامہ پہنایا جارہا ہے - اس کے برخلاف قلمروئے حیدرآباد میں یہ کام کامل مہارت کے ساتھ انجام پارہا ہے اور دیہات میں پانی کی فراہمی کا مسئلہ کامیابی کے ساتھ حل ہورہا ہے -

معزز ناظرین

اگر آپ کو "معلومات حیدرآباد" کے پرچے پابندی سے وصول نہ ہورہے ہوں تو براہ کرم ناظم صاحب محکمہ معلومات عامہ سرکارعالی - حیدرآباد - دکن - کو مطلع کیجئے اور اپنا پورا پتہ لکھئے -

تجارتی اور فصل واری اطلاعات

چاول گیہوں اور سرمائی روغنی تخموں کی فصلوں کے متعلق پیش قیاسیاں موسمی رپورٹ ممالک محروسہ سرکار عالی بابت ماہ مختتمہ ۱۲۔ جون سنہ ۱۹۴۲ع

جاری کردہ محکمہ اعداد و شمار

ہندوستان میں چاول کی فصل کے متعلق آخری عام یادداشت گیہوں کے متعلق تیسری پیش قیاسی اور روغنی تخموں مثلاً تل السی وغیرہ کے متعلق دوسری پیش قیاسی کی بناء پر حسب ذیل اعداد شائع کئے گئے ہیں جن کا تعلق سنہ ۱۹۴۱ع تا سنہ ۱۹۴۲ع کی فصلوں سے ہے ۔

چاول کی فصل ۔ چاول کے متعلق جو یاد داشت پیش کی گئی ہے وہ مختلف صوبہ جات اور ریاستوں کی رپوٹوں پر منحصر ہے ۔ ان صوبہ جات اور ریاستوں میں چاول کے کل زیر کاشت رقبہ کا (۹۷) فی صد حصہ واقع ہے ۔ یاد داشت میں ابتدائی اور آخری دونوں فصلوں کے زیر کاشت رقبہ اور حاصل پیداوار کے متعلق اعداد و شمار فراہم کئے گئے ہیں اس یاد داشت کی بموجب کل (۷۳۱۶۵۰۰۰) ایکڑ میں چاول کی کاشت ہوئی گزشتہ سال (۷۳۰۵۹۰۰۰) ایکڑ زیر کاشت تھے ۔ اس طرح (۱۰۶۰۰۰) ایکڑ کا اضافہ ہوا ۔ توقع ہے کہ اس سال (۲۵۰۶۷۰۰۰) ٹن چاول حاصل ہوگا حالانکہ گزشتہ سال صرف (۲۲۱۵۰۰۰۰) ٹن حاصل ہوئے تھے گویا (۱۵) فی صد اضافہ رہیگا ۔ ریاست حیدرآباد میں (۶۷۴۰۰۰) ایکڑ میں چاول کی کاشت ہوئی ۔ گزشتہ سال سال زیر کاشت رقبہ (۹۲۵۰۰۰) ایکڑ تھا ۔ توقع ہے کہ ۱۹۴۰ع - ۱۹۴۱ع کی حاصل پیداوار یعنی (۳۶۳۰۰۰) ٹن کے بجائے اس سال صرف (۱۰۷۰۰۰) ٹن چاول حاصل ہوگا ۔ زیر کاشت رقبہ اور مقدار میں اس کمی کا سبب یہ ہے کہ موسمی حالات موافق نہیں تھے ۔ توقع ہے کہ اس سال حاصل پیداوار کا اوسط معمول کا صرف (۳۱) فی صد رہے گا ۔ حالانکہ گزشتہ سال اوسط (۸۰) فی صد تھا ۔

گیہوں کے متعلق تیسری اور چوتھی پیش قیاسی

ہندوستان میں گیہوں کی فصل کے متعلق تیسری پیش قیاسی کے بموجب (سنہ ۱۹۴۱ع - ۱۹۴۲ع) کل (۳۳۵۴۳۰۰۰) ایکڑ میں گیہوں بویا گیا ۔ گزشتہ سال کا عدد (۳۴۱۱۰۰۰۰) ہے یعنی (۲) فی صد کمی ہوئی ۔ توقع ہے کہ (۹۹۴۸۰۰۰) ٹن گیہوں حاصل ہوگا ۔ جو گزشتہ سال کی مقدار یعنی (۱۰۲۶۵۰۰۰) ٹن سے بقدر (۳) فی صد کم ہے ۔ ریاست حیدرآباد میں گیہوں کی کاشت کے متعلق اعداد گزشتہ شمارہ میں دئے جاچکے ہیں ۔

چوتھی پیش قیاسی کی بموجب (۳۳۸۶۸۰۰۰) ایکڑ میں گیہوں کی کاشت ہوئی جس سے تخمیناً (۱۰۰۴۳۰۰۰) ٹن گیہوں حاصل ہوگی ۔ اس طرح رقبہ زیر کاشت میں (۲) فی صد اور حاصل پیداوار میں ایک فی صد کمی ہوگی ۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کے متعلق متناظر اعداد حسب ذیل ہیں ۔ رقبہ (۱۰۱۵۲۴۰۹) ایکڑ اور حاصل پیداوار (۱۲۶۷۴۲) ٹن ۔ اس طرح رقبہ میں (۳۰۱) فی صد اور پیداوار میں (۱۵۰۱۲۰) فی صد کمی ہوگی ۔ جس کا سبب غیر موافق موسمی حالات ہیں ۔

دوسری پیش قیاسی سرمائی روغنی تخم

تل ۔ السی وغیرہ کے متعلق دوسری پیش قیاسی بابتہ فصل (سنہ ۱۹۴۱ع تاسنہ ۱۹۴۲ع) کی بموجب تقریباً (۳۱۲۳۰۰۰) ایکڑ میں روغنی تخم کی کاشت ہوئی ۔ اس حساب میں صوبہ جات متحدہ ۔ صوبہ جات متوسط اور برار کی ملوان کاشت شامل نہیں کی گئی ۔ گزشتہ سال (۳۱۴۱۰۰۰) ایکڑ میں روغنی تخم بویا گیا تھا ۔ موسمی حالات موافق نہیں رہے ۔ بعض جگہ خشک سالی یا اولوں یا کیڑوں سے اس فصل کو نقصان پہنچا ۔ تل اور رائی کی فصلوں کی حالت اطمینان بخش بتلائی جاتی ہے ۔ السی کی فصل بھی کچھ بری نہیں ۔ ریاست حیدرآباد میں تل اور رائی کی کاشت (۶۰۰۰) ایکڑ میں کی گئی ۔ گزشتہ سال کا عدد (۱۰۰۰۰) ایکڑ ہے ۔ (۴۰۵۰۰) ایکڑ کے بجائے اس سال (۴۴۰۰۰) ایکڑ میں السی کی کاشت ہوئی ۔ یہ اعداد موسم سرما کی فصل سے متعلق ہیں ہر دو فصلوں کی حالت اطمینان بخش ہے ۔

ممالک محروسہ میں روئی کی فصل ۔ ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۱ ف (اپریل سنہ ۴۲ع)

ماہ خور داد کے اوائل میں تمام ریاست میں ہلکی بارش ہوئی ۔ موسم خشک اور گرم تھا ۔ آئندہ فصل کے لئے زمین تیار کی جارہی تھی ۔ اور ربیع کی فصل کی چنوائی ختم ہوچکی تھی ۔

پانچویں پیش قیاسی کے مطابق جو آخری پیش قیاسی ہے ریاست حیدرآباد میں (۳۲۸۳۳۹۱) ایکڑمیں روئی کی کاشت ہوئی ۔ اس کے برخلاف گزشتہ سال (۳۴۵۷۶۷۱) ایکڑ زیر کاشت تھے ۔ اندازہ ہے کہ اس سال (۵۴۰۴۱۷) گٹھے روئی حاصل ہوگی حالانکہ گزشتہ سال (۵۴۷۲۶۵) گٹھے روئی حاصل ہوئی تھی ۔ تجارتی اقسام کے اعتبار سے روئی کی پیداوار حسب ذیل رہے گی ۔ حیدرآباد امراس

(۲۹۵۲۴۰) گٹھے - حیدرآباد گودانی (۱۴۲۳۴۹) گٹھے رائچور کمپٹا اور اپ لینڈ (۳۰۶۶۱) گٹھے - ویسٹرن (۵۲۷۵۹) گٹھے ورنگل اور کوکناڈا (۱۹۴۰۸) گٹھے - توقع ہے کہ اس سال کے معمولی کی (۸۲) فی صد مقدار حاصل ہوگی - گزشتہ سال کی مقدار معمول کا (۷۸) فی صد تھی -

دبائے ہوے گٹھے

اس مہینہ میں (۴۰۵۷۶) گٹھے روئی دبائی گئی - گزشتہ (۵) سال کا اوسط عدد (۳۸۴۵۰) گٹھے ہے - ابتدائے موسم سے اس وقت تک کل (۳۳۳۲۷۶) گٹھے دبائے گئے - گزشتہ سال کا متناظر عدد (۴۰۵۷۶۲) ہے -

برآمد

ریل اور سڑک کے ذریعہ ماہ اردی بہشت میں کل (۱۳۳۴۴) گٹھے روئی باہر بھیجی گئی - گزشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۹۱۸۰۴) ہے - ابتدائے موسم سے اس وقت تک کل (۲۰۱۲۴۵) گٹھے باہر بھیجے گئے حالانکہ گزشتہ سال کا متناظر عدد (۳۵۸۰۶۰) گٹھے ہے -

کرنیوں میں کھپت

اس مہینہ میں ممالک محروسہ کی سوت اور پارچہ بافی کی کرنیوں میں (۲۷۶۸۳۹۹) پونڈ وزن یا (۶۹۲۱) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی - گزشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۲۱۰۸۴۰۰) پونڈ وزن یا (۵۲۷۱) گٹھے ہے - ابتدائے موسم سے اس وقت تک کل (۲۱۷۹۶۲۵۴) پونڈ وزن یا (۵۴۴۹۱) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی - گزشتہ سال کا متناظر عدد (۱۸۸۵۲۱۶۱) پونڈ وزن یا (۴۷۱۳۰) گٹھے ہے -

بازاری نرخ

ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۱ف میں حیدرآبادی روئی کی بعض اہم اقسام کے نرخ حسب ذیل تھے - کپاس کا کھلتا بھاؤ فی پلہ (۱۴۰) سیر (۱۴) روپے (۳) آنے اور (۲۸) روپے (۴) آنے اور آخری بھاؤ (۱۴) روپے (۱۰) آنے اور (۲۸) روپے (۱۵) آنے کے درمیان رہا گزشتہ سال کا آخری بھاؤ (۱۶) روپے (۱۰) آنے اور (۳۱) روپے (۸) آنے کے درمیان تھا - بغیر بنولے والی روئی کا کھلتا بھاؤ فی پلہ (۳۸) روپے (۸) آنے اور (۶۰) روپے (۲) آنے کے درمیان اور آخری بھاؤ (۳۸) روپے (۱۱) آنے اور (۵۹) روپے (۲) آنے کے درمیان رہا - گزشتہ سال بغیر بنولے والی روئی کی تین اقسام جریلہ لوکل اور بینی کے نرخ علی الترتیب (۴۴) روپے (۱۵) آنے (۴۴) روپے (۱) آنہ اور (۸۸) روپے (۱۲) آنے تھے -

فصل واری رپورٹ بابتہ ماہ مختتمہ ۱۲ - جون سنہ ۴۲ع

اس مہینہ میں موسم زیادہ تر خشک وگرم رہا - ریاست کے بعض مقامات میں چند حصے بارش بھی ہوئی - البتہ اواخر ماہ میں ضلع رائچور کے چند مقامات میں اچھی بارش ہوئی - چنانچہ تعلقہ سندھنور میں (۲۰۲۶) انچ - تعلقہ رائچور میں (۲۰۹۵) انچ - تعلقہ مانوی میں (۳۰۰۷) انچ اور تعلقہ عالم پور میں (۳۰۸) انچ بارش ہوئی - ۱۱ - جون تک بارش کا مجموعی اوسط حسب ذیل تھا - تلنگانہ (۴۸) حصے - مرہٹواڑی (۵۸) حصے - ممالک محروسہ سرکار عالی (۵۳) حصے - گزشتہ سال اس تاریخ پر بارش کا اوسط (۱۰۲۱) انچ تھا -

فصلیں - نئے شکر کی فصل بڑھ رہی تھی - تابی کی فصل کاٹی جاچکی تھی - اور آئندہ فصل کے لئے زمین تیار کی جارہی تھی - اضلاع محبوب نگر اور رائچور کے بعض علاقوں میں خریف کی کاشت شروع کی گئی تھی -

مویشی - مویشی کے لئے اکثر اضلاع میں کافی پانی دستیاب نہ ہوسکا - دوسرے اضلاع کے منجملہ اضلاع ورنگل - کریم نگر - اورنگ آباد - رائچور - اور نلگنڈہ میں چارہ کی قلت محسوس کی گئی -

اجناس کے نرخ

ماہ زیر تبصرہ میں گیہوں چاول اور جوار کی چلر فروشی کے نرخ حسب ذیل تھے - گیہوں ۴¼ سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ چاول ۴½ سیر جوار ۱۳¾ سیر - گذشتہ سال اسی زمانہ میں حسب ذیل نرخ تھے - گیہوں ۶½ سیر چاول ۶ سیر - جوار ۱۴ سیر -

جائنٹ اسٹاک کمپنیاں

ماہ تیر سنہ ۱۳۵۱ف میں ''قانون کمپنی'' حیدرآباد کے تحت دس لاکھ کے سرمایہ سے ''حیدرآباد اسٹارچ پروڈکٹس لیمٹیڈ'' کی رجسٹری عمل میں آئی - یہ کمپنی نشاستہ (اسٹارچ) گلوکوز - شکر الکحل اور دوسرے ضمنی کیمیائی اشیاء کی تیاری کے لئے قایم ہوئی ہے -

اضلاع کی خبریں

حال ھی میں ضلع کانفرنسوں کے آغاز سے دستوری اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں پہلا قدم اٹھایا گیا ھے ۔ ان کانفرنسوں سے اور فوائد کے من جملہ سب سے بڑا فائدہ یہ ھے کہ اپنی قوم سازی سرگرمیوں کی ترقی کی رفتار سے عوام کو باخبر رکھنے اور غلط فہمیوں اور شکوک کو رفع کرنے کا ذریعہ حکومت کو دستیاب ہوگیا ۔

نلگنڈہ ۔ نلگنڈہ کی ضلع کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے نواب غوث یار جنگ بہادر صوبہ دار میدک نے جو تقریر فرمائی اسے ہم بطور مثال پیش کرسکتے ھیں ۔ اس تقریر کے بیشتر حصہ میں حکومت کی ایسی کارروائیاں بیان کی گئیں جو ضلع مذکور میں سنہ ۱۳۵۰ف میں عمل میں لائی گئیں ۔ خاصکر قحط کے امدادی کام ۔ محصول مالگزاری کی معافی ۔ آبپاشی سڑکوں کی تعمیر ۔ فراھمی آب ۔ تعلیمات اور تحریک امداد باھمی کا ذکر کیا گیا ۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا کہ جب حکومت کو اس بات کا علم ہوا کہ چارہ کی قلت کے باعث کاشتکار اور ان کے جانور پریشان ھیں تو چارہ کی خریدی کے لئے فوراً نقد تقاوی دی گئی ۔ علاوہ ازین ضلع میں چارہ مقامات پر گھانس کے ڈپو قایم کئے گئے ۔ جہاں سے (۱۳۲۴۱۴) پونڈ گھانس بطور تقاوی کے کاشتکاروں کو تقسیم کی گئی ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مویشیوں کی بڑی تعداد بچالی جاسکی ۔ ساتھ ھی حکومت نے اس ضلع کو قحط سے محفوظ رکھنے کی کوششیں جاری رکھیں ۔ کیونکہ ضلع نلگنڈہ بھی ملک سرکار عالی کے ”رقبہ قحط“ میں داخل ھے ۔ چنانچہ ڈنڈی پراجکٹ تکمیل پانے کے بعد (۳۹۰۰۰) ایکڑ زمین سیراب ہوسکے گی ۔ توقع ھے کہ (۲) سال کے اندر (۱۶۰۰۰) ایکڑ سیراب ہونے لگیں گے ۔ اس پراجکٹ کی تعمیر پر تخمیناً (۳۶) لاکھ روپے صرف ہونگے ۔ اور یہ پوری رقم حکومت کے قحط کے فنڈ سے ادا کیجائیگی ۔ اس پراجکٹ کے ماتحت رقبہ میں حکومت جملہ (۵۰) میل طویل سڑکیں تعمیر کررھی ھے تا کہ کاشتکاروں کو زرعی پیداوار مارکٹ تک پہنچانے میں سہولت ہو ۔ علاوہ ازیں سنہ ۱۳۴۷ف میں پنڈری پاکلہ پراجکٹ تکمیل پاچکا ھے ۔ جس کے تحت (۵۰۰۰) ایکڑ سیراب ہورھے ھیں ۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے واضح کیا کہ اس ضلع میں فراھمی آب کا مسئلہ نہایت نازک ہونے کے باعث حکومت نے (۴) لاکھ کے مصارف سے باؤلیوں اور تالابوں کی تعمیر و ترمیم کی ھے ۔ اس طرح مزید (۲۹۰۰۰) ایکڑ اراضی کی کاشت ممکن ہوگئی ۔ سب سے بڑی بات یہ ھے کہ گزشتہ سال حکومت نے محاصل مالگزاری میں سے جس کی کل مقدار (۳۵,۳۸,۲۹۸) روپے تھے ۔ (۸,۵۰,۵۸۴) روپے معاف کئے اور (۱۷۰۰۰) روپے بطور تقاوی کاشتکاروں میں تقسیم کئے ھیں ۔

اس ضلع میں کل (۵۲۴) میل طویل پختہ سڑکیں ھیں حال ھی میں پدامنگل سے پلا شورم تک جو ایک مشہور جاترا کا مقام ھے ایک لاکھ کے مصارف سے سڑک تعمیر کی گئی ۔

اس سال شعبہ تعلیمات میں بھی ترقی ہوئی ۔ صوبہ دار صاحب نے انکشاف فرمایا کہ اس وقت لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ضلع مذکور میں (۴۲۳) مدرسے ھیں ۔ سنہ ۱۳۵۰ف میں سررشتہ لوکلفنڈ نے (۳,۴۲,۷۰۰) روپیوں کی رقم منظور کی تاکہ مختلف مواضعات میں مدرسے اور بازی گاھیں تعمیر کی جائیں موجودہ اسکیم کا تعلق لڑکوں کے (۴۷) مدارس اور لڑکیوں کے (۲۰) مدارس سے ھے ۔

ضلع نلگنڈہ میں سررشتہ امداد باھمی کی سرگرمیاں بھی ترقی پر رھیں ۔ چنانچہ اس وقت امداد باھمی کے تین بنک اور (۳۰۸) انجمنیں ھیں جن میں سے (۲۲) گزشتہ سال قایم ہوئی تھیں ۔ اراکین کی تعداد (۸۸۸۸) ھے اور ان کا مشترکہ سرمایہ (۶) لاکھ سے (۱۲) لاکھ ہوگیا ھے ۔

ناندیڑ

مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار میدک نے ناندیڑ کی ضلع کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے سنہ ۱۳۵۰ف میں ضلع مذکور کی ہمہ جہتی ترقی کا ذکر کیا ۔ چنانچہ مدرسوں کے لئے عمارتوں کی تعمیر لوکلفنڈ کے کام سڑکوں کی تعمیر ۔ آب پاشی ۔ اور طبی امداد کی فراھمی کے سلسلہ میں بہت کچھ کام ہوا ھے ۔ خاص طور پر مدرسوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ۔ چنانچہ لڑکوں اور لڑکیوں کے سرکاری و خانگی مدارس کی تعداد (۳۵۳) ہوگئی ھے ۔ اس میں سے (۳۷) لڑکیوں کے مدرسے ھیں اور (۴۳) خانگی مدرسے ۔

ہم خود اس کی تیاری میں مدد دیتے ہیں ۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتنا عمدہ صابون ہے ۔
میں کیمیا داں ہوں اور سن لائٹ فیکٹری کے تجربہ خانہ میں
کام کرتا ہوں میرے ذمے یہ کام ہے کہ اس صابون کی
ٹکیا کے متعلق جو کارخانے سے باہر بھیجی جائے اس بات کا اطمینان
کرلوں کہ اس میں سن لائٹ کی خوبیاں موجود ہیں ۔ دن بھر میں
نہایت احتیاط کے ساتھ ان نباتی تیلوں جن سے یہ صابون
بنایا جاتا ہے نیز تیاری کے ہر مرحلہ خود میں صابون کے اجزاء
تحلیلی امتحان کرتا ہوں اس لئے شاید کسی اور کو ہندوستان کے
عوام سے یہ کہنے کا مجھ سے زیادہ حق نہیں کہ سن لائٹ صابون
نہایت خالص ۔ نفیس اور میل کاٹنے والا صابون ہے ۔
SUNLIGHT SOAP
SUNLIGHT SOAP
SUNLIGHT SOAP
سن لائٹ صابون
S. 47-133
LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

مجلہ معلومات حیدرآباد

جلد ۲ — مہر سنہ ۱۳۵۱ف ۔ اگسٹ سنہ ۱۹۴۲ع — شمارہ ۱۱

احوال واخبار

مجلس مدافعت ۔ گزشتہ ماہ جنوری میں سنگا پور کے سقوط کیوجہ سے موجودہ جنگ کے خطرات کوعوام زیادہ شدت سے محسوس کرنے لگے اور اسی احساس کی بنا پریہ خیال پیدا ہوا کہ مشترکہ خطرات کے مدنظر سیاسی اختلافات کو ملتوی کردیا جائے چنانچہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے جو ایک دوسرے کے سیاسی مدمقابل تھے اپنے اس خیال کو مشترکہ بیان کی صورت میں ظاہر کیا اور بہت وسیع دائرے میں اس کا خیرمقدم کیا گیا ۔ منجملہ اورچیزوں کے قائدین نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ سرکاری اور غیرسرکاری اشخاص پرمشتمل ایک شہری دفاعی مجلس قائم کی جائے اور اس کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے پر بھی رضامندی ظاہر کی ۔ حکومت سرکار عالی نے اس تحریک کا مخلصانہ خیرمقدم کرتے ہوئے فضائی حملوں سے حفاظت اور شہری دفاع کی تدابیر سے دستخط کنندوں اور دوسرے قومی کارکنوں کازیادہ سے زیادہ قریبی تعلق قایم کرنے کی درخواست سے فائدہ اٹھانے پرآمادگی ظاہر کی اور اس جذبۂ ہمکاری کوزیادہ منظم صورت میں روبہ عمل لانے کا تصفیہ کیا چنانچہ مجلس مدافعت حیدرآباد کی تشکیل اور اس میں (۳۵) سر برآوردہ غیر سرکاری ارکان کا تقرر کرکے یہ فیصلہ روبہ عمل لایاگیا ہے یہ ارکان ممالک محروسہ کی تمام اقوام اور جماعتوں سے منتخب کئے گئے ہیں اور مختلف مکاتیب خیال کے نمائندے ہیں ۔

اس جدید مجلس کاپہلا جلسہ گزشتہ ماہ منعقد ہوا تھا اور اس میں شرکت کرنے والوں نے یہ ثابت کردیا کہ ممالک محروسہ میں شہری دفاع اور فضائی حملوں سے تحفظ کے جو متعدد مسائل درپیش ہیں ان کے متعلق یکجا غور وفکر اور تبادلۂ خیال کے لئے یہ مجلس حکومت اور نمائندگان عوام دونوں کے واسطے کس قدر مفید ہے ۔

ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ جب تک جنگ جاری ہے یہ مجلس ممالک محروسہ کے داخلی دفاع کو ترقی دینے اور مستحکم کرنے اور سیاسی اور دوسری نوعیت کی رقابتوں کودور کرنے میں نمایاں حصہ لے سکے گی اس کے علاوہ اس طرح حکومت اور عوام کے نمائندوں کے درمیان اور خود نمائندوں کے مابین جوقریبی تر روابط پیدا ہوں گے اور مجلس کے امور اور مسائل نظم ونسق کا جو تجربہ حاصل ہوگا ۔ اس کی وجہ سے آئندہ نہ صرف دستوری اصلاحات کی اسکیم کے تحت قایم ہونے والی مشورتی مجالس کا کاروبار انجام دینے کے لئے غیرسرکاری اشخاص اور سرکاری ملازمین دونوں کی مفید تربیت ہوجائے گی بلکہ مباحثہ اور مذاکرہ کے بعد مختلف نقطہ ہائے نظر میں اتفاق پیدا کرنے میں بھی سہولت ہوگی ۔ توقع ہے کہ اس مجلس کے ذریعہ ایک زیادہ دیرپا کام انجام پائے گا اور یہ کام جذبہ مفاہمت کے تحت مشترکہ مشورہ کے طریقہ کی ترویج ہے ۔

عدم یکسانی ۔ غالباً عام طور سے اس کا علم نہیں ہے کہ کل ہند مجلس طبی نے جامعہ عثمانیہ کی طبی اسناد کو اب تک تسلیم نہیں کیا ہے ۔ جس کی وجہ سے ان اسناد کو حاصل کرنے والے ایسے طیلسانین کو جو برطانوی ہند میں کاروبار کرنا یا اعلی تعلیم حاصل کرنا چاہیں غیرمعمولی مشکلات اور غیرضروری اخراجات کا سامنا ہوتا ہے ۔ حیدرآباد کے بارے میں یہ فرق روا رکھنے کے کیا اسباب ہیں ان کا ہمیں علم نہیں لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ برطانوی جامعات جو کہ اس خصوص میں معیار قایم کرتی ہیں مدت ہوئی ان اسناد کو تسلیم کرچکی ہیں ۔ غالباً ان سناد کو تسلیم نہ کرنے کی واحد وجہ یہ ہو کہ طبی تعلیم کے معیار کا تعین کرنے اور مقامی کلیہ طبیہ میں دی جانے والی تربیت کی نوعیت کا اندازہ لگانے کے لئے کل ہند مجلس طبی کی جانب سے ابتک رسمی معائنہ نہیں ہوا تھا ۔ لیکن گزشتہ ماہ انڈین میڈیکل سرویس کے ڈائرکٹر جنرل سرگورڈن جولی، ڈاکٹر بی ۔ سی ۔ راے کل ہند مجلس طبی کے صدر، اور آراکین کے ساتھ جب حیدرآباد آئے تو یہ رسم بھی انجام پاگئی ۔ چنانچہ اب ہمیں یقین ہے کہ عدم یکسانی کی موجودہ صورت بہت جلد رفع ہوجائے گی اور جامعہ عثمانیہ کی طبی اسناد کو دوسری ہندوستانی جامعات کی مماثل اسناد کے مساوی قرار دیا جائے گا ۔

رپورٹ ہائے نظم ونسق ۔ گزشتہ ماہ محکمہ واری نظم ونسق کی تین رپورٹیں بابت سنہ ۱۳۴۹ف شائع ہوئیں ۔ یہ رپورٹیں فیکٹریز اینڈ بائلرز انسپکشن ڈپارٹمنٹ، لوکل فنڈس ڈپارٹمنٹ اور کورٹ آف وارڈز ڈپارٹمنٹ سے متعلق ہیں ۔ پہلی رپورٹ میں ممالک

محروسہ میں بہ دوران سال کارخانوں میں کام جاری رہنے کے متعلق معلومات موجود ہیں - یہ سال موجودہ جنگ کا پہلا سال تھا اوراس سال موسمی اورمدامی کارخانوں کی تعداد (۵۹۵) سے اضافہ ہوکر (۶۱۰) ہوگئی اوراسی تناسب سے کارکنوں کی تعداد کے روزانہ اوسط میں بھی اضافہ ہوا - گزشتہ سال یہہ تعداد (۳۴۳۶۲) تھی جو اضافہ ہوکر (۳۵،۹۷۵) ہوگئی - تاہم اس سال کے دوران میں دراصل صرف (۴۵۹) کارخانے کام کرتے رہے جن میں سے (۶۷) مدامی تھے اور (۳۹۲) موسمی تھے - (۳۷۷) موسمی کارخانوں کا تعلق صنعت کپاس سے تھا دوسرے کارخانوں میں زیادہ اہم چاول کی (۹۴) گرنیاں ہیں جنمیں سے تقریباً نصف میدک میں ہیں اورباقی ماندہ میں سے نظام آباد میں نو، ورنگل میں سات ، اورکریم نگر نلگنڈہ اور محبوب نگر میں تین تین -

ان کار خانوں میں جوبچے ملازم رکھے گئے ان کی تعداد (۱۰۶۵) تھی اور عورتوں کی تعداد (۱۱۱۰۳) تھی لیکن عورتیں رات کو کام نہ کرتی تھیں - اس رپورٹ میں جو دوسری تفصیلات ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مزدوروں کی صحت بہ دوران سال قابل اطمینان رہی اور صرف تین مہلک حادثوں کا اندراج ہوا - ان میں سے دو حادثوں کاشکار ہونے والے مزدوروں کے بچوں کومعاوضہ دیاگیا حالانکہ قانون معاوضہ مزدوران جو قانون گزارہ زچگان کے ساتھ اسی سال منظور کیا گیا تھا اس وقت تک نافذ نہیں ہوا تھا -

محکمہ لوکلفنڈ قصبات و مواضعات میں آبرسانی ، حفظان صحت ، وسائل نقل و حمل ، تفریح گاہوں ، اور غلے کے لئے مارکٹوں جیسی بلدی ضروریات حفظان صحت کے جدید اصولوں کے مطابق فراہم کرنے کے پروگرام پر کاربند رہا - اضلاع میں آبرسانی اور ڈرینج کی اسکیموں پر (۶۹۶،۶۳،۷) روپے صرف ہوئے - (۱۶،۹۰،۰۰۰) روپے کی لاگت سے ورنگل میں آبرسانی اور پانی کی نکاسی کے انتظامات کی اس سال تکمیل ہوئی - اورگلبرگہ اورنظام آباد میں بھی ان انتظامات کا سلسلہ جاری رہا - مختلف قصبات میں تین لاکھ روپے سے زیادہ رقم صرف کرکے سڑکیں بنائی گئیں - اور لاتور ، ناندیڑ ، گلبرگہ ، سیلو ، جالنہ اور کھمم میں غلہ اور کپاس کے مارکٹ ، آگ اورچوہوں سے محفوظ رہنے والے گودام ، اور خرید و فروخت کے لئے مرکز تعمیر کئے گئے - ان کے علاوہ دوسرے (۲۹) اہم مقامات کی پیمایش کرکے آبرسانی اور ڈرینج کے مصارف کے تخمینے مرتب کئے گئے جن کی مجموعی مقدار (۱،۷۴) ملین روپے ہے - اس کے ساتھ ہی قصبات کی آرایش اور خطہ واری نظام کار کی اسکیموں کے مطابق جدید حصوں کی درستی اور وسعت کا کام بھی ایک درجن سے زیادہ مقامات میں جاری رہا اور متعدد جاگیروں اور سمستانوں میں بھی آرائش قصبات کی تدبیریں اختیار کی گئیں - محکمہ مذکور نے ضلع کریم نگر میں جوبلی نگر اور ضلع نظام آباد میں اکبر نگر جدید طرز کے دو مواضعات بھی آباد کئے جن کے مصارف کی پابجائی جوبلی فنڈ اور جنرل لوکلفنڈ سے کی گئی - ممالک محروسہ کے تمام ایسے مواضعات میں جن کی آبادی ایک ہزار یا اس سے زیادہ ہے تحتانی مدارس کی عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے لوکلفنڈ کے پانچ سالہ لائحہ عمل کے تحت ورنگل میں کام شروع کیاگیا اور (۴،۵۵۴) لاکھ روپے کے مصارف سے لڑکوں کے لئے (۴۷۸) مدارس اور لڑکیوں کے لئے (۱۲۰) مدارس تعمیر کئے جائیں گے -

محکمہ کورٹ آف وارڈز نے بھی ٹھوس کام انجام دیا - اس سال کے اختتام پر شیوراج اسٹیٹ واگزاشت کی گئی جو ساڑھے تین سال سے زیر انتظام تھی - اس دوران میں اس علاقہ کو جدید طرز کے مطابق بنانے اور دوسری اصلاحات کرنے کا کام جاری رہا - سمستان پالونچہ کو جدید طرز کے مطابق بنانے میں بھی کافی کامیابی ہوئی اور صدراعظم بہادر باب حکومت نے پالونچہ کے نئے مستقر کے افتتاح کی رسم انجام دی اسی طرح ونپرتی میں ذرایع آب پاشی کی بحالی کا کام جاری ہے اور تعلیم کی اشاعت اور صحت عامہ کے تحفظ کے ضمن میں کافی ترقی ہوئی - اس سال کے دوران میں جملہ (۵۱) علاقے محکمہ ہذا کے زیر نگرانی رہے -

فوجیوں کے واسطے کرسمس کے تحفے بھیجنے کی اپیل

لیڈی کلاڈگڈنی اور علیا حضرت شہزادی برار نے حیدرآباد اور برطانوی انتظام کے ماتحت علاقوں کے باشندوں کی جانب سے سمندر پار اور برطانوی ہند کے محاذوں پر خدمت انجام دینے والے فوجیوں کے واسطے کرسمس اور سال نو کے تحفے بھیجنے کے لئے پھر مشترکہ اپیل کی ہے ۔

کرسمس و سال نو قریب آرہا ہے اس موقع پر جب کہ ساری دنیا کے لوگ ایک دوسرے کو یاد کرتے اور تحفے بھیجا کرتے ہیں ' ہمیں ان لوگوں کا خیال آرہا ہے جو اپنے وطن اور خاندان سے دور ہماری حفاظت کے لئے ہر چیز قربان کرکے اپنی زندگی خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں تاکہ انسانیت ایک ایسی دنیا میں زندگی بسر کرے جو مجبوری چیرہ دستی سے پاک ہو ۔

چنانچہ مشرق وسطی ۔ عراق ۔ ایران اور ہندوستان کے محاذ ہائے جنگ میں خدمت انجام دینے والے ہر ایک سپاہی کے لئے ہندوستان سے تحفے روانہ کرنے کی غرض سے ایک کل ہند اسکیم مرتب کی گئی ہے اس اسکیم کے مطابق علیحدہ علیحدہ ڈبے تیار کئے جائیں گے جن میں سپاہیوں کے لئے تحفے رکھے جائیں گے ۔

''ہم سب لوگوں سے اپیل کرتی ہیں کہ وہ اس کرسمس و سال نو فنڈ میں چندہ دیں ۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہماری اس اپیل سے بہتوں کے دل متاثر ہونگے آپ کی فوری توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ ۔ ستمبر تک یہ تحفے حیدرآباد سے روانہ کردینا ضروری ہے''۔

توقع ہے کہ (۲۲۰۰) ڈبے روانہ کئے جائیں گے جن میں (۶۶۰۰) اشخاص کے لئے تحفے ہونگے ۔

دس روپے سے کم چندہ دینے والوں سے عرض ہے کہ وہ اپنے دوستوں کی شرکت سے دس روپے کی تکمیل کرلیں ۔

عطا کنندوں سے یہ درخواست ہے کہ دس روپے کے ہر ایک عطیہ کے ساتھ ہی اپنا نام اور پتہ بھی ایک پرچہ پر تحریر کریں جو ۴×۶ انچ سے بڑا نہ ہو ۔ کمیٹی اس پرچہ کو تقریباً اسی ناپ کے ایک کارڈ پر چسپاں کردیگی اور عطا کنندوں کی جانب سے کئی زبانوں میں بہترین تمناؤں اور ستایش کا پیغام وصول کنندوں تک پہنچانے کی غرض سے ہر ڈبے میں ایک ایک کارڈ رکھ دیاجائے گا ۔ یوں تو کسی کاغذ پر بھی نام اور پتہ لکھاجاسکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے خاص طبع شدہ پرچے بھی بنکوں ' بڑی فرموں اور سینماؤغیرہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں ۔

مندرجہ ذیل میں سے کسی پتہ پر چندہ ارسال کیا جائے جس کی وصولی کی رسید دی جائے گی ۔

خازن اعزازی ''سرمایۂ تحفہ ہائے کرسمس و سال نو سنہ ۱۹۴۲ع'' عارضی دفتر ۔ بیرون دفتر فینانس ۔ سیف آباد روڈ ۔ حیدرآباد ۔ یا ۔ خازن اعزازی صلیب احمر ۔ کے ۔ ای ۔ ایم ھاسپٹل ۔ سکندر آباد ۔

صنعتی مساعی جنگ

ماہ مئی میں مجموعی پیداوار کی انتہائی مقدار

تربیتی اسکیم کی ترقی

ممالک محروسہ سرکارعالی کی صنعتی مساعی جنگ کے متعلق سرکاری طور سے جو ماہانہ اعداد شائع کئے گئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مئی کے مہینے میں بھی مجموعی پیداوار میں اضافہ کی وہ شرح برقرار رکھی گئی جو سابقہ دو ماہ میں نمایاں ہوئی تھی - فوجی ضروریات کی چیزوں کی تیاری میں تو خاص کر اضافہ ہوا اور سابقہ اعداد کے مقابلہ میں اس ماہ نیا ریکارڈ قایم ہوگیا اس کے ساتھ ہی دوسرے شعبوں میں بھی قابل اطمینان ترقی ہوئی جن میں کاریگروں کی تربیت بھی شامل ہے - گزشتہ چند ماہ کے مقابلہ میں اگرچہ کہ جنگی کاموں کی مدات کم تھیں تاہم جو کام انجام دیا جارہا ہے اور آئندہ جن کاموں کے انجام دئے جانے کا امکان ہے اس کے مدنظر یہ خیال ہے کہ اگر ضروری اشیاء فراہم ہوسکیں تو آئندہ چند ماہ تک پوری رفتار سے کام جاری رہے گا -

بیشترین مقدار پیدا وار

بدوران ماہ زیر تبصرہ ایک متعلقہ شعبہ نے (۳۳۰۰۰) مجموعی اشیاء میں سے (۲۹) اقسام پر مشتمل (۳۲۳۵۹) اشیاء تیار کیں اور متعدد اقسام کی (۶۸۴۶۶۳) اشیاء جن کا ٹھیکہ لیا جاچکا ہے زیر تکمیل ہیں - اس کے علاوہ اس مہینہ میں تین اقسام پرمشتمل (۲۱۹۰۰) اشیاء کی فراہمی کے لئے فرمائشیں بھی وصول کی گئیں اور چھ اقسام کی مزید (۱۰۰۵۱۶) اشیاء کی فراہمی کے بارے میں گفت وشنید ہورہی ہے - اس مہینہ کے دوران میں (۳۲۳۵۹) اجزا کی تیاری تمام سابقہ اعداد کا لحاظ کرتے ہوے بیش ترین ہے اور اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ چند اشیاء کی تیاری اور نگرانی اطمینان بخش طریقہ پر جاری رہی -

یومیہ پیداوار

گزشتہ سات ماہ کے عرصہ میں یومیہ پیداوار کا تجزیہ کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سال نومبر کے مہینہ میں کل (۲۴۰۵۶) اشیاء تیار کی گئیں اور یومیہ اوسط (۹۶۲) تھا - لیکن مئی کے مہینہ میں یہ تعداد (۳۲۳۵۹) اشیاء تک بڑھ گئی اور یومیہ اوسط (۱۲۹۸) اشیاء رہا - اس سے قبل بیش ترین مقدار پیداوار اس سال فروری میں حاصل کی گئی تھی - کیونکہ اس مہینہ میں (۳۱۰۷۵) اشیاء تیار ہوئیں اور یومیہ اوسط (۱۳۷۳) اشیاء تھا -

مذکورۂ بالا تین ماہ یعنی نومبر سنہ ۱۹۴۱ع - فروری سنہ ۱۹۴۲ع اور مئی سنہ ۱۹۴۲ع میں ایام کار علی الترتیب ۲۵-۲۳ اور ۲۵ تھے - مئی کے مہینہ میں ایک کارخانہ میں جنگی اشیاء تیار کرنے کے لئے (۵۵۸۸۰) شخصی گھنٹے کام ہوا - اس کے برعکس گزشتہ ماہ میں (۴۸۷۹۷) شخصی گھنٹے کام ہوا تھا - ایک اور کارخانہ میں شخصی گھنٹوں کے (۲۴۰۱۱) سے (۲۳۳۴۸) ہوجانے کے باعث برائے نام کمی واقع ہوئی - ضروری مشینوں کی فراہمی اور عملہ میں اضافہ کے اعتبار سے بھی اس مہینہ میں اطمینان بخش ترقی ہوئی -

دیگر مصنوعات

اس ماہ کے دوران میں ایک اور شعبہ نے آہنی اور فولادی اشیاء ، پارچہ جات ، ملبوسات ، خیمہ جات اور دوسری متفرق چیزیں فراہم کیں جو سرکاری کارخانوں یا خانگی صنعتی اداروں میں تیار کی گئی تھیں ان اشیاء کی مجموعی قیمت (۷۰۵۹۳۲۲) روپے تھی جو گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں اوسطاً (۲۸) فی صد اضافہ ظاہر کرتی ہے آہنی اور فولادی مصنوعات میں ۳۲۰۵ فی صد پارچہ جات میں (۱۶) فی صد اور ملبوسات میں (۲۰) فی صد اضافہ ہوا - ایک سرکاری ادارہ نے سات اقسام کے (۱۶۸۷۵) اجزاء تیار کئے اور دوسرے نے آٹھ اقسام کے (۵۰۰) اجزا - ان دونوں اداروں نے اس مہینہ جو اشیاء تیار کیں ان کی مجموعی قیمت (۳۶۹۲۹) روپے تھی - اس کے علاوہ چاقو بنانے والے سرکاری کارخانہ میں (۲۶۲۵۰) چاقو تیار ہوئے - اور اس طرح کارخانہ کے تیار کردہ چاقوؤں کی مجموعی تعداد (۲۱۳۲۵۰) ہوگئی - ان چاقوؤں کی مجموعی قیمت (۳۷۴۹۳۸) روپے ہے اور کارخانہ نے جملہ (۴۰۵) لاکھ روپے کی فرمائشات حاصل کیں -

شعبہ پارچہ جات

اس ماہ کے دوران میں (۳۱۳۰) گروس لوہے کے قلعی دار بٹن (۵۰۰) گروس چھلے (۳۲۸۰۰۰) روپے مجموعی قیمت کے مختلف قسم کے پارچہ جات (۸۰۰۰۷) عدد ملبوسات جنکی مجموعی قیمت (۷۵۰۵۳) روپے تھی ' اور (۳۶۲۵۰۰) سگریٹ بھی فراہم کئے گئے -

تربیتی اسکیم

زیر تبصرہ مہینہ کے ابتدائی ایام میں (۲۱۲) ڈرائیور میکانک ایک تربیتی ادارہ میں تربیت پارہے تھے جو اس غرض سے خاص طور پر قایم کیا گیا ہے - اس مہینہ میں (۱۱۷) نئے امیدوار داخل کئے گئے اور (۷۷) نے کامیابی سے اپنی تربیت کی تکمیل کی - اس عرصہ میں فوجی ڈرائیورنگ اسکول میں موٹر ڈرائیوروں کے ایک ہندوستانی دستہ کے کار آموزوں کو تربیت دینے کے لئے محکمہ شارعی نقل وحمل کے ملازمین میں سے (۵۶) ڈرائیور ملازم رکھے گئے - فن دان فوجی دستوں اور ریلوے کے فوجی دستوں

کے لئے امیدواروں کے داخلہ کا سلسلہ مئی کے مہینہ میں بھی جاری رہا - چنانچہ اس ماہ کے اختتام تک (۹۶۰۰) امیدواروں میں سے (۱۱۰۷) امیدوار داخل کئے گئے - ہندوستانی فضائیہ کے واسطے ہوا بازوں کو تربیت دینے کے لئے ابتدائی درسگاہ تربیت پرواز میں (۲۰) طلباء زیر تربیت تھے اور اس ماہ کے دوران میں (۱۱۰۲) گھنٹے تربیتی پرواز کی گئی - اور اس کے علاوہ لنک ٹرینر پر (۱۴۸) گھنٹے تربیت دی گئی -

فنی تربیتی مرکز

فنی تربیتی مرکز میں (۲۶) طلباء ہندوستانی فضائیہ میں خدمت کے لئے بہ حیثیت گراونڈس من تربیت پارہے تھے اور (۱۰۵۴) طلباء دستکاری اور ہندوستانی فوجی تربیتی اسکیموں کے تحت زیر تربیت تھے - ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ع کے اختتام تک ان اسکیموں کے تحت جملہ (۶۲۴) افراد نے تربیت حاصل کی جن میں سے (۱۱۷) ہندوستانی فضائیہ میں شریک ہوگئے - اور (۲۸۴) ہندوستانی فوجی تربیتی اسکیم کے تحت اور (۲۲۳) دستکاری کی تربیتی اسکیم کے تحت متعین کئے گئے -

یہ تصویر اورنگ آباد میں اعلحضرت بندگان عالی سالگرہ مبارک کے موقع پر اسوقت لی گئی تھی جب سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار اورنگ آباد نے (جو تصویر کے درمیان میں ہیں) نشرگاہ اورنگ آباد کی عمارت پر پرچم آصفی بلند فرمایا تھا - نشرگاہ مذکور نے اس روز اپنے سامعین کے لئے ایک خصوصی پروگرام بھی پیش کیا -

بڑھتے ہوئے بیرونی خطرہ کے مد نظر فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے کی شدید ضرورت

عارضی مفاہمت پر صحیح معنوں مین عمل پیرا ہونے کی درخواست

مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ کی اپیل

ہندوؤں کے مشہور قائد مسٹر کاشی ناتھ راؤ ویدیہ نے کچھ روز قبل نشرگاہ حیدرآباد سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے مشترکہ خطرات اور جنگ کی نازک صورت حال کے مد نظر حیدرآباد کے تمام باشندوں کا یہ فرض قرار دیا کہ ممالک محروسہ کی دو بڑی اقوام کے درمیان دیرینہ خوشگوار تعلقات پھر قائم کریں تاکہ مشترکہ دشمن کے خلاف متحدہ محاذ قائم ہوسکے۔ مسٹر ویدیہ نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ موجودہ حالات میں ہندو۔ مسلم اتحاد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور ہمیں یہ ہرگز نہ بھولنا چاہئے کہ وہ دشمن جس سے آج ہمیں خطرہ لاحق ہے ہمارے کسی فرقہ کا بھی دوست نہیں۔ اور دونوں کے لئے خطرات یکساں ہیں۔

ماضی کی یاد۔ مسٹر ویدیہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ ہم حیدرآبادیوں کو آج ہند مسلم اتحاد پر زور دینے کی ضرورت لاحق ہورہی ہے کیونکہ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب حیدرآباد باہمی اتحاد اتفاق اور رواداری کا گہوارہ تھا۔ ایک دوسرے کے مذہب کے لئے دلوں میں پاس اور احترام تھا۔ دکھ سکھ اور شادی و غمی میں ایک دوسرے کے شریک تھے ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر اچھے پڑوسیوں کی طرح پرامن زندگی گزار رہے تھے۔ اور حیدرآباد کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے برادرانہ تعلقات برطانوی ہند والوں کے آگے بطور مثال پیش کئے جاتے تھے۔ اس ضمن میں مسٹر ویدیہ نے اس واقعہ کا ذکر کیا جب کہ حضرت غفران مکان نے بمبئی کے مسلمانوں کے اڈریس کو اس بناء پر قبول کرنے سے انکار فرمایا تھا کہ ان کی رعایا میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں اور جب تک اڈریس مشترکہ نہ ہو وہ اسے قبول نہیں فرماسکتے اس کے بعد مسٹر ویدیہ نے کہا کہ حیدرآباد کی ان بہترین روایات ہی کا نتیجہ تھا کہ ہمارے اعلی حضرت حضور پرنور نے بکمال مراحم خسروانہ اپنے ایک فرمان مبارک کے ذریعہ یہ واضح فرمادیا کہ اگرچہ ان کا مذہب اسلام ہے لیکن ہندو اور مسلمان دونوں ان کے لئے برابر ہیں اور وہ دونوں کے حکمراں ہیں۔

کامل غیر جانب داری

مسٹر ویدیہ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اعلی حضرت بندگان عالی کی انتہائی انصاف پسندی کا ثبوت نانڈیڑ میں مالٹیکری کے قضیہ سے ملتا ہے جب کہ حقیقی انصاف کے پیش نظر اعلی حضرت نے کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک جج کو مسلمانوں اور سکھوں کے حقوق کی جانچ کے لئے مقرر فرمایا۔ اور اعلی حضرت نے جو فرمان مبارک صادر فرمایا اس سے بھی یہ عیاں ہوتا ہے کہ اعلی حضرت بغیر کسی مذہبی امتیاز کے رعایا کے حق میں انصاف چاہتے ہیں۔ اس کے بعد مسٹر ویدیہ نے کہا کہ اس قسم کی بہت ساری مثالیں دی جاسکتی ہیں جن سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ حیدرآبادیوں میں کیسے دوستانہ تعلقات تھے۔

بیرونی اثرات

مسٹر ویدیہ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بدبختی سے برطانوی ہند کے حالات اور سیاسی اور مذہبی اثرات کا کچھ عرصے سے حیدرآباد پر بھی بری طرح اثر پڑرہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حیدرآباد کے باہمی اتحاد اور محبت کی پرانی روایات مفقود ہوگئیں اور اس لحاظ سے اب برطانوی ہند اور حیدرآباد میں کوئی زیادہ فرق نظر نہیں آتا۔

موجودہ خطرات کے مد نظر ہماری ذمہ داریاں

مسٹر ویدیہ نے اس ناخوشگوار نتیجے کے اسباب اور مختلف فرقوں کے افراد کو ان کا ذمہ دار قرار دینے کی بحث کو بے سود بتلایا اور دونوں فرقوں کے مابین مستحکم اور کامل اتحاد کے لئے اپنی تجاویز کو زمانہ امن کے لئے ملتوی کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ پریشانیوں اور جنگ کی نازک صورت حال کے مد نظر ہندو مسلم اتحاد کی شدید ضرورت ہے۔

مشترکہ دشمن

مسٹر ویدیہ نے اس امر کو واضح کیا کہ ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ دشمن جس سے آج ہمیں خطرہ ہوسکتا ہے ہمارے کسی فرقے کا بھی دوست نہیں۔ خطرہ دونوں کے لئے اتناہی ہے آپس میں متحد ہوکر ہم اس مشترکہ خطرہ کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ قومی مصیبت کے ایسے زمانے میں جب کبھی بے چینی پھیل جائے تو ہمارا فرض ہے کہ ایک دوسرے کی امداد کی کوشش کریں جب کسی ملک پر دشمن کا حملہ ہوتا ہے تو حکومت نظم و نسق سے زیادہ فوجی معاملات پر توجہ کرنے کے لئے مجبور ہوتی ہے ایسے وقت میں سیول آبادی کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ اپنی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے لے اور غنڈوں وغیرہ سے محفوظ رہے جو ایسے موقع پر دہشت اور ہراس سے فائدہ اٹھانے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔

غنڈے کوئی فرق روا نہ رکھیں گے

اس ضمن میں مسٹر ویدیہ نے یہ بھی کہا کہ یہ اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ غنڈوں کا کوئی مذہب نہیں ان کا مذہب اگر ہے تو غنڈا پن ہے اور لوٹ مار کے وقت دونوں فرقوں کے غنڈے اس کا لحاظ نہ کرینگے کہ جسے وہ لوٹ رہے ہیں وہ ان کا ہم مذہب ہے یا نہیں۔ وہ اس قسم کی باتوں کا مطلق خیال نہ کریں گے چنانچہ یہ دونوں فرقوں کے ذمہ دار لیڈروں کا کام ہے کہ وہ غنڈہ پن کے خطرہ کا متحدہ طور پر مقابلہ کریں۔ اس مقصد کے لئے مسٹر ویدیہ نے فرقہ واری سرگرمیوں کو روکنے کی اپیل کی کیونکہ ان سے لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے اور اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ اس طرز عمل سے نہ صرف فرقہ وارانہ کشیدگی دور ہوجائے گی بلکہ ممکن ہے کہ دونوں فرقوں میں دائمی ہم آہنگی پیدا ہوجائے۔ چنانچہ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ "میری رائے میں زمانہ اس قدر نازک ہے کہ دونوں فرقوں کے لیڈروں کو اپنی ذمہ داری اچھی طرح محسوس کرلینا چاہئے اور باہمی اعتماد پیدا کرنے کی کوشش میں لگ جانا چاہئے۔

قائدین کا مشترکہ بیان

مسٹر ویدیہ نے یہ بھی کہا۔ کہ مسلم اور ہندو قائدین نے موجودہ حالات کے تحت فی الحال سیاسی اختلافات کو نظر انداز کردینے کا جو سمجھوتہ کیا ہے اس کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہوتا تو نئے فرقہ وارانہ فسادات نہ اٹھ کھڑے ہوتے۔ اس لئے ہر ذمہ دار شخص کا یہ فرض ہے کہ اس قسم کے واقعات کی انتہائی مذمت کرے تاکہ مفسدین یہ محسوس کریں کہ وہ فرقہ واری اتحاد اور مشترکہ مفاد کے بدترین دشمن ہیں۔ اور ذمہ دار اشخاص کو چاہئے کہ فرقہ واری اتحاد اور باہمی اعتماد پیدا کرنے پر اپنی پوری کوششیں صرف کریں۔

آزمائش کا زمانہ

مسٹر ویدیہ نے تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور کی نزاکت کے مدنظر عوام میں جلد از جلد کامل ہم آہنگی پیدا کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ اس مقصد میں کامیابی کا انحصار ان لوگوں کے خلوص پر ہے جو اس کے لئے کوشش کریں مجھے یقین ہے کہ ہم سب کی یہ دلی خواہش ہے کہ ہمارے ملک میں امن قایم رہے اور مجھے اس کا بھی یقین ہے کہ ساری جماعتوں کی طرف سے اگر پر خلوص اور دیانت دارانہ سعی کی جائے تو حقیقی معنوں میں ہم کامیاب ہوں گے اور اسی صورت میں ہم آنے والے خطرات کا مقابلہ مستعدی سے کرسکیں گے یہ وقت ہمارے خلوص کی آزمایش کا ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم میں سے ہرایک اس آزمائش میں پورا اترے گا اگر ہم اس آزمائش میں ناکام رہے تو یقین مانئے کہ ہمارا مستقبل تاریک ہے لیکن اگر ہم کامیاب ہوں تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا مستقبل روشن اور درخشاں ہوگا۔

حیدرآباد میں ہوائی حملے سے بچاؤ کی تدابیر

۱۳۰ دن میں قابل لحاظ ترقی ہوئی ہے

مزید کام جاری ہے

ایک حالیہ پریس کانفرنس میں جو اسی غرض سے طلب کی گئی تھی سید علی رضا صاحب کنٹرولر اے۔آر۔پی نے حیدرآباد میں ہوائی حملہ سے بچاؤ کے انتظامات پر تفصیلی تبصرہ کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے اس بات پر زور دیا اگرچہ ضروری سامان فراہم نہ ہونے کی وجہ سے ان انتظامات کی رفتار لازماً کچھ محدود ہوگئی تاہم حیدرآباد میں اے۔آر۔پی کے ضمن میں ۱۳۰ ایام میں جو کام انجام دیا جاچکا ہے وہ ہندوستان کے کسی اور حصہ میں اسی عرصے میں انجام پائے ہوئے کام سے دوگنہ ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ یہ معلومات کسی پروپگنڈہ کی غرض سے فراہم نہیں کی جارہی ہیں بلکہ وہ صحافت کے توسط سے یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہر کام اطمینان بخش طریقہ پر جاری ہے اور گزشتہ ڈیڑھ سو سال کے عرصے میں ہمارے محبوب ترین شہر کو جو سب سے بڑا خطرہ لاحق ہوا ہے اس سے محفوظ رکھنے کی تمام ممکنہ کوششیں کی جارہی ہیں۔ علی رضا صاحب نے اپنے بیان میں اس امر پر بھی زور دیا کہ عوام کو صحیح حالات سے باخبر کرنے میں صحافت بہت نمایاں حصہ لے سکتی ہے اور اسی بناپر "میں آپ کے سامنے تمام کارگزاریوں کا ایک مختصر خاکہ پیش کرکے آپ پر اس کا تصفیہ چھوڑ دیتا ہوں کہ آیا ہم نے آپ کی توقعات پوری کی ہیں یا نہیں۔ اور اس کے عوض کیا آپ سے امید رکھ سکتا ہوں کہ آپ افراد جماعت اور تعصب سے بالاتر ہوکر عوام کو صحیح اصولوں پر تعلیم دینے کی جد وجہد فرمائینگے۔"

عملے کی تربیت۔ سب سے پہلے علی رضا صاحب نے اے۔آر۔پی کے معلمین کی تربیت پر اظہار خیال کیا۔ اور یہ بتلایا کہ جس وقت حیدرآباد میں اے۔آر۔پی کی ابتدا کی گئی تو ان کے پاس کلکتہ کا تربیت یافتہ صرف ایک معلم موجود تھا۔ لیکن بعض وسائل کی بے مائگی دارالشفاء میں ایک مدرسہ تعلیم المعلمین قایم کرنے میں حارج نہیں ہوئی۔ اس کے بعد سے اب تک امیدواروں کی چھ جماعتیں اس درسگاہ میں درجہ سوم کے معلمین کی تعلیم حاصل کرچکی ہیں اور (۱۷۱) اشخاص نے اس نصاب کی تکمیل کرلی ہے۔ تیسرے درجہ کے ان معلمین کو محافظین کے (۱۴) تربیتی مرکزوں میں تعلیم دینے کے لئے مقرر کیاگیا ہے۔ اور اب تک رجسٹر شدہ (۳۰۸۱) اشخاص میں سے (۲۴۱۸) اشخاص نے شعبہ محافظین کی تعلیم کامیابی کے ساتھ حاصل کرلی ہے اور توقع ہے کہ بہ تدریج تربیت یافتہ اشخاص کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

کیڈٹ کور

ان نوجوانوں کے منجملہ جنہوں نے نصاب معلمین میں کامیابی حاصل کی ہے۔ (۳۰) موزوں اشخاص کا انتخاب کرکے اے۔آر۔پی کیڈٹ کور قایم کیا گیا ہے۔ اس کور کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ امیدواروں کو اے۔آر۔پی کے متعلق تفصیلی طور پر تربیت دی جائے تاکہ یہ اس قابل ہوجائیں کہ ہم پھٹنے پر عمدگی کے ساتھ کام انجام دے سکیں۔ کیونکہ مختلف مقامات کا تجربہ بتلاتا ہے کہ اے۔آر۔پی کی خدمات صرف تربیت یافتہ عہدہ دار عملہ کے ساتھ موجود رہ کر انجام دے سکتے ہیں چنانچہ بیرون ملک کے ماہرین اے۔آر۔پی نے جنہیں اس جدت کو دیکھنے کا موقع ملا ہے اس کو بہ نظر استحسان دیکھا ہے

محافظوں کی چوکیاں

حیدرآباد میں محافظین کی چوکیوں کے انتظامات کا ذکر کرتے ہوئے علی رضا صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ شعبہ محافظین کا مقصد نظام اے - آر - پی اور عوام کے درمیان ربط پیدا کرنا ہے چنانچہ اس مقصد کے تحت چیف وارڈن اور حلقہ واری وارڈنوں کا انتخاب ایسے اشخاص میں سے کیا گیا ہے جو بلدیہ کے اراکین ہیں - انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ چیف وارڈن تقریباً دو ماہ سے اپنے فرایض انجام دے رہے ہیں اور اپنی کوششوں سے محافظین کی چوکیوں کی مجموعی تعداد یعنی (۱۵۰) میں سے (۶۸) چوکیاں قایم کرچکے ہیں - انہوں نے اس حقیقت کا بھی اظہار کیا کہ اس کام کی کامیابی کا سارا دارو مدار عوام کے اس احساس پر ہے کہ وہ خود کو بحیثیت رضاکار محافظ پیش کریں - تاحال (۶۷۷) محافظین کے تقررات عمل میں آچکے ہیں -

زخمیوں کی امداد کے انتظامات

زخمیوں کی امداد کے تحت انتظامات کے ضمن میں علی رضا صاحب نے یہ بیان کیا کہ اس کے تین اہم شعبے ہیں - (۱) فوری طبی امداد کی چوکیاں اور ناگہانی ضروریات کے دواخانے (۲) - فوری طبی امداد کی جماعتیں (۳) - امبولنس - اول الذکر کے متعلق انہوں نے یہ بتلایا کہ متعلقہ عہدہ دار پورے شہر کے لئے تقریباً (۱۲۰۰) مریضوں کی رہایش کا انتظام کررہے ہیں جن کے منجملہ (۱۵۰) دواخانہ عثمانیہ میں (۵۰) وکٹوریہ زنانہ ہاسپتال میں (۱۰۰) نواب ثریا یار جنگ بہادر کی ڈیوڑھی میں اور (۱۰۰) جامعہ عثمانیہ میں اور (۵۰) دوسرے دواخانوں میں اس طرح جملہ (۴۰۰) مریضوں کی حدتک رہایش کا انتظام ہوچکا ہے ایوان کرمن گھٹ میں مزید (۱۰۰) مریضوں کی رہایش کا انتظام ہوسکے گا اگر اس کو بطور دواخانہ استعمال کرنے کا تصفیہ کیا گیا -

فوری طبی امداد کی تربیت

اس کے بعد علی رضا صاحب نے یہ بتلایا پہلے طبی امتحان میں جن لوگوں نے شرکت کی اور کامیاب ہوئے ان کی مجموعی تعداد (۱۰۲۰) ہے جس میں سے (۹۶۰) ذکور اور (۶۰) اناث ہیں - تعلیمی جماعتوں کا انتظام شہر کے تمام حصوں میں کیا گیا ہے - مذکورہ تعداد میں سے (۱۳۸) کے تقررات ہوچکے ہیں - اور یہ ان (۱۸) فوجی طبی امدادی جماعتوں پر مشتمل ہیں جو گوشہ محل اور دیگر فوری طبی امداد کی چوکیوں پر متعین ہیں -

شعبہ امبولنس

امبولنس کی سہولتیں فراہم کرنے کے ضمن میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ ۷ امبولنس اور ۶ نشستی گاڑیاں خریدی جاچکی ہیں کل (۶۰) امبولنس اور (۴۰) نشستی گاڑیوں کی ضرورت ہے - دیگر ضروری اشیاء کے فراہم ہونے تک غیر معمولی مصارف سے بچنے کے لئے موٹروں کی خریدی کی رفتار سست کرنی پڑی اس ضمن میں انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ ۳۳ ذکور اور ۳۳ اناث نے نرسنگ کی تعلیم حاصل کی ہے اور تربیت یافتہ ذکور و اناث کی جملہ تعداد (۳۰۴) ہے اور ہز ہائی نس دی پرنسس آف برار سیول ڈیفنس کور نے پہلی طبی امداد اور نرسنگ کے لئے خواتین کا نام درج کرنے کا قابل قدر کام انجام دیا -

انتباہ کا انتظام

اس کے بعد علی رضا صاحب نے بلدہ حیدرآباد میں ہوائی حملے سے انتباہ کے انتظام کا تذکرہ کیا اور سائرنوں اور برقی موٹروں کی فراہمی میں مشکلات کا ذکر کرنے کے بعد انہوں نے یہ بتلایا کہ اے - آر - پی کے مقامی عہدہ دار اس مشکل پر غالب آنے کے لئے مقامی طور سے سائرن تیار کرنے اور موجودہ گیارہ سائرنوں کو دو رخی بنانے کا انتظام کررہے ہیں - اس کے علاوہ موجودہ سائرنوں کا مکمل طریقے پر تجربہ کیا جارہا ہے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ شہر کے کن کن حصوں میں ان کی آواز سنائی دیتی ہے -

پیام رسانی

اس عرصہ میں بیرونی پیام رسانی کے انتظام پر بھی توجہ کی گئی تاکہ دوران حملہ میں ٹیلیفون کے منقطع ہونے کی صورت میں پیام رسانی کا کام انجام پاسکے پیام رسانوں کی مجوزہ مجموعی تعداد (۳۶۶) ہے اور تقریباً پوری تعداد فراہم ہوچکی ہے - اور انہیں تربیت دی جارہی ہے مقررہ فرایض کی تعلیم کے علاوہ ان پیام رسانوں کو محافظین اور فوری طبی امداد کی بھی تربیت دی جارہی ہے - توقع ہے کہ یہ بہت کارکرد پیام رساں بن جائیں گے اور فوری امداد او رمحافظین کی چوکیوں پر انہیں متعین کیا جائے گا -

اے - آر - پی ڈپو

اے - آر - پی ڈپو قایم کرنے کے ضمن میں علی رضا صاحب نے یہ بتلایا کہ میجر ٹامن نے اپنی مجوزہ اسکیم میں ۶ تا ۸ ڈپوز قایم کرنے کی سفارش کی تھی - لیکن کفایت کے مدنظر سردست صرف دو ڈپو قایم کرنا طے پایا ہے - ان میں سے ایک ڈپو گوشہ محل بارہ دری میں قایم ہوچکا ہے جو کہ اسی غرض سے میسنک لاج کی جانب سے دیا گیا ہے اور دوسرا کچھ عرصہ بعد قایم کیا جائے گا - گوشہ محل کے ڈپو میں سرویس یونٹیں قایم کی جاچکی ہیں تاکہ وہ حسب ہدایت مقام واردات پر روانہ کی جاسکیں اور خواتین کی شہری دفاعی جماعت کی جانب سے ڈپو کے باورچی خانہ کا انتظام کیا گیا ہے - آئندہ اس انتظام کو وسعت دی جائے گی تاکہ اے - آر - پی کے تمام مرکزوں کے لئے خوردو نوش کا انتظام ہوسکے -

عمارتوں کا تحفظ

عمارات کے تحفظ کا ذکر کرتے ہوے علی رضا صاحب نے کہا کہ یہ کام بھی سرعت سے جاری ہے چنانچہ (۲۳) دواخانوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام ہوچکا ہے اور اس کا کامل اطمینان ہے کہ تاوقتیکہ راست ضرب نہ ہو دواخانے محفوظ رہیں گے - سرکاری عمارتوں کے تحفظ کا کام بھی ترقی پذیر ہے اور متعلقہ دفاتر جوں جوں اخراجات برداشت کرنے کے قابل ہونگے یہ انتظام ہوتا رہےگا - اے - آر - پی کے عام اصولوں کے مطابق یہ کام بھی متعلقہ محکمہ یعنی تعمیرات کے سپرد کیا گیا ہے اگرچیکہ فنی جانچ کا تعلق اے - آر - پی ہی سے ہے -

پناہ گاہیں اور خندقیں

اسی اصول کے مطابق پناہ گاہوں کی تعمیر کا کام محکمۂ آرایش بلدہ کے تفویض کیا گیا ہے - شہر کی دس فی صدی آبادی کےلئے پناہ گاہوں اور خندقوں کی تعمیر کرنا پیش نظر ہے اور اب تک (۸۵۲۰) اشخاص کےلئے پناہ گاہیں تیار ہوچکی ہیں -

آگ بجھانے کا انتظام

ہوائی حملے کے دوران میں جو آگ لگ جاتی ہے اسکے بجھانے کےلئے جو انتظام کیا گیا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوے علی رضا صاحب نے یہ بتلایا کہ خزانہ ہاے آب کی تعمیر اور مکانوں کےلئے آتش فرو امدادی جماعتوں کی تشکیل کا کام جاری ہے - خزانہ ہاے آب اس طرح بنائے جارہے ہیں کہ زمانہ امن میں پیراکی کے حوضوں کا کام دے سکیں اور ان کی تعمیر کا کام آرایش بلدہ کے تفویض کیا جارہا ہے اور توقع ہے کہ جلد کام شروع ہوجائےگا اس کے علاوہ شہر کے فائر بریگیڈ میں دو ٹیلر پمپ کا اضافہ کیا گیا ہے - اور محکمہ اے - آر - پی نے ناظم صاحب بلدیہ کے توسط سے شہر کے (۳۶۵) کنوؤں کو دوبارہ کھولنے کا انتظام کیا ہے - جن میں سے (۱۰۵) کنویں کھولے جاچکے ہیں اور (۱۶۱) کے کھولنے کا کام جاری ہے - مکانوں کےلئے آگ بجھانے کی اسکیم بھی علحدہ مرتب ہوچکی ہے - جو حکومت کے زیرغور ہے اس اسکیم کے تحت شہر کے تقریباً ہر مکان کےلئے آگ بجھانے کے انتظامات ہوسکیں گے - اس سلسلے میں جو سب سے بڑی مشکل پیش آئی ہے وہ اشیاء متعلقہ کی فراہمی ہے - چنانچہ (۹۰۰۰) اسٹرپ پمپوں کا آرڈر دیا گیا تھا جن میں سے حکومت ہند نے (۱۰۰۰) پمپ فراہم کردئے ہیں -

دوسری تدابیر

اس ضمن میں جو دوسری تدابیر اختیار کی جارہی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوے علی رضا صاحب نے کارخانوں کو محفوظ رکھنے کے انتظامات کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ یہ انتظامات چیف انسپکٹر آف دی فیکٹریز اینڈ بائلرس کے تفویض کیا جارہا ہے جن کی امداد کےلئے محکمہ تعمیرات کا ایک عہدہ دار مقرر ہوگا جو فی الحال کلکتہ میں خصوصی تربیت حاصل کررہا ہے - اور یہ بھی بتلایا کہ قیمتی اسناد خزائن اور نوادرات کی حفاظت کا سوال بھی زیر غور ہے اور انہیں محفوظ مقام پر منتقل کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے -

امدادی جماعت

اس ضمن میں علی رضا صاحب نے یہ بھی بتلایا کہ امدادی جماعتیں قایم کرنے کا کام بھی جاری ہے ان جماعتوں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ملبے میں دبے ہوے اشخاص کو نکالیں ' ایسی شکستہ عمارتوں کو منہدم کریں جن سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو' اور جن عمارتوں کو تھوڑا نقصان پہونچا ہو اس کی مرمت کریں اس قسم کی چار جماعتیں بنائی جاچکی ہیں اور مزید دو جماعتیں بنانے کی تجویز ہے -

روشنی پر قیود

اندھیرا کرنے کے انتظامات کا ذکر کرتے ہوے علی رضا صاحب نے کہا کہ سڑکوں کی روشنی پر تحدید عاید کردی گئی ہے جو گھروں کی روشنی پر قیود عاید کرنے کا ابتدائی قدم ہے یہ عمل تمام ہندوستان کے عام طریقہ عمل کے مطابق ہے - گھروں میں روشنی پر قیود عاید کرنے کے احکام شائع ہوچکے ہیں لیکن ابھی نافذ نہیں ہوے - ان کے نفاذ کا اعلان حالات کے مدنظر متعاقب کیا جائےگا -

اسکیموں کے مصارف

علی رضا صاحب نے اپنا بیان ختم کرتے ہوے کہا کہ تاحال متعدد منظورہ اسکیموں کے مصارف کا تخمینہ (۴۵۸۸۴۴۳۰) روپے ہے - مگر حقیقی اخراجات نسبتاً بہت کم ہوے ہیں جن کی اہم وجہ یہ ہے کہ اے - آر پی کی اسکیم کے چند اہم اخراجات جو خریدی اشیاء سے متعلق ہیں اشیاء کے دستیاب نہ ہونے کے باعث عاید نہیں ہوئے - چنانچہ ختم فروردی تک حقیقی مصارف (۶۰۰۰) روپے تھے ختم خورداد تک ان کی مقدار (۹-۱۲-۶۵۳۹۰) روپے تھی اور ختم تیر (مئی سنہ ۴۲ع) تک (۱-۹-۱۸۶۱۰۳) روپے صرف ہوے -

حیدر آباد میں صنعت شکر سازی

انتہائی مقدار پیداوار ۸۰ فی صد مقامی کھپت کے مساوی ہو گئی ھے

نے شکر کی کاشت رو بہ ترقی ہے

گزشته دس سال کے عرصه میں هندوستان میں صنعت شکرسازی نے غیرمعمولی ترقی کی ھے سنه ۱۹۲۹ع میں صرف ۲۲ چھوٹے کارخانه تھے جہاں ۷۰۰۰۰ ٹن شکر هر سال تیار هوتی تھی - لیکن آج تمام هندوستان میں ۱۴۰ سے زیادہ کارخانے موجودھیں - یه کارخانے زیادہ تر شمالی هند میں هیں - اور ان میں سالانه ۱۲۰۰۰۰۰ تا ۱۴۰۰۰۰۰ ٹن شکر تیارهوتی ھے - اس حیرت انگیز ترقی کا خاص سبب یه ھے که حکومت هند نے درآمد کی جانے والی شکر پر بھاری محاصل عاید کر کے اس صنعت کا تحفظ کیا ھے -

کارخانوں کی زیادہ تعداد صوبه جات متحده اور بہار میں ھے کچھ عرصه پہلے تك جنوبی هندکا جزیرہ نما اس میدان میں بہت پیچھے تھا - اور اس کی خاص وجه یه تھی که بارش کی کمی اور آب پاشی کی سہولتیں ناکافی ہونے کے باعث نے شکر کی کاشت پر بہت مصارف ہوتے تھے - ممالك محروسه سرکارعالی میں بھی گزشته چار سال کے عرصه میں حالات بالکل بدل گئے اور اس تبدیلی کا سبب نظام ساگر کی تعمیر اور بودھن میں نظام کارخانه شکر سازی کا قیام ھے - یه کارخانه ممالك محروسه کی پوری طلب کا ۶۰ فی صد حصه تیار کرسکتا ھے اور اس کی وجه سے نظام آباد میں نے شکر کی کاشت کو بڑی تقویت پہونچی ھے -

گزشته اور موجوده حالت - دس سال قبل تک ممالك محروسه میں نے شکر کی کاشت صرف اضلاع بیدر، اورنگ آباد اور عثمان آباد تک محدود تھی اور اس کی تھوڑی بہت کاشت اضلاع رائچور، میدك اور نظام آباد میں هوتی تھی - لیکن آج صرف نظام آباد میں (۱۰۰۰۰) ایکڑ سے زیاده اراضی پر نے شکر کی کاشت هو رهی ھے اور دوسرے مقامات کا درجه اس کے بہت بعد آتا ھے - اس غیر معمولی اضافه کا سبب نظام ساگر کی تعمیر ھے - یه پراجکٹ دس سال قبل مکمل هوا تھا اور اس کی وجه سے ضلع کے اکثر حصوں میں دوامی آبپاشی ممکن هوگئی ھے آب پاشی کی یه سہولت حاصل ہونے کی وجه سے دھان اور دوسری ایسی فصلوں کی کاشت پر کاشت کار مائل ہونے لگے جن کے لئے زیاده پانی کی ضرورت ھے - نے شکر بھی ایسی فصلوں ھی میں سے ھے - چنانچه کاشت کاروں نے اس کی جانب توجه کی اور سنه ۱۳۴۲ف سے سنه ۱۳۴۴ف (۱۹۳۳-۳۵ع) تک نے شکر کی کاشت کو بہت فائده مند پایا - سنه ۱۳۴۵ف (۱۹۳۶ع) میں گڑ کی قیمت عارضی طور پر گر گئی جس کی وجه سے نے شکر کی کاشت پر برا اثر پڑا اور اس کا رقبه (۱۵۰۰۰) ایکڑ سے کم هو کر (۵۰۰۰) ایکڑ ره گیا سنه ۱۳۴۸ف (۱۹۳۹ع) میں علاقه نظام ساگر میں بمقام بودھن نظام کارخانه شکرسازی قایم کیا گیا - اس کارخانه کو حکومت سرکار عالی نے امداد دی اور ۶ لاکھ روپے صرف ۴ فی صد شرح سود پر بطور قرض دئے - اس امداد کا نتیجه یه نکلا که ممالك محروسه میں نے شکر کی کاشت کے رقبه میں سال به سال اضافه هوتا گیا اور اب یه توقع ھے که باره هزار سے لے کر ۱۵ هزار ایکڑ تک سالانه کاشت هوا کرے گی - بودھن میں شکر سازی کے کارخانه کا قیام نے شکر کی کاشت میں بہت ممد ثابت هوا - کیونکه یه کارخانه نے شکر کی جمله کاشت کا ۹۰ فی صد حصه سفید شکر بنانے کے لئے خریدلیتا ھے - اس کے علاوه یه کارخانه کاشت کاروں کو جو قیمت دیتا ھے وه اس کی تیارکرده شکر سے مربوط رهتی ھے اور اس کارخانه کو بیرونی علاقوں سے برآمد کے مقابلے میں سرکاری طور سے تامین حاصل ھے - کاشت کاروں کو جب یه یقین هوگیا که

انہیں ممکنہ حد تک اچھی قیمت ملے گی تو نظام آباد کے علاوہ دوسرے اضلاع کے کاشت کار بھی نے شکر کی کاشت پر مائل ہونے لگے - اور اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ بڑے پیمانہ پر نے شکر کی کاشت ہونے لگی اور اب ان کے مزرعے ۲۵ سے لیکر ۳۰۰ ایکڑ تک وسیع ہوگئے ہیں -

کارخانہ کے مصارف اور مقدار پیداوار

نظام کارخانہ شکر سازی ممالک محروسہ میں اپنے قسم کا واحد کارخانہ ہے - اور اس کی پیداوار سے ہماری ضروریات کے ۶۰ فی صد کی تکمیل ہوسکتی ہے - اس کارخانے کو قایم کرنے اور اس سے ملحق وسیع مزرعے حاصل کرنے کے انتظام کیلئے ابتداً (۵۱) لاکھ روپے کی ضرورت ہوئی جس میں سے (۳۵) لاکھ روپے حصص فروخت کر کے جمع کئے گئے اور باقی ماندہ رقم حکومت سرکارعالی سے (۴) فی صد شرح پر قرض لی گئی - کار خانہ کو مالی امداد دینے کا یہ طریقہ اس اعتبار سے مفید ثابت ہوا کہ محدود سرمایہ پر بہتر منافع کا یقین ہوتا ہے -

نے شکر پچلنے کی مقدار

اس کارخانے میں روزآنہ (۲۴ گھنٹہ) ۱۰۰۰ ٹن سے ۱۲۰۰ ٹن تک نے شکر کچلنے کی گنجایش رکھی گئی ہے - لیکن ممالک محروسہ میں نے شکر کی زیادہ نرم اقسام کاشت ہونے کی وجہ سے روزانہ (۱۵۰۰) سے (۱۶۰۰) ٹن تک نے شکر کچلنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی اوسطاً نے شکر کچلنے کا زمانہ (۱۵۰) دن تک رہتا ہے اور اس مدت میں (۲۰،۰۰۰) ٹن شکر تیار ہوتی ہے -

کارخانے کے مزرعے

کارخانے کے مزرعے (۸۰۰۰) ایکڑ آراضی پر مشتمل ہیں جن میں سے فی الحال (۳۰۰۰) ایکڑ رقبے پر نے شکر کی کاشت ہورہی ہے - اس کار خانہ میں نے شکر کچلنے کی جو مجموعی گنجایش ہے - اس کا (۴۰) فی صد ان مزرعوں کی سالانہ پیداوار سے فراہم ہوسکتا ہے - کار خانے کے مزرعوں کے واسطے جو عملہ مقرر کیا گیا ہے - وہ تجربہ کار اور اهل ہے اور اس کے افراد زراعت اور سائنس کے گریجویٹ ہیں - ان مزرعوں کی زمین زیادہ تر سیاہ ہے جو حکومت سے خریدی گئی ہے - کاشت کار اس آراضی کو نے شکر کی کاشت کے لئے غیر موزوں خیال کرتے تھے لیکن حکمیاتی ذریعہ سے کام لیکر زمین درست کی گئی اور آج یہ حالت ہے کہ کاشت کاروں کی کھیتوں کے مقابلہ میں ان مزرعوں کی پیداوار دوگنی اور سہ گنی ہے جب کاشت کاروں نے یہ تبدیلی دیکھی تو وہ جدید طریقے اختیار کرنے پر مائل ہوئے اور اب وہ نے شکر کی کاشت کو ترجیح دینے لگے ہیں - کارخانے کے مزرعوں کی کاشت کچھ آسان کام نہ تھا - کیونکہ زمین کی حالت درست کرنے کے علاوہ کاشت کرنے کے لئے ہزارہا مزدوروں کو باہر سے لانا پڑا - قریبی مواضعات کے کاشتکار بھی جب اپنے کھیتوں پر کام کرچکتے ہیں تو ان کو بھی ان مزرعوں میں کام کرنے کے لئے ملازم رکھ لیا جاتا ہے -

رعایا کے لئے سہولتیں

نے شکر کی کاشت کے لئے زیادہ مصارف کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کم استطاعت کاشت کار اس طرف مائل نہیں ہوتے تاوقتیکہ کارخانہ سے ان کو مالی امداد نہ ملے - چنانچہ حکومت اس مقصد کے لئے کارخانے کو زرتقاوی دیتی ہے جو کارخانے کے ذریعہ سے فصل کاشت کرنے کے وقت کاشت کاروں کو پیشگی امداد کی صورت میں دیا جاتا ہے - اس کے علاوہ کارخانہ کھاد اور تخم بھی فراہم کردیتا ہے - اور کارخانہ کا فن دان عملہ کاشت کے جدید طریقے اختیار کرنے میں رعایا کی امداد کرتا ہے - چنانچہ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں کارخانے کی جانب سے کاشت کاروں کے بچوں کی تربیت کا انتظام کیا گیا اور اب تک (۵۷) نوجوانوں کو نے شکر کی کاشت کے جدید طریقے سکھلائے گئے ہیں - کار خانے میں ہر سال (۱۲۵) اشخاص کو تربیت دی گئی اور یہ اشخاص تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے مواضعات کو واپس گئے -

نے شکر کی باربرداری

ہندوستان کے دوسرے کارخانوں کے برعکس بودھن کے کار خانے نے کاشت کاروں کے پاس سے کارخانے تک نے شکر لے جانے کا بھی انتظام کیا ہے اور اس کے اخراجات کارخانہ ہی برداشت کرتا ہے - اس کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ منتخب کردہ مواضعات میں کارخانے کی جانب سے گودام قایم کردئے گئے ہیں اور ہر گودام سے تعلق رکھنے والے مواضعات کے کاشت کار متعلقہ گودام میں نے شکر جمع کردیتے ہیں - ان گوداموں سے سرکاری اور کار خانہ کی ریلوں یا گاڑیوں کے ذریعے نے شکر کو کارخانہ تک پھونچانے کا انتظام کیا گیا ہے - چنانچہ کارخانے کے رقبے میں نے شکر کی فصل منتقل کرنے کے لئے (۵) ہزار بنڈیاں چلائی جاتی ہیں - نے شکر کو کارخانے لے جانے میں عجلت کی بہت ضرورت ہے - اس لئے کہ تازہ نے شکر سے زیادہ مقدار میں شکر حاصل ہوسکتی ہے - گزشتہ سال سرکار عالی کی ریلوں کے ذریعے نے شکر کا (۵۶) فی صد حصہ کارخانے کو پھونچایا گیا (۱۶) فی صد حصہ کارخانے کی چھوٹی ریل کے ذریعہ منتقل ہوا اور (۲۸) فی صد لاریوں اور بنڈیوں کے ذریعہ لایا گیا - لیکن اس سال یہ اعداد علی الترتیب (۴۹) فی صد (۳۵) فی صد اور (۱۹) فی صد رہے -

تحقیقی کام

کار خانے کے با اقتدار اشخاص نے شکر کی کاشت سے متعلق مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے مختلف تجربات کرتے رہنے کی اہمیت سے بھی باخبر ہیں اور اسی بناء

پر کارخانے کے ساتھ ایک "تحقیقی مرکز بھی قایم کیا گیا ہے - اس مرکز میں زمین کھاد اور نے شکر کی اقسام کے متعلق "تحقیقات کی جاتی ہے - تاکہ پیدا وار کا معیار ممکنہ حد تک بہتر رہے - تاہم "تحقیقات اتنی اہم ہے کہ اس کو صرف کارخانے تک محدود نہیں رکھا جاسکتا اس لئے حکومت بھی اس پر توجہ کر رہی ہے اور ددرود کا سرکاری "تحقیقاتی مرکز نئی دہلی کی شہنشاہی مجلس "تحقیقات زرعی کی امداد سے "تحقیقی کام کر رہا ہے -

چند اعداد و شمار

اس ضمن میں جو کوششیں جاری رہی ہیں ان کا اندازہ سنہ ۱۳۴۸ف تا سنہ ۱۳۵۱ف کے اعداد سے ہوسکے گا جو درج ذیل ہیں - یہ وہ زمانہ ہے جس میں نظام کارخانہ شکر سازی کام کرتا رہا ہے ان اعداد سے یہ ظاہر ہوگا کہ ممالک محروسہ میں نے شکر کی کاشت کا کیا حال رہا - رعایا کو اس سے کیا فائدہ ہوا - اور حکومت کو اس سے کتنی آمدنی ہوئی -

مدات	۱۳۴۸ف ۱۹۳۸-۳۹ع	۱۳۴۹ف ۱۹۳۹-۴۰ع	۱۳۵۰ف ۱۹۴۰-۱۹۴۱ع	۱۳۵۱ف ۱۹۴۱-۴۲ع
۱- کارخانہ سے متعلق نے شکر کی کاشت کا رقبہ				
کار خانہ	۱,۴۱۹	۲,۲۹۱	۲,۶۶۳	۲,۹۱۱
کاشت کار	۱,۹۰۰	۴,۵۱۵	۸,۱۸۱	۶,۳۱۱
میزان	۳۳۱۹	۶,۸۰۶	۱۰,۸۴۴	۹,۲۲۲
۲- فی ایکڑ پیداوار (ٹنوں میں)				
کار خانہ	۹٫۵۰	۱۳٫۲۵	۲۲٫۵۰	۲۸٫۱۸
کاشت کار	۱۴٫۴۰	۱۵٫۶۰	۱۷٫۵۰	۱۵٫۱۰
۳ - کاشتکاروں کو ادا کردہ قیمت	۴,۳۴,۹۲۶ روپے	۱۲,۵۹,۷۰۷ روپے	۱۷,۶۶,۱۴۸ روپے	۱۴,۹۰,۵۸۵ روپے
۴ - نے شکر کچلنے کی مقدار (ٹنوں میں)	۴۰,۹۹۱	۱,۰۰,۸۳۲	۲,۰۵,۴۷۲	۱,۷۷,۳۷۷
۵ - شکر کی مقدار (ٹنوں میں)	۴۲۶۳	۱۰,۴۳۷ روپے	۲۰,۵۱۴	۱۷,۶۹۸
حکومت کو ادا کردہ				
محاصل	۱,۸۸,۹۲۸ روپے	۵,۱۸,۵۸۹ روپے	۱۴,۲۲,۰۰۳ روپے	۱۱,۸۰,۴۱۷ روپے
کرایہ ریل	..	..	۱,۰۷,۳۶۰ روپے	۸۶,۵۹۸ روپے
مالگزاری	۵۰,۴۲۳ روپے	۶۵,۷۵۸ روپے	۹۶,۰۶۵ روپے	۱,۱۱,۳۸۴ روپے

ضمنی اشیاء

شکر بنانے کے بعد شیرہ اور دوسری چیزیں جو بچ جاتی ہیں انکو فائدہ مند طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے - شیرہ سے پاور الکحل حاصل کی جاتی ہے - اور اب تقریباً سالانہ (۴۰۰,۰۰۰) گیلن تیار ہو رہی ہے - جس کا کچھ حصہ سرکار عالی کی ریلوے کے لئے فراہم کیا جاتا ہے - رس نکلنے کے بعد جو نے شکر کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں اس کو زمین درست کرنے کے لئے بطور کھاد استعمال کیا جاتا ہے - اس مقصد کے لئے یہ بہت مفید ہے - کیونکہ اس میں نائٹ روجن فاسفورک ترشہ پوٹاش اور لائم کے اجزا ہوتے ہیں -

مزدوروں کے لئے سہولتیں

اس موقعہ پر ان مختلف سہولتوں کا بھی ذکر کرنا مناسب ہوگا جو کارخانے کی جانب سے کارخانے اور اس کے مزرعوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی آسائش اور فائدہ کے لئے فراہم کی گئی ہیں - کارخانے کے مزدوروں کے واسطے جدید طرز کے مطابق مکانات بنا کر ایک علحدہ بستی آباد کی گئی ہے - جو

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۵)

ممالک محروسہ میں زرعی پیداوار کی فروخت

پیمانوں کا استعمال مسدود کردیا گیا

ایک اہم اصلاحی قدم

حکومت سرکارعالی کے محکمہ مالگزاری نے ممالک محروسہ کے تمام مارکٹوں میں غلہ فروخت کرنے کےلئے پیمانہ جات کا استعمال مسدود کرکے اس کے بجائے اوزان استعمال کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ زرعی پیداوار کی فروخت میں ایک ایسا دور رس اصلاحی قدم ہے جس سے اہم نتائج مرتب ہونگے -یہ حکم یکم شہریور سنہ ۱۳۵۱ف سے نافذ ہوا ہے اور اس میں یہ بھی صراحت کردی گئی ہے کہ ٹھوک خرید و فروخت کےلئے ایک پلہ ایک سو بیس سیر کے مساوی ہوگا - اس کے ساتھ ہی اضلاع کے تمام عہدہ داران مالگزاری کے نام ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ زرعی مارکٹوں اورقصبات و مواضعات اور بالخصوص تاجروں اور عام باشندوں میں اس فیصلہ کی وسیع ترین اشاعت کریں تاکہ یہ اصلاح پوری طرح کامیاب رہے -

عدم یکسانی

حکومت سرکار عالی کے اس تصفیہ کا خاص سبب یہ ہے کہ ممالک محروسہ کے مختلف حصوں میں جو پیمانہ جات استعمال کئے جارہے ہیں ان میں قطعیٔ یکسانی نہیں ہے - جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو زحمت ہوتی ہے اور کثیر نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے - پیمانہ جات میں یکسانی پیدا کرنے کےلئے جو کوششیں کی گئیں ان میں بڑی مشکلات پیش آئیں - چنانچہ ممالک محروسہ میں پیمانہ جات کو معیاری بنانے کے ضمن میں جو کوششیں ہوئیں ان سے یہ پتہ چلاکہ دھوکہ باز بنئے اور تاجر بکثرت ایسے پیمانہ جات استعمال کرتے جارہے ہیں جو جسامت وضع اورگنجایش کے اعتبار سے ہر جگہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں -

خشک اشیاء کے پیمانے

خشک اشیاء کے پیمانوں سے دھاتوں اور لکڑی کے تمام ایسے ظروف مراد ہیں جو زرعی پیدوار کی فروخت کےلئے ہندوستان کے متعدد حصوں میں استعمال کئے جاتے ہیں اورکسی مقررہ رقم کے عوض جوچیز خریدی جاسکتی ہے اس کے وزن کے بجائے ان پیمانوں کے ذریعہ اس کی مقدار کا تعین ہوتا ہے -

تاریخی پس منظر

ممالک محروسہ میں اوزان اور پیمانوں کے استعمال کا تاریخی پس منظر ایک انگریزی اور ایک اردو دو تقریروں میں واضح کیاگیاہے جوغلہ کی فروخت میں پیمانہ جات کے استعمال کو مسدود قرار دینے کے احکام شایع ہونے کے بعد ڈاکٹر امیر علی خاں چیف مارکٹنگ آفیسر نے نشر کی تھیں - ان کی تقاریر کے مطابق ممالک محروسہ میں استعمال کئے جانے والے پیمانہ جات میں یکسانیت پیدا کرنے کی پہلی کوشش سنہ ۱۸۶۶ع میں سر سالار جنگ اول نے اپنی صدارت عظمی کے زمانہ میں کی تھی - چنانچہ ان کی اس کوشش نے ایک دستورالعمل کی شکل اختیار کی اس دستورالعمل کے ساتھ جو تمہیدی بیان ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت سرکار عالی کے علم میں یہ چیزلائی گئی تھی کہ ہر ایک ضلع میں نہ صرف پیمانہ اور اوزان ایک دوسرے سے مختلف ہیں بلکہ ان میں خامیاں بھی ہیں اور اس کی وجہ سے بقال اور بنئے غربا کو فریب دیتے ہیں -چنانچہ اس دستورالعمل اور اس کو نافذ کرنے کے انتظامات ہی کا نتیجہ ہے کہ اوزان کی حد تک ممالک محروسہ سرکار عالی میں جس قدر یکسانیت موجود ہے اس قدر ہندوستان کے شاید ہی کسی صوبہ یا ریاست میں ہو -

پیمانہ جات کا استعمال

قطعی طورسے یہ توکہنا مشکل ہے کہ سرسالارجنگ کے زمانہ میں ممالک محروسہ میں پیمانہ جات کا استعمال مروج ہی نہیں تھا - لیکن یہ امر خالی از دلچسپی نہیں کہ اس زمانہ کے بڑے شہروں مثلاً حیدرآباد، اورنگ آباد، بیدر اور نظام آباد میں خشک اجناس کی خرید و فروخت میں پیمانہ جات کے مروج ہونے کا پتہ نہیں چلتا - بہر حال سر سالارجنگ کا نافذکردہ دستورالعمل صرف اوزان سے متعلق تھا اور پیمانہ جات کا اس میں ذکر ہی نہیں گزشتہ صدی کے اواخر میں ممالک محروسہ میں ریل جاری ہوجانے سے زرعی پیداوار کی برآمد بہت زیادہ ہوگئی اور تجارت کے سلسلہ میں متعدد مراکز قایم ہوگئے - چونکہ اوزان کی تنظیم کی وجہ سے نا عاقبت اندیش بنئے بقالوں کےلئے خرید و فروخت میں فریب دینے کا موقع کم تھا اس لئے انہوں نے ہر جگہ پیمانوں کے رواج کو عام کرنا شروع کردیا اور بہت جلد پیمانوں میں عدم یکسانیت کی خرابی پیدا ہوگئی دس سال قبل جب قانون زراعتی مارکٹ نافذ ہوا تو پیمانہ جات کے اس اختلاف کی وجہ سے رعایا کوجو کثیرنقصان ہورہا تھا وہ اظہر من الشمس ہوگیا - لیکن یہ مرض اتناعام تھاکہ پیمانہ جات میں یکسانیت پیدا کرنے کی متواتر کوششیں ناکام رہیں -

واحد حل

ان حالات میں ارباب اقتدار نے یه محسوس کیا که پیمانه جات کا استعمال قطعی طور سے مسدود کردینا هی بهتر هوگا چنانچه مارکٹنگ ڈپارٹمنٹ کی تحریک پر مقامی عهده داران مالگزاری اور چند مارکٹ کمیٹیوں نے اس پر اتفاق کرلیا که اپنے اپنے مارکٹوں میں پیمانه جات کا استعمال مسدود کردیں ۔گزشته باره ماه کے دوران میں سیلو ' عادل آباد ' بارے پلی ' بھونگیر ' هنگولی اور سریا پیٹه کی مارکٹ کمیٹیوں نے اس عمله کو رائج کردیا اور باقی مارکٹ کمیٹیوں نے یه خواهش کی که اگر به یک وقت ممالک محروسه میں هر جگه یه عمل رائج هوتو مقابلةً بهت بهتر نتائج مرتب هونگے ۔

حکومت کی منظوری

حکومت نے بھی یه تجویز منظور کرلی اور اس سال ماه بهمن میں صدرالمهام بهادر نے سررشته مارکٹنگ کی یه تحریک منظور فرمائی که ممالک محروسه کے تمام مارکٹوں میں به یک وقت پیمانه جات کا استعمال مسدود کرنے کےلئے یکم شهریور سنه ۱۳۵۱ف کی تاریخ معین کی جائے ۔ عهده داران مالگزاری کو چهه ماه کی مدت اس لئے دی گئی که وه باشندوں کو هونے والی تبدیلیوں سے آگاه کریں ۔ چنانچه ذمه دار تجارت پیشه افراد نے اس کو کاروبار کی خامیاں دور کرنے والا ایک اقدام قرار دیکر هرجگه اس کا خیر مقدم کیا اور موجوده حالات سے یه پته چلتا هے که ایسی صورتیں بهت کم هوں گی جنهیں نئے انتظام سے مستثنی قرار دینا ضروری هو ۔

احتیاط برتنے کی ضرورت

ڈاکٹر امیر علی خان نے آخر میں اس پهلو کو بھی واضح کیا که اتنی وسیع اصلاح کا یک لخت نافذ هونا دشوار هے کیونکه کسی عمل میں فوری تبدیلی کرنا اس عمل کے نقائص سے واقف هونے کے باوجود اکثر افراد پر بارگزرتا هے ۔ اس کے ساتھ هی بعض مقامات پر اس تبدیلی کو روبه عمل لانے میں عملی دشواریاں بھی هوتی هیں ۔ چنانچه ان امور کے مدنظر انهوں نے یه مشوره دیا که ”حکام و افسران مقامی کےلئے یه نازیبا نه هوگا که رعایا کی دشواریوں کو مدنظر رکھکر بجائے جبر کے ترغیب اور تحریص سے کام لیں اور قانونی چاره کار اختیار کرنے کے بجائے حکمت عملی کو کام میں لائیں ۔ اور ناگزیر صورتوں خصوصاً چلر فروشی کےلئے اوزان استعمال کرنے کےلئے مصلحتاً تھوڑی بهت مهلت بھی فراهم کریں“۔

بسلسله صفحه (۱۲)

کارخانے کے قریب هے اور اس پر (۴) لاکھ روپے صرف هوے هیں ۔ اس بستی میں (۳۰۰۰) سے زیاده مزدور ره سکتے هیں کارخانے کے اطراف دس میل کے حلقه کے اندر ایسی قسم کی بستیاں کارخانے کے مزرعوں پر کام کرنے والے مزدوروں کےلئے بھی آباد کی گئی هیں ۔ ان بستیوں کی آبادی (۱۰۰۰۰) اور (۱۵۰۰۰) کے درمیان هے ۔ اور باشندوں کی طبی امداد کےلئے دو ڈاکٹر اور ایک درجن سے زیاده کمپونڈر اور نگران ملازم هیں یه انتظام اسلئے اور زیاده اهمیت رکھتا هے که تعلقه بودهن میں ملیریا اور کالره اکثر پھیلتا رهتا تها ۔ ان نوآبادیوں میں حفظان صحت کو ترقی دینے کےلئے کارخانے کی جانب سے ایک مجلس حفظان صحت مقرر کی گئی هے جو کارخانے کے ملازموں اور تاجروں پر مشتمل هے ۔

تعلیم اور تفریح

هر ایک بستی کے ساتھ مردوں اور عورتوں کےلئے علحده علحده کلب بھی موجود هیں ۔ یهاں صحت بخش تفریحات کا انتظام هے ۔ مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کیلئے لڑکیوں اور لڑکوں کے واسطے جداگانه مدارس بھی قایم کئے گئے هیں ان بستیوں میں بچوں کی تعداد تقریباً (۱۵۰۰) هے ۔ محکمه تعلیمات سرکارعالی نے کارخانے کے عمله اور مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے حال هی میں چهه مدارس کھولنے کا تصفیه کیا هے ۔ چنانچه جهاں کارخانه هے وهاں ایک مدرسه لڑکوں کے لئے اور ایک لڑکیوں کے لئے قائم هوگا اور چار مدارس مختلف مزارع کے قریب کھولے جائیں گے ۔

مجلس مصالحت قرضہ کی کارگزاری

سنہ ۱۳۵۰ف کی رپورٹ

ممالک محروسہ سرکار عالی میں زرعی قرضداری کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں ان میں اطمینان بخش کامیابی ہورہی ہے - اور مجلس مفاہمت قرضہ کی سالانہ رپورٹ بابتہ سنہ ۱۳۵۰ف میں اس چیز کو خاص طور سے واضح کیا گیا ہے - سنہ ۱۹۳۸ع (سنہ ۱۳۴۷ف) کے وسط میں اضلاع اورنگ آباد، ورنگل، عثمان آباد، اورگلبرگہ کے نو تعلقوں میں نو مجالس قایم کی گئی تھیں - ان مجالس کو شاندار کامیابی ہوئی اسی بناء پر آئندہ سال اضلاع رائچور نظام آباد اور میدک کے تمام تعلقوں میں مزید سترہ مجالس قایم کی گئیں - لیکن کچھ عرصہ بعد کافی کام نہ ہونے کی وجہ سے دس مجالس مسدود کردی گئیں اور اس طرح سنہ ۱۳۵۰ف کے آغاز پر جملہ سولہ مجالس برسرکار تھیں -

سنہ ۱۳۵۰ف میں مجالس کی کارگزاری

آغاز سال پر جملہ (۱٫۷۴۷) مقدمات رقمی (۱۸٫۶۹۳) لاکھ روپے زیر سلک تھے نئے سال کے دوران میں مزید (۱٫۷۸۲) مقدمات رقمی (۲۰٫۷۱۰) لاکھ روپے رجوع ہوئے - اس طرح جملہ تصفیہ شدنی مقدمات رقمی (۳۹٫۶۶۴) لاکھ روپے کی تعداد (۳۵۲۹) تک پہنچ گئی - جن کے منجملہ (۷۲۶) مقدمات رقمی (۱۰٫۶۱۲) لاکھ روپے اور (۷۵۴) مقدمات رقمی (۷٫۶۸۳) لاکھ روپے کا اخراج بوجہ عدم اختیار و عدم رضامندی فریقین تحت دفعات (۸) و (۲۱) قانون مصالحت قرضہ عمل میں لایا گیا - اور بقیہ (۲۰۱۳) مقدمات رقمی (۲۱٫۶۶۹) لاکھ روپے میں سے (۹۸۸) مقدمات رقمی (۱۰٫۶۸۷) لاکھ روپے کا تصفیہ (۷٫۶۶۹) لاکھ روپے پر کیا گیا اس طرح (۳۰۳۸) لاکھ روپے یعنی رقم مطالبہ کی (۲۹) فی صد معاف دی گئی -

قرض خواہوں کا قصور

(۲۱۴) مقدمات رقمی (۲٫۶۲۲) لاکھ روپے قانون مصالحت قرضہ کی دفعہ (۷) ضمن (۲) کے تحت اداشدہ قرار دےگئے - کیونکہ جب مجالس نے حسابات طلب کئے تو قرض خواہ اس کی تعمیل نہ کرسکے - اس طرح مصالحت شدہ مقدمات کی طلب کردہ رقم (۲۱٫۶۶۹) لاکھ روپے کا تصفیہ (۹٫۶۹۱) لاکھ روپے پر ہوا - اور اصل کے مقابلہ میں (۳۶) فی صد تخفیف عمل میں آئی -

مصالحت کا طریقہ

مصالحت شدہ رقم (۷٫۶۶۹) لاکھ روپے کے منجملہ مبلغ دس ہزار روپے نقد ادا کئے گئے اور مبلغ (۲٫۶۳۵) لاکھ روپیوں کی کامل ادائی عارضی انتقال آراضی کے ذریعے کی گئی جس کی اوسط مدت (۱۴) سال ہے - اس طرح (۴٫۱۷۵) یکڑ آراضی محاصلی (۵٫۰۵۴) روپیوں کا عارضی انتقال عمل میں آیا - اس کے علاوہ بمعاوضہ مبلغ اٹھارہ ہزار روپے آراضی موازی (۲۶۱) ایکڑ محاصلی (۴۰۲) روپے دوامی طور پر قرض خواہوں کے حق میں منتقل کی گئی اور بقیہ قرضہ مبلغ (۵٫۰۰٦) لاکھ روپیوں کی ادائی کے بارے میں مجالس میں قرض خواہوں کو ترغیب دی کہ وہ واجبی اقساط قبول کریں -

عدم وصولی اقساط

مجالس مصالحت قرضہ کی مقرر کی ہوئی قسطوں کی عدم وصولی کی نسبت قرض خواہوں نے (۸۹) درخواستیں اول تعلقدار صاحبان کے پاس پیش کیں جن کے منجملہ (۴۱) مقدمات میں اقساط فوری وصول کرادی گئیں اور (۴۷) مقدمات میں ادائی کے لئے احکام اجراء کئے گئے - صرف ایک درخواست مدت ختم ہوجانے کے باعث مسترد کردی گئی -

ضدی قرض خواہ

مجالس نے تحت دفعہ (۲۲) ضمن (۱) (۴۳) مقدمات رقمی (۳٫۰۲۳) روپے میں صداقت نامے جاری کئے کیونکہ مجالس کی تجویز کردہ اقساط کو قبول کرنے میں قرض خواہوں نے غیر مصالحانہ رویہ اختیار کیا تھا - ان صداقت ناموں کا یہ اثر ہوگا کہ اگر کوئی قرض خواہ کسی قرض دار کے خلاف عدالت دیوانی میں دعوی دایر کرے تو اس کو صداقت نامہ کی روسے نہ مصارف مل سکیں گے اور نہ واجب الوصول رقم پر (٦) فی صد سالانہ سے زاید سود دیا جاسکےگا -

گزشتہ حالات

سنہ ۱۳۵۰ف کے اختتام پر مجالس مصالحت قرضہ کو کام کرتے ہوئے تین سال چار مہینے ہوچکے تھے - اس تمام مدت میں جملہ (۵۶۰۸) مقدمات رقمی (۸۵٫۶۶۵) لاکھ روپے مصالحت کے لئے دائر کئے گئے - جن میں سے (۲۴۵۲) مقدمات رقمی (۲۴٫۹۹۰) لاکھ روپے کا تصفیہ (۱٦٫۶۳۸) لاکھ روپے پر ہوا - یعنی (۳۳۵۳) فی صد تخفیف حاصل کی گئی - بقیہ مقدمات میں سے (۳۹۲۲) مقدمات رقمی (۴٫۹۶۴۸) لاکھ روپے مسترد کردئے گئے اور باقی ماندہ زیر تصفیہ تھے -

ممالک محروسه میں کوپاروگ کے انسداد کی مہم

ایک نئی پنج ساله اسکیم حکومت کی منظوری کے لیے پیش کی جاچکی ہے

حکومت سرکار عالی کا محکمه صحت عامه کوپاروگ کے انسداد کی غرض سے مستقبل قریب میں وسیع پیمانه پر ایک نئی مہم شروع کرنے والا ہے یه مرض ممالک محروسه کے کچھ حصوں میں رہنے والے جنگلی قبایل میں زیادہ‌تر پایا جاتا ہے اور اس کا انسداد کرنے کےلئے محکمه متعلقه نے ایک اسکیم مرتب کرکے حکومت کی منظوری کےلئے پیش کی ہے - یه اسکیم پانچ سال پر مشتمل ہوگی اور اس کے مجموعی مصارف کا تخمینه (۱٫۳۶٫۰۰۰) روپے کیاگیا ہے غیر متوالی مصارف کی مقدار (۵۰۰۰) روپے اور متوالی (۱٫۳۱٫۰۰۰) روپے -

اس اسکیم کے مطابق ایک طبی عمله مقرر کیا جائےگا جو (۶) حصوں میں منقسم ہوگا اور یه نفاذ اسکیم کے دوران میں ہر سال (۸) مہینے تک متاثره علاقوں کا دوره کرکے مریضوں کا علاج کرینگے کوپاروگ کا علاج کرنے کےلئے اس سے قبل دو مرتبه کوشش کی جاچکی ہے اور اس سلسله میں یه تجربه ہوا که اس مرض کے علاج میں تهیوسرمائین کے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں - چنانچه اس مہم میں اس کا استعمال بہت وسیع پیمانه پر کیا جائےگا -

متعدی مرض

ممالک محروسه میں کوپا روگ پھیلنے کی اطلاع سنه ۱۹۳۰ع (سنه ۱۳۳۹ف) میں پہلی مرتبه دی گئی اور اس وقت یه معلوم ہوا که یه مرض کروابتی کے جنگلی علاقوں میں محدود تھا - لیکن تعلقه مدھره سے شروع ہوکر ضلع ورنگل کے تعلقه‌جات پالونچه نرسم پیٹه اور ملگ سے ہوتا ہوا ضلع کریم نگر میں منتھنی تک پھیل گیا اس کے بعد یه پته چلا که ضلع عادل آباد میں اٹنور لکشٹی پیٹه کے بھی زیاده حصوں میں پھیلا ہوا ہے - اور فرح آباد تعلقه امرآباد ضلع محبوب نگر میں بھی اس کے کچھ مریض پائے گئے - بعد کی تحقیقات سے یه پته چلا که پہلے تین اضلاع میں مرض کا زیاده اثر ہے اور ان کے کچھ حصے تو بہت بری طرح متاثر ہیں - کچھ عرصه قبل ضلع نظام آباد کے تعلقه کاماریڈی سے بھی اس مرض میں مبتلا ہونے کی اطلاعات ملیں - چونکه یه مرض بہت متعدی ہے اس‌لئے تیزی سے پھیل جاتا ہے -

پہلی مہم

اس مرض کے انسداد کےلئے محکمه صحت عامه نے پہلی مہم سنه ۱۳۴۷ف میں شروع کی تھی اور چار طبی عہده‌دار سفری دواخانوں کے ساتھ اس مرض کا علاج کرنے کےلئے جنگلی علاقوں میں روانه کئے گئے - ان طبی جماعتوں نے چار ماه کے عرصه میں (۷۳۰۵) مریضوں کا علاج کیا - اس دوران میں یه دریافت ہوا که سنکھیائی مرکبات اس مرض کے لئے بہت کارگر ثابت ہوئے ہیں چنانچه تهیوسرمائین انجکشن کے ذریعه اس دوران میں متاثره علاقوں کے (۲۳۸۴) مریضوں کا علاج کیاگیا اس مہم کے بعد متاثره علاقوں کے قریب تمام سرکاری دواخانوں میں اس مرض کے علاج کا انتظام کیاگیا چنانچه سنه ۱۳۴۸ف اگرچه کوئی خصوصی مہم جاری نہیں کی گئی تاہم ان دواخانوں میں (۲۳۸۴) مریضوں کا علاج کیاگیا -

سنه ۱۳۴۹ف کی مہم

دوسری مہم زیاده وسیع تھی اور یه سنه ۱۳۴۹ف میں شروع کی گئی - اضلاع ورنگل کریم نگر اور عادل آباد کے کچھ حصے اس مرض سے بری طرح متاثر تھے - ضلع محبوب نگر کے تعلقه امرآباد سے بھی گزشته سال کچھ اشخاص کے مبتلا ہونے کی اطلاع آئی تھی اور کاماریڈی ضلع نظام آباد سے بھی اس سال اس مرض میں لوگوں کے مبتلا ہونے کی اطلاع پہلی بار ملی تھی چنانچه یه مہم ان تمام علاقوں میں جاری کی گئی اور اس کے دوران میں جمله طبی جماعتیں کام کرتی رہیں ان جماعتوں نے ضلع ورنگل کے (۷) تعلقوں عادل آباد کے (۷) تعلقوں اور ضلع کریم نگر کے (۴) اور محبوب نگر اور نظام آباد کے ایک ایک تعلقه میں اپنا کام جاری رکھا - چنانچه ان علاقوں کے (۵۴۸) مواضعات کے متاثر ہونے کی اطلاع ملی تھی اور به دوران مہم (۱۰۵۱۶) مریضوں کا علاج کیاگیا جن میں سے (۸۰) فی صد کا مرض جاتا رہا -
اس تمام دوران میں تهیوسرمائین کا استعمال جاری رہا -

نئی مہم کا مقصد

سابقه مہموں کی طرح تازه ترین مہم کا مقصد بھی متاثره علاقوں سے اس مرض کا قلع قمع کرنا ہے اور اس کا انحصار مرض کے علاج اور اس کی روک تھام پر ہے اس ضمن میں تجربه سے یه معلوم ہوا که مرض پھیلنے کے تین خاص اسباب ہیں ایک تو چھونے سے یه مرض لگ جاتا ہے - دوسرے یه که جسم پر اگر کوئی زخم ہو تو اس کا اثر ہوجاتا ہے - اور تیسرے یه که یه مرض مرطوب مقامات میں خاص طور سے زیاده پھیلتا ہے -

حیدرآباد میں سکھوں سے مراعات

پنجاب کے اخبارات کو تنبیہ

سردار دلیپ سنگھ کی نشری تقریر

ممالک محروسہ میں سکھوں پر مفروضہ پابندیوں کے متعلق پنجاب کے چند اخبارات میں وقتاً فوقتاً جو بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں ان کا دنداں شکن جواب حیدرآباد کے ایک سر برآوردہ سکھ سردار دلیپ سنگھ نے نشرگاہ اورنگ آباد سے اپنی حالیہ تقریر میں دیتے ہوے ان مراعات کا تذکرہ کیا ہے جو ممالک محروسہ میں سکھ فرقہ کو حاصل ہیں - سردار صاحب نے جائز شکایات اور شرانگیز پروپگنڈہ کا فرق بتلاتے ہوے یہ خیال ظاہر کیا کہ شرانگیزی کو تو کوئی حکومت روا نہیں رکھ سکتی لیکن جہاں تک جائز مطالبات کا تعلق ہے حیدرآباد کے سکھوں کو ہمیشہ یہ اطمینان رہا کہ وہ آئینی طور پر اپنے مطالبات حاصل کر سکتے ہیں -

ممالک محروسہ سے سکھوں کا تعلق

سردار دلیپ سنگھ نے ممالک محروسہ کے سکھوں سے تعلقات کی ابتدا اگسٹ سنہ ۱۷۰۷ع سے کی جبکہ سکھوں کے آخری گرو ، گروگووند مہاراج اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ناندیڑ آئے اور دریائے گوداوری کے کنارے قیام پذیر ہوے - چودہ ماہ کے بعد ستمبر سنہ ۱۷۰۸ع میں اس مقام پر ان کا انتقال ہوا - اور سنہ ۱۸۳۲ع میں شیر پنجاب رنجیت سنگھ نے اسی مقام پر حکومت سرکارعالی کی اجازت سے ناندیڑ کا گردوارہ تعمیر کروایا - اور اسی وجہ سے ناندیڑ سکھ قوم کے لئے اسی طرح مقدس ہے جس طرح ہندوؤں کے لئے بنارس - عیسائیوں کے لئے بیت المقدس اور مسلمانوں کے لئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ -

سکھ فوج کی ابتداء

سردار دلیپ سنگھ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے کہا کہ انیسویں صدی کی ابتدا میں مہاراجہ چندولعل نے (جو اس وقت حیدرآباد کے وزیر اعظم تھے) اس زمانہ کے رواج کے مطابق مہاراجہ رنجیت سنگھ سے حکومت سرکارعالی کے تحت خدمات انجام دینے کے لئے بارہ ہزار فوج طلب کی یہ فوج جو کہ فوج لاہوری کہلاتی ہے ممالک محروسہ کے شمالی اضلاع میں متعین کی گئی اور جو لوگ بغاوت پر آمادہ ہوتے تھے اور مالگزاری دینے سے انکار کرتے تھے ان کی سرکوبی میں یہ فوج عہدہ داران سرکارعالی کی امداد کرتی تھی - ان خدمات کا اعتراف کرتے ہوے حکومت سرکارعالی نے ان فوجیوں کی خدمات کو موروثی قرار دیا اور یہ سلسلہ اب تک قایم ہے - اس وقت ان فوجیوں کی اولاد (۷۵۴) افراد پر مشتمل ہے جو انتظامی اعتبار سے محکمہ کوتوالی اضلاع کے تحت ہے - اور ان کی مذہبی اور عام تعلیم کا انتظام سرکاری اخراجات سے سکھ آرڈلی بائز ٹریننگ اسکول میں کیا جاتا ہے - یہ ادارہ بیس سال قبل قایم کیاگیا تھا اور یہاں تعلیم پانے والوں کے لئے قیام و طعام کا انتظام بھی مفت ہوتا ہے -

ناندیڑ کا گردوارہ

ناندیڑ میں سکھوں کے گردوارہ کا تذکرہ کرتے ہوے سردار دلیپ سنگھ نے کہا کہ حکومت سرکار عالی کی جانب سے اس گردوارہ کو پانچ گاؤں دیشن پوری ، باڑی ، بانسری ، مسوار اور ایلکی جاگیر میں دئے گئے ہیں جن کی سالانہ آمدنی اس وقت (۳۳،۰۰۰) روپے ہے - اس کے علاوہ گردوارہ کے انتظام کے لئے حکومت سرکارعالی نے ایک سنٹرل کمیٹی مقرر کی ہے - جس کے صدر نشین صدر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع ہوا کرتے ہیں اور اراکین میں سکھ قوم کے دو نمائندے - تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ اور مہتمم صاحب اوقاف شامل ہوتے ہیں -

زائرین کے لیے انتظامات

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے سردار دلیپ سنگھ نے کہا کہ '' اس وقت میں خود منجانب سکھ قوم اس کمیٹی کا رکن ہوں - یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنے جلسے ناندیڑ اور صدر مقام حیدرآباد میں کرکے گردوارہ صاحب کا انتظام مہتمم گردوارہ صاحب کے ذریعہ انجام دیتی ہے جو ہمیشہ سکھ قوم سے ہی ہوا کرتا ہے - اس کے علاوہ یہاں جو کچھ چڑھاوا یعنی نذر و نیاز سکھ زائرین کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے اس کا انتظام جنرل مینجنگ کمیٹی کے سپرد ہے اور اپنے صوابدید کے مطابق کمیٹی انتظام کرتی ہے - گردوارہ صاحب میں زائرین کے لئے معقول انتظام ہے - یہاں سال میں چار میلے ہوتے ہیں جن میں ملک کے تمام حصوں بالخصوص پنجاب سے زائرین کی کثیر تعداد آتی ہے اور نذر و نیاز کی صورت میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے اس کا انتظام نہایت معقول ہے - چنانچہ اس وقت چار لاکھ روپے از قسم نقد و شیرز وغیرہ جمع ہیں جو زائرین عمارات گردوارہ صاحب کو سونے کا پترلگانا یا سنگ مرمر کا فرش کرنا چاہتے ہیں ان لوگوں کے لئے بھی گردوارہ صاحب کی جانب سے کاریگر فراہم کئے جاتے ہیں اور یہ سب کام زائرین کے لئے نہایت کفایت شعاری کے ساتھ کئے جاتے ہیں - یہ کاریگر عہدہ داران گردوارہ کے تحت کام انجام دیتے ہیں -

دوسری مراعات

اس ضمن میں مقرر نے کہا کہ قدیم مقررہ راستوں سے مذہبی جلوس وغیرہ گزرتے ہیں جن کے نکالنے میں کوئی

رکاوٹ نہیں عاید کی جاتی ہے ۔ اورگردوارہ کو عطا کردہ جاگیر کے علاوہ سرکارعالی کی جانب سے نوبت و نقارخانہ کےلئے بھی پچاس روپے کی امداد دی جاتی ہے اورگردوارہ کےلئے انگریزی علاقہ سے جو مال لایا جاتا ہے اس پر محصول کروڑگیری بھی معاف ہے ۔ ان کے علاوہ حکومت سرکارعالی نے حال میں سکھ فرقہ کے لئے بیسا کھ کے تہوار اورگروگوبند سنگھ مہاراج کے یوم پیدایش کے موقعوں پر تعطیلات کابھی اعلان کیا ہے ۔ جو سکھوں کےلئے بڑی تسکین و مسرت کا باعث ہے ۔

غیر جانبدارانہ فیصلہ

سکھوں کے مذہبی معاملات سے تعلق رکھنے والے امور میں حضرت اقدس و اعلی اور ان کی حکومت کی انصاف پسندی اور بے تعصبی کی مثال دیتے ہوئے سردار دلیپ سنگھ نے مال ٹیکری والے قضیہ کا حوالہ دیا اور کہا کہ تقریباً بارہ سال قبل ناندیڑ میں سکھوں اور مسلمانوں میں ایک قضیہ نامرضیہ پیش آگیا کیونکہ سکھوں کے ایک مقدس مقام مال ٹیکری پر ایک مسلمان کی لاش دفن کردی گئی تھی۔ اس واقعہ کی وجہ سے ممالک محروسہ اور بیرون ملک کے سکھوں میں ہیجان برپا ہوگیا۔ عام خیال یہ تھا کہ یہ ریاست مسلمانوں کی ہے اور جو لاش دفن کی گئی ہے وہ بھی مسلمان کی ہے اس لئے سکھوں کے ساتھ کوئی انصاف نہ ہوسکے گا ۔ ” مگر حضور پرنور بندگان عالی حضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ جن کی فہم و فراست کا لوہا نہ صرف ہندوستان میں بلکہ عالم کے ہر گوشہ میں مانا جاتا ہے اپنے فرمان مبارک میں اس گتھی کو عادلانہ اصول کے ساتھ سلجھا کر یہ معاملہ سر ہربٹ کمنگ نامی ایک انگریز جج کے سپرد کرکے اس جج کے فیصلہ کو قطعی فرمادیا ۔ اس کا فیصلہ ۷ ۔ ڈسمبر سنہ ۱۹۲۹ع کو سنایا گیا ۔ جج نے یہ فیصلہ کیا کہ جس جگہ لاش دفن کی گئی وہ سکھوں کی ہے اور ایک ماہ کے اندر وہاں سے لاش نکال کر سکھوں کے حوالہ کردی جائے ۔“

فیصلہ کا نفاذ آسان نہ تھا

مقرر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ”کہ اس فیصلہ کی تعمیل ایک نہایت ہی مشکل امر تھا ۔ لیکن حکومت سرکار عالی نے اس فیصلہ کی تعمیل میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور وہ جگہ وقت مقررہ پر سکھوں کے حوالہ کردیگئی انصاف کی ایسی مثال دنیا میں شاذ ہی ملتی ہے ۔“

سکھوں کی وفاداری

ممالک محروسہ سرکار عالی میں آریہ سماجیوں کی جاری کردہ ستیہ گرہ سے سکھ فرقہ کی بے تعلقی بیان کرنے اور حکومت سرکار عالی سے سکھوں کی وفاداری اور اطاعت گزاری پرزور دینے کے بعد سردار دلیپ سنگھ نے حکومت سرکارعالی کی اعلان کردہ دستوری اصلاحات کی حالیہ اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں سہواً سکھ فرقہ کی خصوصی نمائندگی کو نظر انداز کردیا گیا تھا ۔ لیکن انہوں نے اس مسئلہ کی جانب حکومت کی توجہ منعطف کرائی ہے اور مقام مسرت ہے کہ حکومت سرکار عالی نے اس مسئلہ پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ۔ سردار صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مطالبات آئینی طور پر پیش کئے جائیں اور اگر اس پر عمل کیا گیا تو کبھی کوئی ناامیدی نہ ہوگی ۔

پنجابی اخبارات کو جواب

پنجاب کے بعض اخبارات میں حکومت سرکارعالی پر وقتاً فوقتاً جو اعتراضات ہوتے رہتے ہیں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سردار دلیپ سنگھ نے کہا کہ ”پنجاب کے چند اخبارات میں بارہا میں نے حکومت سرکار عالی پر معاندانہ اعتراضات دیکھے ہیں ۔ ان اعتراضات کا مقصد واجبی شکایات کو دور کرنا نہیں ہوتا بلکہ ان کا حقیقی منشاء یہ ہوتا ہے کہ بغض اور کینہ نکال کرسستی شہرت حاصل کی جائے ۔ میں ایسے بے جا اعتراضات کے خلاف احتجاج ضروری خیال کرتا ہوں۔ اگرمیں پنجاب کے اخبارات پر ایک اعتراض کروں تو بے جا نہ ہوگا کہ پنجاب میں جھٹکے کے سوال پر ایک طوفان بپا رہتا ہے اور آئے دن یہ جھگڑے رہتے ہیں کہ فلاں گاؤں میں مسلمان زیادہ رہتے ہیں اس لئے وہاں جھٹکہ نہیں کیا جاسکتا ۔ برخلاف اس کے ممالک محروسہ سرکارعالی میں سکھ کھلے بندوں جھٹکہ کرتے ہیں ۔ حکومت کی جانب سے کوئی روک ٹوک نہیں ہے ۔ مگر پنجاب کے اخبارات نے کبھی اس خوبی کو بیان نہیں کیا ۔

اشاعت مذہب کی اجازت

”ایک اعتراض یہ بھی کیاجاتا ہے کہ یہاں پر چار کی اجازت نہیں ہے لیکن میں خود جانتا ہوںکہ پنجاب سے اکثر غیر ذمہ دار لوگ حیدرآباد آکر اس کام کو ہاتھ میں لیتے ہیں اور مذہبی پرچاراور سیاسی امور کو یکجا کرکے حکومت کے سر الزام تھوپتے ہیں اس لئے حکومت کی جانب سے اس معاملہ میں روک ٹوک ہوتو بالکل بجا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف مذہبی پرچار کرنا چاہے تو بڑی خوشی سے وہ اس فرض کو قانونی امور کی تکمیل کرکے ادا کرسکتا ہے ۔

ممالک محروسہ کے شہر اور قصبات

گزشتہ دس سال میں ۳۰ فی صد آبادی کا اضافہ

قصبات کی تعداد میں معمولی فرق

ممالک محروسہ سرکار عالی میں دیہی آبادی کی شہروں میں منتقلی کی رفتار درحقیقت اتنی تیز نہیں ہے جتنی کہ عام طور پر خیال کی جاتی ہے چنانچہ ناظم صاحب سررشتہ مردم شماری نے گزشتہ سال کی مردم شماری کو پیش نظر رکھتے ہوئے شہری آبادی کے متعلق جو یادداشت شائع کی ہے اس سے بھی اس امر کی پوری صراحت ہوتی ہے۔ ناظم صاحب نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں کی طرح ممالک محروسہ سرکار عالی میں بھی شہرسازی کی رفتار اتنی تیز اور جاذب توجہ نہیں ہے جتنی کہ مغربی ممالک میں ہے سنہ ۱۸۹۱ع میں شہری آبادی کل آبادی کا (۹۰۲) فی صد تھی اور سنہ ۱۹۳۱ع میں شہری آبادی اضافہ ہو کر (۱۳۰۶) فی صد ہوگئی۔ تاہم گزشتہ دس سال کے عرصہ میں شہری آبادی میں (۳۰) فی صد سے کچھ زیادہ اضافہ کا اندراج ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۳۱ع میں شہری آبادی (۱۶۱۶۹۸۱) تھی جو سنہ ۱۹۳۱ع میں (۲۱۹۳۰۰۰) ہوگئی۔

نئے شہر

لیکن ممالک محروسہ کے شہروں اور قصبوں کی مجموعی تعداد میں اسی تناسب سے اضافہ نہیں ہوا۔ کیونکہ حالیہ مردم شماری کے مطابق ان کی تعداد (۱۳۸) ہے اور سنہ ۱۹۳۱ع میں یہ تعداد (۱۳۳) تھی۔ پرانی فہرست میں سے پچیس پرانے قصبات کے نام خارج کئے گئے اور تیس نئے قصبات کے نام شامل ہوئے۔ اس ضمن میں ناظم صاحب مردم شماری نے لکھا ہے کہ سابقہ شرح اضافہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ توقع تھی کہ ۳۱ نئے مقامات قصبات کا درجہ حاصل کرلیں گے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۱ع کی فہرست قصبات میں عارضی طور سے ۳۱ مقامات شامل کرلئے گئے۔ ان شہروں کی آبادی سنہ ۱۹۳۱ع سے (۱۹۳۰) کی مردم شماری کے مطابق شمار کی گئی تھی۔ یہ مردم شماری ایک ہی شب میں ہوئی تھی اور اس میں غیر مستقل آبادی بھی شامل تھی اس کے برعکس حالیہ مردم شماری میں آبادی شمار کرنے کا عمل ایک مہینہ سے زیادہ جاری رہا اور یہ مردم شماری مستقل آبادی تک محدود رہی۔ اس ضمن میں یہ بھی تصفیہ کیا گیا کہ بلدی خصوصیات رکھنے کے علاوہ کسی مقام کو صرف اس صورت میں قصبہ کا درجہ دیا جائے کہ اس کی آبادی پانچ ہزار نفوس سے کم نہ ہو چنانچہ جب آبادی کا قطعی تعین ہوگیا تو قصبات کی پرانی فہرست میں سے ۲۵ ناموں کو خارج کرنا پڑا اور عارضی طور سے جو ۳۱ نام شامل کئے گئے تھے ان میں ۹ مقامات متوقع معیار تک نہ آسکے اور ان کی جگہ دوسرے مقامات نے لے لی تھی۔ اس طرح ۱۹۳۱ع کی فہرست میں ۲۵ قصبات کے نام خارج کرکے ۳۰ نئے نام فہرست میں شامل کئے گئے اور بحیثیت مجموعی پانچ نئے قصبات کا اضافہ ہوا۔ شہروں اور قصبات کی مجموعی تعداد (۱۳۸) ہوگئی۔ جس میں چار شہر بھی شامل ہیں شہروں کی تعداد وہی رہی جو گزشتہ مردم شماری میں تھی یعنی چار یہ شہر حیدرآباد (آبادی ۷۳۹۱۵۹) ورنگل (آبادی ۹۲۸۰۸،) گلبرگہ (آبادی ۵۳۵۵۱) اور اورنگ آباد (آبادی ۵۰۹۲۴) ہیں۔

جالنہ کو سبقت حاصل ہے

ممالک محروسہ کے چھوٹے شہروں میں جالنہ کو سبقت حاصل ہے۔ جس کی آبادی (۳۸۰۹۶) نفوس ہے۔ اس کے بعد ناندیڑ کا درجہ ہے اور پھر رائچور اور نظام آباد کا جن کی آبادی علی الترتیب (۳۶۶۸۹) - (۳۴۹۷۲) اور (۳۲۷۴۱) نفوس ہے۔ ان کے علاوہ تین اور چھوٹے شہر لاتور پربھنی اور بیدر ہیں جن کی آبادی علی الترتیب (۲۴۹۸۵ - ۲۱۶۸۳) اور (۲۰۵۱۴) نفوس ہے باقی ماندہ (۱۲۷) قصبات میں سے (۲۷) کی آبادی دس ہزار اور بیس ہزار کے درمیان ہے اور ایک سو کی پانچ ہزار سے دس ہزار تک ہے۔

روبہ ترقی قصبات

سنہ ۱۹۳۲ع کے اعداد کا لحاظ کرتے ہوئے چند قصبات کی آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ حالیہ مردم شماری کے مطابق جن مقامات کو قصبہ کا درجہ دیا گیا ہے ان میں سے ضلع عادل آباد کے قصبہ بیلم پلی کی آبادی میں مقابلتاً (۲۸۶۰۱) فی صد اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ شاہ آباد (ضلع اطراف بلدہ) کی آبادی میں (۱۷۶۰۶) فی صد تاورگڑہ (ضلع رائچور) کی آبادی (۱۵۰۰۸) فی صد اور کولا پور (ضلع محبوب نگر) کی آبادی میں (۷۶۰۹) فی صد اضافہ ہوا۔ گزشتہ دس سال کے عرصہ میں جن پرانے قصبات کی آبادی نہایت تیزی سے بڑھی وہ بودھن، گرمٹکال، احمد پور، نظام آباد، اور کریم نگر ہیں جن کی آبادی میں علی الترتیب ۱۷۵۰۹ - ۹۳۰۴ - ۷۴۰۱ - اور (۵۹۰۹) فی صد اضافہ ہوا ہے۔

*

دکن کی تمدنی تاریخ

حیدرآباد کے نوادر خانہ میں پیش بہا اور نایاب چیزوں کا مجموعہ

حیدرآباد کا سرکاری نوادر خانہ بلدہ حیدرآباد کے باغ عامہ میں سنہ ۱۳۳۹ ف (۱۹۳۰ ع) میں قایم کیا گیا اور ذات شاہانہ نے بہ نفس نفیس اس کا افتتاح فرمایا تھا یہ نوادر خانہ محض ایک نمائش گاہ نہیں ہے جیسا کہ عموماً اس قسم کے اداروں کو سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ ایک ایسا نادر ذخیرہ ہے جس کی مدد سے ان مختلف تمدنوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جو قدیم ترین زمانوں سے ممالک محروسہ سرکارعالی میں نشوو نما پاتے رہے ۔ چنانچہ اس مقصد کے تحت گزشتہ بارہ سال سے اس نوادر خانہ کو ترقی دی جارہی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب یہاں ہزارہا کی تعداد میں نایاب اور بیش بہا چیزیں موجود ہیں ۔ ان اشیاء کا تعلق قبل از تاریخ زمانہ سے لیکر عہد جدید تک تاریخ دکن کے ہر دور سے ہے اور ان میں تازہ ترین اضافہ آندھرا دور کے چار ہزار سکوں کا ہے جو کونڈر پور میں دریافت ہوے ہیں۔ کونڈر پور کے قریب ایک قدیم آندھرا شہر آباد تھا اور نوادر خانہ کے نگران خواجہ محمد احمد صاحب ایک سال سے اس مقام پر کھدائی کروا رہے تھے ۔ امید ہے کہ ان سکوں کی دریافت سے تاریخ دکن کے اس اہم دور کے مزید حالات معلوم ہوسکیں گے ۔

قبل از تاریخ دور کا شعبہ

فی الحال نوادر خانہ بائیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ تقسیم قبل از تاریخ ' بدھی ' جینی ' ہندوئی ' اور اسلامی پانچ اہم شعبوں کے تحت کی گئی ہے قدامت کے اعتبار سے ان میں سب سے دلچسپ وہ شعبہ ہے جسکا تعلق قبل از تاریخ دور سے ہے اس شعبہ میں پتھر کے وہ آلات موجود ہیں جو دکن کی ایسی قدیم قومیں استعمال کرتی تھیں جن کے متعلق بہت ہی کم معلومات حاصل ہوسکتی ہیں ۔اس شعبہ میں وہ اشیاء بھی موجود ہیں جو قدیم مدفنوں سے برآمد ہوئی ہیں اور خیال ہے کہ ان کا تعلق قبل از تاریخ دور سے ہے یہ آثار لوہے کے آلات برتنوں اور انسانی ہڈیوں پر مشتمل ہیں ۔

بدھی اور جینی شعبہ

بدھی شعبہ میں ان سلاخوں کے ٹکڑے رکھے گئے ہیں جو دکن میں بدھی یادگاروں کے اطراف حفاظت کے لئے لگائی گئی تھیں ۔ اور پتھر اور دھاتوں سے بنائے ہوے گوتم بدھ کے کئی مجسمے بھی ہیں ۔ جینی شعبہ میں جینی دور کی یادگاروں کو محفوظ کرنے کی جانب خاص توجہ کی جارہی ہے اور اس دور کی سنگ تراشی کی نمائش کے لئے ایک حصہ الگ محفوظ کردیا گیا ہے ۔

ہندو دور

ہندو دور کی سنگ تراشی کے بہت اچھے نمونے بھی اس نوادر خانہ میں موجود ہیں اور یہ مجموعہ جنوبی ہند کے بہترین مجموعوں میں سے ہے ۔ ان میں پاروتی اور سدایہ کے مجسمے اس اعتبار سے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں کہ یہ جنوبی ہند کے فن سنگ تراشی کے نادر نمونے ہیں ۔ یہ مجسمے دس سال قبل بلدہ حیدرآباد کے قریب آصف نگر میں دریافت ہوئے تھے ۔ اس شعبہ کے لئے نوادر خانہ کے احاطہ میں قدیم کاکیتیا طرز کا ایک منڈپ

عہد کاکیتیا کا منڈپ

(تصویر بہ عنایت نوادرخانہ سرکار عالی)

بھی تعمیر کیا گیا ہے منڈپ کے کھمبے اور چھت کے تکونے ٹکڑے ایک حالیہ کھدائی کے دوران میں ورنگل میں برآمد ہوئے تھے اس منڈپ کی تعمیر میں کافی

مصارف ہوے اور اس کو بناتے ہوے کاکیتیا طرز تعمیر کی معمولی سے معمولی خصوصیات کا بھی خیال رکھا گیا اس شعبہ میں پیتل کی بھی کچھ بہت اچھی چیزیں ہیں جن میں دیپ لکشمی کی ایک چھوٹی سی مورت زیادہ جاذب توجہ ہے کیونکہ اس کی ساخت میں کچھ مصری اثر پایا جاتا ہے ۔

اسلامی دور

اسلامی دور سے تعلق رکھنے والی جو اشیاء ہیں ان میں قرآن پاک کے قلمی نسخوں کا ایک بہترین مجموعہ بھی شامل ہے ۔ یہ قلمی نسخے محکمہ ہذا نے بارہ سال کے عرصہ میں فراہم کئے ہیں جو تاریخی فنی اور خطاطی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ان قلمی نسخوں میں تاریخی اہمیت کے حامل دو نسخے مغل شہنشاہ شاہجہان کے دستخطی ہیں اور تین ایسے نسخے ہیں جو شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے کتب خانہ میں تھے ۔ ایک اور نسخہ پر اورنگ زیب کی دستخط موجود ہے جن نسخوں پر تاریخ درج ہے ان میں سے قدیم ترین سنہ ۹۰۷ ھجری کا ہے لیکن فن خطاطی کے اعتبار سے کئی نسخے اس سے بہت زیادہ قدیم ہیں اور ایک نسخہ جو خط کوفی میں لکھا گیا ہے دسویں یا گیارھویں صدی عیسوی کا خیال کیا جاتا ہے

منقش قلمی نسخے

منقش قلمی نسخوں سے نہایت شستہ اور اعلی فنی مذاق کا اظہار ہوتا ہے اور اس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ مشرقی حکمران اور امراء اپنی کتابوں کو خوب صورت اور جاذب نظر بنانے کے لئے کتنی فیاضی سے روپیہ صرف کرتے تھے قیمتی دھاتوں کا استعمال صفحات کے نازک اور دلکش نقش و نگار اور ان سے بھی بڑھ کر فن خطاطی کا اعلی معیار اپنے باکمال صناعوں اور ان کے سر پرستوں کی عظمت کا ثبوت ہیں ۔

بیدری مصنوعات

اس شعبہ کے تحت بیدری مصنوعات کا بھی ایک مجموعہ ہے جو اپنی نوعیت کا تمام دنیا میں بہترین مجموعہ کہا جاسکتا ہے ۔ بیدری مصنوعات ممالک محروسہ کے ایک مقام بیدر میں تیار ہوتی ہیں ۔ جو بلدہ حیدرآباد سے (۸۲) میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور دکن کے برید شاہی سلاطین کا پایہ تخت رہا ہے ۔ یہ خاندان پندرھویں اور سولھویں صدی عیسوی میں حکمران تھا ۔ اس شعبہ میں اسلامی دور کے پرانے اسلحہ بھی موجود ہیں ۔

شعبہ کتبات

نوادر خانہ میں کتبات کے بھی دو شعبہ ہیں ایک کا تعلق ہندو عہد کے کتبات سے ہے اور دوسرا مسلمانوں کے عہد حکومت سے متعلق ہے مسلمانوں کے دور کا قدیم ترین کتبہ سلطان حسن گنگو بہمنی کے عہد کا ہے جنھوں نے چودھویں صدی عیسوی میں بہمنی سلطنت کی بنا ڈالی تھی دوسرے کتبات عادل شاہی اور مغل سلاطین کے زمانہ کے ہیں جن میں سے بعض غیر معمولی تاریخی اہمیت کے حامل ہیں ۔

دیگر اشیاء

نوادر خانہ میں جو دوسری اشیاء جمع کی گئی ہیں ان میں چینی کی پرانی چیزیں ہندوستانی فن مصوری کے نمونے اور ممالک محروسہ کی خاص چڑیوں کے (۳۰۰) نمونے بھی شامل ہیں نوادر خانہ میں کافی گنجایش نہ ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ قبل شعبہ طیور کو شعبہ حیوانیات جامعہ عثمانیہ میں منتقل کردیا گیا ہے ۔

قدیم اور جدید حیدرآباد

قلعہ رائچور کا ایک منظر

(تصویر بہ عنایت محکمہ آثار قدیمہ)

رائچور میں تعمیری اورتاریخی اعتبار سے ایک اہم ترین یادگار رائچور کا آٹھ سو سالہ پرانا قلعہ ہے جس کی تصویر اس صفحہ پر شایع کی گئی ہے ۔ اگرچہ کہ یہ قلعہ قدیم مروجہ نمونہ کے مطابق بنایا گیا ہے تاہم اس میں متعدد نمایاں خصوصیات موجود ہیں ۔ اس قلعہ کے تین جانب زبردست دوھری فصیل ہے اور چوتھی یا جنوبی سمت میں تین نظر فریب پہاڑوں کی ایک قطار ہے جن کے گرد مورچہ بندی کرکے مستحکم کیا گیا ہے ۔ درمیانی پہاڑی سب سے بلند ہے اور اس کے اوپر ایک حصار اور بیجاپوری طرز تعمیر کی ایک چھوٹی سی مسجد کے آثار موجود ہیں ۔

اندرونی فصیل (جو تصویر کے پیش منظر میں موجود ہے) صاف اور مسطح کئے ہوئے بڑے بڑے پتھروں کو سیمنٹ یا چونے کی مدد کے بغیر خوبصورتی سے جوڑ کر بنائی گئی ہے فصیل کے مغربی جانب ایک (۴۲)فیٹ(۱۸) انچ لانبی پتھر کی ایک زبردست سل لگی ہوئی ہے جس پر کنڑی زبان میں ایک طویل کتبہ کندہ ہے اس کتبہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس فصیل کا ابتدائی تعلق ہندو دور سے ہے کتبے میں رائچور کی فتح اور قلعہ کی تعمیر کا ذکر ہے جو سنه ۱۲۹۸ع کا واقعہ ہے جب کہ رانی ردرما ورنگل پر حکمران تھی ۔

اس سل کے داھنی جانب کچھ فاصلہ پر ایک اور سل لگی ہوئی ہے (جس کی تصویر بھی شایع کی جارھی ہے)
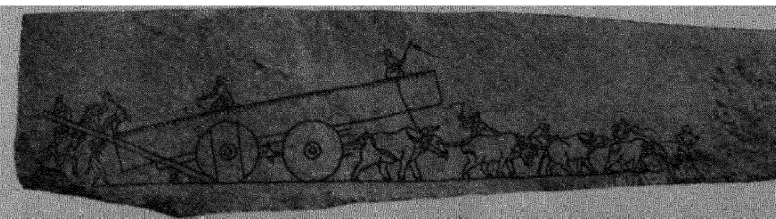
(تصویر بہ عنایت محکمہ آثار قدیمہ)

اس سل پر نہایت خوبی سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بڑے کتبے والی سل کان سے اس مقام تک کیوں کر لائی گئی تھی اس کو دیکھنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ

پتھر کی یہ زبردست سل ایک ٹھوس اور مضبوط پہیوں والی گاڑی پر لادی گئی جس کو بھینسوں کی کئی جوڑیاں گھسیٹ رہی تھیں اور کئی آدمی ڈنڈے مار مار کر بھینسوں کو ھانک رہے تھے اور گاڑی کو آگے بڑھانے کے لئے بیرم بھی استعمال کرر ہے تھے ۔ سید یوسف صاحب مدگار ناظم محکمہ آثار قدیمہ جنھوں نے اس قلعہ کا تفصیلی جائزہ لیا اور اس نقش دار سل کی نقلی تیار کی ان کا اس نقش کے متعلق یہ خیال ہے کہ جس صناعی اور خوبی سے بھینسوں کی تصویر بنائی گئی ہے اور ان میں سے بعض کی منہہ سے باھر نکلی ہوئی زبانیں ، بعض کی جھکی ہوئی کمریں ، اور بعض کی اٹھی ہوئی خمدار دمیں دکھلا کر سل کے وزن کی کیفیت کو جس طرح ہو بہو ظاہر کردیا ہے وہ اس زمانہ کا لحاظ کرتے ہوے درحقیقت فن نقش کشی کا ایک حیرت انگیز کمال ہے ۔ اس سے کچھ اور فاصلہ پر ایک تیسری سل لگی ہوئی ہے جس پر بہت ھی آراستہ چھہ رتھوں کا ایک جلوس دکھلایا گیا ہے ۔ ان رتھوں کو کوھان دار بیل کھینچ رہے ھیں جن کی گردنوں میں نقشی پٹے پڑے ہوے ھیں ۔ ان سلوں کے علاوہ نقش کی ہوئی متعدد اور سلیں بھی موجود ھیں جن پر رامائن کے مناظر، پھول بوٹے ، اور چڑیوں چوپایوں اور مختلف انسانوں کی تصویریں کندہ ھیں ۔

قلعہ کی بیرونی فصیل جو مقابلتہً سادہ ہے مسلمانوں کی تعمیر کردہ ہے اور اس کا ثبوت عربی اور فارسی کے ان متعدد کتبات سے ملتا ہے جو اس کے برجوں ، دروازوں اور شہر کی بعض مسجدوں میں بھی لگے ہوے ھیں یہ کتبے ان متعدد عمارتوں کی یادگار تعمیر کے طور پر نصب کئے گئے تھے جو آخری دور کے بہمنی سلاطین اور بیجا پور کے عادل شاھی حکمرانوں کے عہد میں تعمیر ہوئیں ۔

تجارتی اطلاعات

روغن دار تخم کی سرمائی فصل

ممالک محروسہ سرکار عالی کی موسمی رپورٹ

روغن دار تخم (تل رائی او والسی) کی سرمائی فصل بابت سنہ ۴۲ - ۱۹۴۱ع کے بارے میں حکومت ھند کے محکمہ تجارتی اطلاعات و اعداد وشمار کی جانب سے جو عام روئداد شایع ہوئی ہے ۔ اس میں مندرجہ ذیل پیش قیاسی کی گئی ہے ۔ یہ پیش قیاسی ایسے صوبوں اور ریاستوں کی ارسال کردہ رپورٹوں کی بناء پر کی گئی ہے جہاں تل ۔ رائی اور السی کی کاشت کافی مقدار میں ہوتی ہے ۔ ھندوستان میں جس رقبہ پر تل اور رائی کی کاشت ہوتی ہے اس کا (۹۵) فی صد حصہ اور السی کے زیر کاشت مجموعی رقبہ کا (۹۴) فی صد حصہ صرف ان صوبوں اور دو ریاستوں میں ہے ۔

تل اور رائی

اس سال رائی او رتل کا زیر کاشت مجموعی رقبہ (۶۲۰۸۰۰۰) ایکڑ ہے ۔ گزشتہ سال یہ رقبہ (۶۲۱۸۰۰۰) ایکڑ تھا ۔ مجموعی پیداوار کا تخمینہ اس سال (۱۱۰۹۰۰۰) ٹن ہے ۔ گزشتہ سال اس کی مقدار (۱۱۰۳۰۰۰) ٹن تھی ۔ تفصیلات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان پیداواروں کی کاشت سب سے زیادہ صوبہ جات متحدہ میں ہوتی ہے جہاں (۳۱۰۱۰۰۰) ایکڑ رقبہ پر ان کی کاشت ہوتی ہے ۔ پنجاب میں یہ رقبہ (۱۰۰۰۰۰۰) ایکڑ ہے ۔ بنگال میں (۷۴۱۰۰۰) ایکڑ بہار میں (۴۸۴۰۰۰) ایکڑ اور آسام میں (۴۰۴۰۰۰) ایکڑ اس کے بعد دوسرے علاقوں کا درجہ ہے جہاں ان فصلوں کی کاشت کافی مقدار میں کی جاتی ہے ۔ مندرجہ بالا رقبوں کے علاوہ تل اور رائی کی کاشت ھندوستان کے دوسرے حصوں میں بھی ہوتی ہے ۔ اور گزشتہ پانچ سال میں اس قسم کی اراضیات کا اوسط (۲۸۸۰۰۰) ایکڑ رہا جن کی پیداوار کا تخمینہ (۵۱۰۰۰) ٹن ہے ۔

السی

اس سال جس آراضی پر السی کی کاشت ہوئی ہے ۔ اس کا مجموعی رقبہ (۳۳۴۰۰۰۰) ایکڑ ہے اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال یہ رقبہ (۳۶۱۹۰۰۰) ایکڑ تھا ۔ گویا کہ اس سال (۸) فی صد کی کمی واقع ہوئی ۔ اس سال کی مجموعی پیداوار کا تخمینہ (۳۶۱۰۰۰) ٹن کیا گیا ہے ۔ گزشتہ سال یہ مقدار (۴۳۴۰۰۰) ٹن تھی یعنی اس سال (۷) فی صد کی کمی واقع ہوئی ۔ تل اور رائی کے برعکس السی کی کاشت سب سے زیادہ صوبہ جات متوسط اور برار میں ہوتی ہے جہاں السی کی کاشت کا رقبہ (۱۰۷۴۰۰۰) ایکڑ ہے ۔ صوبہ جات متحدہ میں یہ رقبہ (۸۲۱۰۰۰) ایکڑ ہے اور بہار میں (۵۴۴۰۰۰) ایکڑ ۔ حیدرآباد کا چوتھا درجہ ہے ۔ اور یہاں (۴۷۱۰۰۰) ایکڑ رقبہ پر السی کی کاشت ہوتی ہے ۔ ایسے علاقے جو السی کی کاشت کے مرکز ھیں ان کی تعداد (۱۰) ہے ۔ ان علاقوں کے علاوہ ھندوستان کے دوسرے حصوں میں بھی السی کی کاشت ہوتی ہے ۔ اور گزشتہ پانچ سال میں ایسے رقبوں کا اوسط (۲۳۹۰۰۰) ایکڑ اور پیداوار کا تخمینہ (۲۶۰۰۰) ٹن رہا ۔

حیدرآباد میں روغن دار تخم کی کاشت

ممالک محروسہ سرکار عالی میں روغن دار بیجوں کی کاشت کے متعلق جو تیسری اور قطعی روئداد شائع ہوئی ہے اس سے حسب ذیل تفصیلات کا اظہار ہوتا ہے ۔

اس سال جس آراضی پر تل اور السی کی کاشت کی گئی اس کا رقبہ (۱۰۴۶۸) ایکڑ سے زیادہ نہیں حالانکہ گزشتہ سال یہ رقبہ (۱۰۹۹۴) ایکڑ تھا - اس سال متوقع پیدا وار کی مقدار بھی کم ہے اور (۶۵۶) ٹن سے زیادہ پیدا وار کی امید نہیں - اس کے برعکس گزشتہ سال (۶۷۲) ٹن پیداوار ہوئی تھی - اگر سنہ ۴۰-۱۹۳۹ع کو ختم ہونے والے پانچ سال کا اوسط دیکھا جائے - تو ممالک محروسہ میں تل اور السی کی کاشت جن رقبہ جات پر ہوئی ہے - وہ تمام ہندوستان میں ان اشیاء کے زیر کاشت رقبے کا صرف (.۴۳) فی صد ہے لیکن السی کے زیر کاشت رقبہ مقابلتہً بہت کافی ہے اور اس کا تخمینہ (۴۷۱۲۴۵) ایکڑ کیا جاتا ہے - گزشتہ سال یہ رقبہ (۴۵۳۵۳۷) ایکڑ تھا - گویا کہ اس سال (۳٫۶۹) فی صد اضافہ ہوا - متوقع پیدا وار کی مقدار (۳۵۱۷۹) ٹن ہے - گزشتہ سال یہ مقدار (۴۳۳۶۰) ٹن تھی - یعنی اس سال (۱۸٫۲۵) فی صد کی کمی واقع ہوئی - السی کی مجموعی پیدا وار کا اوسط تخمینہ معمولی فصل کا (۵۹) فی صد کیا جاتا ہے - اس کے برعکس گزشتہ سال یہ تخمینہ (۷۱) فی صد تھا -

ممالک محروسہ میں السی کی کاشت زیادہ تر اضلاع مرہٹواڑی میں ہوتی ہے اور بہ لحاظ پیداوار اورنگ آباد پہلے آتا ہے اس کے بعد بیڑ، پربھنی، عثمان آباد، اور گلبرگہ کا درجہ ہے السی کے زیر کاشت (۴۷۱۲۴۵) ایکڑ مجموعی رقبے میں سے (۳۷۲۰۰۰) ایکڑ رقبہ ان پانچ اضلاع میں واقع ہے -

گیہوں کے متعلق چوتھی پیش قیاسی

یہ پیش قیاسی ان رپورٹوں پر منحصر ہے جو ایسے صوبوں اور ریاستوں سے وصول ہوئی ہیں - جہاں تمام ہندوستان میں گیہوں کے زیر کاشت مجموعی رقبے کا (۹۸) فی صد رقبہ ہے - اور مئی سنہ ۱۹۴۲ع کی ابتدا میں جو صورت حال تھی - اس کو اس میں ظاہر کیا گیا ہے گیہوں کے زیر کاشت مجموعی رقبہ کا تخمینہ (۳۳۸۶۸۰۰۰) ایکڑ ہے - گزشتہ سال اسی اسی زمانہ میں یہ رقبہ (۳۴۵۶۲۰۰۰) ایکڑ تھا - مجموعی پیدا وار کا تخمینہ (۱۰۰۴۳۰۰۰) ٹن کیا گیا ہے - گزشتہ سال اسی زمانے میں یہ مقدار (۹۹۲۷۰۰۰) ٹن تھی - گویا کہ اس سال ایک فی صد اضافہ ہوا - فصلوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ کافی اچھی حالت میں ہیں پنجاب اور صوبہ جات متحدہ ہندوستان میں گیہوں کی پیدا وار کے سب سے بڑے مرکز ہیں پنجاب میں گیہوں کے زیر کاشت رقبہ (۱۱۴۹۹۰۰۰) ایکڑ ہے اور صوبہ جات متحدہ میں (بشمول ریاست رامپور) یہ رقبہ (۷۹۴۸۰۰۰) ایکڑ ہے ممالک محروسہ سرکار عالی میں گیہوں کے زیر کاشت رقبے کا تخمینہ (۱۰۹۴۰۰۰) ایکڑ کیا جاتا ہے - اس رقبے اور پیدا وار کی تفصیلات رسالہ ہذا کے شمارہ بابت ماہ شہریور میں دی جا چکی ہیں -

کپاس

اس مہینہ کے دوسرے ہفتہ کے سوا باقی تمام ایام میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے تقریباً تمام حصوں میں ہلکی بارش ہوئی - جس کا اوسط (.۰۶۱) سینٹ تھا - گزشتہ سال یہ اوسط (۱۰.۶) انچ تھا - یہ بارش آئندہ فصل کی کاشت کے لئے زمین تیار کرنے کے واسطے بہت مفید ثابت ہوئی - گزشتہ رپورٹ کے بعد سے اب تک زیر کاشت رقبے اور پیداوار کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - اور یہ اعداد علی الترتیب (۳۲۸۳۳۹۱) ایکڑ اور (۵۴۰۴۱۷) گٹھے ہیں -

پریس کئے ہوئے گٹھے

بہ دوران ماہ زیر تبصرہ (۲۹۱۴۸) گٹھے پریس کئے گئے - گزشتہ پانچ سال کا ماہانہ اوسط (۲۶۵۰۳) گٹھے ہے - اس فصل کے آغاز سے اب تک جتنے گٹھے پریس کئے گئے ان کی مجموعی تعداد (۳۶۲۴۲۷) ہے - گزشتہ سال یہ تعداد (۴۳۹۱۱۵) تھی -

برآمد

ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۱ف (اپریل سنہ ۱۹۴۲ع) میں ریلوں اور سڑکوں کے ذریعہ برآمد کی مجموعی مقدار (۳۵۷۹۹) گٹھے تھی - اس کے مقابلہ میں گزشتہ پانچ سال کا ماہانہ اوسط (۴۶۶۷۸) گٹھے ہے - آغاز فصل سے ایک مجموعی تعداد برآمد (۲۳۷۰۴۴) گٹھے اس کے برعکس گزشتہ سال یہ تعداد (۴۲۴۴۲۵) گٹھے تھی -

گرنیوں میں کھپت

مئی سنہ ۱۹۴۲ع میں سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی گرنیوں میں (۷۱۶۳) گٹھے صرف ہوئے - گزشتہ پانچ سال کا ماہانہ اوسط (۵۴۷۰) گٹھے ہے - ابتداء فصل سے اب تک کھپت کی مجموعی مقدار (۶۱۶۵۴) گٹھے رہی - اس کے برعکس گزشتہ سال یہ مقدار (۵۸۳۰۱) گٹھے تھی -

نرخ

مئی سنہ ۱۹۴۲ع میں مقامی مارکٹوں میں جرئیلا مقامی جی (۶) بانی اور ہاوری پانچ اقسام کے نرخ حسب ذیل تھے -

کپاس کی ابتدائی قیمتیں فی پلہ (۱۴۰ سیر) ۱۳ روپے ۸ آنے اور ۲۸ روپے ۱۴ آنے کے مابین رہیں - اور اختتامی قیمتیں ۱۶ روپے ۱۰ آنے اور ۳۲ روپے ۱۱ آنے کے درمیان تھیں اختتامی نرخ اکثر و بیشتر سال گزشتہ کے نرخ سے زیادہ تھے - جہاں تک صاف کی ہوئی روئی کا تعلق ہے جرئیلا قسم کی ابتدائی قیمت فی پلہ ۶۰ روپے ۱۵ آنے تھی مقامی قسم کی ۴۰ روپے ۴ آنے اور بانی قسم کی ۵۸ روپے ۳ آنے ان کی اختتامی قیمت علی الترتیب ۸۱ روپے ۱۱ آنے ۹۴ روپے ۶۹ روپے تھی -

موسمی رپورٹ بابتہ ماہ جون ۱۹۴۲ع

نے شکر بہت اچھی حالت میں تھی اور نئی فصل کے لئے زمین کی تیاری مکمل ہونے کے قریب تھی فصل خریف کی کاشت جاری تھی اور بعض جگہ تو پودے بھی پھوٹنے لگے تھے - چند مقامات میں آبی فصل کی بھی کاشت ہوئی اور پودے منتقل کرنے کا عمل بھی جاری تھا - اس مہینے میں بارش عام طور سے ہوتی رہی اور ۲ - مئی سنہ ۱۹۴۲ع سے ۹ - جولائی سنہ ۱۹۴۲ع تک ممالک محروسہ میں بارش کا اوسط (۸۰۷۸) انچ تھا - اس کے برعکس گزشتہ سال اسی مدت میں (۵۰۰۷) انچ بارش ہوئی تھی -

اجناس کے نرخ

گیہوں چاول اور جوار کی چلر فروشی کے نرخ اس مہینے میں اوسطاً حسب ذیل ہے گیہوں ۴ ۱/۲ سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ چاول ۴ ۳/۴ سیر اور جوار ۱۲ ۱/۲ سیر سے ۱۴ ۱/۴ سیر تک -

اضلاع کی خبریں

رائچور

ضلع رائچور میں محکمہ حفظان صحت کالرہ کی روک تھام کےلئے وسیع انسدادی تدابیر اختیار کر رہا ہے - چار ماہ قبل ضلع رائچور اس وبا سے محفوظ تھا - لیکن بیرونی مقامات سے یہ مرض اس ضلع میں داخل ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہرایک تعلقہ اس وبا سے متاثر ہوگیا چنانچہ (۲۲۸) مواضعات کے اس مرض کے پھیلنے کی اطلاعیں آئیں - مقامی عہدہ داروں نے اس بڑھتے ہوئے مرض پر قابو پانے کی جانب توجہ کی اور عملہ کی تعداد بڑھا کر کالرہ سے محفوظ رکھنے والے ٹیکے لگانے اور کنووں کو جراثیم سے پاک کرنے کا کام شروع کردیا - چنانچہ اب تک تقریباً (۳۰۰۰۰) ٹیکے لگائے جاچکے ہیں اور اس ضلع کے (۲۲۶۲) کنوؤں کی صفائی ہوئی ہے - اگرچہ کہ اب تک (۱۰۰۰) سے زیادہ اموات کی اطلاع ملی ہے (جن میں زیادہ تراموات جاگیری مواضعات میں ہوئی ہیں) تاہم جو انسدادی تدبیریں اختیار کی گئی ہیں ان کا بہتر نتیجہ نکلا اور شرح اموات میں کافی کمی ہوگئی ہے -

* * * * * *

ضلع رائچور میں ملیریا کے انسداد کی مہم کے بھی شاندار نتائج مرتب ہورہے ہیں چنانچہ شہر رائچور کے دواخانہ میں ہر مہینے ملیریا کے (۱۲۰۰) مریض زیر علاج رہتے تھے - اب ان کی تعداد کم ہوکر صرف (۴۰) رہ گئی ہے - تعلقہ گنگاوتی میں تنگبھدرا کے آب ریزوں سے قریب جو مواضعات ہیں وہاں ملیریا کے انسداد کی اسکیم کو حکومت نے مزید تین سال تک جاری رکھنے کی منظوری دی ہے - یہ اسکیم پانچ سال قبل منظور کی گئی تھی - جس کے سالانہ مصارف کی مقدار (۵۰۰۰) روپے ہے اور اس سے بہت بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں - ملیریا آفیسر نے یہ درخواست کی تھی کہ اس اسکیم کی مدت میں توسیع کردی جائے تاکہ حاصل شدہ نتائج زیادہ دیر پا ہوسکیں اور اس کام میں کسی قسم کا رخنہ نہ پڑے -

جہاں تک کہ زرعی امور کا تعلق ہے حیدرآباد کمپٹا کاٹن امپرومنٹ اسکیم کے تحت ضلع رائچور میں مفید تحقیقاتی کام انجام پارہا ہے - یہ اسکیم پانچ سال کی مدت کے لئے ہندوستانی مرکزی مجلس کپاس نے سنہ ۱۹۳۶ع میں منظور کی تھی اور اس کے مصارف کی مقدار (۳۲۵۴۲) روپے تھی - اس اسکیم کی منظوری کے ایکسال بعد رائچور کے سرکاری تحقیقاتی مزرعہ میں کام شروع کردیاگیا اور اس سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں ان کے متعلق معلومات بہم پہونچی ہیں - کپاس کی ایک قسم کمپٹا نمبر (۱۵) اصلاح کےلئے مناسب معلوم ہوئی اور ۴۰ - ۱۹۳۹ع کے موسم میں موضع ہنسی ہاڑ ہڑے کے ایک کاشت کار کے کھیت میں (۴۰) ایکڑ اراضی پر کاشت کی گئی - اس کاشت سے اوسطاً (۲۹۳) پونڈ فی ایکڑ بیج دار روئی حاصل ہوئی جو ملحقہ کھیتوں میں مقامی قسم کی کپاس کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے - تاہم اس تجربہ میں یہ دریافت ہوا کہ اس زمین میں پیدا وار کو مرجھادینے کی خاصیت موجود ہے اور روئی کی یہ قسم اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہے - چنانچہ گزشتہ تین موسموں میں یہ تجربے کئے گئے کہ اس زمین میں ایسے اقسام کی کاشت کی جائے جو زیادہ موزوں ہوں - اس دوران میں جو تجربے ہوئے ان سے یہ پتہ چلا کہ رائچور کمپٹا نمبر (۱۹) رائچور کمپٹا نمبر (۲۵) اور قسم پونہ کے - ایف نمبر (۱۲) بی - نمبر (۵) تینوں ایسی اقسام ہیں جو اس خرابی کا اچھی طرح مقابلہ کرسکتی ہیں - ان کے علاوہ تین اور اقسام اور (۱۴) ذیلی اقسام (جن میں سے (۱۲) رائچور کمپٹا نمبر (۱۵) سے حاصل کی گئی ہیں) کے متعلق بھی یہ دریافت ہوا کہ وہ اس خرابی کا کافی مقابلہ کرسکتی ہیں - اب یہ کوشش کی جارہی ہے - کہ ان تمام اقسام سے ایک ایسی نئی قسم حاصل کی جائے - جو نہ صرف زمین کی اس خرابی پر غالب آجائے بلکہ اس کے ذریعہ موجودہ پیداوار سے زیادہ فی ایکڑ پیدا وار بھی حاصل کی جاسکے -

* * * * * *

مزرعہ کے ساتھ ہی خشک کاشت کا جو تحقیقی مرکز قایم ہے وہاں بھی تحقیقی کام جاری رہا تاکہ ایسے طریقے معلوم ہوسکیں جن کے ذریعہ ایسے علاقوں میں اچھی

پیدا وار حاصل کی جاسکے جو بارش کی کمی اور دوسری موسمی خرابیوں کی وجہ سے نقصان اٹھارہے ہیں - اس اسکیم کے مصارف حکومت سرکار عالی اور مرکزی زرعی تحقیقاتی مجلس دونوں مشترکہ برداشت کررہے ہیں-چونکہ بارش کی کمی اہم ترین عنصر ہے اسلئے اس پر خاص توجہ کی جارہی ہے تاکہ بارش کی جو کچھ بھی مقدار ہو اس سے فصل پیدا کرنے کےلئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایاجاسکے چنانچہ بارش کا پانی ضائع نہ کرنے ، زمین کو نم رکھنے اور پیداوار حاصل ہونے تک پانی کو کفایت سے استعمال کرنے کی صورتیں اختیار کی جارہی ہیں - ان مقاصد کو حاصل کرنے کےلئے مختلف طریقے اختیار کئے جارہے ہیں جن کو پانچ حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے یعنی کاشتی ، شجری ، اقسامی ، اوسری ، اور کھادواری کاشتی طریقوں میں سے جوطریقہ اب مرکز میں اختیار کیا گیا ہے وہ زراعت کے معمولی اصولوں پر مشتمل ہے اور اس کی وجہ سے مقدار پیدا وار میں اوسطاً (۲۴) فی صد اضافہ ہوا ہے اسی طرح بند سازی بھی زراعت کا ایک معمولی طریقہ ہے لیکن اس کی وجہ سے روئی کی حدتک پیداوار کی مقدار میں تقریباً (۱۴) فی صد اضافہ ہوگیا - ایک آسان طریقہ جو کامیابی سے آزمایا جاچکا ہے - زمین نرم کرنے کا طریقہ ہے جو بہت مفید ثابت ہوا ہے - بالخصوص ایسے زمانہ میں جبکہ بارش بہت ہی کم ہوئی ہو - پودے لگانے کے سلسلہ میں جو تجربے ہوے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوا کہ زیادہ گنجائی کی وجہ سے پیدا وار پر برا اثر پڑتا ہے اور درحقیقت اس سے بہت کم بیجوں کی ضرورت ہے جتنے کہ کاشت کار استعمال کررہے ہیں -

خشک کاشت کے اقسامی پہلو کے بارے میں بھی تجربے کئے گئے ہیں تاکہ یہ دریافت ہوسکے کہ ایسے علاقوں کےلئے جہاں بارش کی قلت ہے کونسی قسم زیادہ مفید ہوسکتی ہے - کئی سال کے تجربوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ایم - ۳۵ - قسم جوار مقابلتہً اعلی قسم ہے اور مقامی اقسام کے مقابلے میں اس سے ۳۵ فی صد زیادہ پیدا وار حاصل ہوسکتی ہے ستاریہ کے - ۹۲ ' ایک بہتر قسم دریافت ہوئی ہے اور مقامی مروجہ اقسام کے مقابلہ میں اس سے (۳۵) فی صد زیادہ پیدا وار حاصل ہوئی ہے -

* * * * * *

حکومت سرکارعالی کے محکمہ مالگزاری نے بندسازی کی ایک اسکیم مرتب کی ہے تاکہ ایسے علاقوں میں پانی جمع کیا جاسکے جہاں بارش کم ہوتی ہے اور یہ پانی کاشتکار استعمال کرسکیں - اس اسکیم کے سالانہ متوالی مصارف کا تخمینہ (۳۶۴) روپے اور غیر متوالی مصارف کا ۲۱۲۰۰ روپے ہے -

یہ اسکیم منظوری کےلئے پیش کی گئی ہے اور اس کے مطابق موضع کل مالا میں بند سازی کا کام مکمل ہوچکا ہے یہ بند (۴۰۰۹۰۰) ایکڑ مجموعی رقبے والے کھیتوں کےلئے بنائے گئے ہیں اور اس غرض کےلئے کاشتکاروں کو تقاوی قرضے بھی تقسیم کئے گئے ہیں - تعلقہ سندھنور کے مواضعات میں بھی اب بند سازی کا کام ہورہا ہے -

* * * * * *

ضلع رائچور کے تعلقہ جات لنگسگور ، گنگاوتی ، سندھنور اور کشٹگی میں گزشتہ سال فصلیں خراب ہوجانے کے باعث حکومت سرکار عالی نے سال رواں کی مالگزاری میں (۴۱۲۰۸۶) روپے تک التواء کی منظوری دی ہے اور اس کے علاوہ مختلف مدات کے تحت تخفیف بھی منظور کی ہے جس کی مجموعی مقدار (۳۳۶۱۱) روپے ہے -

* * * * * *

جنگی مساعی میں ضلع رائچور ممالک محروسہ سرکارعالی کے دوسرے اضلاع سے پیچھے نہیں رہا - چنانچہ آغاز جنگ سے اب تک حیدرآباد کے سرمایہ اغراض جنگ میں اس ضلع کی جانب سے (۱۱۱۲۸۵) روپے دئے جاچکے ہیں - اس کے علاوہ ضلع کے تمام جاگیر دار اپنی آمدنی میں سے ماہانہ (۲) فیصد دے رہے ہیں اور ختم جنگ تک دیتے رہیں گے ان چندوں کی سالانہ مقدار (۱۱۵۰۴) روپے ہوتی ہے -

صابن

نرخ

ممالک محروسہ سرکار عالی کے لئے مشہور و معروف چیزوں کی قیمتیں ذیل میں درج ہیں اِس نرخ پر فی الحال مال خریدیئے

		عثمانیہ سکہ آنے	پائی
سنلائیٹ	بڑا ڈبہ	۶	۰
,,	چھوٹا ڈبہ	۱	۱۰
لائیف بوائے	بڑا ڈبہ	۷	۰
,,	چھوٹا ڈبہ	۱	۱۰
لکس ٹائلیٹ	بڑی ٹکیہ	۴	۶
,,	چھوٹی ٹکیہ	۱	۴
لائیف بوائے ٹائلیٹ	بڑی ٹکیہ	۴	۶
,,	چھوٹی ٹکیہ	۱	۴
لکس فلیکس	بڑا پیکٹ	۱۴	۰
,,	درمیانی پیکٹ	۷	۰
,,	چھوٹا پیکٹ	۳	۶
وم ,,	بڑا کنستر	۱۳	۰
,,	درمیانی کنستر	۷	۰
منکی برانڈ (بندر چھاپ)	دو بلاک والا ڈبہ	۷	۰
گوسیج ایمپریس پیل	فی بار	۶	۶
گوسیج ہاوس وائفس فرینڈ	فی بار	۱۴	۰

یہ اشاعت ۱۲ جولائی ۱۹۴۲ء کی شائع شدہ لسٹ کو منسوخ کرتی ہے

عوام کے مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے
لیور برادرس (انڈیا) لمیٹیڈ
نے شائع کیا

معلومات حیدرآباد

جلد ۲ | آبان سنہ ۱۳۵۱ف - سپٹمبر سنہ ۱۹۴۲ع | شمارہ ۱۲

احوال و اخبار

مزید اقدام - سیاسی اصلاحات کی جدید اسکیم کے مطابق گزشتہ مئی (تیر) میں اضلاعی کانفرنسوں کے اختتام کے بعد ھی حکومت سرکار عالی نے دستور کے ایک اھم جزو یعنی متعدد آئینی مشورتی مجالس کے قیام کے بارے میں جس مستعدی سے فیصلہ کیا ھے اس سے عام اطمینان محسوس کیا جائے گا - یہ مجالس مالیات، مذھبی امور، صنعتی ترقی، تعلیمات، صحت عامہ، زرعی ترقی اور ھندوؤں اور مسلمانوں کے اوقاف جیسے بنیادی اھمیت رکھنے والے امور کے لئے جداگانہ قائم کی جائینگی اور ان کی سرگرمیاں قومی تعمیر کے تقریباً تمام شعبوں پر محیط ھونگی - ان مجالس کی تشکیل اور ان کے فرائض و اختیارات سے متعلق تفصیلی قواعد و ضوابط بھی عام اطلاع کی غرض سے شایع کئے گئے ھیں یہ مجالس دستوری اصلاحات کی اس کمیٹی کی سفارشات کی بناء پر قایم کی گئیں ھیں جو دیوان بہادر آروامودو آئینگار کی صدارت میں قایم ھوئی تھی اور جس کی غیر سرکاری رکنیت مسٹر کاشی ناتھہ راؤ ویدیہ اور میر اکبر خاں صاحب پر مشتمل تھی - دستور کے مطابق ان مجالس کو بہت وسیع نوعیت کے سفارشی اختیارات عطا کئے گئے ھیں کیونکہ یہ لازمی قرار دیا گیا ھے کہ حکمت عملی سے متعلق تمام مسائل اور جدید مصارف عاید کرنے والی تمام اسکیمیں ان کی رائے طلب کرنے کی غرض سے پیش کی جائیں اگرچہ کہ نظم و نسق کی تفصیلات سے ان مجالس کا کوئی تعلق نہ ھوگا - مزید برآں ان مجالس کے دائرۂ اختیار میں بالعموم جو امور ھونگے ان کے علاوہ بھی صدرالمہامین سرکار عالی اپنے صوابدید پر ان امور سے متعلق ایسے معاملات میں مجالس کی رائے طلب کرسکیں گے جن کے متعلق وہ ان کے مشورے کو مفید تصور کریں - صدرالمہامین متعلقہ ان مجالس کی صدارت کریں گے اور انہیں یہ ھدایت کی گئی ھے کہ وہ کسی فیصلہ کی سفارش کرنے یا اسے اختیار کرنے میں مجلس کی رائے کا واجبی لحاظ رکھیں - مجلس کی رائے سے اتفاق نہ ھونے کی صورت میں صدرالمہام متعلقہ اختلاف کے وجوھات بیان کرتے ھوے اس معاملہ کو صدراعظم بہادر باب حکومت کے پاس پیش کرینگے اور صدراعظم بہادر کو یہ اختیار ھوگا کہ وہ اس معاملہ کو مکرر غور کرنے کے لئے صدرمجلس کے توسط سے مجلس کے پاس واپس بھیجدیں - عاملانہ ھدایات میں یہ بھی سفارش کی گئی ھے کہ صدرالمہامین سرکار عالی کو ان مجالس کے سامنے دوسرے معاملات پیش کرنے کا جو اختیار ضابطہ کی رو سے عطا کیا گیا ھے اس سے زیادہ استفادہ کیا جائے اور موضوعات کے دائرۂ عمل کی تاویل میں فیاضانہ طرز عمل کی ضرورت مدنظر رھے - ان ھدایات میں منجملہ اور چیزوں کے منشور کے ذریعہ قایم شدہ مجالس کے سوا دوسری مجالس کے مقابلہ میں آئینی مجالس کی فوقیت پر بھی زور دیا گیا ھے -

حکومت سرکار عالی کے فیصلہ کے مطابق مجلس امور مذھبی کے سوا تمام آئینی مجالس میں دس سے کم اور بیس سے زیادہ اراکین نہ ھونگے جن میں سرکاری اور غیر سرکاری اراکین کی تعداد مساوی ھوگی اور جملہ اراکین حکومت کی جانب سے نامزد کئے جائیں گے سوائے ان اراکین کے جو بہ اعتبار عہدہ نامزد ھوے ھیں تمام اراکین کی میعاد رکنیت تین سال ھوگی لیکن وہ آئندہ میعاد کے لئے دو بارہ نامزد ھوسکیں گے - عموماً ھر مجلس کی سال میں چار میقاتیں ھوا کریں گی لیکن صدر کو یہ اختیار ھوگا کہ حالات کے مدنظر مجلس کی خاص میقات طلب کرے - مجالس کی یہ ایک دلچسپ خصوصیت ھے کہ بہ حیثیت صدر مجلس، صدرالمہام متعلقہ کے تفویض یہ کام بھی ھوگا کہ جہاں تک ممکن ھوسکے مجلس کے فیصلوں کو متفقہ بنانے کے لئے ممکنہ حد تک اراکین کے ھم خیال ھوجانے میں امداد کریں -

مجلس امور مذھبی کا تذکرہ خاص طور سے ضروری ھے آئنگار کمیٹی نے اس مجلس کے قیام کی سفارش نہیں کی تھی بلکہ اس نے مذھبی رسوم سے متعلق بعض احکامات اور گشتیات کی جانچ کے لئے ایک عارضی کمیشن مقرر کرنے کی تجویز پیش کی تھی - لیکن حکومت اس کے بجائے آئینی مجلس کی شکل میں ایک مستقل ادارہ قایم کررھی ھے تاکہ وہ ایسی مذھبی شکایتوں اور دقتوں کی جانچ اور ان کی نسبت اپنی سفارشات پیش کرے جو موجودہ قواعد و ضوابط پر عمل کرنے کا نتیجہ ھوں اور عوام میں کافی

اھمیت رکھتی ھوں اور جنھیں وقتاً فوقتاً درخواستوں اور محضروں کے ذریعہ حکومت کے علم میں لایا جائے۔ حضرت اقدس و اعلی کے منظور فرمائے ھوے قواعد و ضوابط میں یہ صراحت کی گئی ھے کہ یہ مجلس مختلف فرقوں کی کافی نمائندہ ھوتاکہ اسے عوام کا اعتماد حاصل رھے۔ جہاں تک کہ مسلمانوں اور ھندوؤں کا تعلق ھے ان کی نمائندگی سرکاری اور غیر سرکاری دونوں قسم کے اراکین میں مساوی ھوگی۔ ھر مجلس کا اس ضمن میں بطور خاص ذکر کردیاگیا ھے اور مجلس کے ھندو اراکین میں وہ شامل رھیں گے دوسری مجالس کی طرح بہ حیثیت مجموعی اس مجلس میں بھی سرکاری اور غیر سرکاری اراکین کی تعداد مساوی ھوگی۔ صدرالمہام متعلقہ کے لئے جاری کردہ ھدایات کے بارے میں خیال ھے کہ ان میں محکموں پر یہ واجب قرار دیاگیا ھے کہ غیر سرکاری اراکین کا نام پیش کرتے وقت اس کا خیال رکھیں کہ وہ ملکی ھوں، عوام میں انہیں اھمیت حاصل ھو اور ان کا اثر بھی ھو ذاتی طور سے دیانت و متانت اور آزادانہ رائے کے لئے شہرت رکھتے ھوں اور جن امور کے متعلق حکومت کو مشورہ دینے کے لئے انھیں طلب کیا جائے ان میں وہ عملی دلچسپی لیتے رھے ھوں یا یہ توقع ھو کہ ان امور سے معقول دلچسپی لیں گے۔

چند موقتی احکامات ۔ تحریک سیول نافرمانی کے آغاز اور اس کو جاری رکھنے کے لائحہ عمل کے مطابق وسائل نقل و حمل کے بربادی، او رقوم کی پر امن زندگی، املاک کی حفاظت اور ضروری فرائض کی با طمینان انجام دھی میں مداخلت کے دوسرے طریقوں سے جن قانون شکن عناصر کی حوصلہ افزائی ھو، ان کی موثر روک تھام کے لئے انسدادی تدابیر کا اختیار کرنا، حیدر آباد میں بھی سیول نافرمانی کے اعلان کے بعد، لازمی ھوگیا۔ باشندگان ممالک محروسہ ھمیشہ ایسے طریقوں اور تحریکوں سے بالعموم اظہار تنفر کرتے رھے ھیں لیکن جزوی طور پر کچھ ایسے واقعات پیش آئے ھیں جن کی وجہ سے اس شر انگیزی کا سدباب کرنے کے لئے موثر قدم اٹھانے کی ضرورت لاحق ھوئی۔

چنانچہ ان اسباب اور بالخصوص ممالک محروسہ سرکار عالی کی سرحدوں پر واقع برطانوی علاقوں کے تقریباً تمام اضلاع میں تاراجی اور غنڈہ پن کے واقعات کے مدنظر ”ضوابط ازدیاد سزا ممالک محروسہ سرکار عالی“ کا اعلان کیاگیا۔ حکومت سرکار عالی نے غیر معمولی حالات کے تحت بادل ناخواستہ اضافہ شدہ اختیارات نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ھے اور اس سے امن پسند شہریوں کو خائف ھونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ حکومت کا یہ طرز عمل شورش پسند عناصر کے لئے ایک بروقت تنبیہ ھے کہ اس قسم کے اختیارات موجود ھیں اور اگر ضرورت پڑی تو وہ استعمال کئے جائیں گے اور یہی صورت اس حکم کی بھی ھے جسکا اعلان صدراعظم بہادر باب حکومت نے قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت فرمایا ھے اور جس میں ھڑتال کے دوران میں چائے خانے، طعام خانے، اور غلہ ۔ شکر ۔ دودھ ۔ ترکاریاں ۔ گوشت ۔ مچھلی ۔ مرغ کوئلہ ۔ جلانے کی لکڑی ۔ مٹی کا تیل ۔ دیاسلائی وغیرہ جیسی ضروری اشیاء فروخت کرنے والی دوکان کا بند کرنا ممنوع قرار دیاگیا ھے ۔ اس حکم کے مطابق حکومت سرکار عالی نے مقررہ عہدہ داران کو کافی اختیارات دئے ھیں تاکہ اگر کوئی موقع ھو تو ھڑتال کے ذریعہ روزمرہ زندگی میں خلل انداز ھونے کی ھر ایک کوشش کا انسداد کیا جاسکے ۔

حکومت سرکار عالی نے قواعد تحفظ ممالک محروسہ کے تحت دوسری نوعیت کا ایک اور قدم بھی اٹھایا ھے تاکہ بلدہ حیدرآباد میں چند ضروریات زندگی کی فراھمی اور فروخت کو منظم کیا جاسکے ۔ ان میں گیہوں اور مٹی کا تیل بھی شامل ھیں ۔ جہاں تک مٹی کے تیل کا تعلق ھے اس امر کی کوشش کی گئی ھے کہ ٹھوک اور چلر فروشوں کو نفع اندوزی سے روکا جائے چنانچہ مٹی کا تیل فروخت کرنے کی بیش ترین قیمت کا تعین کرکے حکم مذکور کے تحت اس کی خلاف ورزی کو سزائے قید کا مستوجب قرار دیاگیا ھے۔ گیہوں کی حد تک صورت حال پر قابو پانے کے لئے زیادہ وسیع تدبیریں اختیار کرنی پڑیں کیونکہ ان حالات سے گیہوں کی فراھمی متاثر ھورھی تھی اور اس ضمن میں جو طرز کار اختیار کیاگیا ھے وہ اس شمارہ میں ایک جداگانہ مضمون کی صورت میں موجود ھے ۔

تصحیح

ھمیں افسوس ھے کہ ماہ شہر یور کے شمارہ میں صفحہ (۲۴) پر ”حیدر آباد میں ملیریا کی انسدادی مہم“ کے عنوان سے جو مضمون شایع ھوا ھے اس میں طباعت کی ایک غلطی رہ گئی ھے۔ تعلقہ کنگاوتی میں ملیریا کی انسدادی مہم کے سالانہ اخراجات (۵۰۰) روپے نہیں بلکہ (۵۰۰۰) روپے ھیں ۔ براہ کرم ناظرین اس کی تصحیح فرمایں ـــــ ادارہ

*1

صنعتی مساعی جنگ

مجموعی پیداوار کی شرح برقرار رکھی جارہی ہے

تازہ ترین شایع شدہ اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت سرکار عالی کے ان محکموں نے جو اشیاء جنگ کی تیاری میں مصروف ہیں جون اور جولائی کے مہینوں میں پیداوار کی رفتار ترقی کو برقرار رکھا۔ اگرچہ کہ گزشتہ ماہ کا مقابلہ کرتے ہوے ماہ جون میں مطالبات میں کمی تھی لیکن جولائی میں حالت بہتر ہوگئی چنانچہ خیال ہے کہ موجودہ کام اور متوقع کام کی مجموعی مقدار کی تکمیل میں آئندہ کچھ عرصہ تک پوری تیزی سے کام ہوتا رہیگا ۔اب تک مجموعی پیدا وار میں بہت معمولی کمی ہوئی ہے اور وہ بھی ایسے اسباب کی بناء پرجو متعلقہ محکمہ کے اختیار سے باہر ہیں۔ مجموعی پیدا وار میں صرف معمولی کمی اس وجہ سے رہی کہ ایسی کافی فرمائشیں موجود تھیں جن کے لئے سہولتیں حاصل ہیں اور ان پر پوری توجہ کی گئی ۔ اس میں شک نہیں کہ چند مشکلات پیش آرہی ہیں لیکن ضروریات کی فوراً تکمیل کرکے ان پر غالب آنے کی کوشش ہورہی ہے ۔

ماہ جون میں پیداوار

ایک محکمہ نے جس کا تعلق چند ضروری اشیاء کی تیاری سے ہے جون اور جولائی کے مہینوں میں (۲۸) قسم کی (۶۲۸۶۰) اشیاء تیار کیں۔ کل (۶۲۰۰۰) اشیاء تیار کرنا مقصود تھا ۔ ان تیار شدہ اشیاء میں سے (۲۲۰۴۰) چیزیں فرمائشات کی تعمیل میں روانہ کی گئیں اور بقیہ (۹۹۵۰) چیزیں عنقریب روانہ کی جانے والی تھیں ماہ جولائی میں (۳۲۸۷۵) اشیاء روانہ کی گئیں ۔ زیر تبصرہ مہینوں کی پیدا وار کو شامل کرکے اس محکمہ نے اب تک جو چیزیں تیار اور فراہم کی ہیں ۔ ان کی تعداد (۳۳۴۰۶۱) ہے ۔ اور جن اشیاء کی تیاری کا ٹھیکہ لیا گیا اور جو تیار کی جارہی ہیں ان کی تعداد ماہ جولائی کے اختتام پر (۶۵۸۴۹۴) تھی۔ اس کے علاوہ گیارہ قسموں کی (۱۳۸۸۰۶) اشیاء کی فراہمی کے لئے گفت و شنید ہورہی تھی اور (۱۸) قسم کی (۲۶۹۳۵) اشیاء فراہم کرنے کی فرمائشات وصول ہوچکی تھیں ۔ جامعہ کی مشین شاپ میں جو بیرونی دستکار ملازم رکھے گئے ہیں انہوں نے بھی ان خاص اشیاء کی تیاری کا کام جاری رکھا جو ان کے تفویض کی گئی تھیں اور رفتار پیداوار روبہ ترقی تھی دوسرے کار خانوں نے فولاد اور لکڑی کی اشیاء تیار کرنے میں ترقی کی اور ان میں ایک نے متعدد ذیلی فرمائشیں بھی حاصل کیں ۔

شخصی گھنٹے اور پیداوار

ایک کار خانے نے محکمہ سپلائی کی فرمائشات فراہم کرنے کے لئے جون میں (۵۵۴۱۱) شخصی گھنٹے اور جولائی میں (۵۰۷۰۸) شخصی گھنٹے کام کیا ۔ سابقہ مہینے میں (۵۵۸۸۰) شخصی گھنٹے کام ہوا تھا۔ ایک اور کارخانے میں جون اور جولائی کے مہینوں میں (۲۴۶۲۱) شخصی گھنٹے کام ہوا اس کے بر عکس مئی سنہ ۴۲ع (۴۳۳۳۸) شخصی گھنٹے کام ہوا تھا ۔ جون میں ۲۷ دن کام ہوا تھا اور یومیہ مقدار پیداوار جون میں (۱۱۸۵) اشیاء اور جولائی میں (۱۳۱۵) اشیاء رہی۔ نومبر سنہ ۱۹۴۱ع میں (۹۶۲) اشیاء اور گزشتہ مئی میں (۱۲۹۸) اشیاء یومیہ تیار ہوئی تھی۔ جون کے مہینے میں جو چیزیں روزانہ تیار ہوئیں ان کی تعداد گزشتہ مہینے کے مقابلے میں کم تھی۔ لیکن اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ریلوے کے کام پر زیادہ توجہ کی گئی تاکہ زیر مرمت اور مرمت طلب انجنوں کی تعداد کم ہوجائے اور یہ کمی کچھ اس وجہ سے بھی ہوئی کہ متعلقہ محکمہ نے بعض مشینوں کی تیاری کا کام شروع کیا ہے جس کی مقدار پیداوار کا اندراج نہیں اس لئے کہ ابھی وہ مکمل نہیں ہوے آئندہ جو کام انجام دیا جانے والا ہے وہ کچھ اس قسم کا ہے کہ تیار شدہ اشیاء کی مجموعی تعداد میں ممکن ہے کمی ہوجائے ۔ حالانکہ محکمہ سپلائی کی فرمائشوں کی تکمیل کے لئے کام کرنے کے شخصی گھنٹوں میں کمی نہ ہوگی ۔

سنٹرل ٹول روم

ماہ جون میں سنٹرل ٹول روم کی تعمیر کے لئے اجازت حاصل کی گئی عملے کی تربیت جاری رہی اور چھہ گیج فیٹر مزید تربیت کے لئے برطانوی ہند روانہ کئے گئے ۔چھہ فیٹرس کی ایک اور جماعت عنقریب روانہ کی جائے گی۔ کارخانے کے ایک نوجوان نگران کار کو شمالی ہند کے ایک مرکز میں خصوصی تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجنے کا بھی انتظام کیا جارہا تھا۔ سنٹرل ٹول روم کے عملے کی تربیت اطمینان بخش طریقہ پر جاری رہی سنٹرل ٹول روم کے لئے پہلے مشین کے جو تین اجزا فراہم کئے گئے تھے ان کے علاوہ سولہ اور اجزا برطانوی ہند کی ایک ریلوے سے تبادلہ میں حاصل کئے گئے اور ان کو نصب کرنے کا کام جاری تھا ۔

دیگر اشیاء

ان دو ماہ کے دوران میں ایک محکمہ آہنی اور فولادی اشیاء پارچہ جات ملبوسات اور دوسری متفرق چیزوں کی فراہمی میں مصروف رہا جو سرکاری اور خانگی کار خانوں میں تیار کی گئیں اور جن کی مجموعی قیمت (۳۱۷۴۸۸) روپے تھی یعنی گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں اشیاء کی مجموعی قیمت میں جون میں (۱۲۵) فیصد اور جولائی میں (۱۶) فی صد اضافہ ہوا ۔ اس رقم میں سیمنٹ اور کوئلے کی قیمت بھی شامل ہے جو جنگی اغراض کے لئے ممالک محروسہ نے فراہم کیا ہے اور جن کی مجموعی قیمت (۶۸۰۰۰) روپے ہے اس کے ساتھ ہی تیار شدہ پارچہ جات کی مقدار میں (۵۰) فی صد اور ملبوسات میں (۱۲) فی صد اضافہ ہوا ۔ خیموں کی تعداد میں بھی (۲۳) فیصد اضافہ ہوا ۔ ایک سرکاری کار خانے نے (۹) اقسام کے (۲۲۶۳۱) اجزا تیار کئے۔

ملاحظہ ہو صفحہ (۱۵)

جنگی محاذوں پر خدمات انجام دینے والوں سے مراعات

حضرت اقدس و اعلی نے قواعد کو شرف توثیق عطا فرمایا ہے

حضرت اقدس و اعلی نے بمراحم خسروانہ حسب ذیل مراعات سے متعلق عارضی قواعد کو شرف توثیق عطا فرمایا ہے۔ جن کا تعلق افواج باقاعدہ کے ایسے ملازمین کی تنخواہ او ر الونس وغیرہ سے ہے جو لاپتہ ہوں یا دشمن کے ہاتھوں میں اسیران جنگ ہوگئے ہوں۔ ایسے ملازمین کے وظایف معذوری جو نبرد آزما ہونے کے باعث معذور ہوگئے ہوں۔ اور ایسے اشخاص کے افراد خاندان کے لئے وظایف خاندانی جو میدان جنگ میں مارے گئے ہوں۔ یا جن کی موت میدان جنگ میں لگے ہوئے زخم یا بیماری سے واقع ہوئی ہو۔

تنخواہ کے قواعد وضوابط

کمیشن یافتہ افسروں کو جو اسیران جنگ ہو گئے ہوں قواعد کے تحت مجتمعہ تنخواہ ایصال ہوگی جو تاریخ گرفتاری سے لیکر ایک ایمرجنسی کیمشن رکھنے والے سکنڈ لفٹنٹ کی صورت میں (۲۸۵) روپے ماہوار سے لیکر ایک میجر جنرل کی صورت میں (۱۰۰۰) روپے ماہوار تک ہوگی۔

مشاہرۂ معذوری

معذوری کی صورت میں ایک اسٹیٹ آفیسر کو جسے معذوری کے باعث عام ملازمت کے لئے دائمی طور پر ناکارہ قرار دیا گیا ہو علحدگی پر "مشاہرہ معذوری" دیا جائے گا۔ جس کی شرح اس کی درجہ معذوری کی مناسبت سے (۶۶۵) روپے سے لیکر (۳۱۳۰) روپے سالانہ تک ہوگی۔ یہ مشاہرہ درجہ اور ملازمت کے وظیفے کے علاوہ ہوگا۔

موت کی صورت میں

موت کی صورت میں جس کا سبب میدان جنگ میں خدمت گزاری سے متعلق ہو ایک اسٹیٹ افسر کی بیوہ اور اولاد معمولی اور خاص دونوں قسم کے وظیفہ اور الونس کی مستحق ہوگی۔ انتہائی معمولی وظیفہ ایک سکنڈ لفٹنٹ کی بیوہ کے لئے (۶۰۰) روپے سالانہ سے لیکر ایک لفٹنٹ کرنل کی بیوہ کے لئے (۱۲۰۰) روپے سالانہ تک ہوگا۔ اسی طرح ہر بچہ (۲۱۵) روپے سالانہ الونس کا مستحق ہوگا۔ جس میں بے ماں کے بچے کی صورت میں (۳۳۰) روپے تک اضافہ ہوسکے گا۔ اگر بیوہ یا اولاد اپنا حق خاص وظیفہ یا الونس پر ثابت کرے تو دونوں صورتوں میں رقم کی مقدار دوچند کردی جائے گی۔ اس کے علاوہ انہیں "انعام وفات" بھی دیا جائے گا۔ جس کی مقدار (۱۳۳۵) روپے سے لیکر (۶۰۰۰) روپے تک ہوگی۔ سب کیمشن افسروں نان کیمشن افسروں اور غیر متحاربین اور ان کے متعلقین کے لئے جو اسیران جنگ ہوں قواعد مذکور کے تحت اسی قسم کی مراعات ملحوظ رکھی گئی ہیں۔

"معلومات حیدرآباد" میں شایع شدہ مضامین اس رسالہ کے حوالہ سے یا بغیر حوالہ کے کلی یا جزئی طور پر دوبارہ شایع کئے جا سکتے ہیں۔

حیدرآباد میں گیہوں کی رسد بندی

سرکاری طریق عمل کے اسباب

قابل حصول ذخیروں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد

ناگہانی حالات سے مجبور ہوکر حکومت سرکار عالی نے ممالک محروسہ میں گیہوں کی رسد بندی کے متعلق گزشتہ چند هفتوں میں کئی احکامات جاری کئے هیں ۔ عوام کے لئے گیہوں کی اهمیت کے مدنظر موجودہ حالات اور حکومت سرکار عالی کے طرز عمل کی وضاحت ضروری معلوم هوتی هے ۔

محدود درآمد

نقل وحمل کی مشکلات کے باعث برطانوی هند بالخصوص پنجاب سے گیہوں درآمد کرنے میں بڑی دقتیں هوگئیں اور گزشتہ ماہ جولائی میں جب یہ معلوم هوا کہ هندوستان میں گیہوں کی فصل اوسط درجہ سے بھی خراب هوئی هے اور برآمد کرنے کے لئے بہت کم گنجائش رہ گئی هے تو ممالک محروسہ سرکار عالی میں گیہوں کی رسد بندی ضروری تصور کی گئی ۔ در حقیقت اس ضمن میں سب سے پہلے حکومت هند نے قدم اٹھایا اور گیہوں کے ذخیروں کو زیادہ سے زیادہ صارفین کے لئے حتی الامکان زیادہ مدت تک قابل حصول بنانے کےلئے برآمد کو منظم کرنے کی غرض سے ایک وهیٹ کمشنر کا تقرر کیا۔ حکومت سرکار عالی نے بھی وهیٹ کمشنر سے مراسلت شروع کی اور دو مہینے کےلئے گیہوں اور آٹے کی رسد حاصل کرنے میں کامیابی هوئی ۔

حالات میں مزید ابتری

جولائی کے اختتام پر حالات اور بھی ابتر هوگئے کیونکہ حکومت پنجاب نے یہ اعلان کردیا کہ فی الحال اس صوبے سے گیہوں کی برآمد مسدود کی جارهی هے ان حالات میں حکومت سرکار عالی نے یہ محسوس کیا کہ جب تک گیہوں کی فراهمی کی کوئی اور شکل نہ نکلے (جس کےلئے ممکنہ کوششیں جاری هیں) ملک میں گیہوں کے موجودہ ذخائر اور ان کی فروخت پر پوری نگرانی رکھنے کی ضرورت هے تاکہ قابل حصول ذخائر محفوظ رهیں اور صارفین کی مشکلات ممکنہ حد تک کم کردی جائیں۔

حکومت کا طرز عمل

چنانچہ حکومت نے قوانین "محفظ ممالک محروسہ سرکار عالی" کے تحت ایک اعلان جاری کیا جس کے تحت ممالک محروسہ میں گیہوں کے تاجروں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ ایک معینہ مدت کے اندر اپنے ذخائر کے مقام اور مقدار مقررہ سے عہدہ دار کو مطلع کریں ۔ عہدہ داران متعلقہ کی اجازت حاصل کئے بغیر ان مقامات سے گیہوں کے منتقلی کو ممنوع قرار دیا گیا اور ان احکامات کی خلاف ورزی سخت سزاؤں کی مستوجب قرار پائی ۔ اس کے ساتھ هی حکومت نے کھلے مارکٹ میں گیہوں کی فروخت مسدود کردی اور بلدہ حیدرآباد کے (۳۴) محلوں میں گیہوں فروخت کرنے کی غرض سے سرکاری دوکانیں قائم کی گئیں ۔ حکومت نے مقدار فروخت پر بھی پابندی عاید کردی اور (۳۲) دوکانوں کو روزانہ آٹھ آنے فی کس اور دو دوکانوں کو روزانہ ایک روپیہ فی کس کے حساب سے گیہوں فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ۔ موخرالذکر ایسے اشخاص کے فائدہ کی غرض سے تھیں جو عموماً زیادہ گیہوں صرف کرتے هیں ۔

سہولتوں سے غلط فائدہ اٹھایا گیا

لیکن اس فرق کی وجہ سے موخرالذکر دونوں دوکانوں پر غیرمعمولی هجوم هونے لگا اور کچھ هی دنوں بعد انہیں بند کردینا پڑا ۔ان دوکانوں کے بجائے دونئی دوکانیں کھولی گئیں جہاں روزانہ هر شخص کے هاتھ آٹھ آنے کے گیہوں فروخت کئے جانےلگے ۔ ممکنہ خرابیوں کو روکنے اور گیہوں استعمال کرنے والے اشخاص کے لئے مقابلتاً زیادہ مقدار میں گیہوں فراهم کرنے کی تدبیریں اختیار کرنے کے باوجود یہ انتظام غیر اطمینان بخش ثابت هوا اور پتہ چلا کہ بہت سے اشخاص روزآنہ آٹھ آنے کے گیہوں خریدنے کی پابندی کے ضمن میں فریب دهی کے مختلف طریقے اختیار کرنے لگے اور اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ بہت سے مستحق خریدار اس انتظام سے مستفید نہ هوسکے۔ اس کےعلاوہ دوکانوں پر شور اور هنگاموں کی تعداد میں بھی دن بہ دن اضافہ هوتا گیا ۔

کوپنوں کی اجرائی

ان حالات میں حکومت کے سامنے سوائے اس کے کوئی اور شکل نہ تھی کہ ۵ ۔ مہر سے کوپن جاری کرنے کا طریقہ نافذ کرے چنانچہ کوپنوں کے نفاذ کے بعد حالات بہ تدریج بہتر هونےلگے هیں ۔ کوپن حاصل کرنے کی درخواستیں روزآنہ (۱۱) بجے تک معتمدی مالگزاری کے شعبہ نگرانی قیمت اشیاء میں پیش کی جاسکتی هیں ۔ کوپن جاری کرنے کا کام ایک مجلس کے تفویض هے جو خاص کر اسی مقصد کےلئے قایم کی گئی هے لیکن کوپن هفتہ میں صرف دو مرتبہ جاری کئے جائیں گے اور یہ انتظام کیا گیا هے کہ وقتاً فوقتاً قابل حصول ذخیرہ کے مطابق گیہوں یا آٹا فراهم کیا جائے اس کے ساتھ هی حکومت باهر سے گیہوں کی مزید مقدار حاصل کرنے کی بھی کوشش کررهی هے ۔

ممالک محروسہ میں پاور الکوحل کی تیاری

حکومت کی جانب سے کامیاب جدوجہد

گذشتہ سال مجموعی پیداوار کی مقدار (۳) لاکھ گیلن تھی۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کا شمار ہندوستان کے ان چند صوبوں اور ریاستوں میں ہے جہاں پٹرول کے بجائے موٹروں میں استعمال کرنے کےلئے پاور الکوحل تیار کرنے کا تجربہ کامیابی سے کیا جارہا ہے ۔ تین سال قبل جنگ شروع ہونے کے فوراً بعد اس ضمن میں تجاویز مرتب کی گئی تھیں اورگزشتہ سال بودھن ضلع نظام آباد میں جب حکومت نے پاور الکوحل تیار کرنے کا کارخانہ قایم کیا تو یہ تجاویز روبہ عمل لائی گئیں اور پاور الکوحل کی تیاری شروع ہوگئی ۔ اس کارخانے کے قیام اور ضروری آلات کے فراہمی پر (۸) لاکھ روپے صرف ہوے ۔ یہ تمام رقم حکومت سرکار عالی کے محفوظ صنعتی سرمایہ سے فراہم کی گئی جس کی حیثیت منیجنگ ایجنٹس کی ہے اور اس کارخانے کو چلانے کا کام حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی کے تفویض کیاگیا اس کے ساتھ ہی حکومت نے قانون پاور الکوحل منظور کیا جس کے مطابق پٹرول اور پاور الکوحل کی آمیزش کو ضروری قرار دیاگیا توقع ہے کہ یہ قانون عنقریب نافذ کیا جائے گا ۔

گزشتہ موسم میں مجموعی پیداوار

یہ کارخانہ بودھن میں نظام کارخانہ شکر سازی کے قریب واقع ہے اوراسی کارخانے سے پاور الکوحل بنانے کےلئے شیرہ حاصل کرتا ہے ۔ گزشتہ سال الکوحل کی تیاری کا موسم بہت کامیاب رہا چنانچہ تین لاکھ گیلن پاور الکوحل تیار کیا گیا اور اس کی تیاری میں (۵۶۰۰) ٹن شیرہ استعمال ہوا ۔ اس کارخانہ کی بیش ترین مقدار پیداوار سالانہ (۶) لاکھ امپیریل گیلن سے زیادہ تک ہوسکتی ہے اور یہ پاور الکوحل (۹۹٫۵) فی صد خالص ہوتی ہے ۔ گزشتہ سال کے برعکس جب کہ کارخانہ میں صرف چھہ مہینے کام ہوا تھا (اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ع تااپریل سنہ ۱۹۴۲ع) اس سال یہ توقع کی جاتی رہی ہے کہ کارخانہ تمام سال کام کرتا رہے گا۔

پاور الکوحل کی کھپت

گزشتہ سال کی مجموعی پیداوار میں سے (۳۰۰۰۰) گیلن پاور الکوحل فروخت ہوچکا ہے جس میں بیشتر حصہ محکمہ عامرہ اور سرکار عالی کی ریلوے نے خریدا ہے اول الذکر اب تقریباً دو ہزار گیلن ماہانہ کا خریدار ہے اور محکمہ ریلوے ہر مہینے (۱۲۰۰) گیلن ماہانہ کا خریدتا ہے اس کے علاوہ ممالک محروسہ میں پٹرول تقسیم کرنے والی بڑی کمپنیوں سےبھی پاور الکوحل کی خریداری کے متعلق تصفیہ کیا جارہا ہے تاکہ اسے پٹرول سے آمیزش کرکے فروخت کیا جائے لیکن ابھی یہ انتظام مکمل نہیں ہوا ہے ۔ پٹرول کی قلت کے مدنظر سہولت کی خاطر یہ انتظام کیاگیا ہے کہ پٹرول فروشوں کے ذریعہ پاور الکوحل بھی فراہم کیا جائے ۔ تاکہ خریدار پاور الکوحل حاصل کرکے پٹرول میں خود ہی آمیزش کرلیں ۔ چنانچہ اس انتظام کے مطابق کے عہدہ داران رسد بندی پٹرول حدود بلدہ کےلئے الکوحل خریدنے کے لئے خاص کوپن جاری کرتے ہیں جسے پیش کرنے پر پٹرول فروشوں سے پاوروالکوحل حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

استعمال کنندوں کو مشورہ

حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی نے پاور الکوحل استعمال کرنے والوں کےلئے مفید ہدایات جاری کی ہیں جن میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ پاور الکوحل اور پٹرول کی آمیزش سے کیونکر بہترین نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں ان ہدایات میں یہ بتلایاگیا ہے کہ تین حصہ پٹرول میں ایک حصہ پاور الکوحل کی آمیزش سب سے بہتر ہے اور اس سے کاربوریٹر کو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ اس آمیزش سے انجن بخوبی کام کرتا رہے گا ، کھینچنے کی زیادہ قوت پیدا ہوگی فی گیلن کچھ زیادہ فاصلہ بھی طے ہوسکےگا اور انجن کو کسی طرح بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں۔ جو لوگ اپنی موٹروں میں خالص پاور الکوحل استعمال کرنا چاہتے ہیں انہیں کاربوریٹر میں کچھ ترمیم کرنی ہوگی ۔ ان ہدایات میں ان امور پر بھی زور دیا گیا ہے کہ آمیزش کردہ اجزا کو اچھی طرح ملالیا جائے تاکہ یکسانیت قایم رہے اور الکوحل و پٹرول کا محلول مرکب تیار کرنے سے قبل پٹرول کی زنگ آلودہ ٹانکی کو اچھی طرح صاف کرلیا جائے ۔

دہقانون کو زیادہ صحت مند دولت مند اور خوش حال بنانے کی کوششیں

ممالک محروسہ میں تنظیم دیہی کا کام

سنہ ۱۳۵۰ ف کی رپورٹ

پانچ سال قبل جب حکومت سرکار عالی نے مجلس تنظیم دیہی قایم کی تھی تو تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی بہت کم اشخاص تنظیم دیہی سے واقف تھے اور اس کی سرگرمیون کے متعلق ان کی معلومات بہت مبہم سی تھیں۔ لیکن حکومت نے اس ضمن میں جو واضح طریقہ کار اختیار کیا ھے اور ممالک محروسہ کے ہر تعلقہ میں مجالس تنظیم دیہی کے ذریعہ جو تجربات حاصل ہوے ھیں ان کی بدولت آج عوام اس تحریک کی اھمیت محسوس کرنے لگے ھیں اور اس کے سہ گونہ لائحۂ عمل کے معرف ھیں۔ یہ لائحۂ عمل بہتر کاروبار بہتر کاشتکاری اور بہتر طرز رہائش پر مشتمل ھے۔ چند منتخب کردہ مواضعات میں حکومت نے جو تجربات کئے ھیں ان میں سے اکثر کے کامیاب ہونے کی توقع ھے اور اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ھے کہ ان مواضعات کے اطراف کے دیہاتی انہیں اختیار کرنے کے شایق ھیں اور اپنے مواضعات میں اس تحریک کو شروع کرنے کے اور امداد کے خواہاں ھیں۔ اب حالات اس منزل تک پہونچ چکے ھیں کہ سرکاری عہدہ دارون نے جو تجربے حاصل کئے ھیں وہ وسیع تر دیہی علاقون کے استفادہ کے لئے روبہ عمل لائے جاسکیں۔ مزید برآن محکمہ اشاعت زرعی نے یہ فیصلہ کیا ھے کہ تمام منتخبہ رقبون میں موضع واری معیار پر زراعت کے ترقی یافتہ طریقون کی ترویج کرے اور اب اس میں دقت نہ ہوگی کہ ہر ایک تعلقہ کے موجودہ مراکز کے اطراف واقع چار یا پانچ مواضعات کو منسلک کر کے بہتر کاروبار بہتر کاشتکاری اور بہتر طرز زندگی کے لائحۂ عمل کو نافذ کیا جائے اور اس کی ابتدا غلے کے گودامون تخم کے ذخیرون اور مشترکہ فائدہ کے سرمایون سے ہو۔ اس طرح بتدریج اس حلقہ کو وسیع تر کیا جاسکے گا۔ یہان تک کہ کچھ سال کی مدت کے بعد یہ تحریک سارے ملک میں پھیل جائے۔

مندرجہ بالا خیالات سید فضل اللہ صاحب ناظم انجمن ھائے امداد باھمی و معتمد مجلس تنظیم دیہی نے ممالک محروسہ میں مجالس تنظیم دیہی کی رپورٹ کارگزاری بابت سنہ ۱۳۵۰ ف میں ظاہر کئے ھیں۔

تائید

ان خیالات کی تائید مرکزی مجلس تنظیم دیہی کے حالیہ اجلاس میں بھی کی گئی جو ہز اکسلنسی نواب صاحب چھتاری صدراعظم باب حکومت سرکار عالی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ مجلس نے جو سالانہ رپورٹ منظور کی اس پر مباحثہ کے دوران میں معزز مسٹر غلام محمد صدرالمہام مالیات نے فرمایا کہ وہ اس خیال سے متفق ھیں کہ اب وہ منزل آگئی ھے کہ جہان دیہی تنظیم کی تحریک سے دیہی آبادی کے وسیع تر حصون کو روشناس کرایا جائے اور انھون نے دیہی تنظیم کے تین پہلوؤن پر وسیع تر پیمانے پر توجہ کرنے کی ضرورت اور اھمیت پر زور دیا جو حسب ذیل ھیں۔

(۱) دیہی سڑکیں تعمیر کرنے کی ضرورت تاکہ مواضعات کے باشندون کے لئے مارکٹ تک پیدا وار لانے کی زیادہ سہولتیں فراہم ہوسکیں۔ (۲) مویشیون کی اصلاح اور (۳) وسیع پیمانے اور جامع معیار کے مطابق دیہی گھریلو صنعتون کی ترقی تاکہ دیہی باشندون کو اپنی آمدنی بڑھانے کے مواقع ملیں۔ انھون نے یہ بھی سفارش کی کہ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے مماثل ایک اگریکلچرل ٹرسٹ فنڈ قایم کیا جائے تاکہ ملک کے زرعی وسائل کو ترقی دی جاسکے۔

صدرالمہام بہادر کے خیالات

مسٹر ڈبلو۔ وی۔ گرگسن معزز صدرالمہام مال نے

یہ خیال ظاہر فرمایا کہ اب تک ممالک محروسہ میں تنظیم دیہی کا کام تجرباتی نوعیت کا رہا ہے اور اس امر پر زور دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس کو کافی وسعت دی جائے تا کہ مناسب مدت کے اندر تمام ممالک محروسہ اس کے تحت آجائے - صاحب موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے خیال میں یہ مقصد ان قوانین سے فائدہ اٹھا کر بھی ایک حدتک حاصل ہوسکتا ہے جن کے مطابق مجالس تنظیم دیہی کو آئینی پنچائیتوں کی حیثیت اور اختیارات حاصل ہوگئے ہیں -

صدر اعظم بہادر نے موافقت فرمائی

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے صدرالمہام بہادر مالیات اور صدرالمہام بہادر مال کے اس خیال کی تائید فرمائی کہ مواضعات بلدی حلقوں سے زیادہ توجہ اور ہمدردی کے مستحق ہیں اور اس تحریک کو وسعت دینے کےلئے حکومت کے سامنے جامع تجاویز پیش کرنے کی ضرورت پر تمام محکمہ جات کے صدور کو متوجہ فرمایا اس کے بعد مجلس نے صدرالمہام بہادر مالیات کی پیش کردہ قرار داد بہ اتفاق آراء منظور کی - جس کا مفہوم یہ ہے کہ اب ایک ایسی منزل آگئی ہے کہ جہاں پہونچکر موجودہ تجربہ کے دائرۂ عمل کو کافی وسعت دی جائے تا کہ تنظیم دیہی کی اسکیم کے فوائد بتدریج تمام ممالک محروسہ تک وسیع ہوجائیں اور یہ صرف اسی طرح ممکن ہوسکے گا کہ حکومت انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے مماثل ایک فنڈ تنظیم دیہی کے واسطے بھی قایم کرلے -

ایک اور قرار داد کے ذریعہ مجلس نے تنظیم دیہی کی مجالس ضلع کو مشورہ دیا کہ وہ ہر ایک تعلقہ کےلئے اپنے لائحہ عمل میں چند ایسے موزوں مواضعات کو بھی شامل کرلیں جو مستحکم اور کامیاب مجلس تنظیم دیہی کے قریب واقع ہیں - اس جلسے نے صدراعظم بہادر کی اس تجویز سے اتفاق کیا کہ مرکزی مجلس تنظیم دیہی کی ایک مجلس عاملہ تشکیل دی جائے جو تیرہ ارکان پر مشتمل ہو اور صدرالمہام بہادر مال اس مجلس عاملہ کے صدر ہوں -

شہزادی برار کا شکریہ

مجلس مذکور کے جلسہ کے آغاز میں ہزاکسلنسی صدراعظم بہادر سے یہ درخواست کی گئی کہ ہر ہائنس شہزادی برار نے اپنی عنایت اور مہربانی سے مواضعات میں دائیوں کو تربیت دینے کے لئے عام چندہ کے ذریعہ (۲۱۳۲۳) روپے کا سرمایہ جمع فرماکر جس دلچسپی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اس کےلئے مرکزی مجلس کی جانب سے ہدیہ تشکر و ممنونیت ہرہائنس کی خدمت میں پہنچادیں - اسی ضمن میں مجلس مالیات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے معتمد صاحب نے یہ بتلایا کہ ہزاکسلنسی صدراعظم بہادر کی اجازت سے کل رقم ناظم صاحب سررشتہ طبابت کے پاس منتقل کردی گئی اور انہوں نے مطلع کیا ہے کہ ذیلی مجلس کی سفارشات کے بموجب رائچور اور نظام آباد میں تربیتی جماعتوں کا آغاز ہوچکا ہے - انہوں نے اس امر کی بھی صراحت کی کہ (۱۱۰۰) روپے دو مراکز کےلئے ضروری سامان فراہم کرنے پر صرف ہونگے - اور باقی ماندہ رقم (۴۸) دائیوں کے دس مجموعوں کو چھہ چھہ ماہ کی تربیت دینے کے لئے استعمال کی جائےگی یہ دائیاں اگر مراکز سے ملحق اقامت خانوں میں رہیں گی تو ان کو دس دس روپے مشاہرہ دیا جائے گا - اور اگر کسی دوسری جگہ قیام کیا تو پانچ روپے ملیں گے - مجلس مذکور نے ذیلی مجلس کی یہ سفارش بھی منظور کرلی کہ ہزاکسلنسی صدراعظم بہادر کی تجویز کے مطابق ہر ہائنس شہزادی برار کی جمع کردہ رقم کے مساوی رقم حکومت کی جانب سے بھی عطا کی جائے تا کہ دو مزید مراکز قایم کئے جاسکیں نظام آباد میں ایک اقامت خانہ تعمیر کرنے کےلئے (۱۰۰۰۰) روپے کی مزید رقم تعمیرات دیوانی کی غیر معینہ منظورہ رقم میں سے عطا کی جائے اور مجلس نے اس پر بھی اتفاق کیا کہ نئے مراکز میں سے ایک مرکز اورنگ آباد میں اور ایک ورنگل میں قایم کیا جائے - ناظم صاحب سررشتہ طبابت کو یہ ہدایت کی گئی کہ تربیت کےلئے داخلہ کرتے وقت دیہی تنظیم کے واسطے منتخب کردہ مواضعات میں رہنے والی دائیوں کو ترجیح دی جائے -

صدر اعظم بہادر کا مشورہ

ہزاکسلنسی صدر اعظم بہادر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوے صوبہ داروں اور محکمہ جات کے صدور کو اس حقیقت کی جانب متوجہ فرمایا کہ ملک کی عام فلاح وبہبود کا انحصار کلیتہ مواضعات کی ترقی اور دیہی آبادی کی خوش حالی پر ہے اور ان کو مشورہ دیا کہ وہ حسب موقع کام کریں اور دیہی باشندوں کی زندگی کو خوش حال اور مطمئن بنانے کےلئے ان کی ہر ممکن امداد کریں - صدر اعظم بہادر نے ان اشخاص کے طرز عمل پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا - جو اس خیال سے خود اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں کہ دیہی باشندے ترقی پسند خیالات سے متاثر ہونے کے قابل نہیں اور ان کی ذہانت کے اس اندازے کے مطابق ایک خوش حال اور مستحکم معاشرت قایم کرنے کی توقعات محض وہم و سراب ہیں - ہزاکسلنسی نے یہ نصیحت فرمائی کہ ابھی وقت ہے کہ دیہی علاقوں کو ترقی دینے کے لئے سب اپنے آپ کو تہ دل سے وقف کردیں اور تعمیری کاموں کے ذریعہ دیہی باشندوں کی اس طرح دستگیری کریں جو تحریک تنظیم دیہی سے مقصود ہے -

کافی جوش وخروش نہیں

بحیثیت مجموعی بدوران سال زیر تبصرہ تحریک مذکور کو متعدد صورتوں میں وسعت ہوئی ہے - تاہم ترقی کی رفتار توقعات سے مقابلۃً کچھ کم تھی - اس تحریک کے تحت ترقی دینے کےلئے جو مواضعات منتخب کئے گئے ان کی تعداد (۱۲۰) سے بڑھ کر (۱۲۷) ہوگئی یہ تعداد (۳۷۸۰۰) خاندانوں

پر مشتمل ہے حالانکہ گزشتہ سال خاندانوں کی تعداد (۳۵۰۰۰) تھی - جن خاندانوں نے ان مجالس میں شرکت کی ان کی تعداد سال گزشتہ کی تعداد (۱۱۱۰۰) کے مقابلہ میں (۱۵۰۰۰) تھی اور اراکین کی مجموعی تعداد گزشتہ سال کی تعداد (۱۲۶۰۰) کےمقابلے میں اس سال (۱۵۵۰۰) تھی اس طرح ان مواضعات کے خاندانوں میں سے جو خاندان رکن بنے ان کی شرح فیصد (۳۱) سے اضافہ ہوکر (۴۲) ہوگئی - آگے چلکر اس رپورٹ میں یہ واضح کیاگیا ہے کہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ یہ تحریک صرف چار سال قبل شروع کی گئی تھی جو کچھ نتائج حاصل کئے گئے ہیں وہ معمولی نہیں - لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ترقی کی رفتار بہت زیادہ جاذب توجہ نہیں اور اس سے ان لوگوں میں جوش وخروش کی کمی ظاہر ہوتی ہے جن سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس تحریک کو مواضعات میں تقویت دیں گے - اب ضرورت اس کی ہے کہ اس تحریک سے دلچسپی رکھنے والے کارکن عہدہ دار اور غیر سرکاری اشخاص پوری توجہ کریں اور منتخب کردہ مواضعات میں رہنے والے تمام خاندانوں کو مجالس تنظیم دیہی کا رکن بنانے کی جدو جہد شروع کرنے کےلئے اجتماعی کوششوں میں حصہ لیں - اس ضمن میں رپورٹ مذکور میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عادل آباد، ورنگل رائچور، عثمان آباد اور اورنگ آباد کے سوا دوسرے تمام اضلاع میں ان مجالس کی تعداد رکنیت میں اضافہ ہوا ہے لیکن منتخب کردہ مواضعات میں رہنے والے خاندانوں کی مجموعی تعداد سے اگر ان خاندانوں کی تعداد کا مقابلہ کیا جائے جو ان مجالس کے رکن بن گئے ہیں تو یہ معلوم ہوگا کہ میدک، نلگنڈہ، نظام آباد، اورنگ آباد اور پربھنی کے سوا ان کی شرح پچاس فی صد سے کم ہے -

تحصیل چندہ

اسی طرح بدوران سال جو مجموعی چندہ جمع کیاگیا اگرچہ کہ اس کی تعداد (۱۲۰۰۰) روپے سے اضافہ ہوکر (۱۶۱۰۰) روپے ہوگئی لیکن ورنگل، عادل آباد محبوب نگر، عثمان آباد اور اورنگ آباد وغیرہ میں چندوں کی مقدار میں مقابلتہ اضافہ نہیں ہوا اور (۲۴) مجالس میں تو چندہ مطلق جمع نہ ہوسکا - در حقیقت (۱۲۷) مواضعات میں سے (۴۲) مواضعات مقامی طور سے چندے جمع نہیں کرتے چنانچہ رپورٹ میں اس امر پر زور دیاگیا ہے کہ ان علاقوں میں تعلقدار اور تحصیلدار اس جانب خصوصی توجہ کریں تاکہ باشندوں میں جوش و خروش پیدا ہو اور اپنے متعلقہ حلقوں میں اپنے موضع کے مشترکہ مفاد کے سرمایہ میں حصہ لیکر تحریک تنظیم دیہی کی عملی تائید کریں -

مصارف اور امدادی رقم

تنظیم دیہی سے متعلق مختلف مدات کے تحت اس سال جو مجموعی مصارف ہوئے ان کی تعداد (۱۱۸۰۰) روپے ہے گزشتہ سال یہ تعداد (۱۰۶۰۰) روپے تھی اور اس سال (۱۰۷۰۰) روپے سلک میں رہے - یہ امر موجب اطمینان ہے کہ بہ دوران سال ایسی مجالس کی تعداد میں اضافہ ہوا جنہوں نے اپنے کو دیہی لوکلفنڈ سے امداد حاصل کرنے کا مستحق ثابت کیا - اس سال ان مجالس کی تعداد (۵۳) تھی سال گزشتہ ان کی تعداد (۳۷) تھی اور سنہ ۱۳۴۸ف میں (۲۷) تھی اختتام سال پر صورت حال میں مزید اضافہ ہوا چنانچہ موجودہ (۱۲۷) مجالس میں (۷۰) مجالس نے متعلقہ قواعد کے تحت امداد حاصل کرنے کا حق پیدا کرلیا تھا -

بہتر کاروبار

بہتر کاروبار کی حد تک سنہ ۱۳۵۰ف میں جو نتائج مرتب ہوئے وہ بحیثیت مجموعی اطمینان بخش تھے - اور رپورٹ میں اس کا اظہار کیاگیا ہے کہ ایسے منتخبہ مواضعات کی تعداد جہاں مجالس قرضہ موجود ہیں (۹۲) سے اضافہ ہوکر (۱۰۹) ہوگئی اور اسی طرح ارکان کی تعداد میں بھی (۲۷۷۵) سے (۳۷۰۰) تک اضافہ ہوا مصارف سرمایہ میں معمولی اضافہ ہوا - اور یہ سرمایہ (۲۷۱۸۵۵) روپے سے (۲۸۹۶۹۸) روپے ہوگیا - اور ذاتی سرمایہ میں بھی (۱۳۴۲۶۹) روپے سے (۱۴۵۱۰۲) روپے تک اضافہ ہوا - اس سال کے دوران میں (۷۸) مجالس نے زرعی ضروریات کی تکمیل کےلئے اپنے اراکین کو (۵۵۰۰۰) روپے قرض دئے - اور گزشتہ قرضوں کے ضمن میں (۷۲۰۰۰) روپے وصول کئے - رپورٹ میں اس کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے یعنی مجالس قرضہ کے سرمایہ کا پچاس فیصد حصہ اہل مواضعات نے کفایت شعاری پر عمل کر کے جمع کیا ہے جو تمام اراکین کا مشترکہ سرمایہ ہے - رپورٹ میں اس امر پر زور دیاگیا ہے کہ مواضعات کے باشندوں کو اس پر آمادہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے کہ صرف اپنی اپنی مجالس قرضہ سے قرضے حاصل کریں اور اس طرح معاشی خود اکتفائی کی جانب قدم بڑھائیں -

غلے کے گودام

غلے کے گوداموں نے بہ دوران سال جو ترقی کی وہ بہت اطمینان بخش ہے - ان کی تعداد (۷۹) سے اضافہ ہوکر (۹۷) ہوگئی اور اراکین کی تعداد میں بھی (۳۳۶۰) سے (۵۱۷۷) تک اضافہ ہوا - ان گوداموں میں (۲۶۵۰۰۰) سیر غلہ جمع تھا - جس میں زیادہ مقدار جوار اور دھان کی تھی گزشتہ سال جمع شدہ غلے کی مقدار (۱۱۰۰۰۰) سیر تھی - اس طرح (۱۶۰) فیصد اضافہ ہوا جو اس کا بین ثبوت ہے کہ دیہی باشندے ان کے فائدہ سے واقف ہوگئے ہیں اس سال (۲۱۹۰۰۰) سیر غلہ قرض دیاگیا - گزشتہ سال یہ مقدار (۹۹۰۰۰) سیر تھی - ان اعداد کی اہمیت اس اعتبار سے اور بڑھ جاتی ہے - کہ (۹۷) گوداموں میں سے (۲۴) گوداموں نے اس سال اپنا کام شروع نہیں کیا تھا -

بہتر کاشتکاری

مجالس کی سرگرمیوں کا یہ شعبہ کاشت کے لئے بہتر قسم کے بیج اور کھاد کی تقسیم، بہتر مویشیوں کے حصول، زرعی اغراض کے لئے چاہ کنی، زراعت سے متعلق صنعتوں کی ترقی اور میوہ اور ترکاریوں کی کاشت پر مشتمل ہے - چنانچہ جن لوگوں کو اچھی قسم کے تخم فراہم کئے گئے ان کی تعداد اس سال گزشتہ سال سے دوگنی تھی اور تقسیم کردہ تخم کی مقدار (۶۸) کھنڈی سے اضافہ ہوکر (۳۴۴) کھنڈی ہوگئی - اس سال کاشت کاروں کے لئے جو بہتر قسم کی کھاد فراہم کی گئی - اس میں بھی بہت اضافہ ہوا - چنانچہ اس کی مقدار (۲۵۳) کھنڈی تھی - حالانکہ سال گزشتہ اس کی مقدار (۸) کھنڈی تھی - کوڑا کرکٹ اور فضلہ سے تیار کردہ مرتب کھاد سے زمین زرخیز بنانے میں بدستور کام لیا گیا اور یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اس سال کے دوران میں کھاد جمع کرنے کے گڑھوں کی تعداد (۲۸۷۵) سے اضافہ ہوکر (۴۴۳۵) ہوگئی جن میں سے زیادہ تر گڑھے نظام آباد اور رائچور میں ہیں - مویشیوں کی اصلاح پر اس سال کافی توجہ نہیں ہوئی - محکمہ علاج حیوانات کے کل (۲۵) سانڈ منتخبہ مواضعات میں رکھے گئے اور جفتیوں کی تعداد (۶۷۶) تھی - بدوران سال (۲۰۰۰۰) مویشیوں کے ٹیکہ لگائے گئے - اور اس طرح بیماریوں سے محفوظ کردہ مویشیوں کی تعداد (۷۵۰۰۰) ہوگئی - مویشیوں کی کل تعداد (۱۱۸۰۰۰) ہے -

کندیدگی باؤلیات

کندیدگی باؤلیات کے ضمن میں رپورٹ مذکور میں یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ کاشت کار بہتر آبپاشی کے فوائد سے واقف ہیں اور اگر ان کے امکان میں ہو اور اپنی اراضی پر مناسب جگہ مل جائے تو وہاں باؤلی کھودنے کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے - چنانچہ اس سال (۲۰۰۰۰) روپے کے مصارف سے (۱۴۵) کنویں کھودے گئے اس طرح ان کی مجموعی تعداد (۳۲۵۰) ہوگئی - کنوؤں کی سب سے زیادہ تعداد اضلاع اورنگ آباد، نظام آباد، کریم نگر، بیڑ، اور عادل آباد کے مواضعات میں ہے - رائچور، محبوب نگر، بیدر، اور ناندیڑ میں کنوؤں کی تعداد کم ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ زر تقاوی دیکر حوصلہ افزائی کی جائے -

ذیلی مصنوعات

ذیلی مصنوعات زرعی کی ترقی کے ضمن میں رپورٹ مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال (۳۹۰۰۰) روپے قیمت کا گھی زیادہ تر گلبرگہ اور عادل آباد میں تیار کرکے فروخت کیا گیا اور مرغبانی اور انڈے فروخت کرکے گلبرگہ اور کریم نگر کے دیہی باشندوں نے (۸۰۰۰) روپے مزید آمدنی حاصل کی -

بہتر طرز زندگی

اس ضمن میں جو سرگرمیاں جاری رہیں ان میں دیہی سڑکوں کی تعمیر بھی شامل ہے جن پر (۱۹۰۰۰) روپے صرف ہوئے - (۱۰۳۵) انجذابی گڑھے کھودے گئے جن میں سے زیادہ تر نظام آباد رائچور اور گلبرگہ میں ہیں - گھروں کے لئے روشنی کے بہتر انتظام اور چیچک اور کالرہ اور طاعون جیسی وباؤں کی روک تھام کی تدابیر پر توجہ کی گئی - وباؤں کا انسداد کرنے کے ضمن میں (۷۹۵۶) بچوں کے ٹیکے لگائے گئے - گذشتہ سال (۶۰۶۷) ٹیکے لگائے گئے تھے اور جن اشخاص کو دوسرے ٹیکے دئے گئے ان کی تعداد (۶۲۰۶) سے اضافہ ہوکر (۷۳۷۳) ہوگئی - منتخب کردہ مواضعات میں مقامی طبی عہدہ داروں نے جن اشخاص کا علاج کیا ان کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا چنانچہ یہ تعداد (۵۶۵۱) سے اضافہ ہوکر (۱۲۹۰۴) ہوگئی - اس اضافہ کا سبب یہ ہے کہ مقامی طبی عہدہ داروں نے یہ اصول بنالیا کہ وہ اس ضمن میں مرکزی بورڈ کی سفارشات کے بموجب ہر مہینے منتخب کردہ مواضعات کا ایک یا دو مرتبہ دورہ کرتے رہیں -

تعلیمی سہولتیں

(۱۹) مواضعات کے سوا تمام منتخب کردہ مواضعات میں لڑکوں کے لئے تحتانی مدارس قایم ہوگئے اور اس سال کے دوران میں (۷) مدارس کا اضافہ ہوا بہ دوران سال حکومت نے تمام امدادی اور لوکلفنڈ کے مدارس کو بھی اپنے تحت لے لیا جس کی وجہ سے سرکاری مدارس کی تعداد (۵۲) سے اضافہ ہوکر (۷۷) ہوگئی - تمام مدارس میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد (۷۵۶۳) سے اضافہ ہوکر (۶۹۳۸) ہوگئی اور اساتذہ کی تعداد میں (۲۰۷) سے (۲۲۵) تک اضافہ ہوا - ان میں سے (۵۵) اساتذہ مرکزی تنظیم دیہی واقع پٹن چرو میں تربیت حاصل کرچکے ہیں - لڑکیوں کے مدارس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا اور ان کی تعداد بدستور (۲۵) رہی ان میں سے (۱۶) مدارس سرکاری ہیں اور (۷) امدادی - مدارس میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی تعداد میں بھی تبدیلی نہیں ہوئی اور بدستور (۱۰۲۳) رہی - مدارس پر (۸۸۷۱) روپے صرف ہوئے - لڑکوں کے مدارس پر بہ دوران سال (۹۰۳۳۶) روپے صرف کئے گئے - گنشتہ سال ان کے مصارف کی مقدار (۷۲۲۳۱) روپے تھی رپورٹ مذکور سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مدارس شبینہ برائے بالغان کے نتائج اطمینان بخش نہیں رہے -

علم الافلاک میں حیدرآباد کا حصہ

رصدگاہ نظامیہ کی سرگرمیاں

ستاروں کی نقشہ سازی اور آفتاب کے گرد و پیش کا مطالعہ

علمی حلقوں کے سوا حیدرآباد کی رصدگاہ نظامیہ کے متعلق عموماً بہت کم اطلاعات ملتی ہیں اور اس کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ اس سے بھی کم ہے۔ یہہ رصدگاہ سنہ ۱۹۱۰ع میں قائم ہوئی تھی اور گزشتہ بتیس سال سے اپنے کام میں مشغول ہے اور فلکیاتی تحقیقات کے ایک نئے میدان یعنی آفتاب کے گرد پیش کے مطالعہ کی مہم شروع کر کے گویا کہ اس رصدگاہ نے اپنی تیسوین سالگرہ منائی۔ یہہ مشاہدہ سائنسی اور عملی دونوں قسم کی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ یہہ رصدگاہ ستاروں کی نقشہ سازی کا عظیم الشان کام مکمل کر چکی ہے اور یہہ کام بھی دوسری رصدگاہوں کے تعاون سے دنیا کے ماہرین فلکیات کی کانفرنس منعقدۂ پیرس کی تجاویز کے مطابق شروع کیا گیا تھا۔ رصدگاہ نظامیہ جب سے قائم ہوئی ہے اس کام میں مصروف رہی اور پہلے دس سال کے دوران میں تو یہہ اس کی واحد سرگرمی تھی چنانچہ اس موضوع سے متعلق جو مطالعہ کیا گیا اس پر گیارہ جلدیں شایع کی جاچکی ہیں اور بارھویں جلد زیر طبع ہے ان مشاھدات کے اعلی معیار کا بین الاقوامی اعتراف کیا گیا ہے اور عظیم ترین ہیئت دان سر فریڈ ڈائس آنجہانی، پروفیسر ایچ ایچ ٹرنر، سیویشین پروفیسر جامعہ آکسفورڈ وصدر شعبہ بین الاقوامی انجمن فلکیات اور پروفیسر شلیے سنگر، متعلق بہ ایل یونیورسٹی آبز رویٹری ریاست ھائے متحدہ امریکہ جیسے ماہرین فلکیات نے بھی ان کی ستائش کی ہے۔

آفتاب کے گرد پیش کا مطالعہ۔ رصدگاہ نظامیہ نے آفتاب کے گرد و پیش کے مطالعہ کے ضمن میں اب جو کام شروع کیا ہے وہ اس کی ترقی کا جدید ترین پہلو ہے۔ ضروری آلات جن میں ایک اسپکٹرو ہیلیوسکوپ بھی شامل ہے موجودہ جنگ شروع ہونے سے کچھ قبل امریکہ میں خریدے گئے تھے اور یہ آلات ایک عمارت میں نصب کردئے گئے ہیں جو خاص کر اسی غرض سے تعمیر کی گئی ہے ابتدائی مشاھدات گزشتہ سال شروع کئے گئے اور خالص فلکیاتی نقطۂ نظر کے علاوہ ارضی خلل اندازی سے تعلق کی وجہ سے ان کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے۔ مثلاً اسپکٹرو ہیلیوسکوپ کے ذریعہ ان مظاھرات کے مشاھدہ سے لاسلکی سے متعلق بعض دلچسپ مسائل پر بھی روشنی پڑیگی کیونکہ اب کافی حد تک اس کا یقین ہوچکا ہے کہ مقناطیسی طوفان کی ابتدا، ریڈیائی ترسیل اور دوسرے متعلقہ مسائل کا تعلق گردش شمسی سے ہے۔ آفتاب کی سرگرمی میں بہت تیزی سے تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور اس سے متعلق مظاھرات کا مطالعہ کرنے کے لئے تمام دنیا میں مختلف نقطوں پر رصدگاہوں کا ایک جال سا بچھا ہوا ہے جہاں اسپکٹرو ہیلیوسکوپ موجود ہیں تاکہ پورے چوبیس گھنٹوں کے دوران میں آفتاب کا بخوبی مطالعہ جاری رکھا جاسکے۔

ستاروں کی نقشہ سازی

رصدگاہ نظامیہ نے ستاروں کی نقشہ سازی کے ضمن میں جو کام شروع کیا تھا اور اپنے قیام سے اب تک جس میں مشغول رہی ہے وہ اب تقریبا مکمل ہوچکا ہے اس کام کی بین الاقوامی نوعیت کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ انگلستان میں رصدگاہ گرینچ اور آکسفورڈ, اطالیہ

میں روم اور کیٹانیہ ، فن لینڈ میں ھلسنگفورس ، جرمنی میں پوسدام اور فرانس کی چار رصدگاھوں آسٹریلیا کی تین اور ھسپانیہ میکسیکو ارجن ٹائن اور جنوبی افریقہ کی ایک ایک رصدگاہ کے تعاون سے یہ کام انجام دیا گیا ھے -

اسکیم کی ابتدا

ستاروں کی نقشہ سازی سے متعلق تازہ ترین اسکیم کی ابتدا کے ضمن میں یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہیں کہ سب سے پہلے جو کتاب ھائے فہرس مرتب کی گئیں وہ غالباً علم نجوم کے اغراض کی تکمیل کے لئے تھیں - کیونکہ قدیم زمانہ سے یہ خیال چلا آرھا ھے کہ نظام شمسی کے سیارے انسان کی قسمت پر نا معلوم اثرات ڈالتے ھیں - چنانچہ یہ ضروری تصور کیا گیا کہ ان ستاروں کے محل وقوع اور فضائے آسمانی میں ان کی گردش کا باقاعدہ تعین کیا جائے - اس کے بعد جہاز رانی کی ضروریات کے مدنظر یہ لازمی تصور کیا گیا کہ ستاروں کا ایک صحیح نقشہ مرتب کیا جائے کیونکہ وقت پیما اور ٹھیک وقت بتلانے والی گھڑیوں کی ایجاد سے قبل سمندروں میں چلنے والے جہاز راستہ کا ٹھیک اندازہ صرف چاند اور تاروں کے مشاھدات سے کرسکتے تھے - ان اسباب کے علاوہ کائنات کی ساخت ستاروں کی تعداد اور فاصلے ، فضائے آسمانی میں ان کا محل وقوع اور کرۂ ارض سے نظر آنے والی ان کی روشنی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا بھی شوق تھا - لیکن کم نظر آنے والے ستاروں کی نقشہ سازی کی ضرورت کا احساس گزشتہ صدی میں پیدا ہوا جب کہ مظاھرات کی وہ قسم دریافت ہوئی جو سیارچہ یا ستارہ نما کہلاتی ھے - یہ کرۂ ارض سے مشابہ چھوٹے چھوٹے اجسام ھیں ان کا تعلق شمسی نظام سے ھے اور مریخ اور مشتری کے مداروں کے درمیان واقع مداروں پر آفتاب کے گرد گھومتے ھیں - مختلف رصدگاھوں بالخصوص پیرس اور پوسدام کی رصدگاھوں میں دوربین کے ذریعہ راست بصری مشاھدے کرکے یہ مقصد حاصل کرنے کی متعدد کوششیں کی گئیں لیکن اس طرز کار کی رفتار بہت سست اور محنت طلب تھی - اسی دوران میں ریاست ھائے متحدہ امریکہ اور جنوبی آفریقہ اور اس کے کچھ عرصہ بعد پیرس میں اس کام کے لئے فوٹوگرافی سے استفادہ کرنے کے کامیاب تجربات کئے گئے لیکن سنہ ۱۸۸۰ع تک ھئیت داں فلکیات سے متعلق تمام امور کیلئے جدید طریقہ کے وسیع امکانات کو محسوس نہ کرسکے -

فضاء آسمانی کا نقشہ مرتب کرنے کی اسکیم

اس کامیابی کے وجہ سے ایک بڑی اسکیم مرتب کی گئی جس کے مطابق یہ طے پایا کہ فضاء آسمانی کا ایک مکمل نقشہ تیار کیا جائے جس میں ایسے چالیس لاکھ ستاروں کے محل وقوع اور ان کی روشنی کو ظاھر کیا جائے جن میں سے اکثر و بیشتر دور بین کی امداد کے بغیر نہیں دیکھے جاسکتے - سنہ ۱۸۸۷ع میں پیرس میں تمام دنیا کے ماھرین فلکیات کا ایک نمائندہ جلسہ ہوا تاکہ اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کے طریقوں پر غور کیا جاسکے - یہ تو پہلے ھی ظاھر ہوگیا تھا کہ اس اسکیم کو روبہ عمل لانا کسی ایک رصدگاہ کے امکان سے باھر ھے چنانچہ یہ تصفیہ کیا گیا کہ تمام فضاء آسمانی کو اٹھارہ حصوں یا حلقوں میں تقسیم کردیا جائے اور محل وقوع کے اعتبار سے ھر ایک حلقہ مختلف رصدگاھوں کے تفویض ھو۔

رصدگاہ نظامیہ کی شمولیت

اس وقت تک رصدگاہ نظامیہ قائم نہیں ہوئی تھی - لیکن جب سنہ ۱۹۱۰ع میں اس کا قیام عمل میں آیا تو سینٹیاگو واقع چلی کا مفوضہ حلقہ اس کے تفویض کیا گیا - کیونکہ رصدگاہ سینٹیاگو نے اس وقت تک بہت کم کام کیا تھا - حیدرآباد میں پہلے ناظم رصدگاہ مسٹر اے - بی جبٹ وڈ کے تحت کچھ ابتدائی کام انجام دیا گیا تھا اور سنہ ۱۹۱۴ع میں جب مسٹر آر - جے پوکاک ناظم رصدگاہ ہوئے تو اس کام کو بہت جان فشانی سے آگے بڑھایا گیا - یہاں تک کہ جنگ کے پیدا کردہ حالات اور دوسری مشکلات کے باوجود جو مشاھدات کئے گئے ان کے متعلق سنہ ۱۹۱۸ع میں دو جلدیں شایع کی گئیں اور مسٹر پوکاک کی موت کے باعث تیسری جلد کی اشاعت ملتوی ہوگئی۔ لیکن مسٹر پوکاک کے جانشین اور موجودہ ناظم رصدگاہ مسٹر ٹی - پی بھسکرن شاستری نے سنہ ۱۹۱۹ع میں یہ جلد مکمل کر کے شایع کی - حیدرآباد کے تفویض جو کام کیا گیا تھا وہ آئندہ دو سال میں مکمل ہوا اور سنہ ۱۹۲۱ع میں اس کے نتائج پر مشتمل چوتھی جلد شائع ہوئی۔ اس دوران میں سینٹیاگو نے مفوضہ کام بہت کم انجام دیا تھا چنانچہ بین الاقوامی انجمن فلکیات کی اجازت سے یہ کام رصدگاہ نظامیہ نے اپنے ذمہ لے لیا - سنہ ۱۹۲۸ع میں ان سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہوا اور شمالی فضاء آسمانی کا بھی مشاھدہ کیا جانے لگا جو رصدگاہ پوسدام واقع جرمنی نے نا مکمل چھوڑ دیا تھا - بین الاقوامی مجلس فلکیات نے جس کی تحریک پر یہ کام شروع کیا گیا تھا اس شعبہ سے متعلق جلد کی اشاعت کے مصارف کے لئے فیاضانہ عطیہ بھی دیا چنانچہ اس وقت سے اب تک یہ کام انجام دیا جاتا رھا اور اب مکمل ہوچکا ھے - بارھویں جلد کے سوا بقیہ تمام جلدیں جو رصدگاہ نظامیہ کے مشاھدات پر مشتمل ھیں شایع ہوچکی ھیں - ان جلدوں سے اس کام کے بیشتر حصہ کا اظہار ہوتا ھے جو گزشتہ انتیس برس کے عرصہ میں رصدگاہ نظامیہ نے انجام دیا ھے اور اس رصدگاہ کے تفویض کردہ حلقہ میں واقع تقریباً چار لاکھ ستاروں کے محل وقوع اور روشنی کے متعلق صحیح تعینات کئے گئے ھیں -

کائنات کی ساخت

ستاروں کے اس عظیم نقشہ کے لئے جو تصاویر لی گئیں اور ان کے مطالعہ سے جو نتائج اخذ ہوئے ھیں ان میں ایک یہ ھے کہ تغیر پذیر ستاروں کی کثیر تعداد اور بعض

نئے سیارچوں اور ستارہ نماؤں کی شناخت ممکن ہوگئی ہے۔ ایسے ستاروں کی کثیر تعداد بھی دریافت ہوئی ہے جن کے مقام میں کافی تبدیلی ہوتی رہتی ہے ۔ یہ اس لحاظ

اسٹرا گرافک اکویٹوریل جو رصدگاہ نظامیہ میں ستاروں کی نقشہ سازی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔

سے خصوصی دلچسپی کے حامل ہیں کہ یہ فضامیں آفتاب کی حرکت اور ستاروں کے فاصلوں کے مسائل پر کافی روشنی ڈالتے ہیں ۔ طویل وقفوں کے بعد آئندہ جب ان نقشوں میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوں گی تو ان سے اہم تر نتائج مرتب ہونے کی توقع ہے ۔ اب جو نقشہ تیار کیا گیا ہے وہ تاریخ کائنات کا عکس اور اجسام سماوی کا اتنا صحیح خاکہ ہے جو ہر وقت مفید ثابت ہوسکتا ہے ۔ در حقیقت یہ کام کائنات کے رازہائے سر بستہ کو سمجھنے کے لئے ذہن انسانی کا ایک اعلی کارنامہ تصور کیا جائے گا اور اس میں رصدگاہ نظامیہ کو ایک نمایاں مقام حاصل رہے گا ۔

مختصر تاریخ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ رصدگاہ نظامیہ آج ایشیاء کی بہترین رصدگاہوں میں سے ہے۔ اس کی ابتدا حکومت سرکار عالی کو پیش کردہ دو بڑی دور بینوں سے ہوئی تھی یہ دوربینیں ایک امیر پائیگاہ نواب ظفر جنگ مرحوم نے پیش کی تھیں جنہیں فلکیات سے گہری دلچسپی تھی اور انھوں نے یہ دور بینیں اپنے استعمال کے لئے خریدی تھیں۔ سر اکبر حیدری مرحوم نے، جو اس وقت معتمد فینانس تھے، اس موقع سے فوراً فائدہ اٹھایا اور ان کی تجویز پر حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ممالک محروسہ میں ایک رصدگاہ قایم کی جائے جہاں تمام ضروری سامان موجود ہو اور اس کی ابتدا ان دو دوربینوں سے ہوئی چنانچہ سنہ ۱۹۱۰ع (سنہ ۱۳۱۹ف) میں اس رصدگاہ کا افتتاح کیا گیا ۔

اپنے قیام کے کچھ عرصہ بعد اس رصدگاہ نے فضاء آسمانی کا ایک مکمل نقشہ تیار کرنے کی اہم تجویز کیلئے بین الاقوامی انجمن فلکیات کو اپنی خدمات پیش کیں ۔ اس نقشے میں تقریباً چالیس لاکھ ایسے ستاروں کا مقام وقوع اور ان کی روشنی کا اظہار کرنا تھا جن میں سے اکثر و بیشتر دور بین کی مدد کے بغیر نظر نہیں آتے ۔ سنہ ۱۹۳۳ع (۱۳۳۲ف) تک رصدگاہ نظامیہ ان مشاہدات پر خاص طور سے متوجہ رہی اور (اس سال پندرہ انچ قطر والی ایک کرب استوائی دوربین بھی باقاعدہ بصارتی مشاہدوں کے لئے نصب کی گئی ۔ زلزلوں کا مطالعہ کرنے کے لئے اسی سال ایک لمنے شاز لزلہ نگار بھی نصب کیا گیا ۔ سنہ ۱۹۲۶ع (سنہ ۱۳۳۸ف) میں ایک دوسرے آلہ کا اضافہ کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد ان نازک آلات کی تنصیب کے لئے ایک تہ خانہ تعمیر کیا گیا ۔

سنہ ۱۹۲۹ع میں رصدگاہ کو مزید توسیع دے کر اسے ایک اعلی درجہ کی موسمیاتی رصدگاہ بنادیا گیا اور آج فلکیاتی، زلزلہ نگاری، اور موسمیاتی تمام امور اس رصدگاہ کی سرگرمیوں میں داخل ہیں زرعی اور موسمی اغراض کے لئے صحیح تاریخ دریافت کرنے کی غرض سے ممالک محروسہ میں بارش سے متعلق جو انتظام ہے اس پر بھی یہ رصدگاہ نگرانی رکھتی ہے۔

رصدگاہ کے آلات میں جو جدید ترین اضافہ ہوا ہے وہ ایک اسپکٹرو ہلیوسکوپ ہے جو موجودہ جنگ شروع ہونے سے کچھ قبل خریدا گیا تھا ۔ یہ آلہ ایک بین الاقوامی اسکیم کے ضمن میں سورج کے گرد و پیش کا مطالعہ کرنے کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ جس کا ذکر رصدگاہ نظامیہ کی سرگرمیوں کے ضمن میں کیا گیا ہے ۔

جامعہ عثمانیہ میں مرہٹی کی تعلیم

ہر قسم کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں

اجرت تعلیم کی معافی اور عطائے وظائف

باوجودیکہ مرہٹی کی اعلی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد بہت کم ہوتی ہے (سال رواں میں جملہ چھ جماعتوں میں ان طلباء کی تعداد صرف پندرہ ہے) جامعہ عثمانیہ سنہ ۱۹۱۹ع (سنہ ۱۳۲۸ف) میں اپنی تاسیس سے اب تک برابر ان طلباء کے لئے مرہٹی کی اعلی تعلیم حاصل کرنے کی تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرتی رہی ہے - دو سال قبل جامعہ عثمانیہ کی جماعت ایم - اے کے نصاب میں بطور مضمون اختیاری مرہٹی زبان اور ادب کو شامل کرکے تعلیمی سہولتوں میں مزید اضافہ کیا گیا - اس سے پہلے مرہٹی کی تعلیم صرف بی - اے تک محدود تھی اور اس کی وجہ سے وہ طلباء جو اس مضمون کی اعلی تعلیم حاصل کرنا چاہتے برطانوی ہند کی جامعات میں شریک ہونے پر مجبور تھے - لیکن اب یہ مشکلات دور ہوگئی ہیں اور جامعہ عثمانیہ میں مرہٹی کا ایک جداگانہ روبہ ترقی شعبہ موجود ہے - جماعت ایم - اے کا نصاب جامعہ بمبئی کے اصول نصاب کے مطابق مقرر کیا گیا ہے اور اس میں پراکرت کی تعلیم بھی شامل ہے جو سنسکرت سے مشتق زبان ہے -

طلباء کی امداد

مرہٹی کے طلباء کے لئے اجرت تعلیم کی معافی اور وظائف کا بھی انتظام کیا گیا ہے - چنانچہ زیر تعلیم (۱۵) طلباء میں سے (۳) کو وظیفہ دیا جارہا ہے اور دو کی اجرت تعلیم معاف کردی گئی - اس کے علاوہ (۵۰) روپے ماہانہ وظیفہ اس طالب علم کو دیا جاتا ہے جو بی - اے کے امتحان میں اس زبان کے گروپ میں سب سے زیادہ نشانات حاصل کرلیتا ہے اب تک چھ طلباء یہ وظیفہ حاصل کرچکے ہیں ان میں سے تین نے جامعہ کلکتہ سے درجہ دوم میں ایم - اے کامیاب کرلیا اور ایک نے جامعہ ناگپور سے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی -

تحقیقی کام

جامعہ عثمانیہ میں مرہٹی زبان میں "تحقیقی کام کی ابتدا سنہ ۱۹۳۱ع (سنہ ۱۳۴۰ف) میں ہوئی اور اس کے لئے (۷۵) روپے ماہوار کا "تحقیقی وظیفہ مقرر کیا گیا - پروفیسر آر - ایم بھوساری جامعہ کے لکچرار مرہٹی نے سب سے پہلے یہ وظیفہ حاصل کیا اور ان کی "تحقیقات کا موضوع ''تیرہویں صدی'' کا مرہٹی ادب تھا - اس "تحقیقی کام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تیرہویں صدی کی یادگار تصنیف ''نیا نیشوری'' میں جو دڑاوڑی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کے استخراج کی "تحقیق کی گئی ہے اس کے بعد جن تین طلباء نے یہ وظیفہ حاصل کیا انہوں نے ''دفتر پیشوا'' ''مرہٹی ناول'' اور ''حیات گوند پربھو'' پر "تحقیقی کام کیا حال ہی میں جامعہ نے قدیم مرہٹی قلمی نسخے خریدنے کے لئے (۳۰۰۰) روپے منظور کئے اور یہ کام پروفیسر سی - ین جوشی کے تفویض کیا گیا جنہوں نے اب تک ایک سو قلمی نسخے حاصل کرلئے ہیں ان میں سے بعض بہت کم یاب ہیں - ان نسخہ جات کی ترتیب کا کام جاری ہے اور امید ہے کہ جلد مکمل ہوجائے گا -

مرہٹی ادب میں اضافہ

ممالک محروسہ میں مرہٹی کے ذی علم اشخاص نے مرہٹی ادب میں جو حصہ لیا ہے اس کا تذکرہ بھی ضروری ہے ایک مستند علمی شخصیت کی رائے کے مطابق نمایاں ترین تصانیف مسٹر نندا پورکر کی ''واگ ویلاس'' (اشعار کی ایک بیاض جو سنہ ۱۹۲۹ع میں شائع ہوی) مسٹر مانتہ کرکی ''جان کی کویا اور دوسری مختصر نظمیں'' اور مسٹر بیدرکر کی ''پریم انجلی'' ہیں اور ان کو اعلی درجہ کا کلام کہا جاتا ہے - مسٹر نندا پورکر جامعہ میں مرہٹی کے جونیر لکچرار ہیں -

مرہٹی کتب خانہ

جامعہ کے کتب خانہ میں مرہٹی کی مستند کتابوں کا جو مجموعہ ہے وہ خصوصی تذکرہ کی مستحق ہیں کتب خانہ میں مختلف موضوعات پر کل (۲۸۴۰) کتابیں ہیں جو قدیم اور جدید شاعری 'سوانح' تاریخ' سفر قواعد اور

خطابت، سائنس، ڈرامہ اور ناول پر مشتمل ہیں۔ اس تعداد میں متواتر اضافہ ہورہا ہے اور کتب خانہ کی جانب سے سات سربرآوردہ مرہٹی جراید بھی خریدے جاتے ہیں۔

زاید از نصاب مصروفیات

جامعہ کی بزم مرہٹی جو سنہ ۱۹۲۹ع (سنہ ۱۳۳۸ف) میں قایم ہوئی تھی سال بہ سال مقبول تر ہوتی گئی اور آج (۱۵۰) طلباء اس کے رکن ہیں جو اس کی سرگرمیوں بالخصوص ''رسالہ پرکاش'' سے حقیقی دلچسپی لیتے ہیں اور کئی طلباء مختلف موضوعات پر اس رسالہ کے لئے دلچسپ مضامین لکھتے ہیں۔ تقاریر ادب مباحث نظم خوانی اور برطانوی ہند میں رہنے والے مرہٹی کے مشہور ذی علم اشخاص کی تقاریر اس بزم کی چند نمایاں خصوصیات ہیں۔ اور اس کے سالانہ جلسوں کی صدارت کے لئے بیرون ممالک محروسہ سے مرہٹی کے کسی مشہور عالم کو مدعو کیا جاتا ہے۔

بیرونی اداروں کی امداد

حکومت سرکار عالی کی جانب سے برطانوی ہند کے مستند ایسے اداروں کو باقاعدہ امداد جاری ہے جو مرہٹی ادب کے مطالعہ اور تحقیقی کام میں مصروف ہیں۔ ان میں بھنڈارکر اورنٹیل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور پروفیسر کھاروے کی جامعہ اناث زیادہ نمایاں ہیں بھنڈارکر انسٹی ٹیوٹ کو مہابھارت کے جدید اڈیشن کے مصارف کی پابجائی کے لئے گزشتہ دس سال سے ایک ہزار روپے سالانہ دئے جارہے ہیں اور پروفیسر کھاروے کی جامعہ اناث کے لئے (۵۰۰) روپے سالانہ کا عطیہ دیا جاتا ہے۔

مرہٹی زبان میں تاریخ دکن

حال ہی میں محکمہ امور دستوری کی تحریک اور محکمہ آثار قدیمہ کے تعاون سے مسٹر جوشی (متعلق بہ محکمہ آثار قدیمہ) کو مرہٹہ دور کے مشہور مورخ مسٹر جی۔ ایس سردیسائی کی نگرانی میں کام کرنے کے لئے کام شٹ روانہ کیا گیا ہے تاکہ وہ حیدرآباد کی تاریخ اور حیدرآباد اور مرہٹوں کی تاریخ کے باہمی تعلق کے ضمن میں مرہٹی ماخذ سے معلومات اور مواد فراہم کریں۔ چنانچہ فراہم شدہ مواد دفتر دیوانی کی تحویل میں دیدیا گیا ہے اور تاریخ دکن سے واقف ذی علم مرہٹی دانوں کی امداد سے دفتر مذکور کی مرہٹی دستاویزات کی صراحت اور تدوین کی کوشش کی جارہی ہے۔ مرہٹی زبان میں تاریخ دکن بالخصوص حیدرآباد کی تاریخ سے متعلق مواد بھی اس دفتر میں فراہم کیا جارہا ہے جو تاریخ دانوں اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

بسلسلہ صفحہ (۴)

اور دوسرے نے دو اشیاء فراہم کیں۔ ان دونوں کارخانوں نے دو مہینوں میں جو اشیاء تیار کیں ان کی قیمت (۸۴۷۳۶) روپے ہے۔ اس کے علاوہ چاقو بنانے کے سرکاری کارخانے نے (۸۵۰۰) چاقو فراہم کئے جنکی قیمت (۱۱۹۸۷۵) روپے تھی۔ اس طرح اب تک تیار شدہ چاقوؤں کی مجموعی تعداد (۲۸۲۷۵۰) ہوگئی۔ جن کی مجموعی قیمت (۳۱۹۴۸۱۳) روپے ہے اس کارخانے کو ساڑھے چار لاکھ روپے مجموعی قیمت کے چاقو فراہم کرنے کا آرڈر دیا گیا۔

فراہم کردہ اشیاء

ان دو مہینوں میں جو اور اشیاء فراہم کی گئیں ان میں (۴۴۷۸) گروس پیتل کے چھلے (۱۰۳۷۰۶۲) روپے قیمت کے مختلف اقسام کے پارچہ جات (۱۰۰۷۷) روپے قیمت کے ہاتھ سے بنے ہوے کپڑے (۲۱) اقسام کے (۱۱۴۴۱۶۵) ملبوسات اور (۶۰) لاکھ سے زیادہ سگریٹ شامل ہیں۔

تربیتی اسکیمیں

بہ دوران ماہ جون و جولائی فوجی فنی یونیٹوں اور ریلوے کی فوجی یونٹوں کے لئے امیدواروں کی فراہمی جاری رہی اور پچاس تربیت یا بندوں کا داخلہ کیا گیا۔ ماہ جون وجولائی کے آغاز میں ڈرائیور میکانکس اسکول میں زیر تربیت اشخاص کی تعداد علی الترتیب (۲۲۶) اور (۲۴۲) تھی اور دو ماہ میں کل (۲۰۸) اشخاص کا داخلہ کیا گیا جن میں سے (۲۰۵) اشخاص نے دو ماہ کے دوران میں امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اس عرصہ میں محکمہ شارعی نقل و حمل کے (۱۷۲) ڈرائیور ہندوستانی فوجوں کے لئے موٹر ڈرائیوروں کی تربیت کے واسطے بہ حیثیت انسٹرکٹر ملازم رکھے گئے ہندوستانی فضائیہ کے لئے ہوابازوں کی تربیت کے ضمن میں ابتدائی تربیت پرواز کی درسگاہ میں بہ دوران ماہ جون (۲۹۱) گھنٹے تربیتی پرواز ہوئی۔ اور (۴۵) طلباء زیر تربیت تھے اور بدوران ماہ جولائی (۲۲۴) گھنٹے تربیتی پرواز ہوئی اور (۴۲) طلباء زیر تربیت رہے۔ عملے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوی۔ اور لنک ٹرینر پر (۱۷۰) گھنٹے تربیت دی گئی۔

تربیتی مرکز

فنی تربیتی مرکز میں بہ دوران مدت ہندوستانی فضائیہ کے گراونڈ اسٹاف کے لئے (۸۵) اشخاص کو تربیت دی گئی کاریگروں کی تربیتی اسکیم اور ہندوستانی تربیتی اسکیم کے تحت (۱۱۷۳) اشخاص مختلف کارخانوں میں تربیت حاصل کررہے تھے جولائی سنہ ۱۹۴۲ع کے اختتام تک ان اسکیموں کے تحت تربیت پانے والوں کی مجموعی تعداد (۶۵۱) تھی جس میں سے (۱۲۰) ہندوستانی فضائیہ میں شریک ہوے اور ہندوستانی فوجی تربیتی اسکیم کے تحت (۲۹۴) اور دستکاروں کی تربیتی اسکیم کے تحت (۲۳۷) اشخاص متعین کئے گئے۔

ممالک محروسہ میں ابتدائی تعلیم

تنظیم جدید سے متعلق اسکیم کی ترقی

رپورٹ سررشتہ تعلیمات بابت سنہ ۱۳۴۹ف

رپورٹ نظم و نسق سررشتہ تعلیمات سرکار عالی بابت سنہ ۱۳۴۹ف (۱۹۴۰ع) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی تعلیم کی جدید تنظیم اور توسیع کے پنج سالہ لائحہ عمل کے نفاذ میں جس کا یہ پہلا سال تھا بڑی کامیابی حاصل ہوئی - اس اسکیم کے مطابق چونکہ ابتدائی تعلیم کے متوالی مصارف کا بار بالکلیہ مدات شاہی کو برداشت کرنا ہوگا اور لوکلفنڈ کے عطیوں کو عمارات اور فرنیچر جیسے مدات کے غیر متوالی اخراجات کے لئے مخصوص کرنا ہوگا اسلئے جملہ لوکلفنڈ اور تجرباتی مدارس کو سرکاری اور امدادی مدارس میں تبدیل کردیاگیا اور ان مدارس کے مدرسین کے مشاھروں میں اضافہ کردیاگیا - اس سال کی یہ بھی خصوصیت تھی کہ معلمین دستکاری کی تعلیم کے لئے ایک خاص جماعت کھولی گئی اور عثمانیہ کلیہ تعلیم معلمین میں ایم - ایڈ کی جماعت اور (۴۷) سرکاری مدارس تحتانیہ میں پانچویں جماعت کا افتتاح کیاگیا -

سررشتہ تعلیمات سرکار عالی کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۳۴۹ف میں حسب ذیل اعداد درج کئے گئے ھیں

جدید تحتانی مدارس

سال زیر رپورٹ میں (۱۲۳۵) مدارس لوکلفنڈ کو شاہی مدارس میں تبدیل کیاگیا - ان (۵۰) دیہاتوں میں سے جن کی آبادی ایک ہزار یا اس سے زاید تھی اور جن میں پہلے سے مناسب تعلیمی سہولتیں موجود نہ تھیں - (۱۵) دیہاتوں میں سرکاری مدارس کھولے گئے - مزید برآں (۱,۱۳۳) لوکلفنڈ کے تجرباتی مدارس کو شاھی امدادی مدارس میں بدل دیاگیا اور دوران سال میں (۱۵) غیر امدادی مدارس کو امداد عطا کی گئی - سال زیر رپورٹ کے ختم پر جملہ (۴۹۴۲) تحتانیہ مدارس تھے جن میں طالب علموں کی تعداد (۳,۱۳,۶۹۶) تھی - اس کے برخلاف سنہ ۱۳۴۸ف میں ان مدارس کی تعداد (۲,۸۴۲) اور طلباء کی تعداد (۲,۹۷,۹۳۲) تھی - مدارس تحتانیہ کے مجموعی مصارف (۳۱,۳۸,۰۶۴) روپے تھے اس کے مقابلہ میں سال گزشتہ کے مصارف کی مقدار (۲۷,۴۶,۲۱۸) روپے تھی -

ثانوی اور فوقانی مدارس

سال زیر رپورٹ میں کل (۲۰۳) ثانوی مدارس تھے جن میں طلباء کی تعداد (۷۶,۹۴۰) تھی - اس کے مقابلے میں سال گزشتہ اتنے ھی مدارس میں طلباء کی تعداد (۶۹,۱۰۹) تھی اور سنہ ۱۳۴۸ف کے (۳۲,۰۲,۳۸۸) روپے مصارف کے مقابلے میں سال زیر رپورٹ کے مجموعی مصارف کی مقدار (۳۳,۵۲,۶۵۷) روپے تھی - فوقانیہ مدارس کی تعداد سال گزشتہ کے (۵۹) کے مقابلے میں (۶۰) تھی - کل ادنی ثانوی مدارس (۱۴۳) تھے جن میں طلبہ کی تعداد (۴۳,۹۸۲) تھی - اس کے مقابلے میں (سنہ ۱۳۴۸ف میں ان مدارس کی تعداد (۱۴۴) تھی اور ان میں (۴۵۳۰۳) طلبہ زیر تعلیم تھے -

مدارس نسوان

سنہ ۱۳۴۹ف کے ختم پر جملہ مدارج اور اقسام کے مدارس نسوان کی تعداد (۷۶۶) تھی اور ان میں (۵۹۷۹۵) طالباۃ زیر تعلیم تھیں - اس کے برخلاف سنہ ۱۳۴۸ف میں (۷۸۳) مدارس نسوان تھے اور ان میں طالباۃ کی تعداد (۵۷,۵۹۲) تھی -

مدارس کی تعداد میں اضافہ

جملہ اقسام کے مدارس کی مجموعی تعداد جو سنہ ۱۳۴۸ف میں (۵,۲۲۴) تھی سنہ ۱۳۴۹ف میں (۵,۳۴۲) تک بڑھ گئی یعنی (۱۱۸) مدارس کا اضافہ ہوا - اس کے علاوہ سنہ ۱۳۴۹ف میں کل (۱۱۸۲) خانگی مدارس تھے جن میں طلبہ کی تعداد (۳۳,۴۸۰) تھی - اس کے برخلاف سنہ ۱۳۴۸ف میں ایسے مدارس کی تعداد (۱,۱۲۴) اور طلبہ کی تعداد (۳۰,۸۴۴) تھی - قابل شرکت مدرسہ عمر والی آبادی کے مقابلے میں زیر درس متعلمین کا فیصد (۲۰.۰) تھا سنہ ۱۳۴۸ف میں یہ فی صد (۱۹.۱) تھا لڑکوں کا فی صد (۳۳.۵۹) اور لڑکیوں کا (۱.۷۱) تھا -

ادارہ جات تعلیم معلمین

مدارس معلمین کی تعداد سنہ ۱۳۴۸ف کی طرح (۸) تھی مگر زیر تعلیم معلمین کی تعداد سال گزشتہ کی (۲۷۶) کے مقابلہ میں اس سال (۲۹۴) تھی - سنہ ۱۳۴۹ف کے ختم پر سررشتہ میں جملہ (۱۲,۶۳۹) مدرسین مامور تھے - ان میں سے تربیت حاصل کردہ مدرسین کی تعداد (۴,۳۹۰) تھی اور بقیہ (۸,۲۴۹) غیر تربیت حاصل کردہ تھے اس کے مقابلے میں سال گزشتہ منجملہ (۱۱,۴۶۱) کے (۴,۳۳۸) تربیت حاصل کردہ تھے اور (۷,۱۲۳) غیر تربیت حاصل کردہ تھے - غیر تربیت حاصل کردہ مدرسین کی زیادہ تر تعداد امدادی اور مسلمہ اداروں میں پائی جاتی ہے - بنیادی انگریزی (بیسک انگلش) کی تعلیم دینے کے لئے (۲۰۸) مدرسین تیار کئے گئے - سال زیر تبصرہ کے ختم پر (۴۷) تحتانیہ (۴۷) وسطانیہ اور (۲۹) فوقانیہ مدارس میں بنیادی انگریزی سکھائی گئی -

جملہ تعلیمی مصارف

کلیاتی تعلیم کے اخراجات کو خارج کر کے جملہ تعلیمی مصارف کی مقدار (۹۲,۸۱,۰۸۵) روپے تھی مصارف میں اضافہ کی وجہ زیادہ تر ثانوی تعلیم کی جدید تنظیم اور ابتدائی تعلیم کی توسیع و اصلاح تھی -

حیدرآباد اور سکندرآباد کیلئے آبرسانی کا بہتر انتظام

(۶۰) لاکھ روپے مصارف والی ایک اسکیم کی منظوری

فی کس یومیہ اوسط ۲۰- گیلن کے بجائے ۴۵- گیلن

گزشتہ دس سال کے عرصہ میں حیدرآباد اور سکندرآباد کی آبادی میں کافی اضافہ ہوگیا ہے اور ان شہروں کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کے مدنظر حکومت سرکارعالی نے آب رسانی کے موجودہ انتظامات میں اضافہ کرنے کی غرض سے ایک اہم اسکیم منظور کی ہے۔ اس اسکیم کے مصارف کا تخمینہ ساٹھ لاکھ روپے کیاگیاہے اور اس کے مطابق جو کام ہوگا اس میں موجودہ خاص نلوں کو دوہرا بنانا، حسب ضرورت ان کی تعدادبڑھانا، اور فلٹروں، پمپ کرنے کے اسٹیشنوں، ذخیرہ گاہوں اور پانی کی تقسیم کے انتظامات میں اضافہ کرنا بھی شامل ہے۔ جب یہ اسکیم مکمل ہوجائےگی تو دونوں شہروں کی آبادی کےلئے جو پانی فراہم کیا جاتا ہے اس کے فی کس یومیہ اوسط میں دوگنے سے زیادہ اضافہ ہوجائےگا۔ جدید اسکیم کے مطابق موجودہ انتظام آبرسانی کو بہتر بنانے کا کام کچھ عرصہ قبل شروع کیاگیا تھا اور اب تک چوتھائی کام مکمل ہوچکا ہے۔

(۴۵) گیلن فی کس

آبرسانی کی موجودہ شرح فی کس (۲۰)گیلن یومیہ ہے لیکن جدید اسکیم کے تحت چھہ لاکھ آبادی کےلئے فی کس (۴۵)گیلن یومیہ تک اضافہ ہوجائےگا۔ یعنی روزانہ (۲)کروڑ (۷۰) لاکھ گیلن پانی فراہم ہوگا اس مجموعی مقدار میں سے روزانہ ایک کروڑ (۴۰) لاکھ گیلن موجودہ دو ذخائر آب میں سے جو قریب تر ذخیرہ ہے اس سے فراہم کئے جائیںگے اور ایک کروڑ (۳۰) لاکھ گیلن کی فراہمی دوسرے ذخیرہ سے ہوگی۔ پہلے ذخیرہ سے متلعق حلقہ میں چادرگھاٹ اور وہ تمام رقبہ شامل ہوگا جو ملاپلی، نامپلی اسٹیشن، بوگل کنٹہ اور نارائن گوڑہ سے گزرنے والی خاص لائن کے شمال میں واقع ہے اور سکندرآباد تریملگری اور بلارم کے تمام حصے بھی اس حلقہ میں شامل ہونگے اور اندرون شہر کے تمام حصوں اور مذکورۂ بالا لائن کے جنوب میں واقع تمام محلوں کے لئے دوسرے ذخیرۂ آب سے پانی فراہم کیاجائےگا۔

اہم مدات

جدید اسکیم کے مطابق پہلے حلقہ کےلئے جو اہم امور انجام دئے جانے والے ہیں ان میں آصف نگر کی تقطیرگاہوں کو بڑھانا، (۳۳) انچ والی خاص لائن کو دوہرا بنانا، سکندرآباد سے چلکل گوڑہ تک خاص لائن کا اضافہ کرنا، اور حلقہ عالم پور کے لئے تقسیم آب کا انتظام اور بلند سطح کے تین حلقوں کا قیام شامل ہے۔ ان حلقوں میں جداگانہ ذخائر آب اور پمپ کرنے کے اسٹیشن بھی ہونگے ان میں سے ایک ٹٹی خانہ ٹیکری کےلئے ہوگا دوسرا پنجہ‌گٹہ اور بیگم پیٹھ کےلئے اور تیسرا جوبلی ہل کے لئے۔ فراہمی آب کے دوسرے سلسلہ کے تحت جو خاص امور انجام دئے جائیں گے ان میں ذخیرہ سے میر عالم کے تالاب کے قریب تک ایک نل کی تعمیر، میر عالم کے تالاب پر روزانہ اوسطاً ایک کروڑ (۳۰) لاکھ گیلن مقطر کرنے والے گریویٹی فلٹرس کی تنصیب، چادرگھاٹ کے مقابلتاً بلند حصوں کےلئے لال ٹیکری میں جدید ذخائر آب کا قیام اور اس حلقہ کے مختلف ذخیرہ ہائے آب کو مربوط کرنے کےلئے ضروری لائنوں کی تعمیر شامل ہیں ان کے علاوہ جدید تقطیرگاہوں سے جہاں نما تک ایک خاص لائن بنائی جائےگی جہاں علی آباد کے بلند سطح والے حلقے کےلئے ایک ذخیرۂ آب بھی تعمیر ہوگا اور تقسیم آب کے انتظام کی تنظیم جدید بھی کی جائےگی۔

تکمیل شدہ امور

تنظیم جدید کےضمن میں جوکام انجام دیا جانے والاہے اس کا ایک حصہ تو (۱۵) لاکھ (۵۰) ہزار روپے کے مصارف سے مکمل ہوچکا ہے اور دو متعلقہ حلقوں میں تقسیم آب کے انتظام کے سوا آب رسانی کے پہلے سلسلہ سے متعلق تقریباً تمام امور اس میں شامل ہیں۔ اسکیم کا دوسرا جزو جس کے مصارف کا تخمینہ (۲۷) لاکھ (۴۲) ہزار روپے کیاگیا ہے ابھی زیر تکمیل ہے اور دوسرے کاموں سے متعلق تخمینے بھی مرتب کئے جاچکے ہیں۔

محکمہ تعمیرات عامہ

سنہ ۱۳۴۹ف میں انجام دیا ہوا کام

سنہ ۱۳۴۹ف کی رپورٹ کے مطابق محکمہ تعمیرات عامہ نے صرف رسل و رسائل اور عمارات پر ایک کروڑ روپے صرف کئے اس سال کے دوران میں جن عمارتوں کی تعمیر مکمل ہوئی ان میں جامعہ عثمانیہ کا کلیہ فنون اور دو اہم فوجی عمارتیں یعنی حیدرآباد کا فوجی صدر شفاخانہ اور مومن آباد کی سوارہ بارکیں قابل ذکر ہیں - ممالک محروسہ کے اہم مقامات کے درمیان جدید شارعی نقل وحمل کا قیام اور پلوں اور ذخیرہ آب کی تعمیر کو بھی اس سال کے نظام العمل میں نمایاں حیثیت حاصل رہی -

سڑکوں کا طول

اس سال محکمہ ھذا نے کل (۱۷۵) میل طویل نئی سڑکیں تعمیر کیں - اور اس طرح اختتام سال پر جو سڑکیں محکمہ تعمیرات عامہ کے زیر نگرانی تھیں ان کا مجموعی طول (۵۰۳۰) میل ہوگیا - جس میں (۳۶۶۶) میل مجموعی طول کی پختہ سڑکیں بھی شامل ہیں - اس کے برعکس سنہ ۱۳۴۸ف میں ان سڑکوں کا مجموعی طول (۴۸۵۵) میل تھا اسی دوران میں رائچور اور گلبرگہ کی بڑی سڑکوں اور مشیر آباد سے سکندرآباد تک کی سڑک کو مانع گرد بنانے کا کام مکمل ہوا اور بیگم پیٹھ سے سکندرآباد تک کی سڑک اور جالنہ اورنگ آباد کی سڑکوں کو مانع گرد بنانے کا کام بھی جاری رہا -

پل اور ذرائع آبپاشی

زیر تعمیر پلوں میں سب سے اہم دریائے کرشنا کا وہ پل ہے جو ضلع رائچور میں دیو ساگر کے قریب تعمیر ہورہا ہے - اندازہ ہے کہ اس پل کی تکمیل پر (۱۳) لاکھ (۲۸) ہزار روپے صرف ہونگے ممالک محروسہ میں قحط کے زیر اثر علاقوں میں آبپاشی کے جو پراجکٹ شروع کئے گئے ان کے تحت کام جاری رہا - ان میں ضلع بیڑ کا روٹی پراجکٹ اور ضلع محبوب نگر کا ڈنڈی پراجکٹ خاص طور سے قابل ذکر ہیں روٹی پراجکٹ تو اس سال مکمل ہوگیا لیکن ڈنڈی پراجکٹ جس کے مصارف کا تخمینہ (۳۵) لاکھ (۳۰) ہزار روپے ہے زیر تکمیل تھا اس کے علاوہ محکمہ مذکور کی جانب سے مختلف اضلاع میں کثیر تعداد میں شکستہ تالابوں کی مرمت بھی کی گئی -

آبرسانی بلدہ

بلدہ حیدرآباد میں آب رسانی اور ڈرینیج کے ضمن میں بھی نمایاں کام انجام دیا گیا - جس میں (۴) لاکھ (۸۰) ہزار روپے کے مصارف سے میر عالم کے تالاب پر آر-سی فلٹرس کی تنصیب اور ایک لاکھ (۴۵) ہزار روپے کے صرفے سے عنبر پیٹھ میں دو عفونتی تالابوں کی تعمیر بھی شامل ہے - اختتام سال پران تالابوں کی تعمیر تقریباً مکمل ہوچکی تھی - اس کے علاوہ بہ دوران سال تقریباً (۵) میل مجموعی طول کی ذیلی موریاں اور صفائی کرنے کے (۱۸۴) سوراخ بھی تعمیر کئے گئے - اس طرح موریوں کا مجموعی طول (۱۵۵) میل ہوگیا - اور صفائی کرنے کے سوراخوں کی مجموعی تعداد (۵۶۷۶) ہوگئی - موریوں کے اس انتظام سے جو مکانات مربوط ہیں ان کی تعداد اختتام سال پر (۴۱۷۱) تھی -

ٹیلیفون اور برق

بلدہ میں نظام ٹیلیفون کے کاروبار میں تقریباً (۲۹۰۰۰) روپے بچت ظاہر ہوتی ہے - اس سال بلدہ میں (۱۱۶۰) اکسچینج لائین اور (۳۴۳) اکسٹنشن لائین تھی - گزشتہ سال ان کی تعداد علی الترتیب (۱۰۵۷) اور (۳۹۲) تھی - اضلاع کے برقی قوت خانوں کی آمدنی میں بھی کچھ اضافہ ہوا - چنانچہ اس سال کی مجموعی آمدنی (۴) لاکھ (۲۶) ہزار روپے تھی اس کے برعکس گزشتہ سال تین لاکھ ۹۷ ہزار روپے آمدنی ہوئی تھی - بہ دوران سال برقی فراہم کرنے کی کوئی جدید اسکیم نافذ نہیں کی گئی -

ممالک محروسہ میں طبی امداد کی تنظیم

تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں

تمام ملک میں یکساں لائحہ عمل نافذ کیا جائیگا

محکمہ طبابت نے حکومت سرکار عالی کی منظوری کے لئے ایک لائحہ عمل پیش کیا ہے جس کے ساتھ اسے بلدہ حیدرآباد میں نافذ کرنے کی اہم تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں - توقع ہے کہ اس لائحہ عمل کے نفاذ سے ممالک محروسہ میں طبی خدمات کی تنظیم ہوجائے گی اور صدر شفاخانوں میں مریضوں کی جو کثرت رہتی ہے وہ جاتی رہے گی اس لائحہ عمل میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ممالک محروسہ کے تمام مقامات میں طبی خدمات کے حلقے قایم کئے جائیں اور ہر ایک حلقہ میں دواخانے ثانوی درجہ کے شفاخانے اور صدر شفاخانے علی الترتیب وسیع تر حلقوں کےلئے قایم ہوں اور صدر شفاخانے کے ہر حلقے میں مرکزی حیثیت ہو -

حلقہ واری دائرۂ عمل

سرکاری دواخانے جو بعید ترین حلقے میں ہونگے ان کی حیثیت ابتدائی طبی مراکز کی ہوگی جہاں معمولی تکالیف اور زخموں کا علاج کیا جائیگا - اور جن مریضوں کو شفاخانے میں داخل کرنے کی ضرورت ہوگی انہیں مرض کی شدت کے پیش نظر ثانوی شفاخانوں یا ماہرانہ عمل جراحی کےلئے صدر شفاخانوں میں رجوع کیاجائے توقع ہے کہ اس انتظام سے دو سہولتیں ہونگی ایک تو بڑے شفاخانوں میں مریضوں کا ھجوم کم ہوجائے گا اور دوسرے یہ کہ ان شفاخانوں کا طبی عملہ شدید تر امراض میں مبتلا اشخاص پر زیادہ توجہ کرسکے گا - ان کے علاوہ اس انتظام سے اخراجات میں کافی بچت ہونے کی بھی توقع ہے -

آزمائشی نفاذ

ابتداءً اس لائحہ عمل کو بطور آزمائش بلدہ حیدرآباد میں نافذ کیا جائے گا اور اگر یہ کامیاب رہا تو بہ تدریج تمام اضلاع کے مستقر مقامات تک اسے وسعت دی جائیگی اس مقصد کے تحت محکمہ طبابت نے حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پنجہ گٹہ کاچی گوڑہ اور دائرہ بازار میں تین نئے دواخانے قایم کئے جائیں اس طرح ان کی تعداد پندرہ ہوجائے گی اور محکمہ طبابت کل تین دواخانے قایم کرنے کا خیال رکھتا ہے - یہ دواخانے ابتدائی طبی مراکز ہونگے - ان دواخانوں میں جو شدید تر امراض میں مبتلا مریض آئیں گے انہیں ثانوی شفاخانوں میں بھیج دیا جائے گا جو درمیانی حلقے میں واقع ہونگے اور جہاں مریضوں کے واسطے رھائش کا انتظام ہوگا - شفاخانہ سلطان بازار شفاخانہ چادرگھاٹ واقع نام پلی شفاخانہ کوتوالی بلدہ اور شفاخانہ دق واقع نامپلی ثانوی شفاخانے ہونگے -

فی الحال شہر کے جنوبی حصے کےلئے کوئی ثانوی شفاخانہ موجود نہیں ہے لیکن اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تجویز ہے کہ حلقہ چوک میں دولاکہ روپے کے مصارف سے ایک شفاخانہ قایم کیا جائے اور اس نئے شفاخانے میں (۱۰۰) مریضوں کے لئے گنجایش ہوگی -

صدر شفاخانے

علاجی اور جراحی دونوں قسم کے امراض کے ایسے مریض جن کےلئے ماہرین کی ضرورت ہے اور دواخانوں اور ثانوی شفاخانوں میں جن کا علاج کرنے کی سہولت موجود نہیں انہیں صدر شفاخانے میں بھیجا جائے گا جو دو ہیں ایک تو ایک صدر شفاخانہ عثمانیہ اور دوسرا وکٹوریہ زنانہ شفاخانہ - ان شفاخانوں میں کچھ عرصے کے اندر ایک شفاخانہ امراض چشم کا اور ایک شفاخانہ اطفال کا اضافہ کیا جائے اور دق کے شدید مریضوں کا علاج کرنے کےلئے محل ارم نما میں انتظام کیا جانے والا ہے تجویز ہے کہ یہ محل شفاخانہ قایم کرنے کی غرض سے حاصل کرلیا جائے - کیونکہ اس محل سے ملحق (۶۵) ایکڑ اراضی بھی ہے اور شفاخانہ دق بنانے کے لئے اسے بہت موزوں خیال کیا جاتا ہے -

اضلاع کے لئے انتظام

اسی قسم کا طبی انتظام اضلاع کےلئے بھی کیا جائے گا اور شفاخانہ جات اضلاع کی حیثیت صدر شفاخانوں کی سی ہوگی تاہم لائحہ عمل کے اس حصے کو اس وقت تک نافذ امکان نہیں سمجھا جائیگا جب تک بلدہ حیدرآباد میں اس کا کافی تجربہ حاصل نہ ہوجائے -

دور ماضی سے ارتباط

دفتر دیوانی و مال کی سرگرمیاں

تاریخی دستاویزات کا تحفظ اور فہرست بندی

عام طور سے اس کا علم نہیں ہے کہ سرکار عالی کے محافظ خانوں میں ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ دستاویزات موجود ھیں جن میں بہت سی تاریخی اعتبار سے بہت ھی دلچسپ اور اھم ھیں اور ایسی دستاویزات کی بھی کافی تعداد ھے جن کا تعلق سولھوین صدی اور مغل شہنشاھوں کے عہد حکومت سے ھے ۔ اور ایسے کاغذات بھی موجود ھیں جن کا تعلق عادل شاھی اور احمد شاھی سلاطین کے عہد حکومت سے ھے جو مختلف زمانوں میں دکن کے ان حصوں پر حکمران رھے جو اب ممالک محروسہ سرکار عالی میں شامل ھیں ان کے علاوہ دوسری دستاویزات بھی ھیں مثلاً شاھان خانوادۂ آصفیہ اور حکومت برطانیہ کے درمیان طے شدہ عہد نامے اور معاھدے دربار آصفی اور شاھان دھلی ، نوابین اودھ ، اور پیشواؤں کے درباروں سے متعلق خبرنامے ، روزنامچے یومیہ روداد یں اور خفیہ سرکاری اطلاعیں ۔ تاھم اکثر دستاویزات حضرت نظام الملک آصف جاہ اول اور ان کے جانشین حکمرانوں کے عہد حکومت میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے لشکری اور کشوری نظم و نسق سے متعلق ھیں ۔

یہ واضح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ یہ تاریخی دستاویزات متعلمین تاریخ بالخصوص تاریخ دکن کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے انتہائی بیش قیمت ھیں ۔ حکومت سرکار عالی اور سررشتہ دفتر دیوانی و مال نے ان بیش بہا دستاویزات کی اھمیت پوری طرح محسوس کی ھے اور دفتر مذکور جوان دستاویزات کا محافظ ھے نہ صرف آئندہ نسلوں کے لئے باقاعدہ طور پر ان کا تحفظ کر رھا ھے بلکہ ان کی علحدگی ، قسم واری تقسیم اور فہرست بندی میں بھی مصروف ھے تا کہ یہ دستاویزات تاریخی تحقیقات کرنے والے افراد کے لئے اسی طرح قابل حصول ہوسکیں جیسے کہ موجودہ نظم و نسق کی ضروریات کے لئے ھیں۔

دفتر دیوانی

دفتر دیوانی و مال کی ابتداء حضرت نظام الملک آصف جاہ اول کے زمانہ میں ہوئی تھی اور یہ دفتر ھندوستان کے مغلیہ نظم و نسق کے نمونہ کا تھا کچھ عرصہ بعد دفتر مذکور دو شعبوں یعنی دفتر دیوانی اور دفتر مال میں تقسیم کردیا گیا ۔ اول الذکر کا تعلق صوبہ جات اورنگ آباد برار بیجا پور , اور برھان پور کے لشکری و کشوری نظم و نسق سے تھا اور موخر الذکر صوبہ جات حیدرآباد و بیدر سے متعلق تھا ۔ حکومت سے متعلق تمام کشوری اور لشکری امور مثلا مالیات , مالگزاری , بندوبست لگان کوتوالی , حسابات ,عدالت , سکہ سازی , خرید و فروخت جاگیرات و عطیات , افواج کے لئے تقرر اور برطرفی , فوجی دستوں کی تعیناتی , سیول اور فوجی عہدہ داروں کا تقرر وغیرہ مختصر یہ کہ تمام امور سلطنت حکمراں کے راست احکامات کے تحت یہ دونوں دفاتر انجام دیتے تھے ۔

نظم نسق کا محور

دفتر دیوانی کو ممالک محروسہ کی حکومت میں بنیادی حیثیت حاصل تھی ۔ لیکن وقتی مطالبات کی تکمیل کیلئے اس کی امداد دوسرے دفاتر کرتے تھے جن کی حیثیت اس کے ضمنی دفاتر کی تھی اور جو مخصوص اور مقرر اغراض کے تحت قایم کئے گئے تھے ۔ مثلا دفتر استیفاء جو حضرت آصف جاہ اول کے عہد حکومت میں اس مقصد سے قایم کیا گیا کہ وہ دفتر دیوانی کے جاری کردہ احکامات کی نقلیں تیار کرکے انہیں محفوظ رکھے اور متعلقہ اشخاص کو عطا کردہ اصل کا پیوں پر سرکاری اندراجات کرے ۔ اسی طرح ایک اور دفتر تھا جو دفتر دارالانشاء کہلاتا تھا جہاں فرمانوں اور احکامات کی نقلیں تیار
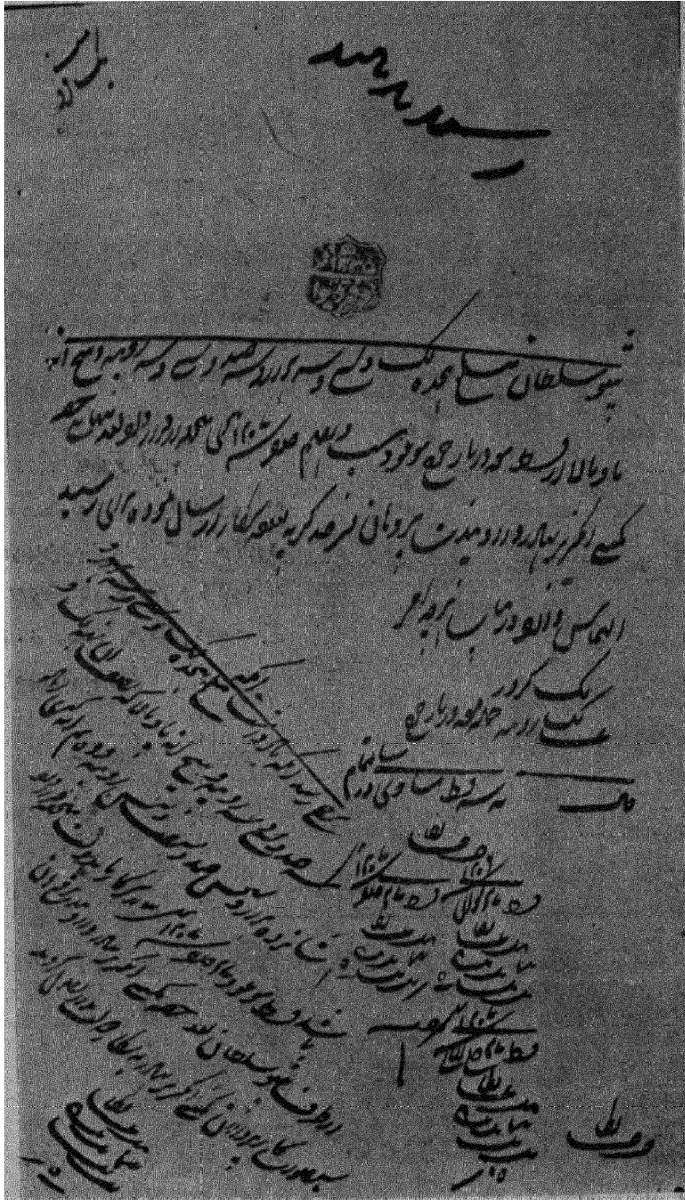
تصویر نمبر ۱

یہ دستاویز برطانیہ حضور نظام اور مرہٹوں کی مشترکہ فوجوں کے مقابلے میں ٹیپو سلطان شہید بادشاہ میسور کی شکست کی یاد دلاتی ہے جس کے باعث سنہ ۱۷۹۰ع کا عہد نامہ پونہ مرتب ہوا۔ اس عہد نامہ کے مطابق میسور کی نصف سلطنت اتحادیوں میں تقسیم ہوگئی تھی اور ٹیپو سلطان شہید پر تین کروڑ روپے سے کچھ زیادہ تاوان جنگ عاید کیا گیا تھا۔ یہ دستاویز حیدرآباد کو تاوان کے ایک حصہ کی ادائی کے متعلق ہے اور اس پر نواب نظام علی خاں بہادر آصفجاہ ثانی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر رسید عطا کی جائے موجود ہے۔

کی جاتیں، تمام جاری کردہ کاپیوں پر شاہی مہریں لگائی جاتیں اور شاہی دستخط کی تصدیق کی جاتی تھی۔ مختلف عہد ہائے حکومت میں دفتر پیشکاری، دفتر ملکی جن کا تعلق سیاسی امور سے بھی تھا اور دفتر منشی خانہ اس عہد کے دفتر دارالانشاء کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ان کے علاوہ ایک اور دفتر بھی تھا۔ جو دفتر مناصب و خطابات کہلاتا تھا یہ دفتر ان خطابات اعزازات او رمناصب کا ریکارڈ محفوظ رکھتا تھا جو حضرت آصف جاہ اول اور ان کے جانشین حکمرانوں کی جانب سے ممتاز او ر سربرآوردہ اشخاص کو عطا ہوتے رہے۔ مزید برآں ایک دفتر مواہیر تھا جو شاہی مہروں ملکتی مہروں اور سرکاری عہدہ داروں، خطاب یافتوں انگریزی ریذیڈنٹوں، خاندان شاہی کی بیگموں، امیروں، جاگیرداروں، اور منصب داروں وغیرہ کی مہروں اور نشانوں کی تیاری پر حضرت آصف جاہ اول کے زمانے سے نگرانی کرتا رہا ہے اور آج بھی سرکاری دفاتر اور ممالک محروسہ کے ممتاز اشخاص کی حد تک یہ دفتر وہی فرائض انجام دے رہا ہے۔ ایک اور دفتر جو دفتر قانون گوئی وچک بندی کہلاتا تھا گزشتہ زمانہ میں بندوبست کے فرائض انجام دیتا رہا اور مواضعات اور اراضیات وغیرہ کی حدبندی سے متعلق دستاویزات کی حفاظت اس کے تفویض تھی۔

منظور

میکند رسانیده باشد

(به عنایت دفتر دیوانی و مال)

دستاویز نمبر ۲

یه دستاویز جو حیدرآباد اور پونه کے درمیان ٹپه لے جانے کےلئے هرکاروں کے تقرر کے بارے میں ہے اگرچه که مختلف نوعیت کی ہے لیکن اهمیت کے اعتبار سے کم نہیں ۔

سر سالار جنگ اول کا دور

دفتر دیوانی اور اس سے متعلق تمام ذیلی دفاتر نواب ناصرالدوله بہادر آصف جاه رابع کے آخر عہد حکومت تک اپنے مفوضه فرائض انجام دیتے رہے جب سر سالارجنگ اول وزیر اعظم ہوئے تو نظم و نسق کلیة بدل گیا اور به تدریج دفتر دیوانی کے تمام فرائض عامله جدید طرز کی مختلف معتمدیوں کے تفویض هوگئے جن کے قیام میں سرسالارجنگ نے نمایاں حصه لیا تھا ۔

موجوده فرائض

ان تبدیلیوں کے باعث دفتر دیوانی اور دوسرے ذیلی دفاتر کی سابقه عامله نگرانی مسدود هوگئی ۔ لیکن حکمراں کی عطا کرده جاگیرات و انعامات کی تصدیق کے ضمن میں اس کے فرائض حسب سابق بر قرار رہے اور اب بھی برقرار هیں اور محکمه جات مال ' وعطیات' اور فینانس و صدر محاسبی صرف خاص مبارك' محکمه امور مذهبی ' عدالت العالیه اور جاگیر دار منصب دار اور اراضیات رکھنے والے دوسرے اشخاص حقوق کے متعلق استناد کرتے رهتے هیں آج بھی حکمراں کے عطا کرده خطابات و اعزازات کا ریکارڈ یه دفاتر محفوظ رکھتے هیں اور سرکاری دفاتر اور اشخاص کی مهروں اور نشانات کی نگرانی بھی یہی دفتر کرتا ہے ۔ محکمه افواج بے قاعده کے آورده جات سے

متعلق متعدد امور کی تصدیق اور ضروری مواد کی فراھمی کی بابت ان دفاتر سے استفسار کیا جاتا ھے ۔ حکومتی نظم و نسق کے شعبوں مثلاً مالیات ، مالگزاری، کوتوالی حسابات ، ٹپہ ، عدالت ، امور مذھبی ، فوج ، اور بحری اور فوجی محکمہ جات ، کے گزشتہ دور سے متعلق ھر معاملہ اب بھی توثیق کی غرض سے دفتر دیوانی اور اس کے ملحقہ دفاتر کے سامنے بغرض دریافت آتا ھے ۔

منتخب دستاویزات

سرکاری محافظ خانوں میں جو نایاب دستاویزات کا کثیر ذخیرہ ھے اس میں سے صرف چند انتہائی اھم دستاویزات سے زیادہ کا تذکرہ کرنا ممکن نہیں ھے ۔ ان میں سے دو دستاویزات مغل شہنشاہ شاہ جہاں (دور حکومت سنہ ۱۶۲۷ تا ۱۶۵۷ع) کے زمانے کی ھیں ۔ ان میں سے ایک عبدالوھاب نامی شخص کو جو غالباً فوج کا کوئی کماندار ھے مولھیر کا محاصرہ کرنے کے انعام میں تین ھزار روپے دینے کی بابت ایک فرمان ھے اور دوسری دستاویز میں اورنگ آباد اور ملحقہ علاقوں میں مردم شماری اور مویشی شماری کرنے کے بارے میں ھدایات درج ھیں ۔ تیسری دستاویز حضرت شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رح (دور حکومت سنہ ۱۶۵۷ تا سنہ ۱۷۰۷ع) کے عہد حکومت کی ھے جو بتاریخ ۴ ۔ صفر سنہ ۱۰۰۱ ھجری سیواجی کے پوتے ساھو کو منصب ھفت ھزار ذات و ھفت ھزار سوار عطا کرنے کے متعلق جاری ھوئی تھی ۔ ایک اور دستاویز (تصویر نمبر ۱) برطانیہ حضور نظام اور مرھٹوں کی مشترکہ فوجوں کے مقابلہ میں حضرت ٹیپو سلطان شہید بادشاہ میسور کی شکست کی یاد دلاتی ھے جس کے باعث سنہ ۱۷۹۰ع کا عہد نامہ پونہ مرتب ھوا ۔ اس عہد نامہ کے مطابق میسور کی نصف سلطنت اتحادیوں میں تقسیم ھوگئی تھی اور ٹیپو سلطان شہید پر تین کروڑ روپے سے کچھ زیادہ تاوان عاید کیا گیا تھا ۔ یہ دستاویز حیدرآباد کو تاوان کے ایک حصہ کی ادائی کے متعلق ھے اور اس پر نواب نظام علی خان بہادر آصف جاہ ثانی کے ھاتھ کی لکھی ھوئی تحریر , رسید عطا کی جائے موجود ھے ۔ ایک اور دستاویز (تصویر نمبر ۲) اگرچہ کہ مختلف نوعیت کی ھے لیکن اھمیت کے اعتبار سے کم نہیں اور یہ حیدرآباد اور پونہ کے درمیان ڈاک لے جانے کے لئے ڈاک رسانوں کے تقرر سے متعلق ھے اور اس پر نواب نظام علی خان بہادر ''آصف جاہ'' ثانی کے ھاتھ کی تحریر'' منظور'' موجود ھے ۔

تاریخی دستاویزات کا جائزہ اور انتخاب

اس ذخیرے میں تاریخی اھمیت رکھنے والی جو دستاویزات ھیں ان کا جائزہ لینے اور منتخب کرنے کا کام بہت احتیاط سے جاری ھے ، مختلف اقسام کے تحت ان دستاویزات کو علیحدہ کرکے باقاعدہ طور پر ان کی فہرست بندی ھورھی ھے ، جدید ترین طرز کے مطابق تمام دستاویزات کو محفوظ رکھنے پر پوری توجہ کیجارھی ھے اور ان کی درستی کے خاص طریقے اختیار کئے گئے ھیں تاکہ یہ قدیم کاغذات ایک مدت تک باقی رھیں اور آئندہ نسلوں کے لئے معلومات کا ذخیرہ ثابت ھوں ۔ دستاویزات کی حفاظت اس لحاظ سے ایک فن ھے اور دفتر دیوانی دوسرے دفاتر ریکارڈ کے کامیاب تجربات کا بغور مطالعہ کرکے انھیں اختیار کرتا ھے ۔

تحقیقات کرنے والے افراد کی امداد

دستاویزات کے اس کثیر مجموعہ کو جو دفتر دیوانی کے زیر نگرانی ھے تحقیقات کرنے والے طلباء اور حکومت دونوں کے واسطے قابل حصول بنانے کے لئے ان کی علحدگی اور قسم وار تقسیم اور کتاب الفہرست اور اشاریہ کی ترتیب کا اھم کام بہت احتیاط اور توجہ سے جاری ھے اور حکومت سرکار عالی نے اندرون اور بیرون ممالک محروسہ کے ذی علم اشخاص کے واسطے خصوصی قواعد مرتب کئے ھیں تاکہ وہ ان دستاویزات کے مطالعہ سے استفادہ کرسکیں ۔ اس ضمن میں دفتر دیوانی حکومت سرکار عالی کی مقرر کردہ ایک خصوصی مجلس قائمہ کے مشوروں سے استفادہ کرتا ھے اور ذی علم اشخاص اور دفتر ھذا سے متعلق اشخاص کے استفادہ کی غرض سے ایک تحقیقاتی کتب خانہ کے قیام میں بھی مصروف ھے ۔

دستاویزات کی حفاظت تحقیقات کی وسعت اور قابل حصول تاریخی مواد کی اشاعت کے بارے میں دفتر دیوانی کی مجلس قائمہ نے جو سفارشات کی ھیں وہ ھم کسی آئندہ اشاعت میں پیش کرنے کی کوشش کریں گے ۔

قدیم اور جدید حیدرآباد

چار مینار

چار مینار یا چہار مینار جو قدیم شہر حیدرآباد کے قلب میں واقع ہے ایسے ملک کا ایک مشہور امتیازی نشان ہے جس سے اب تمام دنیا کے لوگ بخوبی واقف ہوگئے ہیں - گولکنڈہ کے چوتھے قطب شاہی حکمران محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۱ع میں چار مینار تعمیر کیا تھا اور اس کی بنا اس شہر کو قطع کرنے والی چار سڑکوں کے مقام اتصال پر رکھی گئی جس کی بنیاد بھی اسی بادشاہ نے دو سال قبل ڈالی تھی - یہ کسی واقعہ کی یادگار کے طور پر قایم کیا گیا یا اس کی تعمیر کا مقصد کچھ اور تھا اس کا کوئی مستند تحریری ثبوت موجود نہیں ہے لیکن یہ ایک شاندار اور مرعوب کن عمارت ہے جس کے اوپر چار مینار بنے ہوئے ہیں اور یہ مینار شمال ، جنوب ، مشرق اور مغرب چاروں رخوں پر بنی ہوئی کھلی محرابوں کے چاروں کونوں پر قایم ہیں ان میناروں کی بلندی (۱۸۰) فیٹ ہے - محرابوں کے اوپر کمرے بنے ہوئے ہیں جو ایک چھوٹے مدرسے اور مسجد کے طور پر استعمال ہوتے تھے شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رح کے قطب شاہی سلطنت کا الحاق کرلینے کے بعد چارمینار کے ایک مینار پر بجلی گری تھی اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا - لیکن کچھ ہی دنوں بعد ساٹھ ہزار روپے کے مصارف سے یہ مینار دوبارہ بنا دیا گیا - گزشتہ صدی کے آخر میں چار مینار میں بوسیدگی کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے لیکن اس کو پوری طرح بحال کردیا گیا -

تجارتی اور فصل واری اطلاعات

۴۲-۱۹۴۱ع میں گیہوں کی فصل کے متعلق پیش قیاسی

ممالک محروسہ سرکار عالی میں روئی کی فصل

(جاری کردہ سر رشتہ اعداد و شمار سرکار عالی)

حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات تجارتی و اعداد و شمار نے حسب ذیل اعداد جاری کئے ہیں جس میں سنہ ۴۲ - ۱۹۴۱ع میں ہندوستان میں گیہوں کے فصل کے متعلق پانچویں اور قطعی پیش قیاسی کی گئی ہے - اس فصل کے زیر کاشت مجموعی رقبے کا تخمینہ (۳۳۸۷۹۰۰۰) ایکڑ کیا گیا - حالانکہ گزشتہ سال یہ رقبہ (۳۴۸۴۹۰۰۰) ایکڑ تھا - یعنی اس سال مجموعی رقبہ ۲٫۵ فی صد کمی واقع ہوئی - تاہم یہ توقع ہے کہ مجموعی پیداوار کی مقدار (۱۰۷۰۰۰۰۰) ٹن ہوگی - جو گزشتہ سال کی مجموعی پیداوار (۱۰۲۰۰۰۰۰) ٹن سے (۰٫۴) فی صد زیادہ ہے -

ممالک محروسہ میں گیہوں کی فصل

ممالک محروسہ سرکار عالی میں قطعی پیش قیاسی کے مطابق گیہوں کے زیر کاشت مجموعی رقبہ (۱۱۲۰۳۹۲) ایکڑ ہے - اور پیداوار کا تخمینہ (۱۳۳۶۷۶) ٹن کیا گیا ہے - گزشتہ سال یہ رقبہ (۱۰۸۹۰۰۰) ایکڑ تھا اور پیداوار کی مقدار (۱۴۹۵۰۹) ٹن تھی اگرچہ کہ اس سال رقبے میں (۳٫۳) فی صد اضافہ ہوا لیکن متوقع پیداوار گزشتہ سال سے (۱٫۰۶) فی صد کم ہے - اس کمی کی وجہ سے ناموافق موسمی حالات ہیں -

ممالک محروسہ کی فصل واری رپورٹ
بابت ماہ مختتمہ ۶ - اگسٹ سنہ ۱۹۴۲ع

اس مہینے میں موسم ابر آلود رہا ہے - تیز ہوائیں چلتی رہیں اور عام طور پر بارش ہوئی جو زراعت کیلئے مفید ثابت ہوئی - تاہم محبوب نگر، رائچور، عثمان آباد گلبرگہ میں کبھی کبھی موسم خشک رہا - موسم رواں میں سب سے زیادہ بارش اضلاع نظام آباد اور عادل آباد میں ہوئی اور ختم جولائی تک ان دونوں اضلاع میں (۲۲) انچ سے زیادہ بارش ہوچکی تھی - پربھنی کا تیسرا درجہ تھا اور وہاں اٹھارہ انچ بارش ہوئی کریم نگر، میدک، اور ناندیڑ میں سترہ سترہ انچ رائچور میں بارش سب سے کم ہوئی یعنی (۱٫۰۷) انچ اور بلدہ حیدرآباد میں ختم جولائی تک ۱۵٫۲۴ انچ بارش کا اندراج ہوا - تمام ممالک محروسہ میں ختم جولائی تک جو بارش ہوئی اس کا اوسط (۲۹٫۴۱) انچ تھا گزشتہ سال اسی مدت میں (۶٫۰۸) انچ بارش ہوئی تھی -

فصل واری حالات

نیشکر کی فصل کے لئے حالات بہتر رہے خریف کی کاشت اس مہینے میں پوری ہوگئی - اور پودے پھوٹنے لگے تھے - بعض مقامات میں پودے پھوٹنے کے لئے مزید بارش کی ضرورت تھی آبی فصل کی کاشت اور پودے کی منتقلی بھی جاری رہی لیکن کریم نگر کے بعض حصوں میں کاشت کرنے کے لئے مزید بارش کی ضرورت تھی -

زرعی مویشی

رائچور کے کچھ حصوں کے سوا عام طور سے پینے کا پانی اور چارہ کافی مقدار میں موجود رہا - لیکن اضلاع ورنگل، کریم نگر، عادل آباد، نظام آباد، میدک، نلگنڈہ اورنگ آباد پربھنی گلبرگہ بیدر اور عثمان آباد کے بعض مواضعات میں مویشیوں کی بیماریاں پھیلی ہوئی تھیں -

غلے کا نرخ

بہ دوران ماہ زیر تبصرہ گیہوں چاول اور جوار کے نرخ چلر فروشی اوسطاً حسب ذیل تھے -

گیہوں ۴ تا ۴¼ سیر فی روپیہ سکہ عثمانیہ چاول ۴¾ سیر اور جوار ۱۳¼ سیر گزشتہ سال اسی زمانہ میں اوسط قیمتیں حسب ذیل تھیں - گیہوں ۵ تا ۵¾ سیر چاول ۵½ تا ۶ سیر اور جوار ۱۱¾ تا ۱۲¾ سیر

جائنٹ اسٹاک کمپنیاں

ماہ شہریور (جولائی سنہ ۱۹۴۲ع) میں ایورویدک ادویہ تیار کرنے کی غرض سے ایک جائنٹ اسٹاک کمپنی موسومہ واسودیو ایورویدک فارمیسی لیمیٹڈ دس لاکھ روپے سکہ عثمانیہ کے سرمایہ سے قایم ہوئی اور اس کی رجسٹری کرائی گئی اور اسی مدت میں دو اور ادارے بھی قایم ہوئے - ایک تو دکن انڈسیز اینڈ ٹریڈ لمیٹیڈ جس کا سرمایہ (۲۰۰۰۰) روپے سکہ عثمانیہ ہے اور دوسرے ڈومین مارکٹنگ سنڈیکیٹ لمیٹیڈ جس کا سرمایہ ایک لاکھ روپے کلدار ہے -

ماہ امرداد (جون سنہ ۱۹۴۲ع) میں ممالک محروسہ میں روئی کی فصل

ماہ زیر تبصرہ کے پہلے پندرہ ایام میں ہلکی بارش ہوئی اس کے بعد بارش بڑھنے لگی اور رفتہ رفتہ بہت تیز بارش ہوئی ممالک محروسہ میں بارش کا اوسط (۸٫۳۷) انچ رہا - حالانکہ معمولی اوسط (۵٫۰۴) انچ ہے - اور گزشتہ سال (۳٫۵۸) انچ بارش ہوئی تھی - موسم خریف کے لئے روئی کی کاشت جاری رہی - چونکہ اختتام ماہ سے قبل تمام تحصیلوں سے ماہانہ فصل واری رپورٹیں وصول نہیں ہوئیں - اس لئے رقبے اور فصل واری حالات کی تفصیل فراہم نہیں کی جاسکی -

پریس کئے ہوئے گٹھے

اس مہینے میں جو گٹھے پریس کئے گئے ان کی تعداد (۲۰۰۴۳) ہے - اس کے برعکس گزشتہ سال کا ماہانہ اوسط (۱۳۶۰۴) ہے - روئی کے موسم کی ابتدا یعنی گزشتہ سال یکم ستمبر سے اب تک جتنے گٹھے پریس کئے گئے ان کی تعداد (۳۸۲۴۷۰) تھی گزشتہ سال یہ تعداد (۴۰۶۲۰۹) تھی -

برآمد

ماہ تیر سنہ ۱۳۵۱ف (مئی) میں ریل اور سڑکوں کے ذریعہ برآمد کی تعداد (۲۰۴۴۷) گٹھے تھی اس کے برعکس گزشتہ پانچ سال میں ماہانہ اوسط (۳۷۲۷۵) گٹھے تھا روئی کے موسم کی ابتدا یعنی ستمبر سنہ ۱۹۴۱ع سے اس وقت تک برآمد کی مجموعی مقدار (۲۰۷۴۹۱) گٹھے تھی گزشتہ سال یہ تعداد (۴۷۳۶۴۹) گٹھے تھی -

کرنیوں میں کھپت

امرداد سنہ ۱۳۵۱ف (جون) میں سود اور پارچہ بافی کی کرنیوں میں (۲۸۵۰۷۱۶) پونڈ (۷۱۲۶) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی - گزشتہ پانچ سال کا ماہوار اوسط (۲۱۴۱۶۰۰) پونڈ یا (۵۳۰۴) گٹھے ہے - ابتدائے موسم یعنی ستمبر سنہ ۱۹۴۱ع اس وقت تک کل (۲۷۵۱۲۴۰۶) پونڈ یا (۶۸۷۸۱) گٹھے روئی کی کھپت ہوئی - گزشتہ سال یہ تعداد (۲۵۷۸۹۵۰۷) پونڈ یا (۶۴۴۷۳) گٹھے تھی -

بازار کے نرخ

ماہ امرداد سنہ ۱۳۵۱ف (جون سنہ ۱۹۴۲ع) میں حیدرآباد کے مارکٹوں میں روئی کی سات اہم اقسام کے نرخ حسب ذیل تھے - کپاس کا ابتدائی نرخ فی پلہ (۱۲۰ سیر) ۱۶ روپے ایک آنہ اور (۲۸) روپے کے درمیان رہا اور آخری نرخ (۱۶) روپے اور ۲۸ روپے آٹھ آنے کے درمیان رہا - بنولے صاف کی ہوئی روئی کا فی پلہ ابتدائی نرخ (۴۰) روپے تا (۵۹) روپے دو آنے اور آخری نرخ (۳۳) روپے آٹھ آنے تا (۷۰) روپے نو آنے رہا - گزشتہ سال بانی اور مقامی دو اقسام کے آخری نرخ (۵۲) روپے دو آنے اور (۴۲) روپے (۱۴) آنے تھے -

بہتر اقسام کی کاشت

سنہ ۱۳۵۰ - ۵۱ف میں ضلع رائچور کے چھہ تعلقوں میں محکمہ زراعت کے فراہم کردہ بہتر اقسام کے تخم کی کاشت کے متعلق ناظم صاحب زراعت سمت کرناٹک نے حسب ذیل اعداد جاری کئے ہیں -

چھہ تعلقوں کے (۳۱۸) مواضعات میں جس اراضی پر کاشت ہوئی اس کا مجموعی رقبہ تقریباً (۲۶۶۰۰۰) ایکڑ تھا - اور جن اقسام کی کاشت ہوئی وہ جے ونت گدک نمبر (۱) اور دھاڑواڑ امریکن ہیں - تعلقہ کپل میں جے ونت اور دھاڑواڑ امریکن کی بہت کاشت ہوئی - اور تعلقہ یل برگہ میں (۹۱۸۸۳) ایکڑ مجموعی زیر کاشت آراضی میں سے (۱۰۴۲۰) ایکڑ آراضی پر گدک نمبر (۱) کی کاشت ہوئی تعلقہ جات گنگا وتی اور کشٹگی میں قسم جے ونت خاص طور سے کاشت کی گئی - تعلقہ سندھنور میں (۴۷۰۸۰) ایکڑ مجموعی رقبے میں سے تقریباً (۱۶۰۰۰) ایکڑ آراضی پر مقامی گنٹہ قسم کی کاشت ہوئی باقی ماندہ آراضی پر جے ونت قسم کی کاشت کی گئی - تعلقہ لنگسگور میں کاشت کردہ (۱۴۷۰۰) ایکڑ میں سے تقریباً (۱۳۰۰۰) ایکڑ رقبے پر جے ونت قسم کی کاشت ہوئی اور باقی ماندہ رقبہ دھاڑواڑ امریکن اور گدک نمبر (۱) اقسام کے درمیان منقسم تھا -

اضلاع کی خبریں

وسائل آمدنی پر جنگ کے شدید اثرات کے باوجود حکومت سرکار عالی ممالک محروسہ کے اضلاعی شہروں میں ڈرینج اور آب رسانی کے انتظامات کو جدید طرز کے مطابق بنانے کے پروگرام پر عمل پیرا ہے - چنانچہ ضلع بیڑ کے قصبے مومن آباد میں جدید طرز کے مطابق ڈرینج اور آب رسانی کا انتظام کرنے کے لئے (۳۳۴۰۰۰) روپے کی منظوری صادر ہوئی ہے قصبہ سیلو ضلع پربھنی میں پانی کی نکاسی کا بہتر انتظام کرنے کے لئے بھی (۴۵۰۰۰) روپے منظور کئے گئے ہیں -

مومن آباد کی اسکیم

مومن آباد کے لئے فراھمی آب کا ذریعہ رانہ ندی ہے - جو اس قصبہ میں سے گزرتی ہے - زمین کی سطح سے ۲۵ تا ۳۰ فیٹ نیچے جو پانی کا ذخیرہ ہے اسکو حاصل کرنے کے لئے ندی کے متوازی (۵۰۰) فیٹ طویل ایک تقطیری گیلری بنائی جائے گی - اور یہاں سے اسے پمپ کرکے ایک ذخیرہ آب تک لایا جائے گا - جس کا سائز ۴۰ × ۲۰ × ۹ فیٹ ہوگا - اور جس میں (۴۵۰۰۰) گیلن پانی کی گنجایش ہوگی - یہ ذخیرہ آب ایک ٹیکری پر ہوگا جو رانہ اور جے ونتی ندیوں کو علحدہ کئے ہوئے ہے - یہ اسکیم (۱۵۰۰۰) اشخاص کے لئے فی شخص دس گیلن روزانہ کے حساب سے پانی فراہم کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے - فلٹر پلانٹ کا انتظام نہیں ہوگا اس لئے کہ گردونواح میں پانی گندہ کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے - گندے پانی کی نکاسی کا انتظام کرنے کی غرض سے اس قصبے کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور (۱۲۰۷۷) میل طویل نالیاں تعمیر کی جائیں گی - ان کے علاوہ عوام کے لئے پانی سے دھلنے والے تین پاخانے اور چھہ پیشاب خانے بھی اس اسکیم کے تحت بنائے جائیں گے -

سیلو میں ڈرینج کا انتظام

سیلو کے لئے ڈرینج کی جو اسکیم مرتب ہوئی ہے اس پر (۴۵۰۰۰) روپے صرف ہونگے جس میں سے (۱۵۰۰۰) روپے (۹۳۱۰) فیٹ طویل نئی موریاں بنانے پر صرف ہونگے اور بقیہ رقم لانڈی نالہ کی تہ بندی پر خرچ کی جائے گی جو قصبہ کے درمیان سے گزرتا ہے - اس اسکیم کے مطابق کام شروع کیا جاچکا ہے -

'For VICTORY'

• • • —